خوابِ جنوں

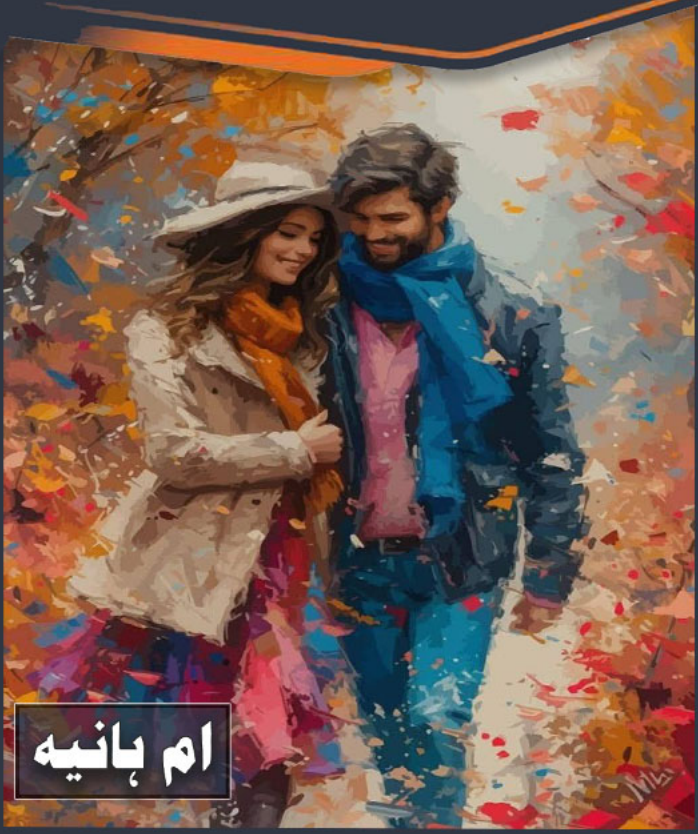

ام ہانیہ

سارے کمرے میں موتیے اور گلاب کے پھولوں کی خوشبو پھیلی تھی۔۔۔

کمرے کی سجاوٹ آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی جیسے اسے بہت محبت اور ارمانوں سے سجایا گیا ہو۔۔۔۔نئی دلہن کی مانند سجے کمرے میں جابجا جلتی موم بتیوں سے لیونڈر اور موتیے کی پھوٹتی خوشبو پورے کمرے کی فضا میں پھیلتی اسے معطر کر رہی تھی۔۔۔وہ کمرے کے کونے میں کھڑی ویران چہرے متوحش اور خالی نگاہوں سمیت کمرے کو چاروں جانب سے دیکھتی ضبط کی آخری انتہاوں پر تھی۔۔۔آج یہ سیج اسکے خوابوں ارمانوں اور خوشیوں کے مقبرے پر قائم کی گئی تھی۔۔اسے اپنا دل بھی ان جلتی موم بتیوں کی مانند جلتا محسوس ہوا۔۔۔اسے اس مسحور کن کرتے کمرے میں اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تو وہ نم آنکھوں سمیت سینے کے مقام پر ایک رکھتی اسے زور سے مسلنے لگی۔۔۔

اپنوں کی بے حسی اسے خون کے آنسو رلا رہی تھی۔۔۔کچھ ہی خوشیوں کے محل سجا سکتا تھا بھلا۔۔۔

اسے اپنا دل پھٹتا محسوس ہوا۔۔۔کیا اسکی زندگی میں اب کچھ بچا تھا اسنے کرب سے سوچا۔۔۔لیکن شاید ابھی زندگی کو اسکی لمبی آزمائش منظور تھی۔۔۔۔۔

****

کچن کی اونچی کھڑکی سے روشنی چھن چھن کر اندر کچن میں داخل ہو رہی تھی ایسے میں وہ لان کے پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس اونچا جوڑا کئے آنچل کندھے سے لا کر دوسری طرف کو باندھے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے جھنجھلاہٹ و بیزاریت سے کچن سنک میں پڑے برتنوں کو دیکھ رہی تھی جو رات سے اسکے نظر کرم کے منتظر تھے۔۔۔امی کی طبیعت ناساز تھی جسکے باعث ابھی تک وہ برتن اپنی ناقدری پر رو رہے تھے ورنہ امی رات میں دھونے والے برتن چھوڑ کر سونے کے سخت خلاف تھیں اور عفرا کا کل پہلا پیپر تھا تو اسے تو کتابوں سے فرصت ہی نا تھی لے دے کر اسکی ننھی سی جان ہی بچتی تھی۔۔۔۔ہفتے میں ایک چھٹی ملتی ہے پر میری قسمت میں اس چھٹی پر بھی سکون نہیں اسنے جھنجھلاتے ہوئے منہ ٹیڑھا کرتے سوچا

اسنے ناشتے کا ارادہ فلحال ملتوی کیا اور کوفت سے بازو اوپر چڑھاتے سنک کی جانب بڑھی۔۔۔

کیاہورہاہے صبح صبح۔۔۔وہ منہمک سی بعجلت صابن لگے برتنوں کو دھورہی تھی کہ دفعتاً بالاج ہوا کے جھونکے کی مانند کچن میں داخل ہوااور اسکے سر پر ایک چپت رسید کرتے اچھل کر شلف پر بیٹھا۔۔۔

صلہ نے ایک غصیلی نگاہ سے اسے نوازااور پھر سے برتن دھونے لگی۔۔۔اچھا نااب برتنوں کا غصہ مجھ پر تومت نکالونا۔۔۔اچھا چھوڑواسے میری بات سنو۔۔۔وہ کچھ سوچتاہواشلف سے اترااور نل بند کرتے اسکی بازو سے تھامتے اسکارخ اپنی جانب کرتالجاہت سے گویاہوا۔۔۔یہ سب لمحوں کا کھیل تھاکہ صلہ منہ کھولے اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔

کیاتم نے گھر میں ہمارے رشتے کی بات کی۔۔۔اسکی پرجوش سی آواز پر وہ جو کچھ کہنے کو منہ کھولنے جارہی تھی بے بسی سے لب آپس میں پیوست کر گئی۔۔۔چہرے کے تاثرات میں اسکاجواب پوشیدہ تھا۔۔بالاج نے تاسف سے سر نفی میں ہلاتے اسکابازو چھوڑا۔۔۔۔

تم اپنے گھر والوں کو بھیجو توشاید کوئی بات بن جائے۔۔۔وہ ہونٹ چباتی چہرا جھکاکر گویاہوئی۔۔۔

صلہ صلہ صلہ۔۔۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامتے کوفت سے گویاہوا۔۔۔

تم سمجھ نہیں رہی۔۔۔امی کو تو میں رشتے کے لئے بھیج دوں گا مگر تم بھی تو گھر میں بات کر کے رکھو۔۔۔کچھ تو چچی جان کا بھی ذہن بناو اس رشتے کے لئے۔۔۔ورنہ امی اور چچی کے ازلی جھگڑوں سے تم واقف ہی ہو۔۔۔اگر میں منت سماجت کر کے امی کو اس رشتے کے لئے راضی کر کے لے بھی آیا تو اگر خدانخواستہ چچی جان نے اس رشتے سے انکار کر دیا تو امی نے تو اس بات کو انا کا مسلہ بنا لینا ہے۔۔اس لئے کہہ رہا ہوں چچی سے بات کر کے انکا ذہن تو بناو تاکہ اگر امی میرا رشتہ لے کر آئیں تو وہ انکار نا کریں۔۔۔۔وہ ایک ہاتھ کمر پر رکھے دوسرے سے ماتھا مسلتا شدید اضطراب کا شکار لگ رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔کوشیش کرتی ہوں۔۔۔صلہ بھی الجھی الجھی سی پر سوچ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

مجھے جلد بتانا تاکے میں امی کو بھیج سکوں اسے تنبیہہ کرتا وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر اپنے پورشن میں چلا گیا جبکہ صلہ کھوئی کھوئی سی اسکی پشت تکتی رہ گئی۔۔۔

اسے امی سے بات کرنا ایک محاذ سر کرنے کے برابر لگا۔۔۔امی اور تائی کی روز اول سے کبھی نا بنی تھی۔۔۔وہ ایک ہی گھر کے الگ الگ پورشن میں اجنبیوں کی طرح رہتی تھیں۔۔ناجانے اب یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھنے والا تھا

******

دھاتی گولہ ہر جانب اپنے نارنجی پر پھیلاتا ایک نئی صبح کی نوید سنا رہا تھا ایسے میں دن کا اجالا اس چھوٹے سے سرخ اینٹوں سے بنے گھر پر بھی اپنے پر پھیلا رہا تھا ۔۔ جس میں لوہے کے مضبوط بیرونی گیٹ سے آگے بڑھو تو چھوٹی سی روش تھی جسکے دوسری جانب تھوڑا سا کچا صحن تھا جسکی ایک طرف مختلف پھول اور گھریلو سبزیاں اگا کر اسے چھوٹے سے ہوم گارڈن کی شکل دی گئی تھی۔۔۔ تھوڑا سا آگے بڑھو تو روش کے اختتام پر دو زینے چڑھ کر برآمدا آتا تھا جسکے ایک اطراف میں کچن تھا جبکہ برابر پر دو کمرے تھے۔۔۔

وہ گھر نفاست اور سلیقے کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔

ایسے میں وہاں دائیں جانب بنے کچن سے پراٹھوں کا دھواں اور چائے کی مخصوص خوشبو اٹھ رہی تھی۔۔۔

باہر برآمدے میں موجود تخت پر منیبہ بیٹھی اپنے ایک سالہ بیٹے کو دہی کھلا رہی تھی۔۔۔۔

دفعتاً اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر سفید کرتا شلوار میں ملبوس امان گیلے بال اچھے سے سیٹ کئے کرتے کے بازو فولڈ کئے اپنے کام پر جانے کو بالکل تیار سا کمرے سے نکلا۔۔۔

امی ناشتہ تیار ہے کیا۔۔۔وہ مسکراتا ہوا سیدھا تخت کے پاس آیا اور جھک کر ایک سالہ مغیث کو پیار کرتا وہیں سے گویا ہوا۔۔۔

ہاں بیٹا ناشتہ تیار ہے آجاو تم دونوں بھی۔۔۔نزہت بیگم چائے چھانتے دوسری طرف انڈے فرائی کرنے لگیں۔۔۔

بھائی آپ اسے پکڑیں میں زرا امی کیساتھ ناشتہ لگوادوں۔۔۔منیبہ نے بعجلت تخت سے اترتے مغیث امان کو پکڑا اور خود کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ تیوں اسی برآمدے کے دوسرے کونے میں پڑی چھوٹی سی گول میز کے گرد بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

امان بیٹا جاتے ہوئے بہن کو اسکے گھر چھوڑ دینا۔۔۔امان ناشتہ ختم کر کے ہاتھ صاف کرتا چائے کی چسکیاں لے رہا تھا جب نزہت بیگم برتن سمیٹے گویا ہوئیں۔۔۔

تم رکو گی نہیں۔۔۔وہ چونک کر منیبہ کی جانب متوجہ ہوا جواب مغیث کیساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔

نہیں بھیا ابھی نہیں۔۔۔جلد دوبارہ چکر لگالوں گی کیونکہ نعمان پیچھے اکیلے ہیں اور باہر کا کھانا بھی وہ پسند نہیں کرتے تو پھر بہت مسلہ ہو جاتا ہے پیچھے انہیں۔۔۔اب بھی کل سے سینکڑوں فون کالز آچکی ہیں انکی کبھی انہیں ٹائی نہیں ملتی تو کبھی والٹ۔۔۔۔کافی پریشانی ہو جاتی ہے پھر انہیں اسی لئے واپس جارہی ہوں لیکن جلد ہی دوبارہ چکر لگالوں گی۔۔۔

تو اس میں بھی سراسر غلطی تمہاری ہی ہے۔۔۔کیوں اچھے بھلے سیلف میڈ بندے کی سبھی عادتیں بگھاڑ کر رکھ دی ہیں تم نے۔۔۔وہ مسکرا کر اسکے سر پر چپت رسید کرتا گویا ہوا تو منیبہ کھلکھلا کر ہستی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

یہ سب تو میرا فرض ہے نا بھائی۔۔۔مانا کہ وہ سیلف میڈ بندے ہیں اپنے سبھی کام خود کرتے تھے کیونکہ پھوپھو اور پھوپھا جی کی ڈیتھ کے بعد وہ بہت اکیلے ہو گئے تھے لیکن ہماری شادی کے بعد میری موجودگی میں وہ اپنے کام خود کرتے تو پھر میرا انکی بیوی ہونے کا کیا فائدہ بھلا۔۔۔یہ سب تو میرا فرض ہے

نا۔۔۔وہ اب کبھی برآمدے اور کبھی کمرے کے چکر لگاتی مغیث کی چیزیں اپنے منی بیگ میں رکھ رہی تھی۔۔۔

اور تو اور امی جن دنوں میں یہاں ہوتی ہوں وہ کام والی کو بھی چھٹی دے دیتے ہیں کہتے ہیں کہ میری غیر موجودگی میں کام والی گھر کام کرنے آئے یہ بہت نامناسب بات ہے اور اب جب میں نے گھر جانا ہے نا تو اللہ گھر کا حال دیکھنے لائق ہونا ہے۔۔۔بات کرتے اچانک اسے اپنا دکھڑا یاد آیا تو ہاتھ روکتی کچن سے نکلتی ماں کو دیکھ کر شکایتی انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔

نزہت بیگم اسے دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔اچھا سمجھدار بچہ ہے وہ اس لئے۔۔۔ اچھا تم زرا جلدی کرو مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔موبائل کی ٹچ اسکرین پر انگلی چلاتے امان نے اسے وقت کا احساس دلاتے ٹوکا تو وہ ہڑابڑا کر واپس مغیث کا فیڈر اور پیمپر وغیرہ سمیٹنے لگی کہ دفعتاً اسکی آنکھیں چمکیں اور وہ بیگ کی زپ بند کر کے امان کے پیچھے آ کھڑی ہوئی۔۔۔

امی ی ی ی۔۔۔ویسے آپ خالہ کی طرف بھائی کے لئے صلہ کا ہاتھ مانگنے کب جا رہی ہیں۔۔۔

وہ ایک نظر بھائی کو دیکھتی ماں سے گویا ہوئی۔۔۔اسکی بات سن کر فون پر چلتا امان کا ہاتھ زرا کی زرا ٹھٹھکا لیکن وہ جلد ہی خود کو کمپوز کرتا پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔۔۔

آج ہی جانے کا سوچا ہے بیٹا۔۔۔اب تو میں بھی جلد از جلد صلہ کو بہو بنا کر گھر لانا چاہتی ہوں آخر ایک ہی تو خواہش ظاہر کی ہے میرے بیٹے نے میں جلد از جلد اسے پورا کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

وہ اپنے دراز قد خوبرو بیٹے کی ذہانت سے پر آنکھوں کی جانب دیکھتی گویا ہوئیں جو بظاہر ان سب سے لاتعلق سا موبائل پر کچھ کر رہا تھا لیکن درحقیقت اسکی سبھی حسیں انہی کی جانب متوجہ تھیں۔۔۔گندمی رنگت پر ذہانت سے بھرپور چمکتی آنکھیں۔۔۔کھڑی مغرور ناک اور گھنی مونچھوں تلے کٹاو دار عنابی لب اسکی پرسنالٹی خاصی روبدار تھی۔۔۔نزہت بیگم نے دل ہی دل بیٹے کو دیکھتے ماشااللہ کہا۔۔۔

چلو منیبہ دیر ہو رہی ہے۔۔۔وہ موبائل بند کر کے جیب میں ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ منیبہ بھی اسے باہر نکلتا دیکھ بھاگ کر چادر اوڑھتی مغیث کو اٹھا کر ماں سے ملتی باہر نکلی

*****

اے جنگلی بلی کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ہر وقت ہی کسی نا کسی کی ٹوہ میں لگی رہتی ہو۔۔۔

کِرن شارٹ شرٹ اور پلازو میں ملبوس آنچل کندھے پر ڈالے شانوں سے زرا نیچے تک جاتے بال کھلے چھوڑے آنچل کا پلو دونوں ہاتھوں سے گھماتی چھت کی منڈیر پر کھڑی اچک اچک نیچے صحن میں جھانک رہی تھی۔۔۔

جب موبائل پر کچھ ٹائپ کرتا بالاج کمرے سے نکلا اور بہن کو یوں نیچے جھانکتے پا کر اسکے سر پر چیت رسید کرتا گویا ہوا۔۔۔۔

ارے ہٹو نا۔۔۔اسنے جھنجھلا کر بالاج کا ہاتھ جھٹکا محویت ابھی تک وہیں تھی۔۔۔

لگتا ہے نیچے چچی کے گھر کوئی خاص مہمان آئے ہیں خاصا اہتمام کیا لگتا ہے۔۔۔

کیاااا۔۔۔کرن کی بات پر بالاج کے کان کھڑے ہوئے وہ بھی اچک کر آگے کو ہوتا نیچے دیکھنے لگا جہاں عفرا مسکراتی ہوئی ہاتھ میں برتنوں کی ٹرے تھامے واپس کچن میں رکھنے جا رہی تھی پیچھے ہی چچی بھی برتن تھامے کچن کی

جانب بڑھی۔۔۔دونوں کے چہروں پر الوہی چمک تھی وہ مسکرا کر آسودگی سے آپس میں کچھ باتیں کر رہی تھیں۔۔۔غالباً کھانا کھانے کے بعد مہمانوں کے چلے جانے کے بعد وہ لوگ برتن سمیٹ رہے تھے۔۔۔

بالاج کے گرد خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی۔۔۔ناجانے کیوں اسکی چھٹی حس اسے شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔۔۔اسنے بعجلت ہاتھ میں تھامے موبائل پر واٹس ایپ کھول کر صلہ کے نام کی چیٹ کھولی۔۔۔ اب اسکے ہاتھ تیزی سے میسج ٹائپ کر رہے تھے۔۔۔وہ اب سارا معاملہ صلہ کی زبانی جاننا چاہتا تھا۔۔۔

*****

دھاتی گولہ جیسے سوا نیزے پر موجود ہر جانب آگ برسا رہا تھا۔۔ گرمیوں کی سخت دوپہر میں آگ برساتے سورج تلے سفید یونیفارم میں ملبوس صلہ پسینے میں نہائی تیز تیز قدم اٹھاتی گھر کی جانب رواں تھی۔۔۔کالج وین اسے مین روڈ پر ہی اتار دیتی تھی۔۔۔مین روڈ سے گھر تک کے درمیان ایک لمبی گلی تھی اور گرمیوں کی دوپہر میں اس گلی کو پاٹنا اسکے لئے محال ہو جاتا۔۔۔

حلق سوکھ کر کانٹا بن گیا تھا۔۔وہ گھر جاتے ہی ٹھنڈا پانی حلق سے اندر انڈیلنے کے بعد ٹھنڈے پانی سے شاور لینے کی شدت سے خواہشمند تھی۔۔۔

اللہ اللہ کر کے وہ گھر پہنچی۔۔۔چھے مرلے کا وہ ایک متوسط درجے کا گھر تھا۔۔۔جس میں آہنی گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی کھلا سا صحن تھا جس کے آگے چھوٹے سے لاونج کے بعد سامنے دو کمرے تھے جبکہ ایک سائڈ پر کچن اور بیٹھک تھی اور لاونج کی دوسری سمت سے اوپر چھت کو جانے والی سیڑھیاں تھی جہاں پر صلہ کے تایا کی فیملی مقیم تھی۔۔۔لاونج میں داخل ہوتے ہی اسنے بیگ صوفے پر پھینکا اور چادر بھی اتار کر وہیں بیگ کے پاس رکھتی فریج کی جانب بڑھی۔۔۔فریج سے یخ ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر وہ واپس لاونج کے صوفے پر بیٹھتی بوتل ہی منہ کو لگا کر گھونٹ گھونٹ پانی کے پینے لگی۔۔۔ٹھنڈا پانی اندر جاتے ہی دماغ کو سکون ملنے لگا تھا۔۔۔امی اور عفرا غالباً سو رہی تھیں۔۔۔

عفرا کے پیپرز ختم ہو گئے تھے کل اسکا آخری پیپر تھا اسی لئے شاید وہ آج آرام فرما رہی تھی۔۔۔

پانی پی کر وہ شاور لینے کی نیت سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔کچھ ہی دیر بعد وہ فریش سی لان کے ہلکے گلابی کلر کے سوٹ میں ملبوس گیلے بال پشت پر بکھرائے واپس لاونج میں آئی۔۔۔

گلابی سوٹ میں اسکی رنگت بھی گلاب کی مانند دمک رہی تھی۔۔۔۔بلاشبہ وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔اب اسکا رخ کچن کی جانب تھا۔۔۔کچن میں پہلا قدم رکھتے ہی وہ ٹھٹک کر رکی۔۔۔اسکے ٹھٹکنے کی وجہ کاونٹر ٹاپ پر موجود امی کے نئے ڈنر سیٹ کی موجودگی تھی۔۔۔یہ ڈنر سیٹ انکے گھر میں تب ہی نکلتا جب گھر میں کوئی مہمان آئے ہوتے۔۔وہ ہونٹ چباتی آگے بڑھی۔۔۔

اسنے باری باری سبھی ڈھکن اٹھا کر کھانوں کا جائزہ لیا۔۔چکن بریانی۔۔۔کورمہ۔۔۔وائٹ کراہی۔۔۔آلو قیمہ۔۔۔اسکے علاوہ فروٹ ٹرائفل اور کھیر تو وہ پہلے ہی فریج میں پڑی دیکھ ہی چکی تھی۔۔۔

اتنا اہتمام۔۔۔وہ بڑبڑاتی ہوئی بریانی پلیٹ میں ڈالنے لگی جب اسے اپنے پیچھے قدموں کی ابھرتی چاپ سنائی دی۔۔۔

ارے صلہ تم کب پہنچی ہمیں پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔عفرا کچن میں داخل ہوتی اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔۔

آج گھر میں کوئی آیا تھا کیا۔۔۔وہ نافہم نگاہوں سے عفرا کو دیکھتی وہیں کھڑے کھڑے کھانا کھانے لگی۔۔۔

ہاں نا۔۔۔خالہ اور امان بھائی آئے تھے۔۔۔پتہ ہے کیوں۔۔۔عفرا فریج سے پانی کی بوتل نکال کر پانی گلاس میں انڈیلتی پر جوش سی گویا ہوئی۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

عفرا کا یوں تجسس پھیلانا صلہ کو ایک آنکھ نا بھایا۔۔۔

خالہ امان بھائی کے لئے امی سے تمہارا رشتہ مانگنے آئی تھیں۔۔۔

کیاااا۔۔۔۔عفرا کے چہک کر کہنے پر صلہ کو اپنے گلے میں کھانا اٹکتا محسوس ہوا۔۔۔

حیرت در حیرت تھی۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا بھلا۔۔۔اسکی ساری بھوک مر گئی تھی۔۔۔شاک تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نا لے رہا تھا۔۔۔

پھر امی نے کیا کیا۔۔۔بمشکل وہ اپنے حواس قائم کرتی گویا ہوئی۔۔۔جو بالاج کو اس بات کا پتہ چلتا تو وہ نا جانے کیا ہنگامہ بھرپا کرتا۔۔۔

وہ تو پہلے ہی دن رت اسکے پیچھے پڑا تھا کہ وہ چچی سے انکے رشتے کی بات کرے۔۔۔

امی نے انہیں جواب دینے کے لئے وقت مانگا ہے۔۔۔اسکی بات سن کر بے ساختہ صلہ نے پلیٹ وہیں رکھتے تھوک نگلا۔۔

سائیں سائیں کرتے دماغ کیساتھ وہ امی کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔وہ اب امی سے براہ راست ساری بات کرنا چاہتی تھی اور اسکی یہ جرات نا جانے کونسے طوفان کا پیش خیمہ بنتی تھی۔۔۔

******

افف اللہ۔۔۔۔۔منیبہ امان کیساتھ گھر پہنچی تو نعمان آفس جا چکا تھا۔۔۔ چوکیدار نے اسے دیکھتے ہی گیٹ وا کیا تو وہ بھائی کو خدا حافظ کہتی مغیث کو اٹھا کر اندر بڑھ گئی۔۔۔

چھوٹے مگر خوبصورت سے لان سے گزر کر اسنے لکڑی کا منقش داخلی دروازہ وا کیا تو ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے نے اسکا استبال کیا گویا نعمان ابھی ابھی اے سی بند کر کے گیا ہو۔۔۔لاونج میں ہی اسے ٹھٹھک کر رکنا پڑا۔۔۔وہ گھر کی حالت دیکھ کر سر تھام کر رہ گئی۔۔۔ہر چیز بکھری پڑی تھی کھانے کے برتن سینٹرل ٹیبل پر لڑھک رہے تھے۔۔۔کئی جرنل بھی وہیں پڑے تھے۔۔۔

سیون سیٹر صوفے پر ہی سرہانہ اور کمفرٹر پڑا تھا غالباً اسکے جانے کے بعد لاونج کو ہی بیڈ روم سٹڈی روم اور ڈائینگ کے طور ہر استعمال کیا گیا ہو۔۔۔

عموماً نعمان ایک نفاست پسند شخص تھا۔۔۔منیبہ کے مائیکے جانے کے بعد مکمل صفائی نا سہی مگر وہ اتنا بکھیرا ابھی نہیں بکھیرتا تھا یقیناً آج اسے جلدی میں آفس کے لئے نکلنا پڑا تھا تبھی پورا گھر طوفان کے بعد کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

منیبہ نے ایک گہری سانس خارج کی اور ملازمہ کے انتظار کرنے کا ارادہ ملتوی کرتی مغیث کو لے کر بیڈ روم کی جانب بڑھی۔۔۔

مغیث کو سلا کر کمرے کا سپلٹ آن کر کے وہ بازو چڑھاتی کمرے سے نکلی ۔۔۔لاونج سے برتن اکھٹے لکرتے اسکے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ ابھری شادی کے بعد کے مناظر اسکی آنکھوں کے سامنے سے گھوم گئے۔۔۔

منیبہ شادی کے پانچویں روز ہی پرپل کلر کی پاوں کو چھوتی فراک میں ملبوس ہلکا پھلکا سا میک آپ کئے اپنی گھنی آبشار کو ہاف کیچر میں مقید کئے تندہی سے نعمان کی شرٹ استری کر رہی تھی جب وہ واش روم کا دروازہ کھولے جینز میں ملبوس ٹاول گلے میں ڈالے اس سے اپنے بال رگڑتا باہر نکلا۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو منیبہ۔۔۔ منع کیا ہے نہ تمہیں کہ یوں میرے چھوٹے چھوٹے کام مت کیا کرو۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا تم سے اپنے کام کروانا۔۔۔ شادی سے پہلے بھی میں اپنے کام خود ہی کرتا تھا۔۔۔ شادی میں نے تم سے اپنے کام کروانے کے لئے نہیں کی۔۔۔ وہ منیبہ کے شانوں پر ہاتھ رکھتا اسکا رخ اپنی طرف کرتا اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا اسے صوفے پر بیٹھا کر خود شرٹ پریس کرنے لگا۔۔۔۔۔

آپکو اچھا لگے یا نا لگے یہ میرا فرض ہے اور آپکے کام کر کے مجھے خوشی ہوتی ہے آپ مجھ سے میری خوشی کا یہ ذریعہ نہیں چھین سکتے۔۔ منیبہ ایک جھٹکے سے اٹھتی نعمان کے ہاتھ سے استری کھینچ کر منہ پھلائے شرٹ استری کرنے لگی۔۔۔

سیریسلی۔۔۔ سچ سچ بتانا منیبہ کہیں شادی سے پہلے اندر ہی اندر مجھ سے محبت تو نہیں کرتی تھی مطلب یہ ارینج میرج تو نہیں لگتی جو اچانک بڑوں کا فیصلہ ہو اور محض چند دنوں میں وقوع پزیر ہو جائے۔۔۔ مجھے تو معاملات کچھ اور ہی لگتے ہیں۔۔۔ یعنی میری طرف سے تو کنفرم ارینج میرج ہی تھی پرررر۔۔ وہ شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتا بات ادھوری چھوڑ گیا۔۔۔

انکی شادی اچانک ہی ہوئی تھی نزہت بیگم جنہوں نے نعمان کے ماں باپ کی وفات کے بعد اسکا سگی اولاسے زیادہ خیال رکھا تھا وہ ماں کے بعد اسکی ممانی کم اور ماں زیادہ تھیں۔۔۔

اور ماں ہونے کی حیثیت سے انہوں نے امان سے پہلے نعمان سے اسکی شادی کے حوالے سے رائے پوچھی تھی کیونکہ بقول انکے اب نعمان بر سر روزگار تھا تو اب اکیلے رہنے کی کوئی تک ہی نہیں بنتی تھی۔۔۔ ممانی کے پوچھنے پر وہ کافی دیر تک خاموش رہا تھا کیونکہ ابھی تک اسنے اس بارے میں کچھ سوچا ہی نا تھا۔۔ جیسے آپکو مناسب لگے ممانی جان۔۔۔مجھے آپکی پسند پر اعتبار ہے یقیناً آپ میرے لئے کسی اچھی لڑکی کا ہی انتخاب کریں گی۔۔۔تب انہوں نے اسکے سامنے منیبہ کا نام لے کر اسکی رائے جاننی چاہی تھی۔۔۔اور اسنے بھی خاموشی سے اپنی رضامندی دے دی کہ شادی تو کسی نا کسی سے کرنی ہی تھی پھر وہ کوئی بھی ہو لیکن نہیں جانتا تھا کہ یہ لڑکی اسکی زندگی میں اسقدر بہار لے کر آئے گی کہ اسے اپنا اسیر ہی بنا ڈالے گی۔۔

اب بھی وہ مسلسل اسکی ٹانگ کھینچتا اسے چھیڑ رہا تھا۔۔بظاہر خاموش طبع سخت مزاج اور لیے دیئے رہنے والے شخص کی اصل خوشیوں کا محور اب یہ لڑکی بن چکی تھی۔۔۔

سچ سچ بتانا کہیں ممانی کو تم نے فورس تو نہیں کیا تھا مجھ سے شادی کروانے کے لئے کیونکہ مجھے تو یہ لو میرج کا سین لگتا ہے۔۔۔اب وہ اس سے چند قدم دور سینے پر بازو باندھے مسکراتی نگاہوں سے اسے ایک جذب کے عالم میں دیکھ رہا تھا۔۔وہ تیزی سے شرٹ پریس کرتی منیبہ کا بوکھلانا اور اس کے ہاتھوں کی واضح لرزش پوری شدت سے محسوس کرتا مسکرادیا۔۔۔۔جی نہیں۔۔۔۔ خیر لو میرج تو نہیں البتہ لو آفٹر میرج ضرور ہے۔۔۔وہ کھل کر مسکراتی اسے دیکھ کر گویا ہوئی جبکہ اسکی بات پر نعمان کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔۔

منیبہ سر جھٹک کر مسکراتی جلدی جلدی سارا بکھیرا سمیٹ کر کچن کا رخ کر گئی۔۔۔

سارا کام ختم کرتے کرتے اسے بارہ بج گئے۔۔مغیث کے رونے کی آواز سن کر وہ کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

******

امی یہ عفرا کیا کہہ رہی ہے۔۔۔صلہ دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ ماں کے کمرے میں داخل ہوتی گویا ہوئی۔۔۔ماں ابھی ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر تسبیح کرتیں بیڈ کراوں سے ٹیک لگائے بیٹھی تھیں۔۔۔وہ ایک فربہہ مائل پر وقار سی خاتوں تھی۔۔۔سفید دوپٹہ سر پر اوڑھے ایک ٹانگ مورے ایک ٹانگ کھڑی کئے وہ نہایت پر نور لگ رہی تھیں۔۔۔

کیا کہہ دیا اب عفرا نے۔۔۔تسبیح کے دانوں پر گردش کرتے انکے ہاتھ ٹھٹکے اور وہ ٹیک چھوڑ سیدھی ہو بیٹھیں۔۔۔

امی یہ کہہ رہی ہے کہ خالہ آئی تھی آج میرا رش۔۔۔رشتہ۔۔۔حواس باختگی سے بات کرتے اسکی زبان لڑکھڑائی۔۔آنکھیں کسی بھی پل چھلک پڑنے کو بے تاب تھیں۔۔

ہاں بیٹا آپا آئی تھیں آج امان کے لئے تمہارا ہاتھ مانگنے میں تو۔۔۔

کیوں امی۔۔۔وہ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔کیا سوچ کر انہوں نے میرا رشتہ مانگا اپنے کالے کلوٹے بیٹے کے لئے۔۔۔نصرت بیگم مسکرا کر اسے بتا رہی تھیں۔۔حقیقی خوشیوں کے گل انکے چہرے پر کھل پڑے تھے جب صلہ درشتی سے انکی بات کاٹتی چیخ اٹھی۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے صلہ۔۔یہ تم کس انداز میں بات کر رہی ہو۔۔۔وہ ناگواری سے گویا ہوئیں

صلہ کے انداز واطوار دیکھتے نصرت بیگم کے ماتھے ہر جا بجا بلوں کا اضافہ ہوا تھا۔۔۔

کیا کمی ہے مجھ میں امی جو وہ میرے لئے اپنے اس کالے۔۔۔۔

بس کر دو صلہ یہ تم کونسے الفاظ استعمال کر رہی ہو امان بھائی کے لئے۔۔۔

اچھی خاصی روبدار پرسنالٹی ہے انکی اور کس دیدہ دلیری سے تم انکی کھلتی گندمی رنگت کو کالے رنگ سے تشبیہ دے رہی ہو۔۔۔۔

عفرا جوان دونوں کا شور سن کر کمرے میں آئی تھی صلہ کی بدزبانی سن کر چیخ کر گویا ہوئی۔۔۔

تم تو منہ بند ہی رکھو امان کی چمچی نا ہو تو۔۔۔وہ عفرا کی جانب دیکھتی آنکھیں نکال کر غرائی۔۔۔

تم اب حد سے بڑھ رہی ہو صلہ۔۔اپنی زبان کو لگام دو۔۔۔تمہارا یہ جواز ہر گز قابل قبول نہیں۔۔۔پہلی بات تو امان بہت پیارا اور فرمابردار بچہ ہے دوسری بات وہ برسر روزگار ہے اچھا کماتا۔۔۔

بس کر دیں امی۔۔۔بس کر دیں۔۔۔بہت اچھا کماتا ہے۔۔۔وہ ایک پڑھا لکھا گوار شخص ہے جو پڑھ لکھ کر سڑک کنارے چائے کا ٹھیلہ لگاتا ہے۔۔۔ سی اے چائے والا۔۔۔ہنہہ۔۔۔۔آتے جاتے لوگ ہستے ہیں اس پر۔۔۔ خود ہی اپنی ڈگری کا اشتہار لگا کر خود ہی لوگوں کو مذاق اڑانے کا موقع فراہم کر رہا ہے۔۔۔وہ نخوت سے سر جھٹکتی گویا ہوئی۔۔۔

تمہیں آج ہو کیا گیا ہے صلہ۔۔۔تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔امان بھائی کے لئے تمہارا لہجہ کس قدر تحقیر آمیز ہے۔۔۔وہ ایک سیلف میڈ بندے ہیں جنہوں نے حالات کی ستم ظریفی کو خود پر حاوی نہیں ہونے دیا نا ہی کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔۔۔خالو کی وفات کے بعد یکدم جیسے انکے گھر کے حالات خراب ہوئے اور باوجود شدید خواہش اور بھرپور تیاری کے وہ سی اے کا داخلہ نہیں بھیج پائے تو انہوں نے بیٹھ کر رونے کی بجائے صفر سے شروع کیا۔۔۔روڈ کنارے ایک چائے کے ٹھیلے سے شروع کر کے انہوں نے ثابت کر دیا کہ کوئی کام چھوٹا بڑا نہیں ہوتا محض چھ مہینوں میں ہی وہ چائے کے ٹھیلے سے بڑی دکان تک پہنچ چکے ہیں تم تصور کر سکتی ہو کہ انکا مستقبل کتنا تابناک ہے۔۔۔

عفرا کو کہاں منظور تھا بھائیوں سے بڑھ کر عزیز سوبر اور ڈیسینٹ سے کزن کی شان میں یوں گستاخی کرنا تبھی تو حیرت وانبساط سے بہن کا یہ روپ دیکھتی خود کو صفائی دینے سے روک نا پائی۔۔۔

او محترمہ یہ دیکھو میرے جڑے ہاتھ اور بند کرو اپنا یہ امان نامہ۔۔۔یہ کتابی باتیں صرف فلموں اور ڈراموں میں ہی اچھی لگتی ہیں۔۔۔ورنہ دیکھا ہے تم نے کہیں چائے کے ٹھیلے سے کسی کو محل بناتے۔۔۔آج عفرا کے تو رنگ ڈھنگ ہی نرالے تھے تبھی تو گستاخانہ انداز میں گویا ہوتی عفرا کے سامنے دونوں ہاتھ زوردارانہ انداز میں جوڑ گئی۔۔۔

نصرت بیگم تو بیٹی کے باغیانہ انداز واطوار دیکھتی گنگ رہ گئی تھیں۔۔۔

وہ میری آپا ہیں صلہ آج کے دور میں جب نفسا نفسی کا دور دورا ہے تمہارے بابا کی وفات کے بعد انہوں نے میرا کس قدر ساتھ دیا ایک پل کے لئے بھی تنہا نا چھوڑا۔۔اور تو اور اب بھی تو بیوہ بہن کا خیال کرتیں اس گھر راشتہ مانگے آ پہنچیں ورنہ امان کو کوئی رشتوں کی کمی ہے۔۔۔اور میں کیا کہہ کر انہیں رشتے سے انکار کروں کہ میری بیٹی باغی ہو گئی ہے۔۔۔انکے لہجے میں ٹوٹے مان کی کرچیاں تھیں جو بے بسی سے اسے دیکھتیں مستفسر تھیں۔۔۔

آپ رہنے دیں امی آپ سے نہیں ہو گا۔۔۔انہیں انکار میں خود کر دوں گی۔۔۔وہ نخوت سے سر جھٹکتی گویا ہوئی۔۔۔

صلہ۔۔۔انکی آواز کسی سرگوشی سے زیادہ نا تھی۔۔۔تم میرے سامنے یوں اتنی منہ زور نہیں ہو سکتی۔۔ماں ہوں میں تمہاری تمہارا بھلا ہی چاہوں گی۔۔ اس لئے تمہاری شادی امان سے ہی ہو گی۔۔۔لمحوں میں ہی نصرت بیگم جلال میں آتیں بستر سے نیچے اتریں۔۔۔

عین نکاح کے روز گولیاں کھا کر خودکشی کر لوں گی ماں لیکن اس امان نامی بلا سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔وہ ماں کے مدمقابل آ کر انکی آنکھوں میں دیکھتی غرائی۔۔۔وہ جیسے عقل سے اندھی ہو گئی تھی۔۔۔خودسری و باغی پن سر چڑھ کر بول رہا تھا۔۔۔نصرت بیگم کے چہرے کا رنگ فق ہونے لگا۔۔۔

ماں۔۔۔ماں آپ یہاں بیٹھیں۔۔۔اس سے پہلے کہ ماں لڑکھڑا جاتی عفرا نے بھاگ کر ماں کو سہارا دیتے انہیں بستر پر بیٹھایا۔۔۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے صلہ امان بھائی۔۔۔

تمہیں وہ امان اتنا ہی پسند ہے تو خود کر لو اس سے شادی لیکن اس بلا کو میرے گلے مت ڈالو۔۔۔اس پر تو ماں کی طبیعت کا بھی اثر نہیں ہوا تھا خونخوار نظروں سے بہن کو دیکھتی وہ دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔جبکہ عفرا تو حق دق کسی بت کی مانند اسے دیکھ رہی تھی۔۔ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کر پھسلا۔۔۔کیا کہہ گئی تھی وہ بھلا۔۔۔کیا عفرا ایسا سوچ بھی سکتی تھی۔۔۔امان بھائی اسکے سگے بھائی نا سہی پر بھائیوں سے بڑھ کر تھے۔۔۔عفرا ابھی تک صدمے میں تھی کہ اسے آخر ہوا کیا ہے۔۔۔

کون ہے وہ جسنے تمہیں اسقدر باغی کر دیا ہے کہ نا تمہاری آنکھ میں شرم باقی رہی نا مرتی ماں کا احساس۔۔۔ماں کی پاٹ دار آواز نے دروازہ عبور کرتے اسکے قدم جھکڑے۔۔۔ماں کی بات سن کر ایک بار تو اس کے دل پر بھی گھونسا پڑا۔۔۔لب کپکپا گئے۔۔۔مگر ابھی کمزور پڑنے کا مطلب تھا اپنی محبت سے دستبرداری جو اسے کسی صورت قبول نا تھی۔۔۔

بالاج۔۔۔میں بالاج سے شادی کرنا چاہتی ہوں اور اسی سے شادی کروں گی۔۔۔آنکھیں بند کر کے ایک ہی سانس میں کہتی وہ بنا ماں کی کوئی بات سنے ان دونوں کے سروں پر پہاڑ گرا کر باہر نکل گئی۔۔۔

جبکہ پیچھے وہ دونوں حق دق سی ایک دوسرے کو دیکھتی رہ گئیں۔۔۔نصرت بیگم کے بدن ہر کپکپی طاری ہونے لگی جسم جھٹکے کھانے لگا تھا وہ سر تھامتیں کراہ کر رہ گئیں۔۔۔

سن۔۔۔سنا تم نے عفرا۔۔۔کیا بکواس کر کے گئی ہے وہ۔۔۔بالاج سے شادی کرے گی۔۔۔دو آنسو انکی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے۔۔۔ارے سالم نگل جائے گی وہ عورت اسے جسکے بیٹے کے اسنے خواب دیکھے ہیں یہ کسی بھول میں بیٹھی ہے۔۔۔

ماں ماں۔۔۔ریلیکس۔۔۔آپکا بی پی ہائی ہو رہا ہے۔۔۔

عفرا یہ بالاج سے۔۔۔ماں بات ادھوری چھوڑ تیں پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ماں فکر نہیں کرے میں سمجھاوں گی اسے۔۔۔آپ پلیز یہ کھائیں۔۔۔ماں کی حالت دیکھ عفرا کے تو ہاتھ پاوں ہی پھول گئے تھے۔۔۔آنسو آپو آپ ہی اسکی آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔ٹھوکریں کھاتی وہ ماں کی دوائیوں والی باسکٹ کی جانب بڑھی اور بعجلت بی پی کی گولی نکال کر ماں کو کھلائی۔۔۔

ماں ابھی آپ کچھ مت سوچیں بس آرام کریں۔۔۔اسنے زبردستی ماں کو بیڈ پر لٹایا۔۔۔آرام۔۔۔کونسا آرام عفرا۔۔۔۔اولاد جب منہ زور اور نافرمان نکل آئے تو ماوں کو کہاں آرام نصیب ہوتا ہے۔۔۔میں نے اسکی آنکھوں میں بغاوت دیکھی ہے۔۔۔وہ کنویں میں گرنا چاہتی ہے میں نہیں گرنے دوں گی۔۔۔میں اسے یہ حماقت نہیں کرنے دوں گی۔۔۔امان اسکے لئے بہتریں فیصلہ ہے اسے امان سے شادی کرنا ہو گی۔۔۔تم مجھے آپا کا نمبر ملا کر دو میں انہیں فون کروں کہ اسی ہفتے اسکا اور امان کا سادگی سے نکاح ہو گا۔۔۔

میں اب اسے چھوٹ دینے کے قطعاً حق میں نہیں۔۔۔

انکا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔حالت غیر ہو رہی تھی لیکن وہ آرام کرنے کو قطعاً تیار نا تھیں۔۔

ماں میں شام میں آپکی خالہ سے بات کروادوں گی ابھی آپ آرام کریں۔۔۔

عفرا نے انہیں ٹال کر سلانا چاہا مگر وہ کسی صورت اسکی بات سننے کے حق میں نا تھیں۔۔۔

بلآخر اسے ماں کو نمبر ملا کر دیتے ہی بنی اور انہوں نے بھی بہن سے رابطہ استوار ہوتے ہی جھٹ پٹ سارا پروگرام فکس کر ڈالا جبکہ عفرا تو ناخن کترتی ماں کی جلد بازیاں ملاحظہ کر رہی تھی۔۔۔ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔۔۔ صلہ کی ہٹ دھرمی و خودسری اور دوسری طرف ماں کا اٹل فیصلہ۔۔۔عفرا کا دل گھبرانے لگا تھا نا جانے آگے کیا طوفان آنے والا تھا اسے آنے والے وقت سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔خالہ سے بات کر کے ماں کے پرسکون ہو جانے پر وہ چپکے سے کمرے سے باہر نکلی۔۔ارادہ صلہ سے بات کر کے اسے سمجھانے کا تھا۔۔۔مگر کیا وہ سمجھنے سمجھانے کی حدود میں تھی

****

غصے سے اسکا دماغ پھٹنے کے درپر تھا۔۔۔کنپٹی کی رگیں پھولنے لگی تھیں۔۔۔ صلہ ایک جھٹکے سے اپنے کمرے کا دروازہ وا کرتی اندر داخل ہوئی اور زوردارانہ انداز میں دروازہ بند کیا۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یوں لمحوں میں اسکے ساتھ ہو کیا گیا تھا۔۔۔وہ ابھی تک اپنی ہمت پر حیران تھی کہ وہ جو کبھی ماں کے سامنے اونچی آواز میں بولی تک نا تھی آج کیسے ماں کے سامنے تن کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔اندر کچھ بار بار کچوکے لگا رہا تھا۔۔۔وہ ہونٹ چباتی

بے چینی سے جلے پیر کی بلی کی مانند کمرے میں دائیں سے بائیں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔دل بھر آرہا تھا۔۔۔دفعتاً موبائل کی بپ بجی تو وہ چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی اور بھاگ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔سکرین پر بالاج کے واٹس ایپ مسیجز کے نوٹیفکیشن شو ہو رہے تھے اسنے بے تابی سے چیٹ کھولی جہاں پچھلے ایک گھنٹے سے اسکے کئی ایک میسجز آئے ہوئے تھے جس میں وہ اس سے گھر آنے والے مہمانوں اور انکی آمد کے مقصد کے بارے میں مستفسر تھا۔۔۔۔

اسنے تھک کر آنکھیں موندی اور گہرا سانس لیتی بیڈ پر ڈھنے کی صورت بیٹھی۔۔۔آج کے ناقابل یقین واقعہ نے اسکی ساری طاقت نچوڑ لی تھی۔۔۔اپنا آپ بھی حق پر لگ رہا تھا اور ماں سے بدتمیزی کر کے بھلا وہ خود کیسے پر سکون رہ سکتی تھی لیکن برداشت ہی کی تو کمی تھی اس میں۔۔۔بات کو تحمل سے سنے بنا سمجھے بنا وہ ابتدائی کلمات پر ہی فوراً شدید ردعمل دے دیتی تھی۔۔اس سے اپنا غصہ کنٹرول کیا ہی نہیں جاتا تھا اور اپنی اس عادت کے باعث وہ اکثر بعد میں پچھتاتی کئی گھنٹے کڑھتی رہتی اور دوبارہ غصے میں کبھی بھی بدتمیزی نا کرنے کا عہد کرتی لیکن وہ عہد ہمیشہ بھربھری ریت کا محل

ثابت ہوتا جو دوبارہ صورتحال کے پیش نظر ابتدائی لمحوں میں ہی ڈھے جاتا۔۔۔در حقیقت اس سے اپنے غصے پر قابو پایا ہی نا جاتا۔۔۔وہ بہت جلدی ہائپر ہو جاتی تھی۔۔۔کیا پسند کی شادی کرنا گناہ ہے۔۔۔اسکی اجازت تو ہمارے اسلام نے بھی دی ہے پھر میری ماں کیوں نہیں مانتی اس بات کو۔۔۔ گیلی سانس اندر کھینچتے اسکے ہاتھ تیزی سے موبائل کی ٹچ سکرین پر حرکت کرتے موبائل کی سکرین پر پے در پے کئی الفاظ ابھارتے جا رہے تھے۔۔۔ کچھ لمحوں بعد موبائل پر گردش کرتی اس کی انگلیاں تھمی اور اسنے ایک ناقدانہ نگاہ اپنے لکھے الفاظ پر ڈالی اور مطمئن ہوتے سینڈ کا بٹن پریس کیا۔۔ اسنے مختصر الفاظ میں آج کے واقعہ کی ساری تفصیل بالاج کے گوش گزاری تھی۔۔۔

موبائل رکھ کر اسنے اپنے ابھی تک کھلے بالوں کو گول مول کر کے انکارف سا جوڑا بنایا۔۔۔

بے چینی و پشیمانی اسکے انگ انگ سے واضح تھی۔

--

کیاااا۔۔۔ تمہیں فوراانکار کر دیناچاہیے تھا۔۔۔ تبھی میں کہتا تھا کہ چچی سے ہمارے بارے میں بات کر لوتاکے میں آگے کوئی قدم اٹھاسکوں۔۔۔

سارا واقعہ سن کر بالاج تو ساکت رہ گیا تھا۔۔۔ حواس بحال ہوتے ہی کھٹاکھٹ ٹائپ کرنے لگا۔۔۔ ہوا کے دوش پر اگلا پیغام اسکی سکرین پر جگمگایا۔۔۔

ایسا ہی کیا ہے بلکہ اس چکر میں امی سے بہت بد تمیزی کر گئی میں جسکا مجھے اب پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔ وہ تھکے تھکے انداز میں بیڈ کراوں سے ٹیک لگاتی ٹائپ کر رہی تھی۔۔۔

یار چچی سے بد تمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی تمہیں۔۔۔ تم آرام سے بھی بات کر سکتی تھی۔۔۔

شام کے سائے ڈھل رہے تھے گرمی کا زور ٹوٹ کر ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگی تھی ایسے میں کھلی چھت پر چکر کاٹتے بالاج پریشانی سے ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔

وہ سن ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔ بس ہر حال میں امان سے میرا رشتہ پکا کرونے کا کہہ رہی تھیں پھر مجھے غصہ آگیا اور میں نے غصے میں تمہارا ذکر بھی کر دیا۔۔۔ باوجود ضبط کے ایک آنسو صلہ کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا۔۔۔

پھر چچی کا کیاری ایکشن تھا۔۔۔ بالاج نے بے چینی سے بالوں میں ہاتھ چلائے۔۔۔۔

کیا ہو سکتا تھا بھلا۔۔۔ وہی جسکی توقع تھی۔۔۔ وہ مزید دلگرفتہ ہوئی۔۔۔۔

تم فکر مت کرو صلہ میں خود چچی سے بات کروں گا۔۔۔ انکے پاوں تک پکڑنے پڑیں تو پکڑوں گا لیکن انہیں راضی کرلوں گا۔۔۔ وہ صرف امی اور اپنے مابین موجود چپقلشوں کے باعث تحفظات کا شکار ہیں۔۔۔ لیکن تمہاری شادی امی سے نہیں مجھ سے ہونی ہے اور میں اپنے سے منسوب رشتے کی عزت کرنا اور کروانا خوب جانتا ہوں۔۔۔ امی کا ردعمل بھی اس بات ہر ایسا ہی ہو گا لیکن جلد ہی وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

بالاج کا میسج پڑھ کر اسکی کچھ ڈھارس بندھی۔۔۔ یہ سب اتنا بھی مشکل نا تھا۔۔۔ تب سے اب پہلی مرتبہ اسکی آنکھیں مسکرائیں۔۔۔

تھینک یو بالاج۔۔۔ تم نا ہوتے تو میرا کیا ہوتا۔۔۔ میں تمہارے بنا زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔۔ آنسو ایک مرتبہ پھر سے اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

فکر مت کرو انشااللہ سب اچھا اچھا ہی ہو گا۔۔۔اور اب کچھ کھانا کھلا دو دوپہر سے تمہارے چکر میں لنچ تک نہیں کیا اب تو پیٹ میں بھی چوہے ڈورنے لگے ہیں۔۔۔آج تو کافی اچھی ڈشز بنائی ہیں نا چچی نے۔۔۔بات کلیئر کر کے وہ ہلکا پھلکا ہوتا ٹائپ کرنے لگا۔۔۔مسلہ کچھ حل ہوتا دکھا تو پیٹ کی بھوک بھی چمک اٹھی تھی۔۔۔

ابھی بھیجتی ہوں۔۔۔میں کھانا ڈال کر میسج کروں گی پھر خاموشی سے نیچے آکر کھانا لے جانا۔۔۔وہ میسج ٹائپ کر کے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

صد شکر کہ عفرا اور ماں دونوں کمرے میں تھیں اسنے بعجلت کھانا ڈال کر اب ٹرے میں سیٹ کیا اور بالاج کو میسج کیا۔۔۔اگلے کچھ لمحوں بعد وہ اسکے پاس کچن میں موجود تھا۔۔۔

کیا کرتی ہو یار دیکھو رو رو کر آنکھوں کا حشر کر لیا ہے تم نے۔۔۔یقین رکھو مجھ پر میں حالات اپنے حق میں موافق کر لوں گا۔۔۔اسنے صلہ کا چہرا تھپتھپاتے اسے تسلی دی تو وہ نم آنکھوں سے سر ہاں میں ہلا گئ

*****

سارا گھر چم چما اٹھا تھا۔۔۔منیبہ کو اس حد تک ہی گھر داری میں دلچسپی تھی کچھ شوہر کی نفاست پسند طبیعت کا عمل دخل تھا کہ وہ گھر میں زرا سی بھی بے ترتیبی نہیں ہونے دیتی تھی۔۔۔وہ گھر کے سارے کام مکمل کرنے کے بعد بالخوص نعمان کی وارڈروب کو پھر سے سیٹ کرتی کہ کچھ بھی ادھر ادھر نا ہو۔۔۔نعمان کی ٹائیاں جرابیں والٹ سٹڈ پرفیوم وہ ہر ہر چیز کو اسکی جگہ پر اور طریقے سے رکھتی۔۔۔یہ سب کام کر کے اسے دلی خوشی محسوس ہوتی تھی۔۔۔سبھی کام مکمل کر کے اسنے پہلے مغیث کو تیار کیا اور پھر خود فریش ہو کر ہلکا پھلکا سا تیار ہو کر کچن کی طرف بڑھی۔۔۔ڈنر میں وہ آج نعمان کی پسند کا کھانا بنانا چاہتی تھی۔۔۔نعمان کو اسکے ہاتھ کے کھانے بہت پسند تھے۔۔۔اور وہ باقاعدہ فرمائشیں کر کے اس سے کھانے پکواتا۔۔۔۔

ابھی وہ کچن میں ہی مصروف تھی کہ اسے باہر سے گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔۔۔یقیناً نعمان واپس آ گیا تھا۔۔۔ایک دلفریب مسکراہٹ منیبہ کے ہونٹوں پر ابھری۔۔۔

نعمان بلیک پینٹ وائٹ شرٹ میں ملبوس بلیک کوٹ بازو پر لٹکائے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا بعجلت اندر کی جانب بڑھا۔۔۔

لکڑی کا منقش داخلی دروازہ وا کرتے ہی اسنے ستائشی انداز میں ایک بھنور اچکائی۔۔

سیلقے سے سجے لاونج کو دیکھ اسکی بوجھل طبیعت پر خاصے اچھے اثرات پڑے تھے۔۔۔

لاونج میں ہلکی آواز میں دیوار گیر ایل ای ڈی چل رہی تھی جسکے سامنے ہی ماربل لگے فرش پر ایک سالہ مغیث ارد گرد کھلونے بکھرائے کھیل رہا تھا۔۔۔

ہے چیمپ بابا کی جان۔۔۔بیٹے کی صورت دیکھتے ہی وہ کھل اٹھا اور کوٹ وہیں صوفے پر رکھتا اسکی جانب لپکا .

بابا۔۔بابا۔۔بابا۔۔۔مغیث بھی اپنے سبھی کھلونے وہیں پھینکتا چہکتا ہوا باپ سے آکر لپٹا۔۔۔نعمان نے دوزانوں بیٹھتے اسے گلے سے لگایا اور اسے گود میں اٹھاتے صوفے پر بیٹھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔کوئل سی مدھر آواز اسکے پاس سے ابھری تو وہ مسکراتے ہوئے اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔جو رائل بلو کلر کی گھٹوں سے نیچے تک آتی فراک میں ہلکا پھلکا میک آپ کئے پشت پر پھیلی آبشار کو ہاف کیچر میں مقید

کئے ہاتھ میں تھامی چھوٹی ٹرے میں پانی کا گلاس رکھے اسکے سامنے کھڑی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

نعمان کہنی گھٹنے پر ٹکائے ہاتھوں کی گول مٹھی بنائے ہونٹوں سے لگائے پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔۔

نعمان آپ بھی نا بس۔۔۔۔وہ اسکی محویت نوٹ کرتی نظریں جھکاتی بال کانوں کے پیچھے اڑس کر ٹرے اسکے سامنے میز پر رکھتی واپس پلٹی تھی جب نعمان نے اسے ہاتھ سے کھینچ کر اپنے پاس ہی صوفے پر گرایا۔۔۔

اتنی دیر بعد گھر آئی ہو مجھے میری بیوی کو دیکھ تو لینے دو۔۔۔وہ اسے اپنے حصار میں لئے ہنوز شرارت پر آمادہ تھا۔۔۔مغیث اسکی گود سے اتر کر واپس کھلونوں کے پاس چلا گیا تھا۔۔۔ہاں جی میں بھی کوئی دو مہینوں بعد آئی ہوں نا۔۔۔

میرے لئے تو دو دن دو پہ مہینوں کے ہی برابر ہیں۔۔۔۔نعمان نے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا۔۔۔

اچھا آپ فریش ہوں لیں میں چائے بناتی ہوں۔۔۔

منیبہ وہاں سے اٹھتی گویا ہوئی۔۔

سچ میں منیبہ جب تم گھر نہیں ہوتی تو گھر گھر نہیں لگتا۔۔۔اس گھر میں رونق تمہارے دم سے ہے تمہارے بنا تو یہ گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔۔۔تم نے ہمارے اس گھر کو جنت بنا دیا ہے۔۔میں اپنی اگلی پوری زندگی تمہارے سنگ گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔وہ اسکا ہاتھ تھامے ایک جذب کے عالم میں گویا ہوا تو منیبہ کھل کر مسکرا دی۔۔وہ اظہار کے معاملے میں بہت کنجوس تھا۔۔۔شاذ و نادر ہی منیبہ کے سامنے کھلتا۔۔اب بھی نا جانے کس رو میں بہہ کر بول گیا تھا یا شاید منیبہ کی دو دن کی دوری نے مزید اسکی اہمیت واضح کر دی تھی۔۔۔

اور ہاں مبارک ہو تمہیں بھائی کی شادی کی۔۔۔۔نعمان صوفے سے اٹھتا دلکش مسکراہٹ چہرے ہر سجائے اسکے مقابل آیا۔۔۔۔

شادی کی مبارکباد۔۔۔ابھی تو آج امی نے رشتہ پوچھنے جانا تھا۔۔۔وہ حیرت سے اسے دیکھتی مستفسر ہوئی۔۔۔

ارے واہ مطلب بھائی کی شادی اور یہاں کسی کو خبر ہی نہیں۔۔۔

چچ۔۔چچ۔۔۔۔بس منیبہ کے لئے اسکی سنجیدگی یہیں تک تھی۔۔۔وہ پوری دنیا کے لئے جیسا بھی تھا لیکن منیبہ کے سامنے اسکا بالکل الگ روپ تھا۔۔۔

بہت عرصہ بعد اسکی زندگی میں کوئی رشتہ بندھا تھا اور اس رشتے کو وہ دل سے

نبھا رہا تھا۔۔ منیبہ کیساتھ وہ زندگی کھل کر جینا چاہتا تھا اسی لئے منیبہ کو اسنے بہت سی چیزوں میں رعایت دے دی تھی۔۔۔اس کے لئے اپنے بہت سے اصول و قواعد توڑ دیئے تھے اور شاید وہ لڑکی یہ سب ڈیزرو بھی کرتی تھی۔۔۔ تبھی تو عادت سے مجبور مضنوعی تاسف سے اسے چڑاتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

کیا مطلب بھلا آپکی بات کا۔۔۔ کیا آپ کبھی کوئی بات سیدھی طرح سے بتا سکتے ہیں۔۔۔وہ دونوں بازو کمر ہر رکھے تیکھے چتونوں سے اسے دیکھتی گویا ہوئی۔۔۔

آآآآ۔۔۔۔پالے بے بی کو غچھے آرہے ہیں۔۔۔وہ بچوں کی طرح اسے پچکارتا مزید اسے چڑا رہا تھا۔۔۔ منیبہ کو نعمان کی اسی حرکت سے چڑ تھی ہمیشہ سے ناجانے وہ کیوں اسے اتنا چڑاتا تھا۔۔۔

نعمان آپکی تو۔۔۔وہ دانت پیسی اسکے پیچھے بھاگی جب وہ چھپاک سے اندر داخل ہوتا واش روم میں گھس کر دروازہ بند کر گیا۔۔۔پتہ نہیں وہ کون لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ نعمان ایک سنجیدہ اور کھڑوس باس ہے میں نے تو آج تک آپکے جتنا غیر سنجیدہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔۔۔مجھے لگتا ہے میرے

گھر میں ایک بچہ نہیں بلکہ دو دو بچے ہیں۔۔۔منیبہ بر بڑاتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ چائے تیار کر کے ساتھ کچھ سنیک رکھے میز پر لگا چکی تھی تب تک نعمان بھی فریش ہو کر ایزی ٹراوزر شرٹ میں ملبوس گیلے بال ماتھے پر بکھرائے واپس آ گیا۔۔۔

ڈنر میں آج کیا بن رہا ہے۔۔۔وہ کرسی کھینچ کر بیٹھا

تو منیبہ نے چائے اسکے سامنے رکھی۔۔۔بس انکا جھگڑا اتنے ہی وقت ہر محیط ہوتا تھا جس میں کوئی روٹھنا منانا سرے سے تھا ہی نہیں۔۔ایک پل کی بات دوسرے پل دونوں ہی بھول جاتے تھے۔۔۔فرائڈ رائس بنا رہی ہوں ساتھ میں رائتہ۔۔۔منیبہ بھی دوسری کرسی پر بیٹھتی چائے پینے لگی۔۔۔

ممانی کا فون آیا تھا۔۔امان کا رشتہ پکا ہو گیا ہے اگلے ہفتے نکاح ہے اسکا۔۔۔

تمہاری خالہ کو کچھ جلدی ہے۔۔۔ابکی بار اسنے مذاق کا ارادہ ترک کرتے سیدھی بات منیبہ کے گوش گزاری۔۔۔

واقعی۔۔۔آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔وہ خوشگوار حیرت سے اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ارے چائے تو پی لو پہلے۔۔۔

نہیں چائے بعد میں۔۔۔اتنی بڑی خبر سنائی ہے پہلے میں امی سے کنفرم کر لوں۔۔۔وہ چہکتی ہوئی اپنے موبائل کی جانب لپکی۔۔۔

ہاں میری تو کسی بات پر تمہیں یقین ہی نہیں نا۔۔۔وہ بھی منیبہ کی جلد بازیاں ملاحظہ کرتا مسکرا دیا۔۔۔۔

*****

دن بھر جسقدر گرمی اور حبس کا موسم تھا شام ہوتے ہی گرمی کا زور ٹوٹ گیا تھا اور موسم خاصا خوشگوار ہو گیا تھا۔۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ہر ذی روح کو مسحور کر رہی تھی۔۔۔بادلوں نے آسمان پر موجود چاند اور ستاروں کو اپنی اوٹ میں چھپا دیا تھا۔۔۔کسی بھی پل بس بارش برسنے ہی والی تھی۔۔۔ایسے میں اپنے کمرے میں موجود امان آرام دہ لباس میں ملبوس دنیا و مافیہا سے بے خبر سٹڈی ٹیبل کے سامنے بیٹھا سٹڈی ٹیبل پر کئی ایک چھوٹے بڑے کاغذات بکھرائے ہوئے تھا۔۔ایک سائیڈ پر ٹیبل لیمپ روشن تھا جسکی روشنی براہ راست ان بکھرے ہوئے کاغذات پر پڑ رہی تھی۔۔۔اسکی پر سوچ نگاہیں ایک سے دوسرے کاغذ پر گردش کرتیں بلآخر ایک کاغذ پر آکر

رکی۔۔۔وہ غالباً اپنے چائے کے بزنس کو اسٹیبلش کرنے کے لئے مزید کوئی پلان بنا رہا تھا۔۔۔اسکا ماننا تھا کہ کوئی کام چھوٹا بڑا نہیں ہوتا۔۔۔اور کام کوئی بھی ہو اس میں آج کل کے دور میں آپکو حد سے زیادہ کامپیٹیشن ملے گا۔۔۔اس لئے کامیاب ہونے کے لئے محض ایک راہ منتخب کر کے اس پر لیزر شاپ فوکس رکھتے ہوئے ہارڈ ورک کیساتھ ساتھ سمارٹ ورک کرتے دن رات ایک کر دینی ہوتی ہے۔۔۔انتھک محنت مکمل یکسوئی اور باقاعدگی کسی بھی کام میں کامیابی کی کنجی ہے۔۔۔اور اسی مقولے پر وہ عملدرامد تھا۔۔۔جس روز اسنے نہایت سوچ بچار کے بعد روڈ کنارے چائے کا ٹھیلہ لگایا تھا اس روز لوگ اس پر بہت ہسے تھے۔۔۔اسپر کئی فقرے کسے گئے۔۔۔بالخصوص اسکے پڑھے لکھے ہونے کو رگیڈا گیا۔۔۔اسے پڑھے لکھے جاہل کے ٹائٹل سے نوازا گیا۔۔۔اور رشتہ داروں کے نشتروں میں چھپے طنز الگ۔۔۔مگر وہ خاموش تھا بالکل خاموش۔۔۔وہ ہر منفی شخص کو جوابات دے دے کر اپنا فوکس لوز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اپنی تخلیقی صلاحیت کھو نہیں سکتا تھا۔۔۔اس لئے وہ ناک کان لپیٹے محض اپنے کام میں مشغول تھا۔۔۔ٹھیلہ لگانے سے پہلے اسنے بہت ریسرچ کی تھی کہ اسے شروعات کہاں سے کرنی چاہیے۔۔۔

لیکن ایک بات جو اسے سمجھ میں آئی کہ چائے پاکستان میں پانی کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ پی جاتی ہے۔۔۔آئسکریم سب نہیں کھاتے نا ہی فاسٹ فوڈ ہر علاقے میں کھائی جاتی ہے لیکن چائے پنجاب سندھ غرض پاکستان کے ہر علاقے میں پی جاتی ہے تو اس میں گرو کرنے کا چانس سب سے زیادہ تھا۔۔۔ پچھلے چھ ماہ میں اسنے دن رات ایک کرتے اتنی محنت کی تھی۔۔۔اتنی نئی سٹر ٹیجیز اپنائی تھی جن میں سے کچھ چلی کچھ نہیں چلی اور بلآخر وہ ایک ٹھیلے کو دکان میں تبدیل کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن وہ یہاں رکا نہیں تھا۔۔۔اسکے خواب بہت اونچے تھے۔۔۔جن کے لئے ابھی اسے دن رت مسلسل بہت محنت درکار تھی۔۔۔ان سب میں اگر کسی نے اسکا ساتھ دیا تھا تو اسکی ماں اور بہن کے بعد نعمان نے۔۔۔۔یہ تینوں ہی اسکے پیچھے ہر دم کھڑے تھے۔۔ابھی وہ منہمک سا اپنے کام میں مشغول تھا کہ دفعتاً نزہت بیگم چائے کا کپ تھامے اندر داخل ہوئیں۔۔ارے امی آپ۔۔۔وہ ماں کو دیکھتا مسکرا دیا۔۔۔

ہاں تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی اسی لئے یہیں چلی آئی۔۔انہوں نے چائے کا کپ امان کے پاس میز پر رکھا اور خود بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔۔امان نے

کرسی کا رخ ماں کی جانب کرتے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔۔جی ماں کہیے۔۔۔وہ اب مکمل طور پر ماں کی جانب متوجہ تھا۔۔۔۔

بیٹا نصرت کا فون آیا ہے اسنے رشتے کے لئے ہاں کہہ دی ہے اور وہ اسی ہفتے تمہارا اور صلہ کا نکاح کروانا چاہتی ہے۔۔۔۔

ماں کی بات سنتا نعمان ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہو بیٹھا جہاں خالہ کی طرف سے مثبت جواب آنے پر دل خوش ہو گیا تھا وہیں اب اسقدر جلد بازی کا سن کر وہ تھوڑا الجھا۔۔۔

ماں اتنی جلدی۔۔۔اتنی جلد بازی کی کیا ضرورت ہے بھلا اور پھر اتنی جلدی سب تیاریاں کیسے مکمل ہو نگیں۔۔

بیٹا نصرت نے سادگی سے نکاح کا کہا ہے۔۔۔اور تم فکر مت کرو انشااللہ سب ہو جائے گا۔۔

تم بس سہرا باندھنے کی سوچو۔۔۔مجھے تو اتنی خوشی ہوئی نصرت کا فون سن کر کہ بتا نہیں سکتی۔۔۔چلو شکر ہے اس گھر میں بھی اب مجھے دوسرا ہٹ کا احساس ملے گا۔۔۔ورنہ جب سے منیبہ کی شادی کی ہے میں تو بلکل ہی اکیلی ہو گئی ہوں۔۔وہ مسکراتی ہوئیں اس سے باتیں کر رہی تھیں اور وہ بھی کرسی

کی پشت سے ٹیک لگائے مسکراتے ہوئے ماں کا خوشی سے جھگمگاتا چہرا دیکھ رہا تھا۔۔۔

بس اللہ تم دونوں کے نصیب اچھے کرے۔۔۔انہوں نے بیڈ سے اٹھتے امان کے ماتھے کا بوسہ لیا اور اسے ڈھیروں دعائیں دیتیں کمرے سے نکل گیں۔۔۔۔

وہ مستقبل کے کئی خواب آنکھوں پر سجاتے واپس اپنے کام کی جانب متوجہ ہوا کہ دفعتاً اسکے موبائل کی بیل بجی۔۔۔اسنے موبائل اٹھاتے سکرین پر ابھرتا نمبر دیکھا اور نمبر دیکھ کر وہ ایک پل کے لئے ساکت رہ گیا جہاں صلہ اسے فون کر رہی تھی۔۔۔

ابتدائی جھٹکے سمبھلتے وہ کھل اٹھا تھا۔۔۔تو مطلب رشتہ پکا ہوتے ہی وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔موبائل اٹھائے وہ کمرے سے تو کیا گھر سے ہی نکل گیا۔۔۔وہ کسی پر سکون سی جگہ پر صلہ سے ڈھیروں باتیں کرنی چاہتا تھا۔۔۔گھر سے باہر نکل کر اسنے مسکراتے ہوئے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔۔۔مگر اگلی طرف کی باتیں سن کر ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اسکے چہرے کا رنگ فق ہوتا جا رہا تھا

******

بالاج سے بات کر کے صلہ کی کافی ڈھارس بندھی تھی۔۔۔اب دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اسے اپنی حماقت کا احساس ہو رہا تھا بجائے اسے ماں کے سامنے آپے سے باہر ہو کر کام خراب کرنے کے تحمل سے ماں کی منت سماجت کر کے انہیں اپنے حق میں ہموار کرنا چاہیے تھا۔۔۔

وہ اب اپنے کمرے میں بیٹھی مسلسل ناخن کترتی ماں کے پاس جا کر ان سے بات کرنے کی ہمت مجتمع کر رہی تھی کہ دفعتاً دروازہ کھول کر عفرا کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔صلہ اسے دیکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھی عفرا کی سرخ سوجھی آنکھیں دیکھ کر وہ اندر ہی اندر شرمندہ ہوتی سر جھکا گئی۔۔۔

صلہ یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ۔۔ماں کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ۔۔۔عفرا اسکے پاس آتی دوزانوں بیٹھ کر اسکے سامنے ہاتھ جوڑ گئی۔۔۔صلہ نے تڑپ کر سر اٹھایا۔۔۔

کیا ہوا امی کو۔۔۔آواز لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہیں صلہ۔۔۔انکا بی پی شوٹ کر گیا ہے۔۔۔خدارا انہیں اتنے دکھ مت دو کہ وہ برداشت نا کر پائیں۔۔۔ماں ہیں وہ ہماری۔۔۔بابا کے بعد انہوں نے زمانے کی ہر سرد و

گرم خود پر سہتے کبھی ہمیں کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔ہم پر ہم سے زیادہ حق ہماری ماں کا ہے صلہ۔۔ تمہیں خدا کا واسطہ ضد چھوڑ دو۔۔

بات کرتی وہ سسک اٹھی تھی۔۔۔

ایسا نا کہو عفرا۔۔۔میں امی سے معافی مانگ لوں گی۔۔۔میں انکے پاوں پکڑ کر انہیں منالوں گی۔۔۔ہاں میں انہیں منالوں گی۔۔امی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ عفرا کے جڑے ہاتھ تھام کر وہ پشیمانی سے گویا ہوتی رگڑ کر آنسو صاف کرتی عزم سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

مجھے تم سے یہ ہی امید تھی صلہ۔۔۔مجھے پتہ تھا کہ تم مان جاو گیٔ۔۔۔صلہ وہ ماں ہیں ہماری ہمارا بھلا ہی چاہیں گی۔۔۔اگر انہوں نے اگلے ہفتے تمہارا اور امان بھائی کا نکاح رکھ دیا ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر ہی۔۔۔

کیاااا۔۔۔کیا کہا تم نے۔۔۔۔عفرا بھی اٹھ کھڑی ہوتی اپنے آنسو صاف کرتی خوشی سے بول رہی تھی نم آنکھوں میں الوہی چمک ابھر آئی تھی جب صلہ کی صدمے سے چور کسی کھائی سے آتی آواز گھونجی۔۔۔

ہان نا صلہ امی نے۔۔۔۔

عفراااا۔۔۔

آئی امی۔۔۔ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی جب ماں نے اسے آوالگائی اور وہ وہیں سے انہیں آواز دیتی بات درمیان میں ہی چھوڑ کر باہر بھاگ گئی جبکہ صلہ کی ذات اس وقت آندھیوں کی زد میں تھی۔۔۔

یہ اسکی ماں نے اسکے ساتھ کیا کیا۔۔۔وہ ایسا کیسے کر سکتی تھیں۔۔۔وہ اس سے بنا پوچھے بنا رضامندی کے کیسے اسکے نکاح کی تاریخ رکھ سکتی تھیں۔۔۔ غصے کی شدت سے اسکا دماغ مفلوج ہونے لگا تھا۔۔۔غصے کی زیادتی میں وہ ایک جھٹکے سے واپس پلٹی۔۔۔بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا اور کھٹا کھٹ امان کا نمبر ملانے لگی۔۔۔اسے خود ہی جلد از جلد اس معاملے سے اپنی جان نکالنی تھی ورنہ کہیں ایسا نا ہوتا کہ اسکی ماں ہفتے کی بجائے آج ہی پکڑ کر اسکا نکاح پڑھوا دیتی۔۔۔غصہ سر چڑھ کر بول رہا تھا۔۔۔دماغ پھٹنے کے در پر تھا غصے سے کپکپاتے ہاتھوں سے نمبر ڈائل کر کے اسنے فون کان سے لگایا۔۔۔ دوسری طرف بیل جا رہی تھی۔۔۔وہ ایک ہاتھ سے موبائل کان سے لگائے دوسرے سے ماتھا مسلتی خاصی بے چین دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

دفعتاً دوسری جانب سے رابطہ استوار ہوا تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔۔۔

آپکی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میرے لئے رشتہ بھیجنے کی۔۔۔کیا سوچ کر آپ نے میرے لئے اپنا رشتہ بھیجا۔۔۔آخر ہیں کیا چیز آپ۔۔۔سمجھتے کیا ہیں خود کو کہ بہت ہی کوئی اعلی وارفع چیز ہیں آپ۔۔۔ایک دفعہ اگر آئینے میں اپنی شکل دیکھ لو نا تو اوقات سامنے آجائے پھر کس خوشگمانی میں میرے لیے رشتہ بھیجا۔۔۔

دیکھو مسٹر امان میں مر تو سکتی ہوں مگر ایک چائے کا ٹھیلہ لگانے والے کالے بدصورت شخص سے شادی نہیں کر سکتی اس لئے آپکو خدا کا واسطہ خود ہی پیچھے ہٹ جائیں ورنہ بصورت دیگر میرے قتل کا الزام آپکے سر ہو گا۔۔۔امان کی ہیلو سنتے ہی وہ بنا رکے ایک ہی سانس میں اپنی بھڑاس نکالتی چلی گئ۔۔۔۔۔

دوسری جانب امان دھوان دھوان ہوتے چہرے کیساتھ ساکت و منجمند سا کھڑا اسکی باتیں سن رہا تھا۔۔۔صلہ کی باتیں سن کر تو وہ اپنے اندر ہلنے تک کی ہمت مفقود پا رہا تھا۔۔۔کوئی اتنا بے رحم کیسے ہو سکتا تھا بھلا۔۔۔

جیسا تم چاہتی ہو ایسا ہی ہو گا۔۔۔دوسری جانب سے سنجیدہ سی آواز ابھری تو صلہ نے بنا کچھ مزید سنے کھٹاک سے فون بند کرتے گہرا سانس لیا۔۔۔خس کم جہاں پاک۔۔۔اگر زرا بھی غیرت والا ہوا نا تو دوبارہ ادھر کا رخ نہیں

کرے گا۔۔۔وہ ہاتھ جھاڑتی واپس پلٹی لیکن سامنے ساکت اور بے یقین سی عفرا کو کھڑا دیکھ ایک پل کو صلہ کی رنگت متغیر ہوئی۔۔۔عفرا تاسف زدہ نگاہوں سے اسے دیکھتی مٹھیاں زور سے بھینچے ہوئے تھی۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے دو آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے۔۔۔اس سے پہلے کہ صلہ اسے کوئی صفائی دیتی وہ ایک جھٹکے سے پلٹی اور منہ پر ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

******

امان ابھی تک بے جان سا شل ہوتے وجود کیساتھ وہیں کھڑا تھا۔۔اسکا دماغ ابھی تک سائیں سائیں کر رہا تھا۔۔۔اسقدر سفاکیت۔۔۔ہاں بہت سے رشتوں سے انکار ہو جاتا تھا لیکن انکار بھیجوانے کا بھی ایک طریقہ ہوتا تھا۔۔یوں کسی کی ذات کو رگیدنا۔۔۔اسکی کمیوں کو اچھالنا۔۔اسے کمتر و حقیر جاننا۔۔۔اسکے اندر ایک حشر برپا کر رہا تھا۔۔۔دماغ کی طرح کی سوچوں کا آماجگا بنا ہوا تھا۔۔۔آنکھیں حد درجہ سرخ ہو رہی تھیں کہ کسی بھی پل چھلک پڑیں گی۔۔۔وہ جو آج تک کسی قسم کے کمپلیکس کا شکار نہیں ہوا تھا کیسے آج ایک لڑکی اسکی ذات کی دھجیاں اڑا گئی تھی۔۔۔

باوجود ضبط کے ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کر پھسلا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان بھی اسکی حالت پر ٹوٹ کر برس پڑا تھا۔۔۔آسمان سے گرتی جابجا پانی کی بوندوں نے اسکا پردہ رکھ لیا تھا۔۔۔وہ دل کا غم دل میں دبائے لب بھینچے مضبوط قدم اٹھاتا واپس گھر آیا۔۔۔صد شکر کہ گھر واپسی پر اسکا ماں سے سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اسنے گیلے کپڑے تبدیل کئے اور بنا ایک بھی نظر سٹڈی ٹیبل پر ڈالے بستر پر جا کر چت لیٹ گیا۔۔۔وہ ذہنی طور پر اسقدر ڈسٹرب ہو چکا تھا کہ اس وقت خود کو ذہنی طور پر کوئی بھی کام کرنے کے لئے آمادہ نا کر پا رہا تھا۔۔

******

باہر ابر کرم ٹوٹ کر برس رہا تھا اور اس دو منزلہ گھر کی دوسری منزل کے لاونج میں اس وقت سبھی ڈنر کر رہے تھے۔۔۔

امی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔کھانا کھا کر ہاتھ صاف کرتے بالاج نے ماں سے کہا۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔ناہید بیگم صوفے سے اٹھتیں اٹھتیں واپس بیٹھ گئیں۔۔۔لاونج میں زمین پر دستر خوان بچھا تھا جہاں کھانا کھانے کے بعد کرن اور تانیہ برتن

سمیٹ رہی تھیں۔۔۔جبکہ ثانیہ اپنے بچوں کے ساتھ وہیں سنگل صوفوں پر بیٹھی کوئی بات کر رہی تھی۔۔۔بالاج کی بات پر وہ بھی ماں کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔جو کھانا کھانے کے ب0عد اٹھتی اٹھتی واپس بیٹھ گئیں تھیں۔۔۔انہیں گھٹنوں کا مسلہ تھا جسکی وجہ سے وہ انکے ساتھ دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھانے کی بجائے صوفے پر بیٹھ کر کھاتیں۔۔۔

امی میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔بالاج کے سنجیدگی سے کہنے پر ناہید بیگم مسکرا دیں۔۔۔

ہاں بیٹا میں بھی ایک دو دن تک آپا کی طرف جانے والی تھی مشال کو تمہارے لئے مانگنے۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔یہ بیچ میں مشال کہاں سے آ گی۔۔۔وہ بعجلت ماں کی بات کاٹتا ماتھے پر تیوریاں لئے گویا ہوا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔شادی کے لئے لڑکی نہیں چاہیے کیا۔۔۔کرن اور تانیہ بھی برتن سمیٹ کر وہیں آتی محویت سے انکی گفتگو سننے لگی۔۔۔

لڑکی میں پسند کر چکا ہوں آپ نے بس جا کر رشتہ مانگنا ہے۔۔۔ایک گہرا سانس خارج کر کے بالاج نے محض کہا نہیں بلکہ ان سب کے سروں پر پہاڑ گرایا تھا۔۔۔

اے لو ماں اب تیری یہ وقعت ہے کہ لڑکی پسند کر کے تجھے صرف رشتہ پوچھنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔۔۔ثانیہ ناک سے مکھی اڑاتی تمسخرانہ گویا بند ہوئی۔۔

منہ بند کرو تم اپنا۔۔۔ تمہیں کسی نے منہ نہیں لگایا۔۔۔خوامخواہ میرے معاملے میں ٹانگ اڑانے کی کوشیش کی تو ٹانگ توڑ دوں گا۔۔۔بہن کی بے جا مداخلت پر بالاج کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔وہ بہن کی شر پسند فطرت سے بخوبی واقف تھا کاش کے آج وہ یہاں آئی ہی نا ہوتی۔۔۔۔

اچھا توڑو تم میری ٹانگیں۔۔۔نئ توڑو۔۔۔میں بھی تو دیکھوں بڑے پھنے خان کو۔۔۔ثانیہ بھی بھلا کہاں پیچھے رہنے والی تھی جھٹ سے بازو چڑھاتی میدان میں کود ی۔۔

مصلحت کا تقاضا تھا تبھی بالاج اسے نظر انداز کرتے ماں کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

ماں میں آپکو بتا رہا ہوں کہ میں شادی کروں گا تو محض صلہ سے اور آپ صبح چچی کے پاس اسکا رشتہ مانگنے جا رہی ہیں۔۔۔وہ ماں کی جانب متوجہ ہوتا حتمی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

ہائے میں مر گئی۔۔۔یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔۔دشمن کی لڑکیاں اب اس گھر میں آئیں گی وہ لڑکی ہے ہی جادو گرنی۔۔۔پہلے پوری زندگی اسکی ماں ہم پر جادو ٹونا کرتی رہی اور اب اسکی بیٹی نے میرا بیٹا اپنے ہاتھوں میں کر لیا۔۔۔

ناہید بیگم تو دل تھامی سینہ کوبی کرنے لگی تھی۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔۔۔

میرے جیتے جی وہ لڑکی یہاں بہو بن کر نہیں آسکتی۔۔۔

ماں کے ساتھ ساتھ ثانیہ اور تانیہ دونوں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔البتہ کرن ابھی تک خاموش کھڑی تھی۔۔۔

بکواس بند کرو تم دونوں یہ ہمارے گھر کا معاملہ خبردار اگر جو تم دونوں میں سے کوئی کچھ بولا تو۔۔۔وہ تو ماں کی سینہ کوبی کرنے پر ہی کنفیوز ہو چکا تھا کجا کہ ان دونوں کی ڈرامے بازیاں۔۔۔

کیوں یہ ہمارا بھی گھر ہے۔۔۔تم ہوتے کون ہو ہمیں روکنے والے۔۔۔وہ دونوں اب باقاعدہ میدان میں کود چکی تھیں۔۔۔

شادی کر دی دفعہ کر دیا تم دونوں کو اس گھر سے پھر بھی جونک کی طرح چمٹ کر رہپ گئ ہو ہماری جانوں کو۔۔۔یہ ثانیہ کا شوہر تو شاید خود بھی اسکی بدزبانی سے جان چھڑاتا ہے اسی لئے ہر دوسرے دن بچوں کی پلٹوں کے ساتھ یہاں دفعہ کر دیتا ہے اسے۔۔۔

اور تمہاری اپنے سسرال والوں سے ویسے ہی زرا نہیں بنتی۔۔۔وہ تمہاری شکل تک دیکھنے کے روادار نہیں۔۔۔اسی لئے تم سسرال سے زیادہ یہاں پائی جاتی ہو۔۔۔ثانیہ کے بعد وہ اب غصے میں بپھرا ثانیہ کے پیچھے چڑھا۔۔۔لے کے زندگی عذاب کر کے رکھ دی ہے۔۔۔یہ گھر گھر نہیں چڑیا گھر زیادہ لگتا ہے۔۔۔

تم اپنی بکواس بند کرو یہ ہمارے باپ کا گھر ہے۔۔۔ہم جب چاہیں یہاں آ سکتے ہیں۔۔۔تیر سیدھے نشانے پر لگے تھے اسی لئے دونوں ہی بلبلا اٹھی تھیں۔۔۔

باپ نے فرض ادا کر دیا یہ بھر بھر کر ٹرک جہیز کے دے دیئے۔۔۔دفعہ کر دیا اس گھر سے۔۔۔تم لوگ پھر مونگ دلنے آ گئ ہمارے سینوں پر۔۔۔جاو کہیں اپنے گھر بھی۔۔۔لے کر یہاں بھی کچھ سکون ہو۔۔۔

کیڑے پڑیں تمہیں بالاج۔۔۔تم ہمیں رلاتے ہو اللہ کرے تم پوری زندگی روتے رہو۔۔۔وہ دونوں ہی چہکوں پہکوں روتیں بد دعوں پر اتر آئی تھیں۔۔

ہاں جی مولانا صاحب آپ دونوں نے کہہ دیا اور ہو گیا۔۔۔سوائے تیلی جلا کر دوسروں کے گھروں میں آگ لگانے کے تم لٹنیوں کا کام ہی کیا۔۔۔وہاں ایک جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔ط

منہ بند کر لو بالاج۔۔۔تم میری بچیوں کی یوں تزلیل نہیں کر سکتے۔۔ناہید بیگم کو برا لگا تھا تبھی للکار کر گویا ہوئیں۔۔

ماں زندگی کا ایک ہی اصول ہے۔۔۔عزت دو اور عزت لو۔۔۔اگر آپ کسی دوسرے کی عزت نہیں کر سکتے تو یہ آپکی بھول ہے کہ کوئی دوسرا پھر آپکی عزت کرے گا۔۔۔

اور رہ گئی بات تذلیل کی تو اگر یہ زرا سا زبان کو قابو میں رکھے تو کوئی پاگل نہیں کہ انکی تذلیل کرتا پھرے۔۔پر ماں معذرت کے ساتھ آپکی بیٹیوں کو نا تو سسرال میں رہنا آیا اور نا مائیکے میں۔۔۔

ثانیہ نے آپے سے باہر ہوتے ڈیکوریشن پیس اٹھا کر بالاج کو مارا جسے اسنے بروقت کھینچ کرتے رکھ کرا سکی پاوں پر مارا۔۔۔نشانہ اتنا پکا تھا کہ وہ بلبلا کر پاوں تھامے وہیں بیٹھ کرا سے کوسنے دینے لگی۔۔

آئندہ ہاتھ چلانے سے پرہیز کرنا۔۔۔

امی آپ صبح چاچی کی طرف جا رہی ہیں اور بس۔۔۔اس سے کھپ انگلی اٹھا کر سختی سے وارن کر کے وہ واپس ماں کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔میں کہے دے رہی ہوں۔۔۔مرتے مر جاوں گی مگر اپنے دشمن کے گھر نہیں جاوں گی۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے میں بھی یہ گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تو کل آپ چچی کی طرف میرا رشتہ لے کر گئی تو ٹھیک ورنہ کل شام کو آپکو میری لاش پہنچ جائے گی۔۔۔خودکشی کر کے خود کو ختم کر ڈالوں گا مگر صلہ کے بغیر نہیں جیوں گا۔۔۔

وہ سامنے پڑے میز کو ایک زوردار ٹانگ رسید کرت باہر نکل گیا۔۔۔

دیکھ لے امی۔۔ تیرا بیٹا ہاتھوں سے نکل گیا۔۔۔ثانیہ واویلا مچاتی ماں کی جانب بڑھی۔۔

ارے جادو گرنی کی بیٹی ہے۔۔۔جادو ٹونے کر کر کے میرے بیٹے کو ماں کے خلاف کر دیا۔۔۔ارے کیڑے پڑیں تجھے صلہ۔۔۔تونے میرا بیٹا قابو میں کر لیا۔۔۔ناہید بیگم دوپٹہ آنکھوں پر رکھتیں بین کرتیں بددعائیں دے رہی تھیں۔۔۔۔

******

اس دو منزلہ گھر میں پہلی منزل پر اس وقت قیامت کا منظر تھا۔۔۔عفرا نے ماں کے پاس جاتے صلہ کی ساری کارستانی من و عن ماں کے گوش گزاری تھیں۔۔۔جسے سنتے ہی ماں دل تھام کر رہ گئ۔۔۔

ایک لمحے میں وہ جلال میں آتیں صلہ کے کمرے کی جانب بڑھیں۔۔۔بے حیا بے غیرت لڑکی۔۔۔۔بدبخت یہ کیا حرکت کی تونے۔۔۔تجھے زرا غیرت نہیں آئی یوں منہ پھاڑ کر کسی کی کمیاں اور خامیاں گنواتے۔۔۔خود کیا دودھ کی دھلی ہے تو یا تجھے کوئی سرخاب کے پر لگے ہیں۔۔۔اندر آتے ہی

نزہت بیگم نے بنا سوچے سمجھے پاوں سے جوتا اتارا تھا اور بنا صلہ کو سمبھلنے کا موقع دیے پے در پے اسے صلہ پر برسانا شروع کر دیا۔۔۔پانی اب سر سے گزر چکا تھا۔۔۔وہ لڑکی اب سر کشی و باغی پن میں بہت آگے بڑھ چکی تھی۔۔۔

صلہ اپنا بچاو کرتی زمین پر بیٹھ کر سر گھٹنوں میں دبائے ڈھاریں مار مار کر رو دی۔۔۔آج تو اسکی حرکت ملاحظہ کر کے عفرا تک اسکی مدد کو آگے نا بڑھی تھی۔۔۔۔

ارے اس بدبخت نے مجھے کہیں منہ دکھانے لائق نا چھوڑا۔۔۔۔کیا منہ دکھاوں گی اب آپا کو۔۔جلد ہی ماں ہانپ کر وہیں جوتا پھینکتی بیڈ کنارے ٹک گئیں۔۔۔اتنی سی مشقت سے انکا سانس پھولنے لگا تھا۔۔۔۔عفرا نے بھاگ کر کچن سے لا کر پانی کا گلاس ماں کے منہ کو لگایا۔۔۔

ایسی نافرمان اولاد رب کسی کو نا دے۔۔۔وہ کپکپاتے ہاتھوں سے بے ساختہ بہتے آنسو صاف کرتیں گلوگیر لہجے میں گویا ہوئیں۔۔۔

آپ کیوں کسی بھی ایرے غیرے سے میرا رشتہ طے کروانے پر تلی ہیں۔۔۔کیوں آپ انہیں منع نہیں کر سکتیں کس بات کا خوف ہے آپکو۔۔۔

صلہ بھی ہچکیوں سے روتی گھٹنوں سے چہرا اٹھاتی پھٹ پڑی تھی۔۔۔

اللہ نا کرے تم پر کبھی ایسا وقت آئے کہ تمہاری دو بیٹیاں ہوں اور انہیں زمانے کی سرد و گرم سے بچانے والی تنہا ماں ہو تب ہی تم اس ماں کی مجبوریاں سمجھ پاو گی۔۔۔وہ پرائی نگاہوں سے صلہ کو دیکھتی عفرا کا سہارا لے کر کمرے سے نکل گئیں۔۔۔

کیا پسند کی شادی گناہ ہے۔۔۔مجھے یہ حق میرا اسلام دیتا ہے۔۔۔پیچھے سے وہ چیخ اٹھی تھی۔۔۔دروازے سے باہر نکلتے ماں کے قدم ٹھٹھکے۔۔۔

پسند کی شادی کے نام پر جس جہنم کو اپنے لئے منتخب کر رہی ہو نا بھسم ہو جاو گی وہاں۔۔سالم نگل جائیں گی وہ ماں بیٹیاں تمہیں۔۔۔ماں بنا پلٹے نحیف اور شکست خوردہ آواز میں گویا ہوئیں۔۔۔۔

کوئی کسی کو سالم نہیں نگلتا۔۔جیسا کوئی کرے گا ویسا بھرے گا اور ماں ہو کر آپکے منہ پر بد دعائیں زیب نہیں دیتیں۔۔۔آپکو تو دعائیں دینی چاہیے مجھے کہ اللہ میرے نصیب اچھے کرے۔۔۔صلہ ہزیانی انداز میں چلا رہی تھی جبکہ

ماں اسکی باتوں پر تاسف سے سر ہلاتیں بنا مزید بحث میں پڑے باہر نکل گئیں۔۔۔

*****

امی کے کمرے سے جانے کے بعد صلہ نا جانے کتنی ہی دیر تک وہیں زمین پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے روتی رہی۔۔۔روتے روتے نا جانے رات کے کس پہر جا کر اسکی آنکھ لگی۔۔۔۔ صبح اسکی آنکھ تقریباً سات بجے کے قریب کھلی وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔۔۔وہ رات میں وہیں زمین پر بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی۔۔۔ جسم اکڑنے لگا تھا۔۔۔ سر بھاری بھاری سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ آنکھ کھلتے ہی آنسو ایک مرتبہ پھر سے پلکوں کی بار پھیلا نگتے بہہ نکلے تھے۔۔۔ وہ اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھی۔۔۔فریش ہو کر باہر نکلی اور آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی۔۔۔آنکھوں کے پپوٹے سوج چکے تھے۔۔۔اسکے سوا چہرا ویران لگ رہا تھا لیکن وہ کہیں سے بھی صدیوں کی بیمار نا لگ رہی تھی۔۔۔ اسنے ہاتھ سے ٹٹول کر اپنا بخار چیک کرنا چاہا لیکن سب نارمل تھا سوائے اندرونی توڑ پھوڑ کے بیرونی طور پر وہ ٹھیک تھی۔۔۔

اسے جی بھر کر خود پر غصہ آیا۔۔۔ناجانے وہ کونسے لوگ ہیں جنہیں زراسی ٹینشن لینے پر ہارٹ اٹیک آجاتا ہے اور ایک میں ہوں جسے ہلکا سا بخار بھی نا چڑھا۔۔۔کاش بخار ہی چڑھ جاتا تو امی کی تھوڑی سی ہمدردی ہی مل جاتی۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر کچھ سوچتے بالاج کا نمبر ملانے لگی۔۔۔دوسری جانب بیل جا رہی تھی۔۔۔بالاج جو اپنے کسی دوست کے گھر ابھی تک ہنوز سو رہا تھا موبائل کی چنگارتی آواز پر آنکھیں مسلتے اٹھ بیٹھا سکرین پر صلہ کا نام جگمگاتا دیکھ اسکی نیند بھک سے اڑی۔۔۔صبح ہی صبح صلہ کا فون۔۔۔اللہ خیر کرے۔۔۔وہ دل ہی دل بڑبڑا کر رہ گیا۔۔۔

آج کل جو حالات چل رہے تھے اور جیسی صورتحال چل نکلی تھی ہر وقت دل کو ایک ڈھڑکا سا ہی لگا رہتا تھا کہ کہیں کچھ غلط نا ہو جائے۔۔ہر چھوٹی سے چھوٹی آہٹ پر بھی دل ڈر جاتا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہونٹوں پر زبان پھیرتے بالاج نے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔

ہیلو بالاج۔۔۔۔بالاج وہ۔۔۔رابطہ استوار ہوتے ہی صلہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔اسے یوں روتا دیکھ بالاج کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے تھے۔۔

صلہ۔۔۔صلہ یار ہوا کیا ہے۔۔۔صلہ کچھ بتاو تو سہی ہوا کیا ہے ٹینشن سے میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔صلہ کو کسی توڑ خاموش نا ہوتا دیکھ وہ جھنجھلاہٹ و بوکھلاہٹ میں بے بسی سے گویا ہوا۔۔۔

صلہ ہچکیوں کے درمیان سسکتی ہوئی اسے سب بتاتی چلی گئ۔۔۔رات امان کو فون کر کے انکار کرنے سے لے کر امی کے رد عمل تک ہر بات حرف با حرف بالاج کے گوش اتارتی چلی گی۔۔۔

اسکی ساری بات سن کر ایک پل کو تو بالاج بھی سناٹے میں رہ گیا۔۔۔

تم فکر مت کرو صلہ۔۔۔میں گھر آرہا ہوں اور آکر خود چچی سے بات کرتا ہوں۔۔۔ لمحوں میں سارے سود و زیان کا حساب لگاتا وہ کسی نتیجے پر پہنچا تھا۔۔۔اب اسے خود ہی یہ ناو کسی پار لگانی تھی۔۔

صلہ کو تو تسلی دے کر اسنے فون بند کر دیا لیکن اب بیڈ کراون سے ٹیک لگائے گھٹنوں پر کہنیاں رکھے دونوں ہاتھوں سے سر تھامے وہ خود شدید مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔۔۔سر میں یکدم ہی تکلیف بڑھنے لگی تھی۔۔۔یہ سب اتنا آسان بھی نا تھا۔۔۔

کیا مصیبت ہے یار۔۔اچھی بھلی زندگی گزر رہی تھی اب کس گرداب میں پھنس چکا ہوں۔۔۔ناصلہ کو چھوڑ سکتا ہوں اور نا یہ دنیا اسے اپنانے بھی دے رہی ہے۔۔۔مصیبت جاوں تو جاوں کہا۔۔۔اسنے ایک زوردار مکا اپنے ماتھے پر مارا۔۔۔خود سے بڑبڑاتا وہ بستر سے اترا کہ دفعتاً اسکا موبائل ایک مرتبہ پھر سے چنگارا اٹھا۔۔۔

اسنے موبائل اٹھا کر دیکھا۔۔فون گھر سے تھا۔۔۔رات سے اسے یونہی گھر سے بار بار فون پہ فون آرہے تھے بلخصوص ابا کا فون بارہا آچکا تھا۔۔۔لیکن جب تک امی اپنا راضی نامہ نا دے دیتی ابا بھی ایک ثانوی کردار تھے اسی لئے وہ مسلسل ان سب کی فون کالز نظر انداز کر رہا تھا۔۔۔وہ لوگ اگر سیر تھے تو بالاج سوا سیر تھا۔۔۔اپنے گھر والوں کو کسی طرح کی جذباتی بلیک میلنگ کر کے منانا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔وہ اتنا تردد بھی کبھی نا کرتا اگر اسے یقین ہوتا کہ بنا اسکے گھر والوں کے رشتہ مانگے چچی اسے صلہ کا ہاتھ تھما دیتی۔۔۔اگر ایسا ہو جاتا تو نکاح کے بعد وہ ماں کو منا ہی لیتا لیکن سارا مسلہ ہی یہ تھا تبھی وہ جھنجھلایا سا موبائل سائلینٹ پر لگاتا فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

****

آج کی صبح بہت سوگوار تھی۔۔۔ساری رات ہی وقفے وقفے سے جھل تھل ہوتا رہا تھا جسکے باعث ابھی تک صحن گیلا گیلا سا تھا۔۔۔ایسے میں امان صبح ہی صبح نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کے بعد امی کے چھوٹے سے ہوم گارڈن میں آکر بیٹھ گیا وہ اپنے کام پر جانے کو بالکل تیار تھا لیکن چہرے پر سنجیدگی طاری تھی اور آنکھوں کی جوٹ مانند پڑ چکی تھی۔۔۔

امان بیٹا ناشتہ کر لو۔۔۔دفعتاً امی نے کچن سے ہی اسے آواز لگائی۔۔۔

امی ناشتہ یہیں لے آئے۔۔۔وہ وہیں بیٹھا سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔آواز میں جیسے برسوں کی تھکن اتر آئی تھی۔۔۔ساری رات وہ بستر پر کروٹیں بدلتا رہا تھا۔۔۔گویا بستر پر کانٹے اگ آئے ہوں۔۔۔جب کہیں آنکھیں بند کرتا تو پھر سے صلہ کے تحقیرانہ حقارت سے پر الفاظ یاد آجاتے۔۔۔اب بھی وہی باتیں یاد کر کے اسکی آنکھیں جل اٹھی تھیں۔۔۔اندر ایک آگ سی لگی تھی۔۔۔

یہ لو بیٹا ناشتہ کرو۔۔۔دفعتاً امی نے اسکے سامنے موجود چھوٹی سی سفید گول میز پر کھانے کی ٹرے رکھی اور خود کین کی سفید کرسی کھینچ کر اسکے مقابل بیٹھ کر اسے ناشتہ دینے کے بعد خود بھی ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

امان خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مشغول تھا۔۔آج ناتوا سنے ماں سے کوئی بات کی تھی اور نا ہی ماں کی باتوں پر کوئی خاطر خواب رد عمل دے رہا تھا۔۔۔ وہ ناجانے امان سے کیا کیا باتیں کر رہی تھیں لیکن امان کا دماغ ان باتوں کو ڈی کود کرنے سے قاصر تھا۔۔وہ ذہنی طور پر اتنا الجھ چکا تھا کہ اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی

۔۔۔۔۔

ارے بیٹا آج مجھے شاپنگ پر جانا ہے صلہ کے لئے نکاح کا جوڑا لینے۔۔سوچ رہی تھی کہ جاتے ہوئے صلہ کو۔۔۔

کوئی نکاح نہیں ہو رہا ماں۔۔۔نزہت بیگم ابھی بات کر ہی رہی تھیں جب امان کھانے سے ہاتھ روک کر سختی سے انکی بات کاٹتا ہموار لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔۔۔نزہت بیگم الجھتے ہوئے گویا ہوئیں۔۔۔۔ مطلب یہ کہ مجھے صلہ سے نکاح نہیں کرنا۔۔۔وہ ناشتہ وہیں چھوڑتا سرد سے لہجے میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو امان۔۔۔پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔نزہت بیگم بھی ابکی بات باقاعدہ جلال میں آچکی تھیں۔۔۔انہوں نے اب امان کے سنجیدہ اور سرد رویے پر غور کیا تھا۔۔۔

شاید۔۔۔یک لفظی جواب دیتا وہ آگے بڑھا۔۔۔

وجہ کیا ہے اس سب کی۔۔۔وہ بھی بے یقینی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔یہ آپ اپنی بھانجی سے پوچھیں تو بہتر ہے۔۔۔وہ بنا پلٹے ٹھنڈے لہجے میں کہتا گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔جبکہ پیچھے نزہت بیگم چکراتے سر کو تھامتی وہیں کرسی پر ڈھ گئیں۔۔۔

یہ یکدم ہی کونسی آندھی چلی تھی جسکے زیر اثر انکے گھرانے تباہ ہونے کے در پر تھے۔۔۔

دفعتاً موبائل کی گھنٹی بجنے کی آواز آئی تو نزہت بیگم خود کو گھسیٹتی اندر گئیں۔۔۔

فون نصرت کا تھا۔۔۔انہوں نے دھندلاتی بصارت سے موبائل کی سکرین پر جگمگاتے نمبر کو دیکھتے کپکپاتے ہاتھوں سے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔دل بھرا رہا تھا۔۔۔

ہیلو آپا۔۔۔آپا مجھے معاف کر دیں۔۔۔خدارا مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں آپکی مجرم ہوں۔۔۔بہن کی سسکتی آواز سن کر نزہت بیگم تڑپ اٹھیں انہیں اپنی پریشانی بھول گئ۔۔۔ارے نصرت ہوا کیا ہے۔۔وہ گھبراتے ہوئے گویا ہوئیں۔۔۔

آپا میری اولاد نافرمان نکل آئی۔۔۔آپا میری بیٹی باغی ہو گئ۔۔۔آپا میری بیٹی اپنے ہاتھوں سے میرے سر پر خاک ڈال رہی ہے۔۔۔آپا ایک مجبور ماں آپ سے معافی مانگتی ہے۔۔۔آپکے مجھ پر بہت احسان ہیں۔۔خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں بہت بے بس ہوں آپا میری صلہ نے اچھا نہیں کیا اسنے مجھے کہیں منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔نصرت بیگم بلک رہی تھیں تڑپ رہی تھیں۔۔۔انکی بیٹی نے انہیں ماں سی بہن کے سامنے شرمندہ کر دیا تھا۔۔۔وہ بیٹی انہیں خون کے آنسو رلا رہی تھی۔۔۔

بہن کی تڑپ دیکھ نزہت بیگم دل تھام کر رہ گئیں۔۔۔انکے اپنے بدن پر کپکپی طاری ہونے لگی تھی۔۔۔کیا کیا ہے صلہ نے۔۔۔انہیں اپنی آواز دور کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔

نصرت بیگم روتے ہوئے انہیں بیٹی کا کارنامہ سناتی چلی گئیں۔۔۔ گو کہ یہ آسان کام نا تھا یہ سب بہن کو بتاتے وہ ہزار موت مر رہی تھیں۔۔۔اور نزہت بیگم تو یہ سب سن کر ساکت رہ گئی تھیں جہاں کی تہاں۔۔۔ کہ جیسے کسی نے بولنے کی صلاحیت ہی چھین لی ہو۔۔۔ یکدم ہی انکے دل میں درد کی ایک ٹھیس اٹھی تھی۔۔۔ماں تھی وہ بھی۔۔۔ کیا کوئی اتنی سفاکیت سے انکے بیٹے کو حقیر کہہ سکتا تھا۔۔۔انہیں اب امان کے رویے کی سمجھ آئی تھی۔۔۔ بے ساختہ انہیں اپنے بیٹے پر رشک آیا جو اتنی بڑی بات ہو جانے کے باوجود خود کو سمبھالتے ہوئے کام پر گیا تھا۔۔۔

یہ صلہ نے اچھا نہیں کیا نصرت۔۔۔انکی سنجیدہ پاٹ دار آواز سپیکر سے ابھری تو فون نصرت بیگم کے کپکپاتے ہاتھ سے چھوٹ کر بستر پر گر گیا۔۔۔ وہ مزید دلگرفتی سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔۔

ماں کی حالت دیکھ عفرا نے بھاگ کر فون اٹھا اور باہر نکل گئی۔۔۔

خالہ میں مانتی ہوں کہ صلہ نے بہت غلط کیا۔۔۔بہت بہت غلط کیا۔۔۔ لیکن خدارا آپ اس بات کو لے کر ماں سے ناراض مت ہوں۔۔۔خالہ ماں خود اس وقت بہت بے بس ہیں۔۔۔انہیں آپکے سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔

انکی طبیعت کل سے بہت خراب ہے۔۔۔خالہ خدا کے لئے اس بات کو انا کا مسلہ نا بنائیں اور ہماری طرف آجائیں۔۔۔پلیز پلیز خالہ۔۔۔ماں کے لئے۔۔۔شاید آپکے گلے لگ کے رو کر انکا دل کچھ ہلکا ہو جائے۔۔۔خالہ میری ماں مر جائے گی پلیز اس موقع پر انہیں اکیلا مت چھوڑیں۔۔۔نصرت بیگم کے بعد اب عفرا خالہ کے سامنے یوں ٹوٹ کر بکھری التجائیں اور فریادیں کر رہی تھی کہ نصرت بیگم کو لگا کہ انکا کلیجہ پھٹ جائے گا۔۔۔بہن اور بھانجی کی حالت دیکھتیں وہ خود بھی رو دی۔۔۔

تم فکر مت کرو بچے۔۔۔میں آتی ہوں۔۔۔عفرا کو تسلی دے کر انہوں نے فون بند کر دیا۔۔۔

عفرا کو کچھ حوصلہ ہوا۔۔۔وہ فون بند کر کے ماں کے پاس اندر گئی جو کہ بستر پر چت لیٹیں چھت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔آنسو لیکروں کی مانند کنپٹیوں کی جانب بہہ رہے تھے۔۔ماں کی یہ حالت دیکھ عفرا کو خود پر ضبط کرنا محال لگا۔۔۔آنسو ضبط کرنے کی کوشیش میں لب کپکپا کر رہ گئے۔۔۔۔

مائیں تو بیٹیوں کے سو پردے رکھ لیتی ہیں ماں۔۔۔آپ میرا ایک پردہ نا رکھ سکیں۔۔۔کر دیا نشر مجھے پورے خاندان میں۔۔۔عفرا ابھی ماں کی طرف

بڑھی ہی تھی کے پیچھے سے ابھرتی آواز پر جھٹکے سے پیچھے پلٹی جہاں سرخ چہرے اور سوجے پپوٹوں کے ساتھ نڈھال سی صلہ کھڑی ماں سے مستفسر تھی۔۔۔شکن آلود لباس۔۔۔آنچل ایک کندھے پر جھول رہا تھا اور بال الجھے پڑے تھے

چلی جاو یہاں سے صلہ ماں کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں۔۔۔اس سے پہلے کے صلہ آگے بڑھتی عفرا بھاگ کر اسکے مد مقابل آئی۔۔۔لیکن صلہ نے تو جیسے اسکی کوئی بات سنی ہی نہیں۔۔۔اسکے بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹاتی خود ماں کی جانب بڑھی نگاہیں ہنوز ماں پر موجود تھیں۔۔۔

یہ کام میں نے نہیں تم نے بخوبی کیا ہے۔۔۔پورے خاندان میں اپنا اشتہار لگا کر ہمیں بدنام کر دیا۔۔۔انکار بھیجوانے کے اور بہت سے طریقے ہوتے ہیں لیکن یہ کونسا طریقہ ہے جو تم نے اپنایا۔۔۔ماں غصہ نہیں کر رہی تھیں ۔۔۔وہ نقاہت زدہ آواز میں بے بسی سے گویا ہوئیں۔۔۔ان میں تو اب لڑنے یا غصہ کرنے کی بھی طاقت نا بچی تھی۔۔۔انکی بیٹی نے انہیں بری طرح توڑ دیا تھا۔۔۔وہ اولاد کے ہاتھوں ہار گئی تھیں۔۔۔

تواور کیا کرتی میں ماں۔۔۔آپ ہی بتادیں کہ کیا کرتی۔۔۔کیا آپ نے میرے پاس کوئی اور راستہ چھوڑا تھا۔۔۔اگر میں اسے انکار نا کرتی تو آپ نے میرا اس ٹٹ پونجیے سے نکاح کروادینا تھا۔۔۔وہ ماں کے پاس پائنتی کی جانب بیٹھتی سسک اٹھی۔۔۔میں نہیں رہ سکتی بالاج کے بنا۔۔۔

محبت ہی تو کی ہے نا۔۔۔محبت پر بھلا کس کا اختیار ہے۔۔۔۔اسے میرے لئے جرم کیوں بنایا جارہا ہے۔۔۔میں کفر کیسے کروں دل میں کسی اور کو رکھ کر کسی دوسرے کی سیج کیسے سجاوں۔۔۔اس سے کیوں ناشادی کروں جس سے میں نے محبت کی۔۔۔وہ پشیمانی سے سر جھکائے سسک رہی تھی۔۔۔ماں کی حالت اسکا بھی دل چیر رہی تھی لیکن وہ اپنی محبت سے بھی دستبرداری کا ظرف اپنے اندر نہیں پاتی تھی۔۔۔

شادی محبوب انسان سے نہیں ایک ذمہ دار انسان سے کی جاتی ہے جو زندگی کی آخری سانس تک آپکی ذمہ داری نبھا سکے۔۔۔

محبت چار دن کی چاندنی ہوتی ہے زرا سی حالات کی تپش پڑنے پر بھاپ بن کر اڑ جانے والی۔۔۔نصرت بیگم کسی غیر مری نقطے کو دیکھتیں گویا ہوئیں۔۔۔

سچی محبت ایسی نہیں ہوتی ماں۔۔۔ سچی محبت آخری سانس تک ساتھ نبھاتی ہے۔۔۔

آج کل کے دور میں سچی محبت ہوتی کہاں ہے۔۔۔ محبت صرف وہی سچی ہوتی ہے جو نکاح کے بعد اپنے محرم سے کی جائے۔۔۔ باقی سب دھوکہ ہوتی ہے۔۔۔ دنیا دکھلاوا۔۔۔ محض ایک کشیش جو صرف تب تک ہوتی ہے جب تک اس چیز تک رسائی نا ہو جائے۔۔۔ رسائی ملتے ہی وہ کشش مانند پڑنے لگتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ کشیش وقت اور حالات کی گرد تلے کہیں دب کر رہ جاتی ہے پھر زندگی بھی بوجھ لگنے لگتی ہے۔۔۔

کیوں اتنے خوفناک نقشے کھینچ کر دکھا رہی ہیں مجھے آپ۔۔۔ یہ سب ارینج میرج میں ہوتا ہو گا۔۔۔ لو میرج میں ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ آپ کیوں مجھے۔۔۔ وہ دہل کر ماں کی بات کاٹتی گویا ہوئی جب ایک مرتبہ پھر سے انکی شکست خوردہ آواز گھونجی۔۔۔

میں تمہیں گڑھے میں گرنے سے بچانا چاہتی تھی صلہ اور تم نے مجھے ہی پشیمانی کے گڑھے میں پھینک دیا۔۔۔

مت کہیں ایسا ماں۔۔۔خدارا نا کہیں۔۔۔میرا دل پھٹ جائے گا ماں۔۔۔۔

میں بالاج کے بنا مر جاوں گی۔۔۔مجھ سے میری محبت مت چھینے۔۔۔خدارا

ماں ایسا مت کریں۔۔۔وہ روتے ہوئے ماں کے سامنے ہاتھ جوڑ گئ۔۔۔

نصرت بیگم نے خالی خالی نگاہیں اٹھا کر صلہ کو دیکھا۔۔۔

بیل بجنے کی آواز پر عفرا ان دونوں کو وہیں چھوڑ باہر نکلی۔۔کچھ ہی منٹوں بعد

وہ انہی قدموں پر واپس کمرے میں آئی۔۔۔

امی۔۔۔وہ باہر بالاج بھائی آئے ہیں۔۔۔وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔عفرا

ماں کو متوجہ کرتی گویا ہوئی جبکہ ماں خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

صلہ کا دل دھک دھک کرنے لگا نا جانے ماں اب کیا کرتیں۔۔۔بالاج سے

ملتی بھی یا اسے دھتکار کر گھر سے نکال دیتی۔۔۔

*****

بلاوا اسے اندر۔۔۔وہ ٹھنڈے لہجے میں عفرا سے کہتیں سہارے سے اٹھ کر

بیڈ کراوں سے ٹیک لگا گئ۔۔۔انکے چہرے پر اب سکوت تھا۔۔۔ہر طرح

کے جذبے سے خالی چہرا جسے دیکھ کر کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ انکے اندر

کیا چل رہا ہے۔۔۔

اسلام علیکم چچی جان۔۔۔دفعتاً کمرے میں بھاری مردانہ آواز گھونجی تو صلہ نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں جینز پر سرمئی ڈریس شرٹ پہنے بازو پیچھے کو فولڈ کئے بال اچھے سے سیٹ کئے بالاج خاصا مہذب لگ رہا تھا۔۔۔چہرے پر ہلکی بڑھی شیو اسکو مزید پرکشیش بنا رہی تھی۔۔۔اسکی طرف دیکھتے ہی صلہ کا دل زور سے ڈھرکا۔۔۔کیسے دستبراد ہو سکتی تھی وہ اس شخص سے۔۔۔

ماں نے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔۔۔عفرا نے ایک کرسی لا کر ماں کے پاس رکھی تو وہ وہیں آ کر بیٹھ گیا۔۔

چچی آپ ہمارے میں سب جان چکی ہیں۔۔۔میں آپکے پاوں پڑتا ہوں چچی۔۔۔ہمیں ایک دوسرے سے جدا مت کریں۔۔۔پلیز چچی۔۔۔۔اپنی بیٹی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھما دیں۔۔میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں کبھی اسکی آنکھ میں آنسو نہیں آنے دوں گا۔۔۔بساط بھر دنیا جہاں کی سبھی خوشیاں اسکے قدموں میں لا کر رکھوں گا۔۔۔۔ہر دکھ ہر سکھ میں صلہ کے ساتھ کھڑا رہوں گا لیکن پلیز خدارا آپ دل بڑا کریں پرانی رنجیشوں کو بھول جائیں۔۔۔ہمارے رشتے کو پرانی رنجیشوں اور تلخیوں کی نظر نا کریں۔۔۔پلیز چچی۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ آپ امی کو لے کر کچھ تحفظات کا شکار ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ ہمیشہ مجھے صلہ کی ڈھال بنیں پائیں گی۔۔۔وہ سر جھکائے چچی کے پاوں تھامے رقت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

نصرت بیگم بے تاثر چہرے سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

انکی پائینتی پر بیٹھی صلہ خاموش آنسو بہا رہی تھی وہ کبھی ایک نظر سر جھکائے بیٹھے بالاج پر ڈالتی تو کبھی ایک نظر ماں پر۔۔۔

عفرا ان سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہونٹ کچلتی ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اپنے ماں باپ کو بھیجو کہ باقاعدہ رشتہ لے کر آئیں۔۔وہ کسی غیر مری نقطے کو دیکھتیں بے تاثر لہجے میں گویا ہوئیں۔۔۔

انکی بات سن کر صلہ اور بالاج دونوں نے بیک وقت چہرا اوپر اٹھایا۔۔۔دونوں کے چہرے ہی خوشی سے کھل اٹھے تھے۔۔۔۔

میری اس حوصلہ افزائی کے لئے آپکا بہت بہت شکریہ چچی۔۔۔میں شام میں ہی امی ابا کو بھیجتا ہوں۔۔۔وہ چہکتے لہجے میں کہتا چچی کا ہاتھ تھام کر ہاتھ کا بوسہ لیتا اسی ہاتھ کو بھاری بھاری دونوں آنکھوں سے لگاتا اٹھ کر چلا گیا۔۔۔صلہ بھی اس کے پیچھے ہی باہر نکل گئی۔۔۔

*****

امی نیچے بالاج آیا ہے اور بنا ایک بھی نظر اوپر دیکھے سیدھا چچی کے پورشن میں چلا گیا۔۔۔ناجانے کیا کرنے گیا ہے وہ وہاں۔۔امی میرا تو دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔تانیہ جو کہ مندیر پر ہی کھڑی نیچے دیکھ رہی تھی بالاج کو گھر میں داخل ہوتے اور بجائے اوپر آنے کے سیدھا چچی کے گھر جاتا دیکھ کر بلبلا کر پلٹتی اندر ماں کے پاس آئی۔۔۔بیٹے کی خودسری اور حتمی انداز دیکھ رات سے ناہید بیگم کا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔۔۔بیٹے کا غم انہیں اندر ہی اندر کھا رہا تھا۔۔۔اب بھی وہ آنچل سے اپنا سر زوردارانہ انداز میں باندھے مضمحل سی بستر پر لیٹیں تھیں جب ہانپتی کانپتی تانیہ کو اندر آتا دیکھ دل تھام کر ایک ہی جھٹکے سے اٹھ بیٹھیں۔۔۔سر پر باندھا آنچل ایک ہی جھٹکے میں اتار کر پھینکا۔۔۔ناجانے انکے بدن میں اتنی پھرتی کہاں سے آ گئی تھی۔۔۔۔

اے ثانیہ تو بھی چل نیچے میرے ساتھ آج میں ان جادو گرنی ماں بیٹیوں کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ناہید بیگم دونوں بیٹیوں کو آوازیں لگاتیں بعجلت جوتا پہن رہی تھیں

*****

واہ زبردست بالاج تم نے تو کمال کر دیا۔۔۔مطلب جو ابھی تک میں نہیں کر پائی وہ تم نے کر دیکھایا۔۔۔اسے باہر تک چھوڑنے جاتی صلہ چھک کر گویا ہوئی۔۔۔

چلو شکر کوئی ایک کام تو پار لگا اب میں امی کو شام۔۔۔۔دونوں بات کرتے کرتے لاونج سے باہر نکلے آئے تھے جب اوپر سے امڈتے شور کو سن وہ دونوں ہی گھبرا کر ایک دوسرے کو دیکھتے اوپر کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

شٹ شٹ۔۔۔صلہ تم اندر چچی کے پاس جاو۔۔۔انہیں اپنی جانب متوجہ رکھنا اور لاونج کا دروازہ اچھے سے بند کر لو میں اوہر دیکھتا ہوں ورنہ یہ لوگ سارا بنا بنایا کام بگھار دیں گے۔۔بالاج گھبراہٹ میں کہتا صلہ کو اندر بھیج کر خود بعجلت ایک ایک جست میں دو دو سیڑھیاں پھیلانگتا اوپر چڑھا جہاں اب وہ ماں اور بہنوں کو نیچے آتا دیکھ سکتا تھا۔۔۔

کہاں جا رہی ہیں آپ سب۔۔۔چھت پر چڑھتا ہی وہ پھنکارا۔۔۔

قتل کر دوں گی میں ان جادو گرنی ماں بیٹیوں کو جنہوں نے مجھ سے میرا بیٹا چھین لیا۔۔۔

ناہید بیگم غصے سے کانپنے لگی تھیں۔۔۔کہاں گوارا تھی انہیں اکلوتے بیٹے کی یوں نظر اندازی۔۔۔

آپ نیچے جائیں گی لیکن صرف اور صرف چچی سے میرے لئے رشتہ مانگنے ۔۔۔بالاج سرخ نگاہوں سے ماں کو دیکھتا حتمی انداز میں چبا چبا کر گویا۔۔۔

ارے واہ ماں کیوں مانگنے لگی اسکا رشتہ۔۔۔

اتنے برے دن نہیں آئے ابھی ہمارے کہ ہم دشمنوں کے در پر جائیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ ناہید بیگم کچھ کہتیں دو دونوں ماں کے بولنے سے پہلے ہی بازو چڑھاتیں میدان میں کود پڑیں تھیں۔۔۔بالاج کو انکی یہ ہی عادت زہر لگتی تھی۔۔اکلوتا بیٹا تھا ماں کا۔۔۔انہیں تو کسی نا کسی طرح راضی کر ہی لیتا لیکن یہ دونوں ہر مرتبہ ہر مسلے میں گھس کر اسے بگھار دیتیں تھیں۔۔

بالاج نے ان دونوں سے بحث کرنے کی بجائے غصے میں دونوں کو ہی ایک کلاوے میں بھرتے اندر لاونج میں پھینکا۔۔۔

آہ ماں۔۔۔

ہائے اللہ میں مر گئی۔۔۔

وہ دونوں ہی بے طرح نیچے گریں تھیں ناجانے کہاں کہاں چوٹیں آئیں تھیں تبھی تو بے طرح چلانے لگی تھیں۔۔

ناہید بیگم چیخیں چلاتیں بیٹیوں کے پیچھے اندر کی جانب لپکیں۔۔۔۔۔ارے کیا آندھی چلادی ان ماں بیٹیوں نے ہمارے گھر۔۔۔اللہ کرے کیڑے پڑیں انہیں۔۔۔ناہید بیگم کے واویلے پھر سے شروع ہو چکے تھے۔۔۔وہ ایک قیامت کا منظر تھا جب غصے میں آپے سے باہر ہوتا بالاج کچن سے پیٹرول کی کین اٹھاتا باہر نکلا جو اکثر جرنیٹر میں استعمال کرنے کے لئے وہاں موجود ہوتا تھا۔۔۔

اسے پیٹرول کی کین لئے باہر نکلتا دیکھ تینوں ماں بیٹیوں کی زبان خوف سے تالو سے چپک چکی تھی۔۔۔کرن غالبا گھر نہیں تھی ورنہ ابھی تک انکی مدد کو آ جاتی۔۔

بہت شوق ہے نا آپ سب کو مرنے مارنے کا۔۔۔پہلے مجھے مرتا دیکھ لیں لیکن میں اکیلا نہیں مروں گا۔۔۔مرتے مرتے ان فساد کی جڑوں کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاوں گا۔۔۔۔

بالاج نے محض کہنے پر اکتفا نہیں کیا تھا بلکہ وہ پھنکارتے ہوئے کین کھول کر پٹرول اپنے اوپر چھڑکنے کیساتھ ساتھ بہنوں ہر بھی چھڑک رہا تھا۔۔۔

ایییییی۔۔۔۔نہیییییییں۔۔۔۔خوف سے ان دونوں کی دلخراش چیخوں سے وہاں کے درودیوار لرزنے لگے تھے۔۔۔رہے سہے اوسان انکے تب خطا ہوئے جب بالاج کین وہیں پھینکتا کچن سے ماچس کی ڈبی اٹھالایا۔۔۔

ناہید بیگم تو بیٹے کا یہ روپ دیکھ تھرا کر رہ گئیں۔۔۔۔۔جسکی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔جو کہ شاید اب ہر قام کے انجام کے خوف سے آزاد ہو چکا تھا

نہیں بالاج نہیں۔۔۔بچے میں جاوں گی نیچے نصرت سے رشتہ مانگنے۔۔۔اسے دور۔۔دور کردو۔۔۔۔مجھے منظور ہے۔۔۔میں خود تمہاری شادی صلہ سے کرواوں گی۔۔۔ناہید بیگم کانپتی آواز میں کہتیں سسک اٹھی تھی ورنہ جو تباہی وہ بالاج کی آنکھوں میں دیکھ چکی تھی کچھ بعید نا تھا کہ وہ لمحے میں انکے ہستے بستے گھرانے کو جلا کر راکھ کردیتا۔۔۔

انکی بات سن کر بالاج ماچس اور ہاتھ میں تھامی تیلی وہیں پھینکتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر چلا گیا۔۔۔جبکہ پیچھے ناہید بیگم اپنے کپکپاتے جسم کا بوجھ نا سہارتے

وہیں نیچے ڈھے گئیں۔۔۔امی۔۔۔وہ دونوں بھی بالاج کے وہاں سے جاتے کھسک کر ماں کی جانب لپکیں اور ان سے لپٹتیں ڈھارے مار مار کر رو دیں۔۔۔انکے دل ابھی تک خوف سے کانپ رہے تھے۔۔۔ناہید بیگم خود بے بسی سے رو دیں۔۔۔

جتنا ان ماں بیٹیوں نے ہمیں رلایا ہے قسم خدا کی اگر انہیں خون کے آنسو نا رلایا نا تو کہنا کہ میرا نام بھی ناہید نہیں۔۔۔

اٹھو اپنے باپ کو فون کر کے گھر بلاو شام میں نیچے اپنے دشمنوں کے گھر جانا ہے ہمیں۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرتیں خطرناک عزائم سے کہتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

*****

آپا۔۔۔آپا میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔سر شام ہی نزہت بیگم کو اپنے گھر دیکھ نصرت بیگم کسی بچے کی مانند ان سے لپٹتی ہشیمانی سے رو دیں۔۔۔عفرا وہیں ان دونوں کے پاس موجود تھی جبکہ صلہ نے انہیں محض سلام ہی کیا تھا اور وہاں سے نکل گئی ویسے بھی کچھ دیر تک اسکے سسرال

والے اسکار شتہ مانگنے آرہے تھے وہ ان لوگوں کے لئے کھانے کا انتظام کر رہی تھی۔۔۔

بس نصرت جو اللہ کو منظور تم خود کو ہلکان مت کرو مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں۔۔۔انہوں نے بہن کو ساتھ لگائے دلاسہ دیا تو انکی کافی ڈھارس بندھی۔۔۔

بس آپا میں نے ایک فیصلہ کیا ہے بس آپکی رضامندی چاہیے۔۔۔نصرت بیگم آنسو صاف کرتیں سیدھی ہوئیں۔۔۔عفرا بھی ماں کے حتمی انداز پر انکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

آپا میں اولاد کے ہاتھوں ہار گئی ہوں اس لئے میں نے شام میں ناہید بھابھی لوگوں کو بلوایا ہے اس سے پہلے کہ میری منہ زور اولاد کوئی غلط قدم اٹھائے میں اسے عزت سے رخصت کر دینا چاہتی ہوں۔۔۔

بہت اچھی سوچ ہے نصرت۔۔۔نزہت بیگم نے دل بڑا کرتے انہیں سراہا۔۔۔

لیکن میں نے آپکو اس ہفتے نکاح کا کہا تھا اس لئے میں چاہتی ہوں کہ امان اسی روز یہاں نکاح کے لئے آئے۔۔۔ماں حتمی انداز میں مضبوط لہجے میں کہہ رہی تھیں۔۔

کیا مطلب۔۔۔ماں کی نافہم بات پر نزہت بیگم اور عفرا دونوں چونک کر انکی جانب متوجہ ہوئیں۔۔

مطلب یہ کہ میں اپنی عفرا کو امان کے نکاح میں دینا چاہتی ہوں اور میری آپ سے التجا ہے کہ صلہ نا سہی آپ میری عفرا کو بیٹی بنالیں۔۔۔۔

ایک چھت تھی جو ماں کے لفظوں کی صورت عفرا پر گری تھی وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ساکت تو ماں سے کچھ پوچھنے کے لئے آتی صلہ بھی ماں کی یہ بات سن کر رہ گئی تھی۔۔۔

ارے یہ تو تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا نصرت میرے لئے تو صلہ اور عفرا دونوں ہی ایک جیسی ہیں۔۔۔پھر بھلا مجھے کیا اعتراض ہو گا۔۔۔۔خالہ کی چہکتی آواز سن کر عفرا قدم باقدم پیچھے ہٹتی خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

اپنے کمرے میں آتے ہی وہ بیڈ پر اوندھے منہ گرتی سسک اٹھی۔۔۔

ماں میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔امان بھائی وہ تو بھائی ہیں میرے۔۔۔وہ سسکتے ہوئے خود سے گویا ہوئی

چچ۔۔۔چچ۔۔۔چچ۔۔۔

کیا ہوا خود پر بات آئی تو ساری نصیحتیں بھول گئ۔۔۔دفعتا صلہ اندر داخل ہوتی سینے پر بازو باندھے مضنوعی تاسف سے گویا ہوئی۔۔۔ویسے بھی جب سے ماں نے تائی لوگوں کو گھر پر بلایا تھا تب سے وہ یونہی بات بے بات چہک رہی تھی۔۔۔

آہ۔۔۔بہت افسوس ہوا میرے لیے بچھائے جال میں تم خود پھنس گئ۔۔۔صلہ کے یوں چٹخارا لے کر کہنے پر عفرا نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔دیکھو میں جانتی ہوں امان جیسے ٹٹ پونچھیے کے ساتھ گزارا کرنا بہت دل گردے کا کام ہے اور میں تمہاری بہن ہوں دشمن نہیں اس لئے تمہیں مشورہ دے رہی ہوں کے ابھی کے ابھی جاو اور امی کو ناں بول دو۔۔ورنہ بات بڑھی تو تمہارے لئے ہی مشکل ہو جائے گئ۔۔۔وہ اسکے قریب بستر پر بیٹھتی تاسف سے گویا ہوئی۔۔۔

یہ دیکھو صلہ میرے جڑے ہوئے ہاتھ مجھے کچھ دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔

دل تو پہلے ہی زخمی ہوا پڑا تھا اوپر سے مزید صلہ کی باتیں۔۔۔۔جاو تم جا کر تیاری کرو تمہارے سسرال والے آنے والے ہیں۔۔۔وہ بے مروتی سے کہتی چہرا تکیے میں گھسا گئ۔۔۔

ارے بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں وہ ہاتھ جھارتی کمرے سے نکل گئ۔۔۔۔

****

صلہ کچن کی کھڑکی سے اچک اچک کر لاونج میں دیکھ رہی تھی جہاں اسکے سسرال والے آئے بیٹھے تھے۔۔۔تائی اور تایا کے ساتھ انکی دونوں بڑی بیٹیاں تھیں بچے غالباً گرن کے پاس چھوڑ کر آئے تھے اور یہ بھی اچھا تھا ورنہ گھر نے مچھلی بازار کا سا نقشہ پیش کرنا تھا۔۔۔سبکے منہ سوجھے ہوئے تھے لیکن بھلا صلہ کو اس سے کیا غرض اسکے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ لوگ ایک فارمیلٹی کے تحت یہاں اسکا رشتہ مانگنے پہنچ گئے تھے۔۔۔یہ سب کیسے ممکن ہو پایا تھا یہ سب اسے بالاج پہلے ہی بتا چکا تھا۔۔۔

اسنے ٹرالی سیٹ کی اور سر پر آنچل درست کرتی ٹرالی گھسیٹے ہوئے لاونج میں داخل ہوئی جہاں ماں اور خالہ ان لوگوں کے پاس خاموشی سے بیٹھیں تھیں۔۔عفرا تو تب سے کمرا نشین ہوئی ابھی تک باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔اسنے لاونج میں جاتے سب کو اجتماعی سلام کیا۔۔۔

ناہید بیگم اور انکی دونوں بیٹیوں نے صلہ کے کھلے کھلے سے روپ کو حقارت سے دیکھا۔۔

دیکھو نصرت آج کل کے بچے بہت ایڈوانس ہو گئے ہیں۔۔۔بیٹیاں ہمارے گھروں میں بھی ہیں پر مجال جو آج تک کسی نے منہ بھر کر رشتوں کے حوالے سے کوئی رائے دی ہو۔۔۔جو کہا جہاں کہا انہوں نے حرف آخر سمجھ کر سر جھکا دیا۔۔۔ناہید بیگم نے بات شروع کی تھی۔۔انکی باتیں سن نصرت بیگم کا سر مزید جھک گیا۔۔۔

بحر حال اب جو بھی ہے بچے تو سب خود طے کر ہی چکے ہیں اور یقیناً تم بھی سب جانتی ہی ہو تو ہم صلہ کا رشتہ بالاج کے لئے مانگنے آئے ہیں۔۔۔تائی نے چائے مین بسکٹ ڈبو ڈبو کر کھاتے لٹھ مار انداز میں کہا۔۔۔

صحیح کہا آپ نے بھابھی۔۔۔آپ کی سبھی باتیں بجاہیں اس لئے اس ہفتے سادگی سے نکاح پڑھوا کر صلہ کو لے جائیں۔۔ماں کی شکستہ خور آواز سن کر ان سب نے حیرت زدہ سا سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔

ارے ایسی کیا آندھی آگئی ہے بھلا۔۔۔اتنی جلدی۔۔۔ناہید بیگم تو ویسے ہی بوکھلا گئی تھیں۔۔۔کہاں وہ انکی تزلیل کر کے لٹھ مار انداز میں رشتہ پوچھنا چاہتی تھیں کہ وہ خود ہی رشتے سے انکار کر دیتیں۔۔۔اور کہاں وہ اتنی جلدی نکاح کے لئے کہہ رہی تھی۔۔۔

ٹھیک کہا آپ نے بھابھی جب اولاد منہ زور ہو جائے تو ماں باپ کی نہیں چلتی۔۔خیر آپ لوگ کھانا کھا کر جایئے گا۔۔۔ماں گلوگیر لہجے میں کہتی گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

******

ارے ماں آپ نے رویہ دیکھا تھا چچی کا کیسے لٹھ مار انداز میں بات کر رہی تھیں۔۔وہ سب ابھی ابھی اوپر اپنے پورشن میں آئے تھے جب ثانیہ ماں کے صوفے پر بیٹھتے ہی شروع ہو گئی۔۔۔

تم نے کیا ڈال کر کھانا ہے انکے رویے میں۔۔۔ہر بات میں تم شر کا پہلو نکال ہی لیا کرو۔۔۔ بالاج جو جلے ہیر کی بلی کی مانند اوپر یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا انکے گھر واپس آنے پر بھاگ کر انکی جانب بڑھا ثانیہ کی بات پر خود کو کچھ کہنے سے روک نا سکا۔۔۔

ثانیہ اسے خون خوار نگاہوں سے دیکھتی خاموش ہی رہی ابھی صبح والے واقعہ کی دہشت باقی تھی۔۔۔اسکا بھائی پاگل ہو گیا تھا اور وہ اپنے پاگل پن میں کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

ارے اسکی ماں تو اسے نحوست کی مانند اپنے پلے سے جھاڑ رہی ہے جیسے اسکی حرکتوں سے بہت اکتائی ہوئی ہو۔۔۔ کہتی ہے اگلے ہفتے آکر سادگی سے اسکا نکاح پڑھوا کر لے جانا۔۔۔ناہید بیگم کے ناک سے مکھی اڑا کر کہنے پر بالاج تو اچھل ہی پڑا تھا۔۔۔

کیا واقعی۔۔۔اوہ جیو میری ماں۔۔۔ماں کے ہاتھ تھام کر انہیں اٹھاتا وہ انہیں گول گول گھما چکا تھا۔۔۔

ارے پڑے ہٹ اب کیا میری کوئی ہڈی وڈی ٹورے گا کیا۔۔۔ناہید بیگم نے اس سے اپنے ہاتھ چھڑواتے اسے پیچھے کیا۔۔۔

میں آپکو بتا نہیں سکتا ماں کہ میں کتنا خوش ہوں۔۔۔

اب انہوں نے نکاح سادگی سے کرنے کو کہا ہے تو سادگی سے ہی ہو گا۔۔۔

اتنے کم وقت میں اب بری وری تو تیار ہونے سے رہی۔۔۔تانیہ نے بھائی کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھ تاسف سے کہا البتہ بات کرنے میں ایک لحاظ تھا کیونکہ وہ بھی بھائی کے پاگل پن کا ٹریلر دیکھ چکی تھی۔۔۔

ارے اسکی فکر کرنے کی آپ لوگوں کو ضرورت نہیں وہ سب میں خود صلہ کے ساتھ جا کر اسے شاپنگ کروادوں گا۔۔۔

پیسے کہاں سے آئیں گے۔۔۔بالاج کی اتنی بڑی بات پر تینوں ماں بیٹیوں نے اکھٹے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔یہ تو آبیل مجھے مار والا حساب ہو گیا تھا۔۔

نا جانے اب وہ کتنا کچھ اس جادو گرنی ہر لٹاتا۔۔

وہ بھی آپ کا مسلہ نہیں ہے میں خود ارینج کر لوں گا۔۔۔وہ انہیں سرسری سا کہتا باہر نکل گیا۔۔

دیکھا ماں دیکھا۔۔۔میں نا کہتی تھی کہ اسنے آپکو اپنی پوری تنخواہ نہیں بتائی۔۔۔اسکی تنخواہ زیادہ ہے اور یہ اندر ہی اندر اپنے پاس سیونگ کرتا

ہے۔۔ادھر چاہیے ماں دوائیوں کی کمی کے باعث مر جائے لیکن اس شہنشاہ کے اللے ترلے نہیں ختم ہوتے۔۔۔

اسکے جاتے ہی ثانیہ ماں کے سامنے آتی اندر کی کھولن نکالنے لگی تھی کہ ابھی یہ سب اسکے سامنے نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔

ناہید بیگم کو بیٹا ہاتھوں سے نکلتا محسوس ہو رہا تھا وہ جلد از جلد اس چیز کا کوئی صد باب کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

******

رات تک جب عفرا واپس ماں کے پاس نا آئی تو انہیں بے چینی ہونے لگی تھی۔۔۔صلہ تو شروع سے ہی لاپرواہ تھی لیکن عفرا وہ ماں کے بہت قریب تھی۔۔۔اور جب سے وہ بیمار رہنے لگی تھیں تب سے تو وہ سائے کی مانند انکے ساتھ ساتھ رہتی تھی۔۔۔

اب اتنی دیر تک وہ سامنے نہیں آئی تھی تو ماں کی بے چینی فطری تھی۔۔۔ صبح کے ماں کے فیصلے کے بعد سے وہ کمرے سے نہیں نکلی تھی اسی لئے اب ماں گھٹنوں پر وزن ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔انکا رخ عفرا کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔

کمرے میں عفرا ہنوز تکیے میں منہ گھسائے لیٹی تھی۔۔۔ماں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے پاس جا کر بیٹھیں۔۔۔

ایسے کیوں لیٹی ہے میری بیٹی۔۔۔میں دوپہر سے انتظار کر کر کے اب خود ہی تمہارے پاس آ گئی۔۔۔وہ اسکے پاس ہی بستر پر بیٹھتیں اسکے سر پر ہاتھ پھیرتیں محبت سے گویا ہوئیں تو عفرا نے نم آبدیدہ چہرا اٹھا کر ماں کی جانب دیکھا اور بنا ایک بھی لفظ کہے انکی گود میں چہرا چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

ماں خاموشی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھیں۔۔۔فیصلہ تو سنا دیا تھا اب بیٹی کو بھی تو راضی کرنا تھا۔۔۔

کیا بات ہے عفرا ماں سے شیئر نہیں کرو گی۔۔وہ لہیمی سے گویا ہوئیں۔۔۔

امی آپ نے امان بھائی سے می۔۔۔میرا نکاح۔۔۔ط۔۔۔طے کر دیا۔۔۔امی وہ تو بھائی ہیں میرے۔۔۔بڑے بھائی۔۔۔ہمیشہ سے۔۔پھر آپ ایسا کیسے کر سکتیں ہیں۔۔۔وہ ماں کی گود سے سر اٹھاتی ہچکیوں سے روتی گویا ہوئی۔۔۔

آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھیں۔۔۔چہرے کا حشر ہوا پڑا تھا۔۔۔جسم ہچکولے کھا رہا تھا۔۔۔

ماں کو اس پر جی بھر کر ترس آیا۔۔۔

عفرا بچے کیا تمہیں بھی ماں پر یقین نہیں۔۔۔ماں اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھر تیں بے بسی سے گویا ہوئیں۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے ماں۔۔۔آپ پر تو پوری دنیا سے زیادہ یقین ہے۔۔۔آپکا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر۔۔۔پر۔۔۔۔پر ماں دل نہیں مان رہا۔۔۔وہ ماں کے وہی ہاتھ دونوں ہاتھوں میں تھام کر آنکھوں سے لگاتی شدت سے رو دی۔۔۔

بچے اگر بھروسہ ہے نا تو اعتبار رکھو انشااللہ یہ فیصلہ اللہ تمہارے حق میں بہت بہترین کرے گا۔۔۔امان تمہارے حق میں ایک بہترین شوہر ثابت ہو گا۔۔۔ماں نے اسے خود میں بھینچتے اسکے سر کا بوسہ لیا۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔بس اب رونا بند کرو اور منہ ہاتھ دھو کر آو آ کر کھانا کھاو اور تمہارے انتظار میں میں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔۔۔ماں نے اسکی کمر تھپتھپاتے اسے حوصلہ دیا۔۔۔

ماں کیا کرتی ہیں آپ۔۔۔آپنے کیوں نہیں کھانا کھایا ابھی تک۔۔۔آپکو پتہ تو ہے کہ آپ نے اپنی دوائی بھی کھانی ہوتی ہے۔۔۔وہ غصہ کرتی سیدھی ہو

بیٹھی۔۔۔جلدی آو بچے اللہ نصیب اچھے کرے۔۔۔ماں اسکی فکر مندی دیکھتیں ہلکے سے مسکرادیں۔۔۔

ماں کبھی ایسی دعائیں مجھے تو نہیں دیں۔۔۔ناہی کبھی اتنے پیار سے دلاسہ دیتے مجھے خاموش کروایا میں بھی تو آپکی سگی بیٹی ہی ہوں نا۔۔۔دفعتاً صلہ کمرے میں آتیں ماں سے شکوہ کناں انداز میں کہتی سامنے صوفے پر بیٹھی۔۔۔

اللہ ہر بیٹی کی قسمت اچھی کرے۔۔۔بیٹیوں کے دکھ رب سوہنا کسی دشمن کو بھی نا دیکھائے۔۔اللہ تمہاری قسمت بھی بہت اچھی کرے۔۔۔صبح عفرا کے ساتھ جا کر دونوں اپنے لئے کچھ شاپنگ کر لینا۔۔۔ماں گلوگیر لہجے میں کہتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

امی مجھے صبح بالاج کیساتھ بھی جانا ہے بری کی چیزیں خریدنے تو تب ہی باقی شاپنگ بھی کرلوں گی۔۔آپ عفرا کو کسی اور کیساتھ بھیج دیں۔۔۔عفرا ہونٹ چباتی آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔ماں اسے کچھ پل دیکھ کر گہرا سانس خارج کرتیں باہر نکل گئی وہ کچھ دنوں کی تو مہمان تھی اب کیا اس سے بحث کرتیں۔۔۔

*****

رات میں امان واپس گھر آیا تو خاصا خاموش تھا ماں کو سلام کر کے وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔امان بیٹا کھانا لاوں۔۔۔کچھ دیر تک اسکا انتظار کرنے کے بعد جب وہ نہیں آیا تو ماں خود اسکے پاس کمرے میں آ گئیں جہاں وہ سٹڈی ٹیبل کے سامنے بیٹھا انہماک سے اپنے نئے پلان پر کام کر رہا تھا البتہ لباس تبدیل کر لیا گیا تھا۔۔۔

نہیں ماں بھوک نہیں ہے۔۔۔وہ مصروف سا بنا ماں کی جانب دیکھے گویا ہوا۔۔۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے امان۔۔۔ماں کچھ دیر اسے یونہی کھڑی دیکھتی رہی پھر سوچ کر بولتی اسکے پاس ہی کرسی کھینچ کر بیٹھیں۔۔۔

جی کہیے ماں۔۔اسنے ہاتھ میں تھاما پوائنٹر بند کر کے اپنے سامنے موجود سفید کاغذ پر رکھا اور خود مکمل طور پر ماں کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔صبح کچھ دیر کے لئے وقت نکال کر مجھے شاپنگ پر لے چلنا عفرا کے لئے نکاح کو جوڑا خریدنا ہے اس ہفتے تمہارا اور عفرا کا نکاح ہے۔۔۔

ماں نے آرام سے بات اسکے گوش گزار تے اسے ایک زوردار جھٹکا دیا تھا۔۔۔

کیاااا۔۔۔یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ماں۔۔۔وہ یوں بدکا جیسے بجلی کی ننگی تار کو چھو گیا ہو۔۔۔

وہی جو تم سن رہے ہو۔۔۔ماں ہنوز پر سکون تھی۔۔

نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا ماں۔۔۔وہ شدت سے ماں کی بات کی نفی کرتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔اور خبردار جو صبح کی طرح یہاں سے بھاگے تو۔۔۔حالات سے بھاگنا بھگوڑوں کا کام ہوتا ہے۔۔۔وہ بھی اسکی ماں تھی جانتی تھی کہ یہ تبدیلی اسکے لئے قبول کرنا کس قدر مشکل تھی تبھی تو وہاں وار کیا کہ وہ ماں کی بات سنے بغیر بھاگ بھی نا سکے۔۔۔

میں بھگوڑا نہیں ہوں ماں۔۔۔لیکن مجھے اس گھر میں شادی کرنی ہی نہیں ہے۔۔۔اور عفرا۔۔۔ماں وہ چھوٹی بچی۔۔۔آپ نے سوچ بھی کیسے لیا ماں۔۔۔وہ جھٹپٹا رہا تھا۔۔۔کبھی بالوں پر ہاتھ پھیرتا کبھی لبوں پر زبان پھیرتا وہ خاصا مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

کیاہو گیاہے تمہیں اماں صلہ سے دو سال ہی چھوٹی ہے اور تم اسے چھوٹی بچی یوں کہہ رہے ہو جیسے وہ کوئی فیڈر پیتی بچی ہو۔۔۔وہ بھی بیٹے کے مد مقابل آئیں۔۔۔۔

جو بھی ہو ماں لیکن مجھے وہاں شادی نہیں کرنی۔۔۔چٹختے اعصاب پر قابو پانے کی کوشیش میں وہ خود بھی چیخ ہی تو اٹھا تھا۔۔۔۔

میں نصرت کو زبان دے چکی ہوں امان۔۔۔اب میں پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔۔۔ماں بے بسی سے گویا ہوئیں۔۔۔

ماں کیا آپکی نظروں میں بھی میری کوئی سیلف ریسپیکٹ نہیں۔۔ایک گھر کی بڑی بیٹی جو آپکے بیٹے کو بری طرح ریجیکٹ کر چکی ہے آپ اسی کی چھوٹی بہن سے میری شادی کروا رہی ہیں۔۔کیا آپکو نہیں لگتا کہ ایسا کر کے آپ میری ذات میری عزت نفس کو سب کی نظروں میں ہلکا کروا رہی ہیں۔۔۔اب وہ غصہ نہیں کر رہا تھا وہ ماں سے شکوہ کناں تھا۔۔۔

کیا آپ نے اب عفرا سے پوچھا ہے کہ وہ کیا سوچتی ہے میرے بارے میں۔۔۔

بیٹاایسی بات نہیں ہے عفرا بہت پیاری بچی ہے وہ تو ہمیشہ سے تمہیں آئیڈیل مانتی ہے اور رہی بات صلہ کی تو وہ باغی ہو گئی ہے۔۔۔اسکی وجہ سے تو نصرت کے آنسو خشک نہیں ہو رہے ایسے میں میں بہن کو مزید کیا دکھ دیتی۔۔۔وہ دونوں ہی نم آنکھوں سمیٹ آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔

اور میرے دکھ کا کیا ماں۔۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں اگر میرا اس گھر میں رشتہ ہوا تو آپکی بھانجی کو محبت تو کیا میں عزت بھی نہیں دے پاوں گا شاید۔۔۔اس لئے خدارا آپ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر لیں۔۔۔میں دلی طور پر اس گھر میں شادی کے لئے آمادہ نہیں ہوں۔۔۔وہ بے بسی سے سر ہاتھوں میں تھامتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

نہیں میرا بیٹا ایسا نہیں میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔وہ بھی اسکے پاس ہی بیٹھتیں اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ گئیں۔۔۔

ماں جب سب طے کر ہی چکی ہیں تو پھر کل مجھ سے کوئی شکوہ مت کیجیئے گا۔۔۔میرا خود پر کوئی اختیار نہیں رہا اور شاید میں خود بھی وہ نہیں رہا وہ اجنبی لہجے میں کہتا اٹھ کر کمرے سے ہی چلا گیا جبکہ نزہت بیگم اسکی پشت ہی دیکھتیں رہ گئیں۔۔

******

لاونج میں دیوار گیر ایل ای ڈی چل رہی جہاں پر کوئی ٹاک شو جاری تھا پاس ہی ایک سالہ مغیث کھیل رہا تھا سامنے سیون سیٹر صوفے پر الجھی سی منیبہ بظاہر ایل ای ڈی پر نظریں جمائے سوچ کی وادیوں میں کہیں دور نکلی ہوئی تھی۔۔

دفعتاً نعمان فریش ہو کر کمرے سے نکلا تو منیبہ کو یوں کھوئے ہوئے دیکھ کر مسکراتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی آفس سے آیا تھا۔۔۔

کہاں گم ہیں محترمہ۔۔۔وہ منیبہ کیساتھ ہی صوفے پر دھپ سے بیٹھتا اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلا کر گویا ہوا۔۔۔

منیبہ نے خالی خالی نگاہوں سے شوہر کو دیکھا۔۔۔

ارے کیا ہو گیا بھئی بھائی کی شادی ہے اور بجائے خوش ہونے کے یوں سڑی سی شکل بنا کر بیٹھی ہو۔۔۔نعمان نے شریر سے انداز میں منیبہ کی ناک دبائی تو ٹپ ٹپ کی قطرے آنسوؤں کے اسکے چہرے پر بہتے چلے گئے۔۔۔

ارے ہوا کیا ہے یار کچھ بتاو گی بھی۔۔۔اب کی بار تو نعمان بھی پریشان ہوا اٹھا تھا۔۔۔

نعمان یہ سب کیا ہو گیا۔۔۔بھائی تو صلہ کو پسند کرتے تھے نا پھر یوں اچانک عفرا سے شادی۔۔۔امی بتا رہی تھی کہ بھائی بھی بہت غصہ کر رہے تھے۔۔۔

اسنے نظریں جھکاتے رگڑ کر اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔

کچھ بھی الٹا سیدھا مت سوچو منیبہ۔۔۔بس میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا زندگی میں ہمارے ساتھ جو بھی کچھ ہوتا ہے نا وہ ہمارے لئے اچھا ہی ہوتا ہے۔۔بس حالات اور وقت کے تقاضوں کے تحت ہمیں ایسا محسوس نہیں ہوتا لیکن جیسے جیسے وقت گزرے گا تم خود دیکھو گی کہ یہ فیصلہ امان کے لئے بہتریں ثابت ہو گا۔۔۔کیونکہ ایک فیصلہ ہم لیتے ہیں اور پھر ایک فیصلہ ہمارا اللہ لیتا ہے انگلی سے اوپر کی جانب اشارہ کیا۔۔۔اور بلاشبہ وہ بہتریں پلانر ہے اور اسکے فیصلے بہتریں ہوتے ہیں۔۔۔امان اور عفرا کا جوڑ اس رب کا فیصلہ ہے۔۔اور ایک اچھا انسان وہی ہوتا ہے جو اس رب کے فیصلے کے آگے سر جھکا دے کیونکہ تقدیر سے کوئی نہیں لڑ سکتا ہاں اسے بہتر سے بہتریں بنانے کے لئے تدبیریں کی جا سکتی ہیں کبھی دعاوں کی صورت تو کبھی عمل کے ذریعے۔۔۔ہماری زندگی میں کبھی بھی کچھ بھی غیر متوقع نہیں ہوتا۔۔۔جو

ہوتا ہے وہ پہلے سے ہی مقرر ہوتا ہے بس اگر انسان اس چیز کو سمجھ کر اسے اللہ کی حکمت جان کر اپنانے لگے تو بے سکونی کہیں ہو ہی نا۔۔۔

نعمان نے نرمی سے اسے سمجھاتے اسکے آنسو صاف کئے۔۔۔اگر ایسی بات ہے تو پھر دل کیوں دکھتا ہے۔۔۔درد کیوں ہوتا ہے۔۔۔وہ ہنوز گلوگیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

نعمان ہلکے سے مسکرا دیا۔۔۔عجیب بندی ہو یار تم بھی۔۔۔جب انسان دنیا کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتا ہے نا تو پھر اللہ اسے ہلکا سا جھٹکا لگاتا ہے تھوڑا سا دکھ دے کر ہلکی سی آزمائش بھیج کرتا کے وہ اسکے پاس لوٹ آئے۔۔۔اور یہ حقیقت ہے کہ دکھی دل کے ساتھ انسان اسی رب کے سامنے جھکتا ہے۔۔۔ اسے پکارتا ہے اس سے مدد طلب کرتا اور بلاشبہ سکون بھی اسی کے در پر نصیب ہوتا ہے۔۔۔اور ایسی آزمائش جو آپکا تعلق اپنے رب سے جوڑ دے وہ آزمائش بھی اللہ کی ایک اطاعت ہوتی ہے جو آپکو آپکے رب کے قریب کر دیتی ہے۔۔۔اگر زندگی میں محض خوشحالی ہی ہو تو ہم تو اپنے اصل کی جانب لوٹے ہی نا۔۔۔تم نے سنا نہیں کہ آزمائشیں بھی اللہ کے نیک بندوں پر ہی زیادہ آتی ہیں۔۔۔وہ اپنے ان بندوں کو بار بار خود سے جوڑتا ہے اور یقین مانو وہ

رب کسی انسان کی استطاعت سے بڑھ کر اس پر بوجھ نہیں ڈالتا۔۔۔لیکن انسان فطرتاً خود غرض واقع ہوا ہے جیسے ہی اسکے مسلے حل ہوتے ہیں وہ واپس اس دنیاداری کی بھول بھلیوں میں کھو جاتا ہے اسکی غم اور ریشانی کے دنوں میں کی جانے والی عبادات میں پھر کمی آنے لگتی ہے۔۔۔اور جب وہ رب سے بہت دور ہو جاتا ہے تو پھر اسے اللہ اپنے پاس بلانے کو اسکے پاس کچھ آزمائش بھیجتا ہے۔۔۔یہ ہی دستور کائنات ہے جس سے بددل ہونے دلبرداشتہ ہونے یا ناامید اور مایوس ہونے کی بجائے صرف سمجھنے کی ضرورت ہے اور جس نے اس اصول کو سمجھ لیا اسکے لئے زندگی بہت سہل ہے بہت سہل۔۔۔

ہم مسلمانوں کے پاس نا ایک بہت بڑی طاقت ہے بہت بڑی۔۔۔وہ اب صوفے سے ٹیک لگائے کسی غیر مری نقطے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جسے ہم سب فار گرانٹڈ لیتے ہیں۔۔۔منیبہ ٹھٹھرتے آنسوؤں سمیٹ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایمان کی طاقت۔۔۔توکل کی طاقت۔۔۔ہمارے پاس ہمارا اللہ ہے۔۔کیا یہ کوئی چھوٹی بات ہے۔۔۔اس بات کو زرا دل سے محسوس کر کے دیکھو۔۔۔جیسے کسی کے پاس جن ہو یا کوئی ہوائی طاقت وہ اتراتا ہے کہ وہ دنیا کے کم و

بیش سب کام کر سکتا ہے۔۔۔ہمارے پاس ہمارا رب ہے جو سب کر سکتا ہے۔۔۔جسکے پاس ہر چیز کا حل ہے۔۔۔وہ معجزے کرنا جانتا ہے۔۔۔ جہاں عقل اور سائنس ختم ہو جاتی ہے وہاں ہمارے رب کی حکمت شروع ہوتی ہے تو پھر ضرورت تو صرف مانگنے کی ہے نا۔۔۔قسم اس خدا کی اگر ہم مانگنے کا سلیقہ سیکھ لیں اور یہ بات سیکھ لیں کہ مانگنا ہے تو صرف اسی رب سے اور محض اسی کی ذات ہمیں عطا کر سکتی ہے تو پھر دیکھو کہ کیسے ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔۔۔

سجدے کی توفیق ہر کسی کو نہیں ملتی اور بالخصوص تہجد کے سجدے کی توفیق تو اسکے بہت خاص بندوں کو ہی ملتی ہے۔۔صرف انہیں جنہیں وہ خود منتخب کرتا ہے۔۔۔اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں وہ تہجد کی سعادت بخشتا ہے۔۔۔۔تب اس وقت اسکے حضور سر سجدے میں گرا کر مانگی جانے والی دعا۔۔۔میرا دعوی ہی نہیں ایمان ہے کہ کبھی رد نہیں ہوتی۔۔۔ہاں اسکی قبولیت کا وقت آگے پیچھے ہو سکتا ہے۔۔۔اللہ بہتر لے کر بہترین سے بھی نواز سکتا ہے لیکن وہ دعا قبول ہوتی ہے۔۔۔ضرور قبول ہوتی ہے۔۔۔میری ایک بات چاہے تو کہیں لکھ کر رکھ لو۔۔۔جب کبھی کسی انسان کی زندگی میں

ایسا مقام آئے کیونکہ ایسا مقام کم و بیش ہر انسان کی زندگی میں آتا ہے۔۔۔ حالات مختلف ہو سکتے ہیں واقعات مختلف ہو سکتے ہیں نوعیت بھی مختلف ہو سکتی ہے لیکن کم و بیش یہ مقام ہر انسان کی زندگی میں آتا ہے۔۔۔ کیونکہ ہم انسان ہیں اور دکھ اور سکھ کا ناتا زندگی کی آخری سانس کی ڈور تک ہم سے جڑا رہتا ہے تو ایسا مقام بھی زندگی میں بارہا آتا رہتا ہے۔۔۔ جب انسان خود کو بہت بے بس تصور کرتا ہے۔۔۔ جب وہ ہر طرف سے اندھیرے میں گھرا ہوتا ہے اس انداز میں کہ اسے وہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں سجھائی دیتا۔۔۔ جیسے کسی کی شادی نہیں ہو رہی بارہا کوشیش کے بعد بھی بیٹیاں باپ کی دہلیز پر بیٹھی ہیں انہیں اس مسلے کا کوئی حل دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔ کسی کی صحت دن بادن گرتی جا رہی ہے۔۔۔ وہ صحتیاب نہیں ہو رہا۔۔۔ کسی کو اولاد نا ہونے کا غم کھائے جا رہا ہے۔۔۔ کسی کی محض بیٹیاں ہیں بیٹا نا ہونے پر دنیا اسے جینے نہیں دے رہی۔۔۔ کسی کے اپنے شوہر سے اختلافات اتنے ہیں کہ وہ ذہنی طور پر مفلوج ہو رہی ہیں۔۔۔ کسیکے سسرالی مسائل حل ہونے کا نام نہیں لے رہے۔۔۔ کسی کے گھر میں رزق کی کمی ہے اور وہ روز ایک مشکل وقت میں سفر کر رہا ہے۔۔۔ غرض کی طرح کی صورتحال ہو سکتی

ہیں جس میں انسان بے بس ہو جاتا ہے جب وہ ڈپریشن میں جانے لگتا ہے۔۔۔جب اسے لگتا ہے کہ اسکا کوئی نہیں رہا وہ اکیلا ہے۔۔ لیکن یاد رکھنا ایک ذات تو تب بھی ہے ہمارے پاس۔۔ایک طاقت۔۔۔ایک ایسی طاقت جو ناممکنات کو ممکن کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔۔۔ جس کے لئے آپ کے جو بھی مسائل ہیں وہ اس کے لئے کچھ بھی نہیں سب اسکے ایک کن کا محتاج ہے۔۔۔یاد رکھنا جب انسان بے بسی کی انتہاوں کو چھو جائے کہ وہ خود کو چاروں جانب سے ایک اندھیری کوٹھری میں گرا پائے جس سے نکلنے کا اسکے پاس کوئی راستہ نا ہو تو تب بھی اسکے پاس دو راستے ہوتے ہیں۔۔۔اللہ کبھی بھی کسی انسان پر ہر راستہ بند نہیں کرتا بلکہ وہ ہر انسان کے لئے دو راستے ہمیشہ کھلے رکھتا ہے۔۔۔

نسان چاروں طرف سے اندھیرے میں گھر سکتا ہے لیکن اسکے پاس دو راستے ہوتے ہیں ایک ہے نیچے زمین اور دوسرا اوپر آسمان۔۔۔اسنے باری باری نیچے اور پھر اوپر کی جانب انگلی کی۔۔۔نیچے سجدہ ہے اور اوپر۔۔۔اوپر نیچے کی جانے والی دعائیں جاتی ہیں جو جب اپنا رنگ لاتی ہیں تو پھر اوپر سے رحمتیں اترتی ہیں۔۔۔نور کی بارش ہوتی ہے اور پھر وہی نور قطرہ قطرہ کر کے ہمارے

دل میں سرایت کرتا ہمیں سکون فراہم کرتا ہے اور اسی نور کی بدولت رفتہ رفتہ پھر ہمارے ارد گرد سے وہ اندھیرے ڈپریشن اور مایوسی کی دیواریں چھٹنے لگتیں ہیں۔۔۔

یہ دوراستے تو ہر انسان کے پاس ہمہ وقت ہوتے ہیں بس یہ مانگنے والے کی شدت اور تڑپ پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کتنی جلدی اپنے رب کو راضی کر لیتا ہے۔۔۔اگر کوئی چیز آپکی قسمت میں نہیں بھی ہے تو قسمت لکھنے والا بھی وہی رب ہے اور بلاشبہ اسے بدلنے پر قادر بھی وہی رب ہے۔۔۔اور وہ قسمتیں بدلتا ہے۔۔۔انسان کے پاس ایسی طاقت ہے کہ وہ زمین پر بیٹھے بیٹھے وہاں عرش پر اپنے رب سے اپنی قسمت بدلوا سکتا ہے۔۔۔۔۔اور وہ ہے دعا کی طاقت اپنے رب پر یقین اور توکل کی طاقت۔۔۔اور اللہ تو پھر بڑا پیارا ہے۔۔ سراپا محبت ہے۔۔۔جو اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے وہ آپکے حالوں سے بے خبر نہیں ہوتا بس منتظر ہوتا ہے کہ کب ہم اسکے در پر جا کر اسے شدت سے پکارتے ہیں اس سے اپنا ناطہ پھر سے جوڑتے ہیں۔۔۔۔۔۔

بات کرتے کرتے وہ کہیں بہت آگے نکل گیا تھا صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے اسکی بند آنکھیں نم تھیں اور ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ۔۔۔

نعمان آپ اتنے گہرے ہیں یہ میں نے اپنی دو سالہ شادی شدہ زندگی میں آج جانا۔۔۔منیبہ کی حیران کن آواز پر اسنے مسکراتے ہوئے آنکھیں کھول کر منیبہ کو دیکھا۔۔۔

وقت اور حالات انسان کو سب سمجھا دیتے ہیں امی اور بابا کی ڈیتھ کے بعد تم تصور بھی نہیں کر سکتی کہ میں کس قدر اکیلا ہو گیا تھا۔۔۔تب اگر میرا تعلق میرے رب سے مضبوط نا ہوتا تو شاید میں پاگل ہو جاتا۔۔۔خیر چھوڑو ان باتوں کو اٹھو اور تیار ہو جاو ہم شادی کے لئے شاپنگ پر جا رہے ہیں۔۔۔وہ خود کو کمپوز کرتا اسکا چہرا تھپتھپا کر اٹھ گیا کہ وہ اپنی ذات کے اس پہلو پر کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔

******

موسم خاصا گرم تھا کہ کمروں میں چلتے پنکھوں کی ہوا کے باوجود تپش کا احساس تھا۔۔۔ایسے میں وہاں ارد گرد ہر جانب رنگ برنگے آنچل جیولری اور میک آپ کا سامان بکھرا تھا۔۔۔

تیار تو تم دونوں ایسے ہو رہی ہو جیسے بڑی خوش ہو اس شادی سے اور بڑے چاو سے بھابھی بیاہنے جا رہی ہو۔۔۔ادھر بے چاری مشل کا رو رو کر برا حال مجھ سے تو سچی اسکی حالت دیکھی نہیں جا رہی۔۔۔ثانیہ نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کو کپڑے پہناتے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے۔۔ناہید بیگم کاسنی کلر کے شلوار سوٹ میں سر پر آنچل جمائے پھولے منہ سمیت سنگل صوفے پر براجمان تھی جبکہ ثانیہ اور کرن زرق برق ملبوسات میں ملبوس آنچل سے بے نیار آئینے کے سامنے کھڑی چہرے پر طبع آزمائی کر رہی تھیں۔۔۔جنہیں دیکھ دیکھ ثانیہ کو غصہ آ رہا تھا۔۔۔

اچھا جی۔۔۔اب بھائی تو اللہ کی کرنی یہ جیبیں بھر بھر کر لٹا کر آیا ہے کل اپنی ہونے والی بیوی پر۔۔۔دیکھا میں نے کل انہیں شاپنگ سے واپسی پر اندر جاتے ہوئے شاپر اٹھائے نہیں جا رہے تھے دونوں سے۔۔۔نا جانے کیا کیا خرید کر دیا ہے اسے ہمیں تو جھوٹے منہ پوچھنا تو دور دیکھنا تک گوارا نہیں

کیا۔۔۔قسمت اس جادو گرنی کی۔۔۔ہمیں تو ایسے رن مرید شوہر نہ ملے نا ہمیں یوں مردوں کو اپنے پیچھے لگانے کے گن آئے۔۔۔اب کیا ہم زرا سج سنور بھی نہیں سکتے۔۔۔شکل تو اپنی ہی ہے نا اس سے بھلا کیسا بیڑ۔۔۔ہم تو تیار ہونگے۔۔۔ہم کسی سے کم ہیں کیا۔۔۔اپنا غصہ اور جلن کسی اور طریقے سے بھی نکالی جاسکتی ہے۔۔۔تانیہ مسکارا لگاتا ہاتھ روک کر اسکی جانب گھومی اور منی بسور کر بات کر کے پھر سے آئینے کی جانب گھومتی مسکارا لگانے لگی۔۔

اور نہیں تو کیا زرا جلدی کر لو آگر بھائی تیار ہو کر آگے نا تو انہوں نے ہمیں تیار ہونے کا موقع بھی نہیں دینا اور اگر زیادہ دیر کی تو کچھ بعید نہیں کہ ہمیں یہیں چھوڑ جائیں۔۔۔۔

کرن بھی جلدی سے بالوں میں برش پھیرتی بعجلت جیولری پہنتی گویا ہوئی جبکہ ناہید بیگم ان سب سے بے نیاز ہنوز کسی غیر مری نقطے کو دیکھتیں کسی سوچ میں غرق تھیں۔۔

*****

ارے ماشااللہ میرا بھائی تو لاکھوں میں ایک لگ رہا ہے۔۔۔ڈیپ ریڈ کلر کی دیدہ زیب پاوں کو چھوتی میکسی میں سر پر حجاب کئے گود میں مغیث کو اٹھائے منیبہ مسکرا کر کہتی امان کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔وہ آف وائٹ کلر کی شیر وانی میں ملبوس آئینے کے سامنے کھڑا تھا منیبہ کو کمرے میں آتا دیکھ اسکی جانب گھوما۔۔۔مغیث اور امان کی شیر وانی ایک جیسی تھی جو نعمان بلخصوص خود پسند کر کے لایا ہے۔۔۔اور امان کو اس شیر وانی کو پہننے کے لئے نعمان نے کیسے راضی کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا یا اسکا خدا۔۔۔

امان نے پھیکا سا مسکراتے مغیث کو منیبہ کی گود سے اٹھایا اور بنا بات کئے باہر نکل گیا جبکہ اسے دیکھتی منیبہ گہرا سانس خارج کر کے رہ گئی۔۔۔ابھی شاید اسے نارمل ہونے میں اور یہ سب قبول کرنے میں کچھ وقت لگنا تھا۔۔۔

****

یہ ایک چھوٹا سا میرج ہال تھا جو انکے گھر سے قریب ہی تھا اور وہیں پر آج صلہ اور عفرا کے نکاح کی چھوٹی سی تقریب طے پائی تھی۔۔۔نصرت بیگم محلے کے بچوں کو قرآن پاک پڑھاتی تھیں۔۔محلے کے کم و بیش سبھی بچوں نے انہی سے قرآن پاک پڑھا تھا اس لئے انکے تعلقات تقریباً سبھی سے بہت

اچھے تھے یہ ہی وجہ تھی کہ آج انکی بیٹیوں کی شادی کے موقع پر ہر شخص ہی کام میں پیش پیش تھا۔۔۔وہ چکن کے آف وائٹ قمیض شلوار میں آنچل سر پر جمائے ہر جانب گھومتیں سبھی تیاریاں دیکھ رہی تھیں۔۔۔ کبھی بیٹھنے کا انتظام دیکھتیں تو کبھی کیٹرنگ پر معمور لڑکے سے جا کر ساری ارینجمنٹس کا کنفرم کرتیں۔۔۔بیٹا تو تھا نہیں۔۔۔اور امان جو بیٹوں سے بڑھ کر تھا وہ خود آج بارات لے کر آنے والا تھا تو سب انہیں خود ہی دیکھنا پڑ رہا تھا۔۔۔

خالہ۔۔۔صلہ باجی اور عفرا باجی آ گئیں ہیں۔۔۔دفعتا محلے کی ایک بچی نے انہیں صلہ اور عفرا کی آمد کی اطلاع دی تو وہ بڑا ئیڈل روم کی جانب بڑھیں۔۔۔

وہ دونوں پارلر گئی ہوئیں تھیں۔۔۔

آ گئی تم دونوں۔۔۔نصرت بیگم بولتیں ہوئیں کمرے میں داخل ہوئیں لیکن ان دونوں کو یوں دلہن کے روپ میں دیکھ کر ٹھٹھک کر رکیں۔۔۔ان دونوں پر ہی دلہناپے کا ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔۔۔دونوں کے نکاح کے جوڑے انکے سسرال سے آئے تھے۔۔۔بس فرق یہ تھا کہ صلہ چہکتے ہوئے

موبائل پر سیلفیز بنا رہی تھی۔۔۔جبکہ عفرا مضمحل سی ہونٹ چباتی سر جھکائے ہاتھ مسل رہی تھی۔۔۔

انہیں دیکھ نصرت بیگم کی آنکھیں نم ہوا ٹھیں۔۔۔انہوں نے آگے بڑھ کر دونوں کے سروں پر ہاتھ رکھتے انکے ماتھوں کا بوسہ لیا۔۔۔

دفعتاً باہر سے بارات آنے کا شور اٹھا تو وہ خود کو مضبوط کرتیں باہر کی جانب بڑھیں۔۔۔

دونوں باراتوں میں مختصر سے گھریلو لوگ ہی تھی۔۔۔دونوں براتیں آگے پیچھے ہی آئی تھیں۔۔۔کچھ ہی دیر میں نکاح خوان نے دونوں جوڑیوں کے نکاح پڑھوائے تو ہر جانب مبارک سلامت کی آوازیں گھونجنے لگیں۔۔۔

بالاج کی ساری فیملی پورے فنکشن میں کھنچی کھنچی سی تھی۔۔۔نکاح کے بعد کھانے کا دور چلا اور اسکے بعد دونوں کی رخصتی طے پائی۔۔۔۔وقت رخصت صلہ تو ٹھیک تھی لیکن عفراماں کے گلے لگ کر یوں ٹوٹ کر روئی کے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔

****

صلہ کو چونکہ واپس اسی گھر کی چھت پر موجود تایا کے گھر ہی جانا تھا اسی لئے کچھ ہی دیر میں وہ لوگ گھر واپس پہنچ چکے تھے۔۔۔گھر آتے ہی ناہید بیگم کے ساتھ ساتھ تینوں بیٹیاں بھی منظر سے غائب ہو تیں ماں کے کمرے میں پہنچ چکی تھیں۔۔۔مہمان پہلے ہی کوئی نا بلایا گیا تھا۔۔۔

دلہن کے لباس میں پور پور سجی صلہ کا گھر کے اندر استقبال کرنے کو دروازے پر اس وقت کوئی موجود نا تھا۔۔۔اسنے استفہامیہ نظروں نے چہرا اٹھاتے ساتھ کھڑے اپنے ہمسفر کو دیکھا اور اسکے یوں دیکھنے پر بالاج شرمندگی سے نگاہیں چرا گیا۔۔۔ماں بہنوں کی اس حرکت پر غصہ تو اسے بھی بہت آیا تھا لیکن آج اس خوشی کے موقع پر وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ایک زمانے سے لڑ کر تو اسنے اپنی محبت کو پایا تھا اور اب وہ اتنے انتظار کے بعد آئے اس دن کو تباہ نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اسنے ہلکا سا مسکراتے اپنا ہاتھ صلہ کی جانب بڑھایا۔۔۔صلہ نے بھی اداسی سے مسکراتے اپنا مرمریں ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔جب اسکا شوہر اسکے ساتھ تھا تو پھر بھلا اسے کسی کی پرواہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

بالاج اسکا ہاتھ تھامے اسے اپنے کمرے میں لایا۔۔۔

واو بالاج یہ ساری سجاوٹ تم نے کروائی۔۔۔وہ مسمرائزسی منہ پر ہاتھ رکھے کمرے کے وسط میں کھڑی چاروں جانب گھوم کر کمرے کی سجاوٹ دیکھ رہی تھی۔۔۔

تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ جو آج کل گھر کے حالات ہیں کوئی اور یہ سجاوٹ کرواتا۔۔۔وہ اسکے کان کے پاس جھکتا سرگوشانہ گویا ہوا۔۔

اسکی بات سن کر بے ساختہ صلہ کا قہقہ برآمد ہوا۔۔۔

ہستی رہا کرو اچھی لگتی ہو۔۔بالاج نے اسے مسکرا کر دیکھتے انگلی کی پور سے اسکی ناک کو چھوا۔۔۔

تم ایک منٹ بیٹھو میں ابھی آیا۔۔۔بالاج نے اسے کندھوں سے تھامتے بیڈ پر بیٹھایا اور خود واپس پلٹا جب صلہ نے بعجلت اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔وہ واپس اس کی جانب پلٹا۔۔۔کہاں جا رہے ہو تم مجھے یوں اکیلا چھوڑ کر۔۔۔وہ لمحوں میں پریشان ہوا ٹھی تھی۔۔۔

صلہ گھر والوں کے رویے کے لئے میں تم سے ایکسکیوز کرتا ہوں یار لیکن شاید ان سب کو یہ حقیقت قبول کرنے میں کچھ وقت لگے۔۔۔خیر میں بس ابھی آیا تم فکر مت کرو اور زرا ریلیکس ہو کر بیٹھو۔۔۔بالاج نے اسکا چہرا تھپتھپاتے

اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑایا اور کمرے سے باہر نکل آیا اب اسکا رخ ماں کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔

*****

گھر کے سامنے آکر گاڑی رکی تو منیبہ نے دوسری طرف سے جاتے گاڑی کا دروازہ کھولا اور سہارے سے عفرا کا لہنگا سمیٹتے اسے باہر نکالا۔۔۔۔وہ بھی کسی خوفزدہ ہرنی کی مانند منیبہ کی بازو جھکڑے اسی کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔ دفعتاً نزہت بیگم نے اسکے اندر بڑھنے سے پہلے کئی ایک نوٹ اسکے اور امان کے سر پر سے وارے۔۔۔۔امان نا جانے کس ضبط سے ابھی تک وہاں کھڑا تھا۔۔۔ جیسے ہی عفرا کو اندر لیجایا گیا وہ وہیں سے الٹے قدموں باہر نکل گیا۔۔۔۔

عفرا کو لا کر امان کے کمرے میں بیٹھایا تو منیبہ نے اسکے چہرے سے گھونگٹ اٹھا دیا۔۔۔

ماشااللہ۔۔۔اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔منیبہ نے آگے بڑھتے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

اللہ۔۔۔عفرا تمہیں تو بخار ہو رہا ہے۔۔۔اپنا شک دور کرنے کو منیبہ نے اسکا ماتھا پھر سے چھوا جو ہنوز گرم تھا۔۔

آپی میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔عفرا نے بے بسی سے کہتے منیبہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں جھکڑا۔۔۔

ارے گڑیا فکر مت کرو میں ابھی تمہارے لئے ٹھنڈا جوس اور ٹیبلٹ لاتی ہوں۔۔۔وہ اسکا چہرا تھپتھپاتی باہر بھاگی۔۔کچھ ہی دیر میں وہ ماں کے ساتھ جوس اور دوائی لئے اندر داخل ہوئی۔۔۔

ارے عفرا بیٹے کیا ہوا۔۔۔خالہ نے آگے بڑھتے اسکا ماتھا چیک کیا۔۔۔

منیبہ نے اسے دوائی کھلا کر جوس پلایا تو خالہ نے اسکے پیچھے تکیے درست کرتے اسکی ٹیک لگوائی۔۔۔

عفرا بیٹا ہر قسم کی سوچ کو جھٹک کر کچھ دیر آرام کرو۔۔۔کچھ بھی فضول مت سوچنا۔۔۔خالہ نے اسکے پاس بیٹھتے آہستہ آہستہ اسکے بازوؤں سے جیولری اتارتے اسے جیوری کے بوجھ سے آزاد کرنا شروع کیا۔۔

منیبہ نے بھی اسکے آنچل کی پنیں کھول کر اسے آرام دہ سوٹ نکال کر تھمایا۔۔ان دونوں کی محبت دیکھ کر وہ آبدیدہ ہو رہی تھی لیکن جس کے ساتھ نتھی ہو کر وہ یہاں آئی تھی اسکا کوئی اتا پتہ تک نا تھا۔۔۔

لان کا ہلکا پھلکا سا سوٹ پہن کر دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ وہ واپس کمرے میں آئی تو وہ ان دونوں کو پہلے سے بھی زیادہ مضمحل لگی۔۔۔

خالہ نے اسے بستر پر لٹاتے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنی شروع کی تو جلد ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔۔وہ دونوں اسکے سونے کے بعد اٹھ کر کمرے سے باہر نکلیں۔۔۔

مجھے اس لڑکے سے ایسی توقع نہیں تھی۔۔۔کم از کم میری تربیت کی تو لاج رکھ لیتا۔۔۔دیکھو بچی نے کتنا صدمہ لیا ہے اسکی اس حرکت کا۔۔۔کون بھلا ایک دن کی دلہن سے ایسا رویہ رکھتا ہے۔۔۔کمرے سے باہر نکلتے ہی نزہت بیگم پھٹ پڑیں تھیں۔۔۔

ماں آپ ٹینشن مت لیں۔۔۔بھائی کو بھی سمجھنے کی کوشیش کریں پلیز۔۔میں جانتی ہوں اس سب میں عفرا کا کوئی قصور نہیں۔۔۔قصور تو ہم میں سے کسی کا بھی نہیں ہے۔۔۔قصور شاید ان حالات کا ہے جو آج کل چل رہے

ہیں۔۔۔ مگر آپ بھائی سے ناراض مت ہوں انہیں تھوڑی سپیس دیں۔۔۔ یہ تو آپ بھی جانتی ہیں نا کہ وہ ایسے نہیں۔۔۔ کچھ وقت دیں انہیں آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں گے وہ۔۔۔ منیبہ نے ماں کو تخت پر بیٹھاتے انہیں پانی پلایا۔۔۔

تمہاری ساری باتیں چلو مان بھی لوں تو اس وقت وہ ہے کہاں۔۔۔ انہیں اب بیٹے کی فکر ستانے لگی تھی۔۔۔ جو بھی تھا۔۔۔ تھا تو ماں کا دل۔۔۔ غلط تو انکے بیٹے کیساتھ بھی ہوا تھا۔۔۔

میں نعمان کو فون کرتی ہوں کہ وہ پتہ کریں۔۔۔ وہ ماں سے کہتی اپنا موبائل اٹھا کر صحن میں نکل آئی۔۔

****

ناہید بیگم سامنے پلنگ پر سر باندھے بیٹھیں تھیں۔۔۔ انکے ساتھ ہی ثانیہ آڑے ترچھے انداز میں لیٹی تھی۔۔۔ کرن سامنے صوفے پر بیٹھی اپنی جیولری اتار اتار کر سامنے پڑے میز پر رکھ رہی تھی۔۔۔ ساتھ ہی ثانیہ بھی اپنی دو سالہ بیٹی کو گود میں لئے منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔ اسکے بڑے دونوں بیٹے باہر لاونج میں ٹی وی دیکھ رہے تھے البتہ تایا اور ان دونوں کے شوہر وہاں

نہیں تھے۔۔۔ان سب میں موضوع گفتگو صلہ اور اسکی شادی کا فنگشن ہی تھا۔۔۔

جوڑا دیکھا تھا ماں آپ نے صلہ کا دیکھنے سے ہی کتنا مہنگا لگ رہا تھا یہ آپکے بیٹے نے دلایا ہے اور ویسے پوچھ کر دیکھ لو اس سے زیادہ بھوکھا بندہ کوئی نہیں ہوگا۔۔۔بندہ پوچھے اب پیسے کے بارشیں کہاں سے ہو رہی ہیں کیا کوئی لاٹری نکل آئی ہے۔۔۔یہ تجزیہ پیش کرنے والی ثانیہ تھی جسکا غصہ تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اور نہیں تو کیا یہ تو پکا۔۔۔تانیہ کی زبان بھی کوئی گل افشانی کرنے والی تھی جب دروازے سے نمودار ہوتے بھائی کو دیکھتے وہ بروقت خاموش ہوئی۔۔۔

بالاج کو وہاں کھڑا دیکھ وہ سب اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

یہ کیا حرکت کی آپ سب نے ماں۔۔۔وہاں پہلے دن کی دلہن کا استقبال کرنے کو کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔۔ایسا بھلا کون کرتا ہے۔۔۔اگر شادی کرواہی دی ہے تو موقع اور وقت تو سمبھالیں۔۔۔۔وہ دبے دبے غصے میں ان سے مستفسر تھا۔۔

بس بیٹا جو ہم کر چکے وہ ہماری سکت سے زیادہ ہے۔۔۔۔اس سے زیادہ کی تم ہم سے کوئی توقع مت رکھو۔۔۔بوڑھی جان ہوں۔۔۔اتنی سی دیر وہاں رک کر ہڈیاں دکھنے لگی ہیں۔۔۔اوپر سے نا جانے کھانا کیسا تھا شادی کا جب سے کھایا ہے سر درد کیساتھ ساتھ چکر بھی آنے لگے ہیں۔۔وہ ناک سے مکھی اڑاتے تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھیں۔۔۔

بالاج ان کو تاسف سے دیکھتا رہا حتی کہ وہ یہ تک نا کہہ سکا کہ کمی کھانے میں نہیں تھی بلکہ آپکو اپنے پیٹ کا حساب رکھتے ہاتھ روک کر کھانا چاہیے تھا۔۔۔ اور نہیں تو کیا نا جانے کس دل سے شادی کا کھانا کھلایا تھا تب سے ہی بلال کے پیٹ میں بھی درد ہو رہا ہے۔۔۔اور تم اب ہم سے اپنی بیوی کی جی حضوریوں کی توقعات مت رکھنا۔۔اب کی بار اپنا حصہ ڈالنے والی ثانیہ تھی جسے غالباً الہام ہوا تھا کہ اسکے شوہر کے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔۔وہ خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا کہ واقعی آج کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔۔

کرِن اٹھو تم اٹھ کر اپنی بھابھی سے پوچھ کر آؤ کہ اسے کچھ چاہیے تو نہیں۔۔۔

بالاج ان دونوں کو نظر انداز کرتا چھوٹی بہن سے گویا ہوا۔۔۔

سوری بھیا۔۔۔آج کے فنکشن میں میں بہت تھک گئی ہوں اور ویسے بھی یہ کام آپ مجھ سے زیادہ بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔۔۔وہ اپنے پاوں جوتوں کی قید سے آزاد کرتی صوفے پر رکھ کر انہیں دبانے لگی۔۔۔

بالاج شاید بھول گیا تھا کہ وہ بھی اسکی باقی بہنوں جیسی ہی بہن ہے۔۔۔وہ تاسف سے ان سب کو دیکھتا بھاری دل کیساتھ کمرے سے باہر نکلا۔۔۔اب اسکا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا جہاں اسکی نو بیاہتہ بیوی اسکی منتظر تھی۔۔۔۔

*****

وہ واپس اپنے کمرے میں آیا تو اسکا موڈ خاصا آف تھا۔۔۔ماں بہنوں کی باتوں نے خوشی کے سارے رنگ پھیکے کر دیئے تھے۔۔۔لیکن کمرے میں داخل ہوتے ہی بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی جھنجھلائی سی صلہ کو دیکھ کر اسکے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ کھل اٹھی۔۔۔

اوہ شکر اللہ کا تم آگے ورنہ مجھے لگا تھا پتہ نہیں تمہارا کتنا انتظار کرنا پڑے گا۔۔۔وہاج کو دیکھتے ہی وہ گہرا سانس خارج کرتی تشکرانہ گویا ہوئی۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اسکے پاس جا کر بیٹھا جسکے خوبصورت چہرے سے اسکی نگاہیں ہٹ ہی نہیں رہی تھیں مگر وہاں واضح تھکن کے آثار تھے۔۔۔۔

تھک گئی ہو۔۔وہ اسکے پاس ہی نیم دراز ہوتا کہنی بیڈ پر ٹکا کر ہاتھ پر چہرا رکھتا گویا ہوا۔۔

ظاہر سی بات ہے دو من کی جیولری اور لباس پہن کر سٹیچو کی طرح اتنی دیر تک بیٹھے رہنے سے کون نہیں تھکتا۔۔۔آنکھیں مٹکاتی وہ جھنجھلائی۔۔

اچھا کچھ چاہیے تمہیں۔۔۔اسکا احساس کر کے وہ فوراً سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔اب کسی اور نے تو نہیں پوچھا تھا وہ خود تو پوچھ ہی سکتا تھا ویسے بھی اس لڑکی کی اسکے نام کے حوالے سے اس گھر میں پہلی رات تھی تو خیال رکھنا اسکا فرض بنتا تھا۔۔۔

ہاں نا۔۔چائے پینی ہے اور ساتھ میں پین کلر بھی۔۔۔سر بہت درد کر رہا ہے۔۔۔وہ بیچارگی سے گویا ہوئی۔۔

اچھا دو منٹ انتظار کرو میں لاتا ہوں۔۔۔

وہ اسکے یوں کہنے پر مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

چائے تم بناو گئے۔۔۔اسکے یوں اٹھنے ہر صلہ جھٹکے سے ٹیک چھوڑ کر سیدھی ہوئی۔۔۔

ظاہر سی بات ہے تمہارے لئے یہ خدمات میں ہی انجام دوں گا نا۔۔۔وہ مبہم سا مسکرایا۔۔۔

میں بھی ساتھ چلوں۔۔۔وہ اسکے اس وقت کچن میں جا کر کام کرنے کے احساس سے بولی۔۔۔

کیا بات کرتی ہو یار اب اتنے برے دن آ گئے کیا میرے جو میں چند گھنٹوں کی دلہن سے کام کرواوں گا۔۔۔ویسے بھی محترمہ میں اتنی بھی بری چائے نہیں بناتا۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچھا چلو دیکھ لیتے ہیں لیکن خیر میری منہ دکھائی دیتے جانا یہ نا ہو کہ تم محض چائے پر ہی ٹرخا دو۔۔۔وہ ہونٹ کا کونا دابے شریر سے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

اللہ۔۔۔اللہ۔۔۔۔اتنی بے اعتباری۔۔۔وہ قہقہ لگا کر محظوظ ہوتا وارڈروب کی جانب بڑھا۔۔۔کچھ ہی پلوں بعد وہ واپس پلٹتا ہاتھ میں ایک ڈبی تھامے اسکے روبرو جا کر بیٹھا۔۔۔۔

دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی کی خدمت میں ایک ادنی سا تحفہ۔۔۔اسنے مسکرا کر کہتے ڈبی کھول کر اندر سے ایک نفیس سا وائٹ گولڈ کا بریسلیٹ نکال کر صلہ کی مرمریں بازو کی زینت بنایا۔۔۔

وہ کھلکھلا کر ہس دی

*****

مائے گاڈ۔۔۔۔

کم از کم آج کے روز میں تمہاری اس گھر میں موجودگی کی توقع نہیں کر سکتا تھا۔۔۔نعمان منیبہ کا فون سن کر کمرے سے باہر نکلا تو لاونج کے سیون سیٹر صوفہ پر امان کو لیٹا پا کر حیرت سے مستفسر ہوا۔۔۔وہ صوفے پر جوتوں سمیت پاوں کی قینچی بنائے آنکھوں پر بازو رکھے چت لیٹا تھا۔۔۔

دیکھو امان۔۔۔نعمان کچھ سوچتا ہوا اسکی جانب بڑھا۔۔۔میں اس وقت کسی قسم کا کوئی لیکچر یا نصیحت سننے کے موڈ میں نہیں ہوں تو براہ کرم اپنی انرجی ضائع مت کرنا۔۔۔

وہ ہنوز بازو آنکھوں پر رکھے اکتاہٹ آمیز انداز میں گویا ہوا۔۔

اس سب میں اس بیچاری کا کیا قصور جو تمہارے نام پر تمہارے گھر بلکہ تمہارے کمرے میں اس وقت تمہاری منتظر ہے۔۔۔نعمان ہونٹوں ہر زبان پھیرتا سامنے موجود سنگل صوفے پر بیٹھا۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم کہ یہاں سے بھی دفعہ ہو جاوں۔۔۔تو پھر سیدھا سیدھا بولو نا بات گھما پھرا کر کیوں کر رہے ہو۔۔۔وہ لمحوں میں آگ بگولہ ہوتا اٹھ بیٹھا۔۔یہ اسکی شخصیت کا خاصا نہیں تھا لیکن پتہ نہیں کیوں وہ اسقدر ہائپر ہو رہا تھا۔۔۔جیسے اپنے رویے سے خود بھی ناخوش ہو۔۔۔

ریلیکس۔۔۔اتنا ہائپر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔لو ٹھنڈا پانی پیو۔۔۔اور یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہو کہ میری بات کا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔نعمان چند پل اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا پھر اٹھ کر فریج سے ٹھنڈا پانی لا کر اسکے سامنے میز پر رکھا۔۔۔

امان ایک گہرا سانس خارج کرتا سر ہاتھوں میں تھام گیا۔۔۔

مجھے کچھ وقت کے لئے تنہائی چاہیے پلیز۔۔۔اسکے لہجے میں بے بسی پنہاں تھی۔۔

ٹھیک ہے پھر تم اندر جا کر آرام کرو۔۔۔۔۔نعمان کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ خاموشی سے اٹھ کر اندر چلا گیا جبکہ نعمان وہیں صوفے پر بیٹھ کر منیبہ کا نمبر ملانے لگا آخر انہیں بھی تو انفارم کرنا تھا جو امان کی غیر موجودگی کے باعث پریشانی سے گھل رہی تھیں۔۔۔

لاونج کی خاموش فضا میں محض نعمان کے نمبر ڈائل کرنے کی آواز گھونج رہی تھی۔۔۔

*****

آج ان سب کے دلوں پر وار ہوئے تھے۔۔۔آرمانوں کا قتل ہوا تھا۔۔۔تو نیند کسے آنی تھی بھلا وہ تینوں ماں کے پاس ہی انہی کے کمرے میں موجود جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کے ساتھ ساتھ مسلسل اس مسلے سے نبٹنے کے لئے لائحہ عمل بنا رہی تھیں۔۔۔۔یہ تو طے تھا کہ وہ اس صلہ کو ہمیشہ کے لئے اپنے سر پر سوار نہیں رکھیں گئیں۔۔۔۔وہ کب کا اس صلہ نامی بلا سے پیچھا چھڑوا چکے ہوتے آگر انکا اپنا خون محترم بالاج صاحب انکے ہاتھ میں ہوتے۔۔۔لیکن ابھی سب سے بڑی رکاوٹ بھی تو وہی تھا۔۔۔نا بیٹے کو چھوڑ

سکتے تھے نا اسکے ساتھ ساتھ صلہ نامی بلا کو اپنا سکتے تھے۔۔۔صلہ انکے لئے ایک ایسی ہدی تھی جسے نا نگلا جا سکتا تھا نا اگلا جا سکتا تھا۔۔۔

وہ تینوں ماں کے پاس بیٹھیں ماں کو صلہ سے نبٹنے کا ایک سے بڑھ کر ایک مشورہ دیتیں پھر خود ہی ان میں سے ایک بالاج کی بدولت اسکے نقصانات گنواتے اسے رد کر دیتیں۔۔۔ پچھلے کئی گھنٹوں سے وہاں یہ ہی کام جاری و ساری تھا۔۔۔کہ دفعتاً پیاس کے احساس کے تحت تانیہ اٹھ کر کچن میں گئی۔۔۔ لیکن کچن میں قدم رکھتے ہی اسے ٹھٹھک کر رکنا پڑا جہاں چولہے کے پاس کھڑا بالاج کچھ گنگناتے ہوئے ٹرے میں موجود دو کپوں میں چائے چھان کر انڈیل رہا تھا۔۔۔

چچ چچ۔۔۔پہلے دن ہی بیوی کی غلامیاں۔۔۔آگے آنے والی زندگی کے لئے تم پر ترس ہی کھایا جا سکتا ہے۔۔۔تانیہ تاسف سے کہتی فریج سے پانی کی بوتل نکالنے لگی۔۔۔۔ بہنیں تم لوگوں جیسی ہوں تو یہ غلامیاں کرنی پڑتی ہیں۔۔۔۔ بالاج نے ٹھنڈے انداز میں کہتے ہوم ڈیلیوری پر منگوایا پزا اٹھا کر ٹرے میں رکھا۔۔۔

ہائے ایک سلائس دے دو اسکا۔۔۔پزا دیکھتی ثانیہ فریج بند کر کے اسکی طرف مڑی۔۔۔

چلو بھاگو ندیدی کہیں کی۔۔۔کبھی زندگی میں جیسے پزا نہیں دیکھا بھوکی نے۔۔۔بالاج اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ پر ایک زوردار چیت رسید کرتا ٹرے اٹھائے کچن سے نکل گیا۔۔۔وہ غصے سے کھولتی تن فن کرتی ماں کے کمرے میں پہنچی اور ڈھار سے دروازہ بند کیا۔۔۔

اے ہائے کیا مصیبت پڑ گئی تمہیں یوں اتنی زور سے دروازہ بند کرتے ہیں بھلا۔۔۔ناہید بیگم دہل کر سینے پر ہاتھ رکھتیں اس پر چڑھ ڈوری۔۔۔ثانیہ اور کرن نے بھی خونخوار نگاہوں سے اسکے لال بھبھوکا چہرے کو دیکھا جو بری طرح انکی کسی بات میں مخل ہوئی تھی۔۔۔ماں میں کہے دے رہی ہوں اس جادو گرنی کی اولاد کا جلد کوئی بندوبست کر دیں ورنہ مرور جائے گی میرے ہاتھوں سے۔۔۔۔

وہ پاؤں پٹختی ماں کی جانب بڑھی۔۔۔

ہوا کیا ہے۔۔کرن کو اسکے تیور خاصے بگڑے لگے۔۔۔وہ رن مرید رات کے اس پہر بیوی کے لئے چائے بنا رہا تھا۔۔۔پزا منگوایا ہے ساتھ لارج سائز

کا محترمہ کے لئے۔۔۔میں نے ایک پیس کیا مانگا مجھے سو باتیں سنا کر گیا ہے۔۔۔وہ دھپ سے ماں کے پاس بیٹھتی آنسو بہانے لگی۔۔۔

ماں کھینچ کر رکھنا اس صلہ کو۔۔۔ابھی سے یہ حالات ہیں تو کل کو تو یہ سر پر چڑھ کر ناچے گی۔۔۔ثانیہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھتی گویا ہوئی۔۔۔

اور نہیں تو کیا۔۔۔وہ آج ہی اس گھر کی مالکن بن رہی ہے کل کو تو اسے اس گھر میں ہمارا وجود بھی کھٹکنے لگے گا۔۔۔بھائی تو پہلے ہی ہمارا نہیں رہا اب یہ مائیکے میں ہمارا آنا جانا بھی بند کر دے گی۔۔۔ثانیہ اب چھکو پھکو رونے لگی تھی۔۔۔

نہیں ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔خاموش ہو جاو تم ابھی تمہاری ماں زندہ ہے۔۔۔اس جادو گرنی کی اولاد کو تگنی کا ناچ نا نچوایا نا تو کہنا تم۔۔۔

ناہید بیگم نے بیٹی کو کھینچ کر خود میں بھینچا۔۔۔انکے لہجے میں مستقبل کے اندیشے بول رہے تھے۔۔۔

میرا ایک ہی تو بیٹا ہے۔۔۔ہمارے بڑھاپے کا سہارا۔۔۔وہ بھی اس لٹنی کو لے اڑنے دوں۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔

آپا بتا رہی تھی کسی نئے عالم کا۔۔۔وقت نکال کر جاتی ہوں اسکے پاس۔۔۔ اسکا دماغ جو خراب ہوا پڑا ہے اس بے غیرت لڑکی پر۔۔۔۔۔دماغ سے اسکا بھوت اتر واتی ہوں۔۔۔وہ کسی غیر مری نقطے کو دیکھتیں گویا ہوئیں۔۔۔انکی بات سے ان تینوں کی کچھ ڈھارس بندھی۔۔۔

یہ ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ ماں۔۔وہ تینوں ہی جوش سی سیدھی ہو بیٹھی۔۔۔ کمرے کی فضا میں پراسراریت سی سرائیت کرنے لگی تھی۔۔۔

*****

اسکی آنکھ کھلی تو نظر سیدھی چھت سے ٹکرائی۔۔۔کچھ پل لگے تھے اسکے حواس بحال ہونے میں۔۔۔سر بھاری بھاری سا ہو رہا تھا۔۔۔لیکن سبھی حالات وواقعات یاد آتے ہی عفرا نے گھبرا کر کمرے میں ارد گرد دیکھا۔۔۔ کمرا ہنوز خالی تھا۔۔۔مطلب کہ وہ شخص رات بھر کمرے میں نہیں آیا تھا۔۔۔اسنے کرب سے آنکھیں میچیں۔۔۔دو آنسو پلکوں کی سرحد عبور کر کے لیکر کی صورت بہتے کنپٹیوں میں جذب ہو گئے۔۔۔دل میں درد کی ایک لہر سی اٹھی تھی۔۔۔

اگر یہ تبدیلی قبول کرنا امان کے مشکل تھا تو اسکے لئے تو اس تبدیلی کو قبول کرنا امان سے بھی زیادہ مشکل تھا۔۔۔

ناجانے وہ کس دل سے ایک بھرم قائم کئے ہوئے تھی۔۔۔کیا وہ یہ بھرم قائم نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔اس دن کے ہر لڑکی کی طرح اسنے بھی بہت سے خواب سجائے تھے لیکن یہ دن اسکی زندگی میں اس انداز میں آئے گا اسنے سوچا بھی نا تھا۔۔۔دل مسلسل کرلا رہا تھا آنکھ آنسو بہا رہی تھی مگر وہ اپنا دل کھول کر کسے دکھاتی وہ تماشا بننے سے ڈرتی تھی۔۔۔وہ موضوع گفتگو بننے سے ڈرتی تھی۔۔۔

اسے اپنی عزت نفس عزیز تھی۔۔۔وہ کسی کو خود پر ہنسنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔وہ اپنے گھر کی بات گھر کی چار دیواری سے باہر نہیں نکلنے دینا چاہتی تھی۔۔۔بہت زیادہ کانشیس اور حساس ہونا بھی بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔۔وہ بھی ایسی ہی تکلیف سے گزر رہی تھی۔۔۔وہ ایسی ہی تھی اپنے سبھی راز دل میں دفن کر لینے والی۔۔سب سے بڑھ کر وہ ماں پر اپنی ازواجی زندگی کی الجھنیں آشکار نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسکی وجہ سے اسکی ماں کو کوئی دکھ پہنچتا۔۔۔یا ماں کی تکلیف کا باعث اسکی ذات بنتی اس سے پہلے وہ

مرنا پسند کرتی۔۔۔ایک ہی ماں کے بطن سے جنم لی دونوں بہنوں کی سوچ اور فطرت اسقدر متضاد تھی۔۔۔۔دل کا درد حد سے سوا ہونے لگا تو وہ اٹھ بیٹھی۔۔۔اٹھ کر دیوار پر موجود کلاک پر وقت دیکھا۔۔۔فجر کا وقت تیزی سے گزر رہا تھا اسکے بدن میں جیسے بجلی سی بھر گئ۔۔بعجلت پاوں میں جوتا اڑس کر واش روم کی جانب بڑھی محض کچھ ہی منٹوں میں وہ وضو کے پانی سے تر چہرا لئے باہر نکلی اور آنچل سر پر لپیٹ کر جائے نماز ڈھونڈنے لگی۔۔۔ یہ گھر اسکے مکین اور اس گھر کی ایک ایک چیز اسکے لئے نئ نہیں تھی۔۔۔وہ بارہا اس گھر میں آچکی تھی۔۔۔کئ مرتبہ خالہ کی مدد کی غرض سے اس کمرے کی صفائی بھی کر چکی تھی لیکن نہیں جانتی تھی کہ یہ ہی کمرا اسکی مستقل رہائش گاہ بننے والا ہے۔۔۔

جائے نماز بچھا کر اسنے نماز کی نیت باندھی اور نہایت خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے کے بعد وہ وہیں سر سجدے میں جھکائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔دل زخمی زخمی ہوا پڑا تھا تو دل کا درد بیان کرنے کو تردد نہیں کرنا پر رہا تھا۔۔۔آنسو آنکھوں میں اور الفاظ منہ سے خود بخود نکل رہے تھے۔۔۔

اے مشکل کشا میری مشکل حل کر دے۔۔۔میرے مالک میرے لئے بہتریں راہیں استوار کر دے۔۔۔بلاشبہ تیرے سوا یہ کرنے کی سکت اور طاقت کوئی نہیں رکھتا۔۔۔میرے اللہ میرا پردہ رکھ لینا مجھے دنیا کے لئے تماشا مت بننے دینا۔۔۔ سسکتے ہوئے اسکی دعا محض انہی الفاظ کے گرد گھوم رہی تھی۔۔۔سسک سسک کر اسکے آنسو ٹھٹھرنے لگے تھے۔۔۔اپنے مسلے اس اللہ کی بارگاہ میں رکھ کر دل ہلکا ہونے لگا تھا بے چین و بے قرار دل کو سکون نصیب ہوا تو آنکھیں خود بخود بھاری ہو کر بند ہونے لگیں۔۔دعا مانگتے مانگتے وہ وہیں سجدے میں سر جھکائے سکون کی گہری وادیوں میں سرائیت کرتی گئ۔۔۔سکون اور نیند کا غلبہ اسقدر حملہ آور ہوا کہ وہ وہیں دعا مانگتے سو گئ۔۔۔کافی دیر بعد اسکی آنکھ کھلی تو زبان سے وہی الفاظ ادا ہو رہے تھے۔۔۔اسنے سیدھے ہونا چاہا تو انکشاف ہوا کہ سارا بدن ایک ہی پوزیشن میں رہنے سے سن ہونے لگا تھا۔۔۔کچھ وقت لگا اسے آہستہ آہستہ اٹھنے میں۔۔۔کچھ دیر بعد وہ جائے نماز سلیقے سے تہہ کر کے فریش ہو کر باہر نکلی اور سر پر آنچل جماتی کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آئی۔۔۔یہ گھر اسکے لئے نیا نہیں تھا بدلا تو محض رشتہ تھا۔۔۔اور جس سے یہ نیا رشتہ بندھا تھا اسکا تو کچھ اتا

پتہ ہی نہیں تھا تو پھر بھلا جھجھک کیسی۔۔۔وہ بلا جھجھک باہر نکلی جہاں صبح کی سرگرمیاں شروع ہو گئی تھیں۔۔۔خالہ اور منیبہ کی آوازیں کچن سے آرہی تھیں وہ بھی کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

****

یہ ایک خوبصورت چمکدار اور روشن صبح تھی۔۔۔۔ایسے میں بالائی منزل کے ایک کونے پر واقع کچن میں جھانکو تو بالاج ہاف سلیوٹی شرٹ اور ٹراوزر میں ملبوس کاونٹر ٹاپ کے سامنے کھڑا اپنے ارد گرد مختلف طرح کے چھوٹے بڑے برتن بکھرائے پاس پڑے پیکٹس سے مختلف طرح کی ناشتے کی اشیاء نکال کر برتنوں میں ڈال رہا تھا کہ دفعتاً دور سے ہی اسے کچن میں یہ سب کرتا دیکھ ثانیہ کچن میں آئی۔۔۔

لاودو میں کرتی ہوں یہ سب تم کمرے میں چلو میں لے کر آتی ہوں۔۔۔اسنے آگے بڑھتے بالاج کے ہاتھ سے پلیٹ تھامی اور خود پیکٹ سے کوکیز نکال کر اس میں رکھنے لگی۔۔۔۔

بالاج نے چہرا ترچھا کئے آنکھیں چندھی کر کے اسے دیکھا۔۔۔

خیریت۔۔۔اس عنایت کی وجہ۔۔۔

اب ایسی بھی بات نہیں کہ تین تین بیٹوں کے ہوتے ہوئے تم دن رات کچن میں گھسے رہو۔۔۔رات تو فنگشن کی وجہ سے تھک گئے تھے اس لئے۔۔۔لیکن خیر تم بھی کبھی تعصب کا چشمہ اتار کر دیکھ لیا کرو خیر اب ہم بہنیں اتنی بھی بری نہیں۔۔۔وہ ایک کے بعد دوسرے برتن میں کھانا نکال رہی تھی۔۔۔بالاج خاموشی سے سینے ہر بازو باندھے کھڑا اس کا یا پلٹ کی وجہ تلاش کر رہا تھا۔۔۔

جاو بھی اب۔۔۔لا رہی ہوں ناشتہ۔۔۔اب اتنی بھی بے اعتباری مت دکھاو۔۔۔

وہ اسے ہنوز ایسے ہی کھڑا دیکھ جھنجھلائی۔۔۔

دراصل یہ کا یا پلٹ ہضم نہیں ہو رہی اسنے خفیف سا کان کھجاتے ثانیہ کو دیکھا۔۔۔لیکن خیر جلدی آنا۔۔۔پر اسکی گھوری کو دیکھتا مصلحت کے تحت فورا کچن سے نکل گیا۔۔۔اگلے کچھ ہی منٹوں میں وہ ساری چیزیں دو بڑی ٹرے میں رکھ چکی تھی۔۔۔ٹرے کا جائزہ لیتی اسنے باہر سے کرن کو آواز لگائی۔۔۔

کیا ہے ثانیہ آپی اب یہ ناشتہ آپکے ساتھ میں اندر لے کر جاوں۔۔۔کیا یہ آپ نہیں تھی جنہوں نے رات بالاج بھائی سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہم سے نہیں ہوتیں انکی بیوی کی جی حضوریاں۔۔۔ثانیہ کے کہنے ہر وہ ٹھیک ٹھاک تپ اٹھتی پاوں پٹخ کر سینے پر ہاتھ باندھتی تیز لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

ہاں پتہ ہے میں نے ہی کہا تھا مگر اب جو کہہ رہی ہوں وہی کرو میرے ساتھ یہ دوسری ٹرے اٹھا کر اندر چلو کیونکہ میں دونوں ٹرے ایک ساتھ نہیں اٹھا سکتی۔۔۔ ثانیہ اسکے قریب ہوتی آنکھیں نکال کر سرگوشانہ غرائی۔۔۔ کرن کو اسکے دوغلے رویے پر جی بھر کر تپ چڑھی۔۔۔

مرتے کیا نا کرتے کے مصداق اسنے ٹرے اٹھائی۔۔۔ایسے سڑی شکل بنا کر نہیں چہرے پر زرا مسکراہٹ لاو۔۔۔ کچن سے باہر نکلتے ثانیہ نے اسے کہنی مارتے شرگوشی کی۔۔۔ وہ بہن کو گھورتی چہرے پر مضنوعی مسکراہٹ لائی۔۔۔ماں کے کمرے میں کھڑی ثانیہ نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھتے اشارے سے استفسار کیا جسکے جواب میں کرن نے بے بسی ولا علمی کے ملے جلے تاثرات سمیٹ نا سمجھی سے کندھے اچکاتے آنکھ سے ثانیہ کی جانب اشارہ کیا جبکہ ثانیہ اسے ہاتھ سے حوصلہ رکھنے کا اشارہ کرتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

اسلام علیکم صلہ کیسی ہو۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی ثانیہ دوستانہ انداز میں کہتی آگے بڑھی اور ٹرے جا کر بیڈ کے وسط میں رکھ دی۔۔۔ کرن نے بھی اسکی تائید کی۔۔ بالاج جو بیڈ پر نیم دراز موبائل پر انگلیاں چلا رہا تھا فوراً سے سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔ جبکہ آئینے کے سامنے لان کے پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس میک آپ سے مبرا چہرا لئے

کھڑی صلہ اپنے نم بال سلجھا رہی تھی ان دونوں کو کمرے میں آتا دیکھ مسکرا کر پلٹی۔۔۔واعلیکم اسلام آپی۔۔۔

ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔آجاو ناشتہ کرو۔۔۔ثانیہ نے اسکے قریب جاتے اسکی تھوڑی پکڑ کر کہا۔۔۔

تم دونوں سکون سے ناشتہ کرو ہم چلتے ہیں۔۔۔صلہ کے بیڈ پر بیٹھتے ہی وہ کرن کو اشارا کرتی باہر نکل گئ جبکہ کرن بھی اسکے رویے کو سمجھنے کی کوشیش کرتی اسکے پیچھے پیچھے ہولی۔۔۔۔

*****

اسلام علیکم خالہ۔۔۔اسلام علیکم آپی۔۔۔عفرا کچن میں داخل ہوتی خوشگوار انداز میں گویا ہوئی۔۔۔ارے عفرا بیٹے تم اٹھ گئ۔۔۔اب کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔خالہ محبت سے کہتیں اسکی جانب بڑھی اور اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کیا۔۔۔شکر ہے خدا کا بخار تو اترا۔۔۔

امی آپ عفرا کو لے کر باہر چلیں میں بس ابھی ناشتہ لے کر آتی ہوں۔۔۔منیبہ مسکرا کر کہتی برتن سیٹ کر کے رکھتی چائے کو جوش آنے پر چائے کپوں میں انڈیلنے لگی۔۔۔

ماں عفرا کو بازو کے حصار میں لئے اپنے کمرے میں ہی آ گئ۔۔۔ کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔انہوں نے محبت سے عفرا کو اپنے ساتھ بیڈ ہر بیٹھایا۔۔۔

بیٹا اس نالائق نے کل رات جو کیا اسکی وجہ سے میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔۔

نہیں خالہ۔۔۔پلیز زززز۔۔۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔خالہ کی بات پر وہ جو اپنے دھیاں سر جھکائے خاموش بیٹھی تھی ٹرپ کر سر اٹھاتی انہیں ٹوک گئ۔۔۔

دفعتاً منیبہ بھی ناشتے کی ٹرے تھامے وہیں آ گئ۔۔۔ناشتہ بیڈ کے وسط میں رکھا اور خود بھی وہیں آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئ۔۔۔۔ عفرا بچے یہ تم بھی جانتی ہو کہ امان ایسا نہیں۔۔۔بہت سلجھا ہوا اور رشتوں کا احترام کرنے والا بچہ ہے۔۔۔۔ لیکن ابھی شاید حالات و واقعات کی بدولت وہ خود بھی بہت الجھا ہوا ہے۔۔۔میں خود اسکے کان کھینچوں گی۔۔۔ مجھ پر بھروسہ رکھنا بیٹا تم میری بہو نہیں بیٹی ہو مجھے کسی طور منیبہ سے کم نہیں ہو۔۔۔۔میں اسے تمہارے ساتھ زرا سی بھی زیادتی نہیں کرنے دوں گی۔۔۔

اسے جلد اپنی کوتاہی کا احساس ہو گا اور وہ نادم ہو کر پلٹے گا میں جانتی ہوں اپنے بیٹے کو بس تم اسکی طرف سے اپنا دل کھٹا مت کرنا۔۔۔وہ محبت سے اسے اپنے حصار میں لئے سمجھا رہی تھیں۔۔۔ جبکہ عفرا بھرپور کوشیش سے ابل ابل باہر آنے کو بے تاب آنسوؤں پر بند باندھے ہوئے تھی۔۔۔

خالہ۔۔۔انکار ویہ جیسا بھی ہے۔۔جس بھی وجہ سے ہے اور وہ اس فیز سے نکلنے میں جتنی بھی دیر لگائیں وہ سب ایک طرف لیکن میری آپ سے محض ایک ہی التجا ہے کہ یہاں اس گھر میں کل رات سے اب تک جو بھی ہوا یا آگے مستقبل میں جو بھی ہو پلیز خدارا وہ اس گھر کی چار دیواری سے باہر نا جائے۔۔۔اور۔۔۔اور امی کو تو ان سب معاملات کی بھنک بھی نا پڑے خالہ۔۔۔وہ پہلے ہی بیمار ہیں وہ ان سب کی بہت ٹینشن لے لیں گی۔۔۔میں انہیں اپنی جانب سے دکھی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔میں نہیں چاہتی کہ انہیں لگے کے انہوں نے میرے بارے میں کوئی غلط فیصلہ لے لیا۔۔۔یا وہ کچھ غلط سوچیں۔۔۔خالہ میری ماں نے بابا کی وفات کے بعد بہت دکھ دیکھے ہیں بہت کچھ تنہا جھیلا ہے ہماری پرورش کی خاطر۔۔۔ہمیں زمانے کی ہر سرد و گرم سے بچایا۔۔۔ہر جگہ وہ ہماری ڈھال بنی ہیں۔۔۔لیکن اب انہیں میری طرف سے کوئی دکھ نہیں ملنا چاہیے۔۔۔سدا وقت ایک سا نہیں رہتا۔۔۔آج دکھ ہے تو کل سکھ بھی آئے گا لیکن میری ذات سے وابسطہ دکھ میری ماں تک نہیں پہنچنے چاہیے۔۔سر جھکائے وہ دقت سے گویا ہوتی آخر میں سسک اٹھی تھی۔۔۔کب سے ضبط کئے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔اپنی ماں کے لئے اسکا اسقدر حساس ہونا ان دونوں کے دل چیر گیا۔۔۔

بالکل ایسا ہی ہو گا بیٹا۔۔۔تم بالکل فکر مت کرو۔۔۔کل سے اب تک وہ نالائق میرے سامنے نہیں آیا آجائے تو لمحوں میں اسکے سارے کس بل نکال دوں گی۔۔۔اسے اپنا رویہ بدلنا ہو گا میں اسے تمہیں دکھ دینے نہیں دوں گی۔۔۔اور اگر خدانخواسطہ اسنے اپنی روش نہیں بدلی تو میں بھول جاوں گی کہ وہ میرا بیٹا ہے۔۔۔میں اپنی بیٹی کیساتھ کھڑی ہو نگی۔۔۔چلو شاباش سب سے پہلے ناشتہ کرو۔۔۔خالہ نے اسکا حوصلہ بندھاتے اسکی توجہ ناشتے کی جانب مبذول کروائی۔۔۔منیبہ نے بعجلت ناشتہ اسکے سامنے رکھا تو وہ بھی خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی لیکن ذہن میں مسلسل ماں کی فکر ہی چل رہی تھی۔۔

****

یہ سب کیا تھا۔۔۔اور کس خوشی میں تم دونوں اس مہارانی کے کمرے میں ناشتے کی ٹرے سجا کر لے کر گئی۔۔۔ثانیہ اور کرن بالاج کے کمرے سے نکل کر ماں کے کمرے میں آئیں تو آتے ہی دروازے میں انکی منتظر کھڑی ثانیہ نے کمر پر دونوں ہاتھ رکھتے انہیں آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔

اف۔۔ہو۔۔۔۔صبر کرو زرا دو منٹ۔۔۔ثانیہ اسے ہاتھ سے اشارہ کرتی انہیں قدموں پر کمرے سے باہر نکلی اور کچھ ہی دیر میں واپس کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

اسکے ہاتھ میں ایک بڑی ٹرے تھی جس میں مختلف اقسام کی ناشتے کی اشیا موجود تھیں۔۔۔تانیہ اور کرن منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔

کیا سمجھے۔۔۔وہ ایک بھنورا چکا کر ان سے پوچھتی آگے بڑھی اور ٹرے صوفے کے سامنے موجود میز پر رکھی۔۔۔

یہ کیا۔۔۔تانیہ میز کے پاس آتی کمر پر ہاتھ رکھے ٹرے کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

حلوہ پوری نان چنے۔۔۔پائے۔۔نہاری۔۔۔اور اسنیکس۔۔۔یہ بھلا ناشتے کی کیا سینس ہوئی۔۔۔تانیہ الجھی سی صوفے پر بیٹھی۔۔کہ دفعتاً ناہید بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔

آیئے ماں ناشتہ کریں۔۔۔بیٹا تو آپکا پاگل ہو ہی چکا ہے اس جادو گرنی کے پیچھے۔۔۔

اسکے ناشتے کے لئے پوری بارات کا سامان اٹھالایا۔۔۔اور اتنی مقدار میں کہ انہیں ناشتہ دینے کے بعد بھی اتنا کچھ بچ گیا۔۔۔وہ ماں پر ایک نظر ڈال کر تاسف سے کہتی خود نان توڑ کر کھانے لگی۔۔۔اور سینس کی تو پوچھو مت۔۔۔پاگل کو جو کچھ ملا ناشتے میں اٹھالایا ورنہ اتنی سب چیزوں کے ساتھ کوکیز ناشتے میں کون کھاتا ہے بھلا۔۔۔

اب تم دونوں کو سمجھ آیا کہ میں کچن میں کیوں گی تھی۔۔۔نوالہ منہ میں ڈالتے اسنے رغبت سے دونوں بہنوں کو کھانا کھاتے دیکھ پوچھا۔۔۔

اگر ناجاتی تو اسنے بچا ہوا ناشتہ باہر فقیر کو دے دینا تھا مگر ہمیں دیکھنے تک کو نا دیتا اتنا ہی وہ انا پرست ہے۔۔۔اب باقی سب تو ٹھیک مگر بھلا کھانے سے کیسی ناراضگی۔۔۔

ویسے مجھے پتہ کیا لگتا ہے امی۔۔۔یہ لڑکا صلہ کے پیچھے پاگل ہونے کیساتھ ساتھ کنگلا بھی ہو کر رہے گا۔۔۔

پتہ نہیں کونسا کارون کا خزانہ ہاتھ لگا ہے اسکے جو دونوں ہاتھوں سے اس پر لٹا رہا ہے۔۔۔زبان کیساتھ ساتھ کھانے کے لئے ثانیہ کے ہاتھ اور منہ بھی خوب چل رہا تھا۔۔اسکے برعکس تانیہ اور کرن خاموشی سے کھانے سے انصاف کر رہی تھیں۔۔۔جبکہ ناہید بیگم بیڈ کراون سے ٹیک لگائے غائب دماغی سے اسکی باتیں سنتیں کسی غیر مری نقطے کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔

****

ہال کا انتظام خاصا خوبصورت کیا گیا تھا۔۔۔چھت سے رنگ برنگے برقی قمقمے لٹک رہے تھے جنکا واضح عکس نیچے ماربل لگے فرش پر دکھائی دے رہا۔۔۔یہ وہی ہال تھا جہاں صلہ اور عفرا کی بارات آئی تھی۔۔۔آج اسی ہال میں دونوں کے ولیمے کا فنکشن تھا۔۔۔ایک ہی جگہ پر دو الگ الگ سٹیج بنائے گئے۔۔

ماں ویسے پتہ تو کرو کہیں کوئی ڈکیتی وکیتی تو نہیں کر ڈالی تیرے بیٹے نے جو اسکے یہ اللے تللے ہی پورے نہیں ہو رہے۔۔وہ یہ سب کر کہاں سے رہا ہے۔۔۔آپکے یا ابا کی طرف سے تو اسے کوئی سپورٹ نہیں پھر۔۔۔ سٹیج کے سامنے لگی گول میز کے گرد کرسیوں پر براجمان تانیہ نے سامنے سٹیج پر نگاہیں مرکوز کئے ماں کی جانب جھک کر سرگوشی کی۔۔۔پتہ نہیں کب سے ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر پیسے بچا رہا ہو گا۔۔۔اسکا تھوڑی نا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔۔۔پکا ماں اسکی سیلری کہیں زیادہ ہے اس سیلری سے جو اسنے گھر بتا رکھی ہے۔۔۔ثانیہ بھی وہاں کے ارینجمنٹس دیکھتی اپنی قیاس آرائی پیش کرنے لگی۔۔۔ سٹیج پر لائٹ گرے کلر کی دیدہ زیب میکسی میں ماہر بیوٹیشن کے ہاتھوں ہوئے میک آپ اور سلور جیولری میں صلہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔بالاج کے ساتھ بیٹھے وہ ہستے ہوئے کوئی بات کر رہی تھی جسے انکے بالکل سامنے موجود ٹیبل پر بیٹھے لوگوں کو دیکھنا محال ہو رہا تھا۔۔۔

اسی سٹیج کے ساتھ بنے دوسرے سٹیج پر عفرا پیچ کلر کی میکسی میں ملبوس بے تابانہ شدت سے اپنے ہمسفر کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔وہ وہاں سٹیج پر تنہا بیٹھی تھی اور پچھلے آدھے گھنٹے سے بے چینی سے امان کی منتظر تھی جسکا کہیں کوئی اتہ پتہ ہی نا تھا۔۔۔ وہ ہر ممکن کوشیش کئے اپنے چہرے کے تاثرات کو قابو کئے ہوئے تھی۔۔۔ورنہ

دل اندر سے سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔۔۔کہ اگر وہ نا آیا تو۔۔۔وہ لوگوں میں تماشا نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔ماں ابھی تک ہال میں نہیں آئی تھی اور وہ شدت سے دعا گو تھی کے ماں کے آنے سے پہلے امان آجائے۔۔۔بس کسی طرح ماں کے سامنے اسکا بھرم قائم رہ جائے۔۔۔خالہ تو کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔ البتہ منیبہ ہر کچھ دیر بعد اسکے پاس چکر لگاتی اسے حوصلہ دے جاتی کہ بس امان پہنچ ہی رہا ہے۔۔۔وہ خود بھی مہمانوں سے ملنے اور انہیں رسیو کرنے میں الجھی ہوئی تھی لیکن عفرا کو تو اب منیبہ کی تسلیاں بھی کھوکھلی محسوس ہونے لگی تھیں۔۔۔

اسکا دل چاہا کہ وہیں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔۔۔

*****

آیا نہیں امان ابھی تک۔۔۔نزہت بیگم بیٹی کو ہال کے ایک نسبتاً خاموش گوشے میں لیجا کر غرائیں۔۔۔انکا اس وقت غصے سے برا حال تھا۔۔۔ہال میں تقریباً سبھی مہمان پہنچ چکے تھے اور محترم کا کوئی اتہ پتہ ہی نا تھا۔۔۔

ماں وہ۔۔۔اسکی وقالت میں تو ایک لفظ بھی منہ سے مت نکالا منیبہ۔۔۔ورنہ اسکے ساتھ ساتھ تم بھی مجھ سے کچھ سخت سست سن لو گی۔۔۔وہ اتنا نافرمان کب سے ہو گیا۔۔۔اب وہ اس طریقے سے میرے سر پر خاک ڈالے گا۔۔۔میں کیا جواب

دوں گی دنیا کو۔۔۔اپنی بیوہ بہن کو کہ اگر اسکی بیٹی باغی ہو گی تو میرا بیٹا بھی نافرمان ہو گیا ہے جو ایک بہن کی سزا دوسری بہن کو دینا چاہتا ہے۔۔۔

آج تو واقع نزہت بیگم جلال میں تھیں کہ کہیں سے انکے سامنے امان آجاتا تو وہ اسکا منہ ہی توڑ ڈالتیں۔۔۔

ماں کے غصے کو دیکھتی منیبہ خاموش ہی رہی۔۔۔ماں ایک منٹ میں نعمان سے پوچھتی ہوں کہ وہ کہاں رہ گئے۔۔۔وہ ایک نظر ماں کو دیکھتی ہاتھ میں تھامے موبائل پر نعمان کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔

****

دروازے کی جانب دیکھتی عفرا کی منتظر نگاہیں ہر بار ہی ناکام لوٹ رہی تھیں۔۔۔ دل اس ستم گر کی غیر موجودگی کے باعث زور زور سے ڈھرک رہا تھا۔۔۔دل مسلسل ایک بے چینی کے حصار میں تھا۔۔۔لیکن دل دھک سے تب رکا جب اسنے ہال کے مین دروازے سے صوبر سی اپنی ماں کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔۔۔وہ اتنی حواس باختہ ہوئی کے ماں سے ملنے کی خوشی تک کو محسوس نا کر پائی۔۔۔

اسکا دل چاہا کہ کاش اسے کوئی منتر آتا ہو تو وہ اسے پڑھ کر یہاں سے غائب ہی ہو جائے۔۔۔ماں کے سٹیج کی جانب بڑھتے ہر قدم پر اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ماں پہلے صلہ کے سٹیج کی جانب بڑھی۔۔۔صلہ اور بالاج کو پیار دینے کے بعد صلہ کا ماتھا چوم کر انہوں نے چند ایک باتیں کیں اور سٹیج سے اتر آئیں۔۔۔انکے ساتھ محلے کی ایک بچی تھی جو انکے پاس قرآن پاک پڑھنے آتی تھی۔۔۔اب ماں کا رخ عفرا کی جانب تھا۔۔۔اسکا چہرا دھواں دھواں ہو رہا تھا۔۔۔بامشکل وہ خود کو کمپوز کرتی چہرے پر کھینچ تان کر ایک مسکراہٹ لانے میں کامیاب ہو پائی ایسی مسکراہٹ جسکا ساتھ اسکی آنکھیں نہیں دے رہی تھیں۔۔۔۔

ماشااللہ۔۔۔اللہ نظر بد سے بچائے۔۔کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔ماں نے اسکا پھول سا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اسکے ماتھے کا بوسہ لے کر اسے سینے سے لگایا تو اسکا دل چاہا کہ ڈھاریں مار مار کر روتی سب ماں سے شیئر کر ڈالے مگر وہ انکے سینے سے لگی لب آپس میں سختی سے پیوست کئے ہوئے تھی۔۔۔

بیٹا امان کہاں ہے۔۔۔ماں نے ادھر ادھر دیکھتے استفسار کیا تو وہ اور شدت سے ان سے لپٹی جیسے اس سوال سے لاشعوری طور پر بچنا چاہ رہی ہوں۔۔۔

اسلام علیکم خالہ میں یہاں ہوں۔۔ماں کے عقب سے ابھرتی بھاری مردانہ آواز نے گویا عفرا کے تن مردہ میں نئی روح پھونک دی ہو۔۔۔وہ جھٹکے سے ماں سے پیچھے ہوتی حیرت سے آواز کی جانب دیکھنے لگی جہاں وہ بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس چہرے پر مسکراہٹ سجائے جھک کر ماں سے پیار لے رہا تھا۔۔صلہ نے بے ساختہ

اپنے رب کا شکر ادا کیا اور نڈھال ہوتے وجود کے ساتھ وہیں اپنی جگہ ہر بیٹھتی سر سیٹ کی پشت سے لگاتی آنکھیں موند گئ۔

ناجانے یہ زندگی اتنی مشکل کیوں تھی اور ابھی آگے پتہ نہیں یہ زندگی اسے کن کن آزمائشوں میں دھکیلنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔وہ تصور کر سکتی تھی کہ بہن کے ہاتھوں اگائے گئے کانٹے اسے اپنے ہاتھوں سے اکھاڑنے پڑ رہے تھے اور اس کوشیش کی شروعات میں ہی وہ تھکنے لگی تھی۔۔۔اسکے ہاتھ لہولہان ہونے لگے تھے ۔۔۔ناجانے آگے ابھی کیا کیا ہونا باقی تھا۔۔۔

****

وہ تصور کر سکتی تھی کہ بہن کے ہاتھوں اگائے گئے کانٹے اسے اپنے ہاتھوں سے اکھاڑنے پڑ رہے تھے اور اس کوشیش کی شروعات میں ہی وہ تھکنے لگی تھی۔۔۔ اسکے ہاتھ لہولہان ہونے لگے تھے۔۔۔ناجانے آگے ابھی کیا کیا ہونا باقی تھا۔۔۔ اسے امان پر بھی شدید غصہ تھا۔۔۔اتنا غصہ کے اسکا دل چاہا کاش وہ تھوڑی سی ہمت مجتمع کرے اور اسے کٹہرے میں کھڑا کر کے دل کی ساری بھڑاس نکال ڈالے۔۔۔مانا کے اسکے ساتھ غلط ہوا تھا۔۔۔اپنی بہن کے منہ سے امان کے لئے نکلنے والے تحقیرانہ اور غلط الفاظ اسنے خود اپنے کانوں سے سنے تھے اور اگر اس وقت عفرا نے اسکے لئے اتنی تکلیف محسوس کی تھی تو جسکی ذات کے حوالے سے وہ سب

کہا گیا تھا اسنے کتنی تکلیف اور اذیت محسوس کی ہو گی وہ اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔ لیکن وہ سب تو اسکی بہن نے کیا تھا نا اس میں بھلا اسکی کیا غلطی۔۔۔ اسکا بھی تو رشتہ امان سے اتنا ہی اچانک جڑا تھا جتنا کہ امان کا اس سے۔۔۔ کہاں تو وہ امان کیساتھ دودھ پلائی کی رسم کرنے کو بے تاب تھی اور کہاں اسے شوہر کے روپ میں بالکل غیر متوقع طور پر ہی دیکھنا پڑ رہا تھا۔۔۔ یہ تبدیلی جتنی امان کے لئے غیر متوقع اور ناقابل یقین تھی اتنی ہی اس کے لئے بھی تھی۔۔۔ اسنے بھی کہاں امان سے ایسا کوئی رشتہ تصور کیا تھا۔۔۔ پھر بھلا اسکی ذات کو بیچ میں کس خوشی میں رگیڈا جا رہا تھا۔۔۔

وہ بلا جھجھک جا کر اس سے جرح کر لیتی۔۔۔ اسے کٹہرے میں کھڑا کر لیتی اگر اس سے یہ ایک الگ قسم کا رشتہ نا جڑ جاتا تو۔۔۔

ہاں وہ اس سے اتنی ہی فرینک تھی۔۔۔ اپنا کوئی بھی مسلہ بلا جھجھک اس سے شیئر کر لینے والی۔۔۔ آدھی رات کو بھی پڑھتے پڑھتے کہیں کوئی دشواری پیش آتی تو جھٹ سے بلا تردد اسکا نمبر ڈائل کر ڈالتی کہ جانتی تھی کہ وہ بھی آدھی آدھی رات تک جاگ کر نئے نئے آئیڈیاز پر کام کرتا ہے۔۔۔ اور امان وہ بھی تو بنا ماتھے پر شکن لائے اسکی پڑھائی میں مدد کرتا تھا۔۔۔ وہ محنتی تھا اور محنتی لوگوں کی قدر کرتا تھا۔۔۔ اور عفرا نے محنت کرنا تو سیکھا ہی اس سے تھا۔۔۔ باقاعدگی۔۔۔ اصول

پسندی۔۔ڈسپلن۔۔۔لیزر شاپ فوکس۔۔۔کہ جس چیز میں ہاتھ ڈالو اس میں اتنی گہرائی تک گھس جاو اور اسکے بارے میں اتنی معلومات اکھٹی کر لو کہ جب تک اس کام میں کامیاب نا ہو جاو اس سے پیچھے مت ہٹو۔۔۔ایک طریقہ فلاپ ہو جائے تو دوسرا اختیار کرو۔۔۔ایک سٹریٹیجی نا چلے تو دوسری اختیار کرو لیکن جب تک اس کام میں کامیاب نا ہو جاو اس کام سے دلبرداشتہ ہو کر اسے چھوڑ مت جاو۔۔۔

وہ شخص اسکا آئیڈیل تھا۔۔۔وہ اس سے انسپائریشن لیتی تھی۔۔۔اسکا بھائی نہیں تھا کوئی اور نا ہی باپ تھا۔۔۔وہ اپنے چھوٹے چھوٹے مسائل حل کرنے کے لئے بھی اسے بلاتی تھی۔۔۔کسی دوسرے سینٹر پیپر دینے جانا ہوتا یا کسی دوست کے گھر وہ پک اینڈ ڈراپ کے لئے بھی بنا سوچے اپنے امان بھائی کو ہی کال کرتی تھی۔۔۔

اسی لئے تو وہ صلہ اور امان کی شادی کا سن کر بہت خوش تھی۔۔۔۔لیکن پھر سب بدل گیا۔۔۔ہواوں نے رخ ہی بدل لیا۔۔۔ایک آندھی اسکا سب کچھ تہس نہس کر گئی۔۔۔

انکے درمیان ایک نیا رشتہ جڑ گیا تھا۔۔۔اجنبیت کی فصیلیں بلند ہو گئی تھی۔۔۔پہلے والی اپنائیت اور دوستی جیسے وقت اور حالات کی دھول کی دبیز تہوں تلے دب کر رہ گئی تھی۔۔۔

اب اسکے دل میں امان کے لئے محض غصہ تھا۔۔۔بے تحاشہ غصہ یا شاید بے بسی شدید بے بسی۔۔۔حالات کی چکی میں وہ تنہا نہیں بلکہ وہ دونوں ہی پس رہے تھے۔۔۔دل کا بوجھ مزید بڑھنے لگا تھا۔۔۔بند آنکھوں سے بھی وہ سن سکتی تھی وہ شخص اسکے پاس ہی بیٹھا اسکی ماں کے ساتھ ہس ہس کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔انکے ہر سوال کا مدلل اور تسلی بخش جواب دیتا انہیں مطمیئن کر رہا تھا۔۔۔گویا وہ ماں کا پہلے والا بھانجا بن گیا تھا جیسے بیچ میں کچھ آیا ہی نا ہو۔۔۔تو طے ہوا کہ وہ محض اسی کے لئے بدلا تھا۔۔۔اس بار دل میں غصے اور بے بسی کے ساتھ ساتھ شدید ناراضگی نے بھی جنم لیا تھا۔۔۔

رونے کی خواہش مزید زور پکڑنے لگی اور آنسو پر وہ اپنا اختیار کھونے لگی تو واش روم کا بہانہ کرتی وہاں سے اٹھ کر وش روم کی جانب بڑھی۔۔۔

****

اچھا ناماں سوری اب معاف کر بھی دیں نا۔۔۔نزہت بیگم غصے سے بھریں منہ موڑے کھڑی تھی جبکہ امان کھسیانہ سا مسکراتا انکے کندھے پر بازو پھیلائے انہیں منانے کی کوشیش کر رہا تھا۔۔۔

میری نظروں سے دور ہو جاو امان۔۔۔مجھے تم سے ایسی توقع نہیں تھی۔۔۔اب بھی آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی مہمان تو بس کھانا کھا کر واپس جانے ہی والے

تھے۔۔۔خوامخواہ آنے کا تکلف کیا تم نے۔۔۔نزہت بیگم اسے نظرانداز کرتیں بوفے کی جانب بڑھیں وہ بھی بازو ہنوز انکے کندھے پر پھیلائے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔۔۔

ماں سوری کی تو ہے۔۔پتہ نہیں چلانا۔۔۔طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔رات ساری نیند نہیں آئی صبح فجر کے وقت آنکھ لگی تو پھر اٹھتے اٹھتے اتنی دیر ہو گئ۔۔۔ میں نے تو نعمان سے کہا تھا کہ دیر بہت ہو گئ ہے ایسے ہی چلتے ہیں پر وہ مانا ہی نہیں اوررر تیارررر۔۔۔وہ خجالت کے باعث تیزی سے وضاحت دے رہا تھا جب ماں نے اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے اتارتے اسے زبردست گھوری سے نوازا تو ساتھ ہی اسکے منہ سے نکلتے الفاظ بھی ہچکولے کھا کر رکنے لگے۔۔۔

سوری ماں۔۔۔وہ ماں کے یوں دیکھنے پر نظریں جھکا کر پھر سے پشیمانی سے گویا ہوا۔۔۔

اور کل۔۔۔کل کیا تکلیف تھی جو بنا بتائے گھر سے فرار ہو گئے۔۔۔اپنی ایک دن کی دلہن تک کا نا سوچا۔۔۔اسکے سامنے جو شرمندگی مجھے اٹھانی پڑی وہ۔۔۔ماں ہنوز اسے ایسے ہی دیکھتیں جرح پر اتری۔۔۔

شادی کے نام پر یکدم ہی اسکے اعضلات کھینچ گئے تھے۔۔۔وہ سنجیدگی سے ایک پلیٹ اٹھا کر اس میں کھانا ڈالنے لگا۔۔۔

ماں اس چیز کے بارے میں میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا تھا آپ مجھے پریشن۔۔۔۔۔۔

تو مطلب تم ایسے ہی میرے سر پر خاک ڈالو گئے۔۔۔ماں کو جھوٹا ثابت کرواو گئے۔۔ایک معصوم کو اس چیز کی سزا دو گے جس میں اسکا کوئی قصور ہی نہیں۔۔۔ اسکی ہٹ دھرمی دیکھ وہ تیز لہجے میں کہتیں اسکی بات کاٹ گئ۔۔۔ارد گرد کھانا ڈالتے لوگ انکی جانب متوجہ ہونے لگے تھے۔۔۔امان نے منہ میں زبان گھماتے ایک نظر ارد گرد متوجہ ہوتے لوگوں کو دیکھا۔۔۔اماں کے ارد گرد یوں دیکھنے سے نزہت بیگم کو بھی یکدم ہی جگہ اور ماحول کا احساس ہوا۔۔۔

دور سے ہی منیبہ ماں بیٹے کو یوں دیکھتی بھاگ کر انکے پاس آئی۔۔چہرے پر مسکراہٹ طاری کرتے اسنے ماحول کی کثافت دور کرنی چاہی۔۔۔

وہ ان دونوں کو وہاں سے ایک نسبتاً ہر سکون گوشے میں لے آئی۔۔۔

ماں کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔

منیبہ اسے کہو اپنی شکل گم کر لے میرے سامنے سے۔۔۔یہ میرا وہ فرمابردار بیٹا نہیں رہا۔۔ماں گلوگیر لہجے میں کہتی اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔

ماں مجھے کچھ وقت دیں اس رشتے کو قبول کرنے کے لئے مجھے کچھ وقت درکار ہے آپ۔۔۔وہ بے بسی سے ماں کو دیکھتا گویا ہوا لیکن ماں اسکی بات مکمل طور پر سنے بنا

ہی اسے ہاتھ سے پیچھے دھکیلتی آگے بڑھ گئی۔۔۔امان نے بے بسی سے اپنا سر تھام لیا۔۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا منیبہ۔۔۔اسکی آنکھوں میں گلابی پن اترنے لگا تھا۔۔۔بھائی میں امی سے بات کروں گی۔۔۔وہ آپ سے ناراض نہیں رہ سکتیں لیکن وہ کل کے حوالے سے کچھ غصے میں ہیں۔۔۔پلیز آپ بھی اپنے رویے میں کچھ لچک لائیں۔۔۔صلہ اور عفرا کو ایک ہی ترازو میں مت تولیں دونوں۔۔۔

بس منیبہ۔۔۔خدارا میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔اس سے پہلے کہ منیبہ اسے مزید کچھ کہتی وہ سختی سے دوٹوک انداز میں اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

صلہ تاسف سے اسے وہاں سے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔ناجانے حالات سلجھنے کی بجائے الجھتے ہی کیوں جارہے تھے۔۔۔

*****

ولیمے کے فنکشن کے بعد دونوں جوڑیاں رسم کے تحت نصرت بیگم کیساتھ انکے گھر ہی آگئی تھیں۔۔نصرت بیگم انہیں یوں دیکھ کر خوش تھیں۔۔۔

گھر آتے ہی عفرا نے کپڑے تبدیل کرتے ہی ماں کی نانا کرنے کے باوجود بنا انہیں اٹھنے دے جا کر کچن سنبھال لیا۔۔۔کچن میں آتے ہی اسنے چائے بنی رکھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہاں چائے کا دور چلا۔۔۔چائے پیتے ہی امان نے کام کا بہانا کرتے وہاں سے اٹھنے کی کی۔۔۔

یہ بھی اسکا بڑا احسان تھا کہ وہ یہاں تک اس کے ساتھ آ گیا تھا۔۔۔کچن میں برتن رکھتے عفرا نے اسے کچن سے ہی دیکھا۔۔۔

وہ جھک کر ماں سے پیار لے رہا تھا۔۔۔عفرا کا دل بالکل خالی ہو گیا۔۔۔وہ کب کا وہاں سے جا چکا تھا مگر عفرا ابھی تک کسی بت کی مانند اسی جگہ کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

دفعتاً باہر سے ایک قہقہ گھونجا وہ جیسے چونک کر حال میں واپس آئی۔۔

لاونج میں بیٹھے بالاج اور صلہ کسی بات پر ہنسے تھے۔۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر عفرا کی گال پر پھسلا۔۔۔

میرے اتنے خوبصورت دن اور یادگار لمحے مجھ سے چھیننے کے لئے آپکو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔دل میں اس ستم گر کے خلاف ایک شکوہ بڑھا تھا۔۔۔وہ آنسو ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر صاف کرتی چہرے پر مسکراہٹ لا کر خود کو ہشاش بشاش ثابت کرتی کچن سے باہر نکلی۔۔۔

بہت مشکل کام تھا یہ بھی کہ دل دکھی ہو تو دنیاداری کو چہرے پر مسکراہٹ سجانا۔۔۔مگر وہ بہت حوصلے سے یہ کام کر رہی تھی۔۔۔

******

مغیث کی طبیعت آج کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔تب سے منیبہ اسکی دیکھ بھال کرنے میں لگی تھی۔۔۔اللہ اللہ کر کے وہ سویا تو وہ اختیاط سے اسے کاٹ میں لٹا کر کمرے کی لائٹ بند کرتی خود کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔اب تو سر کیساتھ ساتھ سارا جسم بھی درد کرنے لگا تھا۔۔۔شام میں چائے کا وقت کب کا نکل چکا تھا مگر اسے مغیث کے دھیان لگے چائے بنانے یا پینے کا موقع ہی نا ملا تھا۔۔۔نعمان بھی نا جانے کہاں تھا نا ہی اسنے چائے مانگی تو یوں چائے بنی ہی نہیں۔۔۔اب وہ کچن میں آکر بعجلت چائے بنا رہی تھی کہ دفعتاً نعمان بھی اندر داخل ہوا۔۔۔وہ کچن ہی سے اسے اندر آتا دیکھ چکی تھی۔۔تو غالباً وہ باہر سے کہیں آیا تھا۔۔۔

نعمان آپ چائے پیئں گے۔۔۔منیبہ نے وہیں سے ہانک لگا کر پوچھا۔۔۔اسکے ہاں کہنے پر وہ دو کپ چائے کے بنا کر کپ ٹرے میں رکھتی نعمان کے پاس ہی ٹیرس پر آ گئی۔۔۔

آپکی چائے نعمان۔۔۔اسنے وہیں موجود چھوٹی گول میز پر چائے کی ٹرے رکھی اور خود اسکے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھتے کپ اسکی جانب بڑھایا۔۔

وہ نا جانے کن کاغذات میں کھویا تھا۔۔۔چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔کاغذ سمیٹ کر میز پر رکھے اور کپ تھام کر ریلیکس ہو کر بیٹھا۔۔۔

موسم خاصا خوشگوار ہو رہا تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا پر سکون محسوس کروا رہی تھی۔۔۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے منیبہ۔۔۔ نعمان نے چائے کی چسکی لیتے اسکی جانب دیکھا۔۔۔ وہ ابھی تک صبح فنکشن میں پہنے لباس میں ہی ملبوس تھی۔۔۔ چہرے پر مٹے مٹے میک آپ کے اثرات موجود تھے۔۔۔ البتہ جیولری اتار دی گئی تھی اور بالوں کا رف سا جوڑا بنا رکھا تھا جس کے اطراف سے کچھ لٹیں نکلتی س اسکے چہرے کو چھو رہی تھیں۔۔۔

وہ خاصی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔ تھکن اسکے چہرے سے ہویدہ تھی۔۔۔

جی کہیے۔۔۔ وہ مسکرا کر سکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

نعمان نے اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھتے چند پل رک کر الفاظ کا چناو کیا اور پھر گلہ کنگار کر گویا ہوا۔۔۔

منیبہ ہم لندن جا رہے ہیں۔۔۔ وہاں کچھ کام ہے۔۔۔ تم جانتی ہو کہ بابا کے بعد کتنی محنت سے میں نے انکا بزنس اسٹیبلش کیا ہے اب میں ایک سٹیپ مزید آگے لینا چاہتا ہوں۔۔۔ ہے تو یہ ایک بہت بڑا رسک۔۔۔ لیکن رسک تو زندگی کا حصہ ہیں نا اس لئے میں اللہ کا نام لے کر یہ رسک بھی لینا چاہتا ہوں۔۔۔ میں لندن میں اپنے بزنس کی ایک برانچ کھولنا چاہتا ہوں اس لئے ابھی ہمیں کچھ عرصہ وہاں شفٹ ہونا پڑے گا۔۔۔

وہ بات کرنے کے دوران مسلسل منیبہ کے چہرے کی جانب دیکھتا اسکا ایک ایک تاثر نوٹ کر رہا تھا۔۔۔جسکا رنگ اسکی ہر بات پت پھیکا پڑتا جا رہا تھا۔۔۔

کک۔۔کتنا عرصہ نعمان۔۔۔

کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔۔شاید چند سال۔۔۔اسنے کندھے اچکاتے ہنوز اسے دیکھتے کہا۔۔۔

تیز ہوا کا ایک جھونکا آیا اسنے منیبہ کے چہرے کر گرد بکھری لٹیں مزید بکھیر دیں۔۔۔نعمان نے ہاتھ آگے بڑھاتے اسکا کیچر اتار دیا۔۔۔کالی آبشار پشت پر پھیلتی چلی گی۔۔۔مگر وہ یہ سب محسوس ہی کب کر رہی تھی۔۔۔دل و دماغ تو کہیں اور ہی الجھے ہوئے تھے۔۔۔

اگر تم ساتھ نہیں چلنا چاہتی تو تم پاکستان رہ سکتی ہو۔۔ممانی کے پاس۔۔۔میں یہاں کیوں رہوں بھلا۔۔۔کیا میں آپکے بنا رہ سکتی ہوں۔۔۔اسکی بات مکمل ہوتے ہی وہ خفگی سے شکوہ کناں نگاہیں اٹھاتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ارے ے ے۔۔میں تو تمہاری اداسی کے باعث کہہ رہا تھا۔۔۔تم خاصی اداس لگ رہی ہو شاید اپنوں سے دور جانے کی وجہ سے۔۔۔وہ خفیف سا ہستا گویا ہوا۔۔۔

شادی کے بعد ہر لڑکی ہی اپنوں سے دور شوہر کے سنگ جاتی ہے۔۔۔میں جاوں گی تو کونسا انوکھا کام کروں گی۔۔وہ چڑ کر کہتی گویا ہوئی ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی گال ہر پھسلا جسے اسنے رگڑ کر صاف کیا۔۔۔

پھر رو کیوں رہی ہو۔۔اداس کیوں ہو۔۔۔اسنے محبت سے اسکا ہاتھ تھامتے اسکا ہاتھ سہلایا۔۔۔

امی سے دور جانے کے خیال سے اداس ہوں۔۔۔اپنا ملک چھوڑ کر جانا پڑے گا اس لئے رو دی۔۔لیکن ان سب چیزوں کے باوجود نا میں آپکو اکیلا جانے دوں گی اور نا ہی آپکے بنا رہ سکتی ہوں اس لئے آپکے ساتھ ہی جاوں گیٔ۔۔۔وہ نم آنکھیں صاف کرتی گلوگیر لہجے میں کہہ کر سر نعمان کے شانے پر رکھ گیٔ۔۔۔

نعمان کے اندر جیسے ڈھیروں ڈھیر سرشاری اترنے لگی۔۔۔

وہاں کے لحاظ سے اگر کوئی شاپنگ وغیرہ کرنی ہوئی تو ہم صبح چلیں گے۔۔وہ اپنے شانے پر ٹکے اسکے سر پر انگلیاں چلانے لگا۔۔۔اسے شروع سے ہی اسکی یہ آبشار بہت پسند تھی۔۔۔

ہم جاکب رہے ہیں۔۔وہ آنکھیں موندے اسکا بازو دونوں ہاتھوں سے جھکڑے گویا ہوئی۔۔۔

اگلے ہفتے۔۔۔

منیبہ نے کرنٹ کھا کر سیدھا ہوتے اسے خفگی سے دیکھا۔۔۔

اب بھی بتانے کی کیا ضرورت تھی نعمان۔۔۔جانے سے ایک دن پہلے بتا دیتے۔۔۔وہ ظنزیہ گویا ہوئی۔۔۔

یار۔۔۔مجھے لگا یوں تم ٹینشن میں امان کی شادی کا فنکشن بھی اچھے سے انجوائے نہیں کر پاو گی اسی لئے پہلے جان بوجھ کر نہیں بتایا۔۔۔اسکا خفا خفا سا روپ دیکھتے نعمان نے اسکی ناک دبائی۔۔۔

ہاں جی اتنا آپکو میرا احساس نا۔۔۔وہ خفگی سے کہتی واپس سر اسکے کندھے پر رکھ گئی۔۔جبکہ وہ اسکی بات سے محظوظ ہوتا قہقہ لگا کر ہس دیا۔۔۔

ہوا کے جھونکوں کے باعث ہنوز اسکے بال اڑ اڑ کر اسکے چہرے پر آرہے تھے جسے وہ بہت محبت سے اسکے چہرے سے ہٹا رہا تھا۔۔۔دفعتاً اندر سے مغیث کے رونے کی آواز آئی تو دونوں ہی اندر ہڑ بڑا کر اندر کی جانب بھاگے۔۔۔۔

*****

سورج اپنے نارنجی پر سمیٹتا سمیٹتا مکمل روپوش ہو گیا تھا۔۔۔رات کی رانی نے ہر جانب اپنا قبضہ جماتے چہار سو اندھیرا کر دیا۔۔۔ایسے میں عفرالان کے پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس بالوں کی ڈھیلی سی پونی بنائے آنچل شانوں پر اوڑھے ماں کا بیڈ بنا رہی تھی۔۔۔ماں سفید آنچل کے ہالے میں دمکتا چہرا لئے صوفے پر براجمان ہاتھ میں

تھامی تسبیح کے دانے گراتیں مسلسل کچھ پڑھتیں مسکراتے ہوئے عفرا کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔وہ ابھی ابھی عشاء پڑھ کر فارغ ہوئی تھیں۔۔۔

ماں میں رات آپکے پاس سو جاوں نا۔۔۔ہمارے والے کمرے میں تو صلہ اور بالاج بھائی رکیں گئے۔۔۔چادر کی شکنیں نکال کر وہ اب تکیے بیڈ پر رکھ رہی تھی۔۔۔ماں نے آسودگی سے مسکراتے تسبیح کرتے سر ہلا کر رضامندی دی۔۔۔

دفعتاً صلہ اور بالاج مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔بیساختہ بالاج کو اندر آتا دیکھ عفرا نے آنچل کا پ

لو اٹھا کر سر پر ڈالا۔۔۔۔

امی ہم زرا آئسکریم کھانے جارہے ہیں کچھ دیر تک آجائیں گئے۔۔۔عفرا چہکتے ہوئے ماں سے مخاطب ہوئی تو انہوں نے اسے بھی مسکرا کر سر ہلاتے رضامندی دی۔۔۔صلہ اس وقت ڈیپ ریڈ شارٹ ایمبرائڈ شرٹ کیساتھ وائٹ کیرپی زیپ تن کئے ریڈ ہی آنچل سر پر جمائے نفاست سے کئے میک آپ اور نفیش سی جیولری میں نو بیہتا ہی لگ رہی تھی۔۔۔

عفرا انہیں ایک نظر دیکھ کر واپس اپنے کام میں مشغول ہو گئ۔۔۔جبکہ ماں صلہ کے وہاں سے جانے کے بعد کتنی ہی دیر تک غیر ارادی طور پر صلہ اور عفرا کا موازنہ

کرتی رہیں۔۔جو کہ دھلے دھلائے چہرے اور سنجیدہ صورت کی بدولت کہیں سے بھی نو بیاہتا نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

انکی آنکھوں میں کئی اُلجھنیں جنم لینے لگی تھیں۔۔

****

رات اپنے جوبن پر تھی۔۔۔ریستوران کی مضنوعی روشنیاں روشن تھیں۔۔۔ وہاں جیسے دن کا سماں تھا۔۔۔ایسے میں ایک فیملی کیبن میں صلہ اور بالاج بیٹھے آئسکریم کھا رہے تھے۔۔۔یہاں چھوٹے چھوٹے سے فیملی کیبنز بنائے گئے تھے۔۔۔جہاں دیوار کے کیساتھ صوفے اور انکے آگے شیشے کی میز موجود تھی۔۔۔ایک سائیڈ پر گلاس وال بنی تھی جس سے باہر لان کا سارا منظر دکھائی دیتا تھا۔۔۔

زندگی کتنی خوبصورت ہے نا بالاج۔۔۔یا شاید اب ہو گئی ہے تم سے وابسطہ ہونے کے بعد۔۔۔میں نے کبھی سوچا بھی نا تھا کہ یوں اتنی آسانی سے ہم ایک ہو جائیں گے اور پھر یوں اتنے حق سے بنا روک ٹوک ایک دوسرے کے ساتھ ہوٹلینگ کر رہے ہوں گئے۔۔۔صلہ آئسکریم کھاتی بالاج کے خوبرو چہرے کی جانب دیکھتی جذب کے عالم میں کہہ رہی تھی۔۔۔

ایک دنیا سے ٹکر لے کر تمہیں اپنا بنایا ہے صلہ۔۔۔مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آتا کہ میں تمہیں پانے میں کامیاب ہو چکا ہوں۔صلہ کے جگمگاتے چہرے کو دیکھتے بالاج طمانیت سے مسکرا دیا۔۔۔زندگی واقعی بہت خوبصورت ہو گئی تھی۔۔۔

ہمیشہ ایسے ہی رہو گئے نا۔۔۔ایسے ہی مجھ سے محبت کرو گئے۔۔۔وہ آنکھوں میں شرارت سموئے اسے دیکھتی یقین دہانی چاہ رہی تھی۔۔۔

ہمیشہ۔۔۔۔۔وہ اسکے کان کے قریب جھکتا سرگوشانہ گویا ہوا۔۔۔

ہمیشہ ایسے ہی مجھے آئسکریم کھلانے لے کر آو گئے۔۔۔ایک اور وعدہ لیا گیا۔۔۔

ہمیشہ۔۔۔جب تم نانی اور دادی بن جاو گی اور ہمارے پوتے پوتیاں ہوں گے تب بھی۔۔۔اسکی محبت بھری شرگوشی پر وہ کھلکھلا کر ہس دی۔۔۔چلو باہر چل کر کچھ دیر واک کرتے ہیں پھر گھر چلیں گے۔وہ صلہ کا ہاتھ تھامتا وہاں سے باہر نکلا۔۔۔

*****

صلہ اور بالاج ابھی تک واپس نہیں آئے تھے۔۔۔ماں بیڈ کراون سے ٹیک لگائے پر سوچ انداز میں عفرا کو دیکھ رہی تھیں جو انکے بالکل سامنے حجاب کئے خشوع و خضوع سے جائے نماز پر نماز ادا کر رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ نماز مکمل کر کے جائے نماز تہہ کر کے اٹھی اور حجاب کا سرا پکڑ سے اسے سر سے اتار کر آنچل صوفے پر رکھا اور بالوں کو پونی کی قید سے آزاد کر کے انگلیوں کو بالوں میں چلا کر ماں کے ساتھ آ کر بستر پر لیٹی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں آپ ماں۔۔۔وہ ماں کی محویت نوٹ کر کے چونکی۔۔۔

ماں بھی اسکے ساتھ نیم دراز ہوتیں کہنی بیڈ پر ٹکا کر ہاتھ پر سر رکھ گئیں۔۔۔

بیٹا تم خوش تو ہو نا۔۔۔ماں کے لہجے میں اندیشے بول رہے تھے۔۔۔عفرا کا دل دھک سے رہ گیا۔۔کیا ماں کو کچھ پتہ لگ گیا تھا۔۔۔یا انہوں نے کوئی اندازہ لگایا۔۔۔بے ساختہ اسنے ماں کا چہرا دیکھتے تھوک نگلا۔۔۔

وہ ماں تھی شاید اسی لئے اسکی ہزاروں احتیاطی تدابیروں کے باوجود اسکے چہرے سے پہچان گئی تھی۔۔۔عفرا کو ان سے جھوٹ بولنا محال لگا۔۔۔

آپکو ایسا کیوں لگا ماں۔۔۔اسنے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال پوچھا۔۔۔

مجھے محسوس ہو رہا ہے عفرا۔۔۔میں تمہارے چہرے پر خوشی کے وہ حقیقی رنگ ڈھونڈ پانے میں ناکام ہوئی ہوں۔۔۔کیا تم اس شادی سے خوش نہیں۔۔۔وہ آہستہ آہستہ پوچھتی اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں۔۔۔

ماں میں خوش ہوں۔۔۔بہت خوش ہوں۔۔۔خالہ جیسی پیار کرنے والی ساس ہر کسی کو نہیں ملتی۔۔۔وہاں تو محسوس ہی نہیں ہوا کہ میں سسرال میں ہوں یا اپنے

ہی گھر۔۔۔خالہ نے تو مجھے ہاتھ کا چھالہ بنایا ہوا ہے۔۔کیا آپ اپنی بہن کو نہیں جانتی۔۔۔وہ ماں سے جھوٹ نہیں بول سکتی تھی اسی لئے خالہ سے مشروط سچ بتانے لگی۔۔۔

اور امان۔۔۔اسکا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔وہ ماں تھی جنکی شاید ابھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔۔اور عفرا وہ اس وقت خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔اندر سے زخمی بیوی چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ انہیں انکے بھانجے کا چہرا دکھا دو۔۔۔مگر زخمی بیوی سے پہلے وہ ایک بیٹی تھی جسے ماں کا مان برقرار رکھنا تھا۔۔۔

ماں آپ اپنے بھانجے کو بھی اچھے سے جانتی ہیں۔۔ایسی کوئی بات نہیں جیسے آپ سوچ رہی ہیں۔۔۔لب چباتی وہ گول مول سا جواب دیتی کنی کترا گئی۔۔۔

پھر تم اداس کیوں ہو۔۔۔مضمحل سی بجھی بجھی سی۔۔۔شادی کے بعد تو لڑکیاں کھل اٹھتی ہیں۔۔۔ماں ہنوز کش مکش میں تھیں۔۔۔

ماں یہ سب میرے لئے ابھی نیا ہے۔۔۔آپ سے کبھی دور نہیں رہی۔۔۔گھر سے باہر کبھی رات نہیں گزاری۔۔۔اچانک ہی اس گھر سے دور جانا پڑ گیا تو اداس تو ہوں گی نا۔۔۔پودے کو بھی ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لگاؤ تو وہ اس زمین میں جڑیں پکڑنے کو وقت تو لگاتا ہے نا۔۔۔

میرا ابھی اس گھر میں ابھی دل نہیں لگ رہا۔۔۔آپ یاد آتی ہیں۔۔۔اپنا گھر اپنا کمرا یاد آتا ہے۔۔۔مجھے وہاں ایڈجسٹ ہونے میں مشکل ہو رہی ہے ماں۔۔۔میرا وہاں دل نہیں لگ رہا۔۔۔آپ دعا کریں نا کہ میرا وہاں دل لگ جائے۔۔۔اسکی بس ہو گئی تھی۔۔۔وہ ماں کے سامنے مزید آنسوؤں کو روک نہیں سکتی تھی۔۔۔تبھی انکے سینے میں منہ چھپائے وہ بات کو دوسرا رنگ دیتی شدت سے رو دی۔۔۔وہ انہیں بتا ہی نا پائی کے اسے خود سے منسوب کر کے اپنے ساتھ لے جانے والا ہی اجنبی بن بیٹھا تھا تو وہ وہاں دل کیسے لگاتی۔۔۔پودے کو لگانے والی زمین ہی زرخیز نا تھی تو بھلا پودا اس زمین میں جڑیں کیسے پکڑتا۔۔۔۔

اچھا بس میرا بچہ۔۔۔خاموش ہو جاو۔۔۔تم تو میرا بہادر بچہ ہو نا۔۔۔ماں نے اسکا سر سہلاتے اسے پچکارا۔۔۔وہ انکے سینے میں ہی منہ چھپائے شدت سے سر نفی میں ہلاتی انکی بات کی نفی کرنے لگی۔۔۔

نہیں ہوں میں بہادر میں بہت کمزور ہوں۔۔

نا میرا بچہ یوں نہیں کہتے۔۔۔ہاں کچھ دن لگے گئیں ایڈجسٹ ہونے میں پھر تمہارا وہاں دل لگ جائے گا۔لڑکی کا اصلی گھر تو اسکا سسرال ہی ہوتا ہے بیٹا۔۔۔تمہارا جب مجھ سے ملنے کو دل چاہیے تم امان سے کہنا وہ تمہیں یہاں لے آیا کرے گا۔۔۔میں بھی وہاں چکر لگاتی رہوں گی۔۔۔یوں اداس نہیں ہوتے۔۔۔ماں اسکی کمر

تھپتھپاتی اسے حوصلہ وہمت دلا رہی تھی۔۔۔اور وہ کل رات سے اب تک شدید بے چینی و بے بسی کے بعد اب ان کے سینے سے لگی آنسو بہا کر جیسے پر سکون ہو گئ تھی۔۔۔اور پھر وہیں انکے سینے سے لگے لگے ہی وہ پر سکون نیند کی وادیوں میں اتر گئ۔۔۔۔

******

رات اپنے پر سمیٹتے رخصت ہو گی تو اندھیرے کے چھٹتے ہی ہر جانب امید اور اجالے کی کرنیں بکھرنے لگی۔۔۔سورج اپنے دامن میں ڈھیروں ڈھیر روشنی اور اجالا لے کر پورے طمطراق سے طلوع ہوتا نا امیدی اور مایوسی کے اندھیروں کو نگل گیا۔۔۔ایسے میں اس دو منزلہ گھر میں بھی صبح کی سرگرمیاں جاری وساری ہو گئ تھیں۔۔۔حسب سابق عفرا نے صبح ہوتے ہی کچن سنبھال لیا۔۔ناشتے کے بعد بھی وہ گھر کے چھوٹے موٹے کاموں میں مصروف ہوتی ہر ممکن کوشیش کر رہی تھی کہ اس ستم گر کو یاد نا کرے جس سے اچانک ہی بہت مضبوط رشتہ جڑ گیا تھا اور جو بن بلائے مہمان کی طرح ہی دل ودماغ میں اٹڈا چلا آرہا تھا۔۔۔

سر شام ہی صلہ تو تیار ہو کر ماں سے اور اس سے ملتی بالاج کے سنگ اوپری منزل پر اپنے گھر چلے گئ۔۔جبکہ وہ بھی ماں کے بار بار کہنے پر ملٹی کلر کی گھٹنوں کو چھوتی دیدہ زیب فراک زیب تن کئے ہلکا پھلکا سا میک آپ کئے امان کی منتظر تھی۔۔۔شام کے

سائے گہرے ہوتے ہوتے رات سے ملنے لگے تھے اب تو مغرب بھی باسی ہونے لگی تھی۔۔۔مگر عفرا کا انتظار انتظار ہی رہنے لگا۔۔۔ہر دفعہ دروازے کی جانب اٹھتی اسکی پر امید اور منتظر نگاہیں ناکام لوٹ رہی تھیں۔۔۔پر اسے نا آنا تھا نا وہ آیا۔۔۔اب تو وہ اسکے آنے کی امید بھی چھوڑ چکی تھی۔۔۔نا جانے کیوں وہ جتنا خود کو کمپوز کرنے کی کوشیش کرتی اتنے ہی حالات ایسے بن جاتے کہ اسکا دل بار بار بھر آتا۔۔۔ایک گہری چپ اسکا احاطہ کرنے لگی تھی۔۔۔

دفعتاً داخلی دروازے کی بیل بجی۔۔۔ایک بار دو بار اور پھر تیسری بار مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔لاونج کے صوفے پر نیم دراز وہ آنکھوں پر بازو رکھے شاید خود سے بھی ناراض تھی۔۔۔

پہلی بات تو اسے یقین ہو چلا تھا کہ باہر وہ ستم گر نہیں ہے اور دوسری بات کہ اگر ہوتا بھی تو اسکی یہی سزا تھی کہ وہ باہر ہی کھڑا دروازہ کھلنے کا انتظار کرتا رہتا جیسے وہ سر شام سے ہی اسکے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔پہلے تو کئی بار دل چاہا بھی کے بے دھڑک اسے فون کر ڈالے کہ پہلے بھی تو کرتی تھی لیکن نا جانے کیوں ہر بار ایک جھجھک آڑے آجاتی ایک نادیدہ طاقت جو موبائل کی جانب بڑھتے اسکے ہاتھ روک دیتی۔۔۔شاید انا۔۔۔یا عزت نفس۔۔

جب اسنے ہی اسے اس رشتے میں بندھنے کے بعد کوئی مان نہیں بخشا تھا تو وہ کیوں خود سے اسکی جانب بڑھتی۔۔۔دل کسی طور آمادہ نا ہو رہا تھا۔۔۔ایک تو مسلسل اس سے زیادتی پہ زیادتی کر رہا تھا۔۔۔ناکردہ جرائم کی سزا دے رہا تھا اوپر سے اس ستم گر کو اس چیز کا احساس تک نا تھا۔۔۔اور یہ ہی بات تو اسکا دل کر لاتی تھی۔۔۔ کہ وہ ایسا تو نا تھا۔۔۔تو پھر کیا صلہ کے بولوں میں اتنی طاقت تھی کہ وہ اپنے اصل سے ہی پلٹ گیا۔۔۔۔

عفرا بچے کب سے دروازے پر بیل ہو رہی ہے دروازہ کیوں نہیں کھول رہی۔۔۔ وہ اپنے ہی ادھیڑ پن میں مصروف تھی جب ماں کمرے سے نکلتیں گویا ہوئیں۔۔وہ غالباً مغرب پڑھ کر آ رہی تھیں۔۔

وہ ہنوز بنا ردعمل دیئے آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی رہی۔۔۔

ماں دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔اسکی ساری حسیات اسی جانب لگیں تھیں۔۔ باہر سے ماں کے ہسنے اور باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔تو کیا وہ آ گیا۔۔۔ دل زور سے ڈھڑکا تھا۔۔۔وہ ایک پل میں سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

ارے کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔خالہ نے آگے بڑھ کر اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔ خالہ کو دیکھ اسے پشیمانی ہونے لگی۔۔۔خوامخواہ اسکی وجہ سے وہ باہر اتنی دیر انتظار کرتی رہیں۔۔۔

اسکی نظریں بار بار بھٹک بھٹک کر پیچھے دروازے کی جانب جا رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ ساتھ نہیں آیا تھا۔۔۔دل میں اسکے لئے غصہ اور بڑھنے لگا۔۔۔ سمجھتا کیا تھا وہ آخر خود کو۔۔۔

خود نا آیا اور ماں کو بھیج دیا۔۔۔ یا شاید وہ اسے واپس گھر لیجانا ہی نہیں چاہتا تھا اور خالہ اسکی مخالفت کے باوجود اسے لینے آ گئی۔۔۔اسکے اندر ایک محشر بھرپا ہونے لگا تھا۔۔۔ایک بار وہ سامنے آ جاتا تو وہ بنا لحاظ کئے اسے کھڑی کھوٹی سنانے سے بھی باز نا آتی۔۔۔ کہ اگر یوں بزدل بننا تھا تو پہلے ہی اس سے شادی نا کرتا یوں نا اسکا تماشا بناتا اور نا خود تماشا بنتا۔۔۔اسکا غصہ حد سے سوا تھا۔۔۔

خالہ اور امی بیٹھیں باتیں کرنے لگیں تھیں جبکہ وہ کش مکش میں گھری ہنوز کھڑی تھی۔۔۔

امان نہیں آیا آپا۔۔۔۔اسکی زبان پر مچلتا سوال ماں نے پوچھ ڈالا تھا۔۔۔اسکی سبھی حسیات کان بن گئیں۔۔۔

ارے نہیں نصرت۔۔۔دراصل کل اسکے دوست کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔۔۔ کل اسی وجہ سے یہاں سے بھی چلے گیا۔۔۔

اسکے دوست کی ماں ساتھ تھیں وہ تو موقع پر ہی دم توڑ گئی جبکہ اس بچے کی حالت بھی خاصی سیریس ہے۔۔۔وہ بچہ بھی دو بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے۔۔۔اسی لئے وہ تو

رات گھر بھی نہیں آیا۔۔۔اسکی ماں کی تدفین کا سارا انتظام امان نے ہی سمبھال رکھا تھا۔۔۔ ہسپتال بھی بار بار چکر لگا رہا تھا۔۔۔اب بھی فون آیا تھا کہ ماں آج رات بھی گھر نہیں آسکوں گا۔۔۔اسکے دوست کو ہوش آگیا ہے اور ماں کی وفات کا جان کر وہ کافی ہسٹرک ہو رہا تھا اس لئے کہہ رہا تھا کہ رات وہیں رکے گا۔۔۔اسی لئے عفرا کو لینے میں آگی۔۔۔خالہ ماں کو ساری تفصیل سے آگاہ کر رہی تھیں۔۔ جبکہ ساری بات جان کر دل کا غصہ کچھ کم ہوا تھا۔۔۔وہ واقع مصروف تھا۔۔ورنہ وہ اتنا بھی برا نہیں۔۔۔دل کو ایک راہ دکھی تو وہ پھر سے اسکے حق میں دلائل دینے لگا تھا۔۔۔

عفرا اپنی ہی حالت سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔ایک طرف دل میں اسکے لئے بے پناہ غصہ تھا تو دوسری طرف سے دل ہمک بھی اسی کے لئے رہا تھا۔۔۔وہ شدید بے بسی کے تحت چڑچڑے پن سے سر تھام کر بیٹھ گئی۔۔۔

*****

آج کی رات اسکے لئے اس کمرے میں اپنی پہلی رات سے بھی زیادہ اداس تھی۔۔۔ پہلی رات اپنا گھر چھوڑ آنے کا غم ماں سے دور ہونے کا دکھ۔۔اچانک جڑ جانے والے رشتے کو نا قبول کر پانے کا بوجھ اور طبیعتِ خرابی بہت سارے عناصر ایسے تھے جو کے اکھٹے مل کر اس پر حملہ آور ہوئے تھے نیجتاً دماغ یہ سب کچھ قبول نا

کر پاتے اسکی ساری سکت نچوڑ لے گیا تھا۔۔دماغ سوچنے سمجھنے کی سکت سے محروم ہو گیا تھا اور وہ منیبہ کے دوائی کھلانے کے بعد بہت جلد اپنے سبھی غموں سے نکلتی نیند کی وادیوں میں کھو گئی تھی۔۔۔

لیکن آج ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔خالہ کے ساتھ اپنے گھر آجانے کے بعد وہ ایک مرتبہ پھر سے اسی کمرے میں موجود تھی جسکے ساتھ اسکی زندگی کی بہت سی خوشگوار یادیں جڑیں تھیں۔۔۔بری یادیں تو اب جڑ رہی تھیں۔۔۔آج بھی وہ کمرے میں اکیلی تھی۔۔۔بقول خالہ کے امان آج رات بھی گھر نہیں آنے والا تھا۔۔۔وہ بیڈ کراؤں سے ٹیک لگائے بالوں کی ڈھیلی پونی بنائے آنچل سے بے نیاز کسی غیر مری مقطے کو دیکھتی مسلسل اپنی زندگی کا ہی احاطہ کرتی کچھ سوچ رہی تھی۔۔گھر آتے ہی وہ لباس پہلے ہی تبدیل کر چکی تھی۔۔۔

اس کمرے کے ایک ایک کونے سے اسکی یادیں وابسطہ تھی۔۔۔وہ نم آنکھوں سمیت بیڈ سے اتری اور ننگے پاوں ہی چلتی کمرے کی ایک ایک چیزیں دیکھنے لگی۔۔۔چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ بیڈ کی پائنتی کی جانب موجود اسٹڈی ٹیبل تک آئی۔۔۔جہاں ہر چیز سلیقے سے سیٹ تھی۔۔۔ٹیبل لیمپ۔۔چند چھوٹے بڑے کاغذات۔۔۔پن اور بالپوائنٹ۔۔ہر چیز الگ الگ ارگنائزر میں موجود اس جگہ کو تازگی بخش رہی تھی۔۔۔سارا کمرا ہی نفاست کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔کہیں کوئی

بے ترتیبی نا تھی۔۔۔وہ بہت آرگنائز بندہ تھا۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے گویا وہاں دھواں بننے لگا جسکے مرغولوں کے چھٹتے ہی وہاں ایک اور منظر ابھرنے لگا۔۔۔امان ہاف سلیوٹی شرٹ اور ٹراوزر میں ملبوس سٹڈی ٹیبل کے سامنے موجود چیئر پر بیٹھا ٹیبل پر جھک کر کاغذ پر کچھ بنا رہا تھا۔۔۔

اسکے پاس ہی زمین پر فلور کشن رکھے ایک لڑکی بیٹھی تھی۔۔۔سر پر نفاست سے آنچل جما تھا اور گود میں ایک کتاب اور جرنل کھلا پڑا جس پر جھکے وہ کچھ لکھ رہی تھی۔۔دفعتا اس لڑکی نے سر اٹھایا اب اسکی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔۔

دیکھے امان بھائی اب تو ٹھیک حل ہو گیا نا سوال۔۔۔عفرا نے جرنل اسکی طرف بڑھاتے استفسار کیا۔۔۔وہ تھرڈ ایئر کی سٹوڈینٹ تھی میتھ اسکا فیورٹ سبجیکٹ تھا اس لئے وہ اکثر و بیشتر امان سے اسکے سوال سمجھنے آتی ہی رہتی تھی۔۔۔

ہاں اب ٹھیک ہے۔۔۔امان نے اسکے ہاتھ سے جرنل پکڑتے اسے ایک نظر دیکھ کر جرنل واپس اسے پکڑایا تو وہ اگلا سوال لکھتی اسے حل کرنے لگی۔۔۔۔۔

ویسے ایک بات پوچھوں آپ سے امان بھائی۔۔سوال حل کرتے کرتے وہ بالپوائنٹ ہونٹوں میں دابے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ہمم پوچھوں وہ ہنوز سٹڈی ٹیبل پر جھکا اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔آپ سی اے نہیں کر پائے لیکن پھر بھی اتنے تعلیم یافتہ تو ہیں نا کہ کہیں بھی کسی جگہ پر آپکو اچھی جاب

مل جاتی۔۔۔کسی کالج میں ٹیچنگ کی یا کسی کوچنگ میں نہیں تو کسی بھی اچھی کمپنی میں۔۔۔لیکن آپ نے یہ ساری چوائسز چھوڑ کر چائے کا ٹھیلہ ہی کیوں لگایا۔۔۔ مطلب اس سے بہتر آپشنز تھے نا آپکے پاس۔۔۔مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا جب خاندان والے آپکے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں۔۔۔یا آپکی ڈگری اور متضاد کام کو لے کر تضحیک آمیز باتیں کرتے ہیں۔۔۔وہ سر جھکائے کاغذ پر آری ترچھی لکیریں کھینچتی بلآخر اپنے دل میں پنپتا سوال پوچھ ہی بیٹھی جو اسے تب سے پریشان کر رہا تھا جب سے اسنے چائے کا ٹھیلہ لگایا تھا۔۔۔تب سے ہی لوگ امان کے بارے میں الٹا سیدھا بول رہے تھے کہ اتنا پڑھ لکھ کر یہ ہی سب کرنا تھا تو پڑھائی کا فائدہ۔۔۔اور کچھ خاندانی نالائق سٹوڈینٹس تو باقاعدہ اسکی مثالیں دے رہے تھے کہ جب اتنا پڑھ لکھ کر لگانا چائے کا ٹھیلہ ہی ہے تو وہ کیوں پڑھیں۔۔۔ اس ملک میں پڑھائی کا کوئی سکوپ نہیں ہے۔۔۔یہاں تھا پڑھا لکھا اور ان پڑھ برابر ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔

امان نے چونک کر اسے دیکھا جو الجھی الجھی سی خاصی مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ایک دلکش مسکراہٹ امان کے چہرے کو چھو گئی۔۔وہ کمر کرسی کی پشت سے ٹکاتا دونوں کہنیاں کرسی کی ہتیوں پر رکھتا انگلیاں باہم ملائے مسکرا کر اسے

دیکھنے لگا جو اسکی طرف دیکھنے کی بجائے نیچے جرنل پر لکیریں کھینچنے میں مصروف تھی۔۔۔

پھر گہری سانس خارج کرتا گویا ہوا۔۔۔

میرے خواب بہت اونچے ہیں عفرا جن کے لئے محنت بھی بہت درکار ہے۔۔۔نو سے پانچ کی جاب میرے خوابوں کو پورا نہیں کر سکتی اسکے لئے مجھے اپنا سٹارٹ آپ شروع کرنا تھا۔۔۔سٹارٹ آپ ہمیشہ وہی کامیاب ہوتے ہیں جو صفر سے شروع کئے جائیں۔۔کیونکہ ان میں گرنے کا ڈر نہیں ہوتا۔۔۔کیونکہ صفر سے نیچے کچھ ہوتا ہی نہیں۔۔۔یہ میرا مستقل پیشہ نہیں ہے عفرا یہ میری شروعات ہے۔۔۔یہ میری جڑ ہے۔۔۔یہ میری کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے۔۔۔اور جب بھی آپ پہلا قدم اٹھاتے ہو پہلی سیڑھی چڑھتے ہو یا کچھ الگ کرنے کی کوشیش کرتے ہو تو لوگوں سے ہضم نہیں ہوتا۔۔۔اور کیوں ہضم نہیں ہوتا اسے زرا گہرائی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔۔۔اسی سے نوے فیصد لوگ ہمارے ارد گرد ایسے ہیں جو ایک ہی سوچ پر کاربند ہے۔۔جنکے نظریات میں لچک کی کوئی گنجائش نہیں۔۔۔۔۔

جو ان نظریات کو سب سے اہم جانتے ہیں جو باپ دادا سے چلتے آرہے ہیں۔۔۔وہ اسی سوچ پر کاربند ہے جو بچپن میں انکے کچے ذہنوں میں ڈالی گئی۔۔۔ایسے لوگوں کی اپنی کوئی رائے نہیں ہوتی نا وہ سیلف امرومنٹ کا سفر شروع کر کے خود میں بدلاو

لاتے ہیں۔۔۔ایسے لوگوں کی سب سے خطرناک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں انہیں سب پتہ ہے اگر کوئی انہیں سمجھانے کی کوشیش بھی کرے تو وہ کہیں گے پتہ پتہ میں سب جانتا ہوں مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔حالانکہ ایک اچھا انسان وہی ہوتا ہے جس میں زندگی کے ہر مقام پر سیکھنے کی سمجھنے کی صلاحیت موجود ہو۔۔۔جو اپنی ایک رائے پر ڈٹ نا جائے بلکہ اسے جہاں سے جو ملے اسے جذب کرنے کی کوشیش کرے۔۔۔۔

جیسے لوگوں کی ایک سب سے پختہ سوچ کہ جسکے پاس سرکاری نوکری ہے وہ کامیاب ہے۔۔۔جسکے پاس سرکاری نوکری نہیں اسکا مستقبل سیکیور نہیں۔۔۔ ایسے میں اگر کوئی پڑھا لکھا شخص انکے نظریات کے الٹ چلے یعنی کے جیسے میں نے چھوٹے لیول سے اپنا سٹارٹ آپ شروع کرنے کی کوشیش کی تو ایسے لوگوں کا ذہن اسی چیز کے گرد اس قدر پختہ ہو چکا ہوتا کہ وہ کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ بڑا بے وقوف بندہ ہی کوئی نہیں۔۔۔اسے یہ نہیں یہ کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔ایسے لوگوں کی باتوں پر ہرٹ نہیں ہوتے نا ہی انہیں سر پر سوار کرتے ہیں کیونکہ ایسے لوگوں کو سمجھانا ہمارا کام نہیں ہے۔۔۔ محض اپنے کام پر فوکس کرنا ہمارا کام ہے۔۔۔ایسی صورتحال میں ہم محض ایک کام کر سکتے ہیں کہ اپنے کان بند کر لیں۔۔۔ایسی کڑوی باتوں اور زہریلے لفظوں کو جذب کرنے سے انکار کر دیں جو جو کہتا ہے اسے

اسکے حال پر چھوڑ دیں۔۔ورنہ ایسے الفاظوں کی کڑواہٹ انسان کی تخلیقی صلاحیت تباہ کر دیتی ہے اور اس چیز کا سب سے بہترین حل ہے کنارہ کشی۔۔کہ ایسے ٹاکسک لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی جائے۔۔۔کیونکہ ہم ان سے لڑ نہیں سکتے انہیں سمجھا نہیں سکتے اپنی ذات میں امپرومنٹ کا سفر ہر انسان کو خود طے کرنا پڑتا ہے۔۔۔اچھا ایک اور بات۔۔۔وہ کچھ یاد آنے پر محظوظ ہوتا زرا سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔عفرا بھی پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

ایسے لوگ ایسا صرف تب تک کرتے ہیں جب تک آپ کامیاب ہو نہیں جاتے۔۔۔لیکن جیسے ہی آپ کامیاب ہوتے ہو ایسے لوگ فورا سے اپنی بات سے پھر جاتے ہیں۔۔پھر وہ سب کو آپکی مثالیں دیتے ہیں اور بالخصوص اپنے بچوں کو کہ جب وہ کر سکتا ہے تو تم کیوں نہیں۔۔۔اسے کیا سرخاب کے پر لگے ہیں۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔

حالانکہ کامیابی ایک دن میں نہیں ملتی اسکے لئے جان مارنی پڑتی ہے۔۔۔اور تم دیکھو گی عفرا انہیں لوگوں کو جو آج مجھ پر فقرے کس رہے ہیں وہی کل میری مثالیں دیں گے۔۔۔ابھی تو یہ میرے کیریئر کی شروعات ہے پر یہ دیکھو انشااللہ اگر اللہ نے چاہا تو ایک دن سی اے چائے والا کے ٹھیلے کو اس خوبصورت سے ٹی پوائنٹ میں بدلوں گا۔۔۔اسنے عفرا کی جانب ایک کاغذ بڑھایا جس پر ایک بہت ہی خوبصورت

عمارت کا نقشہ تھا۔۔۔اور یہ میرا اینڈ آف دا گول نہیں ہے کیونکہ میرا خواب محض یہاں تک نہیں ہے اسکے بعد انشااللہ پاکستان کے ہر شہر میں سی اے چائے والا کی ایک برانچ ہو گیٔ۔۔۔میں اس چیز کو اپنی برینڈ بناوں گا اور میں یہ کر کے دکھاوں گا۔۔۔کیونکہ میں محنت سے نہیں گھبراتا۔۔۔میں اپنے اس سٹارٹ آپ کو کامیاب بنانے میں دن رات ایک کر دوں گا۔۔۔کیونکہ سٹارٹ آپ قائم کرنا جان جوکھوں کا کام ہوتا ہے لیکن اگر ایک دفعہ قائم ہو جائیں تو نسلیں بیٹھ کر راج کرتی ہیں۔۔۔کچھ ہوتے ہیں جنہیں سب کچھ وراثت میں ملتا ہے جو انشااللہ میری آنے والی نسل کو ملے گا لیکن کچھ ہوتے ہیں جو مجھ جیسے ہوتے ہیں سیلف میڈ جو حالات پر سمجھوتا نہیں کرتے۔۔۔اور حالات پر سمجھوتا کسی کو بھی نہیں کرنا چاہیے۔۔۔اللہ نے ہمیں حالات سے سمجھوتا کرنے کے لئے دنیا میں نہیں بھیجا۔۔۔اللہ نے ہمیں دنیا میں بھیجا ہے یہاں چھپے رازوں کو افشاں کرنے کے لئے۔۔۔۔جسکا حکم قرآن میں بھی آیا ہے۔۔۔دماغ اللہ نے ہمیں کیوں دیا ہے کہ ہم نیٹ فلکس دیکھیں سوشل میڈیا سکرول کر کے لوگوں کی مضنوعی زندگیاں دیکھ کر اپنی محرومیوں پر آنسو بہایں۔۔۔اپنا وقت ضائع کریں۔۔۔نہیں اس نے ہمیں اس دنیا میں عقل دے کر بڑے بڑے کام کرنے کو بھیجا ہے۔۔۔کہتے ہیں محنت میں عظمت ہے اور محنتی لوگ اللہ کو پسند ہے۔۔۔خود کو ایک بہترین شکل دینے کے لئے خود کو تراشنا

پڑتا ہے۔۔۔اور تراشنے کے لئے رگڑیں کھانی پڑتی ہیں۔۔۔میری خواہش ہے کے پاکستان کے ہر گھر سے ایک سٹارٹ آپ نکلے۔۔۔ہر شخص میں ٹیلنٹ ہے کسی نا کسی چیز کا۔۔بس اس چیز کو اس ٹیلنٹ کو سوشل میڈیا کی طاقت سے جوڑ دو۔۔۔ اس چیز کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرو بس۔۔جیسے کوئی کوکنگ میں ماہر ہے تو کوئی سلائی میں کسی کو گھر داری میں دلچسپی ہے تو کسی کو بزنس میں۔۔۔کوئی لوگوں کو ڈیل اچھے سے کر لیتا ہے۔۔کسی کی کمیونیکیشن سکل بہت اچھی ہے بس اپنی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیے۔۔۔خود کو زنگ نہیں لگانا چاہیے۔۔۔ہر دن ایک نئی کوشیش کرنی چاہی۔۔۔لوگوں کو انکے حال پر چھوڑ کر۔۔۔کیونکہ رسول اکرم کا فرمان ہے کہ تباہ ہے وہ شخص جسکی زندگی کا اگلا دن اسکی زندگی کے گزشتہ دن جیسا ہو۔۔۔یعنی ہر روز کچھ نیا سیکھنا چاہیے۔۔۔جیسے اگر بھاگ نہیں سکتے تو چلنے لگو چل نہیں سکتے تو گھٹنوں کے بل چلو گھٹنوں کے بل نہیں چل سکتے تو رینگنے لگو لیکن ایک جگہ بیٹھے مت رہو۔۔۔کچھ نا کچھ ضرور کرو۔۔۔میں محنت کر رہا ہوں اور یہ ثابت کرنے کی کوشیش کر رہا ہوں کہ کوئی کام چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔۔۔میں نے اپنے کان بند کر لئے ہیں اس لئے لوگوں کی منفی باتوں کا مجھ پر اثر نہیں ہوتا اس لئے میرا مشورہ تمہیں بھی یہ ہی ہے کہ تم بھی ایسی باتوں پر کان بند کر دو۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔عفرا سانس روکے اسے بس سن

رہی تھی۔۔۔اسکا زندگی کو لے کر مشاہدہ کتنا گہرا تھا وہ قائل ہونے لگی تھی۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے منظر بدلہ اور وہ وہیں اس کمرے میں تنہا کھڑی تھی۔۔۔پتہ نہیں انکا یہ پیارا سا رشتہ وقت اور حالات کی گرد میں کہاں دب گیا تھا۔۔۔یہ چھ مہینے پہلے کی بات تھی جب اسنے ابھی چائے کا ٹھیلہ لگانا شروع کیا تھا اور چھ ماہ کے اندر اندر اسنے اپنے اس ٹھیلے کو ایک اچھی دکان میں بدل لیا تھا اور وہ پر امید تھی کہ وہ شخص قول کا پکا ہے اور اسکا مستقبل بہت تابناک ہے۔۔۔اس شخص کو یاد کر کے ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹا۔۔۔وہ شخص ہمیشہ سے ہی اسکے دل کے قریب تھا اسکا رول ماڈل تھا اب تو اس سے ایک بڑا پیارا سا رشتہ جڑ گیا تھا وہ اسی کے بارے میں سوچتی واپس بستر پر گئی اور آنکھوں پر بازو رکھ کر سونے کی کوشیش کرنے لگی۔۔۔۔۔

*****

ماں بس شادی ہو گئی ہے اب اس صلہ کو زیادہ سر پر چڑھانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ مانا کے شادی کے وقت ہماری ایک نہیں چلی لیکن ہم یوں ہاتھ ہر ہاتھ دھڑ کر نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔ابھی سے اسے کھینچ کر رکھیں گی تو سیٹ رہے گی ورنہ سر چڑھ کر ناچنے لگے گی۔۔۔۔اب آپ یہ ہی دیکھ لیں۔۔۔دن کے دس بج رہے ہیں غضب خدا کا مگر وہ ابھی تک اٹھی نہیں۔۔۔یہ سارے کام یہاں نہیں چلیں گے۔۔۔وہ

تینوں بہنیں لاونج میں ماں کے پاس ہی بیٹھیں اپنی اپنی رائے دے رہیں تھیں۔۔ تانیہ اور ثانیہ صوفے پر ماں کے دائیں بائیں براجمان تھیں جبکہ کرن انکے پاس ہی نیچے بیٹھی ثانیہ کی دو سالہ بیٹی کیساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔

بالاج صبح ہی بناصلہ کو جگائے تیار ہو کر آفس کے لئے نکل گیا تھا مگر وہ مہارانی ابھی تک نہیں اٹھی تھی تبھی وہ تینوں ماں کے ساتھ سر جوڑے اسکی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھیں۔۔۔وہاں سے دائیں جانب جا کر زرا اندر جھانکو تو وہاں صلہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے نم بال سلجھا رہی تھی۔۔۔وہ ابھی ابھی سو کر اٹھی تھی۔۔۔۔

اٹھتے ہی اسنے بالاج کی غیر موجودگی محسوس کر کے اسے میسج کیا۔۔۔جسکے جواب میں وہ اسے بتا چکا تھا کہ آج کسی اہم کام کی وجہ سے اسے آفس جانا پڑا تھا لحاظہ وہ اسکا انتظار نا کرے اور ناشتہ کر لے۔۔۔لیکن اب اسکے بغیر اسے کمرے میں رہنا یا کمرے سے باہر نکلنا نہایت عجیب لگ رہا تھا سسرال والوں کے ساتھ اسکی کوئی خاص سلام دعا نا تھی۔۔۔عجیب اجنبیت سی تھی دونوں طرف سے جسے نا دوسری طرف سے پاٹا گیا اور نا اسکی طرف سے ہی کوشیش کی گئی۔۔۔یا یہ کہا جائے کے بالاج کی موجودگی میں صلہ کو اسکی ضرورت ہی محسوس نا ہوئی تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔ لیکن اب اسے بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ایک گہرا سانس خارج کر کے آنچل کندھے پر ڈال کر اسنے اپنا آئینے میں ایک طائرانہ جائزہ لیا۔۔نیلے اور سیاہ لان کے

پرنٹڈ سٹائلش سوٹ میں ملبوس لائٹ سا میک آپ کئے بالوں کو ہاف کیچر میں مقید کئے آنچل شانوں پر پھیلائے وہ اپنی تیاری سے مطمئین ہو کر کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

اسے کمرے سے باہر آتا دیکھ تانیہ نے کرن کو آنکھ سے کوئی اشارہ کیا جسے سمجھتی ہی وہ جھٹ سے اٹھ کر باہر نکل گئی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔اسنے لاونج میں آتے مسکرا کر سب کو باآواز بلند سلام کیا۔۔۔ جسکے جواب میں تائی جان نے اسے سخت نگاہوں سے دیکھا اور نگاہیں واپس سامنے چلتی سکریں پر مرکوز کر دیں۔۔۔جبکے ثانیہ اور تانیہ نے تو اسکی طرف دیکھنے کی بھی ضرورت محسوس نا کی۔۔۔

صلہ کی مسکراہٹ پھیکی پڑنے لگی ان لوگوں کے رویے نے اسے خاصا دلبرداشتہ کر دیا تھا اسے وہاں کھڑا ہونا نہایت غیر اہم لگا۔۔۔وہ مایوس ہوتی خاموشی سے وہاں سے نکل آئی۔۔۔

ایک پہلے ہی دیر سے اٹھی تھی اوپر سے ان لوگوں کا ایسا خشک رویہ۔۔۔وہ کڑھتی ہوئی کچن میں آئی۔۔۔بھوک سے پیٹ میں بل پڑنے لگے تھے۔۔۔اسنے غصے سے ماتھے پر بل سجائے فریج کھولی۔۔۔وہ لوگ ایک لمحے میں اسکا موڈ خراب کر

چکیں تھیں۔۔۔لیکن یہ کیا۔۔۔فریج خالی پڑی تھی۔۔۔نااندر سالن تھانا گندھا ہوا آٹااور ناہی دودھ کہ ایک کپ چائے ہی بنا لیتی۔۔۔۔

وہ پیچ وتاب کھاتی وہیں کھڑی تھی۔۔۔واپس ان لوگوں کے پاس جانا نہیں چاہتی تھی اور بھوک سے بھی برا حال تھا۔۔۔بلا خر جھنجھلاتے ہوئے وہ واپس لاونج میں آئی۔۔۔

وہ تائی جان میں ناشتہ کیا کروں۔۔۔ہاتھ مسلتے انگلیاں چٹخاتے وہ خاصی دقت سے گویا ہوئی۔۔۔کتنا مشکل لگ رہا تھا یہ کام۔۔۔

کچن میں جا کر کچھ بھی بنا کر کھالو بی بی۔۔۔اب کیا میں تمہیں نوالے توڑ توڑ کر کھلاوں۔۔۔لٹھ مار انداز میں جواب موصول ہوا البتہ انکی نگاہیں ہنوز ٹی وی سکرین پر مرکوز تھیں۔۔۔

اس عزت افزائی پر بے ساختہ صلہ نے تھوک نگلا۔۔۔وہ تائی جان وہ کچن میں سالن نہیں ہے۔۔۔ہونٹ چباتے اسنے پھر سے ہمت کی۔۔۔

ہاں سالن ختم ہو گیا تھا تم ایک کام کرو پراٹھا بنا کر چائے کیساتھ یا اچار کیساتھ کھا لو۔۔۔

ابکی بار کہنے والی ثانیہ تھی جبکہ ثانیہ اور کرن ہنوز اسے نظر انداز کئے ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

صلہ کی اب ہمت جواب دینے لگی تھی۔۔۔ایسی صورتحال اسے زندگی میں پہلی مرتبہ پیش آئی تھی۔۔۔وہ کچن میں آٹا بھی نہیں ہے۔۔۔

تو گوندھ لو ناوہیں نیچے کنستر میں پڑا ہے۔۔۔تانیہ نے اسے چمکتی نگاہوں سے دیکھتے کہا۔۔۔

صلہ نم آنکھوں سمیت کھڑی انہیں دیکھتی رہی۔۔۔

اس میں ہمت ناپچی تھی یہ کہنے کی کہ وہاں تو دودھ بھی نہیں۔۔۔وہ سب اسے بھرپور نظرانداز کئے ٹی وی دیکھتیں ہستے ہوئے کسی بات پر تبصرہ کرنے لگی تھیں۔۔۔وہ کچھ دیر وہاں کھڑی آنسو ضبط کرتی رہی پھر ایک جھٹکے سے پلٹتی بے ساختہ بہہ جانے والے آنسو صاف کرتی دھپ دھپ کرتی سیڑھیاں اتر کر نیچے چلے گئی۔۔۔

پیچھے سب نے اسے دیکھتے سر جھٹکا۔۔۔تانیہ اور کرن ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتیں مسکرادیں جیسے اپنی کارستانی پر بہت خوش ہوں۔۔۔

****

عفرا کی آنکھ فجر کی پہلی اذان کیساتھ ہی کھل گئی تھی۔۔اٹھتے ہی اسنے وضو کیا اور نماز ادا کرنے کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگی۔۔۔وہ ہنوز کمرے میں تنہا تھی مطلب امان ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا۔۔۔قرآن پاک کی تلاوت کرکے وہ گھر

کے اس کچے صحن میں آ گئی جہاں خالہ نے اپنا ہوم گارڈن بنایا تھا۔۔۔ کتنی ہی دیر وہ وہاں مختلف آیات کا ورد کرتی چہل قدمی کرتی رہی۔۔۔چار سو روشنی پھیلنے لگی تو وہ بھی اندر آ گی جہاں کچن سے اسے کھٹر پٹر کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔ارے خالہ آپ باہر آئیں ناشتہ میں بناتی ہوں۔۔۔اسنے کچن میں آتے ہی کاونٹر ٹاپ کے پاس کھڑی خالہ کو کندھوں سے تھامتے کچن سے باہر نکالنا چاہا۔۔۔

ارے بیٹا میں۔۔۔کوئی ارے ورے نہیں خالہ۔۔۔میرے ہوتے ہوئے آپ ناشتہ بنائیں گی تو فائدہ میرے یہاں ہونے کا۔۔۔آپ نے سوچا بھی کیسے کہ جب میں اپنی موجودگی میں امی کو کچن میں نہیں جانے دیتی تو آپکو جانے دوں گی۔۔۔ اسنے خالہ کی ایک نا سنتے انہیں کچن سے باہر بھیج کر ہی دم لیا وہ اسے ہزاروں دعائیں دیتی کچن سے چلی گئیں۔۔۔۔

اسلام علیکم امی۔۔۔انہاک سے پڑا تھا بناتے اسکے کانوں میں آواز پڑی تو اسکا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔تو مطلب وہ گھر آ گیا تھا۔۔۔

اسنے ترچھی نگاہوں سے کچن سے باہر دیکھا جہاں وہ جھک کر ماں سے مل رہا تھا۔۔۔ خالہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھیں۔۔۔امی میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔وہ مسکرا کر کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ تھکن اسکے چہرے سے ہویدہ تھی غالباً دو دن وہ خاصا بے آرام رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ ناشتے کی ٹرے تھامے باہر آئی اور ناشتے کی ٹرے ان کے سامنے میز پر رکھی۔۔۔۔۔

جاو بیٹا امان کو بھی ناشتے کے لئے بلا لاو۔۔۔ خالہ نے ٹرے سے ناشتہ نکال کر میز پر چنتے مصروف سے انداز میں اسے کہا جبکہ وہ خالہ کی بات سن کر گومگو کی کیفیت میں وہیں کھڑی سوچتی رہی کے اسے کمرے میں جانا چاہیے یا نہیں۔۔۔

جاو بیٹا۔۔۔ خالہ نے ناشتہ میز پر رکھ کر اسکی جانب دیکھتے پھر سے کہا تو وہ مرتے کیا نا کرتے کے مصداق چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنی کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔ کمرے کی طرف بڑھتے اسکے قدم من من بھاری ہونے لگے تھے۔۔۔

****

صلہ کا دماغ جھنجھنا رہا تھا۔۔۔ غصہ حد سے سوا تھا۔۔۔ وہ خراب موڈ کیساتھ سیڑھیاں اتر کر اندر لاونج میں آئی جہاں ماں محلے کے چند بچوں سے عربی کا سبق سن کر انہیں چھٹی دے رہی تھی۔۔۔

صلہ کو یوں منہ پھلا کر اندر داخل ہوتا دیکھ وہ خاموشی سے اسکے انداز و اطوار کا جائزہ لینے لگی جو بنا کسی سے بات کئے سیدھا جا کر سنکل صوفے پر بیٹھتی سر ہاتھ میں تھام گئی۔۔۔

ماں نے بچوں کے وہاں سے جانے کا انتظار کیا اور انکے جاتے ہی وہ بیٹی کی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔۔

کیا بات ہے صلہ سب ٹھیک تو ہے۔۔۔ماں پلیز مجھے ناشتہ بنادیں بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔وہ نڑوتھے پن سے بھرائی آنکھوں سے ماں کو دیکھتے گویا ہوئی۔۔۔۔

ماں نے اسے دیکھتے ایک گہری سانس خارج کی اور اٹھ کھڑی ہوئیں مزید کچھ بھی اس سے پوچھنے سے انہوں نے گریز کیا۔۔۔ حتی کہ وہ اسے یہ تک نا کہہ سکی کہ بیٹا ابھی تو شروعات ہے ابھی سے تھکنے لگی تو آگے کیا کرو گی۔۔۔لیکن بیٹی کو اس حال میں دیکھنا بھی انکے بس سے باہر تھا۔۔۔ لیکن اس معاملے میں وہ تھیں بھی بے بس صلہ کے لئے محض دعا ہی کر سکتی تھیں کہ یہ انتخاب اسکا اپنا تھا۔۔۔

اسکے لئے ناشتہ بنا کر انہوں نے ناشتہ لا کر اسکے سامنے میز پر رکھا اور خاموشی سے اندر چلی گئیں۔۔۔وہ اسے ان حالات میں کوئی بھی شہہ دینے کے حق میں نا تھی۔۔۔۔انتخاب اسنے خود کیا تھا تو اسے نباہ بھی کرنا آنا چاہیے تھا۔۔۔

جبکہ پیچھے وہ ایک نظر ماں کو اندر جاتا دیکھ کر دلبرداشتہ سی ناشتہ کرنے لگی۔۔۔ سر یکدم ہی درد کرنے لگا تھا

******

جاوبیٹا۔۔۔خالہ نے ناشتہ میز پر رکھ کر اسکی جانب دیکھتے پھر سے کہا تو عفرا مرتے کیا نا کرتے کے مصداق چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔کمرے کی طرف بڑھتے اسکے قدم من من بھاری ہونے لگے تھے۔۔۔

دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اسنے کچھ دیر سوچا۔۔۔دروازے پر دستک دینے کے لئے اٹھایا جانے والا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔۔۔

کیا مجھے اندر جانے سے پہلے دستک دینی چاہیے یا نہیں۔۔۔

افف۔۔۔کیا مصیبت ہے۔۔۔وہ اچھا خاصا جھنجھلائی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔

امان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا فریش سا سفید کلف لگے کرتا شلوار میں ملبوس گیلے بال اچھے سے بنائے تیار سا اپنے کف لنکس بند کر رہا تھا۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ پلٹا۔۔۔دونوں کی نگاہیں ٹکرائی اور عفرا نے سرعت سے نظریں جھکا دیں۔۔۔

نکاح کے بعد یہ باقاعدہ طور پر دونوں کا پہلا آمنا سامنا تھا۔

امان نے بے چین ہوتے ماتھا مسلہ۔۔۔

وہ امان بھائی آپکو خالہ بلا رہی ہیں ناشتے کے۔۔۔۔ نظریں جھکائے وہ ہاتھ مسلتی آہستہ سے منمنا رہی تھی جب وہ ایک ہی جست میں اسکے پاس آتا اسکی بازو دبوچ کر اسے اپنی جانب متوجہ کر گیا۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔ پھر سے کہنا ذرا۔۔۔ وہ اپنی سرخ پڑتی نگاہیں اسکے چہرے پر گاڑے سختی سے گویا ہوا۔۔۔ عفرا تو حق دق سی اسکا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔ ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا اسنے بھلا۔۔۔ امان کا دماغ چیخ رہا تھا کہ مطلب اگر اس رشتے کو لے کر وہ تحفظات کا شکار تھا تو وہ بھی اس رشتے سے انکاری تھی۔۔۔

پچھلے دو دنوں کی بے آرامی اور اب اسکے منہ سے نکلتے لفظ بھائی نے جیسے اسکا دماغ گھما ہی ڈالا تھا۔۔۔

میری بازو چھوڑیں امان بھائی۔۔ مجھے دررررر۔۔۔

بھائی مائے فٹ۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ امان کا جارحانہ انداز دیکھتی پھر سے منمناتی وہ سرعت سے عفرا کی بات کاٹتا دھار کر اسکا بازو جھٹکتا پیچھے ہوا۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی اور سمبھلنے کو سٹڈی ٹیبل تھاما تو اسکے کورنر پر پڑا لیمپ زمین بوس ہو گیا۔۔۔

وہ مزید متوحش ہوتی کپکپا کر رہ گئی۔۔۔ آنسو پلکوں کی بار پھیلا نگتے بہہ نکلے۔۔۔۔

کیاہوا ہے یہاں۔۔۔امان کی ڈھاراور لیمپ کے گرنے کی آواز سنتے ہی خالہ سینے پر ہاتھ رکھے بعجلت اندر داخل ہوئی۔۔۔

لیکن عفرا کو کپکپاتے ہاتھوں سے سٹڈی کا کونہ پکڑے آنسو بہاتے دیکھ وہ سرعت سے اسکی جانب لپکیں۔۔۔عفرا بھی انہیں دیکھ کر حوصلہ پاتی انکے گلے لگتے سسک اٹھی۔۔۔

امان کیامسلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔کیا کہا ہے تم نے اسے۔۔۔خالہ اسے اپنے حصار میں لیتی سخت تادیبی نگاہوں سے اسے دیکھتی گویاہوئیں۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کہاماں۔۔۔جو کہا ہے آپکی لاڈلی نے کہا ہے۔۔۔وہ آنکھیں زور سے میچتاماتھے پر ہاتھ کی مٹھی بنا کر مارتا خود کو کمپوز کر کے بیڈ کی پائنتی پر بیٹھ کر جوتے پہننے لگا۔۔۔

وہ کبھی یوں اتنی جلدی ہائپر نہیں ہوتا تھا لیکن آج کل جو حالات چل رہے تھے اسے لگ رہا تھا کہ وہ خود پر اپنا کنٹرول کھوتا جارہا ہے۔۔۔

ڈھارنے کے بعد احساس ہوتے ہی وہ خاموش ہو گیا تھا جبکہ عفرا ہنوز خالہ کے گلے لگے آنسو بہارہی تھی۔۔۔

ایسا کیا کہہ دیا اسنے تمہیں وہ تمہیں ناشتے پر بلانے آئی تھی۔۔۔خالہ حیرانگی سے خود سے لپٹی صلہ کے بال سہلاتی امان کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

آپکو پتہ ہے کیاماں۔۔۔آپ نے اپنے بیٹے کیساتھ ساتھ بھانجی کیساتھ بھی زیادتی کردی۔۔۔

آپکو شادی سے پہلے اپنی بھانجی سے پوچھ لیناچاہیے تھاکہ کہیں اپنی بہن کی طرح اسے بھی تو مجھ میں سو عیب دکھائی نہیں دیتے۔۔۔پرافسوس آپ نے نہیں پوچھا اور بیچاری محترمہ کو قربانی دینی پڑی۔۔۔اور ایک پڑھا لکھا گوار۔۔۔۔

Enough is enough...

آپ صلہ کی بکواس کو مجھ سے نہیں جوڑ سکتے۔۔۔

امان جوتا پہن کر کھڑا ہوتاماں کے پاس آکر نہایت ٹھنڈے انداز میں کہہ رہا تھاجب عفرا کی برداشت جواب دے گی اور وہ ایک جھٹکے سے خالہ سے پیچھے ہٹتی اسکے مدمقابل آکر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی غرا اٹھی۔۔۔

بس بہت ہو چکا تھاوہ اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

امان نے اسی ٹھنڈے انداز سے اسکے اس روپ کو دیکھا جو غصے سے آنکھیں بڑی کئے اس سے بھرنے کو تیار کھڑی تھی۔۔۔

ایک طنزیہ مسکراہٹ نے اماں کے ہونٹوں کا احاطہ کیا۔۔

محترمہ عفرا صاحبہ یہ میں نہیں آپکی حرکتیں چیخ چیخ کر کہہ رہی ہیں۔۔۔کسی چھوٹے بچے سے بھی جا کر پوچھو نا تو وہ تمہیں بتادے گا کہ شوہر بھائی نہیں ہوتا اور اسے بھائی نہیں کہا جاتا۔۔۔

وہ شاید اپنے پچھلے سبھی حوالہ جات بھول چکا تھا۔۔۔

بیٹا وہ بچی ہے ابھی نیا نیا یہ رشتہ جڑا ہے تو زبان سے پھسل گیا ہو گیا یہ کوئی اتنی بڑی بات۔۔۔خالہ اب بات کہ تہہ میں پہنچی تھی کے عفرا کے کمرے میں آنے کے بعد کیا ہوا ہو گا تبھی رسانیت سے اسے سمجھانے لگی جب وہ سرعت سے انکی بات کاٹ گیا۔۔۔

امی اگر یہ بچی ہے تو اسے فیڈر لا کر دیں نا پھر ننھی کا کی کو۔۔۔اور یہ ننھی کا کی پھر یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔

اب آپ بدلحاظی پر اتر رہے ہیں مسٹر امان صاحب۔۔۔وہ بھی سینے پر بازو باندھتی میدان میں کود ی اگر وہ ہی پچھلہ ہر حوالہ بھلائے بدلحاظی پر اتر رہا تھا تو یقیناً لحاظ تو وہ بھی نہیں رکھنے والی تھی۔۔۔

اس کو میری بدلحاظی کا نام دے کر اس بدلحاظی نامے چغے میں تم اپنی حرکتوں کو لپیٹ کر انہیں جسٹیفائی نہیں کر سکتی۔۔۔سچ تو یہ ہی ہے نا کہ تم ایک ناپسندیدہ رشتے۔۔۔

سچ کو ڈیفائن کرنے والے آپ ہوتے کون ہیں۔۔وہ اسکی بات کاٹتی دو قدم آگے بڑھ کر اسکے مد مقابل آئی۔۔۔آخر اسی شخص نے اسے اپنے حق کے لئے بولنا سیکھایا تھا وہ کیسے بنا لڑے ہار مان لیتی۔۔۔اور کس بنیاد پر۔۔۔کس بنیاد پر آپ یہ سچ ڈیفائن کر رہے ہیں۔۔

کہنے کو تو میں بھی کہہ سکتی ہوں۔۔۔کیونکہ حرکتیں تو آپکی بھی ایسی ہی ہیں کہ آپ میری بہن کے رشتے سے انکار کا جوگ لے کر اسے انا کا مسلہ بنا کر اپنی کھولن اس انداز میں مجھ پر نکال رہے ہیں۔۔۔

میرے ساتھ فضولیات پر اترنے سے گریز کرنا عفرا۔۔۔وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتا چبا چبا کر گویا ہوا۔۔۔وہ اسکی دکھتی رگ ہر ہاتھ رکھے اسے ٹیز کر رہی تھی۔۔

کہاں پسند آنا تھا اسے عفرا کا یہ انداز۔۔۔۔اسکا بلبلا جانا فطری تھا۔۔۔

میرے ایک بھائی کہنے کو آپ نے انا کا مسلہ بنا لیا اور جو آپ ابھی تک کرتے آئے ہیں۔۔۔اسے آپ کس طرح سے جسٹیفائی کریں گے۔۔

وہ کونسا شخص ہوتا ہو گا جو شادی کی پہلی رات ہی فرار کا راستہ اختیار کرتا گھر سے ہی غائب ہو جائے۔۔۔جو اپنے ہی ولیمے پر سب سے آخر میں پہنچے۔۔۔بولیے۔۔۔کریئے اپنے ان اعمال کو جسٹیفائی۔۔۔

امان صاحب میں حساب لینے پر آئی نا تو بہت سے کھاتے آپکی طرف کھل جائیں گئے ۔۔اور آپ بات کرتے ہیں میری حرکتوں کی۔۔۔

آپ نہیں میں آپکو سچ بتاتی ہوں اور سچ یہ ہے کہ آپ نے صلہ کے۔۔۔

بسسس۔۔۔۔بسس بہت ہو گی یہ بکواس۔۔۔۔

ان دونوں کو یوں ایک دوسرے کے روبرو کھڑا دیکھ خالہ غصے سے گویا ہوئیں۔۔۔

یہیں ختم کرو یہ سب اور خبردار اگر دوبارہ تم دونوں میں سے کسی کی زبان پر بھی صلہ کا نام آیا تو۔۔۔۔

میں ہر گز برداشت نہیں کروں گی تم دونوں کی یہ بچگانہ حرکتیں۔۔۔وہ بچی اب شادی شدہ ہے۔۔۔اپنے شوہر کے ساتھ خوش ہے اور تم دونوں اسکا نام لے لے کر خود بے سکون ہوتے اب اپنا رشتہ خراب کرو گئے۔۔۔عقل نام کی چیز نہیں ہے کیا تم دونوں میں۔۔۔

خالہ غصے میں کھولتی ان دونوں پر چڑھ دوڑیں تھیں جسکے بعد ان دونوں کی چلتی زبانیں بند ہوا ٹھیں۔۔۔۔۔۔یہ بات آپ اپنی بھانجی کو سمجھائیں۔۔۔

امان سر جھٹکتا سٹڈی ٹیبل سے کوئی کاغذات اٹھانے لگا۔۔۔

عفرا کے تو سر پر لگی تلووں پر بجھی۔۔۔یہ بات تو میں بھی کہہ سکتی ہوں کیونکہ اس بات کی زیادہ ضرورت آپکو ہے۔۔۔۔

امان نے کاغذات اٹھا کر خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا البتہ ماں کو گھورتا پا کر کچھ کہنے سے گریز کرتے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

کہاں جا رہے ہو۔۔۔ناشتہ تو کرتے جاو۔۔۔

اسے بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا دیکھ ماں نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔

پیٹ بھر گیا میرا صبح ہی صبح اس مکالمہ بازی سے اس محترمہ کو کروائیں ناشتہ۔۔۔وہ بنا پلٹے ہی کہتا بیرونی دروازہ عبور کر گیا۔۔۔

جبکہ اسکے گھر سے نکلتے ہی عفرا نے آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔دو آنسو ٹوٹ کر آنکھوں سے پھسلتے گالوں رہتے چلے گے۔۔۔

اسے اپنے الفاظوں پر پشیمانی ہونے لگی تھی۔۔۔اسکے باعث وہ بھوکا ہی گھر سے نکل گیا تھا۔۔

سوری خالہ۔۔۔خالہ کو اپنی جانب دیکھتا پا وہ پشیمانی سے گویا ہوئی۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا ہو جاتا ہے۔۔۔اسکا بھی دماغ خراب ہے ابھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

خالہ نے اسکی اتری صورت دیکھ اسکی کمر سہلاتے اسے حوصلہ دیا۔۔۔

خالہ لیکن میں نے بھی بدتمیزی کر دی۔۔۔وہ پشیمان تھی اور اسکی پشیمانی اسکے چہرے سے ہویدہ تھی۔۔۔

آئندہ خیال رکھنا بچے۔۔۔یہ جسقدر نازک رشتہ ہے اسکی نزاکت کو سمجھنے کی کوشیش کرو۔۔۔میاں بیوی میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں لیکن جھگڑا کسی بھی نوعیت کا ہو اس میں پچھلا کوئی حوالہ شامل نہیں ہونا چاہیے۔۔۔اور صلہ کا تو بالکل نہیں۔۔۔ورنہ یہ حوالہ تم دونوں کے رشتے کی خوبصورتی کو نگل جائے گا۔۔۔

تم ایک نازک موڑ پر کھڑی ہو عفرا جہاں نا تم بہن چھوڑ سکتی ہو اور نا ہی شوہر تو دونوں رشتوں کو سمجھداری سے آگے لے کر چلنا ہے تمہیں۔۔۔

وہ پریشانی سے ہونٹ چباتی سر ہاں میں ہلا گئ۔۔۔

چلو آو ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔خالہ کمرے سے نکلتیں باہر ناشتے کی میز کی طرف آئیں۔۔۔

خالہ وہ میری وجہ سے بنا ناشتہ کئے بھوکے پیٹ ہی چلے گئے۔۔۔وہ دروازے کی جانب دیکھتی اداسی سے گویا ہوئی۔۔۔

وہیں ناشتہ کر لے گا وہ بیٹا۔۔تم ناشتہ کرو۔۔۔

خالہ نے کرسی پر بیٹھتے ناشتہ اسکے سامنے رکھا وہ ابھی تک ہنوز کھڑی غیر دماغی سے بیرونی دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

خالہ میرا وہ مطلب نہیں تھا جو امان نے لیا۔۔۔انہیں بھائی کہنے کی عادت اتنی پختہ ہے کہ خود ہی زبان سے پھسل گیا۔۔۔

وہ ابھی تک غیر دماغ تھی۔۔۔کھوئی کھوئی سی۔۔۔جیسے ابھی تک اسی واقعہ کے حصار میں ہو۔۔۔وہ حساس تھی خالہ جانتی تھیں اسی لئے اسکا کھویا کھویا سا انداز دیکھتیں مسکرادی۔۔۔

بیٹھِ جاو عفرا بھول جاو اس بات کو اور ناشتہ کرو۔۔۔

مگر خالہ وہ۔۔۔اسکی شاید ابھی تک تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔۔بچے تم بے چین ہو نا تو یاد رکھنا تم سے جھگڑا کر کے سکون میں وہ بھی نہیں ہے۔۔۔شام میں گھر آئے تو دونوں صلح کر لینا بس بات ختم۔۔۔ناخود پریشان رہو نا دوسرے کو رہنے دو۔۔۔

اور اب کوئی بات نہیں سکون سے بیٹھو اور ناشتہ کرو۔۔۔

خالہ نے جیسے چٹکیوں میں اسکا مسلہ سلجھاتے اسے کچھ کہنے کو لب کھولتے دیکھ اسے خاموش کرواتے بیٹھ کر ناشتہ کرنے کو کہا اور خود بھی ناشتہ کرنے لگیں۔۔۔

وہ خالہ کی بات سن کر الجھی الجھی سی وہیں بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

*****

ماں ظہر کی نماز ادا کرنے کی غرض سے کمرے سے باہر نکلیں تو ناشتے کے خالی برتن وہیں میز پر پڑے تھے البتہ صلہ وہاں نہیں تھیں۔۔۔انہوں نے برتن اٹھا کر کچن میں رکھے غالباً صلہ واپس اوپر جا چکی تھی لیکن جب وہ اپنے کمرے میں واپس جانے

لگیں تو انہیں عفرا اور صلہ کے کمرے سے کوئی آواز آئی تو بے ساختہ انکے قدم اس کمرے کی جانب بڑھے۔۔۔

صلہ تم ابھی تک یہاں ہو واپس گئی نہیں۔۔۔وہ صلہ کو آرے تڑچھے انداز میں بیڈ پر لیٹے میوزک سنتے دیکھ کر حیرانگی سے مستفسر ہوئیں۔۔۔صلہ بھی ماں کو دیکھ کر موبائل بند کر کے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

ماں شام میں بالاج آئے گا تو چلے جاوں گی۔۔۔مجھ سے نہیں تائی اور انکی بیٹیوں کی سڑی شکلیں دیکھی جاتیں۔۔۔وہ منہ بنا کر ناک سے مکھی اڑاتی گویا ہوئی۔۔

اور ایسا کب تک چلے گا صلہ۔۔۔ماں چند قدم اندر آتیں آکر صوفے پر بیٹھیں۔۔۔

کیا مطلب ماں۔۔۔اسنے تھوک نگلتے ماں کو دیکھا۔۔۔

مطلب یہ کہ ایک لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ دن کے آدھے وقت سے بھی کم وقت رہتی ہے جبکہ سسرال والوں کے ساتھ اسے چوبیس گھنٹے رہنا ہوتا ہے۔۔۔اور ایسے کام نہیں چلتا جیسے تم چلانے کی کوشیش کر رہی ہو۔۔۔

اب جو بھی ہو وہ تمہارا سسرال ہے اور تمہیں وہیں پر رہنا ہے جتنی جلدی ہو سکے اس حقیقت کو قبول کرنے کی کوشیش کرو اور چلو شاباش اوپر اپنے گھر جاو۔۔۔ماں نے اسے نرمی سے سمجھانا چاہا جبکہ اوپر واپس ان ماں بیٹیوں کے سرد لہجے اور تادیبی نگاہوں کا سوچ کر ہی اسکا دل دھک دھک کرنے لگا۔۔۔

لیکن ماں۔۔۔کوئی لیکن ویکن نہیں صلہ۔۔۔چلو شاباش اپنے سسرال واپس جاو شادی کے بعد بیٹیاں سسرال میں ہی جچی لگتی ہیں مائیکے میں نہیں۔۔۔اور یہ کبھی مت بھولنا کہ یہ تمہارا اپنا انتخاب ہے۔۔اپنی بات کہہ کر ماں گھٹنوں پر وزن ڈالتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔جبکہ صلہ بھی پریشانی سے انہیں کمرے سے باہر نکلتا دیکھ اٹھ کر جوتا پہننے لگی۔۔۔

اسکا رتی برابر دل نہیں چاہ رہا تھا اوپر واپس جانے کو۔۔۔کاش کہ کوئی جادو کی چھڑی ہوتی جسے وہ گھماتی اور اپنے ان سرد ترین تاثرات والے سسرالی رشتوں سے کہیں دور چلی جاتی جہاں صرف وہ ہوتی اور بالاج ہوتا۔۔انکا پیارا سا گھر ہوتا اور خوشیاں ہی خوشیاں ہوتی۔۔۔یہ ہی سب سوچتے وہ مرے مرے قدم اٹھاتی واپس اوپر آئی۔۔۔صد شکر کہ لاونج میں کوئی نہیں تھا دوپہر کا وقت تھا اور شاید سبھی آرام کر رہے تھے لیکن لاونج کی بے ترتیبی دیکھ کر اسکا جی متلانے لگا۔۔۔اسکی ماں نفاست پسند تھی اور گھر میں زرا سی بھی بے ترتیبی نہیں پھیلنے دیتی تھی جبکہ یہاں چار چار عورتوں کی موجودگی میں ہر جانب بکھیرا ہی بکھیرا تھا۔۔۔

ارے آگی تم۔۔۔وہ سب کچھ نظر انداز کرتی آگے بڑھنے والی تھی جب تانیہ کی آواز نے اسکے قدم جکھڑے۔۔۔

چلو اچھا ہے آ ہی گئی ہو تو کچن میں برتن پڑے ہیں وہ دھو لو۔۔۔اور آئندہ امی کی اجازت کے بنا کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے وہ اسکے سامنے کھڑی نخوت سے گویا ہوئی جبکہ صلہ مٹھیاں میچے چند پل خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر بنا اسکی بات کا جواب دیئے آگے بڑھتی اپنے کمرے میں گئی اور دھار سے دروازہ بند کر لیا۔۔۔جبکہ صلہ کی یہ حرکت تانیہ پر گراں گزری تھی۔۔۔تمہارے تو ابھی کس بل نکلواتی ہوں۔۔۔وہ خطرناک عزائم لئے ماں کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔ہاں اسکے ابا کی ملازمہ ہوں ناجو انکے جوٹھے برتن دھوؤں۔۔۔حکم تو دیکھو کیسے چلا رہی تھی۔۔۔ابھی بالاج کی طبیعت سیٹ کرتی ہوں کہ وہ یہ سب کروانے کے لئے مجھے یہاں لایا تھا۔۔۔وہ غصے سے ہاتھ میں تھامے موبائل پر بالاج کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔

*****

دوپہر کے بعد سے صلہ کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔ناوہ کمرے سے باہر نکلی اور ناکسی اور نے اسکے کمرے میں آنے کی کوشیش کی۔۔۔وہ کمرے میں ہی جلے پیر کی بلی کی مانند ادھر سے ادھر چکراتی بالاج کی واپسی کی منتظر تھی۔۔۔وہ ہر کچھ دیر بعد اسے میسج کر کے اسکی واپسی کے بارے میں پوچھتی۔۔۔

پلیز بالاج جلدی گھر آجاواور آتے ہوئے کچھ اچھاسا کھانے کو لیتے آناب میرا بھوک سے براحال ہورہاہے۔۔۔آخری میسج بالاج کو سینڈ کرکے وہ کچھ دیر کے لئے بستر پر لیٹ گئ۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد بالاج کی گھر واپسی ہوئی۔۔اسکا موڈ نہایت خراب تھا۔۔۔صلہ کی زبانی وہ آج صبح کا سارا معاملہ جان چکا تھا۔۔۔

اسنے ہاتھ میں تھاما کھانے کا شاپر کچن میں رکھااور خود لاونج میں آگیا۔۔۔وہ تینوں بہنیں وہیں ماں کے پاس بیٹھیں تھی۔۔۔

ارے آگے تم بالاج۔۔۔اچھی بات ہے شاید اب ہی تمہاری بیوی زرا باہر نکل آئے ورنہ وہ تو ہم میں بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرتی۔۔۔موبائل پر سکرولنگ کرتی ثانیہ اسکی جانب دیکھتی طنزیہ گویا ہوئی۔۔۔

تم میرا منہ نا ہی کھلواو تو بہتر ہے۔۔۔ایسا کیا کال پڑ گیا ہے گھر میں جو گھر میں ناشتے کو کچھ باقی ہی نا بچا۔۔۔وہ تو پہلے ہی بھرا بیٹھا تھا ثانیہ کے بات چھیرتے ہی پھٹ پڑا۔۔۔

اوہ اچھا تو بیوی نے تمہارے گھر آنے سے پہلے ہی کان بھر ڈالے۔۔۔ناہید بیگم اسکے انداز واطوار دیکھتیں ماتھے پر بل سجھائے اسکی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔

باہر سے سنائی دیتا شور سن کر صلہ گھبرا کر بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔اسے باقیوں کے ساتھ بالاج کے بھی اونچا اونچا بولنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ آنچل کندھے پر ڈالتی بنا جوتا پہنے ڈھرکتے دل کے ساتھ ننگے پاوں ہی باہر کو لپکی۔۔۔

غلط بات مت کریں ماں۔۔۔کیا یہ بات درست ہے کہ ابھی جسکے ہاتھوں کی مہندی بھی نہیں اتری اسے یہ مہارانیاں کام کرنے کو بولیں۔۔۔اسے یہاں ناشتہ بھی نصیب نہیں اور ان مہارانیوں کے کھائے برتن وہ دھوئے۔۔۔۔وہ غصے سے آگ بگولہ ہو رہا تھا۔۔۔اسے رہ رہ کر اپنی دونوں بہنوں پر غصہ آرہا تھا جو اپنے گھر جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔۔۔

صحیح بات ہے بیٹا۔۔۔خون سفید ہو گیا ہے۔۔۔اس کل کی آئی لڑکی نے آتے ہی گھر میں پھوٹ دلوانہ شروع کر دی۔۔۔اسی لئے تو میں اس رشتے کے خلاف تھی۔۔۔۔جیسی ماں ویسی بیٹی۔۔۔وہ دروازے کے سہارے فق ہوتی رنگت کیساتھ یہ سارا تماشا دیکھتی صلہ کی جانب دیکھتی گویا ہوئیں۔۔ماں کی خصلت نا بدلی تو بیٹی۔۔۔

بس تائی جان آپ یوں بلاوجہ میری ماں کو اپنے جھگڑے میں نہیں گھسیٹ سکتیں۔۔۔وہ کپکپاتے لہجے میں چیخ کر گویا ہوئی۔۔۔ماں کے خلاف مزید کچھ سننا

اسکے بس سے باہر تھا۔۔۔دل زور زور سے ڈھرک رہا تھا ٹانگیں کپکپانے لگی تھی۔۔۔۔

اسکی باپ کے موت کے باوجود ماں نے انہیں بہت پر سکون ماحول فراہم کیا تھا۔۔۔لڑائی جھگڑے طعنے تشنے اور منہ زوری سے پڑے ایک پر سکون ماحول۔۔۔

اب یہ سب اسکے لئے نیا تھا تبھی وہ اس سب کو قبول نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

بکواس بند کرو تم اپنی۔۔۔آتے ہی گھر میں فساد ڈالنا شروع کر دیا۔۔۔بیٹے کو ماں کے خلاف کرتی ماں کے مد مقابل لے آئی اور تم میں اتنی جرات کے اب بھی مجھ سے منہ زوری کرو۔۔۔تم تو ہو ہی منحوس۔۔۔۔تائی کی باتوں اور لہجے نے تو اسکے الفاظ ہی صلب کر لئے تھے۔۔۔بولنے کی صلاحیت ہی مفلوج ہو گئی تھی۔۔۔وہ بس زرد پڑتی نگاہوں سے شاک کی کیفیت میں انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔خاموش آنسو پلکوں کی بار پھیلا نگتے بہنے لگے تھے۔۔۔۔

اور رہی بات گھر کے کاموں کی تو اگر اس گھر میں رہنا ہے تو کام تو کرنے ہی پڑیں گئے۔۔۔اب تمہاری ماں۔۔۔

بسسسسس۔۔۔بالاج نے لاونج کے کونے میں پڑا چاک کا بڑا سا گلدان اٹھا کر پوری قوت سے لاونج کے وسط میں دے مارا۔۔۔ایک زوردار آواز سے وہ گلدان

ٹکروں میں بٹ گیا۔۔۔یکدم ہی لاونج میں سناٹا چھا گیا۔۔۔جبکہ پہلے سے شاکڈ صلہ کپکپا کر رہ گئی۔۔۔

ایک اور لفظ نہیں ماں۔۔۔میں اسے آپ لوگوں کے ہاتھوں بے عزت ہونے کے لئے خود سے منسوب کروا کر اس گھر میں نہیں لے کر آیا۔۔۔اور رہی بات اس گھر میں رہنے کی تو بہت جلد میں آپکی یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا۔۔۔اگر آپ یہ ہی چاہتی ہیں تو میں صلہ کو لے کر چلا جاوں گا اس گھر سے۔۔۔رہیے گا آپ خوش ہو کر اس گھر میں اپنی بیٹیوں کو لے کر جنکے سسرال والے انہیں منہ تک نہیں لگاتے اور یہ ہماری جانوں کو جونک کی طرح چمٹیں ہوئی ہیں۔۔۔وہ انگلی اٹھا کر تیز لہجے میں کہتا سامنے پڑے میز کو ایک زوردار ٹانگ رسید کرتا آگے بڑھ کر پتھرائی نگاہوں سے یہ سب دیکھتی صلہ کو بازو سے تھام کر کھینچتا ہوا اپنے کمرے میں لے گیا وہ کسی بے جان چیز کی مانند اسکے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی۔۔۔

ناہید بیگم کی زبان تو بالاج کی دھمکی کیساتھ ہی تالو سے چپک چکی تھی۔۔۔اکلوتا بیٹا انکے بڑھاپے کا واحد سہارا اگر انہیں چھوڑ کر چلا جاتا تو وہ بھلا کیا کرتی۔۔۔

جبکہ تانیہ اور ثانیہ بالاج کی باتوں پر صلہ کی ذات کو رگیدتی ایک طوفان اٹھائے ہوئے تھیں۔۔۔۔

****

پچھلے پندرہ منٹوں سے صلہ بیڈ ہر سہمی بیٹھی آنسو بہا رہی تھی جبکہ بالاج غصے سے کھولتا کمرے میں یہاں سے وہاں پیدل مارچ کر رہا تھ۔۔۔صلہ کے خاموش آنسو جب سسکیوں میں بدلنے لگے تو وہ پریشانی سے اسے دیکھتا اسے سامنے بیٹھا اسکے دونوں ہاتھ تھام گیا۔۔۔

صلہ کے ہاتھوں میں ہنوز لغزش تھی جسے وہ شدت سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔ صلہ ان سب کی جانب سے میں تم سے معافی مانگتا ہوں تم پلیز۔۔۔وہ پشیمانی سے بول رہا تھا جب وہ اسکے کندھے سے سر ٹکاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔یقیناً وہ آج کے واقعہ سے بہت ڈر گئی تھی۔۔۔اسے جو لگتا تھا کہ وہ بہت مضبوط ہے بہت بہادر ہے برے سے برے حالات میں بھی عقل سمجھ سے انکا مقابلہ کر سکتی ہے۔۔آج اسکے سبھی دعوے ڈھرے کے ڈھرے رہ گئے تھے۔۔۔آج اس پر انکشاف ہوا تھا کہ وہ بہت کمزور دل کی مالکن ہے بہت کم ہمت بندی شاید عفرا سے بھی کم ہمت۔۔۔کیونکہ ایسی صورتحال کا سامنا ہی اسے زندگی میں پہلی مرتبہ کرنا پڑا تھا اور یہ صورتحال ایک ہی دن میں اس پر اسکی سبھی کمیاں واضح کر گئی تھی۔۔۔ اسکی ٹانگیں ابھی تک کپکپا رہی تھی جیسے اسکا بوجھ سہارنے سے انکاری ہوں۔۔۔

بس صلہ چپ کر جاواور بھول جاوسب۔۔۔موڈ فریش کرواور اپنی پیکنگ شروع کرو کیونکہ کل صبح صبح ہی ہمین ہنی مون کے لئے نکلنا ہے۔۔۔وہ نرمی سے اسکا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامتا اسکے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔۔

صلہ نے بھرائی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

نا کرو یار ایسے مت دیکھو نا۔۔۔وہ بے چارگی سے گویا ہوا۔۔۔اور تائی امی۔۔۔ اسکی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی۔۔۔انہیں چھوڑ دو تم یہ تمہارا مسلہ نہیں۔۔ انہیں ہنڈل کرنا میرا کام ہے تم سب کی پرواہ چھوڑ کر صرف اپنی پرواہ کرو۔۔۔اور جاو منہ دھو کر کچن سے کھانا ڈال کر لاو میں تمہاری پسند کا کھانا لایا ہوں۔۔۔اسنے ایک مرتبہ پھر سے ماحول کی کثافت دور کرنی چاہی۔۔۔

میں منہ دھونے جا رہی ہوں کھانا تم ڈال کر لاو کیونکہ اب مجھ میں باہر جانے کی اور تائی جان کا سامنا کرنے کی ہمت بالکل نہیں ہے۔۔۔وہ بیڈ سے اتر کر جوتا پہنتی واش روم کی جانب بڑھی جبکہ بالاج ایک گہری سانس خارج کرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔وہ سمجھ سکتا تھا کہ آج کے واقعہ کا صلہ نے بہت گہرا اثر لیا ہے کیونکہ وہ ایسے ماحول کی عادی نہیں جبکہ انکے گھر میں یہ ڈرامے تقریباً صبح و شام لگتے تھے۔۔۔اور ان دنوں ان واقعات کی تعداد مزید بڑھ جاتی جب ثانیہ اور تانیہ یہاں

آئی ہوتیں۔۔۔کمرے سے باہر نکل کر وہ سب کو نظر انداز کرتا سیدھا کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

*****

گھر سے نکل کر بھی سارا دن امان کا بے چینی میں گزرا۔۔۔تیار تو وہ پہلے ہی تھا کام پر آنے کے لئے کیونکہ پہلے شادی اور پھر اسکے دوست کے ایکسیڈینٹ کے باعث وہ خاصا الجھا رہا تھا اور ان دنوں وہ اپنے کام کا خاصا نقصان کر چکا تھا اس لئے آج باوجود تھکاوٹ کے وہ ہر چیز نظر انداز کئے اپنا کام دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔لیکن بعد میں جو ہوا وہ یقیناً نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ یقیناً نہیں حقیقتاً عفرا کے ساتھ آج زیادتی کر گیا تھا۔۔۔بات اتنی بڑی نہیں تھی جتنی وہ غصے کے باعث بڑھا گیا تھا۔۔۔کہیں نا کہیں وہ سچی تھی وہ شاید واقع صلہ کے پیراہن میں عفرا کو تول رہا تھا جو یقیناً اچھی بات نہیں تھی۔۔۔

وہ لڑکی اسے بہت عزیز تھی۔۔۔بہت بہت عزیز۔۔۔بس فرق اتنا تھا کہ اب حوالہ بدل چکا تھا پھر وہ کیسے اسے اتنی سخت باتیں سنا گیا لیکن خیر شاگرد تو وہ بھی اسی کی تھی کم تو اسنے بھی نا جانا تھا۔۔۔سارا حساب تو وہ صبح ہی بے باک کر چکی تھی اب وہ بس واپس جا کر اس سے تحمل سے بات کر کے اپنے بگڑے معاملات سلجھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

*****

منیبہ آج ماں کی طرف آئی تھی دو دن بعد ہی اسکی لندن کے لئے فلائٹ تھی اور اسی غرض سے وہ اپنی ضروری شاپنگ کر کے نعمان کیساتھ ہی وہاں آئی تھی۔۔۔ دونوں کچھ دیر بیٹھے رہے اور پھر وہ نعمان کیستھ ہی واپس چلی گئ۔۔۔انکی روانگی کے دن قریب تھے تو کام بھی بہت زیادہ تھا اس لئے عفرا یا خالہ نے سے رکنے پر زور بھی نا دیا۔۔۔

عفرا کے جانے کے بعد وہ کچھ دیر وہیں خالہ کے پاس بیٹھی باتیں کرتی رہی پھر شام کی چائے بنانے کے لئے کچن میں چلی آئی۔۔۔

امان عفرا سے بات کرنے کی غرض سے سر شام ہی واپس آ گیا تھا۔۔۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب اسے عفرا کچن میں کام کرتی دکھائی دی تو وہ کچھ سوچتا ہوا وہیں آ گیا۔۔

آہمم۔۔۔

صلہ اپنے دھیان کپوں میں چائے انڈیل رہی تھی جب اسے اپنے بالکل پیچھے سے گلہ کنگارنے کی آواز آئی وہ ایک دم ڈر کر اچھلی۔۔۔اسکے ہاتھ کا توازن بگڑا اور گرم گرم چائے چھلک کر اسکے پاوں پر جا گری۔۔۔کپ سے کپ ٹکرائے اور زمین بوس ہو گئے۔۔۔ایک دلخراش چیخ اسکے لبوں سے آزاد ہوئی۔۔۔

پاگل لڑکی یہ کیا کیا تم نے۔۔۔انسان ہوں بھوت نہیں جو یوں ڈر گئ۔۔۔وہ فکر مندی سے کہتا اسکا ہاتھ تھام گیا جس پر چائے کے چند ایک چھینٹے پڑے تھے۔۔۔

کیا ہوا عفرا بچے یہ آواز کیسی۔۔۔اماننننن۔۔۔تم نے پھر سے بچی سے کچھ کہا ہے۔۔۔۔

خالہ آواز سن کر بعجلت کمرے سے آئیں جبکہ سامنے امان کو اسکے قریب اسکا ہاتھ تھامے دیکھ اور عفرا کو آنسو بہاتے دیکھ وہ صدمے سے گویا ہوئیں۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کہا ماں بلکہ۔۔۔۔وہ ماں کی غیر یقینی پر اسکا ہاتھ چھوڑتا دو قدم پیچھے ہٹتا وضاحت دینے لگا جب نزہت بیگم ترشی سے اسکی بات کاٹ گئیں۔۔۔

تم باز نہیں آو گئے ناامان۔۔۔ابھی کیا صبح جو تم نے ڈرامہ لگایا وہ کم تھا جو آتے ہی پھر شروع ہو گئے مسلہ کیا ہے تمہارا۔

وہ تو ہونق بنا منہ کھولے ماں کے الزامات سن رہا تھا۔۔۔

میں نے اسے کچھ نہیں کہا ماں۔۔۔تم بتاتی کیوں نہیں۔۔بتاو ماں کو۔۔۔ماں کو وضاحت دیتا وہ ایک دم اسکے پاس آتا اسکی بازو تھام کر گویا ہوا جو خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

خالہ انہوں نے کچھ۔۔۔

چھوڑو بچی کی بازو۔۔۔اس سے پہلے کے وہ کچھ منمناتی خالہ نے جھٹکے سے اسکی گرفت سے عفرا کی بازو چھڑوائی۔۔

میں تمہیں بتا رہی ہوں امان باز آجاو اپنی حرکتوں سے۔۔۔یہ کوئی گری پڑی لڑکی نہیں ہے مجھے تم سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔اور کوئی ضرورت نہیں مجھے اسے تمہارے سر تھوپنے کی بوجھ نہیں ہے میری بیٹی مجھ پر۔۔۔عفرا بچے اپنا سامان میرے کمرے میں شفٹ کرو۔۔۔جب تک اسکا دماغ سیٹ نہیں ہو جاتا کوئی ضرورت نہیں اس کمرے میں جانے کی۔۔۔خالہ اسے بازو سے تھامے اپنے ساتھ لئے کچن سے باہر نکلی جبکہ عفرا خالہ کی غلط فہمی دور کرنے کو بارہا منہ کھولتی ہی رہ گئ مگر شاید خالہ کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔

یہ قابل ہی نہیں ہے میری معصوم سی بیٹی کے۔۔۔

معصوم سی نہیں ماں ڈرامے باز کہیں اسے ڈرامے باز۔۔۔ڈرامے لگا کر مجھے آپ سے ڈانٹ پڑوانا چاہتی ہے یہ بس اسنے صبح کی بات کا بدلا لینا تھا حالانکہ صبح کم اس نے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔وہ ماں کو اسے کچن سے لیجاتا اور اپنی شان میں اسقدر قصیدے پڑھتا دیکھ ٹھنڈے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔آواز میں صبح والا غصہ نا تھا البتہ ایک ٹھنڈا سا تاثر ضرور تھا۔۔۔

عفرا نے جاتے جاتے پلٹ کر اسے شاکی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

بکواس بند کرواپنی۔۔۔خالہ نے اسے وہیں سے لتاڑا۔۔۔

یہ ہی چاہتی ہے یہ ماں کہ میں گھر داخل ہوں ہی نا۔۔۔ابھی آیا ہوں اور ایسے ہی گھر سے نکل جاوں پھر۔۔۔

ماں اسے سنا ان سنا کرتی عفرا کو لئے اپنے کمرے میں چلے گئ جبکہ وہ واپس کچن میں آ گیا۔۔۔

****

خالہ انکی غلطی نہیں تھی۔۔چائے خود میرے ہاتھ سے چھلک گئ تھی وہ تو بس میرا ہاتھ دیکھ رہے تھے۔۔۔میں نے آپکو بتانے کی اتنی کوشیش کی مگر آپ سن ہی نہیں رہی تھی اور وہ پھر سے ناراض ہو گئے۔۔۔عفرا کمرے میں آ کر اپنے ہاتھ اور پاوں کا معائنہ کرتی رو دی۔۔۔

دفعتاً امان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ماں پتہ نہیں آپکو اتنی چلاک بہو کہاں سے مل گئ پکا یہ کسی دن اپنی حرکتوں کے باعث مجھے آپکے ہاتھوں پٹوا دے گئ۔۔۔وہ کرسی کھینچ کر بالکل عفرا کے سامنے بیٹھا اور عفرا کا ہاتھ تھام کر اس پر اپنے ہاتھ میں تھامی آئنٹمنٹ لگانے لگا۔۔۔۔

عفرا ہونٹ کچلتی سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔اسکے لہجے سے یہ پتہ لگانا مشکل تھا کہ وہ مزاق کر رہا ہے یا سنجیدہ ہے۔۔۔

جبکہ ماں اسے یوں عفرا کی پرواہ کرتا دیکھ مسکرا دی۔۔۔

سچ کہہ رہا ہوں ماں بہت ڈرامے باز بہو ہے آپکی۔۔۔بچ کر رہنا پڑے گا اس سے۔۔۔کچھ نا کرنے پر یہ اچھے خاصے بندے کی درگت بنوا دیتی ہے سوچ رہا ہوں اگر کبھی اسے میں نے سچ میں کچھ کہا دیا تو اس پھاپھے کٹن نے تو مجھے گھر سے ہی بے دخل کروا دینا ہے۔۔۔

اسکے ہاتھ پر آئنٹمنٹ لگانے کے بعد اسنے عفرا کا پاوں اٹھا کر اپنے گھٹنے پر رکھا اور اس پر آئنٹمنٹ لگانے لگا۔۔۔عفرا نے جھجھک کر پاوں پیچھے ہٹانا چاہا جب اسنے پاوں پر گرفت مضبوط کرتے اسے گھورا تو اسکی مزاحمت دم ٹور گئ۔۔۔

میں نے خالہ کو بتا دیا ہے کہ آپ نے کچھ نہیں کہا تھا مجھے انہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

وہ پشیمانی سے منمنائی۔۔۔

زرہ نوازش ہے آپکی پھر تو۔۔۔اسکے پاوں پر آئنٹمنٹ لگا کر اسنے آہستگی سے اسکا پاوں نیچے رکھا اور خود اٹھ کر کمرے سے باہر آ گیا۔۔۔۔

عفرا تکلیف سے آنکھیں موندتی پیچھے ہو کر بیڈ کراوں سے ٹیک لگا گئ۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد امان کی کمرے میں پھر سے واپسی ہوئی۔۔

یہ لیں ماں پوری دنیا کو تو چائے پلادی آج آپ بھی میرے ہاتھ کی چائے پی کر دیکھ لیں۔۔۔امان نے چائے کی ٹرے لا کر بیڈ کے وسط میں رکھی جس میں تین کپ کڑک چائے کے تھے۔۔۔اللہ تمہیں کامیاب کرے بیٹا۔۔۔ماں نے دل سے دعا دیتے ٹرے سے چائے کا کپ اٹھالیا۔۔۔شکر ہے ماں آپ پر سے بھی بری طاقتوں کا اثر ختم ہوا۔۔۔ورنہ میں تو اپنی ماں کا نرم لہجہ سنے کو ترس گیا تھا۔۔۔

وہ شوخ سے انداز میں کہتا ٹرے سے اپنا کپ اٹھا کر کمرے سے نکل گیا جبکہ عفرا اس میں پرانے امان کی جھلک دیکھ کر مسکرادی۔۔۔اسنے سیدھے ہو کر چائے کا کپ اٹھایا۔۔۔اور پہلی ہی چسکی پر وہ امان کے ہاتھ کی بنی چائے کی قائل ہو گئ۔۔وہ واقعی بہترین چائے بناتا تھا۔۔وہ مسکراتے ہوئے چائے پینے لگی۔۔۔امان کی آج کے فکر مندی بھرے انداز نے اسکے اندر امید کے نئے دیئے جلادیئے تھے۔۔۔۔

*****

اگلے ہی روز صبح ہی صبح بالاج اور صلہ بنا کسی کے موڈ کی پرواہ کئے ناران کاغان ہنی مون کے لئے جا چکے تھے۔۔۔بیٹے کی بغاوت دیکھ ناہید بیگم کے دل کو دھڑکا لگ گیا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کے پیچھے اپنا اکلوتا بیٹا نہیں کھو سکتیں تھیں۔۔صلہ کے ہنی مون پر جاتے ہی وہ دونوں بہنیں بھی اپنے سسرال چلی گئ۔۔۔

صلہ بالاج کی سنگت میں خوش تھی۔۔۔بہت خوش۔۔۔بس یہ اسکے سسرالی رشتے اسکی جان کے ساتھ ناچمٹے ہوتے تو وہ اپنے خوابوں کی زندگی گزارتی۔۔۔ لیکن حقیقت یہ ہی تھی کہ وہ چاہ کر بھی ان رشتوں کو نظرانداز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اسنے تو بس محبت کی تھی اور محبت کے سنہرے پنجرے میں اسنے زندگی کی ان تلخیوں کے بارے میں تو سوچا بھی نا تھا جو اسکی خوشیوں کو گن کی طرح کھا رہی تھیں۔۔۔۔۔بالاج تپتی دوپہر میں بادصبا کا جھونکا تھا تو اسکے سسرال والی آتش فشاں۔۔۔ان سب کے بارے میں تو سوچ کر بھی اسکی ڈھرکنیں تیز ہونے لگتیں تھیں۔۔۔وہ کہاں جانتی تھی لڑائی جھگڑا یا ایک دوسرے پر طنز کے تیز برسانا۔۔۔ ان سب چیزوں کی سوچ ہی اسے سہما دیتی تھی۔۔۔لیکن فلحال بالاج کی سنگت میں وہ کوئی بھی منفی بات سوچ کر اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس وقت وہ خوش تھی اور خوش رہنا چاہتی تھی۔۔۔

*****

عفرا کا ہاتھ تو اتنا نہیں جلا تھا البتہ پاوں پر آبلے سے بن گئے تھے لیکن اسکے باوجود وہ چل پھر رہی تھی اور خالہ کے ڈانٹنے اور خفا ہونے کے باوجود رات کا کھانا اسی نے تیار کیا تھا۔۔۔امان کچھ دیر تک گھر رکنے کے بعد پھر سے کہیں چلا گیا تھا دوبارہ اسکی

واپسی کب ہوئی وہ نہیں جانتی تھی لیکن رات کا کھانا کھانے کے بعد عفرا وہیں خالہ کے پاس انکے کمرے میں ہی سو گئ۔۔۔

صبح اسکی آنکھ حسب سابق فجر کی پہلی اذان کیساتھ ہی کھل گئ تھی۔۔۔

نماز ادا کرنے کے بعد اسنے قرآن پاک کی تلاوت کی اور کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اس وقت امان مارننگ واک کے لئے جاتا ہے یہ اسکی سالوں پرانی عادت تھی۔۔۔وہ اپنی صحت کے ساتھ کوئی کمپرومائز نہیں کرتا تھا۔۔۔اسکے علاوہ وہ اپنے اصولوں کا پکا تھا۔۔۔غلطی ہوتی تو جلد مان لیتا اور غلط بات پر کسی کی بھی پرواہ کئے ڈٹ جاتا۔۔۔وہ یہ سب اچھے سے جانتی تھی اور اسکی غیر موجودگی کے باعث بے ڈھرک اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔۔وہ فلحال امان سے سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے اسکی غیر موجودگی میں ہی اپنے سبھی کام مکمل کر لینا چاہتی تھی۔۔۔

اسنے بعجلت امان کے کپڑے نکال کر استری کرنا شروع کئے۔۔۔یہ سب اب اسکے ذمہ تھا جسکے لئے کسی کو بھی اسے کہنے کی ضرورت نا تھی وہ اپنے فرائض باخوبی جانتی تھی۔۔۔غصہ ناراضگی گلے شکوے سب اپنی جگہ لیکن وہ اپنے فرائض کی ادائیگی سے انکاری نا تھی۔۔۔کپڑے استری کر کے اسنے امان کے جوتے نکالے پھر گھڑی

والٹ چابیاں رومال غرض اسکی ضرورت کا سبھی سامان نکال کر وہیں سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور اپنا ضروری سامان نکال کر کمرے سے نکل گئ۔۔۔

امان کے آنے میں ابھی بھی پانچ منٹ باقی تھی۔۔۔واک سے آتے ہی وہ فریش جوس لیتا تھا۔۔۔وہ واپس کچن میں آئی فریج کھولا جس میں آج صرف سٹرابری ہی موجود تھی۔۔۔اسنے سٹرابری نکال کر سٹرابری شیک بنایا اور شیک کا جگ اور گلاس باہر لا کر گول میز پر رکھا۔۔۔دفعتاً باہر سے گیٹ وا ہونے کی آواز آئی صلہ نے بے ساختہ وال کلاک کی جانب دیکھا آج وہ اپنے مقررہ وقت سے دس منٹ لیٹ تھا۔۔۔اسکے اندر آنے تک وہ خالہ کے کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔

اندر آتے ہی امان کی نظر میز پر پڑے جوس کے جگ پر پڑی۔۔۔روازنہ یہ کام ماں سرانجام دیتی تھی آج یہ کام کس نے کیا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔اس سے پہلے بھی وہ جب بھی اس گھر میں آتی نزہت بیگم کو کسی کام کو ہاتھ نا لگانے دیتی تھی۔۔۔ وہ اسکی اس عادت سے باخوبی واقف تھا۔۔

وہیں میز کے پاس موجود کرسی گھسیٹ کر بیٹھتا جوس گلاس میں انڈیل کر جوس پینے لگا۔۔۔

*****

امان اور ماں چھوٹی گول میز کے گرد بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔عفرا کچن سے ساتھ کی ساتھ گرما گرم پراٹھے بنا بنا کر انہیں دیتی جا رہی تھی۔۔۔امان ناشتہ کرتا ایک چور نگاہ اس پر بھی ڈال لیتا جو پورے انہماک سے اپنے کام میں مشغول تھی۔۔۔امان نے اسکا تفصیلی جائزہ لیا وہ اس وقت میروں کلر کی ایمرائڈری شرٹ کے ساتھ سکن کیپری زیب تن کئے بالوں کی اونچی پونی بنائے آنچل شانوں پر پھیلائے میک آپ سے مبرا چہرا لئے منہمک سی اپنے کام میں مشغول تھی۔۔۔امان کو اسکی یہ ہی عادت بہت اچھی لگتی تھی کہ جو بھی کام کرتی مکمل یکسوئی سے کرتی تھی۔۔۔

دفعتاوہ آخری پراٹھا لا کر وہاں رکھتی خود بھی وہیں امان کے مقابل کرسی کھینچ کی بیٹھتی ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

وہ خالہ دراصل میں سوچ رہی تھی کہ آج امی کی طرف چکر لگالوں۔۔انکی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔ناشتہ کرتے وہ پست سی آواز میں گویا ہوئی۔۔۔

ہاں ہاں بیٹا کیوں نہیں۔۔۔ضرور جاو۔۔۔بلکہ تم جلدی سے ناشتہ ختم کرو امان ہی تمہیں جاتا ہوا چھوڑ جائے گا اور شام میں واپسی پر لیتا بھی آئے گا۔۔۔

خالہ نے مسکراتے ہوئے اسکے مسلے کا حل پیش کیا۔۔۔

لیکن ماں مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔میں نے کسی سے ملنا ہے اور میری یہ میٹنگ بہت ضروری ہے۔۔۔

ابھی وہ پوری طرح سے خوش بھی نا ہوئی تھی کے امان کے صاف انکار پر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ماں نے امان کو گھورتے آنکھوں ہی آنکھوں میں تنبیہہ کی۔۔۔

جاو بچے ناشتہ کر لیا ہے تو اندر سے اپنی چادر لے آو۔۔۔خالہ کے کہنے پر وہ فوراً سے اٹھی ناشتہ وہ تقریباً کر ہی چکی تھی۔۔۔وہ امان کے انکار کو انا کا مسلہ بنا کر موڈ ضرور بناتی اگر بات یہاں ماں سے ملنے کی نا ہوتی تو۔۔۔

ماں ایسے مت دیکھیں میں مذاق نہیں کر رہا واقعی میرا وقت پر پہنچنا بہت ضروری ہے۔۔۔پچھلے ڈیڑھ ماہ سے اس شخص سے ملنے کے لئے میں اپائنمنٹ لے رہا تھا اور بلآخر آج مجھے وہ موقع ملا ہے۔۔۔اندر جاتے اسے امان کی جھنجھلائی سی آواز سنائی دی۔۔۔

اسنے پھرتی سے چادر اٹھا کر اوڑھی اور ہینڈ بیگ کی زپ کھول کر موبائل اندر رکھنے لگی۔۔۔

اب آ بھی چکو عفرا مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔وہ باہر کھڑا براہ راست اسے پکار رہا تھا۔۔۔

عفرا نے بیگ کی زپ بند کر کے بیگ کندھے پر لٹکایا اور بھاگم بھاگ باہر کو بھاگی۔۔۔

خالہ سے پیار لے کر وہ باہر کو بھاگی جہاں وہ بائیک سٹارٹ کئے اسکا منتظر تھا۔۔۔

*****

آپ اندر نہیں آئیں گئے۔۔۔امان نے بائیک اسکے گھر کے سامنے روکی تو وہ بائیک سے اترتی مستفسر ہوئی۔۔۔

بہت لیٹ ہو رہا ہوں عفرا شام میں تمہیں لینے آوں گا۔۔۔اسکے ہر ہر انداز میں عجلت تھی۔۔۔

تھوڑی دیر کے لئے آجائیں پلیز۔۔۔ کھڑے کھڑے ہی واپس چلے جایئے گا۔۔۔

امی کی تسلی ہو جائے گی پلیز۔۔۔وہ ہنوز وہیں کھڑی انگلیاں چٹخاتی منمنائی۔۔۔

مجھے واقعی دیر ہو رہی ہے عفرا۔۔۔وہ جھنجھلایا۔۔۔

پلیززز۔۔۔وہ ہنوز کھڑی آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہی اسکی آنکھوں میں ہلکی سی چمکتی نمی کو دیکھ وہ بے بسی سے سر پر ہاتھ پھیرتا بائیک سے اترا۔۔۔

چلو۔۔۔

اسکے اترتے ہی وہ جیسے کھل اٹھی اسنے مسکرا کر گیٹ کھولا اور چہکتی ہوئی اندر بڑھی۔۔۔کھلا گیٹ دیکھ اسے تھوڑی سی حیرانی ہوئی مگر وہ نظر انداز کرتی اندر بڑھ گئی۔۔۔

امی۔۔۔۔امی۔۔۔۔امی کہاں ہیں آپ۔۔۔

اسنے لاونج سے ہی ماں کو آوازیں دینا شروع کیں۔۔۔

لیکن جب کہیں سے بھی ماں کی آواز نا آئی تو وہ پریشانی سے امان کو دیکھتی ماں کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

ماں۔۔۔ماں کو دیکھتے ہی وہ دھک سے رہ گئی۔۔۔وہ بستر پر نیم غنودہ سی لیٹی تھیں۔۔۔ماں۔۔۔اسنے آگے بڑھ کر ماں کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

ماں آپکو تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔اسنے جتنی تیزی سے انکے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا اسی تیزی سے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔۔آپ نے مجھے بتایا تک نہیں ماں۔۔۔ایک فون تک نہیں کیا میں بھی کہوں مجھے اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے۔۔۔وہ ماں کو دیکھتی رو دی جو غنودہ سی حالت میں لیٹیں اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔

نہیں آپ ٹھیک نہیں ہیں خالہ۔۔۔عفرا ٹھیک کہہ رہی ہے آپکو بتانا چاہیے تھا۔۔۔کم از کم ایک فون تو کر دیتیں۔۔۔

چلیں اٹھے ہم ابھی چلتے ہیں دوائی لینے۔ عفرا خالہ کی چادر لاو۔۔۔

امان پریشانی سے انہیں دیکھتا آگے بڑھا اور خالہ سے کہنے کے بعد عفرا پ سے مخاطب ہوا۔۔۔بیٹا میں ٹھیک ہوں میں نے دوائی کھائی ہے۔۔۔وہ نحیف سی آواز میں گویا ہوئیں۔۔۔

مجھے پتہ ہے جو آپ نے گھر میں موجود دوائی کھائی ہے اس سے آپکو افاقہ نہیں ہوا اس لئے ابھی ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری ہے۔۔۔اور اب آپ بحث نہیں کریں گیٔ خالہ۔۔۔پلیز اٹھیے۔۔وہ ہنوز اپنی بات پر قائم انکے پاس منتظر کھڑا تھا۔۔

عفرا ماں کی چادر لے کر آئی تو انہیں اٹھتے ہی بنی۔۔۔چادر اوڑھ کر وہ عفرا کے سہارے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتیں کمرے سے ملحقہ واش روم میں چلی گئیں تو پریشان سی عفرا واپس امان کے پاس آئی۔۔۔

امان آپکو تو جانا تھا۔۔۔صد شکر کے اس بار اسنے بھائی کا سابقہ نہیں لگایا تھا۔۔۔ ہاں جانا تو تھا لیکن میرے لئے کچھ بھی میرے عزیز رشتوں سے بڑھ کر نہیں۔۔۔

وہ پریشانی سے ماتھا مسلتا موبائل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا

لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپکو یہ اپائمنٹ ڈیڑھ ماہ کے انتظار کے بعد ملی ہے۔۔ اسکی ابھی شاید تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔یا شاید وہ پشیمان تھی۔۔

جہاں ڈیڑھ ماہ پہلے انتظار کیا تھا وہاں مزید کر لوں گا لیکن خالہ سے ضروری وہ یہیں لگ نہیں۔۔۔اسنے چونک کر موبائل کی سکرین سے سر اٹھاتے اپنے پاس کھڑی پریشان حال سی عفرا کو دیکھا۔۔۔

میں بائیک سٹارٹ کر رہا ہوں تم خالہ کو باہر لے آو۔۔۔اور ہاں ہمارے واپس آنے تک تم خالہ کے لئے کچھ لائٹ سا بنا لینا یقیناً انہوں نے ناشتہ بھی اچھے سے نہیں کیا ہو گا۔۔۔اسے کہہ کر وہ خود باہر نکل گیا جبکہ عفرا تشکرانہ نگاہوں سمیٹ اسکی پشت کو تکتی رہی۔۔۔اسکے کانوں میں ماں کی ایک ہی بات بار بار گھونج رہی تھی۔۔۔کہ شادی محبوب انسان سے نہیں بلکہ ذمہ دار انسان سے کرنی چاہیے محبت کا کیا ہے وہ تو نکاح کے بعد ہو ہی جاتی ہے۔۔۔

******

ماں اور امان کے جانے کے بعد عفرا نے فوراً سے کچن میں جاتے سارے کنستر کنگال ڈالے اسے فلحال وہاں ماں کی طبیعت کے پیش نظر صرف دلیہ ہی ملا جیسے اسنے پکنے کے لئے رکھ ڈالا۔۔۔

اسکے بعد اسنے ماں کے آنے سے پہلے پہلے انکا سارا کمرا چمکا ڈالا۔۔دفعتاً اسے باہر موٹر سائیکل کے رکنے کی آواز آئی تو وہ بھاگ کر باہر نکلی۔۔۔

آگے بڑھ کر اسنے ماں کو سہارا دیا اور انہیں اندر لے آئی۔۔۔

عفرا یہ پکڑو۔۔اسنے ماں کو لا کر بیڈ پر بیٹھایا تو امان ہاتھ میں کی ایک فروٹ کے شاپر تھامے اندر آیا۔۔۔

اسنے ایک نظر ان شاپروں کو دیکھتے ہاتھ بڑھا کر اس سے سامان تھاما۔۔

ان کا بی پی بہت ہائی ہے۔۔اور بخار بھی بہت تیز ہے۔۔۔ڈاکٹر نے انہیں ٹینشن فری رہنے کا کہا ہے۔۔اب انکے لئے جلدی سے کچھ کھانے کو لاو اور پھر انہیں دوائی کھلاو .

عفرا نے فکر مندی سے اسکی بات سنتے سر ہاں میں ہلایا اور ایک نظر ماں کو دیکھتی سامان تھامے کچن میں چلی گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہاتھ میں دلیے کی پلیٹ تھامے واپس اندر آئی۔۔

اب آپکو کو بھی اپنا خیال رکھنا ہے خالہ اور جلد از جلد ٹھیک ہونا ہے۔۔۔وہ ماں کے قریب ہی کرسی کھینچ کر بیٹھا ان سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔نا جانے کیوں آج اسے ماں کے انتخاب پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اسکی اتنی فکر مندی بار بار عفرا کی آنکھیں نم کر رہی تھی۔۔۔

جسکا تم جیسا بیٹا ہو گا امان وہ ماں کیسے نہیں ٹھیک ہو گی۔۔۔

ماں اسے محبت سے دیکھتیں گلوگیر لہجے میں گویا ہوئیں۔۔۔

صرف لفاظی سے کام نہیں چلے گا خالہ۔۔۔اور بیٹے والی بات تو آپ رہنے دیں۔۔ واقعی بیٹا مانتی نا تو سب سے پہلے مجھے ہی طبیعتِ خرابی کے بارے میں مطلع کرتیں یوں غیریت نا برتتیں۔۔اسکا انداز نڑوٹھا سا تھا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں بیٹا اور ابھی کوئی کسر باقی ہے کیا بیٹا اتنا کچھ تو تم نے خرید ڈالا میرے نانا کرنے کے باوجود اس سب کی بھلا کوئی ضرورت تھی۔۔۔اسکا نڑوٹھا انداز دیکھ کر ماں کو بھی اپنی شکایت یاد آ گئی۔۔۔

بالکل تھی خالہ۔۔۔اور یہ کوئی احسان نہیں ہے فرض ہے میرا ماؤں کے لئے پوری دنیا ہی ایسا کرتی ہے۔۔۔اسنے اٹھ کھڑے ہوتے محبت سے انکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

شام میں چکر لگاؤں گا۔۔۔اب چلتا ہوں۔۔۔اور تم انہیں کھانا کھلا کر یاد سے وقت پر دوائی دے دینا۔۔۔وہ پاس کھڑی ہاتھ میں پلیٹ تھامے عفرا سے مخاطب ہوا جو محض سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔

امی میں انہیں باہر تک چھوڑ کر آتی ہوں۔۔۔وہ ماں سے کہتی پلیٹ وہیں سائیڈ ٹیبل پر رکھتی امان کے پیچھے ہی باہر نکل گئی۔۔۔

سنو۔۔۔بائیک کے پاس پہنچ کر وہ پلٹا۔۔۔

جی۔۔۔ عفرا نے آنکھیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔جب تک خالہ ٹھیک نہیں ہو جاتی تم خالہ کے پاس ہی رک جاو۔۔۔یوں وہ خود کو اکیلا محسوس کریں گی۔۔۔وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

جی میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ باندھے منڈیر پر بیٹھے پرندے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔دل میں اس شخص کی قدر کچھ مزید بڑھی تھی۔۔۔

میں شام میں چکر لگاوں گا امی کیسا تھ اور اگر تمہیں گھر سے کچھ منگوانا ہو تو بتا دینا میں لیتا آوں گا۔۔۔

وہ اسکی بات پر محض سر ہلا گئ۔۔۔

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک مجھے فون کر دینا۔۔۔اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں چکر لگاتا رہوں گا۔۔۔وہ اسکی اداس صورت دیکھتا ہلکا سا مسکرا کر اسکا گال تھتھپاتا بائیک باہر نکالنے لگا۔۔جبکہ وہ ابھی تک اسی نرم گرم سے لمس کے حصار میں گھری تھی۔۔۔ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری اور وہ مسکراتے ہوئے اندر بڑھ گئ۔۔۔

***

جی ماں تو اب بتایئے ایسے کونسی ٹینشن لے رہی ہیں آپ جو آپکا بی ہی لو ہونے ہی نہیں دے رہی۔۔۔عفرا امان کے جانے کے بعد فریش موڈ کے ساتھ واپس ماں

کے کمرے میں آئی اور سائیڈ ٹیبل سے دلیے کی لیٹ اٹھا کر اسی کرسی پر بیٹھی جس پر کچھ دیر پہلے امان بیٹھا تھا۔۔۔

یہ امان کے رویے کا ہی اثر تھا کہ وہ لمحوں میں کھل اٹھی تھی۔۔۔اسکا دل گواہی دے رہا تھا کے اسے زیادہ محنت کی ضرورت نہیں تھی جلد ہی وہ اپنے پچھلے امان کو پا لیتی۔۔۔یقیناً بد گمانی کی دھند چھٹ رہی تھی۔۔۔

تکیوں کے سہارے نیم دراز ماں نے شدت سے اسکا یہ سرشار روپ دیکھا یہ ہی سرشاری تھی جو اب تک وہ اسکی آنکھوں میں دھونڈنے سے بھی نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔اور اسی چیز نے انکی راتوں کی نیند اڑا دی تھی۔۔۔

وہ ماں تھیں اسکی رگ رگ سے واقف تھی۔۔۔اسکے جاننے سے پہلے اسے بتا سکتی تھیں کہ وہ خوش ہے کہ نہیں مگر وہ خاموش تھیں۔۔اگر انکی بیٹی اپنے رشتے کا بھرم قائم رکھنا چاہتی تھی تو انہیں بھی بیٹی کا یہ بھرم عزیز تھا۔۔۔مگر اسکی آنکھوں کی اداسی انہیں راتوں کو سونے نہیں دیتی تھی۔۔۔وہ انکی فرمابردار بیٹی تھی اور وہ راتوں کو جاگ جاگ کر دونوں بیٹیوں کے اچھے نصیب کے لئے اپنے رب سے دعائیں کرتی تھیں۔۔۔

صلہ نے تو خود اپنے راستے میں کانٹے اگائے تھے۔۔۔ہونے کو تو انہیں بھی اب اسے اسکے حال پر چھوڑ دینا چاہیے تھا۔۔۔مگر وہ ماں کا دل تھا جو نافرمان اولاد کی

خوشیوں کے لئے بھی ہمکتا تھا۔۔۔وہ اسکے لئے بھی دن رات خوشیوں کی دعائیں کرتی تھیں۔۔۔

ماں اگر آپکو لگتا ہے کہ محض ماں ہی اولاد کا چہرا دیکھ کر جان جاتی ہے کہ اولاد پریشانی میں ہے یا نہیں اسے کوئی دکھ ہے۔۔۔تو میری بات غور سے سنیں بیٹیاں بھی ماں کی صورت دیکھ کر پہچان جاتی ہیں کہ وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہیں۔۔۔اب آپ بنا دیر کئے مجھ سے اصل وجہ شیئر کریں جو آپکی خرابی طبیعت کا باعث ہے۔۔۔ورنہ میں بھی آپ سے ناراض ہو جاوں گی۔۔۔پلیٹ میں چمچ چلاتے وہ سر جھکائے گم صم بیٹھی ماں کو دیکھتی گلوگیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔ماں نے آہستگی سے نظریں اٹھا کر بیٹی کی جانب دیکھا اور لمحے میں انکی آنکھیں چھلک آئیں۔۔۔

ماااں۔۔۔۔

عفرا تڑپ کر پلیٹ واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر ماں کے پاس بستر پر آکر بیٹھتی نم آنکھوں سے انکے ہاتھ تھام گئ۔۔۔

یہ کیا ماں۔۔۔ایسی کونسی بات ہے جس نے آپکو اسقدر پریشان کر رکھا ہے۔۔۔

ماں مجھے بات بتایئے ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔

ماں کو ہنوز خاموش دیکھ اسکی اپنی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔

تم اور صلہ دونوں ہی تو میری زندگی کا کل اثاثہ ہو عفرا۔۔۔ بیٹیوں کی ماوں پر بہت بھاری ذمہ داتی ہوتی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ میں اپنی اس زمہ داری کو احسن طریقے سے نبھانے میں بری طرح ناکام رہی ہوں۔۔۔ وہ خاموش آنسو بہاتیں سر بیڈ کراوں سے ٹکا گئیں۔۔۔

ایسے کیوں ماں۔۔۔ عفرا صدمے کے زیر اثر گویا ہوئی۔۔

ایک تو باغی ہو گئی تھی۔۔۔ اپنی مرضی سے انگارہ ہاتھ میں لینا چاہتی تھی۔۔ مجھے چاہیے تھا اسکے دو تھپڑ لگاتی مگر اسے کبھی ایسا نا کرنے دیتی۔۔۔ مگر یوں کرتی تو وہ اور باغی ہو جاتی۔۔۔ ماں کو ہی دشمن سمجھنے لگتی۔۔۔ حالانکہ ماں باپ دشمن نہیں ہوتے۔۔۔ وہ کسی غیر مرئی نقطے کی جانب دیکھتیں نم آواز میں کہہ رہی تھیں۔۔۔ بغاوت حد سے بڑھتی تو وہ کوئی غلط قدم اٹھا لیتی۔۔۔ مرے باپ کی عزت کو پاوں تلے روند دیتی۔۔۔ اس لئے میں اسکی ضد کے آگے ہار گئی۔۔۔ اب میں اسکے لئے محض دعا ہی کر سکتی ہوں کہ بالاج اسکے حق ہمیشہ بہترین ثابت ہو۔۔۔

ماں یہ سب اسکا اپنا انتخاب ہے آپ اسکے لئے کیوں حلکان ہو رہی ہیں۔۔۔ عفرا نے ہاتھ آگے بڑھاتے ماں کے آنسو صاف کئے۔۔۔

بچے مجھے اسکی فکر تو ہے لیکن میری اصل فکروں کا محور تم ہو۔۔۔میری معصوم فرمابردار بچی۔۔۔ماں نے نم آنکھیں اسکی جانب کرتے اسکا چہرا اپنے نحیف ہاتھوں میں بھرا تو عفرا جہاں کی تہاں رہ گئ۔۔۔

کک۔۔۔کیا مطلب ماں۔۔۔

تم خوش نہیں ہو عفرا۔۔۔تمہاری آنکھیں تمہاری باتوں کا ساتھ نہیں دیتیں۔۔۔شاید اماں اس معاملے میں مجھے غلط ثابت کر گیا۔۔۔میں بری طرح ہار گئ عفرا۔۔۔تمہارا دکھ مجھے راتوں کو سونے نہیں دیتا۔۔۔

ماں بات کرتیں پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔۔جبکہ عفرا جہاں کی تہاں رہ گئ۔۔۔اسنے کیسے سوچ لیا کے اسکی صورت دیکھ کر اسے پہچان جانے والی ماں اسکی آنکھوں سے ساری داستان سمجھ نہیں جائینگی۔۔۔اسنے کیسے سوچ لیا کہ وہ ماں سے کچھ چھپا سکتی ہے۔۔۔

وہ دھواں دھواں ہوتے چہرے کیساتھ شرمندگی سے چہرا جھکا گئ۔۔۔

میں راتوں کو اٹھ اٹھ کر تمہارے حق میں دعائیں کرتی ہوں کہ اللہ مان کو تمہارے حق میں بہتر کر دے۔۔۔

وہ گلوگیر لہجے میں کہہ رہی تھیں کہ وہ ماں کی بات کاٹ گئ۔۔۔

بس پھر سمجھ لیں ماں کہ مجھے آپکی دعائیں لگ گئ۔۔۔اسنے نم آنکھوں سے ماں کو دیکھا جنکے آنسو ٹھٹھرنے لگے تھے۔۔۔

وہ لمحوں میں فیصلہ کر چکی تھی کے اسے اب مزید ماں سے کچھ نہیں چھپانا۔۔۔اور پھر وہ شادی کے پہلے دن سے انہیں سب بتاتی چلی گئ ہر ہر بات۔۔۔۔

اب اس شخص کیساتھ دل کا ایسا رشتہ جڑتا چلا جا رہا تھا کہ اسے ماں کے دل میں اسکے حوالے سے ہلکی سی بدگمانی بھی منظور نا تھی۔۔۔

اور ماں کل شام امان کی صورت دیکھنے لائق تھی۔۔۔اللہ اللہ۔۔۔خالہ نے انکی وہ کی وہ تو بیچارے کہتے ہی رہ گئے کے میں نے کچھ نہیں کیا ماں۔۔۔وہ تو بعد میں میں نے خالہ کو بتایا کہ واقعی انکی کوئی غلطی نہیں تو کہیں جا کر انکی جان خلاصی ہوئی۔۔۔ ماں وہ برے نہیں ہیں۔۔۔شاید صلہ کے الفاظ نے انہیں زیادہ تکلیف پہچائی تھی ۔۔لیکن اب وہ اس فیز سے آگے بڑھ رہے ہیں۔۔۔اس لئے آپکا خون خشک کرنے کے لئے آپکی ایک ہی بیٹی کافی ہے۔۔۔میری طرف سے آپ بے فکر رہیں۔۔۔پہلے نہیں لیکن اب میں اپنی زندگی میں مطمئین ہو۔۔۔

میری ایک ماں یہاں اس گھر میں ہے تو وہاں میری دوسری ماں ہے۔۔۔آپکو لگتا ہے کے انکے ہوتے ہوئے وہاں میرے ساتھ کوئی زیادتی ہو گئ۔۔۔

اور رہ گئی بات امان کی تو ہم دونوں کی بانڈنگ شروع سے ہی بہت مضبوط تھی ماں۔۔۔بس رشتہ بدل گیا ہے۔۔۔لیکن جتنا میں انہیں جانتی ہوں وہ نا تو کسی کے ساتھ غلط کر سکتے ہیں اور نا ہی کسی کی حق تلفی کر سکتے ہیں۔۔آہستہ آہستہ وہ واپس ٹریک پر آرہے ہیں اور جلد ہی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی۔۔۔اور اس بار ماں کو اسکی باتوں پر یقین کرنا پڑا کیونکہ اسکی چمکتی آنکھیں اسکی مسکراہٹ کا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔اسکے چہرے پر آسودگی تھی جو ماں کے دل سے ایک بوجھ سرکا رہی تھی۔۔۔بے شک بیٹیاں اپنے گھروں میں خوش ہوں تو ماؤں کے دلوں کو ٹھنڈک رہتی ہے۔۔۔

*****

شام میں گویا انکے گھر میں رونق لگ گئی تھی۔۔۔وہ ماں کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی ایل سی ڈی پر کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ماں اب صبح کی نسبت کافی بہتر تھیں وہ ماں کو کھانا کھلانے کے بعد دوائی کھلا کر لاؤنج میں لائی تھی۔۔۔ماں صوفے پر بیٹھی تھی جبکہ وہ خود فلور کشن پر بیٹھی صوفے سے ٹیک لگائے سامنے موجود کانچ کی میز سے اخروٹ اٹھا کر کھا رہی تھی کہ دفعتاً امان اور خالہ کے ساتھ منیبہ نعمان اور مغیث اندر داخل ہوئے۔۔۔دروازہ کھلا ہی تھا کیونکہ اسنے ابھی ابھی محلے کے بچے کو دودھ لینے بھیجا تھا کیونکہ صبح کا دودھ ختم ہو گیا تھا اور اسے چائے کی طلب ہو رہی

تھی۔۔۔ان سب کواندر داخل ہوتا دیکھ وہ خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سمیٹ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ان سب سے مل کرماں کے چہرے پر بھی رونق آ گئی تھی۔۔۔

اے میرا پالا بے بی۔۔۔میلے پاش آو۔۔عفرا نے منیبہ سے مل کر اسکی گود سے مغیپ کو تھاما۔۔۔

خالہ آپ لوگوں کو آنے سے پہلے بتانا تو چاہیے تھا تاکہ میں کوئی انتظام کر کے رکھتی۔۔۔

عفرا کوئی فکر لاحق ہوئی تو خالہ سے بیچارگی سے گویا ہوئیں۔۔۔

اسی لیے تو بتایا نہیں ڈائریکٹ چھاپہ مارا ہے۔۔۔ہم امی کی طرف سے کھانا کھا کر آئے ہیں۔۔۔رات بارہ بجے کی ہماری فلائٹ ہے اس لئے آپ سب سے ملنے چلے آئے کے خالہ کی طبیعت بھی خراب ہے انکی عیادت بھی کر لیں اور مل بھی لیں۔۔باقی تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔

منیبہ نے مسکراتے ہوئے اسکی بات کا جواب دیا۔۔۔

اچھا چلیں پھر چائے ہی بنا لاتی ہوں۔۔۔

اسکی بھی کوئی ضرورت۔۔۔۔اس سے پہلے کے منیبہ پھر سے انکار کرتی عفرا جھٹ سے بول اٹھی۔۔۔

اب تو آپ رہنے ہی دیں منیبہ آپی۔۔۔وہ مغیث کو ماں کی گود میں تھما کر خود کچن کی جانب بڑھی۔۔۔اسکے کچن میں جانے کے کچھ دیر بعد ہی امان نا محسوس انداز میں وہاں سے اٹھ کر اسکے پیچھے کچن میں داخل ہوا۔۔جہاں وہ پریشاں حال سی چائے بننے کے لئے دودھ ڈال رہی تھی جو ابھی ابھی وہ بچہ اسے دے کر گیا۔۔۔ کیا ہوا کوئی پریشانی ہے۔۔۔اپنے بالکل پیچھے امان کی آواز سن کر چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔جو ٹراوزر اور ہاف سلیوٹی شرٹ میں ملبوس اسکے پیچھے کھڑا تھا اور ایک ہی نظر میں اسکی پریشانی بھانپ چکا تھا۔۔۔

نن۔۔۔نہیں۔۔۔دراصل میں سوچ رہی تھی کے چائے کے ساتھ کیا منگواوں۔۔۔وہ ایک نظر اسے دیکھتی دوبارہ چائے کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

تم چائے بناو میں آتا ہوں۔۔۔وہ بنا مزید اسکی کوئی بات سنے وہیں سے پلٹ گیا۔۔۔ کچھ ہی دیر بعد اسکی واپسی ہوئی تو اسنے چند شاپر لا کر کاونٹر ٹاپ پر رکھے۔۔۔ چائے چھانتی عفرا محض اسے دیکھتی ہی رہ گئی جو بنا مزید کچھ بولے کچن کیبنٹ سے پلیٹیں نکال کر ان میں کوکیز نمکو مٹھائی اور دوسری چیزیں ڈالنے لگا لگا تھا۔۔۔

عفرا کی آنکھیں اسکی اسقدر اپنائیت پر بھرانے لگی۔۔۔

جب تک عفرا نے چائے کپوں میں انڈیلی وہ پلٹیں سیٹ کر کے ٹرالی میں رکھ رہا تھا۔۔۔

ہو گیا سب امان اب آپ جا کر بیٹھیں میں چائے لاتی ہوں۔۔۔ویسے آپ تو خاصے سگھر بندے ہیں مستقبل میں مجھے کافی آسانی رہے گی۔۔۔وہ چائے کی ٹرے ٹرالی میں رکھتی نانا کرنے کے باوجود بھی زبان کو ایک لطیف سا جملہ کہنے سے روک نا سکی تھی۔۔۔دل میں آسودگی ہو تو چہرے پر خوشی ایسے ہی پھیلتی ہے۔۔۔

بدلے میں امان اسے گھورتا ہوا اسکے سر پر ایک چپت رسید کر کے باہر نکل گیا جبکہ پیچھے وہ کھلکھلا کر ہس دی۔۔۔

*****

باتیں کرتے کرتے رات کے گیارہ کیسے بجے پتہ ہی نا چلا۔۔۔وقت کی قلت کا احساس کرتے منیبہ اور نعمان اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

امان بیٹا میں یہیں نصرت کے ساتھ ہوں تم اپنے ساتھ عفرا کو لے جاو انہیں ایئر پورٹ چھوڑنے کے لئے واپسی پر جب اسے یہاں چھوڑنے آو تو مجھے لے جانا۔۔۔

تب تک میں بھی زرا فرصت سے بہن سے باتیں کر لوں گی۔۔۔نزہت بیگم صوفے پر دونوں پاوں اوپر کر کے پر سکون ہو کر بیٹھتی گویا ہوئیں۔۔۔

انکی بات پر عفرا نے ماں کی جانب دیکھا اور انکے مسکرا کر سر ہاں میں ہلانے پر اندر سے اپنی چادر اٹھانے بڑھی۔۔۔

سارا راستہ ہی منیبہ اور عفرا باتیں کرتی گئیں تھیں۔۔لیکن وہاں پر آگے بڑھتے ہوئے منیبہ کی آنکھیں نم ہوا ٹھیں وہ بھائی کے گلے لگتی ضبط کے باوجود رو دی۔۔۔

امان نے اسکا سر تھپتھپاتے اسے حوصلہ دیا۔۔۔

بھائی عفرا کا خیال رکھیے گا۔۔۔جاتے جاتے بھی وہ اسے عفرا کے حوالے سے کئی نصیحتیں کرتی گئی تھی۔۔۔

انکے جانے کے بعد امان اور عفرا باہر کی جانب بڑھے۔۔۔۔یہ نعمان کی گاڑی تھی جو اسکی واپسی تک امان کے انڈر رہنی تھی۔۔وہ الگ بات کے امان اسے استعمال میں لانے کا کوئی ارادہ نا رکھتا تھا۔۔۔

منیبہ کو روتا دیکھ عفرا بھی خاصی رنجیدہ ہو گئی تھی۔۔۔

آئسکریم کھاو گئی۔۔۔امان نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے عفرا سے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں اب منیبہ آپی سے دوبارہ کب مل سکیں گئے۔۔۔وہ ابھی تک اسی لمحے کے حصار میں تھی۔۔۔

موبائل ہے نا تمہارے پاس تو روز اس سے ویڈیو کال کر لینا۔۔۔ابھی تو وہ گئی ہے اور تم دعا کرو کہ اسکا وہاں دل لگ جائے کیونکہ ہر انسان بہتری کی طرف سفر کرتا ہے۔۔۔اللہ نعمان کو اسکے مقصد میں کامیاب کرے تاکے وہ جلد از جلد واپس پاکستان آسکیں۔۔۔

امان نے اسے رسان سے سمجھاتے آئسکریم پارلر کے سامنے گاڑی روکی۔۔

اب بولو آئسکریم کھاو گی۔۔۔وہ جو اس کی باتیں سن کر زرا سمبھلی تھی چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔وہ ایک نظر باہر موجود آئسکریمّ پارلر کو دیکھتی گویا ہوئی۔۔۔

اسکی بات سن کر امان گاڑی سے اترا اور کچھ ہی دیر بعد آئسکریم کے دو کپ تھامے واپس آیا۔۔۔

امان کے ہاتھ سے آئسکریم تھامتے ایک خوبصورت مسکراہٹ عفرا کے چہرے پر ابھری۔۔۔وہ اسکی پسند ناپسند سے بخوبی آگاہ تھا۔۔۔جسکی گواہی عفرا کے ہاتھ میں تھامی چاکلیٹ آئسکریم دے رہی تھی جبکہ اپنے لئے وہ قلفا فلیور لایا تھا۔۔۔

عفرا سوری۔۔۔آئسکریم کا دھکن اتارتا وہ عفرا کی جانب دیکھتا سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

عفرا نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔کل صبح تمہارے ساتھ میرا رویہ خاصا معیوب تھا۔۔۔

کل صبح کی بات کو رہنے دیں آپ امان کیونکہ پھر تو مجھے بھی آپ سے ایکسکیوز کرنا پڑے گا نا کیونکہ تب ہائپر تو میں بھی ہو گئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کے امان مزید کچھ کہتا وہ سرعت سے اسکی بات کاٹتی غیر سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔وہ الگ بات

کے اسکے لئے مجھے اکسایا بھی آپ نے ہی تھا۔۔۔عفرا نے بات کرتے بامشکل اپنی مسکراہٹ دابی۔۔۔مطلب زیادہ غلطی تو آپکی ہے لیکن تھوڑی سے میری بھی اس لئے اس بات کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اس پر مٹی ڈالیں۔۔۔آپ نے کیا میں نے کیا حساب برابر۔۔۔وہ آئسکریم میں چمچ ہلاتی سب طے کر رہی تھی۔۔۔

امان دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اس سے زرا پیچھے چلتے ہیں۔۔۔ہمارے نکاح سے لے کر کل صبح سے پہلے تک میرے بہت سے حساب نکلتے ہی آپکی طرف اور یقین مانے امان ناتوان سب چیزوں کے لئے میں آپکو معاف کروں گی اور ناہی اتنے سستے میں آپکی جان چھوٹے گی۔۔۔اور سب سے بڑی بات وہ حساب یوں گاڑی میں بیٹھ کر چند منٹوں میں تو ہر گز ہر گز بے باک ناہو گا کیونکہ ابھی تو ہمیں واپس گھر جانا ہے۔۔۔تو یہ حساب کتاب ہم کسی اور دن کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں۔۔۔اور یقین رکھیے گا مجھ پر امان کہ میں آپکی شاگردہ ہوں۔۔۔حساب کتاب میں بڑی پکی ہوں ایک پائی تک میں ہیر پھیر نہیں ہو گی۔۔۔اصول و قوائد بھی آپ ہی سے سیکھیں ہیں تو جو بات لمبی ہے اسکو ہم اتنے مختصر وقت میں نہیں چھیریں گے

--

وہ بڑے پر سکون انداز میں اپنے گزشتہ کی روز کی کھولن اور غصہ ٹھنڈے لہجے میں اس پر انڈیل کر اسے اپنے عزائم سے روشناس کروا چکی تھی کہ وہ کسی قسم کی خوش فہمی میں نا رہے کہ وہ اسکی پچھلی کوئی بات نہیں بھولی۔۔۔

امان بس سے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔اتنا پیچھے تک تو وہ گیا ہی نا تھا بقول اسکے تو وہ اس وقت صدمے میں تھا۔۔۔اسنے تو اپنے کل والے رویے کی معذرت کر کے صلح کرنی چاہی تھی مگر عفرا کی باتیں اسے بہت پیچھے دھکیل گئی تھیں جہاں اسنے اپنے صدمے کے زیر اثر جو کام کئے تھے وہ کسی اور کی ذات پر کس قدر گراں گزرے تھے اسے اب اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔اب وہ ان دنوں کی تلخی کو محسوس کر پا رہا ہے تو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب ازالہ کیسے کرے۔۔۔

*****

اچھا کوئی صلہ کی سبیل نہیں نکل سکتی کیا۔۔۔اسنے گاڑی سٹارٹ کرتے ماتھا مسل کر مسکراتے ہوئے اپنی پشیمانی دبا کر ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔۔کہانا اتنا تھوڑے وقت میں ہم اتنی لمبی بات کو ڈسکس نہیں کر سکتے۔۔۔اسنے آئسکریم کھا کر گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے آئسکریم کپ باہر پھینکا۔۔۔

اسکی بات سن کر امان بھی خاموش ہو گیا۔۔۔وہ اب یہ بات اسکے ساتھ کہیں بیٹھ کر تسلی سے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔گاڑی گھر کے دروازے کے سامنے آکر رکی تو عفرا کو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ گویا ہوا۔۔۔

جی۔۔۔

یہ کچھ پیسے ہیں رکھ لو تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔امان نے ٹراوزر کی جیب سے والٹ نکلتے چند نوٹ نکال کر اسکی جانب بڑھی۔۔۔عفرا ان پیسوں کو دیکھتی کچھ پل کچھ سوچتی رہی۔۔۔یہ بڑا ہی کوئی انوکھا احساس تھا جس سے وہ آج آشنا ہو رہی تھی۔۔۔اسنے خاموشی سے ہاتھ بڑھا کر پیسے تھامے اور گاڑی سے نکل گئی۔۔۔

*****

صلہ اور بالاج ایک ہفتے کے ٹور سے واپس آ گئے تھے۔۔یہ ایک ہفتہ صلہ کی زندگی کا سب سے خوبصورت وقت تھا جسکا ایک ایک پل اسنے جیا تھا۔۔۔انجوائے کیا تھا۔۔۔بالاج کی باہوں میں باہیں ڈالے پاکستان کی خوبصورتی دیکھنا اسکے ساتھ آدھی آدھی راتوں تک وہاں کی سڑکیں ناپنا۔۔۔شاپنگ کرنا۔۔۔فرمائشیں کرنا۔۔۔وہ اپنی زندگی کے بہت سے خوبصورت لمحات یادوں کی صورت قید کئے وہاں سے لوٹی تھی۔۔۔

بالاج کا اسکی کیئر کرنا۔۔۔اسے کسی کانچ کی گڑیا کی مانند رکھنا۔۔۔اسکی ناز برداریاں کرنا۔۔۔اسکے نخرے اٹھانا۔۔۔اسے ہواوں میں اڑا رہا تھا۔۔۔وہ خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی تصور کر رہی تھی جسے اتنا چاہنے والا قدر دان شوہر ملا۔۔۔ گزشتہ زندگیوں کی تلخی کا کہیں کوئی نام و نشان تک نا تھا۔۔۔گھر آتے ہی وہ سیدھا ماں کے پاس آئی تھی۔۔ماں نے اسکا چہکتا ہوا روپ دیکھ کر اسکے ماتھے کا بوسہ لیتے اسے کئی دعاوں سے نوازا۔۔۔

شام تک وہ وہیں رہی۔۔۔عفرا بھی وہیں تھے تو جیسے انکی نا ختم ہونے والی باتوں کا سلسلہ چل نکلا۔۔۔اسکے پاس ماں اور عفرا کو سنانے کے لئے بہت سی باتیں تھیں۔۔۔

شام کو وہ دونوں اوپر چلے گئے۔۔۔ناہید بیگم بیٹے سے تو بہت خوشی سے ملیں البتہ صلہ کے ساتھ انکا رویہ سرد ہی تھا۔۔۔انکا سرد رویہ دیکھتے صلہ کی خوشی مانند پڑنے لگی اور وہ سر جھٹک کر اندر چلی گئی۔۔۔

****

امی مجھے دیر ہو رہی ہے ناشتہ بنا دیں۔۔۔کرن کالج کے یونیفارم میں ملبوس لاونج میں صوفے پر براجمان تسبیح کرتی ماں کے پاس آتی گویا ہوئی۔۔۔

جا کر اس مہارانی کو اٹھاو اور کہو کے اٹھ کر ناشتہ بنائے۔۔۔ناہید بیگم ماتھے پر بل ڈالتیں نخوت سے گویا ہوئیں گویا اسکے ذکر سے ہی منہ میں کڑوے بادام کا ذائقہ گھل گیا ہو۔۔۔

میں نہیں جا رہی امی۔۔۔بھلے یہ آپکا حکم ہے مگر بھائی کے سامنے اسے کچھ کہنا مطلب اپنے اوپر ایک نئی مصیبت بلانا۔۔۔

وہ منہ پھلائے وہیں ماں کے پاس دھپ سے بیٹھی۔۔

وہ کمرے میں نہیں ہے نہانے گیا ہے۔۔۔ماں کے کہنے پر اسکی آنکھوں میں ایک چمک در آئی۔۔۔

وہ ہاتھ جھارتی اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔ایک نظر بیڈ پر محو استراحت صلہ پر ڈالی جو لحاف کندھوں تک اوڑھے پر سکون انداز میں سو رہی تھی۔۔۔کھلی آبشار تکیے پر پھیلی تھی۔۔۔اسکا دل چاہا کے اسکے گھنے سلکی بالوں کو آگ لگا دے۔۔۔بارہا کوشیش کرنے کے باوجود کرن کے بال ویسے نہیں ہوتے تھے۔۔۔عجیب رف سے گھنگریالے بال تھے اسکے۔۔

رقابت کے ایک احساس نے اسکے اندر جنم لیا۔۔۔غصے سے آگے بڑھتے اسنے ایک جھٹکے میں صلہ پر لیا لحاف اتار کر پھینکا۔۔۔اس اچانک افتاد پر صلہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔

کیابد تمیزی ہے یہ۔۔۔زراحواس بیدار ہوئے تواپنے سامنے کھڑی کرن سے جھنجھلا کر گویاہوئی۔۔۔دل ابھی تک دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

امی کہہ رہی ہیں کہ آکر بھیا کے لئے ناشتہ بناو۔۔۔اور زراجلدی کیونکہ وہ تیار ہو رہے ہیں اور انکے پاس زیادہ وقت نہیں۔۔۔

بناصلہ کی بات کااثر لیے وہ چٹکی بجا کر کہتی بنااسکاجواب سنے کمرے سے نکل گئی۔۔

جبکہ اسکے جانے کے بعد اسنے کمرے میں بالاج کو دھوندناچاہامگر وہ کمرے میں نہیں تھا۔۔۔

اسنے بے بسی سے سانس خارج کرکے سرہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔یکدم گہری نیند سے بیدار ہونے پر سر کے ساتھ ساتھ پورا جسم درد کرنے لگا تھا۔۔۔

وہ کچھ دیر ویسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد کسلمندی سے اٹھتی بالوں کا رف سا جوڑا بنا کر جوتا پاوں میں اڑستی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

*****

باہر لاونج میں ہی اسکاٹاکراتائی جان سے ہواجو اسے کمال نظرانداز کرتیں تسبیح کرنے میں مشغول رہی۔۔۔جب وہ اسے نظرانداز کر رہی تھی تواسنے بھی انہیں بلانا یا مخاطب کرنا ضروری نا سمجھا۔۔۔ایسے تو ایسے ہی سہی۔۔میں بھی کوئی اتنی

گری پڑی نہیں کہ انکے بارہا نظر انداز کرنے پر ان کے سامنے بچھ بچھ جاوں۔۔۔

منہ ہی منہ بڑبڑاتی وہ کچن میں داخل ہوئی۔۔۔

جھنجھلا کر فریج کھول کر جائزہ لیا تو انکشاف ہوا کہ آٹا تو تھا ہی نہیں۔۔۔اتنی جلدی آٹا گوندھ کر روٹی پکانے میں اسے خاصی دشواری ہوتی اسی لئے اسنے فریج سے انڈے اور ڈبل روٹی نکالی۔۔۔

ایک طرف چائے پکنے کے لئے رکھ کر دوسری طرف دو انڈے فرائی کر کے ٹوسٹ سینکنے لگی۔۔۔ارادہ بالاج کو جلد از جلد ناشتہ دے کر دوبارہ سونے کا تھا۔۔۔

ابھی تک اسے اپنا سر بھاری بھاری محسوس ہو رہا تھا۔۔۔انڈے اور ٹوسٹ ٹرے میں رکھ کر وہ چائے چھان رہی تھی جب کرن اپنی اونچی پونی جھلاتی کچن میں داخل ہوئی۔۔

ارے یہ ناشتہ تم نے بالاج بھائی کے لئے بنایا ہے۔۔۔اسکے اسقدر ڈرامائی انداز میں کہنے پر صلہ نے ڈر کر اسے دیکھا کہ نا جانے اسنے کیا کر دیا ہو۔۔۔

مطلب۔۔۔

مطلب یہ کہ بھیا ناشتے میں بل دار پراٹھا آملیٹ اور چائے لیتے ہیں۔۔۔۔کرن کے کہنے پر وہ گہرا سانس خارج کرتی واپس چائے کپ میں انڈیل کر ٹرے میں رکھنے لگی۔۔۔

آٹا نہیں تھا اس لئے۔۔۔

ارے آٹا نہیں تھا تو گوندھ لو ایک کام کرتی ہوں یہ ناشتہ میں کر لیتی ہوں تم انکے لئے پراٹھا بنالو۔۔۔وہ صلہ کی بات ٹوک کر اپنی ہی کہتی ٹرے اٹھا کر بنا اسکی کوئی سنے کچن سے نکل گئی۔۔۔جبکہ صلہ ہونق بنی اسے دیکھتی رہی۔۔۔غصہ دماغ پر چڑھنے لگا تھا۔۔۔دل چاہا کے جا کر دو تھپڑ لگا کر اس سے ناشتے کی ٹرے اٹھا کر واپس لائے لیکن وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گی کہ صبح ہی صبح وہ کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

دل ہی دل اسے گالیوں سے نوازتی وہ جھنجھلاتے ہوئے آٹے کا کنستر نکالنے لگی۔۔۔

*****

ماں ناشتہ کہاں ہے جلدی کریں مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔بالاج نک سک سے تیار بعجلت ماں کے پاس لاونج میں آتا گویا ہوا۔۔۔

کچن میں آٹا چھانتی عفرا بالاج کی آواز سن کر ٹھٹک کر رکی۔۔۔

تمہاری بیوی گھسی ہے کچن میں کافی دیر سے دیکھو کیا لاتی ہے ناشتے میں۔۔۔کچھ لاتی بھی ہے یا سب کو بھوکھا ہی رہنا پڑتا ہے۔۔۔تائی جان کی آواز کانوں سے ٹکراتے ہی اسکے ہاتھوں میں بجلی سی بھر گئی۔۔۔

وہ جتنی جلدی ممکن ہو سکتا تھا آٹا گوندھ رہی تھی۔۔۔ جیسے تیسے کر کے اسنے بعجلت آٹا گوندھ کر ڈبے میں نکالا۔۔۔اس چکر میں کچن کاونٹر کا کبارہ ہو گیا تھا لیکن وہ سب بعد میں صاف کرنے کا سوچتی ابھی چولہے کی جانب بڑھی ہی تھی کے اسے بالاج کے جھنجھلائی آواز سنائی دی۔۔۔

صلہ یار جلدی کرو اور کتنی دیر لگے گی مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔

صلہ نے تھوک نگلتے بعجلت تواچولہے پر رکھا اور دوسری طرف چائے کے لئے دودھ پین میں ڈالا۔۔۔ابھی وہ روٹی کے لئے پیڑا بنا ہی رہی تھی جب وہ اسکے پر آن پہنچا۔۔۔

یہ کیا صلہ ابھی تک تو تم نے کچھ بھی نہیں بنایا۔۔۔وہ سب کچھ جوں کا توں پڑا دیکھ افسوس سے گویا ہوا۔۔۔

وہ بالاج بس بنا ہی رہی ہوں۔۔۔دراصل آٹا۔۔۔

نہیں اب رہنے دو صلہ مجھے بہت دیر ہو جائے گی وہیں سے کچھ کھالوں گا۔۔۔وہ گم صم سا کہتا کچن سے باہر نکل گیا۔۔۔اسکے جانے کے بعد صلہ نے آٹے والا ہاتھ نیچے کرتے دلگرفتی سے اسے دیکھا۔۔۔کیا فائدہ بھلا اتنی محنت کا وہ آٹے کا پیڑا وہیں رکھتی چولہا بند کرنے لگی۔۔۔

*****

ابھی وہ کاونٹر ٹاپ صاف کر کے آٹا فریج میں رکھ کر کچن سے نکلی ہی تھی کہ تائی جان کی پاٹ دار آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

بیوی کے ہوتے شوہر گھر سے بھوکا چلا جائے ایسی بیویوں کو تو شرم سے ڈوب مرنا چاہیے۔۔تائی کی آواز سنتے اسکے قدم ٹھٹک کر رکے۔۔۔وہ ڈھرکتے دل کیساتھ انکا غصیلا روپ دیکھنے لگی۔۔۔

دنیا جہاں کی پھوہر سست اور کام چور لڑکی ہماری ہی قسمت میں لکھی تھی۔۔۔

وہ صوفے پر غصے سے بھری بیٹھیں تھیں۔۔۔

وہ تائی جان میں نے ناشتہ بنایا تھا لیکن وہ کرن لے گئی اور وہ آٹا۔۔۔

ڈوب کر مر جاو لڑکی نند کے نوالے گن رہی ہو۔۔۔ہمارا ابھی سسرال تھا اور یہ بھرا پڑا سسرال تھا ہم بھی صبح اٹھ کر ناشتے بناتے تھے اور پورے گھر کے لئے بناتے تھے تم نے نند کو ناشتہ بنا دیا تو کونسی قیامت آ گئی کے تم یوں اسکے نوالے گننے لگی۔۔۔سسرال میں لوگ ہی کتنے ہیں تمہارے۔۔۔

بجائے کے تم ساس سسر کا ناشتہ بھی بنا کر لاتی تم تو۔۔۔

نہیں تائی جان میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔انکے جلالی روپ کے سامنے توصلہ کی بولتی ہی بند ہو گئی تھی اتنی اونچی آواز پر دل دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔

تم مجھے مت بتاو بی بی کے تمہارا کیا مطلب تھا۔۔۔نا میں پوچھتی ہوں کہ گھر میں ماں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرتی تھی اسے بھی ناشتہ نا بنا کر دیتی تھی۔۔۔کچھ سیکھا کر نہیں بھیجا اسنے بیٹیوں کو۔۔۔تائی جان ناک پر انگلی ڈھرے اسے کٹہرے میں کھڑا کئے بیٹھیں تھیں جس سے نکلنا اسے فلحال بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔۔صلہ کی آنکھیں چھلکنے کو بیتاب تھیں۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ امی سیکھایا ہے نا اسکی ماں نے اسے۔۔۔لڑکے پھانسنا اا۔۔کرن سر پر چادر لے کر کالج بیگ کندھے پر لٹکاتی چٹخارہ لے کر کہتی گویا جلتی پر پٹرول چھڑک گئ۔۔۔

بکوس بند کرو تم اپنی اور اپنی حد میں رہو۔۔۔کرن کی بدزبانی پر وہ جو تب سے خاموش تھی بھڑک کر اس پر چڑھ دوڑی۔۔۔

ساس کا تو چلو احترام لازم تھا اس چھٹانک بھر کی لڑکی کی وہ بھلا کیوں باتیں سنتی۔۔۔

زبان بند کرنے کی اسے نہیں بلکہ تمہیں ضرورت ہے بی بی۔۔۔اور ایسا کیا غلط کہہ دیا اسنے۔۔۔سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے۔۔۔کیا یہ سچ نہیں کے تم نے میرے بیٹے کو اپنی زلفوں کے جال میں پھانس لیا۔۔۔تائی کی باتوں پر اسکا خون کھولنے لگا تھا کیونکہ کرن تو ان دونوں میں آگ بھڑکا کر خود منظر سے ہٹ گئ تھی۔۔۔

آپ مجھ پر بہتان لگا رہی ہیں تائی جان۔۔۔وہ ضبط کے مراحل سے گزرتی دانت پیستی گویا ہوئی۔۔۔

او جا جابی بی مجھے بہتان بازی مت سیکھا۔۔۔اس چیز کی گواہی تو پورا محلہ دے گا۔۔۔کس کس کا منہ بند کرے گی۔۔اور اب کیوں اتنی مرچیں لگ رہی ہیں۔۔۔ گل کھلاتے شرم نا آئی۔۔۔اور آتی بھی کیوں یہاں تو تربیت بول رہی تھی۔۔۔ باوجود ضبط کے ایک آنسو صلہ کی آنکھ سے ٹوٹ کر اسکی گال پر پھسلا اور وہ دکھ سے اپنی ساس کا چہرا دیکھتی ہاتھ کی مٹھیاں بھینچے بنا کچھ بولے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔

یہ ڈرامے کہیں اور جا کے دکھانا ابھی باہر نکلو اور مجھے ناشتہ بنا کر دو۔۔۔ڈرامے باز ماں کی ڈرامے باز اولاد۔۔۔تائی جان اپنی بھراس نکال کر واپس صوفے پر سیدھی ہو کر بیٹھیں۔۔۔جبکہ وہ انکی ساری باتوں کو نظر انداز کرتی جھٹکے سے اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور ٹھاہ کی آواز کیساتھ دروازہ بند کیا۔۔۔گویا سارا غصہ دروازے پر ہی اتارنے کا ارادہ ہو۔۔جیسے وہ دروازہ نہیں تائی جان ہو۔۔۔

تمہارے باپ نے نہیں لگوائے یہ دروازے جو انہیں توڑ رہی ہو جا کر یہ ڈرامے اپنی ماں کو دکھانا۔۔۔یہ ڈرامے بازیاں یہاں نہیں چلیں گی۔۔۔

باہر سے ہنوز تائی کی بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔وہ کانوں پر زور سے ہاتھ رکھتی بستر پر بیٹھ کر سر گھٹنوں میں چھپا کر سسک پڑی۔۔۔

جتنا اسنے آج برداشت کیا تھا وہ اسکی سکت سے زیادہ تھا۔۔۔عجیب عذاب بن گئ تھی زندگی۔۔۔اگر پچھلہ ہفتے وہ خوشیوں کے سنگ گزار کر آئی تھی تو آتے ہی اسکی خوشیوں کو آگ لگادی گئ تھی۔۔۔اسے یہ گھر گھر نہیں بلکہ پاگل خانہ لگ رہا تھا۔۔۔جس میں کہیں سکون نا تھا۔۔۔ہر وقت یہاں کسی نا کسی بات کو لے کر آپس میں چپکچ لگی رہتی۔۔۔

یا وہ یہاں رہتی انکے جیسی پاگل ہونے والی تھی یا بہت جلد اسکے دماغ کی شریان پھٹ جانی تھی۔۔۔

اللہ کرے بالاج کے سوا میرے سارے سسرالی رشتے دار مر جائیں۔۔۔مر جائیں سب کے سب کہ کچھ میری جان کو بھی سکون ہو۔۔۔جونک کی طرح چپک کر رہ گئے ہیں یہ سب میری جان کو۔۔۔خون چوس کر ہی جان چھوڑیں گے۔۔۔ابھی تو انکی وہ چنڈالیں اپنے سسرال میں ہیں ورنہ پتہ نہیں چڑیلیں کیا کھاتیں ہیں۔۔۔ زبان بھی پتہ نہیں ماں سے ادھار لی ہے۔۔۔اپنی بیٹیاں نہیں دکھتیں۔۔۔انکی تربیت نہیں دکھتی جنکی سسرل میں بنتی نہیں۔۔۔دوسروں کی بیٹیوں پر انگلیاں اٹھانا بہت آسان ہے نا۔۔۔خود جو بیٹیوں کی تربیت کی ہے وہ بھی دکھائی دے رہی

ہے۔۔۔ارے انکی چنڈالوں کے سامنے تو شیطان بھی پناہ مانگ لے۔۔۔اللہ کر کے یہ سب مر جائیں۔۔۔سب کی سب مر جائیں۔۔۔اور سب سے پہلے یہ تائی جان مر جائیں۔۔۔وہ گھٹنوں میں سر دیئے انہیں بد عائیں دے دے کر دل کا غم ہلکا کر رہی تھی۔۔۔

روتے روتے اس پر غنود گی طاری ہونے لگی تو وہیں نیم دراز ہوتے بہتے آنسوں سمیٹ ہی سو گئی۔۔۔

****

موسم خاصا خوشگوار تھا سر شام ہی ٹھنڈی میٹھی ہوائیں چلنے لگی تھیں۔۔۔جاتی گرمیوں کے دن تھے اور گرمی کا زور ٹوٹنے لگا تھا۔۔۔دن میں تو گرمی ہوتی لیکن راتیں ٹھنڈی ہونے لگی تھیں۔۔۔ایسے میں عفرا تیار سی امان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔لاونج کے دروازے کھول کر پردے ہٹا دیئے گئے تھے اور باہر سے آتی ٹھنڈی ہواوں کے باعث پنکھے کی ہوا بھی خاصی ٹھنڈی محسوس ہو رہی تھیں۔۔

ایسے میں ماں پستہ کلر کے چکن کے سوٹ میں ملبوس سفید دوپٹہ سر ہر اوڑھے صوفے ہر پر سکون انداز میں بیٹھیں مسکراتے ہوئے بیٹی کی تیاریاں ملاحظہ کر رہی تھیں۔۔۔جسکا ایک پاوں کچن میں تھا تو دوسرا لاونج میں جہاں وہ اپنا سامان اٹھا اٹھا کر بیگ میں رکھ رہی تھی۔۔۔

ماں کی طبیعت اب خاصی بہتر تھی اس لئے آج امان اسے لینے آنے والا تھا۔۔وہ تقریباً ہفتہ بھر ماں کے پاس رک کر آج اپنے گھر جا رہی تھی۔۔۔اس ایک ہفتے میں امان نے اس سے پل پل کا رابطہ رکھا تھا۔۔روزرات کام سے واپسی پر وہ یہاں چکر لگا کر جاتا۔۔فون پر بھی عفرا سے رابطے میں رہتا۔۔۔ماں کا چیک آپ کروانا ہوتا یا کوئی دوائی لانی ہوتی عفرا تک بھول جاتی مگر وہ نا بھولتا۔۔۔وہ ہر ہر کام میں پیش پیش ہوتا۔۔۔عفرا کے دل میں اسکی قدر و منزلت کی گنا بڑھ چکی تھی۔۔۔

دفعتاً دروازے پر دستک کی آواز پر عفرا کے بیگ میں چیزیں ڈالتے ہاتھ تھمے وہ سب کچھ وہیں چھوڑ بھاگ کر دروازے کی جانب لپکی۔۔۔

دروازہ کھلتے ہی سامنے وہی موجود تھا۔۔۔جینز پر نیلی لائینگ شرٹ زیب تن کئے۔۔۔بال پیچھے کو جمائے وہ ہمیشہ کی طرح اسے بہت پیارا لگا۔۔۔

آیئے۔۔اسکے سلام کا جواب دیتے عفرا نے پیچھے ہٹ کر اسکے لئے راستہ چھوڑا۔۔۔

اندر داخل ہوتے وہ ایک ہی نگاہ میں عفرا کا مکمل جائزہ لے چکا تھا جو نارنجی رنگ کی گھٹنوں سے تھوڑی نیچے تک آتی فراک زیب تن کئے اسی کے ہم رنگ آنچل لاپرواہی سے گلے میں ڈالے ہاف بالوں کو کیچر میں مقید کئے ہلکے پھلکے میک آپ میں اسے ہمیشہ سے زرا ہٹ کر لگی۔۔۔

اندر لاونج میں آکر خالہ سے ملنے کے بعد وہ وہیں انکے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔۔۔

عفرا بچے کھانا لگاو۔۔۔۔

نہیں خالہ میں کھانا نہیں کھاوں گا۔۔۔اگلی دفعہ سہی۔۔ابھی مجھے عفرا کو گھر چھوڑ کر کہیں ضروری جانا ہے۔۔۔خالہ کی بات سن کر وہ بدقت گویا ہوتا انہیں ٹوک گیا۔۔۔جبکہ اسکی بات سن کر کچن کی جانب بڑھتی عفرا ٹھٹھک کر رکی۔۔۔ماتھے پر بل سجائے وہ ایک جھٹکے سے پلٹی۔۔۔

اور کروائیں آپ داماد کی خدمت میں تیاریاں۔۔۔اسکا مخاطب ماں تھی اسی لئے امان کو بھرپور نظر انداز کئے ماں کی جانب رخ کئے گویا ہوئی۔۔۔پورے چار گھنٹے آپ نے مجھے کچن میں کھڑا رکھ کر اپنے داماد کے لئے اپنا فرمائشی پروگرام تیار کروایا ہے۔۔۔اور یہاں یہ قدر ہے ان سب کی۔۔۔موصوف کے پاس تو وقت ہی نہیں۔۔۔اسے نا جانے کیوں اسقدر غصہ آرہا تھا۔۔۔وہ ساری شام امان کے پسندیدہ کھانے پکاتی رہی تھی اور اسکے ایک تردیدی جملے نے جیسے اسے غصہ ہی دلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

امان چونک کر اس شعلہ جوالہ بنی بندی کو دیکھنے لگا۔۔۔

عفرا!!!۔۔۔ماں تو عفرا کا یہ روپ دیکھ حیرت زدہ رہ گئ۔۔۔انکی دھیمی آواز میں بات کرنے والی بیٹی آج کیسے بات کر رہی تھی۔۔۔یہ بھی شاید امان کا ہی پچھلے چند دنوں میں بخشا مان تھا جو وہ یوں شکوے کرنے لگی تھی۔۔۔

اتنا ہی کم وقت تھا آپکے پاس تو آپ مجھے لینے ہی مت آتے۔۔میں خود آجاتی امان صاحب۔۔۔اور ایسا تھوڑی نا پہلی دفعہ ہوتا۔۔۔کیوں آپ نے اتنا تکلف کیا۔۔۔

اب کے وہ براہ راست امان کی آنکھوں میں دیکھتی ٹھنڈا طنز کرتی گویا ہوئی۔۔۔

جبکہ امان خود حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکی ایک سیدھی سی بات کا اتنا غیر متوقع رد عمل۔۔۔۔اسے اپنی ہی کہی بات گلے پڑتی محسوس ہوئی۔۔۔

عفرا یہ کیا طریقہ ہے شوہر سے بات کرنے کا۔۔۔عفرا کا لہجہ دیکھ ماں غصے میں آتی اسے سخت تادیبی نگاہوں سے دیکھتیں گویا ہوئیں تو عفرا سر جھٹکتی کچن میں چلے گئ۔۔۔ماں کے سامنے جتنا وہ غصے میں بول چکی تھی کچھ بعید نا تھا کہ مزید کچھ کہتی تو ماں امان کے سامنے ہی جوتا اتار لیتی۔۔۔

بیٹا وہ۔۔۔

ویسے خالہ دراصل مجھے اندازہ نہیں تھا کہ کھانا آپکی باگڑ بلی نے چار گھنٹے کچن میں جھونک کر بالخصوص آپکے داماد کے لئے تیار کیا ہے۔۔۔پتہ ہوتا تو میرے باپ کی توبہ جو میں انکار کرتا۔۔۔

ماں عفرا کے وہاں سے جانے کے بعد پشیمانی سے وضاحت دینے والی تھی جب وہ بنا انکی بات سنے انکے قریب جھکتا رازدرانہ انداز میں کہتا ہاتھ کانوں کو لگانے لگا۔۔۔

خالہ اسکی اس ڈرامائی حرکت پر دل سے مسکرادی۔۔۔

*****

کچھ ہی دیر میں عفرا نے کھانا ٹیبل پر لگادیا۔۔۔وہ تینوں گول میز کے گرد بیٹھے خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جب اسے امان کی آواز سنائی دی۔۔۔

خالہ آپ نے آج عفرا کا میرے ساتھ رویہ دیکھا نا۔۔۔۔یہ ایسے ہی کرتی ہے میرے ساتھ۔۔۔۔مانا کے شروع میں مجھ سے غلطیاں ہو گی مگر میں نے احساس ہوتے ہی اس سے صلح کرنی چاہی مگر اسنے صاف انکار کر دیا۔۔۔خالہ یہ ایسے ہی ماں کے سامنے میری شکایتیں لگاتی ہے۔۔۔اور آپکو تو پتہ ہے ماں کو یہ کتنی عزیز ہے اب اسکے سامنے ماں میری کہاں سنتی ہیں۔۔۔وہ تو بس اسے ہی صحیح کہتی ہیں۔۔۔بس یہ ہر وقت انہیں میرے خلاف بھڑکائے رکھتی ہے۔۔۔خالہ یہ غلط بات ہے نا۔۔۔

عفرا نے حیرت وانبساط سے جھٹکے سے سر اٹھاتے ہونق بن کر اسے دیکھا۔۔۔جو چہرے پر مسکینیت طاری کئے دنیا کا سب مظلوم انسان بنا اسکی ماں سے اسکے ناکردہ مظالم کی داستان سنا رہا تھا۔۔۔

اللہ۔۔۔کتنے جھوٹے ہیں آپ امان۔۔۔امی یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔سراسر جھوٹ۔۔۔یہ ایک نمبر کے جھوٹے ہیں۔۔۔اور خالہ چھوٹی بچی نہیں ہیں بلکہ آنکی حرکتیں۔۔

خاموش ہو جاو عفرا۔۔۔شوہر سے بات کرنے کا یہ کونسا طریقہ ہے۔۔۔تم نے تو مجھے بہت مایوس کیا عفرا۔۔۔کیسے منہ پھاڑ کر اسے جھوٹا کہہ رہی ہو۔۔۔وہ بھی میرے ہی سامنے۔۔۔یہ ہے میری تربیت۔۔۔ماں کو تو حیرت ہو رہی تھی آج عفرا کے طرز دیکھ کر۔۔

سامنے ماں تھی اسی لئے وہ ایک نظر بے بسی سے انہیں دیکھ کر اور دوسری نظر امان کو دیکھ کر جھٹپٹا کر رہ گئی۔۔۔جو بظاہر سنجیدہ صورت بنائے بیٹھا تھا مگر اسکی بولتی شریر نگاہیں مسلسل عفرا کا خون کھولا رہی تھیں۔۔۔۔

خبردار عفرا خبردار جو آگر مجھے اب دوبارہ کبھی تمہاری شکایت ملی تو۔۔۔ماں کے انگلی اٹھا کر وارن کرنے پر وہ جھلملاتی نگاہیں جھکا کر دانت پیستی بیٹھی رہی۔۔۔دفعتا دماغ میں ایک کوندا لپکا تو وہ جھٹکے سے سیدھی ہو کر بیٹھتی امان کو دیکھنے لگی۔۔۔

اگلا لمحہ امان کے لئے بڑا ہی غیر متوقع تھا۔۔۔

امان سوری۔۔۔میں اپنے کئے پر بہت شرمندہ ہوں پلیز آپ میری باتوں کو میری نادانی سمجھ کر مجھے معاف کر دیں۔۔۔اماں جو پانی کا گلاس تھامنے کے لئے ہاتھ بڑھا

رہا تھا عفرا ایک ہی جھٹکے میں اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامتی لجاہت سے گویا ہوئی۔۔۔امان تو شاک کی کیفیت میں اسکا یہ روپ دیکھ رہا تھا مگر جیسے ہی اسے اپنے ہاتھ کی پشت پر اسکے تیکھے نوکیلے ناخنوں کی چبھن محسوس ہوئی وہ ایک بھنور اچکا کر اسے دیکھتا اسکا سارا مقصد سمجھ گیا جو بظاہر لجاہت سے مگر آنکھوں میں غصے کا ایک جہان آباد کئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

عفرا نے واضح ماں کی آنکھوں میں سکون کی لہریں سرائیت کرتی دیکھیں۔۔۔مگر اگلا لمحہ اسکے لئے بھی نہایت غیر متوقع تھا۔۔۔

آہ باگڑ بلی۔۔۔یہ کیا کیا۔۔۔مجھے زخمی کر ڈالا۔۔۔امان نے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے کھینچتے تکلیف کے آثار چہرے پر سجائے ہاتھ ہوا میں اٹھایا جہاں واضح عفرا کے نوچنے کے نشانات تھے۔۔۔

عفرا کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔

وہ امان سے اتنی حماقت کی توقع نہیں رکھتی تھی کہ وہ یوں اسکا پول ماں کے سامنے کھول دے گا۔۔۔

امی۔۔۔اسنے منمناتی آواز میں کہتے تھوک نگل کر آہستہ سے آنکھوں کو حرکت دیتے ماں کی جانب دیکھا جنکا صدمے اور غصے سے برا حال تھا۔۔۔انکا ہاتھ جوتے کی طرف جاتا دیکھ وہ اچھل کر اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔

میں باہر بائیک کے پاس آپکا انتظار کر رہی ہوں جلدی آئیں۔۔۔وہ ایک ہی جست میں صوفے سے اپنی چادر اٹھاتی گرتی پڑتی باہر کو بھاگی۔۔۔وہ امان کے سامنے ماں کے ہاتھوں اپنی اتنی عزت افزائی افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔جبکہ اسکی جلد بازیاں ملاخظہ کرتے امان بڑی دقت سے اپنی مسکراہٹ ضبط کئے رہا۔۔۔

خالہ میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔وہ ایسی ہر گز نہیں۔۔۔اسے آپ مجھ سے بہتر جانتی ہیں۔۔۔بس میں اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔ پچھلے دنوں میری ہی بدولت وہ بہت گم صم رہنے لگی تھی اب کم از کم غصہ تو نکال رہی تھی۔۔۔خالہ سے ملتے وقت وہ انسے سرگوشانہ گویا ہوا۔۔۔ماں نے اسے محبت سے دیکھتے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے دعائیں دیں۔۔۔

بس اسے یہ مت بتایئے گا خالہ یہ ہم دونوں کا سیکرٹ ہے۔۔۔ان دونوں کی یہ بچگانہ حرکتیں دیکھ ماں دل سے مسکرا دیں۔۔۔

*****

صبح سے سوئی صلہ کی آنکھ دوپہر دو بجے کے قریب جاکر کہیں کھلی۔۔۔۔آنکھیں کافی دیر تک روتے رہنے کی چغلی کھا رہی تھیں۔۔۔جبکہ سر گول گول گھوم رہا تھا۔۔۔ صبح سے بھوکی تھی اور اب نقاہت اور کمزوری سے چکر آرہے تھے۔۔۔

پہلے تو زرا دل نا چاہا باہر جا کر ان سب کی شکلیں دیکھنے کو مگر جب پیٹ نے مزید اجازت نا دی تو دل کڑا کر تی اٹھ بیٹھی۔۔۔

وہ کیوں بھلا منہ چھپا کر کمرا نشین ہوئی رہتی۔۔جوتا اڑس کر اسنے کمرے کا دروازہ وا کیا تو بریانی کی شاندار خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی۔۔غالباً تائی جان نے بریانی پکائی تھی۔۔۔بھوک کچھ مزید چمک اٹھی۔۔انا عزت نفس سب کچھ سائیڈ پر رکھتی وہ ہر کسی کو نظر انداز کرتی سیدھا کچن میں گئی چولہے پر ہی دیگچا پڑا تھا۔۔۔

اسنے ریک سے پلیٹ اٹھائی اور پلیٹ بھر کر بریانی ڈالنے کے بعد پانی کا گلاس لیا اور باہر کی جانب بڑھی۔۔۔اپنے کمرے سے اسے دیکھتی تائی جان نے اسکی اس حرکت کو نظر انداز کیا کہ صبح سے بھوکی تھی وہ البتہ کالج سے واپس آئی کرن کا ایسا کوئی ارادہ نا تھا۔۔۔

مفت خورے کام چور لوگ۔۔۔پکی پکائی چیزیں دیکھ کر اکڑیں بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔۔چچ۔۔چچ۔۔۔صلہ کچن کے دروازے سے باہر نکل رہی تھی جبکہ کرن اندر داخل ہوتی چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے اسے طنز کرنے سے باز نا آئی۔۔۔

صلہ نے بامشکل ضبط کرتے اسکا یہ طنز ہضم کیا کہ فلحال نقاہت اور کمزوری اسے مقابلہ کرنے کی بھی اجازت نا دے رہے تھے۔۔۔وہ غصیلی نگاہوں سے اسے گھور کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی اور کھانا کھا کر اسنے پیٹ کی آگ بجھتی محسوس کی تو

بے ساختہ رب کا شکر ادا کرتی وہیں دوبارہ سو گئی کیونکہ اسے اپنا جسم بے جان ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

******

صلہ۔۔۔اٹھو صلہ۔۔۔یار میری طرف تو دیکھو۔۔۔بتاو تو صحیح کہ ہوا کیا ہے۔۔۔ صلہ کو دور کسی کھائی سے آوازیں آتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ساتھ ہی اسے اپنے بالوں میں ایک لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اسنے بڑی دقت سے اپنی جلتی آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔بالاج اس پر جھکا اسکے بال سہلاتا اسے جگا رہا تھا۔۔۔اسے دیکھتے ہی صلہ کی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھرنے لگی۔۔۔۔

آج شام آفس سے واپسی پر ابا نے بالاج کو اپنی دکان پر بلایا تھا اور وہیں اسے ابا کی زبانی آج گھر میں ہوئے جھگڑے کا علم ہوا۔۔۔ابا نے اسے کافی دیر تک پاس بیٹھا کر بہت کچھ سمجھایا تھا۔۔۔کہ وہ جس مقام پر ہے وہاں اگر بیوی کا ساتھ دے گا تو ماں اسکے خلاف ہو جائے گی اور اگر غلطی سے بھی اسنے ماں کا ساتھ دیا تو بیوی بد ظن ہو جائے گی۔۔۔

اور ساس بہو کی لڑائیاں ازل سے چلتی آ رہی ہیں اور ابد تک چلتی رہیں گی۔۔۔اس لئے وہ ساس بہو کے معاملے کو ان دونوں پر چھوڑ دے۔۔۔گھر کے ہر چھوٹے

بڑے معاملے میں دخل اندازی بند کر کے اعتدال کا راستہ اپنائے اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائے۔۔۔

وہ خاموشی سے باپ کی باتیں سنتا رہا تھا کہ ابھی وہ اپنی کسی پریشانی میں مبتلا تھا لیکن اب صلہ کی حالت دیکھ کر اسکے دل پر ہاتھ پڑا تھا جو بخار میں پھنک رہی تھی۔۔

اسے دیکھتے ہی صلہ اسے صبح کی ساری بات بتانے لگی۔۔۔

بس صلہ یار خاموش ہو جاو۔۔۔مت کرو خود کو ہلکان۔۔۔تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔چلو اٹھو تمہاری دوائی لے کر آئیں۔۔۔

وہ جتنے آنسو صاف کرتی اتنے ہی مزید نکل آتے۔۔۔بالاج نے اسے سہارے سے کھڑا کرتے اس پر چادر اوڑھائی اور اسکا ہاتھ تھام کر ماں کو بتاتا گھر سے نکل گیا۔۔۔

لیکن ڈاکٹر کے پاس چیک آپ کے دوران انہیں جو خبر معلوم ہوئی اسنے ان دونوں کے چہروں پر شگوفے کھلا دیئے۔۔۔وہ امید سے تھی۔۔۔انکی فیملی مکمل ہونے والی تھی۔۔۔ڈاکٹر نے انہیں ڈھیروں نصیحتوں کے بعد دوائیوں کا پرچہ تھمایا۔۔۔واپسی پر دونوں بہت خوش تھے۔۔۔اور صلہ کے چہرے پر صبح کی کسی بات کا شائبہ تک نا تھا۔۔۔۔

******

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اسکے سر پر جمے آنچل کو اڑا کر پیچھے دھکیل رہے تھے جسے وہ ایک ہاتھ سے سختی سے پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔بائیک روڈ پر فراٹے بھر رہی تھی جبکہ امان کے پیچھے بیٹھی عفرا کا بس نا چل رہا تھا کے اسے کچا ہی چبا جائے۔۔۔

کیا ہوا عفی پرنسیس اتنی خاموش کیوں ہوں۔۔۔بائیک چلاتے امان نے جان بوجھ کر شریر انداز میں اسے پچکارا۔۔۔وہ خاصا میچور شخص تھا لیکن رشتہ بدلتے ہی ناجانے وہ کیوں عفرا کو اتنا تنگ کرنے لگا تھا۔۔۔شاید کہیں نا کہیں اپنے ان رویوں کا اثر زائل کرنا چاہتا تھا جو انجانے میں ہی صحیح پر اسنے روا رکھے تھے۔۔۔

مجھ سے بات کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔۔جھوٹے مکار ہیں آپ۔۔۔

جھوٹے جھوٹے جھوٹے۔۔۔امی سے اتنے جھوٹ بولے آپ نے۔۔۔

وہ تو پہلے ہی بھری بیٹھی تھی ناجانے کس ضبط سے ابھی تک خاموش تھی لیکن امان کی چھیر خانی پر ہاتھ میں تھاما کلچ پے در پے امان کے کندھے پر برساتی پھٹ پڑی۔۔۔

ارے ارے تم تو باگر بلی سے جنگلی بلی بن گئی ہو۔۔۔اب کیا ایکسیڈینٹ کرواو گئی۔۔۔

وہ اپنے بچاو میں زرا سا جھکا تو بائیک زرا سی لہرائی۔۔۔

بائیک لہرانے پر عفرا اسکے کندھے پر اپنے گرفت مضبوط کرتی سیدھی ہوئی۔۔۔

میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا اس روز بھی تم نے خود چائے گرا کر میرا نام لگا دیا تھا امی کے سامنے۔۔وہ عفرا کے پیچ وتاب کھانے پر محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ غلط فہمی تھی امان جسے بعد میں میں نے کلیئر کر دیا تھا۔۔۔کچھ لمحے منہ کھولے شاک میں رہنے کے بعد وہ دانت پیس کر گویا ہوئی۔۔۔

تو آج بھی محض غلط فہمی ہی ہوئی تھی جسے میں نے بھی بعد میں دور کر دیا۔۔وہ کندھے اچکاتا اسے چڑاتے ہوئے حقیقی بات بتا گیا تھا۔۔۔جسکا یقین نا کرتے وہ امان کی بینڈ بجانے کا پورا ارادہ بناتی خاموشی سے بیٹھی رہی۔۔۔

بائیک گھر کے دروازے کے سامنے آکر رکی تو وہ بنا امان کی جانب دیکھے غصے سے بائیک سے اتر کر اندر کی جانب بڑھی۔۔۔

ارے گیٹ تو کھول دو وہ اسے بنا گیٹ کھولے اندر بڑھتا دیکھ گویا ہوا۔۔۔خود کھولیں۔۔۔وہ ایک پل کے لئے رک اسکی جانب مڑی اور چبا چبا کر کہتی اسے حیران چھوڑ کر چھپاک سے اندر داخل ہو گئی۔۔۔

*****

اگلے دن صلہ بالاج کے آفس جانے سے ایک گھنٹہ پہلے کا الارم لگا کر سوئی اور وقت پر اسے ناشتہ تیار کر کے دیا۔۔۔وہ الگ بات کے اسکا اور اپنا ناشتہ بنانے کے سوا اسنے کسی کو جھوٹے منہ پوچھا تک نہیں۔۔۔بالاج کے ناشتہ کر کے جانے کے بعد وہ پھر

سے سو گئ۔۔۔لیکن یہ حقیقت تھی کہ وہ سارا دن کمرے میں اکیلی بیٹھ کر بھی نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔اسنے فرصت سے بیٹھ کر اس چیز پر بہت سوچا اور بلآخر اسی فیصلے پر پہنچی جب اب یہ گھر اسی کا ہے اور رہنا بھئ یہیں پر ہے تو مکمل نہیں تو تھوڑی بہت دلچسپی اسے بھی گھر کے کاموں میں لینی ہی چاہیے۔۔۔گھر والوں سے تھوڑے مراسم بہتر کر لینے چاہیے کہ یہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ پوری زندگی کا سوال تھا۔۔۔اسی غرض سے وہ کمرے سے باہر نکلنے لگی۔۔تائی جان سبزی کاٹ رہی ہوتی تو وہ ہانڈی بنا لیتی۔۔۔وہ ہانڈی بنا رہی ہوتی تو وہ خاموشی سے روٹیاں بنانے لگتی۔۔۔گھر میں بکھیرا ہوتا تو خاموشی سے وہ سمیٹ دیتی۔۔۔کچن میں برتن دھونے والے دکھتے تو کھڑے کھڑے انہیں دھو دیتی۔۔۔باقی وہ سوتی جاگتی اب بھی اپنے وقت پر ہی تھی اور گھر والوں سے بات چیت بھی برائے نام ہی ہوتی البتہ کرن آتی جاتی کوئی نا کوئی طنز کے تیر اچھال دیتی جسے کبھی تو وہ ضبط سے نظر انداز کر دیتی اور کبھی اس سے لڑ پڑتی لیکن یہاں اسنے یہ ایک بات سیکھی تھی کے وہ لڑنے میں یا ذبان دراضی میں کبھی ان سے جیت نہیں سکتی تھی کیونکہ اس مقابلے میں وہ خاصی اناڑی تھی۔۔۔وہ زبان دراضی میں انکے لیول تک جا ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔لڑائی میں وہ کہاں کی بات کو کہاں پر جوڑ تیں کے اسکے وہم و گمان میں بھی نا ہوتا اور وہ چکرا کر رہ جاتی۔۔۔اسے لگتا کہ اب تک کی زندگی میں اسنے تو کچھ سیکھا

ہی نہیں۔۔۔لوگوں کی چالاکیاں اوراور خود غلط ہو کر بھی دوسروں کو پھنسادینا یہ کونسی دنیا تھی جس سے وہ اب جا کر آشنا ہوئی تھی۔۔۔ کبھی وہ حالات سے دلبرداشتہ ہو کر کمرے میں چھپ کر روپڑتی اور کبھی بالاج کی محبت سبھی دکھ دردوں کا مداوا کر دیتی۔۔۔۔

زندگی شاید اسی کا نام تھا اور اسکی زندگی کی گاڑی بھی چل کم گھسیٹی زیادہ جا رہی تھی اور وہ حالات کی الٹی چلتی تند و تیز ہواوں میں ابھی سے تھکنے لگی تھی۔۔

****

خالہ۔۔۔خالہ۔۔۔ عفرا خالہ کو آوازیں دیتی روتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور خالہ جو ابھی ابھی کچن سے چائے بنا کر نکلی تھیں اسے یوں روتا ہوا اپنی جانب بڑھتا دیکھ دہل کر کپ وہیں رکھتیں اسکی جانب بڑھیں۔۔۔

عفرا بچے کیا ہوا۔۔۔

امان جو خود گیٹ کھول کر بائیک کھڑی کر کے اندر آ رہا تھا اندر اسکی کارستانیاں دیکھ کر آنکھیں زور سے میچتا ہاتھ بالوں میں پھیر کر رہ گیا۔۔۔

جب اسنے خالہ کے سامنے لحاظ نہیں رکھا تھا تو پھر عفرا سے کیسے توقع رکھ سکتا تھا۔۔۔

خالہ امان نے امی کے سامنے میری اتنی جھوٹی شکایتیں لگائیں۔۔۔وہ کہتے ہیں میں آپکو ہر وقت انکی جھوٹی شکایتیں لگا کر ان کے خلاف بھر کاتی ہوں۔۔خالہ انہوں نے مجھے امی سے اتنی ڈانٹ پڑوائی۔۔۔اوپر سے اتنا احسان کر کے مجھے لینے گئے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔اب پاکستان کے پرائم منسٹر یہ ہی تو ہیں جو انکے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔وہ خالہ کے گلے لگے سوں سوں کرتی آنسو بہاتی انہیں امان کی شکایتیں لگا رہی تھی۔۔۔

تو کیا غلط کہہ دیا میں نے کر تو تم اب بھی وہی رہی ہو۔۔۔امان نے برآمدے میں لگے کی سٹینڈ پر چابیاں لٹکائیں اور آگے بڑھا ہی تھا جب بلبلا کر رکا۔۔۔

آہ ماں میرا کان۔۔۔نزہت بیگم کی گرفت میں اپنا کان دیکھتے وہ کان چھڑوانے کو دہرا ہوا۔۔۔

کب باز آو گئے اپنی حرکتوں سے ہاں۔۔۔ایسے تھے تو نہیں۔۔۔پھر یہ سب کیوں کر رہے ہو۔۔۔

وہ خاصی سنجیدگی سے گویا ہوئیں۔۔۔

ماں آپکی بھانجی کی صحبت کا اثر ہے اب بچی کے ساتھ بچہ تو بننا ہی پڑے گا نا۔۔۔اس وقت بھی وہ شرارت کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔امان کی بے تکی بات پر خالہ نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی جبکہ عفرا غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ

گئ۔۔۔خالہ یہ خود جو بوڑھے ہو گئے ہیں اس لئے میں انہیں بچی دکھائی دے رہی ہوں۔۔۔امان کو دیکھتی وہ دانت پیس کر کہتی خالہ سے مخاطب ہوئی۔۔۔اسکی بات پر امان نے اپنا قہقہ ضبط نہیں کیا تھا جو اسے مزید آگ لگا گیا جبکہ خالہ بھی ان دونوں کو بچہ بنا دیکھ مسکرا دیں۔۔۔

ویسے بھی میں مذاق کر رہا تھا ماں۔۔۔اسنے ماں کی گرفت سے کان چھڑواتے اپنا کان سہلایا۔۔۔۔

میں تمہیں آخری بار سمجھا رہی ہوں امان اب دوبارہ اگر تم نے بچی کو تنگ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں۔۔۔

خالہ کے تنبیہی انداز میں وہ سعادت مندی سے سر ہاں میں ہلاتا اندر چلا گیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد عفرا گم صم سی اندر داخل ہوئی تو وہ اپنی سٹڈی ٹیبل پر براجمان سامنے ٹرائی پوڈ سٹینڈ سیٹ کئے ویڈیو ریکارڈ کر رہا تھا۔۔۔اسے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ اسنے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا بولا اور ہنوز اپنے کام میں مشغول رہا وہ کاوچ پر بیٹھ کر اسے ہی دیکھنے لگی جو بنا اسکا نوٹس لئے ہنوز اپنے کام میں مشغول تھا۔۔۔

وہ باتیں بہت اچھی کرتا تھا اور اپنے اسی ٹیلنٹ کو بروئے کار لاتے وہ موٹیویشنل سپیکنگ پر ویڈیوز بناتا تھا۔۔۔یہ یوٹیوب چینل اسنے ایک سال پہلے شروع کیا تھا

جس پر ابھی اسکے محض دس ہزار سبسکرائبرز تھے۔۔۔اب بھی وہ سٹوڈینٹس کے امتحانات کے دوران ٹائم ٹیبل کو سیٹ کرنے اور بہتریں اوقات میں اہم اسباق کے مطالعے کے حوالے سے ویڈیو بنا رہا تھا۔۔۔وہ انہی ٹاپکس کو منتخب کرتا جس میں اسکا اپنا تجربہ ہوتا۔۔۔

وہ اسکی باتوں میں اتنا کھوئی کہ اندازہ ہی نا ہوا کہ کب اسنے ویڈیو مکمل کی اور ساتھ ہی ٹرائی پوڈ سٹینڈ فولڈ کر کے اسے سٹڈی ٹیبل کے نچلے دراز میں رکھا۔۔۔

اب تو اپنا بدلہ لے چکی ہو عفرا پھر اب کیوں منہ پھلائے بیٹھی ہو۔۔۔وہ سنجیدہ سا موبائل تھامے اب ہلکی آواز مین اپنی ویڈیو سنتا اسے ایڈیٹ کرنے لگا تھا مگر اسکے باوجود وہ اسکی اداسی بھانپ چکا تھا۔۔۔کچھ دیر پہلے والے شریر سے امان کا کہیں کوئی شائبہ تک نا تھا۔۔۔

عفرا نے زخمی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

امی مجھ سے ناراض ہیں امان صرف آپکی وجہ سے۔۔۔اور میں انکی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ایک آنسو لڑھک کر اسکی گال پر گرا۔۔۔

امان نے زرا کی زرا نگاہیں سکرین سے اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

وہ تم سے ناراض نہیں ہیں عفرا۔۔۔وہ سب ایک مذاق تھااور آنے سے پہلے میں ان سے ساری بات کلیئر کر کے آیا تھا۔۔یقین نہیں تو تم انہیں فون کر کے پوچھ لو۔۔۔

اماں کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ وہ آنسو صاف کرتی ٹھٹھکی۔۔۔۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بولتا عفرااور یہ بات تم جانتی ہو۔۔۔ہنوز مصروف سا انداز تھا۔۔۔عفرا کو اسکی بات پر اعتبار کرنا پڑا لیکن دل میں گویا ایک گھونسا پڑا۔۔۔

وہ کچھ دیر پہلے اسے چڑاتا ہی اچھا لگ رہا تھا اب اسکا یہ سنجیدہ انداز اسے ایک آنکھ نا بھایا۔۔۔

آپ مجھ سے ناراض ہیں کیا۔۔۔دل کی کش مکش وہ جھجھکتے ہوئے زبان پر لے ہی آئی۔۔۔

اسکی بات پر امان نے موبائل کی سکرین سے نظریں اٹھاتے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

میں تم سے ناراض کیوں ہو گا عفی۔۔۔بس ابھی زرا کام میں مصروف ہوں۔۔۔

افف اسکا عفی کہنا دل کو کتنا بھلا لگتا تھا۔۔۔

مجھے ابھی کچھ کام ہے عفرا لیکن تم سو جاو۔۔۔اگر تمہیں روشنی میں نیند نہیں آتی تو میں باہر چلا جاتا ہوں وہ ابھی تک اسے ہنوز کاوچ پر بیٹھے دیکھ اسکے آرام کے احساس کے تحت گویا ہوا کیونکہ گھڑی رات کے گیارہ کا ہندسہ عبور کر گئی تھی۔۔۔

نہیں مجھے کوئی مسلہ نہیں میں ایسے ہی سو جاوں گی آپ اپنا کام کریں۔۔۔ویسے آپ کب تک سوئیں گے۔۔اور اتنی لیٹ سو کر آپ اتنی جلدی کیسے اٹھ جاتے ہیں۔۔۔آپ تو بہت ہیلتھ کانشیس ہیں۔۔۔اس طرح کے الٹے سلیپ سائیکل سے آپکی صحت متاثر نہیں ہوتی۔۔۔وہ بیڈ پر جا کر تکیہ سیدھا کرتی حیرت سے مستفسر ہوئی۔۔۔۔

میں کچھ دیر تک سو جاوں گا۔۔۔ابھی ویڈیو ایڈیٹ کرنی ہے تاکہ صبح کام پر جانے سے پہلے اپلوڈ کر سکون اور اگلی ویڈیو کے کانٹینٹ کے مین پوائنٹس بھی لکھنے ہیں۔۔۔اور ویسے بھی مجھے اب عادت ہو چکی ہے۔۔۔کہتے ہیں جو اپنی جوانی کے شروعاتی دنوں میں انتھک محنت کر لیتے ہیں نا وہ پھر پوری زندگی سکون سے گزارتے ہیں اس کے برعکس جو اپنی جوانی کے ابتدائی سال فضول چیزوں جیسے سوشل میڈیا موویز دیکھنے میوزک سننے اور باقی انٹرٹینینگ کاموں میں گزار دیتے ہیں نا پھر وہ باقی کی پوری زندگی کولہو کے بیل کی طرح انتھک محنت کرتے ہیں۔۔۔ اور دن رات میں سات گھنٹوں کی نیند لینا آپکی صحت کے لیے بہت بہت ضروری

ہے ورنہ اس سے سب سے زیادہ آپکی فیصلہ کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے کیونکہ ذہن فریش نہیں ہوتا تو آپکے بہت سے کام متاثر ہونے لگتے ہیں اس لئے پانچ گھنٹے کی نیند رات میں لینے کے بعد میں کوشیش کرتا ہوں کہ ایک سے ڈیرھ گھنٹے کا نیپ دن میں لے لوں۔۔۔وہ ہنوز مصروف سا گویا ہوا۔۔۔ نظریں ابھی بھی موبائل کی سکرین پر ہی ٹکی تھیں۔۔۔۔

اسی کی باتوں کو سوچتی وہ تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گئی جبکہ وہ ہنوز اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔اسکے خواب بڑے تھے تو انکی تکمیل کے لئے محنت بھی ضروری تھی۔۔۔ وہ اسے بتانا پایا کہ جب اسکا کوئی کام اٹک جاتا تھا تو وہ اتنی شدت سے اسے فکس کرنے میں لگ جاتا کہ جب تک وہ فکس نا ہو جاتا وہ نیند تو کیا بھوک پیاس تک کو نظر انداز کر جاتا۔۔۔اور اسی چکر میں وہ بعض اوقات چار گھنٹے کی نیند بھی نا لے پاتا تھا۔۔۔۔ لیکن اب اسکا جسم محنت کا عادی ہوتا جا رہا تھا اسکی ول پاور بڑھنے کے ساتھ ایک ہیلڈی لائف سٹائل پر عملدرامد رہ کر اسکا ایمیون سسٹم بھی کافی مضبوط ہو گیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ کسی بھی صورت ورک آوٹ اور مارننگ واک کی روٹین میں گیپ لانے کا متمنی نا تھا نیز وہ کوشیش کرتا کہ زیادہ سے زیادہ ہیلڈی خوراک ہی کھائے۔۔۔یہ سب چیزیں مل کر اسکے انیس بیس کے فرق کو مینج کر جاتیں۔۔۔۔

*****

پچھلے کچھ دنوں سے زندگی جیسے ٹریک پر آرہی تھی۔۔۔صلہ اس گھر میں ایڈجسٹ ہونے کی کوشیش کررہی تھی۔۔۔سب کچھ کافی حد تک بہتر ہورہا تھا لیکن براہو جو اس روز ثانیہ اپنے بچوں سمیت سسرال والوں سے لڑ کر وہاں آدھمکی۔۔۔اس کے بعد گویا گھر گھر نارہا چڑیا گھر بن گیا۔۔۔

ہر وقت بچوں کی لڑائیاں۔۔۔ثانیہ کا ان پر چیخنا چلانا کبھی تھپڑ لگانا پھر انکا نا بند ہونے والا ریڈیو چل نکلنا۔۔۔ کبھی انکی آپس میں چھینا چھپٹی۔۔۔ہر وقت گویا گھر میں بونچال آیا رہنا۔۔۔ کسی چیز کا اسکے مقام سے نا ملنا۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر گھر ایک پل کے لیے بھی صاف نا رہنا۔۔۔بچے جہاں بیٹھے کھانے کے برتن اور پانی کے گلاس وہیں چھوڑ دیتے اور دوسرا آکر وہیں پانی گرا دیتا۔۔چیزوں کے ریپر ہر جگہ بکھرے رہتے۔۔ حتی کے تکیے اور چادریں تک اپنی جگہ سے نا ملتی۔۔۔کچن صفائی کے باوجود ہر وقت پھیلا رہتا۔۔۔بچے خود ہی میٹھا پانی بنا کر پیتے وہیں چینی اور وہیں بچا پانی گرا دیتے۔۔۔ہر وقت مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔۔۔انکا شور لڑائی جھگڑے چیخنا چلانا۔۔۔صلہ کو اپنا سر پھٹتا محسوس ہوتا۔۔۔دل چاہتا اس ماحول سے کہیں دور بھاگ جائے۔۔۔کچھ اسکی اپنی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ اس چڑیا گھر جیسے ماحول سے مکمل اکتانے لگی تھی۔۔۔اب تو بس

دعائیں کر رہی تھی کے ثانیہ جلد از جلد اپنی یہ پلٹوں لے کر یہاں سے چلی جائے جس کے دور دور تک کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

******

صلہ ثانیہ کو دیکھ دیکھ کر حیران ہوتی کہ وہ کیسی ماں ہے اور وہ کس طرح سے اپنے بچوں کی تربیت کر رہی تھی۔۔۔ماں کے روپ میں تو اسکے دماغ میں محض اسکی اپنی ماں کا ہی عکس تھا۔۔۔

جو صبح سویرے اٹھتے ہی سب سے پہلے ان دونوں بہنوں کو تیار کرتیں۔۔۔وہ کچھ بڑی ہوئی تو یہ کام خود ان سے کرواتیں۔۔۔تب تک وہاں سے ہلتی نا جب تک وہ کھانا مکمل کھانا لیتیں۔۔۔اگر کسی وجہ سے وہ کھانا نا کھاتیں تو ماں ان سے پوچھ پوچھ کر انکی پسند کا کھانا بنا کر انہیں کھلاتی۔۔۔ماں انہیں پڑھاتی خود تھیں۔۔۔خود انکے ہوم ورک چیک کرتیں۔۔۔کلاس ورک دیکھتیں۔۔۔غرض ماں کا دن ان دونوں سے شروع ہو کر ان دونوں پر ہی ختم ہوتا۔۔۔ماں ہر دم انکے پیچھے پیچھے ہوتیں۔۔۔بالاج اور اسکی بچپن سے ہی بہت دوستی تھی وہ اکھٹے ہی بڑے ہوئے تھے البتہ ماں نے اپنے آپسی جگھڑوں کو کبھی بچوں تک نہیں پہنچنے دیا تھا۔۔۔ماں کی طرف سے ان کزنز سے ملنے یا ان سے کھیلنے کے لئے کبھی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی تھی البتہ تائی جان نے یہ کام خوب خوب کئے تھے یہ ہی وجہ تھی کہ انکی تینوں

بیٹیاں ان سے گھل مل نا سکی لیکن بالاج شاید منفرد نیچر کا تھا۔۔اس پر ماں کی باتوں کا اثر ہی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

پہلے پہل تو وہ چھپ کر انکے گھر آتا گھنٹوں صلہ کے ساتھ کھلیتا رہتا۔۔۔ماں جو اپنے بچوں کو بنا کر کھلاتی وہی اسکو بھی کھلاتی۔۔۔لیکن جب زرا لڑکپن میں آیا تو اسنے ماں کی پرواہ کرنا چھوڑ دی اور بڑے ہوتے ہوتے اسنے چچی کے گھر آنا جانا بہت کم کر دیا لیکن بالکل بند نہیں کیا۔۔۔نمبر تو پہلے ہی ان دونوں کے ایک دوسرے کے پاس تھے لیکن وہ بچپن کی دوستی کب ایک الگ روپ دھار گئی اُسے اندازہ ہی نا ہو سکا۔۔۔۔

اب ماں کا ایک روپ وہ ثانیہ کی صورت دیکھ رہی تھی اور اسے دیکھ دیکھ وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا۔۔۔وہ صبح شام موبائل میں ہی گھسی رہتی۔۔۔نا اسے بچوں کو صاف ستھرا کرنے کا ہوش ہوتا نا کھانا کھلانے کا۔۔۔بھوک کے احساس کے تحت وہ خود ہی کھالیں تو کھالیں۔۔۔بچے آپس میں بات بات پر جھگڑتے ایک دوسرے پر چیختے چلاتے انکا شور حد سے بڑھنے لگتا تو وہ بہت بیزار اور اکتائے ہوئے انداز میں آتی اور غصے سے انہیں مزید دو جڑ دیتی کہ منہ بند کرو۔۔۔زندگی عذاب بنا کر رکھ دی ہے تم لوگوں نے۔۔۔دو پل کا سکون نصیب نہیں یہاں۔۔۔۔۔بے غیرت جیسا باپ ویسی اولاد۔۔۔مار کھانے سے وہ مزید رونے لگتے تو انہیں جھنجھوڑ کر چپ

کرواتی۔۔۔اسے محض تین ہی کام آتے تھے۔۔۔پسند کا کھالیا۔۔۔سارا دن موبائل پر لگی رہی اور موبائل چلاتے چلاتے تھک گئی تو وہیں سو گئی۔۔۔

انکار ہن سہن دیکھ دیکھ صلہ. کو کوفت ہونے لگی تھی۔۔۔۔وہ آج بالاج سے کلیئر بات کرنے کی ٹھان چکی تِی وہ ایسے ماحول میں ناخود رہ سکتی تھی اور ناہی اپنی اولاد کو یہاں پاگل کر سکتی تھی۔۔۔۔

****

اگلے دن عفرا دیر تک سوتی رہی۔۔یہ شاید رات دیر تک جاگنے کا اعجاز تھا کہ صبح فجر کی نماز بھی ناپڑھ پائی۔۔۔امان اپنے وقت پر اٹھ کر تیار ہو کر اپنے کام پر جا چکا تھا۔۔ اسے ناشتہ غالباً خالہ نے بنا دیا تھا۔۔۔خالہ نے بھی اسے صبح ناجگایا تھا کہ روز تو وہ صبح صبح ہی اٹھ جاتی تھی۔۔۔آج نہیں اٹھی تھی تو چلو کچھ دیر آرام کر لیتی۔۔اب بھی صبح دس بجے اسکی آنکھ کھلی اور اٹھتے ہی وال کلاک پر وقت دیکھتی وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔۔۔شرمندگی حد سے سوا تھی۔۔۔وہ کیوں اتنی دیر تک سوتی رہی۔۔۔اور تو اور نماز ادا نا کر پانے کا قلق الگ۔۔۔

بالوں کو لپیٹ کر انکارف سا جوڑا بنا کر وہ لب چباتی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

خالہ میں اتنی دیر تک سوتی رہی آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں۔۔۔۔وہ کچن سے کھٹر پٹر کی آوازیں سن کر وہیں کچن میں خالہ کے پاس آتی گویا ہوئی جو کچن کاونٹر

صاف کر کے اب سنک کے سامنے کھری برتن دھو رہی تھیں۔۔۔ارے بیٹا روز تو جلدی اٹھ جاتی ہو۔۔۔آج نہیں اٹھی تو مجھے تمہاری نیند خراب کرنا اچھا نا لگا۔۔۔

وہ محبت سے اسے دیکھتیں گویا ہوئیں جو پشیمان سی کھڑی تھی۔۔۔

ہٹیے خالہ میں دھوتی ہوں۔۔۔اسنے خالہ کے ہاتھ سے برتن تھامتے انہیں سائیڈ پر کیا۔۔۔جبکہ وہ اسکے سامنے اپنی ایک ناچلتی دیکھ ہاتھ دھوتی چولہے کی طرف آئیں۔۔۔

چلو تب تک میں تمہارے لئے ناشتہ بناتی ہوں بتاو کیا کھاو گی۔۔

نہیں خالہ میں برتن دھو کر بنالوں گی آپ پلیز باہر جا کر بیٹھیں۔۔۔خالہ اسکی بات سنی ان سنی کرتیں فریج سے آٹا نکال کر اسکے پیڑے بنانے لگیں۔۔۔

پڑا تھے کے ساتھ کیا لو گی۔۔۔وہ مصروف سے انداز میں گویا ہوئیں۔۔۔

آمیلیٹ اور چائے۔۔۔وہ انہیں ناشتہ بناتی دیکھ ٹھنڈی سانس خارج کرتی گویا ہوئی۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ گھر کی صفائی کر کے فریش ہو گی۔۔گھر کے کام کرنا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل۔۔۔ایک دفعہ شروع کرتی تو چٹکیوں میں سب کرتی چلی جاتی۔۔۔اب بھی وہ نہا کر گیلے بال پشت پر کھلے چھوڑے اپنے کمرے میں آ گئی۔۔

اب فراغت ہی فراغت تھی اس لئے اب وہ سوچ رہی تھی کے بوریت دور کرنے

کے لئے کیا کیا جائے۔۔۔یکدم اسکے دماغ میں کوندا لپکا۔۔۔رات اسنے امان کا ٹرائی پوڈ سٹینڈ دیکھا تھا۔۔۔امان اسے ویڈیو ریکارڈ کرنے کے لئے استعمال کر رہا تھا وہ اسے اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کرنا چاہتی تھی۔۔۔چٹکی بجا کر اپنے خیال پر خوش ہوتی وہ اسکی سٹڈی ٹیبل کی جانب بڑھی وہاں سے ٹرائی پوڈ سٹینڈ نکالا اور اسے سیدھا کرنے کے بعد اسنے بیڈ کی پائنٹی کی جانب سیٹ کیا اور سوچ کر ایک فلم منتخب کر کے اپنے موبائل پر چلائی اور اسے اس سٹینڈ پر سیٹ کیا۔۔

امان اسے ویڈیو ریکارڈ کرنے کے لئے استعمال کرتا تھا تو وہ ویڈیو دیکھنے کے لئے بھی تو استعمال کر سکتی تھی۔۔۔دو اڑھائی گھنٹے کی فلم ہاتھ میں موبائل تھام کر دیکھنے سے تو ویسے بھی اسکے ہاتھ درد کرنے لگتے۔۔۔یہ اس کے لئے کافی آسانی ہو گئ تھی۔۔۔اسنے بیڈ کی پائنتی کی جانب تکیہ رکھا اور اوندھی لیٹ کر کہنی تکیے پر رکھ کر ہاتھ کی ہتھیلی پر چہرا ٹکائے ٹانگیں ہوا میں لہراتی بہت پر سکون انداز میں فلم دیکھنے لگی۔۔۔وہ کوئی کامیڈی فلم تھی جسے دیکھتی وہ ہس ہس کر دہری ہو رہی تھی۔۔۔وہ منہمک سی فلم دیکھ رہی تھی جب کوئی جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھول کر آندھی طوفان بنا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔امان جو بعجلت گھر سے کوئی کاغذات اٹھانے آیا تھا سامنے اسے یوں اونڈھے لیتے ٹرائی پوڈ سٹینڈ پر موبائل سیٹ کئے فلم دیکھتا پا کر ٹھٹھک کر رکا۔۔۔

دروازہ کھلنے اور کسی کے اندر آنے کی آواز سن کر بھی وہ ہنوز لیٹی فلم دیکھتی رہی کہ خالہ ہی آئی ہوں گی۔۔ہستے ہوئے جب اسنے دروازے کی طرف دیکھا تو ہڑ بڑا کر بعجلت سیدھی ہو کر بیٹھی شانوں پر بے ترتیبی سے بکھرے بالوں کو ہاتھ سے سمیٹ کر پیچھے کیا اور لمحے کے ہزارویں حصے میں ادھر ادھر دیکھ کر اپنا آنچل تلاشا جو وہیں اسکے پاس ہی پڑا تھا بعجلت اٹھا کر شانوں پر پھیلایا اور ہاتھ بڑھا کر ویڈیو کو پاز کیا۔۔۔

امان ہنوز سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔جب وہ خاموشی سے آگے بڑھا اور سٹڈی ٹیبل کا دراز کھول کر اندر موجود کاغذات کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔۔۔

عفرا ہونٹ چباتی اسکا رویہ سمجھنے کی کوشیش کرنے لگی کہ وہ اسقدر سنجیدہ کیوں تھا کیا اسے عفرا کا اسکا ٹرائی پوڈ سٹینڈ استعمال کرنا ناگوار گزرا تھا۔۔۔مانا کے وہ اپنی چیزوں کو لے کر حساس تھا لیکن عفرا پہلے بھی اسکی چیزیں استعمال کرتی رہی تھی پر پھر اب۔۔۔

میں یہ ٹرائی پوڈ سٹینڈ آپکی اجازت کے بنا استعمال کر سکتی ہوں کیونکہ اب یہ میرا بھی ہے بلکہ آپ سے ملحقہ ہر چیز اب میری بھی ہے۔۔۔وہ مزید یہ سب برداشت کئے بنا منہ بناتی گویا ہوئی کیونکہ وہ جب سے کمرے میں آیا تھا ایک لفظ بھی نا بولا تھا۔۔۔

اور مجھے خوشی ہوتی اگر تم اسے فضول کے کاموں میں استعمال کرنے کی بجائے کسی تخلیقی یا بامقصد کام کے لئے استعمال کرتی۔۔۔وہ ہنوز مصروف سا دراز پر جھکا تھا۔۔۔

مطلب۔۔۔وہ الجھ کر گویا ہوئی۔۔چلو ایک بات تو کلیئر ہوئی کے اسے عفرا کا وہ ٹرائی پوڈ سٹینڈ استعمال کرنا برا نہیں لگا تھا۔۔۔

مطلب یہ کہ تم یہ کن فضول کے کاموں میں لگی ہو۔۔۔وہ دراز سے اپنے مطلوبہ کاغذات نکال کر دراز بند کرتا اسکی جانب پلٹا۔۔۔

میں فارغ تھی اس لئے فلم دیکھنے لگی۔۔۔

اور یہ ہی تو کہ تم فارغ کیوں تھی۔۔۔وہ سنجیدہ سا دو قدم اسکی جانب بڑھا۔۔۔دو مہینے۔۔۔اسنے انگلیوں سے دو بناتے اسکے سامنے کیا۔۔۔

صرف دو مہینوں بعد تمہارے گریجویشن کے امتحانات ہیں اور تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم فارغ تھی۔۔۔تو عفی پرنسس تم کیوں تھی فارغ۔۔۔۔کیا تمہارے پاس فارغ وقت ہونا چاہیے تھا۔۔۔وہ بالکل اسکے قریب آتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا گویا ہوا۔۔۔جبکہ عفرا دھک سے رہ گئی۔۔بیڈ پر بیٹھی وہ ہونٹ چباتی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

تو کیا میں پیپرز دوں گی۔۔۔الجھا سا سوالیہ انداز تھا۔۔۔

امان کے ماتھے پر جابجا شکنوں کا جال ابھرا۔۔۔اس فضول سے سوال کا مقصد۔۔۔ مطلب کے شادی کے بعد کون پڑھتا ہے۔۔۔وہ ٹرائی پوڈ سٹینڈ پیچھے کرتی بیڈ سے اتر کر اسکے مقابل آئی۔۔۔

شادی ایسی کونسی غیر متوقع چیز ہے عفرا جسکے بعد پڑھائی کو خیر باد کہہ دیا جائے۔۔۔اب کی بار وہ نرمی سے گویا ہوا۔۔۔وہ خاصی الجھی سی اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔اتنی غیر متوقع طور پر اسکی شادی ہوئی تھی اور اسکے بعد زندگی اسقدر بھول بھلیوں کی نظر ہوئی تھی کے وہ تو اپنی پڑھائی کو یکسر بھول چکی تھی۔۔۔۔

مجھے خوشی ہو گی عفرا اگر تم واپس اپنی پوزیشن برقرار رکھتے اے پلس گریڈ لو گی تو ۔۔اس معاملے میں میری تم سے توقعات بہت اونچی ہیں۔۔۔آج سے ہی اپنی پڑھائی پر توجہ دو اور کالج جانا بھی پھر سے شروع کرو۔۔۔ابھی تمہارے پاس دو مہینے ہیں اور دو مہینے بہت ہوتے ہیں اگر کوئی انہیں بہتر طریقے سے استعمال کرنا چاہیے تو۔۔۔

پر میری کتابیں تو امی کی طرف ہیں۔۔۔وہ تیزی سے سوچتی گویا ہوئی۔۔۔امان نے واقعی اسکی توجہ سب سے اہم کام کی طرف مبذول کروادی تھی۔۔۔ورنہ پڑھائی تو اسکا بھی جنون تھا۔۔۔

ٹھیک ہے میں شام میں آتا ہوالیتا آوں گا پھر میں خود تمہیں گائیڈ کروں گا اور انشااللہ تم جلد ہی سب کور کر لو گی۔۔۔اور تب تک اگر ٹائم پاس کو کچھ دیکھنا ہی ہے تو کچھ موٹیویشنل ویڈیوز دیکھ لو تاکے رات میں جب پڑھائی کرو تو خود کو زیادہ چارج آپ محسوس کرو نہیں تو کوئی کتاب پڑھ لو۔۔۔اسنے سٹڈی ٹیبل سے کچھ فاصلے پر بنے بک شلف کی جانب اشارہ کر کے کہا اور اسکا چہرا تھپتھپا کر کاغذات لے کر کمرے سے نکل گیا جبکہ عفرا گہرا سانس خارج کرتی بیڈ پر دھپ سے بیٹھتی دل سے مسکرا دی۔۔۔وہ کتابیں پڑھ لوں ہمم۔۔۔وہ اٹھ کر اس بک شلف تک گئی۔۔۔

پتہ نہیں آپ چائے والے کیوں بن گئے امان۔۔۔کیا اٹریکشن نظر آئی آپکو اس فیلڈ میں ورنہ جس طرح کی کتابیں آپ مزے سے پڑھتے ہیں آپ کو تو دنیا ہلا دینی چاہیے تھی۔۔اسنے بک شلف سے ایک کتاب اٹھائی

The magic of thinking big....

کتاب کو ایک سرے سے پکڑ کر اسے آہستہ سے چھوڑا تو اسکے سبھی صفحات تیزی سے پلٹتے کتاب بند ہو گئی۔۔۔۔اتنی بڑی خالص انگلش میں لکھی کتاب۔۔۔۔اسنے تعجب سے منہ بناتے اس کتاب کو دیکھ کر اسے واپس رکھا اور پھر اگلی کتاب اٹھائی۔۔۔

Seven habits of highly effective people...

Think and rich grow....

اللہ اللہ۔۔۔کیا کبھی میں یہ کتابیں پڑھ سکوں گی۔۔۔وش کے کبھی میری انگلش بھی امان جتنی اچھی ہو پائے۔۔۔پتہ نہیں کیسے انہوں نے خود میں اتنیییییی ساری کوالیٹیز پیدا کر لی ہیں۔۔۔

امان کی انگلش کے ساتھ ساتھ اسکا انگلش لہجہ بھی بہت دلکش تھا۔۔۔کئی ویڈیوز اسنے انگلش میں بھی ریکارڈ کی تھی جسے سنتی وہ محض اسکے لہجے میں ہی کھو جاتی تھی جبکہ اسکی بانسبت وہ انگلش بولنے میں خاصی اناڑی تھی۔۔۔وہ الگ بات کے وہ کلاس کی ٹاپر تھی۔۔۔انگلش اسکا پسندیدہ مضمون تھا۔۔۔وہ انگلش میں بہت اچھے نمبر لاتی تھی۔۔۔انگلش سمجھنا یا پڑھنا اسکے لئے مشکل نا تھا لیکن باوجود کوشیش کے بھی وہ انگلش بول نا پاتی تھی۔۔۔اور انگلش کتابیں پڑھنے بیٹھتی تو دلچسپی نا ہونے کی وجہ سے ایک آدھ صفحہ ہی بامشکل پڑھ کر چھوڑ دیتی۔۔۔اتنے باریک باریک الفاظ پڑھ کر اسکا سر چکرانے لگتا۔۔۔

وہ حسرت سے ان کتابوں کو واپس شلف پر ترتیب سے سیٹ کر کے واپس پلٹی کے امان کو بے ترتیبی بالکل بھی پسند نا تھی۔۔۔اور واپس بیڈ پر آ کر موبائل پر امان کا ہی چینل کھول کر ویڈیوز دیکھنے لگی۔۔۔کہ جب سے وہ دل کو اچھا لگنے لگا تھا اسکے سوا کچھ اور اچھا لگتا ہی نا تھا۔۔۔

****

آج سارا دن صلہ صرف ضرورت کے تحت ہی کمرے سے باہر نکلی تھی ورنہ بچوں کی موجودگی میں گھر کا جو ماحول تھا اسے باہر نکل کر گھبراہٹ ہونے لگتی۔۔۔

رات وہ بے صبری سے بالاج کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔آج وہ ضرورت سے زیادہ ہی لیٹ ہو گیا تھا۔۔۔ابھی وہ اسی ادھیرپن میں مبتلا تھی جب تھکا ہارا بالاج گھر لوٹا اور ہاتھ میں تھاما بیگ وہیں صوفے پر پھینکتا ٹانگیں لٹکائے ایسے ہی بیڈ پر دھپ سے لیٹ کر آنکھیں موند گیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔آج زیادہ تھک گئے۔۔۔۔صلہ نے اسکے پاس بیٹھتے اسکے ماتھے پر بکھرے بال ہٹائے۔۔۔

ہمم۔۔۔وہ زرا سی آنکھیں کھول کر اسکا وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام گیا۔۔۔

اچھا تم فریش ہو جاو میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔وہ مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

بالاج بھی مسکرا کر اسے دیکھتا اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھا۔۔

****

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے بالاج۔۔۔وہ جب فریش ہو کر کھانا کھا چکا تو وہ اسکے سامنے سے برتن ہٹاتی گویا ہوئی۔۔۔کھانا انہوں نے کمرے میں ہی کھایا تھا وہ اسکے

سامنے ہی بیڈ کراوں سے ٹیک لگائے بیٹھی بیڈ شیٹ کے ڈیزائن پر انگلیاں پھیر رہی تھی۔۔۔۔

ہمم بولو۔۔وہ بھی تکیہ سیدھا کرتا اسکے ساتھ ہی نیم دراز ہو گیا۔۔۔

بالاج میں اس گھر میں نہیں رہ سکتی تم پلیز مجھے الگ گھر لے کر دو۔۔۔۔اسکے منہ بنا کر کہنے پر وہ جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھا جیسے اسے چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگ گیا ہو۔۔۔

کیا بات کر رہی ہو صلہ۔۔۔کیا گھر لینا اتنا ہی آسان کام ہے۔۔۔۔وہ لمحوں میں تلخ ہوا اٹھا تھا۔۔۔

میں کب کہہ رہی ہوں کے اپنا گھر لے کر دو۔۔۔ہم فلحال رینٹ کے گھر پر بھی شفٹ ہو سکتے ہیں۔۔۔اسکے تلخ ہونے پر صلہ کے ماتھے پر بھی جا بجا بل پڑے تھے۔۔۔صلہ کو غصے میں آتا دیکھ کر بالاج کو اپنے لہجے کا احساس ہوا تو فورا سے ٹھنڈا پڑتا سر تھام گیا۔۔۔

یہ بھی ابھی ممکن نہیں ہے۔۔۔

کیوں ممکن نہیں ہے بالاج میں نہیں رہ سکتی اس ماحول میں۔۔۔یہاں ہر وقت بچے چیختے چلاتے ہیں۔۔۔اور بچوں سے زیادہ بڑے چیختے چلاتے ہیں۔۔۔کرن اور ثانیہ کی ہی نہیں بنتی اور اگر تانیہ آجائے تو اور سونے پر سہاگا۔۔۔گھر گھر نہیں جنگ کا

محاز لگتا ہے۔۔۔اور میری تو چھوٹی چھوٹی باتوں کو پکڑ کر انہیں چیونگم کی طرح کھینچا جاتا ہے۔۔۔مجھے مسلسل یہ احساس دلایا جاتا ہے جیسے میں کوئی اچھوت ہوں۔۔۔ میں مسلسل ڈپریشن میں رہنے لگی ہوں۔۔۔میرا سر درد ہٹتا ہی نہیں ہے۔۔۔اور یہ اس حالت میں بہت بری علامت ہے۔۔۔اسکا بچے کی صحت پر برا اثر پڑے گا۔۔۔ تم کیوں نہیں سمجھ رہے میں نہیں رہ سکتی یہاں۔۔۔وہ تلخی سے کہتی پھٹ پڑی تھی۔۔۔

Fore God sake sila...

پوری دنیا کی لڑکیاں اپنے سسرال میں ہی رہتی ہیں۔۔۔اسکی تلخ کلامی سنتا وہ بھی تلخ ہوا اٹھا تھا۔۔۔۔

رہتی ہوں گی۔۔۔لیکن یہ سسرال نہیں پاگل خانہ ہے اور میں اس پاگل خانے میں نہیں رہ سکتی۔۔۔وہ دکھ سے بالاج کا یہ رویہ دیکھتی اسے دھکا دے کر سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔آنسو موتیوں کی لڑیوں کی مانند آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔۔۔وہ کیوں اسے نہیں سمجھ رہا تھا۔۔۔اسکا دم گھٹ رہا تھا یہاں۔۔۔وہ پاگل ہونے کے در پر تھی اور وہ اس بات کو اتنا ہلکا لے رہا تھا۔۔۔

میں مینٹلی ٹارچر ہو رہی ہوں یہاں بالاج اور تم۔۔۔وہ اذیت سے کہتی بات درمیاں میں ہی چھوڑ کر لب بھینچتی اپنی سسکیاں روکنے لگی۔۔۔

اسکے آنسوؤں نے ٹھنڈے پانی کا کام کیا تھا۔۔۔ بالاج کی ساری تلخی کہیں جا سوئی۔۔۔

سوری صلہ۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ پلیز تم رونا تو بند کرو۔۔۔ میں تمہیں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ وہ تڑپ کر اسکے قریب ہوتا اسکے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔۔

مگر وہ جتنے اسکے آنسو صاف کرتا اتنے ہی مزید بہہ نکلتے۔۔۔۔

تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا بالاج۔۔۔ میں یہاں نہیں رہ سکتی۔۔۔۔ وہ بے بسی سے اسکے دونوں ہاتھ تھامتی گویا ہوئی۔۔۔

میں اس وقت بہت بے بس ہوں صلہ میں تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کر سکتا۔۔۔ وہ شرمندگی سے سر جھکاتا پست آواز میں گویا ہوا۔۔۔۔

کیا مطلب کیوں نہیں کر سکتے۔۔۔ بالاج کے لہجے نے اسے چونکا دیا تھا۔۔۔

مطلب یہ کہ میں اس وقت بہت پریشان ہوں صلہ۔۔۔ شادی کے لئے مجھے میرے گھر والوں کی طرف سے کوئی فنانشلی سپورٹ نہیں تھی۔۔۔ اس لئے میں نے پہلے شادی اور پھر ہنی مون کے لئے اپنے آفس سے بہت بڑا قرض منظور کروایا تھا جسکی کٹوتی اب میری تنخواہ سے ہو رہی ہے۔۔۔ میری تنخواہ کا آدھا حصہ اس قرض کی انسٹالمنٹ کے لئے کاٹا جا رہا ہے جبکہ اب مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ۔۔۔ کہ

اس آدھی تنخواہ سے میں کیا کیا کروں گا وہ بھی تب جب ہماری فیملی بھی بڑھنے والی ہے۔۔۔اور جب مطلوبہ تاریخ پر امی کو گھر خرچ کے لئے پورے پیسے نا ملے تو وہ ناجانے کیا طوفان اٹھائیں گی۔۔۔ابھی میں خود بہت پریشان ہوں صلہ پلیز تم مجھے مزید پریشان مت کرو۔۔۔وہ سر تھامے بیڈ کے کنارے پر بیٹھا آہستہ آہستہ صلہ کے قدموں تلے سے زمین کھینچ رہا تھا۔۔

تھوڑا سا ایڈجسٹ کر لو۔۔۔انکی باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا کرو۔۔۔وہ اسے کہہ نا سکی کے یہ بات کہنا جتنا آسان ہے اس پر عمل کرنا دو دھاری تلوار پر برہنہ پاوں چلنے کے مترادف ہے۔۔۔۔۔

مجھے امید ہے کے میرے اس مشکل وقت پر تم میرا ساتھ دو گئ۔۔۔میں جلد ہی اسکا کوئی حل نکال لوں گا۔۔۔اپنی بات کہہ کر وہ بنا اسکی جانب دیکھے کمرے سے نکل گیا۔۔۔جبکہ صلہ کسی بت کی مانند وہاں بیٹھی کمرے کے ہلتے دروازے کو دیکھتی رہی۔۔۔۔دو آنسو ٹوٹ کر اسکی گال پر پھسلے۔۔۔یہ حالات اب کونسا موڑ مڑ رہے تھے۔۔۔اسے کبھی زندگی میں فنانشلی تلخیاں بھی دیکھنی پڑیں گی یہ تو اسنے کبھی سوچا ہی نا تھا۔۔۔یہ زندگی کا کونسا رخ تھا جسکے بارے میں اسنے کبھی تصور بھی نا کیا تھا۔۔۔۔

یہ زندگی تواس زندگی کے بالکل برعکس تھی جسکے خواب اسنے دیکھے تھے۔۔۔بالاج کے سنگ ایک خوشگوار زندگی کے خواب۔۔۔اپنے بچوں کے ساتھ ایک آسودہ اور پرسکون زندگی گزارنے کے خواب۔۔۔اسکے لئے تو بالاج سے شادی ہو جانا ہی ایک جنگ فتح کر لینے کے مترادف تھا۔۔۔پھر توسب سیٹ ہو جانا چاہیے تھا پر پھر اب یہ کونسی مشکلات تھیں جس سے اسکا پالا ہی زندگی میں پہلی مرتبہ پڑ رہا تھا۔۔۔وہ شادی کے بعد انکی پہلی رات تھی جس میں ساری رات بالاج کمرے میں واپس نہیں آیا تھا اور صلہ نے بھی وہ رات کسی شاک کے زیر اثر بہتی اور جاگتی آنکھوں سے کاٹی تھی۔۔۔۔

*****

رات کی سیاہی چاروں جانب پھیلی تھی۔۔۔آسمان گویا مکیش جڑی سیاہ چادر اوڑھے تن کر کھڑا تھا جس کے وسط میں چاند اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔۔۔اس کچے صحن والے گھر کے خوبصورت سے ہوم گارڈن پر چاند کی چاندنی کسی آبشار کی مانند گر رہی تھی۔۔۔اس سے تھوڑا آگے بڑھو تو دو زینے چڑھنے کے بعد برآمدے سے گزر کر سامنے دو کمرے تھے جن میں سے ایک کمرے کی لائٹ بند تھی جبکہ دوسرا کمرا روشن تھا زرا اس کمرے کا دروازہ دھکیل کر اندر جھانکو تو سامنے دیوار کیساتھ موجود سٹڈی ٹیبل پر امان جھکا موبائل کی روشن سکرین سے کچھ

نوٹ کر کے نوٹس بنا رہا تھا۔۔۔موبائل سے ابھرتی نیلی روشنی براہ راست اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی جبکہ اسکے ہاتھ تیزی سے چلتے سفید کاغذات پر نیلی سیاہی بکھیرتے جا رہے تھے۔۔۔اس سے کچھ فاصلے پر موجود کاوئچ پر عفرا ہاتھ میں موبائل تھامے منیبہ سے ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی۔۔۔منیبہ نعمان کے ساتھ وہاں سیٹ ہو گئی تھی اور عفرا کیساتھ اسکی تقریباً روز ہی بات چیت ہو جاتی تھی۔۔۔

اب بھی ماں اور امان سے بات کرنے کے بعد وہ عفرا سے بات کر رہی تھی۔۔۔عفرا کے ارد گرد اسکی کتابیں اور جرنل بکھرے پڑے تھے جو اپنے کہے کے مطابق امان واپسی پر اسکے گھر سے لیتا آیا تھا۔۔وہ غالباً پڑھائی کر رہی تھی جب منیبہ کا فون آیا تبھی ایک کتاب اور ایک جرنل اسکے پاس ہی اونڈھے منہ پڑے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے منیبہ آپی۔۔۔میرے پیارے سے شہزادے کا بہت خیال رکھیے گا۔۔۔انشااللہ پھر بات ہو گی۔۔۔وہ سکرین پر ابھرتی منیبہ کی تصویر کے پیچھے مغیث کو شرارتیں کرتا دیکھ گویا ہوئی اور فون بند ہونے ہر پھر سے اپنی کتابوں کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

افف۔۔۔فائنلی امان حل ہو ہی گیا یہ نومیریکل۔۔وہ منیبہ کا فون آنے سے پہلے اسی نومیریکل پر سر کھپا رہی تھی۔۔

اب بھی جرنل سیدھا کرتے اسنے وہیں سے شروع کیا جہاں سے کچھ دیر پہلے چھوڑا تھا اور نومیریکل حل ہوتے ہی وہ ایک گہرا سانس خارج کرتی بالپوائنٹ جرنل میں رکھتی زرا پرسکون ہو کر بیٹھی۔۔۔

لاودکھاو مجھے۔۔۔امان نے بھی اپنے نوٹس بند کئے اور موبائل کی سکرین آف کر کے اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔لیکن اس سے پہلے کے عفرا اٹھ کر اسکے پاس آتی وہ خود ہی اپنی جگہ سے اٹھتا اسکے پاس آیا اور وہاں پڑی کتابیں ہٹا کر خود اسکے پاس بیٹھ کر جرنل اٹھا کر دیکھنے لگا۔۔۔

عفرا کو اسکا یوں اسکے پاس آکر سوال چیک کرنا خاصا عجیب لگا۔۔۔کچھ الگ سا۔۔۔آج سے پہلے تو اسنے کبھی ایسا نا کیا تھا۔۔۔وہ خود ہی کام چیک کروانے اسکے پاس جاتی تھی۔۔۔اسکا دل زور سے ڈھرکا۔۔۔تھوک نگلتے اسنے ایک نظر اپنے بے حد قریب بیٹھے امان کو دیکھا جو حسب سابق ٹراوزر پر ہاف سلیوٹی شرٹ پہنے مصروف سا جرنل پر نومیریکل دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہمم گڈ۔۔۔ٹھیک حل کیا ہے۔۔۔اسنے نومیریکل چیک کر کے بالپوائنٹ جرنل کے اندر رکھ کر جرنل بند کیا۔۔۔۔

اب اگلا حل کروں۔۔۔عفرا نے جرنل لینے کو اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔

نہیں۔۔۔اب باقی کا کل پڑھنا۔۔۔اسنے جھک کر اسکے پاس پڑی باقی کتابیں اٹھا کر سائڈ پر رکھیں اور اسکا جرنل کے لئے بڑھا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

ناجانے کیوں عفرا کی چھٹی حس بار بار بلنک کرتی اسے کچھ سمجھا رہی تھی جسے وہ سمجھنے کے باوجود شاید سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اسنے ایک نظر امان کے مضبوط ہاتھ میں تھامے اپنے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔پھر خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتی گویا ہوئی۔۔۔

آ۔۔۔آپکا کام ختم ہو گیا۔۔۔

نہیں۔۔۔کام تو بہت پڑے ہیں لیکن میں فلحال کرنا نہیں چاہتا۔۔۔کیونکہ میں فلحال اپنی بیوی کے پاس بیٹھ کر سکون سے وہ لمبی بات ڈسکس کرنا چاہتا ہوں جو اس روزگاڑی میں میسر مختصر سے وقت میں ہم کر نہیں سکے تھے۔۔۔۔۔

اسنے مخمور لہجے میں کہتے عفرا کے ملیح چہرے پر پھسلی بالوں کی لٹوں کو اسکے کان کے پیچھے اڑسا۔۔۔۔

عفرا کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔اسے اپنی کہی سبھی باتیں پوری جزئیات کیساتھ یاد آئیں جسے شاید وہ بدلتے حالات کے پیش نظر بھول گئی تھی۔۔۔زندگی میں آسودگی ہو تو گزشتہ آیام کی تلخی بھی بھولنے لگتی ہے۔۔۔

میں یہ قبول کرتا ہوں عفی پرنسس کے میں غلط تھا اور شادی کے ابتدائی آیام میں میرا رویہ تمہارے ساتھ بہت غیر مناسب تھا۔۔۔لیکن میرا خدا گواہ ہے کے میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا اور اپنے رویے کی بدصورتی کا احساس ہوتے ہی میں نے اپنے رشتے کو بہتر بنانے کی مکمل کوشیش کی۔۔۔لیکن اسکے باوجود وہ سب میں نے جان بوجھ کر کیا یا انجانے میں بحر حال میں تمہارا خطاوار ہوں۔۔تو کیا تم اپنے اس ناچیز شوہر کو معاف کر کے اسے ایک موقع اور دو گی۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ میں تھاما اسکا مومی ہاتھ سہلاتے نرمی سے اسکے کان کے پاس جھکا کہہ رہا تھا جبکہ وہ یکدم سے یوں حالات کے پلٹا کھانے پر ابھی تک ششدر سی نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔وہ جو اس معاملے کو اتنا ہلکا نا لیتے بات جلد ختم نا کرنے کا فیصلہ لے چکی تھی۔۔۔اسکے اتنے سے میٹھے بولوں پر پگھل پگھل جا رہی تھی۔۔۔اسے امان کی جانب دیکھنا محال لگنے لگا۔۔۔زبان تو گویا گنگ ہونے لگی تھی جس نے جیسے ایک بھی لفظ ادا نا کرنے کا عہد کر لیا ہو۔۔۔

بولو عفی پرنسس کیا تم مجھے۔۔۔

وہ مزید اسکے کان کے پاس جھکتا سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔ایک تو آج اسکے انداز و اطوار دوسرا اسکا یوں عفی پرنسس کہنا۔۔۔اسکی ہتھیلیاں بھیگنے لگیں۔۔۔

مم۔۔۔میں پرانی بب۔۔۔باتیں بھول چکی ہوں۔۔آ۔۔آپ بھی بھو۔۔بھول جائیں۔۔۔زبان کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پاتے وہ بامشکل گویا ہوئی۔۔۔آج تو وہ خود بھی اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔ہمہ وقت امان کے سامنے قینچی کی مانند چلنے والی زبان آج تھڑکنے لگی تھی۔۔۔

تو کیا میں پھر اب ہماری صلح سمجھوں۔۔۔۔امان نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ایک چھوٹی سی ڈبی نکالی جس میں سے وائٹ گولڈ کی ایک نفیس سی انگوٹھی نکالتے اسنے وہ انگوٹھی عفرا کے مرمری ہاتھ کی مخروطی انگلی کی زینت بنائی۔۔۔

آج تو اسکا ایک ایک انداز ہی قاتل تھا۔۔۔کتنی ہی دیر عفرا نا قابل یقین نگاہوں سے اپنے ہاتھ کی زینت بنی اس خوبصورت سی انگوٹھی کو دیکھتی رہی جسکی وجہ سے اسکا ہاتھ مزید جگمگا اٹھا تھا۔۔۔کیا سب اس طرح سے بھی ٹھیک ہو سکتا تھا۔۔۔وہ محض سوچ کر رہ گئی۔۔۔

یہ تمہاری رونمائی کا تحفہ نہیں ہے عفرا یہ ہماری صلح کا تحفہ ہے۔۔رونمائی کے تحفے کے طور پر جو میں نے تمہارے لئے سوچا ہے اسے میں فلحال افورڈ نہیں کر سکتا اس لئے۔۔۔

میرے لئے اس تحفے سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے امان۔۔یہ آپکی طرف سے اس رشتے میں بندھنے کے بعد میرے لئے آپکے خلوص کی نشانی ہے مزید کچھ نہیں

چاہیے۔۔۔باوجود ضبط کے عفرا کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی گال پر پھسلا۔۔۔اسنے شدت سے اس نفیس سی انگوٹھی پر اپنے لب رکھتے گویا اپنے جذبات کی ترجمانی کر دی۔۔۔

تمہیں ضرورت نہیں ہو گی۔۔۔لیکن مجھے ہے۔۔۔مجھے اپنی بیوی کو اسکے شایان شان تحفہ دینا ہے لیکن فلحال وہ میری پہنچ سے باہر ہے لیکن بہت جلد میں وہ تمہارے لئے لاوں گا عفرا۔۔۔رونمائی کے تحفے میں تو پہلے ہی دیر ہو چکی ہے تو کچھ دیر اور سہی۔۔۔اور اگلے مزید کچھ دیر ہو جائے تو چلے گا نا۔۔۔

اسنے مسکراتے ہوئے نرمی سے عفرا کا آنسو صاف کرتے گویا اسکی تائید چاہی۔۔۔

امان کے انداز پر وہ کھلکھلا کر ہس دی۔۔۔

اگر آپ نے مجھے معاف کر ہی دیا ہے مسز عفرا امان صاحبہ تو کیا آپ میرے ساتھ زندگی کی ایک نئی شروعات کریں گئیں۔۔۔امان کے ڈرامائی انداز میں کہنے پر وہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔

امان نے بھی مسکراتے ہوئے اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکرایا۔۔۔

تم مجھے بہت عزیز ہو عفرا شروع سے ہی۔۔۔شاید اسی لئے اللہ نے تمہیں میری قسمت میں لکھ دیا۔۔۔میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا عفرا۔۔۔ماضی میں جو ہوا اس پر میں پشیمان ہوں میں نادانستہ طور پر ہی سہی مگر تمہارے لئے

تکلیف کا موجب بنا ہوں۔۔۔ماضی کو بدلنے پر میں قادر نہیں۔۔۔لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کے پوری کوشیش کروں گا کہ کبھی تمہاری آنکھیں نم نا ہو پائیں۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں کہ دانستہ تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچاوں گا۔۔۔نادانستگی میں اگر کچھ ہو جائے تو اللہ بڑا کارساز ہے۔۔۔تم معاف کر دینا۔۔۔وہ بہت پڑیکٹیل شخص تھا اسکے وعدے وعید بھی اسی کی طرح ہر طرح کے بچپنے سے مبرا تھے۔۔۔وہ اسکے سر سے سر ٹکرائے اسکے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔۔۔

جب کے وہ آنکھیں بند کئے مسکراتی ہوئی پوری شدت سے ان الفاظ کی تازگی کو محسوس کر رہی تھی۔۔شاید زندگی اتنی بھی مشکل نا تھی۔۔۔یا شاید اب آسان لگنے لگی تھی اس ستم گر کے اسے زندگی کی خوبصورتیوں سے متعارف کروانے کے بعد سے۔۔۔۔

*****

ساری رات بالاج کمرے میں نہیں آیا تھا صبح فجر کے بعد کہیں جا کر وہ کمرے میں لوٹا۔۔۔۔رات کمرے سے نکلنے کے بعد وہ دماغی طور ہر اتنا ڈسٹرب تھا کہ کمرے میں واپس جانے کی بجائے لاونج میں ہی سو گیا۔۔۔مگر کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکے قدم ٹھٹھک کر رکے۔۔۔

وہ تھوک نگلتا بیڈ کی جانب بڑھا جہاں صلہ ہنوز رات ہی کی پوزیشن میں بت بنی ساکت سی بیٹھی تھی۔۔۔آنکھیں ساری رات روتے رہنے کی چغلی کھا رہی تھیں۔۔۔آنکھوں کے پپوٹے سوجنے لگے تھے۔۔۔

صلہ۔۔۔۔بالاج صدمے کے زیر اثر اسکی جانب بڑھا۔۔۔صلہ کیا ہو گیا ہے یار تم ابھی تک ایسے ہی کیوں بیٹھی ہو۔۔۔اسنے دیوانہ وار صلہ کا چہرا تھامتے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔صلہ نے سرخ پڑتی نگاہیں اٹھا کر بالاج کو دیکھا۔۔۔ٹپ ٹپ آنسو پھر سے گرنے لگے تھے۔۔۔

صلہ پلیز ایسے مت کرو۔۔۔ایسے تو تمہاری طبیعت بہت خراب ہو جائے گی۔۔۔ مجھ پر یقین رکھو یار میں سب ٹھیک کرنے کی کوشیش کر رہا ہوں۔۔۔بالاج نے بے بسی سے اسکے آنسو صاف کرتے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

میں نے ایک دو جگہ اپلائی کیا ہے پارٹ ٹائم جاب کے لئے جلد ہی کوئی سبب بن جائے گا۔۔۔مگر تم اگر یوں ٹینشن لو گی تو میں کچھ بھی نہیں کر پاوں گا۔۔۔وہ فکر مندی سے اسکے بال سہلا رہا تھا۔۔۔

بب۔۔۔بالاج۔۔۔میں کوئی جاب کر لوں۔۔۔۔۔۔کہیں جا کر نہیں تو آنلائن ہی سہی۔۔۔تمہاری کچھ مدد ہو جائے گی اور۔۔۔۔وہ آنسوؤں سے تر چہرا اٹھاتی اسکی جانب دیکھتی کہہ رہی تھی جب وہ قطعیت سے اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

نہیں صلہ یہ سب تمہارے کرنے کے کام نہیں ہے اس لئے۔۔۔

میں کچھ آنلائن کر لیتی ہوں بالاج۔۔۔آج کل آنلائن تو بہت سے آپشنز ہیں۔۔۔

جیسے فری لانسینگ یا۔۔۔

نہیں صلہ کہہ رہا ہوں نا۔۔کہ میں مینج کر رہا ہوں۔۔۔تم بس اپنی صحت پر توجہ دو۔۔۔تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔وہ قطعیت سے گویا ہوا۔۔

صلہ کا سارا جوش پھیکا پڑنے لگا۔۔۔ساری رات بے تحاشہ سوچنے کے بعد ہی تو وہ اس نتیجے پر پہنچی تھی کے وہ کوئی آنلائن جاب کر لے گی۔۔۔لیکن اب بالاج کے جواب نے اسے خاموش کروادیا تھا۔۔۔

اٹھو تم اٹھ کر فریش ہو تب تک میں تمہارے لئے ناشتہ لاتا ہوں۔۔۔ناشتہ کر کے تم کچھ دیر آرام کر لینا ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔وہ اسکے گال تھپتھپا کر اٹھ گیا جبکہ آنسو ایک مرتبہ پھر سے اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے۔۔۔۔

بھوک تو واقعی اسے اب بہت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔نیز رات بھر رونے اور بیٹھے رہنے سے جسم بھی شدید درد کرنے لگا تھا۔۔۔اگر وہ زرا بھی خود کو بہتر محسوس کرتی تو بالاج کو کبھی بھی ناشتہ بنانے نا دیتی کیونکہ اتنے وقت میں وہ کچھ کچھ اس گھر والوں کی سائیکی کو سمجھنے لگی تھی۔۔۔ابھی بالاج تو اسے ناشتہ کروا کر چلا جاتا لیکن پیچھے سے اسے رن مرید اور جوڑو کے غلام کے القابات سے نوازنے کے بعد اسے

اور اسکی ماں کی ذات کو خوب خوب رگیڈا جاتا کہ کیسے اسنے بالاج پر جادو ٹونے کر کے اپنے ہاتھوں میں کر لیا تھا اور اب اسے اپنی انگلیوں پر نچا رہی تھی۔۔۔وہ جتنے آنسو صاف کرتی اتنے مزید بہنے لگتے۔۔ عجیب پاگل خانے میں پھس گئی تھی وہ جہاں نا رہ سکتی تھی نا یہاں سے جا سکتی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد بالاج فرائی انڈے بریڈ اور چائے کا ناشتہ لے آیا تو وہ سب چیزوں پر سر جھٹکتی ناشتہ کرنے لگی۔۔۔ناشتہ کر کے وہ اپنی دوائیاں کھا کر وہیں سر کان لپیٹ کر سو گئی کے فلحال وہ کسی کی بات سننے کے بھی موڈ میں نا تھی۔۔۔

*****

صبح عفرا کی آنکھ آلارم کی آواز سن کر کھلی۔۔۔اٹھتے ہی اسنے ارد گرد نظریں ڈورا کر امان کو تلاشنا چاہا مگر وہ کمرے میں کہیں نہیں تھا۔۔۔اسنے ہاتھ بڑھا کر آلارم بند کیا۔۔۔فجر کا وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔۔۔یہ آلارام غالباً امان ہی اسکے لئے سیٹ کر کے گیا تھا کیونکہ اسنے تو رات کوئی الارم نہیں لگایا تھا۔۔۔

امان غالباً خود نماز ادا کرنے مسجد چلا گیا تھا وہیں سے اسنے مارننگ واک کے لئے نکل جانا تھا۔۔۔نیچے اترتے اسکی نظر اپنے ہاتھ میں جگمگاتی انگوٹھی پر پڑی تو ایک شرمگین مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کا احاطہ کیا۔۔۔

رات امان کا صلح جو انداز اور اسکی جانب سے پیش قدمی دیکھ وہ اندر تک مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔

بعجلت اسنے ضروریات سے فارغ ہو کر فجر کی نماز ادا کی اور کچھ دیر تک قرآن پاک کی تلاوت کر کے وہ امان کے کپڑے استری کرنے لگی۔۔۔یہ سب اسنے رات میں ہی مکمل کرنا تھا مگر رات وقوع پذیر ہونے والی غیر متوقع چیزوں کی بنیاد پر وہ ایسا کچھ نا کر پائی تھی اس لئے اب اسکے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔۔۔بعجلت امان کی ساری چیزیں وہاں پوری کر کے وہ کچن کی جانب بھاگی۔۔۔

بھاگم بھاگ ناشتہ تیار کرتے اسنے خود بھی فٹافٹ وہیں کھڑے کھڑے ناشتہ کیا ۔۔۔خالہ کو وہ ساری بات کل ہی بتا چکی تھی کہ وہ امان کے کہنے پر دوبارہ کالج جانا شروع کر رہی ہے۔۔۔خالہ بھی اسکے فیصلے پر بہت خوش تھیں۔۔۔

دفعتاً اسے باہر سے امان کی آواز آئی تو وہ اسکے لئے ناشتہ تیار کرنے لگی۔۔۔کچھ دیر بعد امان تیار سا باہر موجود گول میز پر آ کر بیٹھا تو عفرا نے اسکا ناشتہ اسکے سامنے اس میز پر رکھا اور خود اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔

امان نے اسکی جلد بازیاں دیکھتے اسکے چہرے پر کچھ تلاشنا چاہا مگر اسے وہاں سوائے ہربونگ اور پریشانی کے کچھ دکھائی نا دیا۔۔۔

امان الجھتے ہوئے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

ناشتہ مکمل کر کے وہ کمرے میں آیا تو عفرا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی کالج کے سفید یونیفارم میں ملبوس بال بنا رہی تھی۔۔۔ایک میں کنگھا تھام رکھا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں بال تھے البتہ ہیر بینڈ اسکے منہ میں تھا۔۔۔اسکے ہر ہر انداز میں عجلت تھی۔۔۔

وہ اسے یوں دیکھ مسکرا دیا۔۔۔وہ کالج کے یونیفارم میں بالکل ایک بچی ہی لگ رہی تھی لیکن وہ یہ بات ابھی اسے کہہ رہا یہیں ایک جنگ عظیم نہیں شروع کروانا چاہتا تھا۔۔۔

امان جاتے ہوئے مجھے بھی ساتھ لیجایئے گا۔۔۔وہ کنگھا ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر منہ سے ہیئر بینڈ نکال کر بالوں کی اونچی پونی بناتے گویا ہوئی۔۔

جو حکم میڈم۔۔۔اب تو پورے دل و جان سے آپکی ذمہ داری پوری زندگی کے لئے قبول کی ہے۔۔۔

وہ اسکے مد مقابل جاتا ڈریسنگ ٹیبل سے کمر ٹکائے سینے پر ہاتھ رکھ کر زرا سا جھکتا مخمور نگاہوں سے اسے دیکھتا مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔

مجھے یوں لوفروں کی طرح دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے امان۔۔۔اور خبردار جو یوں سستے رومیو کی طرح حرکتیں کی تو۔۔۔وہ امان کی نگاہوں سے جز بز ہو رہی تھی۔۔ تبھی اپنی اندرونی کیفیت پر قابو پاتی اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرتی بیڈ کی

پائنتی کی جانب بڑھی۔۔۔کہاں دیکھے تھے اسنے پہلے امان کے ایسے اطوار و انداز۔۔۔۔

اسکی حرکت پر امان قہقہ لگا کر ہس دیا۔۔۔وہ اسکی کیفیت بخوبی سمجھ رہا تھا۔۔۔لیکن آج اسے یوں تنگ کر کے وہ لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔اسکا یوں جھجکنا امان کو محظوظ کر رہا تھا۔۔۔

اچھا تو پھر کیسی حرکتیں کروں۔۔۔وہ ابھی شاید اسے مزید تنگ کرنے کے موڈ میں تھا اسی لئے کاوچ پر بیٹھتا اسے نظروں کے حصار میں لئے گویا ہوا۔۔۔

مجھے صرف میرے وہ ڈیسینٹ سے امان ہی پسند ہیں اس لئے آپ بس ویسے ہی رہیں۔۔۔بیڈ کی پائنتی پر بیٹھی وہ نیچے جھک کر جوتوں کے سٹیپ بند کر رہی تھی

۔۔۔

شکر ہے کہ تم نے بھائی کا لاحقہ نہیں لگایا ورنہ شاید مجھے ایک زندگی لگ جاتی اس لاحقے کو اپنے حوالے سے اتروارے اتارواتے۔۔۔وہ ہاتھ کی گول مٹھی لبوں پر ٹکائے شریر نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

امان۔۔۔اسنے صدمے کی کیفیت میں امان کو دیکھا مگر اسکی پر شوق نگاہوں کا سامنے نا کر پاتے جلد ہی خفگی سے نظریں جھکا کر دوسرا جوتا پہننے لگی۔۔

میں خالہ سے آپکی شکایت لگاوں گی۔۔۔کوئی اور طریقہ ناپاکر وہ خفگی سے سیدھا سیدھا دھمکیوں پر اتری۔۔۔

اچھاااا۔۔۔ویسے کیا شکایت لگاو گی ان سے۔۔۔اسے جوتا پہن کرتا اٹھتا دیکھ۔۔۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھتا مسکراتا ہوا اسکے مقابل آیا۔۔۔۔

جائیں میں نہیں جارہی آپکے ساتھ۔۔۔آپ بہت خراب ہوگئے ہیں۔۔۔تنگ کر رہے ہیں مجھے۔۔۔خوامخواہ ہی۔۔۔

کوئی راہ فرار ناپاکر وہ روٹھے ہوئے وہیں بیڈ پر دھپ سے بیٹھ گئ۔۔جبکہ امان کا قہقہ فضا میں جلترنگ بکھیر گیا۔۔۔

ویسے اب تو میرے پاس باقاعدہ پرمٹ ہے تمہیں تنگ کرنے کا۔۔۔لیکن فلحال کے لئے جاو کیا یاد کرو گئ۔۔۔

اسنے جھکتے ہوئے عفرا کی ناک کھینچی تو اسنے خفگی سے اسکا ہاتھ جھٹکتے اسے گھورا۔۔۔۔

جلدی سے باہر آو انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔وہ مسکراتا ہوا اسکے سر پر چیت رسید کر کے باہر نکل گیا تو وہ آنکھیں میچ کر خود کو کمپوز کرتی مسکراتی ہوئی بیگ اٹھا کر باہر اسکے پیچھے لپکی۔۔۔چادر اوڑھ کر وہ خالہ کو خدا حافظ کہتی بنا دیر کئے اسکے پیچھے ہی باہر نکل گئ۔۔۔

****

ویسے ایک بات تو بتاو عفرا۔۔۔اتنی ٹینش کس بات کی ہے تمہیں۔۔۔صبح سے دیکھ رہا ہوں خاصی پریشان لگ رہی ہو۔۔۔بائیک روڈ پر فراٹے بھر رہی تھی جبکہ عفرا امان کے پیچھے بیٹھی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے نا جانے کیا سوچ رہی۔۔۔جب امان کی فکر مندانہ آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔کچھ دیر پہلے والے شوخ لہجے کی جگہ آواز میں اب فکر مندی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔بس وہ اتنے دنوں کے بعد کالج جا رہی ہوں ایک تو اٹینڈ یس میں بہت کمی آ گئی ہے اوپر سے کورس بہت مس ہو گیا ہے پتہ نہیں سب کیسے کور کروں گی۔۔۔وہ لب چباتی پریشانی سے گویا ہوئی۔۔

اٹینڈینس کی فکر مت کرو عفرا میں اس معاملے میں تمہاری پرنسپل سے بات کر لوں گا۔۔۔مزید کورس کی بھی فکر مت کرو میں کور کروا دوں گا اور اب اس چیز کو سر پر سوار مت کرنا۔۔۔امان کی فکر مندی پر وہ مسکرا دی۔۔۔

ویسے یہ کتاب کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ۔۔

اسنے امان کے سامنے بائیک کے ہینڈل میں اٹکی کتاب کو دیکھ کر اس سے پوچھا جسکا ٹائٹل وہ پیچھے بیٹھ کر بھی با آسانی پڑھ پا رہی تھی

The Five second rule by Mel Robins

یہ کتاب میں آج کل اپنی ورک پلیس پر ساتھ لے کر جا رہا ہوں جب بھی وقت ملتا ہے وہاں اسے تھوڑا بہت پڑھ لیتا ہوں۔۔۔وہ کتاب کو دیکھتا مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔ تو آخر آپ انگلش کتابیں ہی کیوں پڑھتے ہیں آمان۔۔۔اردو میں بھی تو سیلف امپرومنٹ کی بہت سی کتابیں ہیں آپ ان سے مستفید کیوں نہیں ہوتے۔۔۔وہ الجھتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔یہ سوال اسکے دماغ میں بہت دنوں سے گونج رہا تھا کہ امان کی بک شلف پر بہت کم اردو کی کتابیں تھیں۔۔۔۔

اسکی بات پر امان مسکرا دیا۔۔۔جتنے بھی اردو رائٹرز ہیں ناعفرا اگر تم انکے انٹرویوز پڑھو تو تمہیں پتہ چلے گا ان سب نے یہ کتابیں پڑھ رکھی ہیں۔۔۔دراصل ان کتابوں میں سو سو سال کے انگریزوں کے نچوڑ اور تحقیقات ہیں۔۔۔ہمارے اردو رائٹرز نے بھی یہ ہی کتابیں پڑھ کر اپنا نالج بڑھایا ہے اور پھر اپنے قلم سے شاہکار لکھیں ہیں۔۔۔دراصل یہ اور یجنل منبع ہے معلومات کا۔۔۔ہر کامیاب انسان آج اسقدر کامیاب ہو کر بھی ان کتابوں سے مستفید ہوتا ہے کیونکہ بقول انکے یہ کتابیں کامیابی کی ضمانت ہے جو انکی سوچ کو وسعت دیتی ہیں۔۔۔آج اپنی اپنی فیلڈ میں جانے پہچانے اور مصروف ترین انسان بھی روزانہ کی بنیاد پر کم و بیش پندرہ بیس منٹ تو کتاب لازمی پڑھتے ہیں۔۔۔۔یہ سب کچھ جو ان کتابوں میں ڈیٹیل سے مصنفوں نے اپنی تحقیقات کے مطابق جو اپنے نظریات بتائے ہیں وہ سب کچھ ہمیں

قرآن پاک میں اللہ تعالی نے چودہ سو سال پہلے ہی بتا دیا تھا۔۔۔۔لیکن افسوس ہم اس طرح سے کبھی قرآن کو پڑھ ہی نا پائے۔۔۔لیکن خیر میں بات ان کتابوں کی کر رہا تھا تو میں نے اردو سیلف امپرومنٹ کی کتابیں بھی پڑھی ہیں لیکن یہ اوریجنل سورس آف نالج ہیں۔۔۔اس بات کو شاید میں تمہیں یوں سمجھا نا سکوں۔۔۔اس کے لئے تمہیں خود کوئی کتاب پڑھنی پڑے گی۔۔۔جیسے کتاب کا ٹائٹل ہے

Think and grow rich...

اس ایک لائن پر جہاں مصنف نے کوئی تین سو صفحات کی کتاب لکھ ڈالی اس بات کو میں دو لائینوں میں واضح نہیں کر سکتا۔۔۔یہ کتاب پڑھو گی تو پتہ چلے گا کہ ان کتابوں میں نالج اور دانائی کا کونسا خزانہ چھپا ہے جو ہماری محدود سوچ کو وسعت دیتا ہے۔۔۔

امان ان چیزوں پر گھنٹوں بول سکتا تھا تبھی بنا تردد کے اسے مفصل جواب دے رہا تھا۔۔۔

لیکن یہ سب تو انگلش میں ہیں نا امان۔۔۔اور اتنی گاڑھی انگلش کا ایک آدھ صفحہ پڑھ کر ہی میرا تو دماغ چکرانے لگتا ہے پھر اس چیز کی اتنی ضرورت بھی محسوس نہیں۔۔۔۔

انگلش بولنا یا سیکھنا کوئی فیشن نہیں ہے عفرا۔۔۔وہ نا جانے کیا کہنے والی تھی کہ امان اسکی بات سمجھتا درمیان میں ہی اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

یہ آج کے دور کی ضرورت ہے۔۔۔اگر تو آپ نے کسی فیلڈ میں کامیابی پانی ہے۔۔یا آپ ایک کامیاب انسان بننا چاہتے ہیں تو اس کے لئے انگلش پر عبور پانا سب سے پہلا سٹیپ ہے کیونکہ آج کی دور میں اس زبان کو سیکھے بنا کامیابی ممکن ہے ہی نہیں۔۔۔یہاں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں پاکستانی ہوں اور مجھے اپنی قومی زبان پر فخر ہے۔۔۔ٹھیک ہے اس بات پر فخر ہونا بھی چاہیے لیکن بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔۔۔آج گوگل پر کچھ سرچ کر لو۔۔کوئی بائیو گرافی پڑھ لو یا کچھ لیول کا پڑھنے کی کوشیش کرو تو سب تمہیں انگلش میں ملے گا۔۔۔اے ٹو زیڈ سب انگلش۔۔۔۔۔

کہیں کوئی انٹرویو کرٹیک کرنا ہے تو آپکی کیمونیکیشن سکل بہت اچھی ہونی چاہیے۔۔۔اور یہ کوئی مشکل کام نہیں۔۔بالکل بھی مشکل نہیں ہے۔۔۔اس کے لئے صرف پریکٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ہم نے بس اینوی اس چیز کو ایک ہوا بنا رکھا ہے۔۔۔

ایک دور تھا جب برصغیر پر مسلمانوں کی حکومت تھی تب دنیا میں عربی زبان نے اپنا لوہا منوایا تھا اور تب ایسا ہی مقام عربی زبان کو حاصل تھا۔۔۔تب دنیا بھر کے

لوگوں کو برصغیر کے حکمرانوں سے بات چیت کرنے کے لئے ان سے کام کروانے کے لئے عربی زبان پر عبور حاصل کرنا پڑتا تھا۔۔۔پھر ہمارے امرا عیش و عشرت میں پڑ گئے اور ہمارا وہ مقام ہمارے ہاتھوں سے ریت کی مانند پھسلنے لگا اور آج انگریز اس مقام کو حاصل کرتے دنیا پر راج کر رہے ہیں۔۔۔

انگلش سیکھنے کے لئے صرف دماغ کو ایک دفعہ تیار کرنا پڑتا ہے کہ مجھے یہ سیکھنی ہے اور میں یہ کر سکتی ہوں اور بس۔۔۔اگر آپ ذہنی طور پر تیار ہو گئے تو اگلے سارے مراحل آسان ہیں بہت آسان۔۔۔جن پر عمل کر کے بہت جلد انگلش زبان پر گرفت مضبوط ہو جاتی ہے۔۔۔

ہوا سے عفرا کی چادر پھر پھرا رہی تھی۔۔۔جسے وہ ہاتھ سے تھامے غور سے امان کی بات سن رہی تھی۔۔۔

میں انگلش پڑھ لیتی ہوں کوئی بات کر رہا ہو تو سمجھ بھی لیتی ہوں لیکن میں انگلش بول نہیں سکتی تو اس کے لئے مجھے پہلا سٹیپ کیا لینا چاہیے۔۔۔وہ کچھ سوچتی ہوئی گویا ہوئی۔۔۔

مطلب کہتے ہیں کے انگلش بولنے کے لئے تو گرائمر کی بھی خاص ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔

غلط۔۔ بالکل غلط۔۔۔ یہ ہی تو ہماری غلطیاں ہیں جو ہمیں کامیاب ہونے نہیں دیتیں کہ ہم سنی سنائی باتوں پر یقین بہت کرتے ہیں اور انہیں حرف آخر مان کر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔

انگلش کھیل ہی گرائمر کا ہے پھر چاہیے لکھنی ہو یا بولنی ہو گرائمر سب سے پہلے آتی ہے۔۔۔ بنیادی ٹینسیز آنے چاہیے۔۔۔ پھر کوئی اگلا سٹیپ آتا ہے۔۔۔

جیسے بچہ جب بولنا سیکھتا ہے تو کیا کرتا ہے۔۔۔ امان کے یوں اسکی تصیح کرنے پر وہ بالکل خاموش ہوتی الجھی سی اسے سننے لگی۔۔۔ وہ ہمیشہ اپنا ایک الگ ہی نقطہ نظر اسکے سامنے رکھتا تھا جسکا اسے قائل ہونا پڑتا کیونکہ اسکی ہر بات لاجک سے پر ہوتی۔۔۔

کیا کرتا ہے۔۔ وہ ناسمجھی سے بولی۔۔۔

پاگل وہ بولنے کی کوشیش کرتا ہے۔۔۔ ہمیں سنتا ہے اور پھر اسے کاپی کر کے غلط لفظ بولتا ہے اور آہستہ آہستہ غلط بولتے بولتے الفاظ کی درست آدائیگی کرنے لگتا ہے۔۔۔ کوئی بھی زبان سیکھنے کا پہلا سٹیپ اسے سننا ہی ہے۔۔۔ اگ a رتم اچھے سے انگلش بولنا چاہتی ہو تو آج سے ہی اپنے ارد گرد چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کرنا شروع کر دو۔۔۔ جیسے جو کانٹینٹ تم سنتی ہو اسی سے متعلق یوٹیوب پر انگلش

ویڈیوز سرچ کر کے دیکھو چھوٹی چھوٹی پانچ دس منٹوں کی۔۔۔اس سے تمہاری دلچسپی اس زبان کو سیکھنے میں مزید بڑھے گی۔۔۔

چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں ہی زندگی میں بڑا بدلاو لاتی ہیں۔۔۔

جیسے ہم اردو کیسے سیکھتے ہیں۔۔۔سب سے پہلے جب ہم سکول جاتے ہیں تو ہم اب لکھتے ہیں۔۔۔پھر اسے سنتے ہیں اور پھر اسے پڑھنا شروع کرتے ہیں یہ ہی سٹیپ انگلش سیکھنے کے لئے بھی لاگو ہوتے ہیں۔۔۔ویسے یہ اتنا لمبا ٹاپک ہے کہ اس پر ہم کیسی دن سکون سے بات کریں گے۔۔۔امان نے مسکراتے ہوئے اسکے کالج کے سامنے بائیک روکی تو وہ حیران ہوتی بائیک سے اتری۔۔۔باتوں کے دوران راستہ کیسے کٹا اسے پتہ ہی نا چلا۔۔۔

میرا انتظار کرنا واپسی پر میں لینے آوں گا۔۔۔وہ مسکرا کر ہاتھ ہلاتا وہاں سے چلا گیا تو۔۔عفرا مسکراتے چہرے کیساتھ کھوئی کھوئی سی کالج کی جانب بڑھ گئی۔۔۔وہ شخص واقعی اس زبان کو اسکے سر پر سوار کر چکا تھا۔۔۔اب جب تک وہ اس پر عبور نا پالیتی وہ سکون سے نہیں بیٹھنے والی تھی۔۔۔

آخر وہ عفرا امان تھی اور دنیا کا کوئی ایسا کام نہیں جو وہ نا کر سکتی ہو۔۔۔اگر امان کر سکتا تھا تو وہ بھی کر سکتی تھی۔۔۔وہ خود کو دو مہینوں کا ٹاسک دے چکی تھی۔۔۔اور وہ پر یقین تھی کہ جلد ہی وہ اس زبان پر عبور پالے گی۔۔۔

*****

دوپہر کو کسی وقت صلہ کی باہر سے آتے شور کے باعث آنکھ کھلی۔۔آنکھ کھلتے ہی اسنے بیزاری سے لیٹے لیٹے اس شور کو سمجھنے کی کوشیش کی کہ شور کس چیز کا ہے۔۔۔باہر غالباً ثانیہ اور تانیہ کا کسی بات پر جگھڑا چل رہا تھا۔۔۔ساتھ ہی ثانیہ کی دوسالہ بیٹی کا باجا بھی اونچی آواز میں جاری تھا۔۔۔۔

وہ کسلمندی سے اٹھ کر بیٹھتی کوفت سے سر تھام گئ۔۔۔نیند سے جاگتے ہی اسکا سر درد کرنے لگا تھا۔۔۔اس گھر میں سکون نام کو کہیں نا تھا۔۔۔پہلے ثانیہ کیا کم تھی جو اوپر سے تانیہ بھی آدھمکی تھی۔۔۔پتہ نہیں انہیں اپنے گھروں میں سکون کیوں نہیں ہے۔۔۔وہ محض سوچ کر رہ گئ۔۔۔

ایک تو طبیعت پہلے ہی بوجھل بوجھل سی رہتی تھی اوپر سے یہ مسلسل ذہنی ٹارچر ۔۔۔وہ اپنی کنپٹیاں سہلاتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ارادہ لنچ کرنے کا تھا کیونکہ اب اسے کافی بھوک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

لو آگئ مہارانی بستر توڑ کر۔۔۔دوسرا تو کوئی کام ہے نہیں کھالیا اور بستر توڑ لیا۔۔۔صحیح پاگل بنایا ہوا ہے میرے بھائی کو۔۔۔۔ابھی اسنے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ ثانیہ کی طنزیہ آواز اسکے کانوں میں گھونجھی۔۔۔

اسکا دماغ پہلے ہی خراب تھا مزید ثانیہ کی باتوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔۔۔

چلو میں کچھ تو کرتی ہوں۔۔ مگر اپنے سسرال میں تو تمہیں بستر توڑنا بھی نصیب نہیں ہوتا۔۔۔ وہ توڑنے بھی تم مائیکے کا ہی رخ کرتی ہو۔۔۔ چچچ۔۔۔۔ وہ زرا کی زرا رک کر اسکی جانب دیکھتے ٹھنڈا طنز کر کے کچن کی جانب بڑھ گئ۔۔۔

وہ کوئی انیسویں صدی کی دکھیاری بہو تھوڑی تھی جو چپ چاپ سب برداشت کرتی رہتی۔۔۔

ثانیہ اس سے بڑی تھی۔۔۔ کوئی عزت احترام نامی چیز ہوتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن جب وہ خود ہی ان چیزوں سے نابلد تھی تو بھلا پھر صلہ بھی کیوں اسے کوئی عزت دیتی۔۔ عزت احترام سب گیا تیل لینے۔۔۔ اسکے نزدیک زندگی گزارنے کا ایک ہی اصول تھا عزت دو اور عزت لو۔۔۔ جب کوئی اسکی عزت نہیں کر سکتا تو وہ کبھی مر کر بھی اسکی عزت نہیں کر سکتی۔۔۔

اسکے اتنے سے فقرے نے گویا وہاں آتش فشانی کر دی تھی۔۔۔ جس میں ثانیہ جل جل جاتی اب اندر کی کھولن لفظوں کی صورت اس پر انڈیل رہی تھی۔۔۔۔ اور تاریخ گواہ تھی کہ بدزبانی میں صلہ کبھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ وہ کوسنے اسے اور اسکی ماں کو دیئے گئے کے صلہ کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا۔۔۔ وہ اس وقت کو کوسنے لگی جب اسنے کیچر میں کنکر پھینکا تھا۔۔۔ گندگی ماں کی گندی بیٹی۔۔۔ جو پوری زندگی ماں نے گل کھلائے وہی تو اب بیٹی۔۔۔

بکواس بند کرواپنی بے حیابے غیرت عورت۔۔۔اب ثانیہ کی باتیں برداشت سے باہر تھیں تبھی وہ ہاتھامیں تھاماچائے کامگ باہر لے کر آتی غصے سے چیختی ہوئی گویا ہوئی۔۔۔البتہ ہاتھ میں تھاما گرم چائے کامگ اسنے پوری قوت سے لاونج کے وسط میں پھینکا۔۔۔

صد شکر کے ثانیہ کچھ فاصلے پر تھی جو بچت رہی۔۔۔

میری ماں تک پہنچنے سے پہلے اپنی کرتوتیں تو دیکھ لو۔۔۔خود کیسی ماں ہو جسکی اولاد رل رل کر یتیموں کے جیسے پل رہی ہے۔۔۔جسے سسرال میں کوئی پوچھتا نہیں آئے روز مائیکے میں دوسروں کا سکون برباد کرنے پہنچی ہوتی ہے۔۔۔

یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے۔۔۔ناہی وہاں سے چیزیں آتی ہیں جو اپنا پاگل پن یہاں دکھا رہی ہو۔۔۔اسکے کپ توڑنے اور غصے سے چیخنے پر تائی جان بھی بازو چڑھاتی بیٹی کی حمایت کو باہر نکلی تھیں۔۔۔

باپ کا گھر نہیں ہے لیکن شوہر کا تو ہے اور رہ گئی بات پاگل پن کی تو یہ گھر تو ہے ہی پاگل خانہ جہاں سارے کے سارے پاگل اکھٹے ہوئے ہیں۔۔۔یہاں جو آئے گا پاگل ہی ہو جائے گا۔۔۔

بس بہت رہ لی وہ خاموش۔۔۔اب مزید نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔اسکا لڑائی جھگڑے سے محسوس ہونے والا ابتدائی خوف روز روز کے ڈراموں کے باعث زائل ہو گیا

تھااور اسے اندازہ ہی نا ہوا کہ وہ کب انکے رنگ میں رنگتی ویسی ہی ہوتی جارہی تھی۔۔۔

سنی ماں تو نے اپنی بہو کی بکواس۔۔۔یہ تمہیں پاگل کہہ رہی ہے۔۔۔۔ابکی بار کرن نے بھی اپنا حصہ ڈالنا چاہا۔۔۔

ارے یہ پاگل خانہ ہے تو دفعہ کیوں نہیں ہو جاتی یہاں سے۔۔۔جا دفعہ ہو جا میرے بیٹے کی زندگی سے۔۔۔زرا ہمیں بھی تو سکون ہو۔۔۔ارے میرے بیٹے کو کوئی رشتوں کی کمی تھوڑی ہے۔۔۔ایک چھوڑ دس قدموں میں ڈھیر ہونے کو تیار ہیں۔۔۔نا جانے یہ کرم جلی کہاں سے ہماری جانوں کو چمٹ گئ۔۔۔

وہ تینوں بیٹیاں اور ماں اس بات پر اتحاد کرتی اکھٹی میدان میں کود چکی تھیں جبکہ وہ ان سب کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھی۔۔اتنی سی دیر میں ہی اسکا جسم کپکپانے لگا تھا۔۔۔سانس پھول گیا تھا۔۔۔کندھوں میں کھنچاو پڑنے لگا تھا۔۔۔بگڑتی طبیعت کے پیش نظر وہ خود کو گھسیٹتی اندر چلی گئ۔۔۔

جبکہ باقی سب گھر والوں کے لئے شاید یہ نارمل بات تحی تبھی وہ شام تک مسلسل اسی کی ذات کو رگیڈتے رہے تھے۔۔۔

صلہ کا دماغ پھٹ رہا تھا کہ کیا کرے وہ۔۔۔رات تک وہ بالاج کا انتظار کرتی رہی۔۔۔رات بالاج کے آتے ہی اسنے روتے ہوئے ساری بات بالاج کے گوش گزاری۔۔۔

صلہ یار کیا کرتی ہو۔۔۔سارا دن کا تھکا ہارا گھر آیا ہوں اور آتے ہی تم نے رونا شروع کر دیا ہے۔۔۔وہ بیزاری سے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے بیڈ پر بیٹھا۔۔۔تھکن اسکے بھی چہرے سے ہویدہ تھی۔۔۔

بالاج میں تمہیں تمہاری ماں اور بہنوں کے ناروا رویے کے بارے میں بتا رہی ہوں۔۔۔

پلیز صلہ بس کر دو۔۔۔جیسا وہ کرتی ہیں تم بھی انہیں ویسا ہی جواب دے کر بات ختم کر دیا کرو۔۔۔اب کیا میں ہر روز ہوئی گھر کی باتوں کو لے کر پنچائتیں بیٹھاتا رہوں۔۔۔

کچھ مسلے خود بھی حل کر لو۔۔۔میرے لئے باہر کے مسائل رہنے دو۔۔۔صبح سے نکلا ہوں گھر سے اب تھک ہار کر لوٹا ہوں۔۔۔سر درد سے جان نکل رہی ہے۔۔۔اب تم کیا چاہتی ہو باہر نکل کر پھر سے ایک ہنگامہ کھڑا کروں۔۔۔وہ جھنجھلایا سا اس سے پوچھ رہا تھا۔۔صلہ اسے بھرائی نگاہوں سے دیکھتی لب بھینچ گئی۔۔۔

انہیں انکے حال پر چھوڑ دو صلہ اور اپنی زندگی جیو۔۔۔

وہی تو وہ جینے نہیں دیتیں بالاج۔۔۔جان بوجھ کر مجھے ہر بات میں گھسیٹ کر تماشا لگا لیتی ہیں۔۔۔اسکا دل چاہ رہا تھا کے کمرے کے وسط میں بیٹھ کر ڈھاریں مار مار کر رودے۔۔۔

اسکے دو ہی حل ہیں صلہ۔۔۔کہ یا تو انکا مقابلہ کر لیا کرو۔۔۔یا پھر انہیں نظر انداز کر دیا کرو۔۔۔جو دل چاہیے کرو۔۔۔مگر خدارا یہ گھریلو معاملات خود ہی فکس کر لیا کرو۔۔۔میرے پاس معاش کے ہی سو مسائل ہی۔۔۔وہ اکتائے سے انداز میں کہتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔جبکہ وہ بیڈ پر ڈھتی تکیے میں منہ گھسائے پھر سے رو دی۔۔۔

کسے سناتی اپنا دکھ۔۔۔کسے دکھاتی دل کے زخم۔۔۔ماں کے سامنے جاتی بھی تو کس منہ سے۔۔۔اور کیا کہتی ماں سے۔۔۔کہ ماں کے خلاف جا کر۔۔۔انہیں انکے اپنوں کی نظروں میں ذلیل ورسوا کر کے آخر اسنے کیا پایا تھا۔۔۔اب تو بس دن رات اپنے اللہ سے ہی وہ اپنی حرکتوں کی معافیاں مانگتی اسکے حضور بہتری کے لئے دعا گو تھی۔۔۔

******

موسم آج خاصا خوشگوار تھا۔۔۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا پورے زور سے چل رہی تھی جیسے کچھ وقت پہلے ہی بارش کے آنے کا پتہ دے رہی ہو۔۔۔ایسے میں امان رات

کا کھانا کھانے کے بعد حسب سابق سٹڈی ٹیبل کے سامنے بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ اسکے سامنے موجود کاوچ آج خالی تھا۔۔۔ناوہاں عفرا تھی اور ناہی اسکی کتابیں

۔۔۔۔

آج اتنے پیارے موسم کو انجوائے کرنے کے لئے عفرا خالہ کے ہوم گارڈن میں واک کر رہی تھی۔۔۔ تیز چلتی ہوا کے جھونکے درختوں کے پتوں کے سنگ اسکا آنچل اڑا کر لے جا رہے تھے۔۔۔ جبکہ ٹیل پونی میں مقید اسکے بال ہوا سے بکھر بکھر اسکی گردن اور چہرے پر بکھر جاتے۔۔۔

کام کرتے اچانک امان کی نظر کھلی کھڑکی سے باہر امی کے ہوم گارڈن کی جانب اٹھی تو ایک مسکراہٹ اسکے ہونٹوں کو چھو گئی۔۔۔وہ مسکراتا ہوا وہاں سے اٹھا اور سبھی کاغذات سمیٹ کر دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔اسکا رخ باہر کی جانب تھا۔۔۔ جب سے یہ لڑکی اسکی زندگی میں آئی تھی زندگی مزید حسین لگنے لگی تھی۔۔۔ زندگی کے مقاصد میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔

اب زندگی کے مقاصد میں سب سے اہم مقصد اس معصوم سی کانچ سی لڑکی کو زندگی کی خوشیوں سے متعارف کروانا تھا۔۔۔اسے اسکی شایان شان سب دلوانا تھا۔۔۔

ہمم تو اکیلے اکیلے موسم انجوائے ہو رہا ہے ہاں۔۔۔امان نے اسکے قریب جاتے اسکے کندھے سے کندھا ٹکرایا تو وہ مسکراتی ہوئی اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

آپ کام کر رہے تھے اس لئے میں نے آپکو ڈسٹرب نہیں کیا۔۔۔

عفرا نے امان کی بازو میں اپنی بازو حائل کرتے اسکے کندھے پر سر رکھا اور پھر سے واک کرنے لگی۔۔۔

تم نے اپنی آج کی پڑھائی کر لی۔۔۔عفرا کی اس حرکت سے اسکے اندر تک سرشاری اتر گئی۔۔۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔ابھی تو موسم انجوائے کر رہی ہوں۔۔۔مگر محترم امان صاحب رات سونے سے پہلے سب کر کے سوؤں گی۔۔۔

وہ اسکی کام کو لے کر پوزیسونیس دیکھ کر صفائی دیتی گویا ہوئی۔۔۔

چلو واک کرنے باہر چلتے ہیں۔۔امان کی اس آفر پر عفرا کی آنکھیں چمکی۔۔۔ایسے موسم میں امان کی یہ آفر اسے کسی نعمت متر کبہ سے کم نا لگی۔۔۔

آپ دو منٹ انتظار کریں میں اپنی چادر لے آتی ہوں اور زرا خالہ کو بھی بتا دوں۔۔

وہ ہاتھ سے دو کا اشارہ کرتی آندھ دھند اندر کو بھاگی۔۔۔

ارے آرام سے گر جاؤ گی۔۔۔وہ اسکی جلد بازیاں ملاحظہ کرتا مسکرا دیا جو گرتی پڑتی اندر کو بھاگ رہی تھی۔۔۔کچھ ہی پلوں میں وہ سیاہ چادر کے ہالے میں دمکتا چہرا لئے

باہر اسکے پاس آئی۔۔۔امان نے دونوں ہاتھ پیچھے باندھے مسکرا کر اسکے دمکتے چہرے کو دیکھا اور اسے لئے باہر نکل آیا۔۔۔

آمان آپ سے ایک بات ہو چھوں۔۔۔آپ مائنڈ تو نہیں کریں گئے۔۔۔وہ اسکے سنگ روڈ کنارے چلتی جھجھکتی ہوئی گویا ہوئی۔۔۔۔

ایسی کونسی بات ہے عفرا جسے کرنے کے لئے تمہیں مجھ سے یوں اجازت لینی پڑ رہی ہے۔۔۔اسنے عفرا کی جھجھک کو بہت شدت سے نوٹ کیا تھا۔۔۔

پلیز آپ مجھے غلط مت سمجھیے گا میں تو بس۔۔۔

نہیں میں تمہیں غلط نہیں سمجھوں گا عفی۔۔۔غلط سمجھ ہی نہیں سکتا۔۔۔کیونکہ تم غلط ہو ہی نہیں۔۔بے فکر ہو کر وہ بات شیئر کرو جس نے تمہیں پریشان کر رکھا ہے۔۔۔عفرا کو یوں جھجھک کر نروس ہوتا دیکھ وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا گویا ہوا جو اپنے ہاتھ بے طرح مسل رہی تھی جیسے امان سے بات کرنے کو ہمت جٹا رہی ہو۔۔۔یا سمجھ نا پا رہی ہو کے یہ بات امان سے کرے کے نا۔۔۔

نہیں۔۔۔پریشان نہیں۔۔لیکن تھوڑا سا الجھی ضرور ہوں۔۔۔وہ مفاہمتی انداز میں مصلحتاً گویا ہوئی۔۔۔

امان کے لئے اسکا انداز بہت غیر متوقع تھا۔۔۔

وہ دراصل امان۔۔۔پلیز آپ غصہ مت ہونا۔۔۔

ناجانے وہ کیسی تسلی چاہتی تھی جو الفاظ اسکی زبان پر آتے آتے رک جاتے۔۔۔

اب تمہارے زبان پر صرف وہ بات آنی چاہیے جو تم کرنا چاہتی ہو اور یقین رکھنا کے میں غصہ نہیں کروں گا۔۔۔امان نے اسے بازو سے تھام کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے سنجیدگی سے کہا تو وہ پھیکا سا مسکرا دی۔۔۔

وہ۔۔۔وہ امان۔۔۔دراصل۔۔۔اسنے بے ساختہ خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتے انہیں تر کیا۔۔

پہلے آپ نے صی۔۔۔صلہ سے شش۔۔۔شادی کی خواہش ظاہر کی تھی نا۔۔۔۔

تت۔۔۔تو کیا آپ واقعی موو آن کر چکے ہیں۔۔۔

نہیں۔۔میرا مطلب کک۔۔کہ۔۔۔بات کرتے اسکی زبان بری طرح سے ہکلا رہی تھی۔۔۔پتہ نہیں اسے یہ بات کرنی بھی چاہیے تھی کہ نہیں۔۔۔خالہ نے اسے سمجھایا بھی تھا کے ان دونوں کی ازواجی زندگی میں پچھلا کوئی حوالہ شامل نہیں ہونا چاہیے۔۔۔شاید اسی لئے وہ اتنا گھبرا رہی تھی۔۔۔کے انجانے میں ہی کہیں امان کی کسی دکھتی رگ پر ہاتھ نا رکھ جائے۔۔۔پریشانی اور ہراس اسکے چہرے سے ہویدا تھا۔۔۔

اسکی بات سن کر امان چلتا چلتا رک گیا گویا عفرا سے اس بات کی توقع نا کر رہا ہو۔۔۔

عفرا بے طرح ہاتھ مسلتی غزالی آنکھیں بار بار جھپکتی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب اسنے نرمی سے عفرا کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے اسکے ہاتھ ایک دوسرے سے الگ کئے۔۔۔مت کرو ان پر اتنا ظلم اور دیکھو یہ سرخ ہو گئے ہیں۔۔۔اسنے عفرا کے تھامے ہاتھوں کا معائنہ کیا جنہیں بے طرح مسلنے سے وہ سرخ ہونے لگے تھے۔۔۔

عفرا تھوک نگلتے سر جھکا گئ۔۔۔

تمہارے بارے میں کبھی اس لحاظ سے سوچا نہیں تھا عفرا جس لحاظ سے۔۔۔جس رشتے سے تم آج میری زندگی میں موجود ہو۔۔۔وہ اسے بازو کے حصار میں لئے پھر سے چلنے لگا تھا۔۔۔

لیکن ضروری نہیں جو سوچا جائے ویسا ہی ہو۔۔۔تم چھوٹی تھی۔۔۔صلہ تم سے بڑی تھی۔۔۔مجھے تم خالہ اور صلہ تینوں ہی بہت عزیز ہو۔۔۔اس لئے جب امی نے میرے سامنے شادی کے لئے لڑکی کا آپشن رکھا تو میری پہلی سوچ اسی کی جانب گئ۔۔۔وہ تم سے بڑی تھی اور خالہ کی بیٹی تھی۔۔۔مجھے خالہ امی کی طرح ہی عزیز ہیں عفرا۔۔۔مجھے انہی کا بیٹا بننا تھا۔۔۔انکا حقیقی سہارا۔۔۔میں نے پوری زندگی انہیں سٹرگل کرتے دیکھا ہے اور کہیں نا کہیں میرے اندر محنت کے یہ جراثیم خالہ سے ہی آئے ہیں۔۔۔میں بچپن سے انکے بہت قریب رہا ہوں۔۔۔

اس لئے میں نے ماں کے سامنے صلہ کا نام لیا۔۔۔اگر مجھے زرا بھی اندازہ ہوتا کہ وہ بالاج میں انٹرسٹڈ ہے تو میں ایسی حماقت کبھی نا کرتا۔۔۔

یا اگر وہ میرے ساتھ تحمل سے اس بات کو ڈسکس کرتی تو میں یقیناً اسکا کوئی بہتر حل نکال لیتا۔۔۔لیکن خیر وہ میرا ماضی تھا۔۔۔وہ میرے خاندان کی لڑکی ہے اور اس وقت کسی اور کی عزت ہے۔۔۔وہ میرے لئے قابل احترام ہے۔۔۔

تم میرا حال ہو عفرا۔۔۔میرا مستقبل ہو۔۔میری زندگی کی جیتی جاگتی حقیقت ہو۔۔۔اور اب تو لہو کی مانند میری رگوں میں سرایت کرنے لگی ہو۔۔۔مجھے آج یہ قبول کرنے میں کوئی عار نہیں کہ امان حسن نے اپنی زندگی میں محض ایک ہی لڑکی کو اپنے دل کے سنگھاس پر بیٹھنے کی اجازت دی ہے جو میرے دل کی۔۔۔۔میری ذات کی بلاشرکت غیر مالکن ہے وہ جو اس وقت میرے نکاح میں ہے اور جو اس وقت میرے پہلو میں موجود ہے مسز عفرا امان حسن۔۔۔اسنے جذب سے کہتے عفرا کے سر پر اپنے لب رکھے تو کئی تشکر کے آنسو اسکی آنکھوں سے پھسل پھسل گئے۔۔۔

بس پاگل یہاں کوایمو شنل سین شروع نا کرنا میں یہاں تمہارے آنسو صاف نہیں کر سکتا۔۔۔دور سے کہیں ان پر گاڑی کی ہیڈ لائٹ پڑی تو وہ عفرا کے گرد سے اپنا حصار ہٹاتا اسکے سر پر چیت رسید کرتا گویا ہوا۔۔۔

جبکہ وہ بھی ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتی کھلکھلادی۔۔۔

چلو واپس گھر چلتے ہیں اس سے پہلے کے یہ کن من تیز بارش کا روپ ڈھار لے۔۔۔

وہ قطرہ قطرہ کن من ہوتی بارش کو دیکھتا عفرا سے گویا ہوا۔۔۔وہ لوگ باتیں کرتے کافی آگے تک نکل آئے تھے۔۔۔

واپسی پر گھر پہنچتے پہنچتے بارش خاصی تیز ہو گئ تھی۔۔۔گھر پہنچنے تک وہ دونوں اچھا خاصا بھیگ چکے تھے۔۔۔

ویسے آج کا ایڈونچر خاصا اچھا رہا۔۔۔عفرا دونوں ہاتھوں سے چہرا پر گری بارش کی بوندیں ہٹاتی کھلکھلا کر گویا ہوئی۔۔۔

ایڈونچر کی بچی ہم پورا بھیگ گئے۔۔امان نے اسے تاسف سے دیکھا۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔اب آپ کچن میں جا کر دو کپ اچھی سی چائے بنائیں تب تک میں آپ کے لئے کپڑے نکالتی ہوں۔۔۔

چائے کی کچھ لگتی تم مجھ پر کچھ زیادہ ہی روب نہیں جمانے لگی۔۔۔اسے عفرا کا یوں حق جتا کر کہنا کافی اچھا لگا تھا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے اب تو میرے پاس حق جتانے کا باقاعدہ پرمٹ ہے۔۔جلدی چائے بنا کر لائیں۔۔۔وہ کھلکھلا کر کہتی کمرے کی جانب بھاگ گئ۔۔۔جبکہ وہ مسکراتا ہوا کچن کی جانب بڑھا۔۔۔

جانے کیوں ہر گزرتے لمحے کیساتھ ساتھ یہ لڑکی اسکے لئے ناگزیر ہوتی جارہی تھی۔۔۔

******

ارے واہ ماں ایسی خوشخبری لائی ہوں نا کہ سن کر آپ سب خوش ہو جائیں گی۔۔۔کرن اور ثانیہ ماں کے کمرے میں موجود تھیں جب تانیہ چہکتی ہوئی اندر داخل ہوتی ڈرامائی انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

ناہید بیگم سر باندھے بستر پر دراز تھیں جب بیٹی کی آواز پر زرا سا اونچا ہوتیں اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ارے اس جادو گرنی نے بالاج کے گھر آتے ہی اسے وہ وہ ہماری شکایتیں لگائیں کہ اللہ معاف کرے۔۔۔اسنے توبہ توبہ کرتے کانوں کا ہاتھ لگایا۔۔۔

مگر اب بالاج بھی شاید اس سے بیزار ہونے لگا ہے جو اسکی کسی بھی بات پر کان دھرے بنا اسے نظر انداز کرنے کا مشورہ دیتا کمرے سے ہی نکل گیا۔۔۔

کیا۔۔۔ماں اسکی بات سن کر جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

ارے بس ایسی جادو گرنیوں کا جادو بھی اتنی دیر تک ہی ہوتا ہے۔۔اب کب تک اسکے پیچھے پاگل ہوا رہتا۔۔۔ثانیہ نے مسکراتے ہوئے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

ارے میں نا کہتی تھی کہ وہ عالم بہت پہنچی ہوئی چیز ہے۔۔۔اسکے تعویز صحیح اثر دکھا رہے ہیں۔۔۔ناہید بیگم نے پر جوش ہوتے سر پر باندھا دوپٹہ اتار کر رکھا جیسے یہ خبر اتنی خوشی کی تھی کہ جسنے انہیں انکی تکلیف بھی بھلادی تھی۔۔۔

توثانیہ آپا کو فون کر صبح میں پھر سے جاوں گی اس عامل بابا کے پاس کہ بس کسی طرح اس بدذات لڑکی سے میرے بیٹے کی جان چھوٹ جائے۔۔۔اور مشال کو بھی حوصلہ دینا کہ بہت جلد میں اسے دھوم دھام سے اس گھر کی بہو بنا کر لاوں گی۔۔ اور تم کرن۔۔۔کہاں ہے بالاج اس وقت۔۔۔ناہید بیگم کی جلد بازیاں دیکھنے لائق تھیں۔۔۔

اکتائے ہوئے عاشق کی طرح لاونج میں لیٹا ہے۔۔۔

جا جا کر تو اسے چائے پانی پوچھ۔۔۔ارے بیوی کا اکتایا ہوا ہے ایسے میں ماں بہنوں کے ہی قریب آئے گا۔۔۔ڈولتے کو کیا چاہیے ہوتا ہے۔۔۔سہارا۔۔۔اور وہ سہارا اسے ہم دیں گے نا۔۔۔۔

اور ہاں چائے میں وہی تعویز گھول دینا جو عامل بابا نے دیا تھا۔۔۔اس کا دل کسی طرح سے بھر جائے بس اس جادو گرنی سے پھر دیکھنا زرا میں کیسے نکالتی ہوں اس گز بھر لمبی زبان کی حامل لڑکی کو چوٹی سے پکڑ کر۔۔۔ناہید بیگم کیسا تھ ساتھ ان تینوں کی آنکھوں میں بھی ایک چمک تھی۔۔۔جبکہ ان سب سے بے خبر بالاج باہر

لاونج میں آنکھوں پر ہاتھ رکھے صوفے پر دراز تھا۔۔اسکا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔آج اسنے ایک اور جگہ اوور ٹائم لگایا تھااور اب جسم تھکن سے چور تھا۔۔۔ بس وہ کسی طرح سے ماں کو مہینہ خرچ کے پیسے مکمل دینا چاہتا تھا۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس بات کو لے کر پھر سے گھر میں تماشے لگتے کہ بالاج نے دونوں ہاتھوں سے سب کچھ صلہ پر لٹا دیا۔۔۔

جبکہ اپنے کمرے میں صلہ بستر پر دراز اپنا سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھی تھی۔۔۔ بالاج کا بے زار اور اکتایا لہجہ اسکے سینے میں انی کی مانند چبھ رہا تھا۔۔وہ شاید اپنی ساس اور نندوں کے رویے کے باعث اپنا آپسی تعلق بھی خراب کر رہی تھی۔۔۔ ان دونوں کے رشتے میں دوریاں پیدا ہونے لگی تھیں۔۔۔اسے کیسے بھی کر کے ان دوریوں کو پاٹنا تھا۔۔وہ ہر لحاظ سے خود کو ایک اندھیری کوٹھری میں کھڑا پا رہی تھی جہاں چاروں اوڑھ گھپ اندھیر تھا اور روشنی کا کوئی روزن نا تھا۔۔۔

*****

دور کہیں سے فجر کی اذانوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔جبکہ اس کمرے میں صبح کے اس وقت بھی بھرپور زندگی دوڑ رہی تھی۔۔۔سٹڈی ٹیبل کے سامنے جابجا کاغذات بکھرے تھے پاس ہی امان کا ٹرائی پوڈ اسٹینڈ اور اسکا موبائل بھی پڑا تھا جبکہ وہ خود ان کاغذات پر جھکا کچھ کر رہا تھا۔۔پاس ہی دو تین چائے کے خالی مگ

پڑے تھے۔۔۔جبکہ اس سے فاصلے پر موجود بیڈ پر عفرا تکیوں کے سہارے اونگھتے ہوئے اپنی کتاب پر جھکی تھی۔۔۔آج اسکا آخری پیپر تھا۔۔ان دو مہینوں میں امان نے واقعی اپنے کہے کے مطابق اسکا سارا کورس کور کروا تھا۔۔۔اپنے ہر کام کو پس پشت ڈال کر اسنے اپنا زیادہ سے زیادہ وقت عفرا کو دیا تھا۔۔۔یہ ہی وجہ تھی کہ اسکے امتحانات اسکی توقع سے بڑھ کر اچھے ہو رہے تھے اور آج اسکا آخری پیپر تھا۔۔۔وہ تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے اٹھی تھی اور اسی لئے اب اسے بار بار جمائیاں آ رہی تھیں۔۔جبکہ آج کل وہ امان کو لے کر کافی پریشان تھی۔۔۔اسنے اپنی پوری زندگی میں کسی انسان کو اپنے کام کیساتھ اتنا مخلص نا پایا تھا جسقدر وہ تھا۔۔عفرا نوٹ کر رہی تھی کے آج کل وہ بہت کم نیند لے رہا تھا۔۔نا جانے کس مقام پر وہ سٹک ہوا تھا کہ جب تک اسکا وہ مسلہ حل نا ہو جاتا وہ ایسے ہی اپنا کھانا پینا تک بھلائے رکھتا۔۔۔۔

اب بھی وہ غور کر رہی تھی کے وہ تو ابھی اٹھی تھی لیکن امان شاید پوری رات نا سویا تھا۔۔۔اسکے پاس پڑے خالی چائے کے کپ اس بات کے گواہ تھے۔۔۔

عفرا سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی جسکے چہرے پر واضح تھکن کے اثرات تھے۔۔۔

اب وہ کاغذات سے سر اٹھا کر موبائل پر کچھ کرنے لگا تھا۔۔۔

غالباً وہ اپنی رات ریکارڈ کی جانے والی ویڈیو اپلوڈ کر رہا تھا۔۔۔

امان آپ اتنی باقاعدگی کیساتھ ویڈیوز کیسے اپلوڈ کر لیتے ہیں۔۔۔۔اور کیا ملتا ہے آپکو اتنی محنت کر کے مطلب دس ہزار سبسکرائبرز ہیں آپکے لیکن آپکی چند گنی چنی ویڈیوز ہی ہیں جن پر دس ہزار ویوز آئے ہونگے۔۔۔ورنہ تین ہزار چار ہزار یا زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار ویوز۔۔اور اتنے ویوز پر جو آپکا ریونیو بن رہا ہے وہ بھی کوئی ڈھکا چھپا نہیں۔۔۔ پچھلے تین مہینوں میں آپکے بامشکل سو ڈالے بنے ہیں۔۔۔پھر اتنی محنت کا فائدہ۔۔۔

وہ کبھی کبھار امان کو اتنی محنت کرتا دیکھ چڑ جاتی تھی۔۔۔وہ کیوں کبھی تھکتا نہیں تھا یا کبھی دلبرداشتہ نہیں ہوتا تھا۔۔۔

محنت کرتے وقت نا نتائج پر توجہ نہیں دینی چاہیے عفرا۔۔۔صرف مکمل یکسوئی سے اپنے کام پر توجہ دینی چاہیے۔۔۔اپنے کام کو ہر گزرتے دن کیساتھ بہتر کرنا ہے اور باقاعدگی سے کرتے جانا ہے بنا نتائج دیکھے۔۔۔۔اگر ویڈیو پر ویوز دیکھنے بیٹھ جاوں تو شاید کبھی اگلی ویڈیو بنا ہی نا پاوں۔۔۔

ویوز کتنے آئے وہ آپکا مسکہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔آپکا کام خود بولے گا۔۔۔جو اچھا کانٹینٹ ہوتا ہے نا وہ ایک آدھ دن کے لئے نہیں ہوتا وہ لائف ٹائم ہوتا ہے جس پر اگر ابھی ویوز نہیں ہیں تو سال بعد آجائیں گے۔۔۔کیونکہ وہ کانٹینٹ لوگوں کے

لئے کار آمد ہے۔۔اور یوٹیوب کی دنیا میں کب آپکی کونسی ویڈیو کلک کر جائے اور وائرل ہو جائے کوئی کچھ نہیں جانتا۔۔۔اس لئے نتائج کو دیکھے بنا توجہ صرف اپنے کام پر دینی چاہیے۔۔۔جب نتائج آئیں گے نا تو دنیا دیکھے گی

۔۔۔یہ دنیا کے دیکھنے کی چیز ہے اسی کے لئے چھوڑ دینی چاہیے۔۔۔خود صرف اپنے کام پر توجہ دینی چاہیے۔۔۔پھر آپکی جو گاڑی رک رک کر چل رہی ہوتی ہے وہ کیسے زن سے بھاگنے لگتی ہے پتہ بھی نہیں چلتا۔۔۔

اسکے ہاتھ تیزی سے موبائل کی سکرین پر حرکت کر رہے تھے۔۔۔

امان کوئی مسلہ ہے کیا۔۔۔مطلب میں دیکھ رہی ہوں کے آپ نے کھانے پینے حتکہ سونے تک کا ہوش بھلا دیا ہے۔۔۔۔

وہ فکر مندی سے اسے دیکھتی گویا ہوئی جس کی آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے ابھرنے لگے تھے۔۔۔

ہاں چھوٹا سا ایک مسلہ ہے۔۔۔اور ایسے اتار چڑھاو بزنس میں آتے ہی رہتے ہیں انشااللہ جلد ہی حل ہو جائے گا۔۔۔بس اب بزنس کو ایک سٹیپ مزید آگے بڑھانا چاہ رہا تھا اسکے لئے ایک نئی سٹریٹجی پر کام کر رہا ہوں۔۔۔

وہ مسکرا کر موبائل میز پر رکھتا کرسی سے پشت ٹکا کر فرصت سے اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔جو کتاب سائیڈ پر رکھ کر بستر سے اتر رہی تھی مگر ایک ہی قدم آگے

بڑھانے پر اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔۔۔اس سے پہلے کے وہ لہرا کر نیچے گرتی امان پھرتی سے اٹھ کر اسکی جانب بڑھا۔۔۔

کیا بات ہے عفرا تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔

امان نے فکر مندی سے اسے بستر پر بیٹھاتے اسکا زرد پڑتا چہرا تھاما۔۔۔

پچھلے چند دنوں سے اسکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی جسے وہ مسلسل نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔مگر آج جس طرح کا چکر اسے آیا اسے زمین و آسمان گردش کرتے دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔

ہمم۔۔دراصل امتحانات کی وجہ سے سلیپ سائیکل ڈسٹرب ہو گیا ہے اور سٹریس کی وجہ سے شاید کمزوری ہو گئی ہے

۔۔اب میرا ایمیون سسٹم آپکے جتنا مضبوط نہیں ہے نا کہ رات رات بھر جاگنے کے بعد بھی میں ٹھیک رہوں۔۔۔اسنے پھیکا سا مسکرا کر کہا ورنہ آج اپنی حالت کی بدولت وہ خود بھی اچھا خاصا ڈر گئی تھی۔۔۔

اچھا ایک کام کرتے ہیں پھر پیپر کے بعد واپسی پر ڈاکٹر کے پاس چلیں گئے۔۔۔اب تم نماز پڑھ کر کچھ دیر ریسٹ کرو تاکے پیپر کے وقت خود کو فریش محسوس کرو۔۔۔

میں بھی نماز پڑھ کر آتا ہوں۔۔۔وہ اسے بستر پر لٹا کر خود اپنے کاغذات سمیٹنے لگا۔۔۔

اور ہاں ناشتہ اچھے سے کر کے جانا پیپر دینے۔۔یہ نا ہو پیپر دیتے وقت وہاں بے ہوش پڑی ہو۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرا کر مذاق کرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔جبکہ وہ وقت دیکھتی کچھ دیر کے لئے لیٹ گئی کے ابھی فجر کی نماز کا کافی وقت پڑا تھا .

*****

اس روز کے بعد سے صلہ کو ایک گہری چپ لگ گئی تھی۔۔۔بالاج اسے سیدھا سادھا منع کر چکا تھا کے وہ اسے اس گھریلو سیاست میں نا گھسیٹے۔۔۔اور اب وہ مزید بار بار اسکے سامنے ایک ہی ذکر کر کر کے اسے خود سے متنفر نہیں کروانا چاہتی تھی اس لئے اسنے بالاج سے سبکی شکایتیں لگانا بند کر دی تھیں۔۔۔اوور ٹائم کے باعث وہ خود بھی رات دیر سے گھر آتا۔۔۔کھانا کھاتے ہی سو جاتا اور صبح اٹھتے ہی واپس اپنے کام پر چلا جاتا۔۔۔۔

صلہ اب بس ان لوگوں کو زیادہ سے زیادہ نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔وہ لوگ اسے اکسانے کے لئے اسے سخت سے سخت بات بھی کہتے تو وہ مٹھیاں بھینچتے دانتوں پر دانت جما جاتی کہ وہ جان چکی تھی کہ ان سے مقابلے بازی کا مطلب ایک طوفان کھڑا کرنا تھا۔۔۔

وہ آتیں جاتیں اس پر فکرے کستیں۔۔۔اسے اور اسکی ماں کو برے القابات سے نوازتیں وہ خاموشی سے آکر کمرے میں آنسو بہاتی انہیں خوب خوب بد دعاوں سے

نوازتی۔۔۔لیکن شاید اسکی بددعاوں میں شدت نا تھی اسی لئے تو کسی کو نا لگتیں۔۔
کم از کم اسے تو ایسا ہی لگتا۔۔۔اسنے کبھی سوچا بھی نا تھا کہ وہ کبھی اتنی بے بس بھی
ہو سکتی تھی مگر اس سسرال والوں نے اسکی کمر توڑ دی تھی۔۔
پہلے وہ تین چنڈالیں کیا کم تھیں جو آئے روز وہاں مشال نامی بلا بھی آ دھمکتی۔۔۔
وہ سب مل کر اسکا خوب خوب خون جلاتیں۔۔۔اور بات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی
تھی۔۔۔انکے پاس صلہ کو تنگ کرنے کے ایک سو ایک طریقے تھے۔۔۔
وہ روٹی بنانے آتی تو کچن سے گندھا ہوا آٹا غائب ہوتا۔۔۔وہ نہانے جاتی تو موٹر کا
بٹن اٹھا دیا جاتا۔۔جسکے باعث اسے ٹینکی کے گرم پانی سے نہانا پڑتا۔۔۔اسکے نئے
سوٹ جگہ جگہ سے پھٹے ملتے۔۔۔
کبھی اُسکا موبائل نا ملتا تو کبھی اسکے نئے جوتوں کے سٹیپ ٹوٹ جاتے۔۔۔غرض ہر
لحاظ سے اسکی ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔۔کئی بار تو اسے اپنے بیڈ کے نیچے سے ایک
چوٹا سا گڈا ملتا جس پر چھوٹی بڑی کئی سوئیاں چبوئی ہوتیں۔۔۔اسے دیکھ کر وہ اندر
تک لرز جاتی۔۔۔اسے مکمل طور پر مینٹلی ٹارچر کیا جا رہا تھا۔۔۔وہ اتنی کم ہمت
تھی نہیں جتنی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔وہ ہر ہر آہٹ پر ڈر جاتی۔۔۔اپنی طبیعت کے
باعث چھوٹی چھوٹی باتوں ہر پہروں بیٹھ کر روتی رہتی۔۔۔

اب بھی بالاج صبح صبح اپنے آفس جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا جب وہ پژمردہ سی ناشتہ تھامے اندر داخل ہوئی۔۔۔چہرے کی شادابی کہیں مرجھانے لگی تھی۔۔۔وہ آج کل خود کو اتنا بے بس اور ہارا ہوا تصور کر رہی تھی کے ہر لحاظ سے اسکے اندر صرف منفی جذبات ہی جنم لے رہے تھے۔۔۔وہ ایک ایک روپے کو ترس رہی تھی۔۔۔بالاج نے جیسے تیسے کر کے ماں کے مہینہ خرچ کے پیسے پورے کئے تھے لیکن اسے جیب خرچ کے نام پر پھوٹی کوری نہیں مل رہی تھی۔۔۔وہ اپنی کئی چھوٹی بڑی خواہشوں کو سرے سے نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔اب وہ شدت سے کچھ دیر اس ماحول سے دور رہنا چاہتی تھی ورنہ شاید یہاں اسکا دم گھٹ جاتا۔۔۔

بالاج میں کچھ دن امی کے پاس جا کر رہنا چاہتی ہوں میں چلی جاوں۔۔۔وہ تیار ہو کر ناشتہ کرنے لگا تو وہ اسکے پاس ہی سر جھکا کر بیٹھی آہستہ سے گویا ہوئی۔۔۔کتنی اجنبیت آ گئی تھی دونوں کے رشتے میں۔۔۔

بالاج نے ناشتہ کر کے اسے اپنے ساتھ لگاتے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا تو بے ساختہ ہی اسکا دل بھر آیا۔۔۔زندگی کی خوبصورتی جیسے کہیں کھو گئی تھی۔۔۔چلی جاو تم بہتر محسوس کرو گی۔۔۔وہ اسکا سر تھپتھپا کر باہر نکل گیا۔۔۔جبکہ صلہ کے دل پر بوجھ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

*****

کیسا ہوا پیپر۔۔۔۔وہ پیپر دے کر سینٹر سے باہر نکلی تو امان پہلے ہی اسکا منتظر کھڑا تھا۔۔۔اسے اپنے پاس آتا دیکھ وہ مستفسر ہوا۔۔۔

بہت۔۔۔بہت اچھا ہوا۔۔۔وہ چہکتے ہوئے اسکے پیچھے بیٹھی تو امان نے بائیک سٹارٹ کی۔۔۔

اور طبیعت کی سناو۔۔امان کی آواز میں فکر مندی تھی۔۔۔

ہاں طبیعت ٹھیک ہی ہے بس چلتے چلتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ ڈاکٹر کے کلینک میں ڈاکٹر کے روبرو بیٹھے تھے۔۔۔ڈاکٹر نے عفرا کا تفصیلی معائنہ کر کے انہیں خوشخبری کی نوعید سنائی تھی جسے سن کر دونوں کے پاوں زمین پر نا لگ رہے تھے۔۔۔

انہیں مکمل ریسٹ کی ضرورت ہے کیونکہ یہ بہت کمزور ہیں۔۔۔ڈاکٹر نے انہیں کئی ہدایات کیساتھ دوائیوں کا پرچہ تھمایا تو امان اب باقاعدہ خود اسکی ڈائٹ کا خیال رکھنے کا تہیہ کرتا وہاں سے اٹھا۔۔

واپسی پر وہ لوگ میٹھائی گھر لیجانا نہیں بھولے تھے۔۔۔بائیک ڑود پر فراٹے بھر رہی تھی اور عفرا چہکتے ہوئے امان سے کوئی بات کر رہی تھی جب امان کو زور کا چکر آیا اور بائیک اسکے ہاتھوں سے ڈگمگا گئی۔۔۔سامنے سے ایک ٹرالر تیز رفتاری سے انکی

جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔ایک دلخراش چیخ عفرا کے حلق سے برآمد ہوئی۔۔۔امان کا بائیک پر توازن بگڑا اور بائیک وہیں زمین بوس ہو گئی۔۔۔۔

*****

اسلام علیکم ماں۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔ماں لاونج میں ناشتے کے بعد جھک کر میز سے ناشتے کے برتن اٹھا رہی تھیں جب صلہ نے پیچھے سے آتے انہیں پیچھے سے ہی گلے لگاتے کہا۔۔۔

ارے وا علیکم اسلام۔۔۔ کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔ماں نے اسکی جانب رخ کرتے اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے چٹاچٹ کئی ایک بوسے لے ڈالے۔۔۔ماں کے پر شفقت لمس پر اسکا دل بھر آیا۔۔۔

آو میرا بچہ بیٹھو۔۔۔ماں اسے ساتھ لئے اپنے کمرے میں ہی آ گئیں۔۔۔ایک ہی نظر میں وہ اسکا پزمردہ اور بجھا بجھا انداز جانچ چکی تھیں۔۔۔وہ انکی بہت چہکنے والی بیٹی تھی۔۔۔اسکا یہ بجھا بجھا انداز ان پر بہت کچھ واضح کر گیا تھا۔۔۔

کیسی طبیعت ہے۔۔۔۔ماں اسے بیڈ پر بیٹھاتیں اسکے پاس ہی بیٹھیں۔۔۔

طبیعت بس ایسی ہی ہے ماں۔۔۔ کبھی کہیں درد تو کبھی کہیں۔۔۔وہ بیزاری سے کہتی بیڈ کراون سے ٹیک لگا گئی۔۔۔

اللہ رحم کرے بیٹا۔۔۔لیکن ایسی حالت میں یہ سب نارمل ہے۔۔۔تم دوائی تو وقت پر کھا رہی ہو نا۔۔۔ماں نے محبت سے اسکے بال سہلائے۔۔۔

جی ماں۔۔۔

اچھا بتاو کیا کھائے گی میری بیٹی۔۔۔میں تمہاری پسند کا کھانا بناتی ہوں۔۔۔ماں کی محبت پر اسے ضبط کرنا محال لگ رہا تھا۔۔۔کیسا سکون تھا جو یہاں آتے ہی دل کو نصیب ہوا تھا۔۔۔

میں ناشتہ کر کے آئی ہوں ماں۔۔۔۔

ناشتہ کیا ہے نا۔۔۔جب تک کھانا تیار ہو گا دوپہر کا وقت ہو جائے گا۔۔۔ویسے بھی شام میں عفرا بھی آ رہی ہے۔۔۔آج اسکا آخری پیپر ہے۔۔۔پھر تو خوب رونق لگ جائے گی اس گھر میں۔۔۔ماں دونوں بیٹیوں کو گھر دیکھ کر خوش تھیں۔۔۔اور وہی خوشی انکے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔

ایک کام کرتی ہوں بریانی بنا لیتی ہوں۔۔۔تم دونوں کو پسند ہے نا۔۔۔ماں کچھ سوچتے ہوئے گویا ہوئیں۔۔۔

ہاں اور ساتھ میں فروٹ ٹرائفل بھی۔۔۔وہ اداسی سے مسکرا کر فرمائش کرتی ماں کی گود میں سر رکھ گئی۔۔۔یہاں وہ سکون تھا جس سے وہ کافی وقت سے محروم ہو گئی تھی۔۔۔

لیکن ابھی نہیں کچھ دیر بعد۔۔ابھی میرے پاس ہی بیٹھیں۔۔۔بلکہ میں خود بنالوں گی آپکو اسکی ضرورت نہیں۔۔۔وہ بار بار پلکیں جھپک کر آنسوؤں کو بہنے سے روکتی گویا ہوئی۔۔۔جب سسرال میں کام کر سکتی تھی تو ماں کو کیوں سکون نہیں دے سکتی تھی۔۔۔۔

ماں اس میں آئی اس تبدیلی پر بہت خوش تھیں۔۔۔

ارے نہیں بیٹا۔۔۔تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں اس لئے تم آرام کرو۔۔۔آج ماں کے ہاتھ کا کھانا کھانا۔۔۔۔

صلہ۔۔۔بچے کیا ہوا۔۔۔

ماں کو اپنی گود گیلی ہوتی محسوس ہوئی تو انہوں نے تڑپ کر صلہ کو سیدھا کیا۔۔۔جسکا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔

صلہ۔۔۔بیٹا کیا ہوا۔۔۔وہ تڑپ ہی تو اٹھیں تھیں اسے یوں دیکھ کر۔۔۔

ماں آپ مجھ سے ناراض ہیں نا۔۔وہ گیلی سانس اندر کھینچتی دکھ سے گویا ہوئی۔۔۔

میں نے آپکو بہت تکلیف دی۔۔۔آپکا مان توڑا۔۔۔اپنی مرضی۔۔۔۔

بس صلہ بچے کیا ہو گیا ہے۔۔۔جو گزر گیا وہ گزر گیا۔۔بھول جاو سب۔۔۔اور میں اپنی بیٹی سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔بھلا کوئی ماں بھی اپنی بیٹی

سے ناراض ہو سکتی ہے۔۔ماں نے اسے شدت سے اپنے سینے میں بھینچا۔۔بیٹی کی یہ حالت انکا دل چیر رہی تھی۔۔۔

وہ انکے سینے میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ناجانے کون کونسا دکھ وہ آنسوں کی صورت بہا دینا چاہتی تھی۔۔۔

ماں کیا پسند کی شادی کرنا گناہ ہے۔۔۔محبت کرنا جرم ہے۔۔۔دل بھاری ہو رہا تھا اور دل کا غبار ہلکہ کرنے کا اسے کوئی روزن دکھائی دیا تو بول اٹھی۔۔۔

پسند کی شادی کرنا گناہ نہیں ہے۔۔۔لیکن محبت کی شادی میں دوسرے سبھی حقائق کو نظر انداز کر دینا غلط ہے۔۔۔لیکن جب شادی ہو جائے تو صحیح غلط کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔۔۔جب شادی ہو گئی تو اب یہ باتیں معنی نہیں رکھتی۔۔اب تو صرف ثابت قدمی اہمیت رکھتی ہے۔۔کہ ایک دنیا سے لڑ کر اگر شادی کی جائے تو اسے نبھایا بھی جائے۔۔۔محبت خراج مانگتی ہے تو اسے ثابت بھی کیا جائے۔۔۔محبت محبت ہی ہونی چاہیے کہ کوئی آزمائش کوئی دکھ کوئی درد اسکا رنگ پھیکا نا کر پائے۔۔۔اور جو چیز وقت اور حالات کی نظر ہو جائے بیٹا پھر وہ بھلا محبت کیسے ہوئی۔۔۔

میں تمہیں جج نہیں کر رہی صلہ ناغلط کہوں گی۔۔۔کیونکہ اب ان سب چیزوں کا وقت گزر گیا ہے لیکن ایک بات ضرور کہوں گی کیونکہ آج تم ایک بیوی ہو کل کو ماں بھی بنو گیٔ۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے کہ اسلام پسند کی شادی کی اجازت دیتا ہے۔۔۔لیکن وہی اسلام نامحرم سے محبت کی اجازت نہیں دیتا۔۔۔اسلام اس چیز کی مذمت کرتا ہے۔۔۔ اس پسند کی شادی اور نامحرم کی محبت میں ایک بہت ہی باریک سا پردہ ہے جسے پار کرتے ہمیں اندازہ ہی نہیں ہوتا اور ہم دو متضاد باتوں کو اسلام کے نام پر مکس کر دیتے ہیں۔۔۔وہ گہرا سانس خارج کرتیں اسکی باتوں کا مفہوم سمجھتیں گویا ہوئیں۔۔۔

لیکن ماں کیا ضروری ہے کہ ہر دفعہ ماں باپ کا فیصلہ ہی درست ثابت ہو۔۔۔کیٔ کیسیز میں ماں باپ کے کئے فیصلوں کے تحت ہوئی شادیاں بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔۔۔اسکی آواز میں تلخی نہیں تھی بس بے بسی تھی۔۔۔وہ بس دماغ میں ابھرتی الجھنوں کو سلجھانا چاہتی تھی۔۔۔

بلکل ایسا ہوتا ہے بیٹا۔۔میں کب انکاری ہوں۔۔۔لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔ اس بات کو ہم صرف تب ہی سمجھ سکتے ہیں جب غیر جانبداری سے اس بات کا محاسبہ کریں تو۔۔۔اکثر ہوتا کیا ہے ہم صرف اپنے نظرے کو سچ ثابت کرنے میں

اس حد تک چلے جاتے ہیں کے دوسرے کی سیدھی بات کا بھی الٹا مطلب نکال لیتے ہیں۔۔۔صلہ نا سمجھی سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس بات کو بیٹی یا بیوی بن کر سمجھنے کی کوشیش مت کرنا۔۔۔اس بات کو ایک ماں بن کر سمجھنے کی کوشیش کرنا۔۔۔زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ پاو گی۔۔۔ابھی ماں بنی نہیں ہو لیکن بننے والی ہو۔۔۔تو اس بچے کو لیکر کیسے جذبات ہیں تمہارے۔۔۔کیا تم کبھی غلطی سے بھی اپنے بچے کو تکلیف دو گی۔۔۔ماں اسکے سامنے سراپہ سوال تھیں۔۔۔

بیٹا۔۔جو ماں نو ماہ تک بچے کو اپنی کوکھ میں رکھ کر جنم دیتی ہے اس پر اپنی زندگی وار دیتی ہے تو کیا تم توقع کر سکتی ہو وہ اس کے لئے غلط فیصلہ کرے گی۔۔۔ماں باپ کا تجربہ اولاد کی عمر سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔۔۔وہ اپنی دور اندیشی سے وہ سب بھی دیکھ لیتے ہیں جو اس وقت اولاد دیکھ نہیں سکتی یا دیکھنا نہیں چاہتی۔۔۔لیکن اس کے باوجود بہت سے کیسیز میں ماں باپ کی پسند سے کی جانے والی شادیاں بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔۔۔لیکن کیوں۔۔۔۔ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔اس کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔۔۔جن میں سر فہرست ہے گنجائش کا نا ہونا۔۔۔یا برداشت کی کمی ۔۔۔۔رشتوں میں تھوڑی سی گنجائش رکھنی چاہیے۔۔۔تھوڑا سا مار جن دے دینا چاہیے۔۔۔ہم آج کے دور کی پیداوار ہیں جہاں ہمیں سب کچھ ایک پل میں چاہیے۔۔۔یوں۔۔۔ماں نے چٹکی بجاتے کہا۔۔۔کوئی ہمیں اچھا لگتا ہے تو ہم بس

اسے پانا چاہتے ہیں۔۔۔اسے زندگی موت کا سوال گردانتے ہیں۔۔۔کیسے بھی کر کے۔۔۔ایک دنیا سے لڑ کر ہم اس شخص کو پا لیتے ہیں۔۔۔۔اور جب کسی اختلاف کی بنا پر وہی شخص برا لگتا ہے تو ہم بنا مار جن دیئے اس سے الگ ہو جانا چاہتے ہیں۔۔۔یہ ہے آج کل کے گھر کے خراب ہونے کی وجہ۔۔۔یہاں ناماں باپ کی پسند میٹر کرتی ہے نا اپنی پسند۔۔۔جہاں رشتوں میں گنجائش ختم ہو جاتی ہے وہاں گھر ٹوٹ جاتے ہیں چاہیے وہ لو میرج ہو یا ارینج۔۔۔

یہ رشتہ پوری زندگی کا رشتہ ہوتا ہے جس میں کبھی ماننی پڑتی ہے تو کبھی منوانی پڑتی ہے۔۔۔میاں اور بیوی دونوں اس رشتے میں لچک رکھیں گے تو ہی اس رشتے کی گاڑی چلے گی۔

مکمل کوئی انسان نہیں ہوتا۔۔۔انسان خامیوں اور خوبیوں کا مجموعہ ہے۔۔۔ایسے میں نظر صرف انسان کی خامیوں پر رکھنا اور خوبیوں کو سرے سے نظر انداز کر دینا غلط ہے۔۔۔اور یہیں سے بگھاڑ شروع ہوتا ہے۔۔۔

اگر ایک گاڑی خرید کر اسے اس نیت سے روڈ پر چلایا جائے کے اس کے ٹائر نہیں گھسیں گے۔۔۔یا اس پر سکریچ نہیں آئے گا۔۔۔اسکارنگ خراب نہیں ہو گا۔۔۔ تو آپ کبھی روڈ پر گاڑی نہیں چلا سکتے۔۔۔جب وہ گاڑی چلتی ہے تو اس پر ڈینٹ

بھی پڑتے ہیں اور اسکے ٹائر بھی گھستے ہیں اور کبھی کبھار چھوٹے موٹے ایکسیڈینٹ بھی ہو جاتے ہیں۔۔۔یہ ہی حال رشتوں کا ہے۔۔۔

رشتے نبھانا ایک سائنس ہے۔۔۔جسے صرف عقل و فہم سے ہی نبھایا جا سکتا ہے۔۔۔

ماں کی باتیں سن کر اسکے آنسو ٹھٹھرنے لگے تھے۔۔۔اگر امان کہتا تھا کہ اس میں محنت اور عقل و فہم کے جراثیم اسکی خالہ سے منتقل ہوئے ہیں تو یہ بے جانا تھا۔۔

پھر زندگی اتنی مشکل کیوں ہے ماں۔۔۔یہ آسان کیوں نہیں ہو سکتی۔۔۔وہ الجھی الجھی سی گویا ہوئی۔۔۔

بیٹا زندگی آسان تو کسی کی بھی نہیں ہوتی۔۔۔کوئی ایک ہی ایسا شخص بتا دو مجھے جسکی زندگی میں کوئی دکھ نا ہو غم نا ہو۔۔۔

زندگی نام ہی اس چیز کا ہے۔۔۔بس انسان کا ضمیر مطمئن ہونا چاہیے۔۔۔اپنی موجودہ حالت پر اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہیے۔۔۔شکر گزاری نعمت کو بڑھا دیتی ہے۔۔۔جو انسان اپنی موجودہ حالت سے خوش نہیں ہوتا نا پھر اسے زندگی میں کچھ بھی کیوں نا مل جائے وہ خوش نہیں ہو سکتا۔۔۔برے سے برے حالات میں بھی نظر ان اچھی چیزوں پر ہونی چاہیے جو اس وقت آپکے پاس موجود ہوں

۔۔۔اور میرا یقین کرنا برے سے برے حالات میں بھی کوئی آسانی آپ کے پاس ہوتی ہے۔۔۔ جیسے اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔۔ ہو سکتا ہے کہ اس وقت تمہارے گھر کے حالات ٹھیک نا ہوں صلہ۔۔۔ تمہیں وہاں ایڈجسٹ ہونے میں مسلہ ہو رہا ہو۔۔۔ مگر تمہارا شوہر تمہارے حق میں بہت اچھا ہے۔۔ وہ محبت کرتا ہے تم سے اور یہ تمہارے لئے کسی نعمت سے کم نہیں۔۔۔ باقی سسرال میں اپنے قدم جمانے پڑتے ہیں۔۔۔ خدمت گزاری دلوں میں گھر کر لیتی ہے۔۔۔ اپنے رویے میں لچک لانی پڑتی ہے۔۔۔ معاف کرنا سیکھنا پڑتا ہے۔۔۔

ماں کی باتیں سنتی وہ ماں کو یہ تک نا بتا سکی کے اسکے گھر کے حالات کس حد تک خراب ہو چکے ہیں کہ اسے کس کس طریقے سے مینٹلی ٹارچر کیا جا رہا ہے۔۔۔ ایسے میں وہ کیسے انکی خدمت گزار بنتی۔۔۔

لیکن ماں کی باتوں سے اس کے لئے سوچ کے بہت سے در وا ہوئے تھے۔۔۔

ماں باپ کی پسند کی شادی یا اپنی پسند کی شادی یہ باتیں صرف تب تک ہوتی ہیں جب تک شادی ہو نہیں جاتی۔۔۔ جب شادی ہو جاتی ہے تو وہ محض شادی ہوتی ہے جسے میاں اور بیوی دونوں نے مل کر کامیاب بنانا ہوتا ہے۔۔۔ تب اسکا اصل مقصد بس کامیاب ازواجی زندگی ہوتا ہے۔۔۔ اس لئے اس پسند کی شادی یا ماں باپ کی پسند کی شادی کے چکر سے نکل آو۔۔۔ اب تم محض شادی شدہ ہو۔۔۔ اور بہت

جلد ماں کے درجے پر فائز ہونے والی ہو اس لئے فضول کی سوچوں کو دماغ سے جھٹکتے صرف اپنے رشتے کو بہتری کی جانب گامزن کرنے کے متعلق سوچو۔۔۔

اپنے بچے کو ایک پر سکون ماحول میسر کرنے کے بارے میں سوچو۔۔۔

جن چیزوں پر تمہارا اختیار نہیں ہے انہیں اللہ پر چھوڑ دو۔۔۔ جن کاموں کو تم بہتر کر سکتی ہو بس اپنی توجہ ان پر مرکوز کرو۔۔۔اور اللہ سے بہتری کی توقع رکھتے اس سے بہتری کے دعا کرو۔۔۔

وہ بڑا کارساز ہے۔۔۔ماں نے اسے تکیے پر سیدھا کر کے لٹاتے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

اب تم سب سوچوں کو جھٹک کر کچھ دیر آرام کرو۔۔۔میں تب تک لنچ کی تیاری کرتی ہوں۔۔۔اور اگر کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا۔۔۔ماں اسکا چہرا تھپتھپاتی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

شیک پینا ہے مجھے۔۔۔بہت زیادہ ٹھنڈا۔۔۔ڈھیر ساری برف ڈال کر۔۔۔وہ لاڈ سے کہتی سیدھی ہو کر لیٹی۔۔۔مائیں کیسے لمحوں میں دل ہلکا کر دیتیں ہیں۔۔اسے بہت پہلے ماں کے پاس چکر لگا لینا چاہیے تھا۔۔وہ محض سوچ کر رہ گئی۔۔۔

ابھی لاتی ہوں۔۔۔ماں جھک کر اسکے ماتھے کا بوسہ لیتیں باہر نکل گئیں۔۔۔

*****

بائیک لہرا کر گری لیکن اس سے پہلے ہی امان اپنے پاوں پر وزن ڈالتا اسے قابو کر چکا تھا۔۔۔اسکا سر ہنوز چکرا رہا تھا اور وہ اسکے ہینڈل پر جھکے آنکھیں بند کئے گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔۔۔

ٹرالر تیز رفتاری سے انکے قریب سے گزر گیا تھا۔۔۔عفرا اسکے کندھے کو دبوچے اسی کے سہارے پر کھڑی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔

تم ٹھیک ہو عفرا۔۔۔زرا حواس بحال کرتے وہ سرعت سے عفرا کی جانب پلٹا جسکا چہرا زرد ہو رہا تھا۔۔امان کو دیکھتی خوف کے زیر اثر محض سر ہاں میں ہلا گئ۔۔۔

امان کو ہنوز اپنا سر چکراتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

آ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں امان۔۔۔عفرا ہنوز خوف کے زیر اثر گویا ہوئی۔۔۔ہمم۔۔۔شکر اللہ کا کہ بچت رہی۔۔۔

امان نے پھر سے سیدھے ہوتے بائیک سٹارٹ کی۔۔۔

لیکن ہوا کیا تھا۔۔۔عفرا کا دل ابھی تک دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔زندگی کس قدر غیر متوقع چیز تھی۔۔۔ابھی انہیں کتنی بڑی خوش خبری ملی تھی اور ابھی کیا سے کیا ہو جاتا۔۔

انکے پیچھے انکی ماوں کی دعائیں تھی شاید تبھی کوئی بڑا نقصان ہونے سے بچ گیا تھا۔۔۔

کچھ نہیں بس بائیک سلپ ہو گئی تھی۔۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرا چھا رہا تھا۔۔۔وہ اپنی طبیعت کے بارے میں باخوبی آگاہ تھا کے اسکے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے لیکن وہ عفرا کو کچھ بھی بتا کر اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ تبھی بس جلد از جلد گھر پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔پہلے اسے یہ سب بہت کم کبھی کبھار ہی ہوتا تھا لیکن آج یہ چیز شدت اختیار کر گئی تھی جو اسکے اندر ایک الارم بجاتی اسے پہلے ہی درپیش مسائل سے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔اسے اب سنجیدگی سے اس مسلے کے بارے میں سوچنا تھا۔۔۔

وہ بار بار اپنا ماتھا مسلتا بائیک چلا رہا تھا۔۔۔وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا تبھی اپنی حالت پر قابو پاتا ہنوز بائیک چلا رہا تھا جبکہ اب گردن اور کندھوں میں بری طرح کھنچاو پڑ رہا تھا۔۔وہ بار بار پلکیں جھپکتا خود کو کمپوز کر رہا تھا۔۔۔

آج عفرا نے اپنے مائیکے جانا تھا اور اسے وہاں چھوڑنے کے بعد وہ کافی عرصہ بعد آج اپنے کنسلٹنٹ ڈاکٹر سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔اب شاید اسے ڈاکٹر کی باتوں کو سنجیدہ لینا ہی لینا تھا۔۔۔

*****

جیسے تیسے کر کے امان گھر پہنچا تھا۔۔۔ بائیک سے اترتے ہی وہ بنا کسی سے بات کئے سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔ پیچھے عفرا مسکرا کر خالہ کو کچھ بتا رہی

تھی۔۔۔شاید آج کی خوش خبری انہیں بتا رہی تھی۔۔کمرے کے اندر جاتے ہی دروازہ بند ہوا تو باہر سے آنے والی آوازوں کا سلسلہ بھی رک گیا۔۔۔وہ بامشکل آنکھیں جھپکتا دیوار گیر الماری تک آیا۔۔۔بعجلت الماری کا پٹ وا کر کے اسنے ہاتھ سے ٹٹولتے اپنی دوائی نکالی۔۔۔دو گولیاں نکال کر سٹڈی ٹیبل پر موجود پانی کے تک آیا۔۔۔گلاس سے ڈھکن ہٹا کر ایک ہی سانس میں پانی پیتا دونوں گولیاں نگل گیا اور بستر پر جا کر چت لیٹا آنکھیں موند گیا۔۔۔

آنکھوں پر بازو رکھے اسنے گویا آنکھوں تک آنے والی ہر روشنی کا راستہ بند کیا اور کچھ دیر تک دماغ سے ہر سوچ کو جھٹکتا دماغ کو پر سکون کرنے لگا۔۔۔جیسے جیسے وقت سرکتا جا رہا تھا دوائی اپنا اثر دکھا رہی تھی۔۔۔رفتہ رفتہ سر کا درد دور ہونے لگا اور کندھے اور کمر میں اٹھنے والا کھنچاو بھی دور ہونے لگا تھا۔۔۔اسے سکون سا ملنے لگا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ سب وقتی علاج ہے لیکن فلحال وہ ایک بھرپور نیند کا خواہشمند تھا۔۔۔کچھ شاید دوائی میں بھی کچھ اثر تھا جو اس پر غنودگی طاری ہونے لگی تھی۔۔۔۔

دفعتاً کمرے کا دروازہ کھول کر عفرا اندر داخل ہوئی۔۔۔امان طبیعت ٹھیک ہے کیا آپکی۔۔۔وہ قدم قدم چلتی اسکے پاس ہی بستر پر آ کر بیٹھی۔۔۔امان نے دھیرے

سے آنکھوں سے بازو ہٹائی اور بامشکل مسکرا کر اسے دیکھا جو اسکے پاس ہی ہاتھ میں ٹرے تھامے بیٹھی تھی جس میں دو کپ چائے کیساتھ مٹھائی کی پلیٹ بھی تھی۔۔۔

امان کی مسکراہٹ کچھ مزید گہری ہوئی۔۔۔

ہمم۔۔۔بس سر میں کچھ درد ہے۔۔۔

میں دبا دیتی ہوں۔۔۔وہ ٹرے وہیں سائیڈ ٹیبل پر رکھتی اپنے نازک ہاتھ سے اسکا سر دبانے لگی۔۔۔اسے خاصا سکون میسر آیا تھا۔۔۔ تبھی آنکھی مونڈے اس نرم لمس کو محسوس کرنے لگا۔۔۔

بس کرو۔۔۔چائے پیتے ہیں ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی۔۔۔امان نے اسکا ہاتھ تھام کر سر سے ہٹایا اور بیڈ کراؤں سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہو گیا۔۔۔

امان اب ایک بات پوچھوں آپ سے سچ سچ بتائیں گے۔۔۔عفرا نے چائے والی ٹرے اٹھا کر اپنے اور امان کے درمیان میں رکھی۔۔۔

پہلے کبھی جھوٹ بولا ہے کیا۔۔۔امان چائے کا کپ اٹھاتے ٹھٹکتا۔۔۔

جھوٹ نہیں بولتے لیکن باتیں چھپا بھی جاتے ہیں۔۔اسی لئے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے ہی پوچھ لیا۔۔۔ خیر آپکو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔عفرا نے مسکرا کر کہتے مٹھائی اٹھا کر امان کے منہ میں ڈالنی چاہی جیسے دیکھ اسنے مسکراتے ہوئے منہ کھولا۔۔۔

ایسی کونسی بات ہے۔۔۔اب تو مجھے بھی تجسس ہونے لگا ہے۔۔۔مان نے ادھ کھائی وہی مٹھائی اسکے ہاتھ سے تھام کر عفرا کے منہ میں ڈالی۔۔۔

آپ ٹھیک نہیں ہیں امان۔۔۔آپ پریشان ہیں۔۔۔چاہیے بزنس کو لے کر ہی ہوں۔۔ لیکن ان دنوں آپ کچھ تھکے تھکے اور ضرورت سے زیادہ ہی پریشان لگے ہیں مجھے۔۔۔اور میری دلی خواہش ہے امان کہ آپ اپنی پریشانی مجھ سے شیئر کریں۔۔۔ٹھیک ہے ہو سکتا ہے کہ میرے پاس اپکے مسلے کا حل نا ہو لیکن بعض دفعہ دل کی بات کہہ لینے سے اپنی پریشانی شیئر کر لینے سے دل کا بوجھ کچھ ہلکا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

اب پلیز یہ مت کہیے گا کہ اپنے دکھوں کا اشتہار نہیں لگاتے۔۔اپنے مسلے اپنی حد تک محدود رکھتے ہیں۔۔۔وہ امان کو منہ کھولتا دیکھ بعجلت گویا ہوئی۔۔۔آپ سیلف میڈ لوگوں کا یہ بھی ایک بہت بڑا مسلہ ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ اپنی جان پر ہی سہتے سہتے ختم ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو ہوا بھی نہیں لگنے دیتے۔۔۔امان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ نڑوٹھے پن سے مزید کہنے لگی۔۔۔امان اسے دیکھتا پورے دل سے مسکرا دیا۔۔۔

لیکن پتہ یے کہتے ہیں کہ میاں بیوی کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا تو آپ مجھ سے سب شیئر کر سکتے ہیں یہ اصول و قوائد مجھ پر لاگو نہیں ہوتے۔۔۔وہ ہنوز دوسری

طرف دیکھتی نڑوتھے پن سے گویاہوئی جیسے پر یقین ہو کے وہ اس سے کچھ بھی شیئر نہیں کرے گا۔۔۔

ارے ہماری عفی پر نسس کب اتنی بڑی ہو گئ کے اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے لگی۔۔۔وہ اسکی باتوں سے محظوظ ہوتا اسکی ناک دباتا شرارت سے گویاہوا۔۔۔

لیکن عفرا کو وہ اسے صاف اپنا مزاق اڑاتا محسوس ہوا۔۔۔

مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ آپ مجھ سے کچھ شیئر نہیں کریں گے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔ اب میں بھی آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گی۔۔۔مجھے امی کے گھر چھوڑ کر آئیں وہ میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔وہ غصے سے امان کو دیکھتی ٹرے اٹھا کر اٹھنے لگی جب امان نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے واپس بستر پر بیٹھایا۔۔۔

ایک تو چھوٹی سی ناک ہے جس پر بھی ہمہ وقت غصہ دھرا رہتا ہے۔۔

امان کی اس گوہر افشانی پر عفرا نے حیرت و صدمے سے گنگ ہوتے امان کو دیکھا۔۔۔۔

ایسے نا دیکھو نا یار۔۔۔امان نے ٹرے اٹھا کر واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور خود وہیں پھر سے نیم دراز ہو گیا۔۔۔

بولا تو تھا عفی کہ بزنس کو ایک سٹیپ مزید آگے بڑھانے والا ہوں اس لئے تھوڑی پریشانی ہے۔۔۔اسنے نیم دراز ہوتے واپس عفرا کا ہاتھ تھام کر اپنے سر پر رکھا۔۔۔

اشارہ واضح تھا جسے سمجھتے وہ نرمی سے اسکا سر دبانے لگی۔۔۔

امان ایک بات بولوں پاکستان میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگ ہیں جو چائے کا کام کرتے ہیں۔۔۔کچھ ٹھیلے لگاتے ہیں جبکہ کچھ کی باقاعدہ دکانیں ہیں۔۔۔تو آپکو اس کام میں کہاں سے اتنا سکوپ نظر آگیا جو آپ نے اپنا سب کچھ اس بزنس پر لگا دیا۔۔۔

عفرا الجھا الجھا سا گویا ہوئی تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

یار بات صرف اس کام کو شروع کرنے کے لئے آپکے اندر موجود جزبے کی ہوتی ہے۔۔۔مجھے اس کام میں سکوپ نظر آیا کیونکہ ابھی تک کسی چائے والے نے اس طریقے سے چائے کا کام نہیں کیا تھا جیسا میرا دماغ مجھے سمجھا رہا تھا۔۔۔

جس روز میں نے پہلی دفعہ چائے کا ٹھیلہ لگایا اس روز کوئی ایک بھی کسٹمر میرے پاس چائے پینے کے لئے نہیں آیا۔۔۔میں شام تک کھڑا انتظار کرتا رہا۔۔۔لیکن میرے کام میں ایسا کچھ خاص نا تھا کہ کوئی میرے پاس آتا پھر میں نے سوچا کہ اگر کسٹمرز میرے پاس نہیں آتے تو مجھے خود ان تک جانا چاہیے۔۔۔

شام کے وقت روڈ کنارے جب سگنل بند ہوا اور گاڑیاں

رکنی شروع ہوئیں تو میں نے ایک ٹرے میں دو کپ چائے کے رکھے ساتھ میں ایک کارڈ اور دو ٹشو اپنی پریزنٹیشن سے مطمئین ہو کر میں ان گاڑیوں کے پاس گیا ایک ایک کا شیشہ کھٹکھٹایا اور کہا۔۔۔

A_0_A. This is Aman and I have started a new tea business.

Would you like to have tea with me?

تم امیجن نہیں کر سکتی عفرا کہ ہر انسان ایک چائے والے کے منہ سے شستہ انگلش سن کر کس قدر حیران تھا۔۔۔سب کے دماغوں میں جو روڈ کنارے کھڑے چائے والوں کو لے کر ایک سکیچ بن چکا تھا اس میں ڈراریں پڑنے لگیں تھیں۔۔۔لوگ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہاں چائے پینے آتے تھے اور اگلے روز اپنے دوستوں کو بھی وہاں اس عجیب و غریب چائے والے کو دکھانے ساتھ لاتے تھے۔۔۔

پہلے دن شام کے وقت اس مختصر سے وقت میں میں نے آٹھ سو روپے کمائے۔۔۔ وہ میری پہلی کمائی تھی اور میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ اس وقت میرے احساسات کیا تھے۔۔۔

امان کسی غیر مری نقطے کو دیکھتا نم آنکھوں اور مسکراتے چہرے کیساتھ بول رہا تھا۔۔۔

اور آج عفرا کی سب سے بڑی الجھن بھی دور ہو گئی تھی۔۔۔وہ جو ہمیشہ سے یہ ہی سوچتی تھی کہ شہر میں سینکڑوں چائے والے ہیں لیکن امان کیسے اتنی جلدی ایک ٹھیلے سے دکان تک کا سفر طے کر گیا تھا۔۔۔اور اب پھر ایک سٹیپ آگے لینے کا سوچ رہا تھا تو اب اسے سمجھ آ رہا تھا وہ واقعی اپنے دماغ اور اپنی محنت کے بل پر آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

پھر اب کیا مسلہ در پیش ہے امان۔۔۔

اب دراصل مجھے تھوڑا اور آگے بڑھنا ہے۔۔۔اپنے شہر میں سی اے چائے والا اپنا ایک مقام بنا چکا ہے اب مجھے کچھ مزید آگے بڑھنا ہے اب میرا ٹارگٹ اپنا شہر نہیں بلکہ پنجاب ہے۔۔۔اب مجھے پورے پنجاب میں اپنی پہچان بنانی ہے اور اسکے لئے اپنی سٹریٹیجی پر کام کرنے کے لئے میں ایک مخصوص دن کا انتظار کر رہا ہوں جب میں سوشل میڈیا کی طاقت کو استعمال کرتا کچھ مزید گرو کروں گا۔۔۔

لیکن اب اصل بات سرمائے کی ہے کیونکہ اپنے اس ہلان پر عملدرآمد ہونے کے لئے مجھے کچھ رقم درکار ہے۔۔۔اور کسی بھی بینک سے اتنے شارٹ نوٹس پر لان منظور نہیں ہو رہا۔۔۔لیکن تم فکر مت کرو میں مینج کر لوں گا۔۔۔امان نے بات کرتے اپنے ماتھا مسلہ جیسے واقع وہ اس بات کو لے کر خاصا الجھا ہوا ہو۔۔۔

امان آپ ایک کام کیوں نہیں کرتے میری جیولری سیل کر دیں۔۔مجھے امید ہے کے آپ جلد ہی مجھے اس سے بھی بہتر جیولری۔۔۔

ہر گز نہیں عفرا۔۔۔میں مینج کرلوں گا۔۔۔عفرا کی بات پر اسکے ماتھے پر بل پڑے اور وہ غصے سے اسکی بات کاٹتا سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

کیوں نہیں۔۔آپ کیوں نہیں بیچیں گیے جیولری۔۔۔وہ بھی کہاں دبی تھی اسکے غصے کے آگے بلکہ خود بھی ماتھے پر بل ڈالتی اس سے مخاطب ہوئی۔۔۔

جیولری کسی کی ہے۔۔میری۔۔۔اسنے امان کی آنکھوں میں دیکھتے اپنی جانب اشارہ کیا۔۔۔

اور میں کس کی ہوں۔۔۔اور اب کی بار آنکھوں میں غصے کے ساتھ ساتھ ایک چیلنج بھی تھا۔۔۔یا پھر آپ مجھے اپنا مانتے ہی نہیں۔۔۔

مائے گاڈ۔۔۔عفرا۔۔۔کہاں سے سیکھ رہی ہو یہ انداز واطوار۔۔۔وہ اتنی پریشانی میں بھی اسکے ایسے انداز واطوار دیکھتا قہقہ لگا کر ہس دیا۔۔۔

بات مت بدلیں امان۔۔۔میں بیوی ہوں آپکی اور آپکی مدد کر سکتی ہوں اب آپ اس بارے میں مجھ سے کوئی بحث نہیں کریں گے۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔لیکن خالہ کی طرف والی جیولری نہیں۔۔وہ زیوارت جو امی نے تمہیں شادی پر دیئے ہیں وہ مجھے دے دینا کوشیش کروں گا کہ انہیں بیچنے کی بجائے

گروی رکھوا سکوں اور جلد از جلد انہیں واپس حاصل کر سکوں۔۔۔لیکن وہ بھی ابھی نہیں جب چاہیے ہونگے تب تم سے لے لوں گا۔۔۔اور اس درمیان کوشیش کروں گا کہ کوئی اور سبیل نکل آئے۔۔۔

اب وہ واقعی کچھ سوچتا ہوا گویا ہوا۔۔۔عفرا نے واقعی اسے ایک راستہ دکھاتے اسکا مسلہ کافی حد تک حل کر دیا تھا۔۔۔وہ پریکٹیکل انسان تھا اور جذباتیت سے نکل کر لمحوں میں جمع تفریق کر چکا تھا۔۔۔اگر اسکی سٹریٹیجی کامیاب نکلتی تو وہ جلد ہی وہ زیوارت واپس حاصل کر لیتا۔۔۔ٹھیک ہے اب اگر آپ کچھ بہتر محسوس کر رہے ہیں تو مجھے امی کی طرف چھوڑ دیں۔۔۔یا پھر میں شام کو۔۔۔

عفرا اسے دیکھتے کہہ رہی تھی جب وہ بستر سے اترتا اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

نہیں خالہ تمہارا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔میں پہلے تمہیں چھوڑ آتا ہوں لیکن پلیز مجھے وہاں روکنا مت میں شام میں یا کل وہاں چکر لگا لوں گا۔۔کیونکہ اب میں واپس آکر کچھ دیر آرام کروں گا کیونکہ تمہیں پتہ ہے کہ رات بھی میں سو نہیں پایا تھا۔۔۔

وہ بائیک کی چابی اٹھا کر کمرے سے باہر نکلا۔۔

اگر طبیعت ٹھیک نہیں تو ہم شام میں۔۔۔

نہیں یار تم امی سے مل کر اپنا بیگ اٹھا کر باہر آجاو میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی مان اسکی بات کاٹ کر باہر نکل گیا۔۔۔

*****

صلہ ایک بھرپور نیند لے کر اٹھی تھی۔۔۔اب وہ خود کو کافی فریش محسوس کر رہی تھی۔۔۔اٹھ کی شاور لینے کے بعد وہ بال بنا کر ہلکا پھلکا سا تیار ہوتی مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

ماں ٹیبل پر برتن سیٹ کر رہی تھیں۔۔۔۔ارے اٹھ گئی صلہ۔۔۔اب کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔ماں اسکے کھلے کھلے سے چہرے کو دیکھتیں مستفسر ہوئیں۔۔۔

بہت بہتر ہے اب ماں۔۔۔لائیں یہ مجھے دیں میں سیٹ کرتی ہوں۔۔۔وہ ماں کے ہاتھ سے برتن تھامنے کو انکی جانب بڑھی۔۔۔

ارے نہیں یہ تو میں کر ہی رہی ہوں۔۔۔تم کچن سے برتن لا کر یہاں رکھو۔۔۔عفرا کا بھی فون آیا ہے وہ بھی بس پہنچنے والی ہی ہے۔۔۔ماں کے کہنے پر وہ کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

اسنے برتن لا کر ابھی میز پر رکھے ہی تھے کے باہر سے بیل بجنے کی آواز آئی۔۔۔لگتا ہے عفرا آگئی۔۔۔ماں مسکرا کر گویا ہوئیں۔۔

میں دیکھتی ہوں ماں۔۔۔وہ مسکرا کر دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔

ارے بیٹا سمبھل کر۔۔ماں نے اسکی جلد بازیاں ملاحظہ کرتے اسے ٹوکا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔دروازہ وا کرتے ہی عفرا چہکتی ہوئی بہن کے گلے لگی۔۔۔پیچھے ہی امان بھی کھڑا تھا۔۔۔جسے دیکھتے ہی صلہ جی بھر کر شرمندہ ہوئی۔۔۔نظریں آپنے آپ ہی جھک گئ۔۔۔امان نے بنا ایک بھی نگاہ غلط اس پر ڈالے عفرا کا بیگ اور مٹھائی کا ڈبہ اسے تھمایا۔۔۔۔

عفرا اپنا سامان تھام کر چہکتے ہوئے اندر ماں کی جانب بڑھی جبکہ امان اسے مسکرا کر دیکھتا ایک نظر سر جھکائے کھڑی صلہ پر ڈال کر واپس پلٹا جبکہ صلہ کے ہونٹوں پر ایک اداس مسکراہٹ ابھری۔۔۔یہ منظر دور سے آتے بالاج نے غور سے دیکھا تھا۔۔۔امان بائیک سٹارٹ کر کے جا چکا تھا جبکہ صلہ ہنوز بھرائی نگاہوں سے اسی طرف دیکھ رہی تھی یہ شاید اندر کا پچھتاوا تھا جو امان کو یوں سامنے دیکھ کر اسے کچوکے لگا رہا تھا کہ صلہ نے اپنی حماقت کے ہاتھوں اس شخص کو بہت ڈی گریڈ کیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ دروازہ بند کرتی بالاج وہیں بائیک روک کر اندر کی جانب بڑھا۔۔۔ایک جھٹکے سے گیٹ پر ہاتھ مارتے پورا گیٹ وا کیا۔۔۔

صلہ اچھل کر پیچھے ہٹی اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔

بالاج یہ کیا۔۔۔

کیا کر رہا تھا یہ شخص یہاں۔۔۔بنا صلہ کو کچھ بھی بولنے کا موقع دیے وہ اسے اسکی بازو سے دبوچتا ایک طرف لے کر آیا۔۔۔صلہ نے اسکی آنکھوں سے واضح شعلوں کی لپک آتی دیکھی۔۔۔

اسکی جنونیت دیکھتی وہ لمحوں میں بوکھلا گئ۔۔۔کیا ہو گیا ہے بالاج۔۔وہ شخص۔۔۔وہ شخص تمہارا سابقہ۔۔۔اس سے پہلے کے صلہ کچھ بولتی وہ غصے سے غرا اٹھا جب صلہ اسکی بات کا مفہوم سمجھتی تڑپ کر چیخ اٹھی۔۔

وہ شخص میری بہن کا شوہر ہے بالاج۔۔۔شدت ضبط سے صلہ کا چہرا ٹمٹما اٹھا تھا۔۔۔آخر وہ سوچ کیا رہا تھا اسکے بارے میں۔۔۔

صلہ یو۔۔بالاج نے پھنکارتے ہوئے اسکی جانب انگلی اٹھائی۔۔۔صلہ کو اسکی آنکھوں سے ٹپکتی وحشت سے جی بھر کر خوف محسوس ہوا۔۔۔

*****

صلہ یو۔۔بالاج نے پھنکارتے ہوئے اسکی جانب انگلی اٹھائی۔۔۔صلہ کو اسکی آنکھوں سے ٹپکتی وحشت سے جی بھر کر خوف محسوس ہوا۔۔۔

بالاج کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔وہ میرا کچھ نہیں ہے نا تھا۔۔۔میری زندگی میں صرف تم ہو۔۔کل بھی تم ہی تھے اور آنے والے کل میں بھی تم ہی ہو گئے۔۔۔

پھر اتنی بے اعتباری کیوں۔۔۔اسکے غصے سے خائف ہوتے صلہ نے اپنے کپکپارے ہاتھوں میں اسکا لال بھبھوکا ہوتا چہرا بھرا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتی بے بسی سے گویا ہوئی۔۔۔آنسو ٹپ ٹپ آنکھوں سے بہنے لگا تھا۔۔اسکا غیر متوقع رد عمل دیکھ کر صلہ کا بدن جیسے کپکپانے لگا تھا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بالاج کا غصہ جیسے ٹھنڈا پڑا تھا۔۔۔تم اس شخص سے کبھی کوئی بات نہیں کرو گی۔۔۔مجھے اس شخص کا سایہ بھی تم پر برداشت نہیں جو ماضی میں کسی بھی حوالے سے تم سے وابسطہ رہا ہو۔۔۔وہ ماتھے پر بل لئے کہہ رہا تھا۔۔جبکہ صلہ حیرت سے اسکا یہ پاگل پن دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ اسکا بہنوئی تھا کیا یہ ممکن تھا کہ کبھی انکا آمنا سامنا نا ہوتا۔۔اس صورت تو اسے پھر بہن بھی چھوڑنی پڑتی۔۔۔۔لیکن فلحال تو اسے بالاج کا غصہ ٹھنڈا کرنا تھا۔۔۔۔

مجھے کیا ضرورت ہے بھلا اس سے کوئی بھی بات کرنے کی بالاج۔۔۔میں نے تو ابھی بھی کوئی بات نہیں کی۔۔۔وہ تو بس دروازہ کھولنے آئی تھی۔۔۔اور تم کیوں ایک بے بنیاد بات کو لے کر غصہ کر رہے ہو۔۔۔آو لنچ بالکل تیار ہے۔۔۔لنچ کرتے ہیں۔۔۔

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہی تھی جبکہ اندر دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔وہ تو پہلے ہی بہت کمزور اعصاب کی مالکن

تھی۔۔۔مزید پے در پے لڑائی جھگڑے اور اب یوں بالاج کا نا سمجھ آنے والا رویہ۔۔۔وہ کچھ نا کرتے ہوئے بھی خوا مخواہ شرمندہ ہونے لگی۔۔۔

کچھ دیر پہلے جو اندر ایک پچھتاوا جاگا تھا جسکے تحت وہ امان سے بات کر کے اس سے اپنے غلط رویے کے لئے معذرت کرنا چاہتی تھی وہ اپنی موت آپ مرنے لگا تھا۔۔۔۔

نہیں میں دراصل ایک فائل گھر بھول گیا تھا وہی لینے آیا ہوں۔۔۔۔۔تم لنچ کرو۔۔۔وہ ماتھا مسلتا دوسری طرف سے سیڑھیاں چڑھ گیا جبکہ صلہ نڈھال سی اپنی بے جان ہوتی ٹانگوں پر وزن ڈالتی اندر کی جانب بڑھی۔۔۔بالاج کا غصہ لمحوں میں اسکی جان لبوں پر لے آیا تھا۔۔۔

وہ حیران تھی کے اسے ہو کیا گیا۔۔۔امان کو رشتے سے نا اسنے خود کہی تھی وہ بھی بالاج کے لئے پھر۔۔۔۔

وہ سر جھٹکتی لاونج کی طرف بڑھی۔۔۔

****

ارے آجاو صلہ بیٹا کہاں رہ گئی تھی تم۔۔۔آو مٹھائی کھاو۔۔۔ماں اور عفرا ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے جبکہ انکے سامنے مٹھائی کا ڈبہ کھلا پڑا تھا۔۔۔ارے یہ

کس خوشی میں۔۔۔وہ بھی مسکراتی ہوئی آگے بڑھی اور کرسی پر بیٹھتی مٹھائی اٹھا کر کھانے لگی۔۔۔

خالہ بننے والی ہو اس خوشی میں۔۔۔ماں نے عفرا کو خود سے لگاتے اسکے سر کا بوسہ لیتے محبت سے کہا جسکے چہرے پر اس وقت گلنار ہی گلنار پھیلا تھا۔۔۔

صلہ نے چونک کر عفرا کی جانب دیکھا۔۔۔بہت مبارک ہو تمہیں عفرا۔۔۔میں تمہارے لئے بہت خوش ہوں۔۔۔وہ صدق دل سے مسکراتی ہوئی گویا ہوئی۔۔۔

ارے عفرا بچے یہ انگوٹھی کونسی ہے تمہارے زیوارت میں پہلے تو نہیں دیکھی۔۔۔کھانا کھانے کے دوران ماں کی نظر اسکے ہاتھ میں چمکتی نفیس سی وائٹ گولڈ کی اس انگوٹھی پر پڑی تو بے ساختہ پوچھ اٹھیں۔۔۔

ماں کے کہنے پر عفرا نے اپنے ہاتھ کی جانب دیکھا اور انگوٹھی دیکھ کر ایک آسودہ سی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر پھیل گئی۔۔۔

یہ امان نے مجھے گفٹ کی ہے ماں۔۔۔اچھی ہے نا۔۔۔اسنے خوشی سے ہاتھ الٹ پلٹ کر دیکھا

ہمم۔۔۔مطلب رونمائی کا تحفہ ہاں۔۔۔صلہ نے اسے خوش دیکھ کر چھیڑا۔۔۔

نہیں رونمائی کا تحفہ نہیں ہے۔۔۔یہ ہماری صلح کا تحفہ ہے۔۔۔رونمائی کا تحفہ ابھی پینڈنگ ہے۔۔۔امان کہتے ہیں کے رونمائی کے تحفے کے طور پر جو میں نے

تمہارے لئے سوچا ہے اسے خریدنے کے لئے ابھی مجھے کچھ وقت درکار ہے۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی کہیں اور ہی کھوئی کہہ رہی تھی۔۔

صلح کا تحفہ کیوں۔۔۔ تمہارا جھگڑا ہو گیا تھا کیا۔۔۔صلہ نے کھانے سے ہاتھ روکتے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔ جبکہ ماں عفرا کو خوش و خرم دیکھ کر پر سکون تھیں۔۔۔

ہاں بس یہ ہی سمجھ لو۔۔۔پر پھر امان نے اپنے رویے کے لئے معذرت کر کے صلح کر لی۔۔۔وہ کھلکھلا کر گویا ہوئی۔۔۔

صلہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔یہ آسودگی اسکی زندگی سے کہیں کھونے لگی تھی۔۔۔

کھانے کھانے کے بعد عفرا نے چائے بنائی اور وہ دونوں ماں کے کمرے میں ہی چائے پیتیں کافی دیر تک ایک دوسرے سے باتیں کرتیں رہیں۔۔

عفرا کے پاس ماں اور بہن کو بتانے کے لئے بہت سی باتیں تھیں۔۔۔

جبکہ اسکے برعکس صلہ خاموش سی اداس مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے سن رہی تھی۔۔۔۔

*****

عفرا کے جانے کے بعد امان واپس آ کر سو گیا تھا۔۔۔اب اسکی آنکھ عصر کے وقت کھلی۔۔ لیکن تین چار گھنٹوں کی لگاتار نیند لینے کے بعد بھی وہ خود کو فریش محسوس

نہیں کر رہا تھا۔۔۔ سر آنکھوں پر ہنوز ایک بوجھ تھا۔۔۔اسکا وقت اچھا خاصا ضائع ہو چکا تھا۔۔۔اتنے وقت میں وہ اپنے بہت سے کام نبٹا سکتا تھا۔۔۔اگلی ویڈیو کا ابھی کانٹینٹ تیاد کرنا تھا اور اپنی ورک پلیس پر بھی چکر لگانا تھا جہاں آج کل اسنے اپنی مدد کے لئے پارٹ ٹائم ایک لڑکے کو رکھ لیا تھا۔۔۔

اسنے حسرت سے ایک نظر اپنی سٹڈی ٹیبل کو دیکھا جہاں بہت سا کام اسکی نظر کرم کا منتظر تھا لیکن طبیعت کے پیش نظر وہ اپنا کام نظر انداز کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

مغرب کی نماز ادا کر کے اب اسکا رخ اپنے کنسلٹنٹ ڈاکٹر کے کلینک کی جانب تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اسکی بائیک ایک سفید ٹائلز سے مزین کلینک کے احاطے میں رکی۔۔۔۔

پارکنگ سے نکل کر وہ اندرونی داخلی دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔اور ایک راہداری عبور کر کے اب وہ مطلوبہ کیبن کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

کسی نے بھی اسے وہاں جانے سے روکا نا تھا کیونکہ وہ سب اسے اچھے سے جانتے تھے۔۔۔یہ ڈاکٹر امان کا اچھا دوست تھا۔۔۔اسی لئے امان اپنی طبیعت کے باعث اسی کے پاس ہمیشہ آتا تھا۔۔۔

دروازہ ہلکا سا ناک کر کے امان اندر داخل ہوا۔۔۔

اندر پینٹ شرٹ میں ملبوس ڈاکٹر کا اوور آل پہنے امان ہی کی عمر کا ایک شخص بیٹھا تھا۔۔۔۔

ارے زہے نصیب آج امان صاحب ہمارے غریب کھانے میں تشریف لائے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر شہباز اسے اندر بڑھتا دیکھ خوشدلی سے باہیں پھیلائے اسکی جانب بڑھا۔۔۔وہ ایک خوش شکل اور بااخلاق شخص تھا۔۔۔

رسمی حال احوال کے بعد امان نے اسکے سامنے بیٹھتے اسے اپنے مسلے سے آگاہ کیا۔۔۔

دیکھو امان محنت اچھی چیز ہے۔۔ لیکن زیادتی اگر اچھی چیز کی بھی ہو تو وہ بری ہے۔۔۔اس لئے اعتدال کا راستہ کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔۔۔۔

ڈاکٹر شہباز اسکے سامنے بیٹھا ہاتھوں میں بالپوائٹ گھماتا سنجیدگی سے اسے دیکھتا گویا ہوا۔۔۔۔

تمہیں کسی ایک چیز کے پیچھے اپنی صحت کو ہلکان نہیں کرنا چاہیے۔۔۔تمہاری صحت ہو گی تو۔۔۔

شہباز یار یہ سب میں جانتا ہوں۔۔۔کچھ اور بتاو مجھے۔۔۔اس چیز کا حل بتاو۔۔۔وہ اکتائے سے انداز میں بالوں میں ہاتھ پھیرتا گویا ہوا۔۔۔

یہ ہی تو مسلہ ہے امان۔۔۔کہ یہ بات اگر کسی کم عقل و فہم والے شخص کو سمجھانا ہوتی تو میرے لئے یہ آسان کام ہوتا۔۔۔مگر تم تو اس بارے میں سب جانتے ہو۔۔۔اور جانتے بوجھتے لاپرواہی کر رہے ہو تو نتائج تمہارے سامنے ہی ہیں۔۔۔ر تمہارا چہرا بتا رہا ہے کہ تم نے نا جانے کتنے دنوں سے پرا پر نیند نہیں لی۔۔۔کھانے پینے کا ہوش تک نہیں تمہیں۔۔۔کوئی بھی انسان اگر قانون قدرت کے خلاف چلے گا تو اسے نقصان اٹھانا پڑے گا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی کے تم اتنے جنونی کیوں ہو۔۔۔۔

ڈاکٹر شہباز اسے دیکھتا تاسف سے گویا ہوا۔۔۔

جب ہم کوئی خواب دیکھتے ہیں نا شہباز تو وہ محض ایک خواب ہوتا ہے لیکن جب اسکے ساتھ جنون کو شامل کر دیا جائے تو وہ خوابِ جنون بن جاتا ہے۔۔اور کوئی بھی خواب۔۔۔خوابِ جنون بنے بنا حقیقت کا روپ نہیں دھار سکتا۔۔۔خواب کا خواب جنون بننا اسکے حقیقت میں ڈھلنے کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے۔۔۔اور اس جنون میں محنت۔۔۔کوشیش۔۔۔لیزر شارپ فوکس۔۔۔باقاعدگی۔۔۔ڈسپلن۔۔۔اور اپنے کام کو بہتر سے بہتر تر کرتے چلے جانا سب شامل ہے۔۔۔

میں واقعی اپنے ہی بنائے اصولوں سے پیچھے ہٹتا صرف اپنے ایک مسلے کو حل کرنے میں ہی لگا رہا۔۔۔ لیکن اب شاید مجھے حقیقتاً ایک چھوٹے سے بریک کی ضرورت ہے تاکے میں تازہ دم ہو کر دوبارہ سے اپنے کام پر فوکس کر سکون کیونکہ اس حالت میں تو میں اپنے کام پر بھی فوکس نہیں کر پا رہا۔۔۔ وہ کسی گہری سوچ میں گم کھویا کھویا سا گویا ہوا۔۔۔۔

بہت اچھی بات ہے۔۔۔ مسلسل کام اور نیند کے پورا نا ہونے پلس کھانے پینے کی پرواہ نا کرنے کے باعث تمہارا جسم ان سب چیزوں کے خلاف ریزیسٹ کر رہا ہے۔۔۔ تمہارا انٹرنل سسٹم ڈسٹرب ہو رہا ہے۔۔۔ اسے ابھی کنٹرول کر لو گئے تو بہتر ہے ورنہ زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔۔۔

یہ تو تم زرا مضبوط اعصاب کے مالک ہو اس لئے ابھی تک چلتے پھرتے دکھائی دے رہے ہو۔۔۔ کیونکہ تمہارے پیچھے تمہارا سالوں کا سیٹ کیا گیا ایک ہیلڈی لائف سٹائل ہے جیسے تم اسکی مثال یوں لے سکتے ہو کہ جس عمارت کی بنیادیں مضبوط ہوں چھوٹے موٹے سیلاب اسکو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا سکتے۔۔۔ اگر تمہاری جگہ ایک ایسا انسان ہوتا جو ایک ان ہیلڈی لائف سٹائل فالو کر رہا ہوتا۔۔۔ جیسے دیر سے اٹھنا دیر سے سونا۔۔۔ جو دل چاہے وہ کھانا اور واک یا ایکسر سائز نا کرنا وغیرہ تو

یہ چیز اسکے لئے کافی خطرناک تھی۔۔۔ڈاکٹر شہباز تیزی سے اپنے سامنے موجود نوٹ پیڈ ہر پسنل کی مدد سے کچھ الفاظ گھسیٹتا مصروف سا گویا ہوا۔۔۔

یہ کچھ ملٹی وٹامنز ہیں انہیں کچھ دیر تک باقاعدگی سے استعمال کروانشااللہ بہت جلد بہتر نتائج دیکھو گئے۔۔۔

ڈاکٹر شہباز نے وہ پرچہ شہباز کی جانب بڑھایا تو وہ مسکرا کر پرچہ تھام کر ڈاکٹر شہباز سے مصافحہ کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

*****

صلہ کچھ اچھا سا کھائیں۔۔۔صلہ اپنے کمرے میں گم صم سی بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔جب عفرا چہکتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور دھپ سے اسکے ساتھ ہی بستر پر نیم دراز ہوتی گویا ہوئی۔۔۔

صلہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔وہ صبح سے ہی غیر محسوس انداز میں اپنا اور عفرا کا موازنہ کر رہی تھی۔۔۔کتنی بے فکری تھی اسکے چہرے پر۔۔۔

ہمم۔۔۔نہیں میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔۔وہ پھیکا سا مسکرا کر گویا ہوئی۔۔۔سیدھے الفاظ میں وہ اسے یہ کہہ ہی نا سکی کہ اسکے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔۔اور وہ اس چیز کو ماں یا عفرا پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔دل میں ڈھر کا تھا اسی لئے فوراً انکار کر دیا ورنہ ماں نے تو اس سے پیسوں کا کوئی مطالبہ نا کیا تھا۔۔۔

تم نا بہت بور ہوتی جا رہی ہو صلہ۔۔۔

ایک کام کرتے ہیں پزا منگوا لیتے ہیں۔۔مجھے پتہ ہے تمہیں بھی بہت پسند ہے۔۔۔

وہ بستر سے اتر کر الماری کی جانب بڑھی اور اندر سے اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر اندر سے کئ ایک نوٹ نکالے اور دو ہزار نکال کر واپس بیگ میں رکھ کر بیگ الماری میں رکھا۔۔۔

امی تو نہار رہی ہیں میں خود ہی باہر کوئی بچہ دیکھ کر منگوا لیتی ہوں۔۔۔وہ کمرے سے باہر نکلی تو صلہ لب بھینچ کر رہ گئ۔۔۔وہ اپنی ہی بہن سے حسد نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اپنے ہی جذبات سمجھنے میں بری طرح ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

ایک آنسو چپکے سے ٹوٹ کر اسکی آنکھ سے پھسلا۔۔۔جسے اسنے بروقت ہاتھ بڑھا کر صاف کیا۔۔۔

دفعتاً عفرا واپس کمرے میں آئی اور صوفے پر بیٹھ کر موبائل چلانے لگی۔۔۔جب ایک چیخ مار کر صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

صلہ نے دہل کر اسے دیکھا۔۔۔کیا ہوا لڑکی کیا کر رہی ہو۔۔عفرا حیرت سے پھٹ پڑی آنکھوں سے موبائل کی سکرین کو کبھی آنکھوں کے پاس تو کبھی دور کر کے دیکھ رہی تھی جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ جو دیکھ رہی ہے وہ سچ ہے بھی یا نہیں۔۔۔

Ohh My God....

Ohhh Myyh GOddddd

Ohhhhhhh Myyyyhh Godddddd...

وہ حیرت سے اپنی جگہ سے اٹھتی ہنوز آنکھیں پھاڑے موبائل کی سکرین کو دیکھ رہی تھی جبکہ صلہ کو اب تشویش ہونے لگی تھی۔۔۔

عفرا ہوا کیا۔۔کچھ بتاو تو صحیح۔۔وہ پریشانی سے گویا ہوئی۔۔۔

*****"

عفرا ہوا کیا۔۔کچھ بتاو تو صحیح۔۔صلہ پریشانی سے گویا ہوئی۔۔۔

یس۔۔۔یس۔۔۔یس۔۔۔

عفرا بازو ہوا میں لہراتی خوشی سے اچھل پڑی۔۔۔

ارے صلہ امان کو نا ایک بہت بڑی کامیابی ملی ہے۔۔۔۔اور میں اتنی خوش ہوں اتنی خوش ہوں۔۔۔۔اتنی خوش ہوں کے بتا نہیں سکتی۔۔۔۔

دیکھو مجھے میرا جسم خوشی سے کپکپانے لگا ہے۔۔۔وہ خوشی سے چہچہاتے چہرے کے ساتھ آنکھیں میچتی خود کو کمپوز کرنے لگی۔۔۔پھر ایک گہرا سانس خارج کرتی موبائل پر کھٹاکھٹ امان کا نمبر ڈائل کرتی وہیں صلہ کے ساتھ اونڈھے منہ بستر پر دھپ سے دراز ہوئی۔۔۔

صلہ ناسمجھی سے بہن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

دوسری طرف بیل جا رہی۔۔۔

امان جو ڈاکٹر کے پاس سے واپس آکر جلدی کھانا کھا کر پھر سے سو گیا تھا۔۔۔۔ بیل کی آواز اسکی گہری نیند میں مخل ہوئی تھی۔۔۔اسنے کسلمندی سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ نیند میں ڈوبی آواز ابھری۔۔۔

کیسے ہیں آپ امان اور اس وقت کیا کر رہے ہیں۔۔۔ عفرا جھجکتی ہوئی گویا ہوئی۔۔ اور یہ بھی ایک احتیاط تھی کہ کیا وہ اپنی اس کامیابی سے آگاہ ہے بھی کے نہیں۔۔ سر درد کر رہا تھا اس لئے آرام کر رہا تھا۔۔۔وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہوا۔۔۔

کمرے میں ہنوز ملگجا سا اندھیرا چھایا تھا۔۔۔

آپ نے کہا تھا نا امان کے ہمیں صرف محنت کرنی چاہیے اور نتائج دنیا والوں کے دیکھنے کے لئے چھوڑ دینے چاہیے کہ نتائج دیکھنا دنیا کا کام ہے۔۔۔وہ. مسکراہٹ روکتی سیدھی ہو کر صلہ کے ساتھ ہی دراز ہوئی۔۔

ہمم کہا تو تھا پر اس وقت ان سب باتوں کا کیا مقصد بھلا۔۔۔

وہ عفرا کی باتوں سے الجھا۔۔۔ناجانے اب اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔۔

مطلب یہ کی امان صاحب آپکی کامیابی کے نتائج دنیا دیکھ چکی ہے محترم اب آپ بھی نیند سے جاگ کر دیکھ لیں۔۔۔کیونکہ کل آپ نے جو ویڈیو انسان کا مقصد حیات کے نام سے اپلوڈ کی تھی وہ اتنی وائرل ہوئی ہے کے اسکے ویوز ملین کراس کر گئے ہیں۔۔۔عفرا کے پر جوش انداز میں کہنے پر اسکی نیند بھک سے اڑی اور وہ ایک ہی جست میں سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

کیاااا۔۔۔۔

یقین نہیں آیا نا۔۔۔مجھے بھی نہیں آرہا تھا۔۔۔خود ہی چیک کر لیں۔۔۔عفرا کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ عفرا کو ایک منٹ رکنے کا کہہ کر بعجلت موبائل پر وائے ٹی سٹوڈیو کھول کر اپنے اینالیٹکس چیک کرنے لگا۔۔۔

ایپ کھلتے ہی نتائج اسکے سامنے تھے۔۔۔اس ویڈیو نے اسکے پچھلے سبھی ریکارڈز توڑ دیئے تھے۔۔۔اس ویڈیو پر ملین ویوز آچکے تھے جبکہ پچیس منٹ کی ویڈیو پر اسکا واچ ڈیوریشن سترہ منٹ تھا۔۔۔چینل کی گروتھ کا نشان یکدم ہی گراف پر پیک کر جانب گامزن تھا۔۔۔اس ایک ویڈیو کی وجہ سے چینل کے سبسکرائبرز دس ہزار سے پچاس ہزار ہو گئے تھے۔۔۔جس چینل کو دس ہزار سبسکرائبرز حاصل کرنے کے لئے ایک سال لگا تھا اسی چینل نے ایک ہی دن میں چالیس ہزار

سبسکرائبرز حاصل کر لیے تھے۔۔۔امان کی آنکھیں خوشی سے جھلملا گئی تھی۔۔۔

یہ اسکی کامیابی کی پہلی سیڑھی تھی۔۔۔

اس یکدم سے ملنے والی خوشی کے باعث اسے جسمانی ہر درد ہر تکلیف بھول گئی تھی۔۔۔وہ خود کو تازہ دم محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

I am so so soooo happy Iffra....

I can understand Amaan.

موبائل سے امان کی خوشی سے لبریز آواز گھونجی تو عفرا کی خوشی میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔۔کامیابی امان کی تھی لیکن وہ یوں ہواوں میں اڑ رہی تھی جیسے یہ اسکی کامیابی ہو۔۔۔آخر وہ خود امان کی دن رات کی جانے والی محنت کی گواہ تھی۔۔۔

ویسے امان اس ایک ویڈیو نے آپکا ریونیو اچھا خاصا جنریٹ کر دیا ہو گا تو آپکی اس کامیابی کی خوشی میں مجھے کیا ملے گا۔۔۔وہ لب دنتوں تلے دبائے شرارت سے گویا ہوئی۔۔۔

محترمہ جو آپ چاہیں گی وہ آپکو ملے گا۔۔۔بتایئے مسسز امان کو کیا چاہیے۔۔۔وہ بھی مسکراتا ہوا بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر زرا پر سکون سا ہو کر بیٹھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔سوچ کر بتاوں گی۔۔۔فلحال آپ کل واپسی پر مجھے اچھا سا ڈنر کروا دیجیئے گا۔۔۔وہ زرا توقف سے سوچ کر بولی۔۔۔

جو حکم محترمہ۔۔۔ویسے اگر ایک دو اور ویڈیوز مزید وائرل ہو جائیں نا میری عفرا تو مجھے امید ہے کے مجھے تمہاری جیولری کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

چلو ٹھیک ہے ابھی مجھے کچھ کام ہے میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔تیزی سے کچھ سوچتے وہ الوداعی کلمات کہہ کر فون بند کر گیا۔۔۔

وہ بس کسی بھی چیز کو اتنی دیر تک ہی سر پر سوار کرنے کے حق میں تھا۔۔۔چاہیے وہ کوئی ناکامی ہوتی یا کامیابی۔۔۔اب اسے آگے کا لائحہ عمل بنانا تھا۔۔۔اب طبیعت پہلے سے کافی بہتر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اسنے اپنی دوائی کھائی اور لائٹ جلا کر سٹڈی ٹیبل پر بیٹھ کر اپنی اگلی ویڈیو کا کانٹینٹ لکھنے لگا۔۔۔کل صبح سب سے پہلے اسے اپنی اگلی ویڈیو اپلوڈ کرنی تھی۔۔۔وہ جلدی سے نوٹ پیڈ پر ویڈیو کے مین پوائنٹس نوٹ کرنے لگا۔۔۔جسکے بعد وہ ویڈیو ریکارڈ کر کے سونے کا ارادہ رکھتا تھا ۔۔تاکے کل صبح اٹھ کر ایڈیٹ کرنے کے بعد اسے اپلوڈ کر سکے۔۔۔

*****

عفرا ہنوز صلہ کے ساتھ نیم دراز موبائل تھوڑی پر رکھے مسکراتی ہوئی کہیں اور ہی پہنچی ہوئی تھی۔۔۔جبکہ صلہ گم صم سی عفرا کو دیکھ رہی تھی جسکے خوشی سے چہچہاتے چہرے پر نگاہ نہیں ٹک رہی تھی۔۔۔وہ جتنا اس طرح کے احساسات سے

دامن بچانا چاہتی تھی اتنے ہی شدت سے ایسے احساسات اسکے اندر جنم لے رہے تھے۔۔۔وہ بار بار اپنا اور عفرا کا موازنہ کر رہی تھی۔۔۔ایسے کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ ماں تو کہتی تھی کہ مکمل خوش کوئی بھی نہیں دنیا میں پھر عفرا کی زندگی میں تو آسودگی ہی آسودگی تھی۔۔۔ناساس کا ڈر اور نا ہی چنڈال سی نندیں۔۔۔شوہر بھی قدر دان۔۔۔یہ آسودگی اسکی زندگی سے کیوں ختم ہوتی جا رہی تھی۔۔۔دل سے ایک ہوک سی نکلی تھی۔۔۔

دفعتاً باہر سے بیل کی آواز آئی تو عفرا بعجلت نیچے اتری۔۔۔لگتا ہے پزا آ گیا تم انتظار کرو میں ابھی لاتی ہوں۔۔۔وہ وہیں اسکے پاس اپنا موبائل رکھ کر باہر کو بھاگی۔۔۔ صلہ نے گم صم سی کیفیت میں ہاتھ بڑھا کر موبائل تھاما جسکی چمکتی سکرین پر امان کا ہی چہرا ابھر رہا تھا۔۔۔جسکے دوسری طرف انسان کا مقصد حیات واضح الفاظ میں لکھا تھا۔۔۔وہ یک ٹک امان کی تصویر کو ہی دیکھتی رہی۔۔۔اچھی خاصی روبدرانہ پرسنیلٹی تھی اسکی۔۔۔ہاف سلیوٹی شرٹ میں سلیقے سے بال بنائے وہ مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ایک دفعہ پھر سے اپنا نارواریہ یاد آیا تو دل پشیمان ہو اٹھا۔۔۔اپنے مقصد کے حصول کے لئے امان کو استعمال کرتے وقت کہ وہ خود ہی رشتے سے پیچھے ہٹ جائے وہ جو منہ میں آیا بولتی چلی گئی تھی۔۔۔

دفعتاً عفرا ٹرے میں لارج سائز پزا اور کولڈ درنک رکھے اندر داخل ہوئی۔۔۔

امی نہیں آئیں۔۔صلہ نے پیچھے کھسک کر ٹرے کے لئے جگہ بنائی۔۔

وہ نماز پڑھ رہی ہیں۔۔وہ بھی اسکے سامنے ہی براجمان ہوئی۔۔۔پزے کی اشتہا انگیز خوشبو انہیں اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔۔

صلہ نے ویڈیو پر کلک کر کے موبائل ٹرے کے پاس رکھا۔۔۔ویڈیو درمیان سے شروع ہوئی تھی غالباً پہلے عفرا نے ویڈیو دیکھتے وہیں پر ویڈیو پاز کی تھی۔۔۔

ہر انسان کا اس دنیا میں آنے کے پیچھے ایک مقصد ہوتا ہے۔۔۔حتی کے ایک چھپکلی کے اس دنیا میں آنے کے پیچھے بھی ایک مقصد کار فرما ہے۔۔۔وہ بھی بے مقصد پیدا نہیں کی گئی۔۔۔وہ فضا میں موجود زہریلی گیسوں کر جذب کر جاتی ہے۔۔۔پھر بھلا اس چیز کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے کہ انسان کا کوئی مقصد حیات نا ہو۔۔۔وہ الگ بات کے بہت سے انسان اپنا مقصد حیات ڈھونڈتے ہی نہیں۔۔۔وہ صرف اور صرف اپنا اادنیا میں وقت پورا کرتے ہیں۔۔۔ایسے لوگوں کے گھنٹے دنوں میں دن ہفتوں میں اور ہفتے سالوں میں گزر جاتے ہیں اور یوں ہی زندگی تمام ہو جاتی ہے اور وہ لوگ منوں مٹی تلے جا سوتے ہیں۔۔۔ایسے لوگوں کے نا دنیا میں آنے کا پتہ لگتا ہے اور نا ہی جانے کا۔۔۔

ہر انسان کو اپنا مقصد حیات ضرور تلاش کرنا چاہیے۔۔۔اپنے اندر چھپے ٹیلنٹ کو تلاش کر کے اسے نکھارنا چاہیے۔۔

کتنا پیار ابولتا تھا وہ۔۔۔ کتنی تاثیر تھی اسکی آواز میں۔۔۔ صلہ پزا کھاتے مکمل یکسوئی سے اسے سن رہی تھی۔۔۔

اگر آپکو اپنا مقصد حیات نہیں بھی معلوم تو اسے ڈھونڈنا چاہیے۔۔۔ عقل مند انسان چھوٹی چھوٹی باتوں اور چھوٹے چھوٹے اشاروں سے بڑے نتائج حاصل کر لیتا ہے۔۔۔ کبھی توفیق ملے تو تہجد کے سجدے میں سر رکھ کر اپنے رب سے مانگنا چاہیے کے اے میرے مالک مجھے میرا مقصد حیات بتا۔۔۔

پھر ہوتا کیا ہے۔۔۔ خدا اس انسان کی مدد کو اسے اشارے دیتا ہے۔۔۔ کبھی کوئی ویڈیو دیکھتے انسان ٹھٹھک کر رک جاتا ہے کہ یہ لائن شاید میرے لئے ہے۔۔۔ کبھی کو کتاب پڑھتے یا لائن پڑھتے اسے ایک واضح سمت دکھنے لگتی ہے اور وہ اس سمیت میں سفر کرنے لگتا ہے۔۔۔

زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے کانفیدینس بہت ضروری ہے۔۔۔ اور کانفیڈینس کہاں سے ملتا ہے۔۔۔ کانفیدینس ملتا ہے کلیرٹی سے۔۔۔ اور کلیرٹی کہاں سے ملتی ہے۔۔۔ کلیریٹی آتی ہے نالج سے۔۔۔ اس لئے جس بھی چیز میں آپکی دلچسپی ہو۔۔۔ اس چیز کے بارے میں زیادہ سے زیادہ سیکھنا چاہیے۔۔۔ زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔۔۔ جتنا آپکو آپکی مطلوبہ دلچسپی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ علم ہو گا اتنی ہی آپکو کلیرٹی ملے گی۔۔۔ چیزیں واضح ہونے لگی گیں۔۔۔ اور

جب چیزیں واضح ہو جائے گی تو کانفیڈینس خود بخود آئے گا۔۔۔اور ایسے انسان کو بھلا پھر کون آگے بڑھنے سے روک سکتا ہے۔۔۔

اور یہاں پر صلہ تھم گئی تھی۔۔۔ ٹھہر گئی تھی۔۔۔

ہاتھ تک روکے اسے سننے لگی تھی۔۔یک ٹک ساکت سی۔۔۔اسے لگا کہ یہ اشارہ اسکے رب کا شاید اسی کے لئے تھا۔۔یہ ویڈیو اسی مقصد سے اسکی نگاہوں کے سامنے آئی تھی۔۔

اسے بھی حالات کی ستم ظریفی کے آگے جھکنا نہیں تھا۔۔۔مقابلہ کرنا تھا۔۔۔جسکا راستہ اسکا رب اسے دکھا رہا تھا۔۔۔اسے بھی اپنی آنے والی اولاد کے لئے کچھ کرنا تھا۔۔۔اسے بھی اپنا مقصد حیات تلاشنا تھا۔۔۔مگر کیسے اس پر ابھی اسے مکمل ریسرچ کرنی تھی۔۔۔مگر اس ویڈیو نے اس پر آگاہی کے بہت سے در وا کر دیئے تھے۔۔

**!!!!

عفرا تو رات کھانا کھانے کے بعد سو گئی۔۔۔لیکن نیند صلہ کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔ساری رات وہ کانوں میں ہینڈ فری لگائے اپنی مطلوبہ چیزیں سرچ کرتی رہی تھی۔۔۔اس نے اس بارے میں بہت سوچا اور گھوم پھر کر ساری سوچوں کی تان ایک ہی جگہ پر آکر رکی کہ گھر بیٹھ کر زیرو انویسٹمنٹ سے اپنے بل پر

اگر اسے کچھ کرنا تھا تو اسے شروعات یوٹیوب چینل سے ہی کرنی ہو گی۔۔اور یہ خیال آتے ہی وہ بہت پر جوش ہو گئی تھی۔۔۔

ساری رات وہ یوٹیوب چینل کے بارے میں ہی سرچ کرتی رہی۔۔۔چینل کیسے بنانا ہے۔۔۔کس نیش پر بنانا ہے۔۔۔ویڈیو کیسے بنانی ہے۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔ اور صبح تک بہت سی چیزیں اسکے دماغ میں کلیئر ہو چکی تھیں۔۔پہلی چیز اسے کسی ایسی نیش پر چینل بنانا تھا جو اسکی روزمرہ کی زندگی میں شامل ہو جسکے لئے اسے ہلکان ناہونا پڑے۔۔۔اور وہ اس نتیجے پر پہنچی تھی کے وہ کوکنگ کا چینل بنائے گی۔۔۔۔

اس میں ورائٹی لاتے ہوئے ون منٹ یا ٹو منٹ کوکنگ آڑٹ۔۔۔صرف ایسی ریسپیز شیئر کرے گی جو جھٹ پٹ لمحوں میں تیار ہو جائیں۔۔۔

دوسری بات کہ چینل چاہیے زیرو انویسٹمنٹ سے شروع ہو جائے لیکن اسے چلانے کے لئے بہت محنت درکار تھی۔۔۔ویڈیو کا ٹھمب نیل کتنا ضروری ہے۔۔۔ٹائیٹل اور ڈسکرپشن کس بلا کا نام ہے۔۔۔انکا فنگشن کیا ہے۔۔۔ہیش ٹیگ کیوں استعمال کئے جاتے ہیں۔۔۔ان سب چیزوں کے بارے میں اب وہ کچھ کچھ جاننے لگی تھی۔۔۔ صبح فجر کی پہلی اذانوں کے ساتھ ہی اسنے نماز ادا کی اور اپنی رات بھر کی کارکردگی پر خود کو شاباش دیتی پرسکون ہو کر سو گئی۔۔۔دوبارہ اسکی آنکھ دوپہر کو کھلی تھی۔۔۔اس بیچ ماں اور عفرا اسے کئی مرتبہ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر

اٹھانے کی کوشیش کر چکی تھیں کہ اٹھ کر ناشتہ کر لو۔۔۔ لیکن ساری رات ناسونے کی وجہ سے وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔

اسکے اٹھتے ہی ماں نے اسکی اچھی خاصی کلاس لینے کیساتھ ساتھ اسے کھانا لا کر دیا کہ اس حالت میں اپنی صحت سے ایسی لاپرواہیاں اچھی نہیں ہوتیں۔۔ وہ اداسی سے مسکراتی ہوئی انہیں سنتی رہی۔۔۔ اسکی ایسی پرواہ کرنے والا سسرال میں بھلا کون تھا۔۔ اب تو ماں کی یہ ڈانٹ بھی دل کو سکون دے رہی تھی۔۔۔

کھانا کھا کر وہ اپنا پہلا تجربہ کرنے کی نیت سے کچن میں گئی۔۔۔ عفرا بھی اسکے ساتھ ہی تھی۔۔ عفرا کو وہ پہلے ہی اپنے آئیڈیا کے بارے میں بتا چکی تھی۔۔۔ وہ بہت خوش تھی اور اسنے بھی صلہ کی کافی حوصلہ افزائی کی۔۔۔

کچن کا جائزہ لینے پر انہیں فریج سے چکن اور چیز ملی تو باہمی مشاورت سے وہ جھٹ پٹ بریڈ پزا بنانے لگیں۔۔۔

عفرا نے موبائل تھام رکھا تھا جس سے وہ چولہے کو فوکس کئے ریسپی شوٹ کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ صلہ نے پہلے ہی ہر چیز اپنے پاس مکمل کر کے رکھی تھی اور صلہ نے جھٹ پٹ فرائی چکن کے ریشوں میں کیچپ اور مصالحہ جات مکس کر کے بریڈ نان سٹک کے پین میں سینکنے کے لئے رکھی اس ہر کیچپ لگا کر وہ چکن کا مکسچر انڈیل کر کرش کی ہوئی چیز ڈال کر چولہے کی آنچ ہلکی کر کے اس ہر ڈھکن دے دیا۔۔۔ چند

منٹ بعد دھکن ہٹایا تو انکا جھٹ پٹ بریڈ پزا تیار تھا۔۔۔اب صلہ اس پزے کو چھڑی کی مدد سے کاٹ رہی تھی اور عفرا اسکے کاٹنے کی اور ڈش آوٹ کرنے کی ویڈیو مختلف اینگلز سے بنا رہی تھی۔۔۔

ارے واہ۔۔۔یہ اتنا مشکل کام بھی نہیں۔۔۔اپنے کام سے فارغ ہو کر عفرا نے اس جھٹ پٹ پزے کا پیس اٹھا کر منہ میں ڈالا۔۔۔

واو صلہ بہت مزے کا بنا ہے۔۔۔ویسے نا کو کنگ چینل والوں کی موجیں ہیں۔۔ مزے مزے کے کھانے بنا کر ریکارڈ کرو اور پھر خود بھی کھاو۔۔۔چلو امی کو بھی چیک کرواتے ہیں۔۔۔وہ چہک کر کہتی پلیٹ اٹھا کر باہر کو بھاگی۔۔۔جبکہ صلہ کے لئے تو یہ اسکی پہلی کامیابی تھی۔۔۔۔

ان دونوں بہنوں نے مل کر اگلے چند گھنٹوں میں سارا کام مکمل کر لیا۔۔۔یوٹیوب سے سرچ کر کے ایڈیٹنگ اور تھمب نیل کی ایپس ڈانلوڈ کی اور جیسی تیسی ایڈیٹنگ کر کے صلہ نے وائس اوور رینگ کی اور چینل بنا کر پہلی ویڈیو اپلوڈ کر دی۔۔۔اسکے بعد چینل کا لنک دونوں نے اپنے اپنے فرینڈ گروپس میں شیئر کر دیا۔۔۔اس سب کے درمیان صلہ کہیں خاموش اور اداس سی تھی۔۔۔بالاج نے کل سے اب تک اسے ایک مرتبہ فون تک نا کیا تھا۔۔۔وہ اسے پہلے ہی اونلائن کام کرنے سے منع کر

چکا تھا نا جانے صلہ کے اس چینل بنانے کو لے کر اسکا کیا رد عمل ہوتا۔۔۔وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب عفرا تیار سی گنگناتی ہوئی کمرے سے نکلی۔۔

وہ سرخ رنگ کی گھٹنوں سے نیچے تک آتی کامدار فراک میں بال کھلے چھوڑے ہلکا پھلکا میک آپ کئے بہت۔۔بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔معصوم سی چہکتی ہوئی گڑیا۔۔۔

وہ خوشی خوشی اپنے گھر واپس جانے کے لئے تیار ہوئی تھی۔۔۔امان اسے لینے آنے والا تھا۔۔۔ماں کو وہ ڈنر کے لئے پہلے ہی منع کر چکی تھی۔۔۔کیونکہ آج امان نے اسے باہر ڈنر کروانا تھا۔۔۔

وہ تتلی بنی ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی۔۔۔ایک مرتبہ پھر سے صلہ میں وہی جذبات بیدار ہونے لگے جو کل سے اسکی ذات کا احاطہ کئے ہوئے تھے۔۔۔جن سے گھبرا کر وہ انہیں بارہا تھپک تھپک کر سلانے کی کوشیش کر چکی تھی۔۔۔لیکن ہر بار عفرا کو یوں چہکتا دیکھ وہ جذبات خود باخود ابھرنے لگتے۔۔۔۔بن بلائے مہمان کی طرح۔۔۔

کیسے تھی وہ اتنا خوش۔۔۔اپنی زندگی میں اتنی مطمیئن اور آسودہ۔۔۔ماں تو کہتی تھی کہ مکمل خوشیاں کسی کو بھی نہیں ملتیں۔۔۔ہر کسی کی زندگی میں کوئی نا کوئی امتحان کوئی نا کوئی پریشانی ضرور ہوتی ہے۔۔۔پر کیا عفرا کی زندگی میں کوئی دکھ

تھا۔۔۔وہ یک ٹک اسکے خوبصورت سراپے کو دیکھتی ایک ہی نہج پر سوچے جا رہی تھی اسکی نگاہ ایک پل کو بھی عفرا سے ہٹنے سے انکاری تھی۔۔۔دفعتاً باہر سے ڈور بیل کی آواسنائی دی۔۔۔

لگتا ہے امان آ گئے میں دیکھتی ہوں۔۔۔وہ پر جوش سی اٹھ کر لاونج سے باہر بھاگی۔۔۔صلہ ہنوز حسرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جب لاونج کے دو زینے اترتے ہوئے عفرا کا پاوں بری طرح رپٹا اور وہ پورے قدر سے زمین بوس ہوئی۔۔۔ایک دلخراش چیخ اسکے حلق سے برآمد ہوئی تھی۔۔۔زینے پورے زور سے اسکے پیٹ پر لگے تھے۔۔۔بازووں میں پہنی چوڑیاں زمین پر لگنے کے باعث کرچی کرچی ہو گئیں تھیں۔۔۔چہار سو عفرا کی دلدوز چیخیں گھونجنے لگیں تھیں۔۔۔صلہ گھبرا کر جلدی سے اٹھی۔۔۔اسکا سانس تک خشک ہو گیا تھا۔۔۔ماں بعجلت اندر سے بھاگتی باہر نکلیں۔۔۔

صلہ ساکت وجامد رہ گئی تھی۔۔۔تو کیا واقعی نظر اتنی بری چیز تھی۔۔۔کیا واقعی اسکی نظر اسکی اپنی ہی بہن کو لگ گئی تھی۔۔۔ہر لمحہ صلہ کا خون خشک ہو رہا تھا۔۔۔کیا یہ اسکی وجہ سے ہوا۔۔۔اسکی سوچیں انہیں چیزوں کے گرد گھوم رہی تھیں۔۔۔اور قدم جیسے جکڑے گئے تھے۔۔گویا وہ ایک بھی قدم اٹھنے سے انکاری ہوں۔

******

کیاواقعی اسکی نظر اسکی اپنی ہی بہن کو لگ گئی تھی۔۔۔ہر لمحہ صلہ کا خون خشک ہو رہا تھا۔۔۔کیا یہ اسکی وجہ سے ہوا۔۔۔اسکی سوچیں انہیں چیزوں کے گرد گھوم رہی تھیں۔۔۔اور قدم جیسے جکڑے گئے تھے۔۔گویا وہ ایک بھی قدم اٹھنے سے انکاری ہوں۔

اندر عفرا کی دلدوز چیخیں سن کر دروازہ مزید شدت سے کھٹکھٹایا جانے لگا تھا۔۔۔ عفرا کی حالت دیکھ کر ماں کی اپنی حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔۔وہ درد سے دہری ہوتی بے حال ہو رہی تھی۔۔۔چوریاں ٹوٹنے سے خون بازوں سے بہتا چلا جا رہا تھا۔۔۔لمحوں میں کھلتے گلاب کی مانند چہرا کملا گیا تھا۔۔۔

پے در پے کھٹکتے دروازے کے پیش نظر صلہ تھوک نگلتی بے جان ہوتے وجود کو کھینچتی گیٹ تک گئی اور گیٹ وا کیا۔۔

گیٹ کھلتے ہی امان اندھا دھند اندر کو بھاگا۔۔۔مگر سامنے کا منظر دیکھ کر گویا اسکے سر پر آسمان ٹوٹا تھا۔۔۔

خالہ کی گود میں بے حال ہوتی عفرا کو دیکھ وہ ساکت رہ گیا تھا۔۔۔پھر لمحے کے ہزارویں حصے میں سب سمجھتا وہ آگے بڑھا اور درد سے کراہتی عفرا کو بنا ایک بھی لمحہ ضائع کئے بازوں میں بھرا۔۔۔

خالہ میں اسے لے کر ہسپتال جارہاہوں آپ پیچھے آجایئے گا۔۔۔اسکی جلد بازیاں دیکھنے لائق تھیں۔۔۔خالہ نے عفرا کا وہی سرخ آنچل اسکے سر پر لپیٹا۔۔۔

امان بنا دیر کئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔۔

صلہ میری چادر لاو۔۔۔جلدی کرو صلہ میری بچی کو میری ضرورت ہے۔۔۔وہ بہت۔۔۔بہت تکلیف میں ہے۔۔۔

اے میرے اللہ تو اپنا کرم کرنا۔۔۔کوئی دکھ کوئی تکلیف میری بچی کو چھو کے بھی نا گزرے۔۔۔

مدد کرنا میرے مالک۔۔۔ماں زارو قطار آنسو بہاتی گویا حواس کھونے لگی تھیں۔۔۔

دل پر ہاتھ رکھتیں وہ بمشکل اندر لاونج میں آکر صوفے پر ڈھ گئیں۔۔۔

دل سوکھے پتے کی مانند کپکپا رہا تھا تو جسم پر بھی کپکپی طاری ہونے لگی تھی۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ کیسے چہک رہی تھی لمحوں کا کھیل تھا اور کیا سے کیا ہو گیا۔۔۔

صلہ نے چادر لا کر ماں کو دی تو ماں کپکپاتے ہاتھوں سے چادر اوڑھتیں باہر کی جانب لپکیں۔۔۔

ماں میں بھی چلوں آپکے ساتھ۔۔صلہ تڑپ کر آگے بڑھی۔۔۔

نہیں میرے بچی تم گھر پر ہی رہو۔۔۔تمہاری تو اپنی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔میں دیکھتی ہوں وہاں جا کر۔۔۔

ماں اسے ہاتھ سے وہیں رکنے کا اشارہ کرتیں باہر نکل گئیں

******

ہسپتال کی مرمریں راہداری میں سامنے نصب بینچ پر نرہت بیگم اود نصرت بیگم ریشان حال سی بیٹھیں تھیں۔۔۔ فکر مندی انکے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔۔

امان نے ماں کو فون کر دیا تھا جسے سنتے ہی وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ ہسپتال میں بہن کے پاس موجود تھیں۔۔۔

جبکہ امان دروازے کے باہر بے صبری سے یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا۔۔اندر عفرا کا علاج چل رہا تھا جبکہ باہر ہر لمحہ امان کے دل کی ڈھرکن کم سے کم تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

دفعتاً ڈاکٹر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔۔امان کے ساتھ ساتھ ماں اور خالہ بھی اس ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔

پیشینٹ کی حالت اب کافی بہتر ہے بینڈ تیج کر دی گئی۔۔۔ڈاکٹر کے کہنے کی دیر تھی کہ ان تینوں نے بے ساختہ اپنے رب کا شکر ادا کرتے شکر کا سانس لیا۔۔۔

لیکن ایک بری خبر ہے کہ ہم بے بی کو بچا نہیں پائے۔۔۔انکی پریگنینسی ابھی بہت ابتدائی مراحل میں تھی تو اس وقت بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔

لیکن خیر ابھی وہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہی ہیں۔۔کچھ دیر تک انہیں ہوش آ جائے گا۔۔۔ڈاکٹر پیشہ وارانہ انداز میں کہتی آگے بڑھ گئ۔۔۔جبکہ امان کو اپنے اندر تک سناٹے اترے محسوس ہوئے۔۔۔

جیسے اندر ایک چھوٹا سا گوشت کا لوتھڑا جو کہ دل کہلاتا ہے وہ کرلا اٹھا ہو۔۔۔جسکی تکلیف کی شدت آج حد سے زیادہ تھی۔۔۔اور جسے برداشت کرنے میں وہ ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔اور اسکے ضبط کی گواہ اسکے بھینچے لب اور شدت سے گلابی پڑتیں آنکھیں تھیں۔۔۔

اس مختصر سے وقت میں اس نے اس بچے کے حوالے سے کتنے خواب سجا لیے تھے جو اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی کہیں دور چلا گیا تھا۔۔کتنی مختصر سی مدت تھی نا اسکی خوشیوں کی۔۔۔وہ ضبط کی انتہاؤں کو چھوتا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا باہر کی جانب چلنے لگا۔۔۔

صدمے کی یہ پہلی چوٹ خاصی کاری تھی۔۔۔اسے اس فیز سے ابھرنے کو وقت درکار تھا۔۔۔وہ کچھ پل تنہائی میں اپنے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔۔۔

یہ تکلیف اس کے لئے ناقابل برداشت تھی تو نا جانے ہوش میں آنے کے بعد عفرا کا کیا ردعمل ہوتا۔۔۔

اسنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کی مدد سے اپنی نم ہوتی آنکھوں کو بے طرح مسلہ اور ہسپتال سے باہر نکل گیا۔۔۔

*****

رات کی ہیبت ناکی چار سو اپنے پنکھ پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔ایسے میں کمرے میں زیرو پاور کی روشنی پھیلی تھی جہاں بیڈ پر گھٹنے سینے سے لگائے کپکپاتا ایک وجود زارو قطار رو رہا تھا۔۔۔

تو کیا میری بہن کی خوشیوں کو میری نظر کھا گئی۔۔صلہ کے آنسو زارو قطار بہہ رہے تھے۔۔۔ابھی ابھی اسے ماں کا فون آیا تھا۔۔۔اور جو خبر اسے سننے کو ملی تھی اس خبر نے اسکے دل پر بوجھ مزید بڑھا دیا تھا اور تب سے ہی اسکی یہ حالت تھی۔۔۔

اللہ تعالی میں نے یہ تو نہیں چاہا تھا۔۔۔

میں اپنی بہن کی خوشیوں سے جلتی نہیں ہوں۔۔۔میں اس سے حسد نہیں کرتی تھی۔۔۔بس میں اپنے احساسات سمجھنے سے قاصر تھی اللہ تعالی۔۔۔

میں اسکا برا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ۔۔۔وہ میری چھوٹی بہن ہے۔۔۔مجھ۔۔مجھے اس سے۔۔بہت پیار ہے۔۔۔

میں نے یہ نہیں چاہا تھا۔۔۔وہ ہچکیوں سے روتی دیوانوں کی مانند اپنے رب سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔اللہ تعالی مجھے معاف کر دے۔۔۔معاف کر دے مجھے

اللہ۔۔میں نے یہ نہیں چاہا تھا۔۔۔وہ اپنے کپکپاتے ہاتھ جوڑتی مزید شدت سے رو دی۔۔۔

وہ کیسے سہے گی اتنا پہاڑ جتنا غم۔۔۔ایسا کیوں ہوا اسکے ساتھ۔۔۔۔

اللہ تعالی میں واقعی ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔میں اسکی خوشیوں کی دشمن نہیں تھی۔۔۔ہر گزرتے لمحے کیساتھ اسکا پچھتاوا بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔

اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔اللہ سب ٹھیک کر دے۔۔۔اللہ ایک دفعہ سب ٹھیک کر دے۔۔۔

میں کبھی اس سے حسد نہیں کروں گی۔۔۔میں کبھی اسکے بارے میں کوئی منفی خیال بھی ذہن میں نہیں لاوں گی۔۔۔میں اپنی سوچوں تک کو تالا لگا دوں گی۔۔۔انہیں قابو کر لوں گی۔۔۔بس تو میری مدد کر دے مالک۔۔عفرا کی اندگی میں سب سیٹ کر دے۔۔۔

قطرہ قطرہ رات کی ہیبت ناکی سوکھی ریت کی مانند مٹھی سے پھسلتی جا رہی تھی اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ صلہ کے پچھتاوے میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔کتنا خوبصورت آغاز تھا آج کے دن کا۔۔۔کتنے کام دونوں نے اکھٹے کیے تھے۔۔۔کیسے عفرا نے لمحہ لمحہ ہر ہر سٹیپ پر صلہ کی مدد کی تھی اور کتنا بھیانک انجام ہوا تھا

اس خوبصورت دن کا۔۔۔زندگی کی کتاب کے اگلے ورق پر کیا رقم ہے کاش کہ کوئی جان پاتا۔۔۔

*****

ساری رات اپنے رب کے حضور رو رو کر معافیاں مانگتے کہیں فجر کی اذانوں کیساتھ اسکی آنکھ لگی تھی۔۔۔لیکن وہ نیند میں بھی بڑی غیر آرام دہ تھی۔۔۔دو گھنٹوں بعد ہی وہ ہڑ بڑا کر نیند سے جاگی۔۔۔

رات کے واقعات یاد آتے ہی وہ اچھل کر بستر سے اٹھی۔۔۔ساری رات وہ لوگ ہسپتال میں ہی رہے تھے۔۔۔بعجلت منہ پر پانی کے چھپاکے مار کر اسکا رخ کچن کی جانب تھا۔۔۔

اسنے تیزی سے ناشتہ تیار کیا اور اپنا حلیہ درست کرتی بالاج کو میسج پر ساری بات بتا کر سب کے لئے ناشتہ لے کر اسکے ساتھ ہی ہسپتال کے لئے روانہ ہو گئی۔۔۔

بالاج اسے ہسپتال کے باہر ہی اتار کر اپنے آفس چلا گیا تھا۔۔وہ ہاتھ میں ناشتے کا ٹفن تھامے مرے مرے قدم اٹھاتی مطلوبہ کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔

کمرے کے باہر اسے دور سے ہی امان کھڑا نظر آ گیا تھا۔۔۔وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے پاوں قینچی کی مانند بنائے بازو سینے پر باندھے نظریں نیچے فرش پر جھکائے بے حس و حرکت ساکت و جامد سا کھڑا تھا۔۔۔جبکہ اندر سے عفرا کی ماہی بے آب کی

مانند تڑپنے کی آوازیں باہر تک آ رہی تھیں۔۔۔خالہ اور امی اسے سمنبھالنے میں بری طرح ناکام ہو رہی تھیں۔۔۔غالباً اسے اپنے عظیم نقصان کا اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔

عفرا کی آہ و بکا سن کر صلہ کے قدم ڈگمگائے۔۔۔دل پر جیسے نشتر چلنے لگے تھے۔۔۔ وہ دھک دھک کرتے دل کیساتھ لمبے لمبے ڈگ بھرتی کمرے میں آئی جہاں سامنے ہی عفرا ہسپتال کے مخصوص لباس میں الجھے بالوں اور متوحش سوجھی ہوئی آنکھوں کیساتھ ماں اور خالہ کے ہاتِوں سے پھسلتی جا رہی تھی۔۔۔چہرے پر اتنی ویرانی تھی کے ایک پل کو تو اسے دیکھ کر صلہ کا دل بھی دھک سے رہ گیا۔۔۔رات والی چہکتی ہوئی عفرا اور اب ویران صورت والی عفرا میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔

صلہ ناشتے کا ٹفن وہیں موجود میز پر رکھ کر آگے بڑھی تو عفرا ٹرپ کر اس سے لپٹی۔۔۔

یہ دیکھو صلہ میرے ساتھ کیا ہو گیا۔۔۔میرا بچہ صلہ۔۔۔میرا بچہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔پتہ نہیں کس کی بری نظریں میری خوشیاں کھا گئ۔۔۔

میرا بچہہہ۔۔۔میرا بچہہہہ۔۔۔وہ صلہ کے گلے لگی ٹوٹ کر بکھری تھی۔۔جسے سمبھالنا ان اب سے ہی بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔اسکی حالت دیکھ صلہ کی اپنی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔۔۔۔

****

انہیں ہسپتال سے چھٹی مل گئی تھی۔۔۔عفرا ہنوز دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔۔۔اسکی بگڑتی حالت دیکھ ڈاکٹر نے اسے نیند کا انجیکشن لگا دیا تھا۔۔۔شاید ابھی یہ صدمہ برداشت کرنے کے لئے اسے کچھ وقت درکار تھا۔۔

ماں عفرا کو اپنے ساتھ لیجانا چاہتی تھی لیکن یہاں تب سے گم صم اور خاموش کھڑا امان بول اٹھا تھا۔۔۔۔

خالہ میرے خیال سے عفرا کو اپنے گھر ہی جانا چاہیے۔۔۔اس سے شاید اسے اپنے ان زخموں کو بھرنے میں آسانی ملے۔۔

پلیز آپ منع مت کرنا۔۔۔۔۔بلکہ آپ بھی وہیں آجائے۔۔یوں اگر کسی بھی پہر اسکی طبعت خراب ہوئی تو اسے ہسپتال لانے لیجانے میں آسانی رہے گی۔۔۔

وہ جیسے ہی کچھ بہتر ہوئی پھر سے آپکے پاس آجائے گی۔۔۔امان نے بہت احترام سے اپنا نقطہ نظر انکے سامنے رکھا تھا۔۔۔جس کی وہ قائل بھی ہو گئیں تھیں۔۔۔

انہوں نے نم آنکھوں سے امان کے سر پر پیار دیا اور واپس کمرے کی جانب بڑھ

گئیں جبکہ امان فون نکال کر کسی کا نمبر ملا کر عفرا کو گھر لیجانے کے لئے گاڑی کا انتظام کرنے لگا۔۔۔

****

گھر آنے کے بعد ماں کچھ دیر تک عفرا کے پاس ہی رہیں جبکہ وہ ہنوز غنودگی میں تھی۔۔ پھر صلہ کا خیال کرتیں دوبارہ آنے کا کہتیں واپس گھر چلی گئیں۔۔۔ خالہ بھی رات سے ہسپتال میں جاگ رہی تھیں اس لئے امان نے انہیں بھی کچھ دیر آرام کرنے کا بولا۔۔۔

ماں میں یہیں ہوں عفرا کے پاس اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو آپکو جگادوں گا۔۔۔ انکے حیل وحجت کرنے پر وہ رسان سے انہیں سمجھاتا گویا ہوا اور پھر انہیں انکے کمرے میں بھیج کر بستر پر لٹا کر ہی دم لیا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا جسقدر وہ رات سے بے آرام رہی ہیں۔۔۔ عفرا کو سمبھالنے کے چکر میں خود بیمار پر جاتیں۔۔۔۔ انہیں کمرے میں لٹا کر وہ باہر برآمدے میں ہی پڑے صوفے پر بیٹھا تا سر صوفے کی پشت سے ٹکا گیا۔۔

رات سے اب تک ہونے والے واقعات نے اسے بری طرح تھکا دیا تھا۔۔۔ جسمانی تھکاوٹ کو تو وہ کسی کھاتے میں لیتا ہی نا تھا۔۔ لیکن یہ وار گویا اسکی روح پر ہوئے تھے جو اسے بری طرح تھکا گئے تھے۔۔۔

عفرا کی دلدوز چیخیں اسکا دل کرلاتی تھیں۔۔۔عفرا کی موجودہ حالت اسکی برداشت سے باہر تھی۔۔۔

خود کو تو وہ جیسے تیسے کر کے سمبھال گیا تھا مگر عفرا کی حالت دیکھ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے اسے کیسے سمبھالے۔۔۔۔۔

وہ بے چین سا آنکھیں موندے بیٹھا تھا جب کمرے سے عفرا کے کراہنے کی آواز سن کر تیر کی سی تیزی سے سیدھا ہوتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

ایک ہی جست میں بھاگ کر کمرے کا دروازہ عبور کرتا وہ کمرے میں پہچا جہاں وہ ہذیانی انداز میں چیختی ہاتھ پر لگا بنولہ نوچ رہی تھی۔۔۔

اسکی حاکت دیکھ امان کا کلیجہ منہ کو آگیا۔۔۔اسے یہ اب برداشت کرنا محال لگا۔۔۔

عفرا۔۔عفرا۔۔۔۔عفی یار کیا کر رہی ہو۔۔۔۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا لمحوں میں اسکے پاس پہنچا اور بیڈ پر بیٹھ کر اسکا ہاتھ ہٹاتا اسکا کملایا آنسوؤں سے تر چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا نرمی سے مستفسر ہوا۔۔۔

عفرا نے بے بسی بھری نگاہوں سے امان کو دیکھا۔۔۔اس چہرے کی ویرانی امان کے دل ہر نشتر چلا رہی تھی۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اسکے شانے پر سر رکھ گئ۔۔۔امان نے ضبط سے ہونٹ بھینچتے اسکے گرد اپنا مضبوط حصار قائم کیا۔۔۔

وہ ٹرپ ٹرپ کر روتی ٹوٹ کر بکھر رہی تھی۔۔۔امان نے خاموشی سے اسے رونے دیا۔۔۔شاید وہ بھی یہ ہی چاہتا تھا کہ وہ ایک دفعہ رو کر اپنا دل ہلکا کر لے۔۔۔

امان میرا بے بی۔۔۔۔

امان میرا بے بی چلا گیا۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔

میں اسکا خیال نہیں رکھ پائی امان۔۔۔

میں نے کیسے اتنی لاپرواہی کر دی۔۔۔۔

مجھے یہ پچھتاوا اندر ہی اندر کھا رہا تھا۔۔۔میں گھل رہی ہوں امان۔۔۔میں کیسے اتنی لاپرواہ نکلی۔۔۔

وہ سسکیاں لیتی اسکی کندھی میں منہ گھسائے اپنا غبار نکال رہی تھی۔۔۔اور اسکی باتیں سن کر امان جہاں کا تہاں رہ گیا۔۔۔گویا اسکا یہ اسقدر سخت رد عمل اس وجہ سے تھا کہ وہ خود کو مجرم تصور کر رہی تھی۔۔۔۔

امان میں کیا کروں مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔۔امان میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔۔

میرا بچہ امان۔۔۔ہمارا بچہ۔۔۔۔وہ ایک دفعہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

روتے روتے اسکی ہچکی بندھی تو امان نے اسے سیدھا کر کے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسکے منہ کو لگایا۔۔۔

بس عفرا۔۔۔تمہاری اس میں کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔اس گلٹ سے نکل آو۔۔۔ اللہ کو یہ ہی منضور تھا یار۔۔۔ناکر و یوں اپنے ساتھ۔۔۔میں تمہیں یوں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔تم تو میری بہت بہادر پرنسس ہو نا۔۔۔۔امان نے بے بسی سے اسکے چہرے سے بال ہٹائے جو ندھال سی ویران سی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آسکی آنکھیں ایک مرتبہ پھر سے بھر آئیں۔۔۔۔

عفرا ہم اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہو سکتے یار۔۔۔وہ دے کر بھی آزماتا ہے۔۔۔وہ لے کر بھی آزماتا۔۔۔۔

وہ دے گا نا ہمیں۔۔۔نوازے گا اولاد کی نعمت سے۔۔۔ہم مانگیں گے نا اس سے ۔۔۔بار بار۔۔۔۔وہ رحمان ہے وہ سنے گا ہماری۔۔۔

امان آہستہ آہستہ اسکے بال سہلاتا کہہ رہا تھا۔۔۔اب رونا نہیں تم نے میں تمہارے لئے سوپ لاتا ہوں پھر تم نے دوائی بھی کھانی ہے۔۔۔

اور مجھے روتی عفرا بالکل بھی پسند نہیں وہ اداسی سے مسکراتا گویا ہوا تو عفرا ہنوز اسے دیکھتی رہی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں امان کچن سے اسکے لئے سوپ کا باول لے آیا جو کچھ دیر پہلے ہی خالہ نے اسکے لئے بنایا تھا۔۔۔

مان نے اسے بامشکل تھوڑا سا سوپ پلا کر اسکی دوائی کھلائی اور اسے لٹا کر اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔

ہر طرح کی سوچ کو جھٹک دو عفرا۔۔۔اللہ بڑا کارساز ہے۔۔۔بس تم سونے کی کوشیش کرو۔۔۔وہ ہمارے لئے بہتریاں پیدا کرے گا انشااللہ۔۔۔وہ آہستہ آہستہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا بول رہا تھا جبکہ خاموش آنسو ہنوز عفرا کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے دوائی نے اثر دکھایا اور وہ گہری نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔۔اسکی کنڈیشن کے زیر اثر اسے زیادہ سے زیادہ رسکون رکھنے کے لئے سلایا جا رہا تھا۔۔

****

صلہ مضمحل سی ماں کے پاس لاونج میں بیٹی تھی۔۔۔ماں اسکے سامنے سنگل صوفے پر براجمان سلائیوں مدد سے اون کا چھوٹا سا سویٹر بن رہی تھیں جبکہ وہ کھوئی کھوئی سی یک ٹک ماں کے تیزی سے حرکت کرتے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماں حسد سے بچنے کا کیا طریقہ ہے۔۔۔وہ کچھ سوچتی ہوئی ماں سے گویا ہوئی۔۔

بیٹا حسد سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں۔۔۔اللہ نے دشمن سے بچنے کا طریقہ بتادیا کہ اس سے پیار سے بات کرو۔۔۔محبت سے پیش آو تو آپکا دشمن بھی دوست بن جائے گا۔۔۔لیکن حسد سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں۔۔۔ماں اپنے دھیاں کام کرتیں مصروف سی گویا ہوئیں۔۔۔جبکہ صلہ نے ماں کی بات سن کر بے ساختہ تھوک نگلا۔۔۔

ہاں حاسد سے پناہ مانگنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔۔

وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

)الفلق-5(

کہ انسان صرف حسد کرنے والے حاسدوں کے شر سے پناہ مانگے۔۔۔۔

وہ مزید گویا ہوئیں۔۔۔

اور ماں حسد کرنے سے بچا کیسے جاتا ہے۔۔۔مطلب۔۔۔کسی کی خوشیاں دیکھ کر اسکے پاس کوئی اچھی چیز دیکھ کر جو ایک دل چاہتا ہے کاش یہ میرے پاس بھی ہوتی۔۔۔یا جلن اور رقابت کے جو احساسات پیدا ہوتے ہیں وہ۔۔۔

آج اسے بھی واپس اپنے گھر چلے جانا تھا اور وہ جانتی تھی کہ وہاں جا کر اسکی یہ الجھنیں کوئی سلجھانے والا نا تھا اس لئے وہ جانے سے پہلے سب اپنی ماں سے کنفرم کرنا چاہتی تھی۔۔۔

عفرا والے حادثے کو ہفتہ ہو چکا تھا۔۔اس بیچ ماں روز عفرا سے ملنے جاتی رہی تھیں۔۔۔اور ہر گزرتے دن کیساتھ ساتھ صلہ کا پچھتاوا بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔ بیٹا۔۔۔حسد ایک ایسی آگ ہے جس میں حاسد خود ہی سلگتا ہے اور خود ہی جلتا ہے۔۔۔

اچھا اور صاف نیت کا شخص جب کسی دوسرے کے پاس وہ چیز دیکھتا ہے جو اسکے پاس نہیں تو اسے چاہیے کے وہ ماشااللہ کہے۔۔۔اور اس چیز کے حوالے سے اس شخص کو دعا دے۔۔۔اسکی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرے۔۔دل سے دکھاوے کے لئے نہیں۔۔۔

یوں اسکی اس اعلی ظرفی کے باعث اللہ اس شخص کے لئے بھی بہتری کے در وا کر دیتا ہے۔۔۔

لیکن اس کے برعکس جو شخص کسی دوسرے کی خوشی اور کامیابی پر دل میں بغض پال لے یا حسد کرے تو وہ پوری زندگی بے سکونی میں گزار دیتا ہے۔۔۔

اچھا تم اب اٹھ کر خود بھی تیار ہو جاو۔۔۔اور کچن میں ایک نظر کھانے کو بھی دیکھ لو بالاج بھی آتا ہی ہو گا۔۔۔

ماں نے اسے گم صم بیٹھے دیکھ ٹوکا تو وہ سر ہاں میں ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

*****

امان ابھی ابھی اپنی مارننگ واک سے واپس گھر آیا لیکن کمرے میں داخل ہوتے ہی لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

بیڈ کراوں سے ٹیک لگا کر بیٹھی عفرا ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی جیسے وہ اسے گھنٹہ بھر پہلے چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔ مضمحل سی بیڈ کراون سے لگی کسی غیر مری نقطے کو دیکھتی وہ کسی اور ہی جہاں میں پہنچی ہوئی تھی۔۔۔

امان اسکی اس کیفیت سے بہت پریشان تھا۔۔۔وہ جہاں بیٹھی ہوتی گھنٹوں وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی نا جانے کیا کیا سوچتی رہتی۔۔۔

اب بھی وہ فجر کی نماز ادا کر کے بیڈ کراوں سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی جب امان گھر سے نکلا تھا لیکن اب وہ پھر سے ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی تھی۔۔۔

کیا سوچا جا رہا ہے۔۔۔امان نے مسکراتے ہوئے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی اور اسکی پاس ہی بستر ہر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔وہ چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی اور آہستگی سے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

اگر کچھ نہیں سوچا جا رہا تو محترمہ شوہر کو کچھ کھانے پینے کا ہی پوچھ لو۔۔۔ناشتہ ہی کروا دو۔۔۔بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔

وہ بیچارگی سے اسکا دھیان بٹانے کو گویا ہوا۔۔۔

امان خالہ سے کہہ دیں۔۔میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔آپ پلیز تھوڑی دیر میرا سر دبا دیں۔۔۔

وہ منہ کے زاویے بگاڑتی وہیں کسلمندی سے بستر پر دراز ہوئی اور امان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھتی آنکھیں موند گئ۔۔۔

امان لب بھینچے اسے دیکھتا آہستہ آہستہ اسکا سر دبانے لگا۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی وہ تیار ہو کر ناشتہ کر کے عفرا کے لئے ناشتے کی ٹرے لے کر واپس کمرے میں آیا۔۔۔جو ہنوز اب کروٹ کے بل لیٹی ٹکٹکی باندھے کسی غیر مری نقطے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ لو عفرا ناشتہ کرو۔۔۔۔اسنے عفرا کے پاس بیٹھتے ٹرے میز پر رکھی تو وہ ویسے ہی لیٹی اسے دیکھتی رہی۔۔۔

جلدی اٹھو یار مجھے دیر ہو رہی ہے اور تم جانتی ہو کہ تمہیں کھانا کھلائے بنا میں کہیں جاوں گا نہیں۔۔۔

امان کے یوں کہنے پر وہ آہستگی سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

امان نے اسے کھانا کھلا کر میڈیسن دی اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔اسکا رخ اب اپنی بک شلف کی جانب تھا۔۔۔

وہ عفرا کو مزید اس ذہنی پراگندگی کے ساتھ جینے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔

عفرا اب بس کرو مراقبے کرنا یار۔۔۔اب تھوڑا آگے بڑھو۔۔۔اس سے زیادہ میں تمہیں اپنی ذات کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں دوں گا اس لئے اب زرا ایکٹو ہو جاو۔۔۔اور شام تک اس کتاب کا کم از کم ایک چیپٹر تم نے پڑھنا ہے واپس آ کر میں تم سے اسے ڈسکس کروں گا۔۔۔

امان نے ایک انگلش کتاب اسکی جانب بڑھائی جسے عفرا نے کافی دیر کی سوچ بچار کے بعد تھام ہی لیا۔۔۔

اس کے علاوہ تم اپنے لئے اپنی پسند کے مطابق کوئی کورس منتخب کر کے رکھنا واپس آ کر میں تمہارا آنلائن ایڈمیشن کروادوں گا۔۔۔

مجھے تو ویسے بھی وقت ضائع کرنے والے لوگ اچھے نہیں لگتے۔۔۔

حادثے دکھ اور تکلیف ہر کسی کی زندگی میں آتے ہیں لیکن ان سب چیزوں کو بھلا کر اللہ سے بہتری کی امید رکھتے آگے بڑھنا ہی زندگی ہے۔۔۔

اور ویسے بھی آج تمہارے لئے میرے پاس ایک سرپرائز ہے شام تک شاید وہ ڈیلیور ہو جائے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کے تمہیں وہ گفٹ بہت پسند آئے گا۔۔۔۔

وہ اسکے پاس بیٹھا بہت نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔آخر میں وہ مسکرا کر اس پر جھکتا اسکے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑتا اسکا گال تھپتھپا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ اسکے جاتے ہی ایک آنسو عفرا کی آنکھ سے ٹوٹ کر پھسلا۔۔۔اسنے خالی خالی نگاہوں سے ہاتھ میں تھامی کتاب کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

ناجانے کیسے ابھر پائے گی وہ اس صدمے سے جو اسے ہمیشہ ادھ موا کر چھوڑتا تھا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی یہ سب بھلا نہیں پاتی تھی۔۔۔

سوتی تھی تو کسی ننھے سے بچے کے رونے کی آوازیں آتیں اور وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتی۔۔۔

وہ کرب سے آنکھیں میچتی سر ہاتھوں میں تھام کر رہ گئی۔۔

****

صلہ اپنے سسرال واپس آئی تو وہاں کچھ بھی نا بدلہ تھا۔۔۔سب کچھ ہنوز اول روز کی طرح ہی تھا۔۔۔تانیہ واپس اپنے گھر جا چکی تھی۔۔۔لیکن ثانیہ ہنوز وہیں تھی۔۔۔اسکے غالباً واپس جانے کے ارادے ہی نا تھے۔۔۔۔

لیکن اب صلہ ان سب لوگوں کی باتوں کو پس پشت ڈال کر صرف اپنے یوٹیوب چینل کو اپنا سو فیصد دے رہی تھی۔۔۔زندگی کو ایک واضح سمت ملی تو باقی سب چیزیں پھر ثانوی لگنے لگی تھیں۔۔۔

ایک دن اسنے باتوں ہی باتوں میں بالاج سے یوٹیوب چینل بنانے کا مشورہ مانگا لیکن بالاج کے صفاچٹ انکار پر وہ لب بھینچ کر رہ گئ۔۔۔وہ اسے یہ تک نا بتا سکی کہ وہ چینل بنا چکی ہے۔۔۔

آج کل تو وہ ویسے بھی حالات کی ستم ظریفی کے باعث ہر کسی سے کھنچا کھنچا ہی رہتا تھا۔۔ایسے میں وہ اس معاملے کو مزید کھینچنا نہیں چاہتی تھی اس لئے وہ بالاج کو بتانے کا ارادہ بھی نہیں رکھتی تھی کہ اسنے کوئی چینل بنایا بھی ہے یا نہیں۔۔۔

بقول اسکے۔۔۔ابھی تھوڑی نا چینل چل نکلا تھا۔۔۔ابھی تو ایک آگ کا دریا پار کرنا تھا۔۔۔چینل سٹیبلش ہو جاتا تو بالاج کو کنوینس کرنا بھی آسان ہوتا۔۔۔

وہ یہ بات سب سے چھپا گئ تھی۔۔۔

لیکن اس چیز کا اسے ایک بہت بڑا نقصان یہ ہوا تھا کہ وہ سب کے سامنے اپنی ریسپیز شوٹ نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

وہ اس وقت کچن میں جاتی جب سب کھانا کھانے سے فارغ ہو چکے ہوتے اور انکے کچن میں آنے کے کوئی امکان نا ہوتے۔۔۔

بعض اوقات تو ریسپی کے دوران اگر کوئی کچن میں آ جاتا تو وہ اپنا سارا کام وہیں روکتی کوفت سے اس شخص کے کچن سے جانے کا انتظار کرتی کے وہ شخص کچن سے

نکل آئے پھر وہ کہیں ریسپی شوٹ کر پائے۔۔۔اس چکر میں کئی بار اسکی ریسپی جل جاتی تو کئی بار کچی رہ جاتی۔۔

کئی دفعہ تو وہ ریسپی میں اجزا شامل کر رہی ہوتی اور اچانک کچن میں کرن آجاتی جسکی وجہ سے اسے فورا موبائل بند کر کے رکھنا پڑتا۔۔۔۔

اس وقت اسکا جھنجھلاہٹ سے برا حال ہوتا۔۔۔لیکن بھلا ہو ایڈیٹنگ اور ایفیکٹس کا جو اسکی ریسپی کے سبھی عیب چھپا جاتے۔۔۔

ویڈیو کی وائس آوورینگ وہ کمرا بند کر کے موبائل کا مائیکروفون منہ سے لگا کر آہستہ آواز میں کرتی۔۔۔ایک ڈر جو ہمہ وقت اسکے دل میں جاگتا رہتا وہ چاہ کر بھی اسکا کوئی علاج نہیں ڈھونڈ پا رہی تھی۔۔۔

ان سب چیزوں کے علاوہ اپنا سو فیصد چینل کو دینے کے بعد بھی رزلٹ صفر تھا ۔۔۔کئی دفعہ وہ بہت بری طرح دلبرداشتہ ہو کر سب چھوڑنے کا سوچتی مگر پھر اپنے حالات کا سوچتی دوبارہ سے کمر کس کر میدان میں کود تی کہ اسکے سوا چارا بھی کوئی نا تھا۔۔۔

کبھی نا کبھی تو کامیاب ہوتی ہی نا۔۔۔۔

آج بھی وہ ماں کی باتوں پر عمل پیرا ہوتی ساس کے لئے کھیر بنا کر انکے کمرے میں گئ۔۔۔اب وہ محبت اور خدمت گزاری سے ہی ان سب کے دل اپنی طرف سے صاف کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

لیکن اس کے بعد جو اسکے ساتھ ہوا وہ سوچ کر بھی صلہ کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے۔۔۔

*****

تائی جان یہ میں نے بالخصوص آپکے لئے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے۔۔۔

تائی جان اپنے کمرے میں بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھیں۔۔۔جب صلہ مصالحت آمیز مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہاتھوں میں کھیر کی پلیٹ سلیقے سے ٹرے میں رکھے تائی جان کے پاس آئی۔۔۔

اسکی اس پیش قدمی پر ناہید بیگم کے ماتھے پر بل پڑے اور وہ ترچھی نگاہوں سے سے دیکھتیں سیدھی ہو کر بیٹھیں۔۔۔

کھا کر بتائیں نا تائی جان کہ کیسی بنی ہے۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی انکے پاس بیٹھی جب ثانیہ آندھی طوفان بنی کمرے میں داخل ہوئی اور نہایت غصے میں صلہ کی جانب بڑھی اور ایک ہی جھٹکے میں ہاتھ مار کر اسکے ہاتھوں میں تھامی ٹرے زمین بوس کی۔۔۔

ٹھاہ کی آواز کیساتھ کانچ کی پلیٹ زمین بوس ہوتی ہی جابجا کرچیوں میں بٹی۔۔

جبکہ صلہ صدمے سے گنگ جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوتی پھٹی پھٹی نگاہوں سے کبھی کرچیوں میں بٹی پلیٹ تو کبھی ثانیہ کا غصے سے لال بھبھوکا ہوا چہرا دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم اتنی اچھی ہمیں بھولی نہیں ہو جو ٹرے سجا سجا کر لا رہی ہو۔۔۔ نجانے ماں کے گھر سے کیا لائی ہو جو ہمیں کھلانا چاہتی ہوں۔۔۔

تمہاری ماں تو سب سے بڑی جادوگرنی ہے۔۔۔ نا جانے کونسے تعویز گھول گھول کر پلانا چاہتی ہو ہمیں۔۔۔

تمہیں شرم حیا غیرت نا آئی میری ماں کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے۔۔۔

گھٹیا بے غیرت انسان۔۔۔

اسکے بعد ثانیہ نے غصے سے منہ کھولا تو نا جانے کیا کیا کہتی چلی گئ۔۔۔ جبکہ صلہ تو بے یقینی سے اسکے منہ سے نکلتے نشتروں کو سن رہی تھی جو براہ راست اسکا دل چھلنی کرتے جا رہے تھے۔۔

اس لڑکی کو اسکی پر خلوص نیت میں بھی کھوٹ دکھ رہا تھا۔۔۔

اسکی شعلے اگلی زبان کے نتیجے میں ہر لمحے صلہ کی رنگت زرد پڑتی جا رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔۔

اب ثانیہ کرن اور ناہید بیگم اکھٹی میدان میں کودیں تھیں وہ اس سے زیادہ اسکی ماں کو رگیڈ رہی تھیں اسے ان ان القابات سے نوازا جارہا تھا کہ صلہ کو اپنا دل پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

وہ سائیں سائیں کرتے دماغ کیساتھ ان سب کو خود پر حاوی ہوتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

آج تو اس میں اپنا یا ماں کا دفاع کرنے کی بھی ہمت نا تھی۔۔۔

وہ تو ماں کے کہنے ہر تعلقات استوار کرنے آئی تھی۔۔۔

محبت سے خدمت گزاری سے انکا دل جیتنے آئی تھی۔۔۔

بات کرتے ثانیہ نے اسکی بازو پکڑ کر اسے جھنجھورا تھا۔۔۔

صلہ کے ماتھے پر پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔۔اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔دماغ سن ہو رہا تھا۔۔۔اسے ان سب کے ہلتے منہ تو دکھائی دے رہے تھے لیکن اسے لگ رہا تھا وہ جیسے قوت سماعت سے محروم ہو رہی ہو۔۔۔وہ انہیں سن نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اسکی برداشت کی حد بس یہیں تک تھی۔۔۔ تبھی وہ تیورا کر پورے قد سے زمین بوس ہوئی۔۔۔اسے لگا کہ اسکے جسم سے گویا روح پرواز ہو رہی ہو۔۔۔

آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اندھیرا ہر جانب چھا گیا۔۔۔

****

امان کے جانے کے بعد بھی عفرا ہنوز اسی حالت میں لیٹی خاموش آنسو بہا رہی تھی۔۔۔اسے ایسے لیٹے نا جانے کتنا وقت ہو گیا وہ نہیں جانتی تھی جب میسج کی بپ پر ہوش میں آئی۔۔

وہ کسلمندی سے اٹھ کر بیڈ کراوں سے ٹیک لگا گئی۔۔۔

اسکے ایک ایک انداز سے بیزاری چھلک رہی تھی۔۔

شام میں گھر لوٹوں تو مجھے میری بیوی فریش اور اچھے سے تیار ملنی چاہیے۔۔۔

Its a request princess...

وہ التجائیہ میسج پڑھ کر آنسو ایک مرتبہ پھر سے آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔۔۔

صحیح کہہ رہا تھا وہ۔۔۔اپنے غم میں ڈوب کر وہ مزید اپنے شوہر کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔نقصان تو امان کا بھی ہوا تھا نا۔۔ لیکن وہ کیسے ہمت سے سب سہتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔اب اسکا بھی فرض بنتا تھا کہ اتنے باہمت شخص کی ہمراہی میں تھوڑی تو ہمت دکھاتی۔۔۔

امان کا کیا قصور تھا جو وہ اپنی اولاد کو کھونے کے غم کیساتھ ساتھ بیوی کی بھی پژمردہ حالت کو دیکھتا۔۔۔ہمت تو اسے دکھانی ہی تھی۔۔

وہ اپنے آنسو رگڑ کر صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ایک نظر شیشے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھا۔۔۔

متورم سوجی آنکھیں۔۔۔الجھے بال شکن آلود لباس۔۔۔خود کو دیکھ کر اسے جی بھر کر خود پر افسوس ہوا۔۔۔

اسنے الماری کھول کر اپنا ایک لباس نکالا اور واش روم کی جانب بڑھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر دوسرا لباس زیب تن کرتی واپس کمرے میں ائی۔۔۔

گیلے بالوں کو اسنے سلجھا کر پشت پر کھلا ہی رہنے دیا۔۔چہرے پر ہلکی سی فاونڈیشن لگا کر اسنے لائٹ سی لپسٹک لگائی اور شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔۔۔

اب کی بار وہ پہلے کی نسبت کافی بہتر تھی۔۔۔خود کو یوں فریش فریش سا دیکھ کر وہ کافی اچھا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اپنی تیاری سے مطمئین ہو کر اسنے باہر کا رخ کیا۔۔۔

خالہ اسے یوں دیکھ کر کافی خوش تھیں۔۔۔کافی دیر تک وہ خالہ کے پاس بیٹھی ان سے باتیں کرتی رہی۔۔۔پھر منیبہ کو بھی لائن پر لے لیا۔۔۔

کافی دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ کافی ہلکی پھلکی ہو گئ تھی۔۔۔

دماغ ایک ہی بات سے ہٹا تھا تو غم کچھ کم لگنے لگا تھا۔۔۔

کچھ دیر وہاں ٹھہر کر پھر وہ اپنے کمرے میں آ گئ۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی پہلی نظر بیڈ ہر پڑی اس کتاب پر پڑی جو صبح امان اسے دے کر گیا تھا۔۔۔اسنے اداسی سے مسکراتے ہوئے وہ کتاب وہاں سے اٹھائی اور امان کے ہی سٹڈی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئ۔۔۔

سب سے پہلے اسنے جرنل اور بالپوائنٹ اٹھا کر سبھی ٹینسسز کو ایک نظر دیکھا اور اللہ کا نام لے کر کتاب پڑھنا شروع کر دی۔۔۔

پہلا صفحہ پڑھتے ہی سر میں درد شروع ہو گیا۔۔۔وہ شروع کے صفحے پر ہی خاصی بور ہو گئ۔۔۔

اللہ ہی ہے آپکا امان۔۔پتہ نہیں کیا ملتا ہے آپکو یہ کتابیں پڑھ کر۔۔۔

اسنے منہ بسور کر اگلا صفحہ کھولا۔۔۔

لیکن جیسے جیسے وہ پڑھ رہی تھی اسے سب سمجھ آنے لگا۔۔۔ان سب واقعات میں ایک تسلسل جڑا اور اسکی دلچسپی خود بخود ہی اس کتاب میں بڑھنے لگی۔۔

اچھی خاصی انفورمیٹو کتاب تھی۔۔۔وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسے پڑھنے لگی۔۔۔پڑھتے پڑھتے کیسے دو گھنٹے گزرے اسے احساس ہی نا ہوا۔۔۔احساس تو تب ہوا جب بیٹھے بیٹھے اسکی کمر درد کرنے لگی تو وہ چونک کر سیدھی ہو کر کتاب میں بک مارر رکھتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

اتنی بھی بور نہیں ہی یہ کتاب۔۔۔انشااللہ میں اسے مکمل ضرور کروں گی۔۔۔وہ منہ ہی منہ بڑبڑا کر کچھ دیر آرام کرنے کے ارادے سے بستر ہر جا کر لیٹی۔۔

دوبارہ اسکی آنکھ شام چار بجے کے قریب کھلی۔۔۔

اٹھتے ہی وہ چائے بنانے کے ارادے سے باہر نکلی۔۔۔

خالہ کچن میں ہی تھیں۔۔۔وہ زبردستی خالہ کو کچن سے نکال کر خود چائے بنانے لگی۔۔۔

خالہ اسے اپنے پرانے روپ میں آتا دیکھ خوش تھیں۔۔۔

وہ چائے بنا کر کچن سے نکلی ہی تھی کے امان بھی گھر آگیا۔۔۔

اسے یوں ماں کے ساتھ مسکرا کر چائے پیتا دیکھ وہ دروازے پر ہی ٹھٹھک کر رکا۔۔۔اسے یوں دیکھ کر اندر کہیں سکون کی لہریں سراہت کی تھیں۔۔

ارے امان آج آپ جلدی گھر آگئے۔۔۔اسکی نظر بھی دروازے میں ایستادہ امان پر پڑی تو مسکرا کر گویا ہوئی۔۔۔

ہاں دراصل کام تھا کچھ۔۔۔ محترمہ مجھے بھی چائے پلا دیں۔۔۔اتنے دنوں سے تو آپ مراقبہ کرتی ہوئی شوہر کو نظرانداز ہی کر رہی ہیں۔۔آج اگر ہمیں آپکو باہر دیکھنے کا شرف مل ہی گیا ہے تو تھوڑی مزید کرم نوازی کر دیں۔۔۔۔

وہ اسے چھیڑتا ہوا اماں کے پاس ہی کرسی کھینچ کر بیٹھا۔۔۔

خالہ یہ محترم امان صاحب آ کہاں سے رہے ہیں۔۔غالباً اپنی ورک پلیس سے نا۔۔۔

اور یہ کام کیا کرتے ہیں بھلا۔۔۔میرے خیال سے چائے کا ہی۔۔۔

وہ کہنی میز پر رکھے تھوڑی تلے ہاتھ رکھتی شرہر سے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

تو یہ وہاں سے چائے پی کے ہی کیوں نہیں آئے۔۔۔بڑے کنجوس ہیں یہ۔۔۔اپنی

بچت کر رہے ہیں۔۔

اچھا جی۔۔۔دراصل یہ بات نہیں۔۔۔بات یہ ہے کہ مجھے اپنی بیوی کے

خوبصورت سے ہاتھوں سے مزیدار سے چائے پینی تھی۔۔۔وہ عفرا کے اس انداز

سے محظوظ ہوتا اسکا کومل ہاتھ تھام کر اسے آنکھ مارتا گویا ہوا۔۔۔

عفرا نے خالہ کے سامنے اسکی اس حرکت ہر سٹپٹا کر ہاتھ پیچھے کھینچا۔۔۔

دیکھ رہی ہیں خالہ اپنے صاحبزادے کو۔۔۔آپکے سامنے بھی ٹھرک جھاڑنے سے

باز نہیں آ رہے۔۔۔عفرا تاسف سے نفی میں سر ہلاتی خالہ سے شکایتی انداز میں گویا

ہوئی۔۔

جبکہ امان کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔۔

خالہ ان دونوں کو یوں دیکھ کر مسکرا دیں۔۔۔وہ دل سے انکی حقیقی خوشیوں کے

لئے دعا گو تھیں۔۔۔جبکہ عفرا امان کو گھورتی پاوں پٹخ کر کچن میں اسکے لئے چائے

بنانے چلے گئ۔۔۔

تبھی دروازے پر گھنٹی بجی لیکن وہ ہنوز کچن میں اپنے کام میں مصروف رہی کے جب باہر امان موجود ہے تو وہ خود ہی دیکھ لے گا۔۔۔

چائے بنا کر وہ واپس کمرے میں گی تو امان ہاتھ میں پارسل تھامے کھڑا تھا۔۔۔

یہ کیا ہے امان۔۔۔اسنے امان کی چائے کا کپ سٹڈی ٹیبل پر رکھا تو امان نے وہ پارسل اسکی جانب بڑھایا۔۔۔

خود ہی دیکھ لو۔۔۔وہ وہیں کرسی گھسیٹ کر بیٹھتا چائے کی چسکیاں لینے لگا۔۔۔جبکہ عفرا الجھی سی

بیڈ پر بیٹھ کر پارسل کھولنے لگی۔۔۔

امان چائے پیتا عفرا کے چہرے کا ایک ایک تاثر نوٹ کر رہا تھا۔۔

پارسل کھول کر اسنے ڈبے کا ڈھکن اتارا تو عفرا حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھتی نم آنکھوں سے امان کو دیکھنے لگی۔۔۔

یہ کب ہوا امان۔۔۔اسکی حیرت زدہ آواز ابھری۔۔۔کیا وہ پچھلے دنوں اتنی ہی بے خبر رہی تھی کہ وہ یہ سب محسوس ہی نا کر سکی۔۔۔

اسنے نم آنکھوں سے امان کی جانب دیکھا جو لاپرواہی سے کندھے اچکا کر رہ گیا۔۔۔

*****

بالاج آج جلدی گھر آگیا تھا۔۔۔آج اوورٹائم کی شفٹ نہیں لگی تھی اسی لئے وہ زرا پر سکون سا تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر اپنے پورشن میں آیا۔۔۔لیکن دروازے پر ہی اسے ٹھٹھک کر رکنا پڑا۔۔۔کیونکہ سامنے ہی صلہ کا بے جان ہوتا وجود زمین بوس ہوا پڑا تھا۔۔۔جبکہ اسکے پاس ہی ناہید بیگم کرن اور ثانیہ پریشان سی کھڑی تھیں۔۔۔

وہ تڑپ کر چیختا ہوا اسکی جانب بڑھا اور اسکا رخ سیدھا کر کے اسکا چہرا تھپتھپا کر اسے ہوش میں لانے کی اپنی سی کوشیش کرنے لگا۔۔۔

کھڑی میری شکل کیا دیکھ رہی ہو اندر سے پانی لے کر آو۔۔۔

وہ حواس باختہ سا پاس کھڑی کرن پر چلایا تو وہ بھی بوکھلائی سی سرپٹ کچن کی جانب بھاگی۔۔۔

بالاج کبھی اسکا چہرا تھپتھپاتا تو کبھی اسکے ہاتھ رگڑتا۔۔۔

دفعتاً کرن پانی کا گلاس لے کر آئی تو اسنے پے در پے کئی چھینٹے اسکے منہ پر مارے لیکن بے سود۔۔۔وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔

اب حقیقی تشویش سے بالاج کے ہاتھ پاوں پھولنے لگے تھے۔۔

اسے یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نا تھی کہ یہاں کیا ہوا ہے کیونکہ اپنے گھر کے کشیدہ حالات وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

اگر اسے کچھ بھی ہوا نا تو اینٹ سے اینٹ بجا ڈالوں گا یہاں۔۔۔وہ خونخوار نگاہوں سے ان تینوں کو دیکھتا انگلی اٹھا کر بھسم کر ڈالنے والے انداز میں کہتا صلہ کو اٹھا کر باہر کو بھاگا۔۔۔

بہت دیر بعد ان تینوں نے آج بالاج میں پرانے جنونی بالاج کی جھلک دیکھی تھی۔۔ورنہ اب تو حالات کی چکی میں پستے وہ محض کام کا ہی ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔

*****

ہسپتال کے کمرے میں صلہ ہوش و حواس سے بیگانہ لیٹی ہوئی تھی جبکہ دائیں ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی۔۔۔وہ اسکے بیڈ کے پاس ہی کرسی پر بیٹھا کہنی کرسی کی ہتھی پر ٹکائے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہونٹوں پر رکھے سرخ ہوتی نگاہوں سے یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔کہ دفعتاً سوچ کی کنوس پر کچھ دیر پہلے کا منظر ابھرنے لگا۔۔۔وہ وائٹ ٹائلز سے مزیں ڈاکٹر کے کیبن میں ڈاکٹر کے سامنے براجمان تھا۔۔۔

جبکہ وہ ڈاکٹر دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کئے انہیں میز پر رکھے پروفیشنل انداز میں اسے کہہ رہی تھی۔۔۔

دیکھیں مسٹر بالاج آپ کی مسز کی پریگننینسی میں بہت کمپلیکیشنز ہیں۔۔۔یہ ضرورت سے زیادہ ہی کمزور ہیں نیز یہ شدید قسم کے ذہنی دباو کا شکار ہیں۔۔۔

اگر مزید انکی ایسی ہی حالت رہی تو ماں اور بچے دونون کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔

انہیں پراپر ڈائٹ کی ضرورت ہے اور انہیں ایک اچھا ماحول فراہم کریں۔۔۔زیادہ سے زیادہ انہیں پر سکون رکھیں۔۔۔کوشیش کریں کے کوئی ایسی بات نا ہو جسکی یہ ٹینشن لیں۔۔۔ورنہ بصورت دیگر آپکو کوئی بڑا نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔۔۔۔

منظر تحلیل ہوا تھا اور وہ واپس اسی کمرے میں صلہ کے سامنے بیٹھا مسلسل صلہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ وہ کیسے اسکے لئے کوئی بہتر اقدام اٹھا سکے گا۔۔۔۔

کیونکہ ایک بات تو طے تھی کے وہ صلہ یا اس بچے کی زندگی کیساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

گھر کے حالات اسکے سامنے تھے۔۔۔ان سے تو یہ توقع کرنا بھی عبث تھا کہ وہ صلہ کے لئے گھر میں کوئی اچھا ماحول پیدا کریں گی۔۔۔نیز فلحال الگ رہائش کا انتظام کرنے کی اسکی جیب اجازت نہیں دے رہی تھی۔۔۔وہ بہت پریشانی سے ماتھا مسلتا مسلسل اسی بارے میں سوچ رہا تھا کہ دفعتاً صلہ کے کراہنے کی آواز سن کی ہال میں لوٹتا فوراً اسے اٹھ کر اسکی جانب جھکا۔۔۔

******

تم ٹھیک تو ہو نا صلہ۔۔۔کچھ چاہیے کیا تمہیں۔۔۔۔

بالاج اس اس پر جھکا اسکا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامے محبت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

خاموش آنسو لکیروں کی مانند صلہ کی آنکھوں سے بہتے کنپٹیوں کی جانب بہنے لگے۔۔۔وہ بے بسی سے بالاج کی جانب دیکھتی رہی۔۔۔

تمہیں پتہ ہے بالاج ثانیہ نے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ سسکی بھرتی مزید کچھ کہتی بالاج نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے کچھ بھی بولنے سے روکا۔۔۔

جو بھی ہوا صلہ میں اسکے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔اس واقع کو دماغ سے جھٹک دو۔۔۔فلحال مجھ سے صرف ہماری بات کرو۔۔۔اپنی۔۔۔میری۔۔۔ہمارے بے بی کی اور بس۔۔۔

مجھ پر یقین رکھو صلہ۔۔۔میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔تم صرف اپنا خیال رکھو اور ہمارے بے بی کا۔۔۔باقی ہر طرح کی ٹینشن کو دماغ سے نکال دو۔۔۔

پھر وہ کتنی ہی دیر اسکے پاس بیٹھا اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا اس سے باتیں کرتا رہا۔۔۔صلہ کو آج عرصے بعد اس میں پرانے بالاج کی جھلک دکھائی دی۔۔۔

اسکی ڈرپ ختم ہوئی تو وہ اسے لئے ہسپتال سے باہر نکلا۔۔۔وہ رات انہوں نے بھرپور طریقے سے انجوائے کی۔۔۔پہلے دونوں نے اکھٹے باہر لنچ کیا اور پھر آئسکریم کھائی۔۔۔

دیر رات کہیں جا کر وہ گھر پہنچے۔۔اس بیچ وہ صلہ کے ذہن سے اس واقعہ کے نقش مٹا پانے میں کامیاب رہا تھا۔۔۔وہ کافی اچھے موڈ کے ساتھ اسکے ساتھ واپس گھر آئی تھی۔۔۔

بالاج ایک فیصلے پر پہنچ چکا تھا وہ جانتا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔۔۔اور ایک فیصلہ تو صلہ بھی کر چکی تھی کہ اسکے باپ کی توبہ جو وہ دوبارہ ان عقل کے اندھے لوگوں کی طرف مصالحت کے تحت پیش قدمی کرے تو۔۔۔

*****

عفرا ہنوز بے یقینی سے اس پارسل کی جانب دیکھ رہی تھی اور امان اسکی جانب۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے عفرا کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری اور وہ کھل کر ہس دی۔۔

امان مجھے اس کے بارے میں پتہ ہی نا چل سکا۔۔۔اسنے بڑے پیار سے چمکتے ہوئے اس سلور پلے بٹن پر ہاتھ پھیرا جس پر لکھا تھا

Presented to

C A Chai walla

For passing 100000 subscribers

YouTube....

یہ سلور پلے بٹن امان کو یوٹیوب کی جانب سے ایک لاکھ سبسکرائبرز مکمل ہونے کی خوشی میں بھیجا گیا تھا۔۔۔

امان ایک لاکھ سبسکرائبرز کیسے ہوئے۔۔۔وہ بے یقینی سے خوش ہوتی گویا ہوئی۔۔۔

محترمہ آپ نے میری کامیابی کے دن مس کر دیئے نا۔۔۔میری اس ویڈیو کے بعد بیک ٹو بیک تین ویڈیوز مزید وائرل ہوئی ہیں جسکی وجہ سے میرا سبسکرائبرز کا کرائٹیریا مکمل ہو گیا۔۔وہ مضنوعی تاسف سے سر نفی میں ہلاتا گویا ہوا۔۔۔

سو سوری امان۔۔۔لیکن جو گزر گیا سو گزر گیا۔۔۔ہم اسی چیز کو سیلبرہٹ کریں گے۔۔۔وہ لمحوں میں اپنے پرانے نٹ کھٹ روپ میں واپس آتی بیڈ سے اٹھی اور اماں کا گال زور سے کھینچ کر مسکرا کر گویا ہوئی۔۔۔

امان اسے اس فیز سے باہر نکلتا دیکھ خوش تھا۔۔۔لیکن اسے خوش اپنے آپ میں مگن دیکھ اسکی آنکھیں نم ہوا ٹھیں۔۔۔ابھی تو ایک بڑی سچائی عفرا سے ابھی تک چھپی تھی۔۔۔نا جانے جس روز اس سچ سے پردہ اٹھتا تو عفرا کا کیا رد عمل ہوتا۔۔۔

اسے ہم یہاں لگائیں گے۔۔عفرا نے امان کی کرسی کے پیچھے موجود دیوار پر بنی بک شلف پر جگہ بنا کر اسے رکھا۔۔۔یہاں سے یہ دیوار اسکی ہر ویڈیو کا بیک گراونڈ ہوتی تھی۔۔۔

اب آپ ہمیں کیک کھلائیں گے اور اچھا سا ڈنر کروائیں گے۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی اسکے سامنے آئی۔۔۔

ہمم۔۔کیک تو میں منگوالیتا ہوں لیکن ڈنر کے لئے کل کا وقت رکھ لیتے ہیں۔۔۔ دراصل ابھی میں کچھ مصروف ہوں۔۔۔

کل میرے لئے ایک بہت بڑا دن ہے۔۔۔بزنس گرو کرنے کے لئے جو سٹریٹجی میں نے بنائی ہے وہ کل مدرڈے کے حوالے سے ہے۔۔۔اس لئے ابھی اسکے لئے میں نے بہت سی تیاری کرنی ہے۔۔۔

تو کل رات دعا کرنا کہ میں جلدی فری ہو جاوں پھر کل ڈنر پر چلیں گے۔۔۔اور کل کے دن کے حوالے سے میرے لئے ڈھیر ساری دعائیں کرنا عفرا کہ کل میری نئی سٹریٹجی کامیاب رہے۔۔۔

امان کے سنجیدگی سے کہنے پر عفرا بھی غور سے اسکی بات سننے لگی۔۔۔

آپ فکر مت کریں امان انشااللہ آپکا کل کا دن بہت کامیاب رہے گا۔۔۔

میں یہ خوش خبری خالہ کو بتا کر آتی ہوں آپ تب تک کیک منگوائیں اور پزا بھی۔۔۔وہ فرمائش کرتی مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی جبکہ امان پیچھے مسکراتا ہوا آرڈر دینے لگا۔۔۔۔

*****

صبح بالاج آفس جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔۔جب شاور لے کر واش روم سے نکلا اور صلہ کو کمرے میں موجود نا پا کر اسکے ماتھے پر جابجا شکنوں کا جال ابھرا۔۔۔

وہ دندناتا ہوا صلہ کی تلاش میں کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ماں اور ثانیہ باہر لاونج میں ہی بیٹھیں تھیں۔۔۔جبکہ کرن غالباً کالج جا چکی تھی۔۔۔

صلہ۔۔۔صلہ۔۔صلہ۔۔۔کہاں ہو۔۔۔فوراً یہاں آو۔۔۔وہ اسے پورے گھر میں ڈھونڈنے کا ارادا ترک کر تا لاونج میں ہی کھڑا ہو کر ڈھارا۔۔۔

حسب سابق اسکی ڈھار سن کر وہ کچن سے ہاتھ صاف کرتی ہانپتی کانپتی باہر نکلی۔۔۔

کیا ہوا بالاج۔۔۔

کیا کر رہی ہو تم وہاں۔۔۔وہ غیض و غضب لئے گویا ہوا۔۔۔

تمہارے لئے ناشتہ۔۔۔

کیا میں نے تمہیں ناشتہ بنانے کو بولا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی وہ ایک مرتبہ پھر ڈھارا۔۔

ڈاکٹر نے تمہیں ریسٹ کرنے کا بولا ہے کیا تمہیں اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔

میں ناشتہ باہر سے کرلوں گا۔۔۔اور خبردار۔۔۔خبردار اجو تم نے کسی بھی کام کو ہاتھ لگایا تو۔۔۔

وہ انگلی اٹھا کر صلہ کو وارن کرتا گویا ہوا پر درحقیقت یہ باتیں وہ سنا کسی اور کو رہا تھا۔۔۔

ثانیہ نے اسکی بات سن کر نخوت سے ناک پر سے مکھی اڑائی۔۔۔البتہ اسکا جارحانہ انداز دیکھتے کسی بھی بات میں مداخلت کرنے سے گریز ہی کیا۔۔۔

اور ہاں تم بھی تیار ہو جاو۔۔۔میں جاتا ہوا تمہیں چچی کے پاس چھوڑ جاوں گا اور رات میں آتا ہوا واپس لے آوں گا۔۔۔

جب تک بے بی ہو نہیں جاتا تم روز ایسا ہی کرو گی۔۔۔بعد کا بعد میں دیکھیں گے۔۔۔اب فوراً کمرے میں پہنچو۔۔۔اب کی بار اسکے لہجے میں سختی نا تھی۔۔۔

فلحال اسے اس مسلے کا اور صلہ کو اس ماحول سے دور رکھنے کا یہ ہی طریقہ درست لگا تھا۔۔۔

اسکی بات سن کر صلہ سرعت سے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

ہنہہ۔۔۔رن مرید۔۔۔ماں نے غصے سے سر جھٹکا۔۔۔اس ناہجار کا بس نہیں چلتا کہ بیوی کے پاوں دھو کر ہی پینا شروع کر دے۔۔۔

ماں یہ نئے نئے تعویزوں کا اثر ہیں۔۔۔دونوں ماں بیٹیاں پکی جادو گرنیاں ہیں۔۔۔

اندر جاتے یہ الفاظ صلہ کے کانوں میں پڑے تھے اور وہ لب بھینچ کر رہ گئ۔۔۔اس گھر میں کوئی اسکی جان کبھی نہیں بخشنے والا تھا چاہیے وہ پھر مر ہی کیوں ماجاتی۔۔۔ اسنے کرب سے سوچا۔۔۔

***!!!

آج کا دن امان کے لئے بہت خاص تھا۔۔۔بہت بہت خاص۔۔۔آج کے دن کے حوالے سے تیاریاں وہ کئ دنوں سے کر رہا تھا۔۔۔آج وہ ایک نئے جوش نئے جذبے اور بھرپور انرجی سے اٹھا تھا۔۔آج اسے اپنا سو فیصد دینا تھا۔۔بنا نتائج کی پرواہ کئے۔۔۔۔

وہ پرامید تھا کہ آج کا دن یقیناً کافی اچھا رہنے والا تھا۔۔۔

اسنے صبح فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اللہ کے حضور گڑگڑا کر اپنی کامیابی کے لئے دعا کی۔۔۔آج اسے صبح ہی صبح اپنی ورک پلیس پر جانا تھا تو اسنے آج محض دس منٹ

کی مارننگ واک لی۔۔۔روٹین توڑنے کے وہ حق میں نا تھا۔۔اس لئے جلد ہی گھر واپس پہنچا۔۔۔ابھی آسمان پر ملگجا سا اندھیرا ہی تھا۔۔۔

بعجلت تیار ہو کر وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا جب عفرا نے اسے دیکھ کر بے ساختہ ماشااللہ کہا۔۔۔

سفید کلف لگے کرتا شلوار پر بازو کہنیوں تک فولڈ کئے بال اچھے سے سیٹ کئے وہ عفرا کو اپنے دل کے بہت قریب لگا۔۔۔

ایسی روبدار اور پر کشیش اسکی پرسنیلٹی تھی اور سے بات کرنے کا انداز اور خوش اخلاقی خود بخود لوگوں کو اسکی طرف کھینچتی تھی۔۔۔۔

تیار ہو کر وہ اسکے سامنے آیا۔۔۔آج مجھے بہت ساری دعاوں کی ضرورت ہے پرنسیس۔۔۔وہ پرجوش سا مسکراتا ہوا گویا ہوا۔۔۔

میری سبھی دعائیں آپکے ساتھ ہیں امان۔۔۔انشااللہ کامیابی آپکے قدم چومے گی۔۔۔عفرا کے مسکرا کر کہنے پر امان اسے لئے باہر آیا اور ماں سے مل کر ان سے ڈھیروں دعائیں لیتا گھر سے نکلا۔۔۔۔

*****

امان روڈ کنارے واقع اپنی دکان کے باہر کھڑا کھڑا تھا۔۔۔جسکے اوپر موٹے الفاظ میں سی اے چائے والا لکھا تھا۔۔۔

آج بلخصوص دکان سے باہر چائے کے لئے کاونٹر رکھا گیا تھا جسکے پاس بہت سے کپ اور ٹرے پڑیں تھیں۔۔۔

آج کے دن کے حوالے سے اسنے دس لوگوں کو ایک دن کے لئے اپنے ساتھ ہائیر کیا تھا تاکہ آج سارے کام نظم وضبط سے ہو سکیں۔۔۔اب وہ وہیں کھڑا ان لڑکوں کو کام کرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔کچھ وہاں روڈ پر دور تک کرسیاں سیٹ کر رہے تھے۔۔۔ جبکہ کچھ لڑکے ایک طرف بڑے بڑے بینرز لگا رہے تھے۔۔۔

آج کے حوالے سے اسنے بزنس کو ایک ٹرینینگ پوائنٹ دینے کے لئے بہت بڑی انوسٹمنٹ کی تھی اور اب وہ دعا گو ہی تھا کہ آج کی سٹریٹجی کامیاب رہتی۔۔۔

وہ لوگ ایک بینر لگا چکے تو امان نے انہیں دوسرا بینر اٹھا کر پکڑایا اور خود کھڑا ہو کر وہ بینر دیکھنے لگا جس پر موٹا موٹا کندا تھا۔۔

آج مدر ڈے کے موقع پر شہر کی سبھی ماوں کو نظرانہ عقیدت پیش کرتے سی اے چائے والا کی طرف سے فری چائے پلائی جائے گی۔۔۔۔

وہ اب اپنی تیاریوں سے مطمیئن تھا۔۔۔اسی چیز کو اسنے اپنے سبھی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز یوٹیوب انسٹا فیسبک ٹیوٹر اور لنک انڈ پر بھی پروموٹ کیا تھا۔۔۔جیسے جیسے دن شروع ہو رہا تھا اور جیسے جیسے لوگوں کو اس چیز کے بارے میں پتہ چل رہا تھا سب لوگ وہاں جوک در جوک اکھٹے ہونے لگے۔۔۔

امان نے مسکراتے ہوئے چولہے میں آگ جلائی اور پوری تندہی سے اپنا کام کرنے لگا۔۔۔

بڑے دیگچے میں چائے بناتے وہ ینگ ایجڈ اور بوڑھی ہر طرح کی ماوں کو دیکھتا پے در پے چائے کپوں میں انڈیل رہا تھا جسے اسکے رکھے لڑکے بڑے سلیقے سے ٹرے میں رکھے نہایت عزت سے ان ماوں کو پیش کر رہے تھے۔۔۔

ایک لڑکا ایک ایک منٹ کی اپڈیٹ اسکے سوشل اکاونٹس پر اپلوڈ کر رہا تھا جسے بڑی تیزی سے شیئر کیا جا رہا تھا۔۔۔

تب اس وقت دو ہیش ٹیگ بڑی تیزی سے چل رہے تھے

ہیش ٹیگ سی اے چائے والا

ہیش ٹیگ فری چائے فور مدرز۔۔۔

وہاں آئے کئی لوگ امان کے ساتھ تصویریں بناتے اس ہیش ٹیگ کے ساتھ انہیں اپنے اپنے اکاونٹس پر اپلوڈ کر رہے تھے۔۔۔

عمر رسیدہ مائیں اسکے ساتھ تصویریں بنا تیں اسے ڈھیروں دعاوں سے نواز رہی تھیں۔۔۔ جیسے جیسے دوپہر اور پھر شام ہو رہی تھی لوگ اس آفر سے آگاہی حاصل کرتے جوک در جوک وہاں امڈ رہے تھے۔۔۔

وہ آج کے دن کا ٹاپ ٹرینڈ نگ ٹاپک بن گیا تھا جسے خوب خوب پزیرائی مل رہی تھی۔۔۔

آج اس جگہ سے ہجوم چھٹ کے نادے رہا تھا۔۔۔

امان ایک پل کو اپنی جگہ سے ہٹنے کو تیار نا تھا۔۔۔اسی چکر میں وہ اپنا لنچ تک گول کر چکا تھا۔۔۔ صبح سے اسنے ناشتہ کیا تھا اور اب شام کے سائے گہرے ہونے لگے تھے۔۔۔اس بیچ اسنے محض نماز کا وقفہ لیا تھا اور تب بھی اسکے رکھے لڑکوں نے چائے بنانا بند نہیں کی تھی۔۔۔وہ اپنے کام کو لے کر اتنا ہی مخلص تھا۔۔۔وہ صبح سے اسی جگہ پر کھڑا تھا۔۔۔دو ڑین تو سکے ہائر کئے لڑکوں کی بھی لگی تھیں جو پھر کی کی مانند یہاں سے وہاں بھاگ رہے تھے۔۔ کبھی لوگوں کو چائے صرف کرتے تو کبھی برتن دھو دھو کر امان کے پاس لا کر رکھتے۔۔۔

امان کی چیزیں ختم ہونے لگی تھیں۔۔۔جسے وہ بروقت ان لڑکوں سے بار بار منگوا رہا تھا۔۔۔

رات کے نو بجے بھی وہاں اتنا ہی رش تھا۔۔۔

عفرا گھر میں بیٹھی ہر لمحہ وائرل ہوتے اسکے ہیش ٹیگز کو دیکھ رہی تھی جہاں پر امان کی مختلف لوگوں کے ساتھ مختلف تصویریں تھیں۔۔۔

کہیں وہ مسکراتا پوا چائے بنا رہا تھا تو کہیں کوئی مائیں اسے پیار دیتیں اسکے ماتھے کا بوسہ لے رہی تھیں۔۔۔

رات کے گیارہ بجے تھکن سے چور امان نے وہاں کلوزنگ کا بورڈ لگایا تھا۔۔۔

آج کا دن اسکی توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا تھا۔۔۔اس واقع نے اسے بہت وائرل کر دیا تھا جتنی پبلیسٹی وہ ایک سال میں حاصل نا کر پایا تھا وہ اسے آج ایک دن میں مل گئی تھی۔۔۔

ہر طرف سی اے چائے والا کی ہی دھوم مچ گئی تھی۔۔۔

یہ یوٹیوب پر کامیاب ہونے کے بعد اسکی دوسری بڑی کامیابی تھی۔۔وہ اس پر جتنا اپنے رب کا شکر گزار ہوتا کم تھا۔۔۔

اب تھکن سے چور وہ خوشی خوشی گھر لوٹ رہا تھا جہاں اسکی بیوی اور ماں اسکی اس کامیابی کے بعد اسکی شدت سے منتظر تھیں۔۔۔

*****

گھر پہنچتے پہنچتے امان کو رات کے بارہ بج گئے تھے۔۔۔ماں اور عفرا وہیں کھلے صحن میں اسکا بے صبری سے انتظار کر رہی تھیں۔۔۔

امان نے آکر بائیک کھڑی کی اور مسکراتے ہوئے ان دونوں کی طرف بڑھا۔۔۔

ماں نے اسکا ماتھا چومتے اسے ہزاروں دعاوں سے نوازا۔۔۔وہ بیٹے کی کامیابی پر پھولے نہیں سمارہیں تھیں۔۔۔

امان آپ جلدی سے فریش ہو کر آئیں میں آپکے لئے کھانا لگاتی ہوں۔۔۔عفرا امان کا تھکن زدہ چہرا دیکھتی کہہ کر بعجلت کچن کی جانب بڑھی جبکہ اب تو بھوک سے اسکا بھی برا حال تھا۔۔۔صبح ناشتے کے بعد سے اسنے محض دو تین کپ چائے ہی پی تھی۔۔۔

ماں اسکا کندھا تھپتھپا کر اندر بڑھ گئیں جبکہ امان فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ فریش ہو کر تولیے سے بال رگڑتا کمرے میں آیا تو عفرا کمرے میں ہی کھانا لے آئی۔۔۔

امی کیا کر رہی ہیں۔۔۔وہ بال بنا کر اسکی جانب بڑھا۔۔۔

وہ آپ کے انتظار میں اتنی دیر تک جاگ رہی تھیں حالانکہ وہ عشاء کے فوراً بعد سو جاتی ہیں۔۔۔میں نے ان سے کہا بھی کہ آپ سو جائیں مگر وہ جب تک بیٹے کو دیکھ نا لیتیں کیسے آرام کرتیں۔۔۔اب آپ سے مل لیا آپکو دعائیں دے دیں تو اب آرام کر رہی ہیں۔۔۔

وہ مسکرا کر کہتی کاوئچ کے سامنے میز کھینچتی اس پر کھانا رکھ رہی تھی۔۔۔

امان بھی اسکے پاس ہی آکر بیٹھا۔۔۔

سوری عفرا تمہیں آج ڈنر کروانے کا وعدہ پھر ادھورا رہ گیا۔۔۔وہ کان کھجاتا شرمندہ سا گویا ہوا۔۔۔

کوئی بات نہیں ہم یہیں ڈنر کر لیں گے۔۔۔ویسے بھی میں نے آپکی پسند کا ڈنر بنایا ہے کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ آپ نے آج پھر سے لنچ میں ڈنڈی ماری ہے۔۔۔

ایک منٹ ایکلک منٹ ایک منٹ۔۔۔۔کیا بولا تم نے۔۔۔ ہممممم لنچ کر لیتے ہیں۔۔۔مطلب۔۔۔۔

کیا تم نے بھی ابھی تک لنچ نہیں کیا۔۔۔وہ اسکی بات کاٹتا انگلی اٹھا کر نا فہم انداز میں گویا ہوا۔۔۔البتہ ماتھے پر بھی شکنوں کا جال بچھنے لگا تھا۔۔۔وقت دیکھا ہے تم نے کیا ہو رہا ہے۔۔۔

اچھا جی اب مجھے یوں مت گھوریں۔۔۔ایک ہی چیز آپ کے لئے الگ اور میرے لئے الگ کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔اتنے متضاد اصول آپ کیسے بنا سکتے ہیں۔۔۔وہ اسکی گھوریاں دیکھتی منہ بنا کر گویا ہوئی۔۔۔

دیکھو عفرا میں تو۔۔۔

اچھا بس بس۔۔۔پہلے ہی بہت بھوک لگی ہے۔۔۔کھانا کھائیں اور مجھے بھی کھانے دیں۔۔۔

تین گھنٹے کچن میں سڑ کر کھانا بنایا ہے یہ نہیں کہ زرا تعریف ہی کر دیں۔۔۔بس گھورنا ہی آتا ہے۔۔۔وہ سر عت سے اسے ایک لمبا لیکچر دینے سے ٹوکتی منہ بنا کر بڑبڑاتی کھانا کھانے لگی۔۔۔جبکہ اسکی اس حرکت پر امان کے ہونٹوں کو مسکراہٹ چھو گئ۔۔۔

اسنے اب کھانے کا تفصیلی جائزہ لیا تھا سب کچھ واقعی اسکی پسند کو مد نظر رکھ کر بنایا گیا تھا۔۔۔

کھانا تو واقع بہت مزے کا بنایا ہے میری جنگلی بلی نے۔۔۔وہ قورمے کے ساتھ پہلا نوالہ لیتے ہی شرارت سے اسکی گال کھینچتا گویا ہوا۔۔۔

آہ۔۔۔اسنے رکھ کر امان کے ہاتھ پر مارتے اپنا گال اسکی گرفت سے چھڑوایا۔۔۔

اوہ تو جنگلی بلی فارم میں آ گی۔۔۔اسکے کہنے کی دیر تھی کے عفرا کے خونخوار نگاہوں سے گھورنے پر وہ منہ پر انگلی رکھتا شرافت سے کھانا کھانے لگا۔۔

Thanks for this precious diner princess....

وہ کھانا کھا چکے تو امان نے عفرا کو برتن سمیٹتے دیکھ اسکے گرد حصار قائم کرتے اسکے سر سے اپنا سر ٹکرایا۔۔۔

نہیں نہیں آپ ڈانٹ ہی لیں مجھے۔۔وہ دانت پیستی گویا ہوئی۔۔۔

اچھا چلو چھوڑو اس بات کو ورنہ بحث شروع ہوئی تو صبح تک چلتی رہے گی۔۔۔ویسے بھی میں اپنی جنگلی بلی کے ساتھ مقابلے بازی میں کبھی پورا نہیں اتر سکتا۔۔۔امان نے مسکراہٹ دباتے اسکی ناک دبائی۔۔۔

اچھانا یہ برتن رکھ کر آ کر میرا سر دبا دو بہت درد کر رہا ہے۔۔۔وہ عفرا کو پھر سے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتا دیکھ گویا ہوا۔۔۔عفرا اسکی بات سن کر خاموشی سے برتن سمیٹتی کمرے سے نکل گئی جبکہ وہ خود بھی بستر کی جانب بڑھا۔۔۔

*****

اس روز سے صلہ کی یہ ہی روٹین تھی۔۔۔بالاج صبح جاتا ہوا اسے نیچے اسکی ماں کے پاس چھوڑ جاتا اور واپسی پر اسے اپنے ساتھ اوپر لیتا ہوا آتا۔۔۔

اس سے صلہ کو کافی سہولت ہو گئی تھی۔۔۔ماں کی آغوش میں اسے ویسے ہی بڑا سکون ملتا۔۔۔یہاں وہ آسانی سے اپنا یوٹیوب پر کام بھی کر لیتی۔۔وقت پڑ لگا کر اڑ رہا تھا۔۔۔اسکا آخری مہینہ چل رہا تھا۔۔۔آج کل اسکی طبیعت ویسے ہی بہت خراب رہتی تھی اوپر سے وہ سٹریس بھی بہت لے رہی تھی۔۔۔

یوٹیوب پر پچھلے چھ مہینوں میں اسنے اپنی ہر ٹرِک آزمالی تھی لیکن چینل تھا کہ چل کر ہی نا دے رہا تھا۔۔۔

چھ چھ گھنٹے لگاتار کام کرنے کے بعد بھی اسکے ویوز ہوتے دس یا زیادہ سے زیادہ پندرہ۔۔۔۔پانچ سے سات منٹ کی ویڈیو بنانے میں اسے کئی کئی گھنٹے لگتے۔۔۔ ویڈیو کی ایڈیٹنگ کرنا اس پر ایفیکٹس لگانا ٹرانزکشنز سیٹ کرنا وائس اوور کرنا ویڈیو کا پروفیشنل تھمب نیل بنانا اور سب سے مشکل کام ویڈیو کی ایس ای او کرنا۔۔۔اسکا سر چکرا جاتا یہ سب مراحل پورے کرتے کرتے۔۔۔۔اور اس سب کے باوجود رزلٹ زیرو۔۔۔اسکا دل چاہتا یا اپنا سر پھاڑ لے یا موبائل دیوار پر مار کر توڑ دے ۔۔۔۔ناجانے کون لوگ تھے جو یوٹیوب پر آتے تھے اور آتے ہی چھا جاتے تھے۔۔۔کم از کم اسے تو یوٹیوب پر چھانے کا اپنا کوئی چانس نہیں دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اور تو اور اب تو امان کی ویڈیو پر بھی لاکھوں میں ویوز آنے لگے تھے مدرز ڈے والے ایونٹ کے بعد اسکا چینل بھی بہت تیزی سے گرو ہوا تھا۔۔۔وہ اسکی ویڈیوز کے ویوز دیکھ دیکھ کر بھی دلبرداشتہ ہوتی کہ جب وہ اتنا مقبول ہو سکتا تھا تو پھر صلہ کیوں نہیں۔۔

رہتی کسر امان کی ویڈیوز کے نیچے موجود سینکڑوں کمنٹس پڑھ کر پوری ہو جاتی جہاں تقریباً سبھی ینگسٹرز اسے اپنا آئیڈیل کہتے۔۔۔۔اسے مختلف موضوع سینڈ کر کے ان پر ویڈیوز بنانے کو کہتے۔۔۔

اسے تو لگا تھا کہ یوٹیوب بہت آسان کام ہے جہاں بس ویڈیو بناو اور ڈالرز کماو۔۔۔ لیکن دور کے ڈھول ہمیشہ سہانے ہوتے ہیں اب اسنے اس فیلڈ میں قدم رکھا تھا تو سمجھ آئی تھی کہ یہاں پاوں جمانا مطلب ناکوں چنے چبانے کے مترادف تھا۔۔۔ یہاں ویوز کی بجائے واچ ٹائم زیادہ اہمیت رکھتا تھا کہ کوئی آپکی ویڈیو پر آنے کے بعد وہاں کتنی دیر تک رکتا تھا۔۔۔اور یہ دیکھ دیکھ صلہ کا ڈپریشن مزید بڑھ جاتا کہ جو گنے چنے لوگ اسکی ویڈیو پر آتے تھے وہ بھی ایک منٹ سے زیادہ وہاں نہیں رکتے تھے۔۔۔

اسکی پانچ سات منٹ کی ویڈیو پر ایورتیج ٹائم ڈیوریشن زیادہ سے زیادہ ایک منٹ ہوتا۔۔۔

روز رات اسکی ہمت ٹوٹ جاتی وہ گڑگڑا کر اپنے رب کے حضور اپنی کامیابی کی لئے دعا گو ہوتی کہ اسکا اللہ اسے کامیاب کر دے وہ اپنے بچے کے لئے کچھ کرنا چاہتی تھی اور ہر صبح وہ ہمت کر کے پھر سے اپنا کام شروع کر دیتی کہ اسکے پاس کوئی دوسری چوائس نہیں تھی۔۔۔

آج بالاج کو چھٹی تھی اور آج چونکہ بالاج گھر پر ہی تھا تو وہ بھی ماں کے گھر نہیں گئی۔۔ بالاج کسی کام سے گھر سے باہر گیا تھا جبکہ وہ موبائل پر اپنا یوٹیوب اینالیٹکس چیک کرنے لگی اور یہ دیکھ کر وہ مزید دلبرداشتہ ہو گی کہ کل اپلوڈ کی جانے والی ویڈیو

پر اسکا واچ ٹائم محض دس منٹ تھا۔۔۔یہ دیکھ کر اسکی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔۔۔پتہ نہیں لوگ اسے سپورٹ کیوں نہیں کرتے تھے۔۔۔پچھلے چھ ماہ میں اسکا واچ ٹائم ایک سو گھنٹہ بھی مکمل نا ہوا تھا۔۔۔

ہننہ کرنا ہے چار ہزر گھنٹہ واچ ٹائم پورا اور ہمارا تو چار سو گھنٹہ بھی پورا نہیں ہوا۔۔۔

مجھے تو لگ رہا ہے اگلے دو سالوں میں میرا چار سو گھنٹہ واچ ٹائم پورا ہو گا اور اگلے دس سالوں میں چار ہزار گھنٹہ۔۔۔پھر کہیں جا کر میرے چینل پر مونیٹائزیشن آن ہو گی۔۔۔اور اگلے بیس سالوں میں مجھے میرا پہلا وڈرا ملے گا۔۔

مطلب مرنے سے پہلے میں اپنی پہلی انکم تو حاصل کر ہی لوں گی۔۔۔

ہنہہ ایسے ہوتے ہیں کامیاب یوٹیوب پر۔۔۔کیا میں کبھی کامیاب ہو سکتی ہوں۔۔۔۔

اللہ تعالی کر دے نا مجھے کامیاب۔۔۔کس چیز کی کمی ہے تیرے پاس۔۔تو چاہے تو کیا نہیں کر سکتا۔۔۔مجھے بھی کامیاب کر دے۔۔۔

دلبرداشتہ سی خود کلامی کرتی وہ آخر میں نم آنکھوں سے اپنے رب سے مخاطب ہوئی اور آنسو رگڑ کر صاف کرتی موبائل وہیں بیڈ پر رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

سوچ سوچ کر دماغ پھٹنے والا تھا۔۔ سر درد حد سے سوا تھا اس لئے شدید چائے کی طلب کے احساس کے تحت وہ کمرے سے باہر نکلی

۔۔ابھی وہ کچن کی جانب بڑھ ہی رہی تھی کہ تائی کے کمرے کے سامنے سے گزرتے باتوں کی آوازوں نے اسکے قدم جھکڑے۔۔۔

وہ کبھی بھی چھپ چھپا کر باتیں سننے والوں میں سے نہیں تھی لیکن یہاں پر موضوع گفتگو اسکی اپنی ذات تھی اسی لئے اسکے کان کھڑے ہوئے اور وہ دیوار کی اوٹ میں ہوتی اندر ہونے والے بحث ومباحثہ کو سننے لگی۔۔۔

ارے مشل تم تو فکر ہی مت کرو۔۔۔

بکرے کی ماں آخر کب تک خیر منائے گی۔۔بہت جلد ہم اسے بالاج کی زندگی سے دفع کرنے والے ہیں۔۔۔

تم تو ابھی بھی اسے بالاج کی زندگی سے نکلا ہی سمجھو۔۔۔اسکا اس گھر میں ہونا نا ہونا ایک برابر ہے۔۔ صبح تو دفع ہو جاتی ہے یہاں سے شام میں بالاج اسے دل بہلانے کو واپس ساتھ لے آتا ہے اور صبح ہوتے ہی پھر سے اسکی شکل غائب کر دیتا ہے اس گھر سے۔۔

اسکی اس گھر میں اہمیت صرف بالاج کے دل بہلانے تک محدود ہے اور بہت جلد وہ بھی بھر جائے گا۔۔۔میرا وعدہ ہے تم سے جلد۔۔۔بہت جلد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے

ہم اسے بالاج کی زندگی سے نکال دیں گے اور بڑی شان سے اور دھوم دھام سے تمہیں اس گھر کی بہو بنا کر لائیں گے۔۔۔

تب تک بہلا لینے دو بالاج کو بھی اپنا دل۔۔۔ویسے میرے خیال میں تو بالاج کا دل اس سے بھر ہی گیا ہے اب تو وہ صرف بامشکل اس رشتے کی گاڑی کو کھینچ رہا ہے۔۔۔ارے اب اس میں ایسا بچا ہی کیا ہے جس کے قصدے پڑھیں جائیں۔۔۔ کبھی شکل دیکھو اسکی اللہ کی پھٹکار نازل ہو رہی ہے وہاں۔۔۔مرجھایا پچکا چہرا۔۔ کملائی رنگت۔۔۔سیاہ حلقے۔۔توبہ توبہ اللہ کی لعنت برس رہی ہے اسکی شکل پر۔۔۔تم فکر نا کرو۔۔۔

اندر ثانیہ فون پر مشل سے باتیں کرتی آگے کی پلاننگ کر رہی تھی اور باہر دیوار کے سہارے فق ہوتی رنگت کے ساتھ کھڑی صلہ کو اپنے جسم سے روح نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ہر لمحے اسکی رنگت سفید پڑتی جا رہی تھی۔۔۔ٹانگیں کپکپانے لگیں تھیں جیسے اسکا بوجھ سہارنے سے انکاری ہوں۔۔۔اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔ اسنے بے طرح اپنا سینہ مسلتے باہر سے تازہ ہوا کھینچ کر اندر اتارنی چاہی مگر وہ بری طرح ناکام رہی۔۔۔اسکی بے جان ہوتی آنکھیں ابلنے لگیں تھیں۔۔۔جن میں واحد زندگی کی رمق کو ظاہر کرتا وہاں سے بہنے والا چشمہ تھا۔۔

ہونٹ بے طرح کپکپانے لگے تھے۔۔۔دل یوں پھڑ پھڑا رہا تھا جیسے بجھنے سے پہلے شمع پھڑ پھڑاتی ہے۔۔۔۔اسے لگا کہ شاید یہ جان کنی کا مرحلہ آن پہنچا ہے۔۔۔۔

روح بس تن سے جدا ہونے کے در پر ہے۔۔۔

اتنی تکلیف۔۔۔اتنی پر شدت تکلیف اسنے کبھی زندگی میں نہیں سہی تھی۔۔۔

سانس رکنے کیساتھ ساتھ اسے اپنے پیٹ کے نچلے حصے اور کمر سے درد کی شدید ٹھیسیں اٹھتی محسوس ہوئیں لیکن ستم یہ کی سینے میں الجھتی تنگ پڑتیں سانسیں اسے چیخنے کے لئے منہ کھولنے کی بھی اجازت نہیں دے رہی تھیں۔۔۔

وہ گرتی پڑتی بے جان ہوتی ٹانگوں کو گھسیٹتی واپس اپنے کمرے میں جا رہی تھی۔۔

بے طرح سینے کو مسلتی وہ سانس لینے کو بے تاب تھی۔۔۔آنکھوں کے سامنے اسکی زندگی کسی فلم کی مانند چل رہی تھی۔۔۔کیا یہ اسکا اختتام تھا۔۔۔کیا وہ اس دنیا سے جانے والی تھی۔۔۔

اتنا منفی اسنے خود کو کبھی محسوس نا کیا تھا جتنا اب کر رہی تھی۔۔

دماغ درست اور غلط کی پہچان کرنے سے قاصر تھا۔۔۔

دل بہلانے کا سامان۔۔۔صبح ہوتے ہی دفعہ کر دینا۔۔۔بہت جلد اس گھر سے نکال دیا جانا۔۔۔بالاج کا دل بھر جانا۔۔۔اللہ کی لعنت۔۔۔اللہ کی پھٹکار۔۔۔اسنے بے جان ہوتے جسم کے ساتھ بیڈ پر ڈھتے سامنے لگے آئینے میں اپنا چہرا دیکھنا چاہا۔۔کیا

وہاں واقع اللہ کی پھٹکار اور لعنت پڑ رہی تھی۔۔۔دھندلی آنکھوں سے اسے وہ چہرا بالکل بے جان اور بنجر ہی لگا۔۔۔

ثانیہ کی باتیں جتنی دفعہ دماغ میں ابھرتیں وہ پہلے سے زیادہ کاری وار کرتیں انی کی مانند سینہ چیرتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

بیڈ پر گرتی وہ بے طرح تڑپنے لگی تھی۔۔۔بن جل مچھلی کی مانند۔۔۔جسے پانی سے نکال کر خشکی پر پھینک دو تو جیسے وہ تڑپتی ہے۔۔۔

اسنے کچھ دور فاصلہ پر پڑا موبائل اٹھانے کو ہاتھ بڑھایا۔۔وہ بالاج کو فون کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسے اپنے پاس بلانا چاہتی تھی۔۔۔

اگر یہ اسکا آخری وقت تھا تو وہ اسی کی پناہوں میں دم توڑنا چاہتی تھی۔۔۔اگر بالاج کا اس سے دل بھر بھی گیا تھا تو بھی اسنے تو بالاج سے محبت کی تھی نا۔۔۔بے حد و حساب۔۔وہ اس شخص کا چہرا دیکھتے اپنی آنکھیں بند کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسکی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھی مگر اسے بھی ضد تھی آج اسے بالاج کو دیکھے بنا یہ آنکھیں بند ہونے نہیں دینی تھیں۔۔۔

موبائل اس سے فاصلے پر تھا اسکا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچ پا رہا تھا۔۔۔وہ موبائل تک ہاتھ بڑھانے کو مچل رہی تھی۔۔۔

آنسو ابل ابل بہہ رہے تھے کہ دفعتا بالاج خود ہی کچھ گنگناتا باہر سے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

مگر صلہ کو بستر پر ماہی بے آب کی مانند تڑپتا دیکھ تڑپ کر اسکی جانب بڑھا۔۔۔

صلہہہہ۔۔۔صلہہ۔۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو۔۔۔بالاج کو لگا کسی نے اسکے قدموں تلے سے زمین کھینچ لی ہو۔۔۔

اسنے متوحش نگاہوں اور کپکپاتے ہاتھوں سے اسے سیدھا کرتے اسکا چہرا تھپتھپایا۔۔

صلہ نے نیم وا آنکھوں سے بالاج کو دیکھا۔۔۔

آئی لو یو بالاج۔۔۔آئی رئیلی رئیلی لو یو۔۔۔

وہ بہتی آنکھوں سے گویا اسے یقین کروا رہی تھی۔۔۔

لیکن وہ اسے سن کہاں رہا تھا۔۔۔

تمہین کچھ نہیں ہو گا صلہ۔۔۔میں تمہیں کچھ نہیں. ہونے دوں گا۔۔صلہ کی حالت دیکھ وہ تو جیسے بوکھلا ہی گیا تھا۔۔۔

اسکے چہرے سے چھلکتی فکر اسکا دیوانہ پن۔۔۔اسکی متوحش نگاہیں اسکا ٹرپنا۔۔کچھ بھی تو ظاہر نہیں کرتا تھا کہ اسکا صلہ سے دل بھر گیا۔۔۔

صلہ تکلیف میں بھی اسے یک ٹک دیکھے گئ۔۔۔

نہیں ثانیہ بکواس کر رہی تھی۔۔اسکا بالاج ایسا نہیں۔۔وہ محبت کرتا ہے اس سے۔۔۔

نم آنکھوں سمیٹا سکے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ نے چھب دکھلائی۔۔۔

بالاج مجھے چھوڑ نا مت۔۔۔خدارا مجھے خود سے الگ مت کرنا۔۔

مم۔۔میں۔۔۔

صلہ۔۔میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔سنا تم نے کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔تم زندگی ہو میری۔۔۔بالاج تیزی سے کچھ سوچ رہا تھا جبکہ صلہ کی باتیں ا سن کر وہ اپنے ماتھے پر پھوٹتا پسینہ صاف کر کے اسکا چہرا دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا دیوانہ وار شدت سے گویا ہوا۔۔۔

یہ اعتراف سن کر صلہ کے چہرے پر ایک چمک پھوٹی۔۔۔ایک موٹی ٹوٹ کر آنکھ سے پھسلا اور وہ آسودہ سے آنکھیں موند گئ۔۔۔جبکہ اسکا سر بالاج کے ہاتھ سے ڈھلک کر بستر پر جا گرا۔۔۔

صلہہہہہہ۔۔۔۔بالاج کی آنکھیں پھٹ پڑیں جبکہ اسکی آواز در و دیوار تک ہلا گئ۔۔۔

*****

عفرا آئینے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔۔۔اسنے میروں کلر کی گھٹنوں تک آتی ایمبرائڈڈ شرٹ کے ساتھ کیپری زیب تن کی ہوئی تھی۔۔۔بالوں کو ہاف کیچر میں مقید کئے وہ ہلکی سی فاونڈیشن لگانے کے بعد اب میرون ہی لپسٹک لگا رہی تھی۔۔میروں کلر سے ہونٹ رنگتے ہی انہوں نے چہرے کو ایک الگ ہی جازبیت بخشی تھی۔۔۔

وہ اپنا عکس آئینے میں دیکھتی مسکرادی۔۔۔وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ امان کا کچھ دیر پہلے ہی اسے فون آیا تھا خالہ چونکہ اپنے کسی جاننے والے کی عیادت کرنے گئی تھیں اس لئے امان نے کہا تھا کہ وہ آج لنچ باہر ہی کریں گئے۔۔۔ ویسے بھی انکا ڈنر کافی مہینوں سے پینڈنگ تھا۔۔۔ہر دفعہ ڈنر کے وقت کوئی نا کوئی مسلہ ہی ہو جاتا تھا۔۔۔اس لئے آج امان بھی کچھ فارغ تھا تو انہوں نے لنچ ہی باہر کرنے کا سوچا تھا۔۔۔

باہر سے بائیک کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ بعجلت چادر اپنے اوپر اوڑھتی باہر کو بھاگی۔۔۔

ویسے آج یہ آپ نے اتنی کرم نوازی کیسے کر دی کہ مجھ غریب کے لئے آپ نے وقت نکال لیا۔۔۔وہ اسکے پیچھے بائیک پر بیٹھتی شرارت سے گویا ہوئی۔۔۔

پچھلے کافی عرصے سے اسکی واقعی یہ ہی روٹین تھی کہ وہ گھر پر بہت کم ٹکتا تھا۔۔۔

مدرز ڈے والے واقع کے بعد اسے اتنی پبلسٹی مل چکی تھی کہ اس شہر میں تو اسکا جو کام چلا سو چلا تھا اسنے دوسرے دو اور شہروں میں اپنی بھی کئی انویسٹرز کی مدد سے برانچیں کھولیں تھیں۔۔۔یعنی اپنے اپنے شہروں کے وہ لوگ جو اسکے کام سے متاثر تھے اور سرمایا رکھتے تھے انہوں نے امان سے کولیبریٹ کر کے اسی کے نام سے اپنے علاقوں میں اسکی برانچیں کھولیں تھیں۔۔۔یوں ان برانچوں سے ایک فکس پرافیٹ ہر مہینے امان کو ملنا تھا۔۔۔کیونکہ نام اسکے اسٹیبلشڈ بزنس کا چل رہا تھا۔۔۔ اور اب اس مقام پر اسے اپنا معیار بھی برقرار رکھنا تھا اس لئے وہ ہر چند دنوں بعد ان دوسری برانچز میں بھی چکر لگاتا وہاں ہر چیز دیکھتا تھا۔۔۔جہاں کوئی کمی بیشی معلوم ہوتی اسے دور کرتا تھا۔۔۔ان سب کاموں میں محنت تھی اور وقت درکار تھا۔۔۔ جتنی اسے کامیابی مل رہی تھی وہ مزید کام کے لئے ڈیو شنل ہوتا جا0 رہا تھا۔۔۔ اسکے پاس تو اب فرصت سے سانس لینے تک کا وقت نا تھا۔۔۔اب تو آئے روز اسکے دوسرے شہروں میں بھی چکر لگتے۔۔۔

مزید وہ اپنے شہر میں اب اپنا ڈریم ٹی پلیس جسکا نقشہ وہ ابتدائی دنوں سے دیکھ دیکھ کر خود کو ہمت دلاتا رہا تھا اسکی بنیاد رکھنے جا رہا تھا۔۔۔جاگتی آنکھوں سے اسنے جو خواب دیکھا تھا اسکی تعبیر حاصل کرنے کی طرف پہلا قدم بڑھانے جا رہا تھا۔۔

اس سب میں عفرا اسکی مزید قدر کرنے لگی تھی جو اتنے مصرف اور ٹف شیڈیول میں بھی اسے اور ماں کو فراموش نہیں کرتا تھا۔۔۔دن میں کئی دفعہ فون کر کے ان کی سرگرمیوں سے آگاہ رہتا تھا۔۔۔

جی جی بس۔۔۔عاجز سے بندے ہیں ہم۔۔۔بتانا چاہتے ہیں کہ اتنی مصروفیت میں بھی ہم آپکو بھولے نہیں۔۔۔وہ بھی مسکرا کر گویا ہوا تو عفرا کھلکھلا کر ہس دی۔۔۔

ایک فائو سٹار ریسٹورینٹ کے سامنے بائیک روک کر وہ اسے لئے اندر بڑھا۔۔۔ عفرا حیرت سے اسکے ساتھ اندر بڑھتی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔۔۔کسی فائیو سٹار ریسٹورینٹ میں آنے کا یہ اسکا پہلا تجربہ تھا۔۔۔اس سے پہلے وہ امان کیساتھ آئسکریم کھانے یا فاسٹ فوڈ سپاٹ تک ہی گئی تھی۔۔۔

اس ہائی کلاس ماحول میں وہ قدرتی طور پر خود کو کافی غیر آرام دہ محسوس کر رہی تھی۔۔

امان نے اپنے لئے عفرا کی وجہ سے پرائیورٹ کیبن بک کروایا تھا اور کیبن میں داخل ہوتے ہی عفرا کی حیرت کی انتہا نا رہی کہ کیبن کو طرح طرح کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

مطلب کہ یہ سب پری پلین تھا۔۔۔

عفرا خوشگوار حیرت میں گھری امان کو دیکھنے لگی جو مسکراتا ہوا اسکے چہرے کے اتار چڑھاو سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

یہ سب کیا امان۔۔۔

ششش۔۔۔آج کا دن بالخصوص میری اس جنگلی بلی کے نام ہے۔۔۔اسنے عفرا کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے کچھ بھی کہنے سے روکا اور اسے لئے وہاں خوبصورتی سے سجائی گئی گول کے میز کے گرد کرسی کھینچ کر بیٹھایا۔۔۔

اور اس دن کو بالخصوص اپنی جنگلی بلی کے نام کرنے کی کوئی خاص وجہ۔۔۔وہ کہنی میز پر ٹکائے ہاتھ کی ہتھیلی پر چہرا رکھے شرارت سے گویا ہوئی۔۔۔

وجہ۔۔۔ہمم۔۔۔بہت کچھ پینڈنگ رہتا تھا جو میں کرنا چاہتا تھا مگر وقت نہیں مل رہا تھا تو آج کچھ فرصت تھی تع سوچا کہ آج یہ کار خیر بھی انجام دے ہی دیا جائے۔۔۔

وہ مسکرا کر اسکے چہرے کو دیکھتا گویا ہوا جب دروازہ ناک کر کے ویٹر انکا آرڈر لئے اندر داخل ہوا۔۔۔گویا وہ آرڈر بھی پہلے دے چکا تھا۔۔۔

امان خیریت ہے نا۔۔۔آج آپ اتنے مشکوک کیوں لگ رہے ہیں۔۔۔عفرا نے رغبت سے کھانا کھاتے نا سمجھی سے امان کو دیکھتے کہا۔۔۔سارا کھانا ہی اسکی پسند کو مد نظر رکھتے آرڈر کیا گیا تھا۔۔۔

تمہیں کہاں سے میں مشکوک لگ رہا ہوں لڑکی۔۔۔اب بندہ اپنی بیوی کو لنچ بھی نہیں کروا سکتا۔۔۔وہ عفرا کی حیرت انجوائے کر رہا تھا وہ الجھی الجھی سی اسے اور بھی پیاری لگی۔۔۔

لنچ تک تو ٹھیک ہے لیکن یہ ساری سجاوٹ۔۔۔وہ ہنوز حیرت زدہ تھی۔۔۔

تبھی امان نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک مخملی ڈبی نکالی اور آنکھوں میں جذبوں کا ایک سمندر بسائے عفرا کی جانب بڑھائی۔۔۔

تمہاری رونمائی کا تحفہ عفرا۔۔۔کچھ زیادہ ہی لیٹ ہو گیا نا۔۔۔اب تو جلد ہی ہماری شادی کو سال بھی ہونے والا ہے لیکن خیر دیر آئے درست آئے۔۔۔اور یہ تحفہ میں تمہیں اچھے سے ماحول میں دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ ڈبی دیکھ کر عفرا کھل اٹھی تھی اسکی آنکھوں میں چمک کیساتھ ساتھ چہرے پر بھی ایک خوبصورت سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔

میں تو اسے بھول چکی تھی امان۔۔وہ پرجوش سی امان کے ہاتھ سے وہ ڈبی پکڑتی اسے کھولنے لگی۔۔۔

مائے گاڈ امان یہ۔۔۔ڈبی کھول کر دیکھتے اسکی مسکراہٹ سمٹی اور وہ حیرت سے منہ کھولے امان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا ہسند نہیں آئے۔۔۔امان ٹیبل پر کہنیاں ٹکائے آگے کو جھکا۔۔۔

امان یہ بہت قیمتی ہیں۔۔۔وہ ہنوز شاک کی کیفیت میں گویا ہوئی۔۔جیسے وہ اس تحفے کی توقع نا کر رہی ہو۔۔۔ڈبی میں موجود ہیروں کی چمک اسکی آنکھیں چندھیا رہی تھی۔۔۔

میری جنگلی بلی کی مسکراہٹ سے زیادہ قیمتی نہیں۔۔۔وہ مسمرائز سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو ہنوز شاک کی کیفیت میں تھی لیکن اسکی معصوم صورت پر یہ تاثرات بھی جچ رہے تھے۔۔۔

امان۔۔۔اسنے کچھ کہتے کہتے پھر سے اس ڈبی کو دیکھا جہاں پر ڈائمنڈ ایئر رنگ اپنی طرز کا آپ نمونہ پیش کر رہے تھے۔۔۔

شادی کے بعد پہلی دفعہ کوئی لیڈیز چیز ہسند آئی تھی مجھے لیکن تب انہیں خریدنے کی استطاعت نہیں تھی۔۔اس لئے اس روز میں نے وہ وائٹ گولڈ کی انگوٹھی خرید لی اور اسے اپنی رونمائی کے تحفے کے طور پر پینڈینگ رکھ لیا تھا۔۔۔

امان نے اس کے ہاتھ سے ڈبی پکڑتے اس میں سے ایک ایئر رنگ نکالا۔۔۔

لیکن امان ابھی اپنا ٹی پوائنٹ بنانے کے لئے آپکو ایک ایک روپے کی ضرورت ہے ایسے میں آپ کیسے ان ایئر رنگز پر اتنے پیسے لگا سکتے ہیں۔۔۔یہ تھوڑی نا کہیں بھاگے جا رہے تھے۔۔۔ایسے مواقع پر تو لوگ اپنے پاس موجود جیولری تک بیچ دیتے ہیں کہ بزنس اسٹیبلش ہو جائے پھر سب بن جائے گا۔۔۔

لیکن آپ۔۔آپکی تو ہر کل ہی نرالی ہے۔۔الٹی کھوپری ہیں آپ۔۔۔

وہ تاسف سے اسے دیکھتی گویا ہوئی جبکہ امان اسکی اتنی لمبی اور جذباتی تقریر سن کر مسکرا دیا۔۔۔

میں نے اس چیز پر بہت سوچا عفرا۔۔۔کوئی شک نہیں کہ مجھے اس وقت ایک ایک روپے کی ضرورت ہے۔۔

میں نے انسٹالمنٹ پر جگہ لی ہے جہاں ہر میں ایک شاندار عمارت کو اپنے ٹی پوائنٹ سی اے چائے والا کے نام سے بنانے جا رہا ہوں جس پر مجھے اچھی خاصی انویسٹمنٹ کی ضرورت ہے۔۔۔

اسکے بعد مجھے اپنی بہتر رہائش گاہ کا انتظام کرنا ہے اور پھر اس کے بعد کسی اچھی کنوینس کا۔۔۔

یعنی کے میرے اگلے کئی سال سٹرگل میں گزرنے والے ہیں تو ایسے میں اگر میں اپنے رونمائی کے تحفے کو ٹالتا رہتا تو شاید ہمارے بچے بھی جوان ہو جاتے۔۔۔تو اسکا سب سے بہترین وقت مجھے ابھی لا۔۔۔کہ ہر چیز پس پشت ڈال کر اسے ابھی خریدا جائے۔۔۔ویسے بھی میں زرا سا پریکٹیکل انسان ہوں اور ہر چیز کو اسکی پریڑایٹی کے حساب سے کرتا ہوں اس لحاظ سے ہمارا رشتہ میری پہلی ترجیح ہے اور یہ چیز ہمارے

رشتے سے منسوب ہے اس لئے اس تحفے کے لئے سب سے بہتریں وقت مجھے یہ ہی لگا۔۔

باقی سب وقت کیساتھ ساتھ چلتا رہے گا۔۔۔اب تم یہ بتاو کہ تمہیں یہ ایئر رنگز کیسے لگیں۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اسکے اطراف میں آکر کھڑا ہوا۔۔۔اور جھک کر اسکے کان میں آویزاائیر رنگ نکال کر وہ ایئر رنگ پہنانے لگا۔۔۔اسکے اتنے مفصل جواب پر عفرا خاموش ہو گئی بھلا باتوں میں بھی کوئی امان سے جیت سکتا تھا کیا۔۔۔

ایک کان میں پہنانے کے بعد اسنے جھک کر ڈبی سے دوسرا ایئر رنگ نکالا اور گھوم کر اسکے دوسرے کان میں پہنایا۔۔۔

Now you look the prettiest girl of the word...

ایئر رنگز پہنانے کے بعد وہ اسکے چہرے کو بغور دیکھتا جھک کر اسکے ماتھے پر مہر محبت ثبت کر گیا۔۔۔ایک خوبصورت مسکراہٹ نے عفرا کے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔وہ اس وقت خود کو ہواوں میں اڑتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔بلاشبہ آسودہ ازواجی زندگی کے لئے ایک قدردان شوہر سے بڑھ کر اور کچھ نا تھا۔۔۔وہ دونوں ہی ایک فسوں میں جھکڑے تھے جب عفرا کے فون کی بیل نے اس فسوں کو توڑا۔۔۔

جی اسلام علیکم امی۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔ فون کی سکرین پر چمکتا ماں کا نمبر دیکھ کر وہ مزید کھل اٹھی۔۔ لیکن فون سے ابھرتی آواز سن کر اسکی نگاہوں کے سامنے زمین آسمان گھوم گئے۔۔۔

امان۔۔۔ مجھے ہسپتال جانا ہے۔۔۔ صی۔۔۔ صلہ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔ اسکی کنڈیشن کافی سیریس ہے۔۔۔ بعجلت فون بند کرتی وہ تڑپ کر کھڑی ہوئی۔۔۔

ہمم۔۔ چلو۔۔ امان اسکے پریشان حال چہرے کو دیکھتا سر ہاں میں ہلاتا باہر نکلا۔۔۔

****

بالاج اسے یوں ہاتھوں سے لڑھکتا دیکھ چکرا کر رہ گیا تھا تبھی اسے بانہوں میں بھرتا دیوانہ وار باہر کو بھاگا۔۔۔ جاتا جاتا وہ چچی کو انفارم کرنا نہیں بھولا تھا۔۔۔ وہ اکیلا اسے نہیں سمبھال سکتا تھا اور اپنے گھر والوں سے اسے کوئی توقع نا تھی۔۔۔

ہسپتال آتے ہی صلہ کا فوری ٹریٹمنٹ شروع ہو گیا تھا۔۔۔ بالاج ہسپتال کی راہداری میں ہریشان حال سا چکر کاٹ رہا تھا جبکہ ماں سامنے بینچ پر بیٹھیں مسلسل آیات کا ودر کرتیں صلہ کی صحت و تندرستی کے لئے دعا گو تھیں۔۔۔۔

دفعتاً ڈاکٹر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلی تو بالاج بھاگ کر اسکی جانب لپکا۔۔۔

مسٹر بالاج ہم نے آپکو پہلے ہی بتایا تھا کہ انکی پریگنینسی میں بہت کمپلیکیشنز ہیں انہیں سٹریس سے بالکل دور رکھا جائے ورنہ ماں اور بچے دونوں کی زندگی کو خطرہ ہے۔۔۔

اب انکا بی پی خطرناک حد تک شوٹ کر چکا ہے۔۔۔انکی طبیعت ہر گزرتے لمحے کیساتھ بگڑ رہی ہے۔۔۔جب تک انکا بی ہی نارمل نہیں ہوتا ہم انکا آپریٹ بھی نہیں کر سکتے۔۔بچے کی دل کی دھڑکن بہت سلو ہے۔۔۔ جسکی وجہ سے ہمیں جلد از جلد آپریٹ کرنا ہو گا۔۔۔ لیکن اس سب کے لئے بی پی نارمل ہونا انتہائی ضروری ہے ورنہ ماں اور بچہ دونوں ہی زندگی ا سے ہاتھ دھو سکتے ہیں۔۔۔

انکا ٹریٹمنٹ جاری ہے ہم مکمل کوشیش کر رہے ہیں آپ دعا کریں۔۔۔اللہ بہتریاں کرنے والا ہے۔۔۔ لیکن اس سے پہلے آپکو کچھ پیپرز پر دستخط کرنے ہونگے۔۔۔ کیونکہ انسان کے ہاتھ میں محض کوشیش ہی ہوتی ہے۔۔۔ان پیپرز پر دستخط آپکی جانب سے ایک اجازت نامہ ہے کہ دوران آپریشن اگر کوئی مسلہ ہو جائے تو ڈاکٹر یا ہسپتال اس سب کا ذمہ دار نہیں یہ سب آپکی اجازت سے ہی ہوا ہے۔۔۔

ڈاکٹر اسے تفصیلی جواب دے کر وہاں سے چلی گئیں لیکن بالاج کو لگا جیسے وہ پتھر کا ہو گیا ہو۔۔۔اسنے تو اپنی طرح سے صلہ کو ہر طرح کی پریشانی سے دور رکھنے کی بھرپور کوشیش کی تھی۔۔۔

تبھی عفرا اور خالہ بھی بوکھلائی سی وہاں پہنچیں۔۔۔بیٹی اور بہن کا سہارا پا کر ماں کے تب سے ضبط کئے آنسو بہہ نکلے۔۔۔اندر جگر کا ٹکرا زندگی اور موت کی کش مکش میں جھول رہا تھا وہ باہر ماں بھلا کیسے پر سکون بیٹھ سکتی تھی۔۔وہ تو بیٹی اور اسکے بچے دونوں کی سلامتی کے لئے دعا گو تھیں۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا صلہ کو ماں۔۔۔اللہ ہے نا ہمارے ساتھ آپ بس اس سے دعا کریں اور ماں کی دعا تو ویسے ہی بڑی جلدی قبول ہوتی ہے۔۔۔وہ ماں کے سینے سے لگی خود رو رہی تھی لیکن ماں کو بھی حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔

صلہ کے سسرال سے کسی نے بھی وہاں آنے کی زحمت نا کی تھی۔۔اور بیٹی کی حالت کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی بے حسی بھی ماں کا دل چیر رہی تھی۔۔۔

*****

ہسپتال کی راہداری میں ماں خالہ عفرا اور بالاج سبھی بے صبری سے ڈاکٹر کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔اندر صلہ کا آپریشن چل رہا تھا اور باہر ان سب کے لبوں پر صلہ اور بچے کی صحت و تندرستی کے لئے دعائیں تھی۔۔۔

اللہ اللہ کر کے ڈاکٹر آپریشن تھیٹھر کا دروازہ کھول کر باہر نکلی تو سب بے چینی سے اسکی جانب بڑھے۔۔۔

مبارک ہو مسٹر بالاج اللہ نے آپکو جڑواں بیٹیوں سے نوازا ہے۔۔۔ڈاکٹر کی بات سن کر ایک بوجھ سا سب کے سروں سے کھسکا تھا۔۔۔

اور میری بیٹی ڈاکٹر۔۔۔۔وہ کیسی ہے۔۔ماں تڑپ کر آگے بڑھتیں نم آنکھوں سمیت ڈاکٹر سے گویا ہوئیں۔۔۔

آپ کی دعائیں رنگ لے آئیں ہیں ماں جی۔۔۔ معجزانہ طور پر پیشینٹ بھی ٹھیک ہے لیکن۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر جہاں ماں کے چہرے پر زرا طمانیت پھیلی تھی وہیں اسکے لیکن کہنے پر وہ پھر سے ڈھرکتے دل سمیت انکی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔۔ لیکن۔۔۔

لیکن یہ کہ وہ اب دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔۔ڈاکٹر پیشہ وارانہ انداز میں کہہ کر انکا کندھا تھپتھپاتی آگے بڑھ گئی لیکن جہاں باقی سب اس خبر کو سن کر خاموش رہ گئے تھے وہیں ماں کو ایک اطمینان تھا کہ انکی بیٹی اور اسکی اولاد دونوں ہی محفوظ تھیں۔۔انکی دعائیں رنگ لے آئیں تھیں۔۔۔

کچھ ہی دیر میں نرس دونوں بچیوں کو اٹھائے باہر لائیں تو عفرا مچل کر انکی جانب لپکی۔۔۔۔روئی کے گالوں کی مانند وہ چھوٹی چھوٹی سی ننھی پریاں تھیں۔۔

عفرا نے احتیاط سے ایک بچی کو گود میں اٹھایا اور مسکراتی ہوئی اس ننھی پری کو لئے بالاج کے پاس آئی۔۔۔

بھائی آپکی پرنسیس۔۔۔عفرا کے کہنے پر بالاج نے مسکراتے ہوئے بچی تھامی تو وہ دوسری بچی کو اٹھائے ماں کے پاس آئی۔۔۔

صلہ کو کمرے میں شفٹ کیا جارہا تھا۔۔وہ ہنوز دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے سختی سے ان سب سے صلہ کو یہ خبر بتانے سے منع کیا تھا کہ وہ اب کبھی دوبارہ ماں نہیں بن سکتی۔۔۔

بقول ڈاکٹر کے ابھی اسکی حالت بہت سیریس تھی۔۔۔اس حالت میں اسکا بہت خیال رکھنے کی ضرورت تھی۔۔اب اس مقام پر اگر وہ زرا سی بھی ٹینشن لیتی تو کوئی مستقل معذوری اسکی زندگی کا حصہ بن سکتی تھی۔۔۔

بہت مشکلوں سے وہ اسکا بی پی کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو پائے تھے اور اب اگر اسکا بی پی دوبارہ شوٹ کر جاتا تو اسے جسمانی یا ذہنی طور پر بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑ سکتا تھا۔۔۔

اب ماں بھی سنجیدگی سے صلہ کے بارے میں سوچ رہی تھیں۔۔۔اب انہیں ہی بذات خود بیٹی کی دیکھ بھال کرنی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہوتا وہ انکی بیٹی تھی ورا نہیں اس سے بڑھ کر کوئی عزیز نا تھا۔۔۔

****

پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔آپ اس سے مل سکتی ہیں۔۔۔

صلہ کو کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔وہ سب ابھی باہر ہی تھے جب نرس کے کہنے پر ماں ہاں میں سر ہلاتیں صلہ کے پاس اندر جانے کو اٹھنے لگیں۔۔۔ایک بچی خالہ کی گود میں تھی جبکہ دوسری ماں کی گود میں۔۔۔

ماں نے مسکرا کر بچی کا ماتھا چومتے بچی عفرا کو تھمائی کہ دفعتاً ناہید بیگم ثانیہ اور تانیہ ہسپتال میں داخل ہوئیں۔۔انہیں دیکھ کر ماں بروقت اٹھ کر اندر جانے کا ارادہ فلحال ملتوی کرتیں ان سے ملنے کے لئے اٹھنے لگیں کہ کچھ بھی تھا وہ انکی بیٹی کے سسرالی رشتے تھے جو انکے لئے ہر حال میں قابل عزت تھے۔۔۔۔

اس سے پہلے کے ماں ناہید بیگم سے ملتی جیسے ہی انہیں جڑواں بیٹیوں اور صلہ کے دوبارہ ماں نا بن سکنے کی خبر ملی انہوں نے وہیں پر سینہ کوبی شروع کر دی تھی۔۔۔

ماں اور خالہ حیرت و تعجب سے نہیں دیکھنے لگیں۔۔۔

ارے نحوس ماری جس دن سے ہمارے گھر میں آئی ہے گھر میں نحوست ہی پھیلا کر رکھی ہے۔۔۔بدبخت نحوس ماری میرے بیٹے کو ایک وارث نادے سکی۔۔۔

ارے میرا اکلوتا بیٹا۔۔۔تین بہنوں کا اکلوتا بھائی۔۔۔اسکا کوئی وارث نہیں۔۔۔

اسکا کوئی نام لیوا نہیں۔۔۔اللہ میں مر کیوں نا گئی یہ دن دیکھنے سے پہلے۔۔۔

ہائے میرا معصوم بچہ۔۔۔اس منحوس کی منحوسیت کے سائے پڑ گئے میرے بچے پر۔۔۔وہ وہیں راہدری میں نصب بینچ پر بیٹھتیں سینہ کوبی کرتی بین کرنے لگی تھیں۔۔۔ماں عفرا اور خالہ کیساتھ ساتھ ہسپتال کا عملہ اور آتے جاتے لوگ بھی حیرت وتاسف سے اس عورت کو سینہ کوبی کرتے دیکھ رہے تھے۔۔بالاج ماں کی باتیں سنتا خاموشی سے مٹھیاں بھینچے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

کیسی بات کر رہی ہیں آپ بھابھی۔۔۔بیٹی ہو یا بیٹا یہ تو اللہ کی دین ہے نا اور پھر آپکی بھی تو تین بیٹیاں ہیں۔۔۔آپکو تو شکر گزار ہونا چاہیے کہ اللہ نے بے اولادی سے بچایا۔۔۔اندر میری بیٹی زندگی اور موت کی کش مکش میں جھول رہی ہے اور آپ۔۔۔۔

ناہید بیگم کی فضول گوئی اور بیٹی پر لگائے جانے والے غلط الزامات سن کر ماں کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔مطلب وہ جیسی برسوں پہلے تھیں آج بھی ویسی ہی تھیں۔۔۔ان میں رتی برابر فرق نا آیا تھا۔۔۔

ارے تم تو منہ بند ہی رکھو بی بی۔۔۔میری بیٹیوں کی بات کرتی ہو تو میرا بیٹا بھی ہے جو بد قسمتی سے تمہارا داماد بن گیا اور وہی بد قسمتی میرے بیٹے کی خوشیوں کھا گئی۔۔۔

اور شکر کی کیا بات کرتی ہو۔۔۔ایسا کونسا عظیم کام کر دیا تمہاری مہان بیٹی نے جو میں شکر ادا کروں۔۔۔ایک ہی بار میں بیٹیوں کا جال بچھا آدیا میرے بیٹے کے گرد۔۔۔

ناہید بیگم کے سخت الفاظ سن کر عفرا نے تاسف سے منہ پر ہاتھ رکھا اور بہتی آنکھوں سمیٹ گود میں پڑی معصوم پری کو دیکھا اسے شدت سے خود میں بھینچا۔۔ کوئی اتنا ظالم کیسا ہو سکتا تھا بھلا۔۔۔۔

تم تو اب بکواس کرو گی نا۔۔۔عیب دار بیٹی کے عیبوں پر پردہ جو ڈالنا ہے تم نے۔۔۔ ناپوری زندگی تم خود ایک بیٹا جن سکی اور بیٹی بھی تمہاری طرح ادھوری عیب داد۔۔۔

انکی زبان کے آگے خندق تھی جو ایک ہی بار میں ماں کے منہ سے سبھی الفاظ کھینچ چکی تھیں گویا ماں کی تو زبان ہی گنگ ہو گئی ہو۔۔۔وہ وہاں وار کرنا جانتی تھیں جہاں انسان بلبلا کر رہ جاتا

خاموش آنسو ماں کی آنکھوں سے آپو آپ بہنے لگے تھے۔۔۔۔

آپ میری ماں کے ساتھ اس لہجے میں بات نہیں کر سکتیں۔۔۔ماں کی یہ حالت دیکھ عفرا بپھر کر میدان میں کود ی۔۔۔

ارے بس بس۔۔۔آئی بڑی ماں کی سائیڈ لینے۔۔۔سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے۔۔۔ اور اولاد ماں پر ہی جاتی ہے۔۔۔توبہ توبہ بیٹیوں کے عیب چھپانے کو کتنی کتنی ڈھکوسلے بازیاں کرتیں ہیں یہ عورتیں۔۔۔اب پتہ جو ہے بیٹی میں کمی ہے۔۔۔ اور تم بی بی۔۔۔ابھی تو پتہ نہیں تم نے کیا کیا گل کھلانے ہے۔۔۔ تمہیں تو اللہ نے خوشی دکھاتے ہی تم سے وہ خوشی چھین لی۔۔۔ابھی تک دوبارہ تمہیں اس خوشی کا منہ تک نہیں دکھایا۔۔۔اور تم باتیں سناتی ہو مجھے۔۔۔ارے یہ تم لوگوں کی ہی کرتوتوں کا عذاب ہے جو اس دنیا میں ہی نازل ہو رہا ہے تم لوگوں پر۔۔۔

تمہیں تو اللہ نے اس قابل بھی نا سمجھا کہ تمہیں اس خوشی سے ہی نوازا جا سکتا۔۔۔ پس ثابت ہوا کہ وہ تائی تھیں جنکی زبان کا مقابلہ کرنا ان میں سے کسی کے بس کا کام نا تھا۔۔۔وہ لوگوں کی کمیوں پر انکی دکھتی رگوں پر زوردارانہ انداز میں ہاتھ رکھ کر انکی جان نکالنا جانتی تھیں۔۔۔

ایک ہی وار میں وہ عفرا کی روح تک کو گھائل کر گئی تھیں۔۔۔

اسکا دل ڈوب کر ابھرا جسم پر کپکپی طاری ہونے لگی تھی۔۔۔وہ بمشکل بچی پر اپنی گرفت مضبوط کرتی آکر بینچ پر ڈھ گئی۔۔۔

بالاج بیٹا یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ۔۔۔اپنی ماں اور بہنوں کو ہسپتال سے گھر بھیج دو۔۔یہ وقت اور ماحول نہیں ایسی باتیں کرنے کا۔۔۔

ناہید بیگم کو کسی صورت ٹلتے نا دیکھ پتھر بنی خالہ اٹھ کر بالاج کے پاس گئی اور حقیقتاً اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے عاجزانہ انداز میں گویا ہوئیں جسکے نتیجے میں وہ افسوس سے سر ہاں میں ہلاتا ماں کی جانب بڑھا۔۔۔اور انہوں نے بیٹے کو بھی کب بخشا تھا بھلا۔۔۔

تجھے بے غیرت اور بے حس بنا دیا ان لوگوں نے۔۔۔دو دو بیٹیوں کا باپ بنا ہے۔۔۔بیوی تیری تمہیں وارث نہیں دے سکتی اور تم ابھی تک یہیں کھڑے ہو بالاج۔۔۔تم میں مردوں والی کوئی بات نا رہی۔۔۔مرد بن مرد۔۔۔وہ مسلسل بول رہی تھیں جبکہ بالاج لب بھینچے انہیں ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھا۔۔۔

پیچھے عفرا نے نم آنکھوں سے ان ننھی شہزادیوں کو دیکھا جنہوں نے ابھی اس دنیا میں آنکھ کھولی تھی۔۔۔نا جانے انکی قسمت میں کیا لکھا تھا۔۔۔

****

کافی دیر بعد ماں زرا سمبھلتی جیٹھانی کی کہی باتوں کا اثر زائل کرنے کو سر جھٹکتی اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔جو بھی تھا ابھی ان کے لئے سب سے زیادہ ضروری انکی بیٹی تھی۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی وہ کمرے کی دہلیز پر ہی ٹھٹھک کر رکیں۔۔۔آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں اور دل گویا کسی نے مٹھی میں بے دردی سے جھکڑ کر مسلا ہو۔۔۔

ماں تڑپ کر سامنے بستر پر دراز اپنے آنگن کے پھول کی جانب لپکیں جو دونوں ہاتھوں سے اپنے اوپر اوڑھے لحاف کو مٹھیوں میں جھکڑے گھٹ گھٹ کر رو رہی تھی۔۔مطلب وہ باہر ہوا سارا ہنگامہ سن چکی تھی۔۔۔

ماں نے اسے اپنی آغوش میں بھرا تو وہ ماں کے سینے سے لگی تڑپ تڑپ کر رو دی۔۔۔

ماں میں ہار گئ۔۔۔میں بری طرح ہار گئ۔۔۔آپکی صلہ ٹوٹ گئ ماں ٹوٹ گی۔۔۔

ماں خود بھی اسے خود میں بھینچے شدت سے رو دیں۔۔۔اللہ بیٹیوں کا دکھ تو کسی دشمن کو بھی نا دکھانا۔۔۔وہ صدق دل سے اپنے رب کے حضور دعا گو ہوئیں۔

جلد ہی ماں ٹھٹھک کر ہوش میں آتیں اسے خاموش کروانے لگیں۔۔۔یہ وہ کیا کر رہی تھیں بھلا۔۔۔انہیں تو بیٹی کو حوصلہ دینا تھا کجا کہ اپنا ضبط بھی کھو بیٹھتیں۔۔۔

صلہ۔۔۔بس خاموش ہو جاو بچے۔۔اس حالت میں یوں رونا تمہارے لئے بہتر نہیں۔۔۔ماں نے اسے خود سے الگ کرتے اسکے آنسو پونچھنے چاہیے۔۔۔مگر دل پر وار ہی اتنے کاری تھے کہ کوئی حوصلہ کوئی بات صلہ کے دل کو سکون نہیں پہنچا رہی تھی۔۔۔ابھی تو ثانیہ کے دیئے زخم تازے تھے کجا تائی کا رویہ۔۔۔

صلہ۔۔۔ہوش کرو۔۔ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔اسے کسی صورت قابو میں نا آتے دیکھ ماں نے اسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔۔

آہ ماں میرا سر۔۔۔میرا سر ماں۔۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا چکراتا سر تھامتی کراہ اٹھی۔۔۔

مم۔۔۔ماں آپ کہاں ہو۔۔۔کہاں ہو آپ ماں۔۔۔مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔ماں کمرے میں اتنا اندھیرا کیوں ہے۔۔۔لائٹ جلائیں ماں مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔

صلہ متوحش اور خوفزدہ سی ادھر ادھر دیکھتی تڑپ کر ماں سے مخاطب ہوئی۔۔۔

اور ماں انکا تو وہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔سٹل۔۔۔ساکت۔۔جامد۔۔۔وہ پتھرائی آنکھوں سے بیٹی کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔انہوں نے متوحش نگاہوں سے کمرے کو دیکھا جہاں ایک نہیں کئی ایک لائٹیں روشن تھیں اور پھر بیٹی کے نافہم رویے کو۔۔۔دل زور سے ڈھرکا تھا یا شاید پھڑ پھڑایا تھا۔۔۔

قدرت انہیں جو سچائی دکھا رہی تھی وہ بھیانک تھی بہت بھیانک۔۔۔انہیں اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔جیسے کوئی انہیں کانٹوں پر پھینک کر گھسیٹ رہا ہو۔۔

وہ اپنی پوری قوت صرف کرتیں چیخیں تھیں۔۔۔

ڈاکٹر رررررر۔۔۔ڈاکٹر رر۔۔۔

انکی ٹانگیں انکا بوجھ سہارنے سے انکاری ہو گئی تھیں۔۔وہ وہیں بے جان ہوتیں ٹانگوں سمیٹ بیٹھتی چلی گئیں۔۔۔

انکی آوازیں سن کر باہر سے عفرا اور خالہ گرتیں پڑتیں اندر داخل ہوئیں تھیں۔۔۔ فوری طور پر ڈاکٹر اور نرسیں انکی آوازیں سن کر کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔ان سب کو کمرے سے نکال دیا گیا تھا۔۔۔

اور یہاں پر اس مقام پر آکر ماں ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

وہ وہیں ہسپتال کی راہداری میں سجدے میں گرتیں اپنے رب کے حضور گڑگڑا کر رو دیں۔۔۔۔

اب انکی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلیں تو ماں پر امید نگاہوں سے انہیں دیکھتی انکی جانب بڑھیں۔۔

آئی ایم سوری ماں جی۔۔۔میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اس حالت میں مزید سٹریس کسی مستقل معذوری کو انکی زندگی کا حصہ بنا دے گا۔۔۔اور میں اب بھی یہ ہی کہوں گی کہ اگر وہ مزید سٹریس لیتی ہیں تو انکی زندگی کو بھی خطرہ ہے۔۔

ماں نے ڈاکٹر کی بات سنتے بے طرح لڑکھڑاتے دیوار کا سہارا لیا۔۔۔جبکہ صلہ نے ڈاکٹر کی بات سنتے غیر یقینی سے صدمے کے تحت منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔یہ بات سن کر اسکی آنکھیں پھٹ پڑیں تھیں۔۔۔۔۔۔آنسو اسکی آنکھوں سے بھی بھل بھل بہنے لگے تھے۔۔۔

****

نن۔۔۔نہیں ڈاکٹر ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ماں کپکپاتے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

ڈاکٹر نے تاسف سے انہیں دیکھا۔۔۔آپ میرے کیبن میں آئیں۔۔۔

ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتیں آگے بڑھ گئی۔۔

کچھ ہی دیر بعد عفرا اور ماں ڈاکٹر کے روبرو اسکے کیبن میں بیٹھیں تھیں۔۔۔ماں خود بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں۔۔۔لیکن اس وقت وہ اپنی ہر بیماری ہر دکھ ہر تکلیف کو پس پشت ڈالے ہمت مرداں سے کھڑی تھیں۔۔اس وقت وہ صرف ماں تھیں جن کے لئے بیٹی سے بڑھ کر کچھ نا تھا۔۔۔چٹانوں سے حوصلے کیساتھ وہ ڈاکٹر کے روبرو تھیں کہ بیٹی کو بچانے کی خاطر وہ ہر ممکنا حد تک کوشیش کریں گیں۔۔۔

آنسو ضبط کئے وہ بڑے حوصلے سے ڈاکٹر کی بات سننے بیٹھیں تھیں۔۔۔

دیکھیں ماں جی ہائی بلڈ پریشر ننانوے بیماریوں کی جڑ ہے۔۔۔ہارٹ اٹیک کی مین وجہ یہ ہی بنتا ہے۔۔۔جب یہ حد سے زیادہ شوٹ کر جاتا ہے تو اسی کے باعث فالج کے

اٹیک بھی ہوتے ہیں جس سے جسم مفلوج ہو جاتا ہے۔۔۔ہائی بلڈ پریشر جسم کے کسی بھی حصے کو اپنی زد میں لے سکتا ہے۔۔۔

صلہ کے قصے میں اس ہائی بلڈ پریشر کی ضد میں اسکی آنکھیں آئی ہیں۔۔۔

اب دنیا اور سائنس بہت ترقی کر چکی ہے۔۔۔اس نے ہر مرض کا علاج تلاش کر لیا ہے بشرطیکہ اللہ کو منظور ہو سہی۔۔۔۔

ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں بتا رہی تھی جب ماں تڑپ کر گویا ہوئیں۔۔۔

تو کیا اس کا علاج ممکن ہے۔۔۔میری بچی پھر سے دیکھ سکتی ہے کیا۔۔۔ڈاکٹر میں آپنی بیٹی کا ہر ممکنا علاج کرواوں گی۔۔۔

جی ماں جی اسکا علاج ہے۔۔ لیکن وہ بہت مہنگا علاج ہے اگر آپ افورڈ کر سکیں تو میں آپکو اس مرض کے سپیشلسٹ ڈاکٹر کو ریفر کر سکتی ہوں۔۔۔

جی جی ڈاکٹر صاحبہ ضرور۔۔۔اللہ آپکا بھلا کرے۔۔۔میں اپنی بیٹی کا علاج ضرور کرواوں گی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ماں جی۔۔۔امریکہ کے بہتریں آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر کو شلے ہر تین ماہ بعد پاکستان کا وزٹ کرتے ہیں۔۔۔پرسوں وہ کراچی آنے والے ہیں میں آپکی ان سے اپائمنٹ لے دیتی ہوں۔۔۔آپ آج ہی کراچی کے لئے نکل جائیں۔۔۔

ایک دفعہ تو ڈاکٹر کی بات سن کر ماں کا اپنا دماغ بھی چکرا گیا تھا۔۔۔پنجاب سے کراچی آنا جانا ان جیسے سفید پوش لوگوں کے لئے آسان کام نا تھا۔۔غرض ایک امریکن ڈاکٹر کا حوالہ ہی انہیں یہ بتانے کو کافی تھا کہ علاج کس قدر مہنگا ہو گا۔۔

جی ٹھیک ہے آپ ان سے ہماری اپائمنٹ لے دیں۔۔۔

ماں تیزی سے اپنے دماغ میں جمع تفریق کر رہی تھیں۔۔۔

عفرا بچے امان کو بلواو۔۔۔ڈاکٹر کے کیبن سے نکلتے ماں نے امان سے کہا۔۔۔

****

صلہ ہسپتال کے بستر پر کندھوں تک لحاف اوڑھے سو رہی تھی۔۔۔چہرے پر نقاہت اور ویرانی چھائی تھی۔۔۔اسے ٹرینکولائزر کے زیر اثر نیند میں رکھا جا رہا تھا کیونکہ وہ جب جب ہوش میں آتی پینک ہونے لگتی تھی۔۔۔کمرے میں اتنے نفوس کی موجودگی کے باوجود خاموشی کا راج تھا۔۔۔

عفرا نے خاموش آنسو بہاتے بہن کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

آئی لو یو میری جان۔۔جلدی سے ٹھیک ہو جاو یار ایک ہی تو بہن ہے میری۔۔۔

دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے امان نے اداسی سے یہ منظر دیکھا۔۔۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہاں خالہ کے بلانے پر آیا تھا۔۔۔

ماں اور خالہ دونوں خاموش سی وہاں موجود صوفے پر بیٹھیں تھیں۔۔۔خالہ کے پاس ہی دائیں بائیں دونوں ننھی شہزادیاں سو رہی تھیں۔۔۔

ماں نے نم آنکھوں سے بیٹی کو دیکھتے گلے میں پہنی سونے کی چین اتاری اور گود میں رکھی پھر کانوں سے بالیاں اتارنے لگی اور آخر میں ہاتھوں میں پہنی دو انگوٹھیاں اتار کر انہوں نے سارے زیوارت کو نم آنکھوں سے دیکھا۔۔۔یہ وہ زیورات تھے جو وہ ہمہ وقت پہن کر رکھتی تھیں۔۔۔امان بچے انہیں بیچ کر مجھے پیسے لا دو۔۔۔

انہوں نے وہ زیورات امان کی جانب بڑھائے تو وہ چونک کر انہیں دیکھتا انکی جانب بڑھا۔۔۔

خالہ یہ۔۔۔وہ حیرت سے گنگ ہوتا محض اتنا ہی کہہ پایا۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔میرے لئے میری بچی سے بڑھ کر کچھ نہیں دعا کرنا کہ اللہ میری بیٹی کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔۔۔اسے صحت و تندرستی اور ایمان والی لمبی زندگی عطا کرے۔۔۔ماں کی آنکھیں چھلک پڑیں تھیں جنہیں انہوں نے کپکپاتے ہاتھوں سے صاف کیا۔۔۔

آپا آپ یہیں ہیں ناصلہ کے پاس۔۔۔میں اور صلہ زرا گھر کا چکر لگا آئیں وہاں سے میں اپنا اور صلہ کا ضروری سامان اٹھالاوں وہاں کراچی میں نا جانے کتنے دن لگیں ۔۔۔ماں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑی ہوتیں گلوگیر لہجے میں گویا ہوئیں۔۔۔

ہاں ہاں نزہت تم بے فکر ہو کر جاو میں یہیں ہوں۔۔۔۔

انکی بات سن کر ماں سر ہاں میں ہلاتیں عفرا کو ساتھ لئے کمرے سے باہر نکلیں۔۔۔

******

لاونج میں بالاج ماں کے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔گھر آتے ہی ماں نے سب سے پہلے اسے ہی بلوایا تھا۔۔۔ماں کی زبانی صلہ کی حالت سن کر وہ کئی پلوں تک شاکڈ رہ گیا تھا۔۔۔۔

اب کیسی ہے وہ چچی جان۔۔۔صلہ کی حالت کا سن اسکی آنکھیں نم ہوا ٹھیں تھیں۔۔۔

میں شرمندہ ہوں ماں کی وجہ سے چچی۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہے بالاج اور مجھے تمہاری شرمندگی نہیں چاہیے۔۔۔اسے اس وقت تمہارے سہارے کی ضرورت ہے بچے۔۔۔بھابھی کی باتوں کا اسنے اتنا اثر لیا ہے کہ اسکی بینائی چلی گئی۔۔۔اسکی تو دنیا اندھیر ہو گئی نا بیٹا۔۔۔

بالاج ضبط سے لب بھینچے سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

میں اسے کراچی علاج کے لئے لے جا رہی ہوں امریکہ سے پرسوں ڈاکٹر آرہا ہے۔۔۔

ماں ابھی بات کر رہی تھیں جب وہ شرمندگی سے انکی بات کاٹ گیا۔۔۔

چچی جان میں یہ علاج افورڈ نہیں کر سکتا میرے حالات اس چیز کی اجازت نہیں دیتے۔۔۔ہم یہیں پر صلہ کا علاج کروا لیتے ہیں۔۔۔۔

بیٹا ایسے موقعوں پر تو لوگ قرض تک لے لیتے ہیں اور۔۔۔

ماں تاسف زدہ سے گویا ہوئیں۔۔۔

چچی جان میں قرض بھی نہیں لے سکتا میرا بال بال پہلے ہی قرض میں ڈوبا ہوا ہے۔۔۔وہ شکستہ سا سر مزید جھکائے گویا ہوا۔۔۔

ایک آنسو ماں کی آنکھ سے ٹوٹا۔۔۔

میں تمہیں قرض لینے کو بول بھی نہیں رہی بچے۔۔۔اس کے لئے ابھی اسکی ماں زندہ ہے اور اپنی بیٹی کے لئے میں اپنا آپ بھی داو پر لگا دوں گی۔۔۔

ماں نے تکلیف سے آنسو صاف کئے۔۔۔

ہمیں آج ہی کچھ دیر تک کراچی کے لئے نکلنا ہے۔۔۔اور میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تمہیں وہاں میرے ساتھ جانا ہے۔۔۔

چچی کی بات سن کر بالاج خاموشی سے انکا چہرا دیکھنے لگا۔۔۔

چچی جان گھر کی حالات بہت خراب ہیں۔۔۔امی بپھری ہوئیں ہیں کسی سے قابو میں نہیں آ رہیں ایسے میں اگر میں چلا گیا تو۔۔۔۔

ماں اسکی ٹوٹی بات کا پورا مفہوم سمجھ چکی تھیں۔۔۔وہ انکے ساتھ جانے سے بھی انکار کر رہا تھا۔۔۔ایک پھانس سی انکے سینے میں اٹکی۔۔۔

ٹھیک ہے بچے تم جا سکتے ہو۔۔۔

مزید کچھ کہنے کو بچا ہی نا تھا تو وہ کیا بحث کرتیں۔۔۔وہ بار بار پلیکیں جھپک جھپک کر آنکھوں کے سامنے چھانے والی دھند کو ہٹانے کی ناکام کوشیش کرتیں اپنی کپکپاتی ٹانگوں پر وزن ڈالتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

چچی جان آپ اسے لے جائیں لیکن میں کل یا پرسوں تک پیچھے وہاں آجاوں گا۔۔۔

چچی کا خاموش اور بجھا سا انداز بالاج کو جھنجھوڑ گیا تھا تبھی بعجلت بالوں پر ہاتھ پھیرتا گویا ہوا۔۔۔

گھر میں ماں نے الگ ایک محاز کھول رکھا تھا اوپر سے ابا شہر سے باہر تھے جب تک وہ نا آجاتے بالاج گھر سے جانے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

ماں بنا کوئی جواب دیئے آگے بڑھنے لگیں جب بالاج کی آواز پر غصے سے اسکی جانب گھومیں۔۔۔

چچی جان میں بچیوں کو اپنے ساتھ گھر لے آتا ہوں تاکہ آپ لوگ۔۔۔

کونسے گھر۔۔۔اور کس کے پاس۔۔۔ان بے قدرے لوگوں کے پاس جنہوں نے ان شہزادیوں کا چہرا تک دیکھنا گوارا نا کیا۔۔۔ان کی پر تعیش آواز پر بالاج ایک مرتبہ پھر سے شرمندگی کے تحت لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

وہ میری شہزادی کی شہزادیاں ہیں۔۔۔اس گھر میں اپنی ماں کے ساتھ ہی جائیں گی ۔۔جب تک صلہ ٹھیک ہو کر واپس گھر نہیں آجاتی میں بچیوں کو اس گھر میں جانے کی اجازت ہر گز نہیں دوں گی۔۔۔تب تک وہ دونوں عفرا اور آپا کے پاس رہیں گیں۔۔۔ماں کے بے لچک دوٹوک انداز میں کہنے پر بالاج خاموش رہ گیا کہ جو بھی تھا چچی ٹھیک کہہ رہی تھیں۔۔ بھلا اس گھر میں اسکی بیٹیوں سے کسے لگاو ہونا تھا۔۔

****

چچی آپ اکیلی جارہی ہیں۔۔۔بالاج نہیں جارہا ساتھ۔۔۔

انکے یہاں سے نکلنے کی ساری تیاری مکمل تھی۔۔۔باہر گاڑی کھڑی تھی جس میں انکا سامان رکھا جارہا تھا۔۔۔خالہ عفرا اور امان انہیں وہاں سے روانہ کر کے خود گھر جانے والے تھے لیکن امان خالہ کو صلہ کیساتھ اکیلا گاڑی میں بیٹھتا دیکھ حیرت سے مستفسر ہوا۔۔۔اور خالہ کی نم آنکھیں دیکھ کسی میں مزید کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نا رہی۔۔۔اب تو سب کچھ کھلی کتاب کی مانند تھا سب کے سامنے۔۔۔کچھ دھکا چھپا تو رہا نا تھا۔۔۔

جس بھرم کو پچھلے ایک سال سے صلہ قائم رکھے ہوئے تھی اسی بھرم کو اسکی ساس ایک ہی جھٹکے میں بھرے چوڑاہے میں توڑ چکی تھی۔۔

امان نے ایک لمحے میں فیصلہ کیا تھا۔ ٹھیک ہے خالہ میں آپکے ساتھ چل رہا ہوں۔۔ ہمیں گھر کے سامنے رک کر صرف میرا سفری بیگ اٹھانا ہے۔۔۔وہ آگے کا پرو گرام سیٹ کر کے ڈرائیور کیساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔اسے اب کسی بھی وقت دوسرے شہروں میں سفر کرنا پڑتا تھا جسکے باعث اسکا سفری بیگ ہمہ وقت تیار ہی رہتا تھا۔۔۔

ماں نے تشکرانہ اسے دیکھا۔۔۔ جبکہ عفرا کو آج اپنے ہمسفر پر فخر محسوس ہوا تھا۔۔۔

****

سفر طویل تھا اور بائے روڈ گاڑی نے اس سفر کو طویل تر بنا دیا تھا۔۔۔ عفرا ہنوز غنودگی میں تھی بیچ میں اسے کچھ ہوش آتی تو ماں اسے کچھ ہلکا پھلکا سا کھلا کر فوراً سے دوائی دے دیتیں جسکے باعث وہ پھر سے غنودگی میں چلی جاتی۔۔۔

اللہ اللہ کر کے سفر تمام ہوا اور انہیں سامنے ہی ہسپتال کی عمارت نظر آئی۔۔۔

امان پل پل انکے ساتھ تھا۔۔۔اسنے ہسپتال میں داخل ہوتے ہی انہیں ویٹنگ ایریا میں بیٹھایا اور خود ساری بھاگ ڈور کرنے لگا۔۔۔

ویٹنگ ایریا بھی ہسپتال کی مناسبت سے بہت آرام دہ تھا۔۔۔۔ماں کو امان کی بدولت بہت سہولت ہو گئی تھی ورنہ وہ کہاں بیمار بیٹی کیساتھ یہاں باقی کی بھاگ دوڑ دیکھتیں۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں پیشنٹ کی فائل اور ریفرینس لیٹر دیکھ کر انہیں کمرے میں شفٹ کر دیا گیا۔۔۔کمرے کا کرایہ سن کر ہی ماں آگے کی جوڑ توڑ کر سکتی تھیں کمرے کے چوبیس گھنٹے کا کرایہ ہی سات ہزار تھا۔۔۔

ماں نے ایک گہرا سانس خارج کرتے آسمان کی جانب دیکھا۔۔۔اچھا اللہ تو ہی مدد گار ہے میرا۔۔۔بہتریاں کرنا۔۔۔

اسکی فائل دیکھتے صلہ کا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا گیا تھا۔۔۔

اگلے دن ڈاکٹر کوشلے سے اپائنمنٹ کے وقت امان انکے ساتھ ہی تھا۔۔۔

ڈاکٹر کوشلے نے صلہ کا تفصیلی معائنہ کیا تھا اور اب ہاتھ میں اسکی رپورٹس تھامے اپنی مخصوص کرسی پر آکر بیٹھے جس کے سامنے ہی شیشے کی میز کے پار امان اور ماں بیٹھیں تھے۔۔۔

دیکھیں مسٹر امان اس کا حل سرجری ہے۔۔۔لیزر سرجری۔۔۔لیکن اسکے لئے بھی پہلے پیشنٹ کا فزیکلی ہر ٹیسٹ کلیئر آنا ضروری ہے۔۔۔اسکے بعد ہم جا کر یہ

رسک لے سکتے ہیں۔۔۔کیونکہ اس سرجری کے بعد یا تو پیشنٹ کی بنائی واپس آ جائے گی یا وہ ہمشہ ہمشہ کے لئے بلائنڈ ہو جائیں گی۔۔۔

چانسز ففٹی ففٹی ہے۔۔۔اور میرا ماننا یہ ہے کہ رسک نا لینے سے رسک لے لینا بہتر ہوتا ہے۔۔۔۔۔کیونکہ پیشنٹ اس مقام پر ہے جہاں علاج ضروری ہے۔۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ انکا لک چل جائے۔۔۔

لیکن اس کے لئے بھی پہلے پیشنٹ کو دو ہفتے انڈر آبزرویشن رکھا جائے گا اسکے بعد ہمارے ڈاکٹرز کا پینل بیٹھے گا جو پیشنٹ کی مکمل رپورٹ فائل دیکھے گا اور پھر فیصلہ ہو گا کہ پیشن کا آپریشن کیا جائے گا یا نہیں۔۔۔

ڈاکٹر نے انہیں مکمل بریف کیا تھا جسکے بعد ماں نے وہیں بیٹھے بیٹھے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اللہ پر توکل رکھتے صلہ کا علاج کروائیں گی۔۔۔

اگلے روز بالاج وہاں آ گیا تھا اور بالاج کے وہاں پہنچتے ہی امان خالہ سے ملتا خاموشی سے وہاں سے نکل آیا تھا لیکن آتے آتے بھی وہ خالہ کو اپنے پاس موجود رقم دینا نہیں بولا تھا جسے دیکھتے ہی وہ شدت سے رو دی۔۔۔

پلیز خالہ ایسا نا کریں۔۔۔بیٹا ہوں نا آپکا تو پھر یوں پرایا تو نا کریں۔۔۔حوصلہ رکھیں انشااللہ صلہ جلد صحتیاب ہو جائے گی۔۔۔۔وہ خالہ کو ساتھ لگائے انہیں حوصلہ

دیتاوہاں سے نکل آیا۔۔۔خالہ اسے ڈھیروں دعائیں دیتیں واپس کمرے کی جانب بڑھیں جہاں بالاج ٹرینکولائزکے زیر اثر پڑی صلہ کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

*****

بالاج صلہ کے بیڈ کے پاس کرسی پر بیٹھا غمگیں نگاہوں سے بستر پر آنکھیں مونڈے لیٹی صلہ کو دیکھ رہا تھا جو صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی۔۔۔

بالاج کی آنکھوں کے کنارے سرخ ہونے لگے۔۔۔وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔۔۔

دفعتاً صلہ کے وجود میں جنش ہونے لگی۔۔۔۔وہ بے چین سی ہوتی کسمسانے لگی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ چیخ مار کر دوبارہ سے پینک ہونے لگتی بالاج سرعت سے اس پر جھکا۔۔۔۔

صلہ۔۔۔صلہ تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔۔بالاج نے اس پر جھکتے محبت سے اسکے بال سنوارے۔۔۔وہ لمس اور وہ لہجہ ایسا تھا کہ صلہ کا تڑپتا جسم جیسے یکدم ہی ساکت ہو گیا۔۔۔

جیسے وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہو۔۔۔۔آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹتے لکیروں کی مانند کنپٹیوں میں جذب ہونے لگے۔۔

بب۔۔ بالاج۔۔۔ بالاج یہ تم ہو نا۔۔۔ تم ہی ہو نا۔۔۔اسنے حیرت سے آنکھیں وا کئے ادھر ادھر ہاتھ مارتے ٹٹول کر اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

اسکی بے چین آواز سن کر خاموش بے بس آنسو بالاج کی آنکھوں سے ٹوٹے۔۔۔

وہ شدت سے اسکا ہاتھ بھینچتا اس پر سر رکھے ضبط کے کڑے مراحل سے گزرتا سر ہاں میں ہلا گیا۔۔۔

ہمم۔۔۔میں ہی ہوں۔۔۔

تم۔۔ تم کہاں تھے بالاج۔۔۔اتنی دیر سے کیوں آئے۔۔۔

مم۔۔میں۔۔میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔

مم۔۔میں نے۔۔میں نے بہت انتظار کیا تمہارا بالاج۔۔۔

مجھے لگا۔۔۔اسنے ٹوٹے الفاظ میں کہتے لمبی سانس اندر کھینچی۔۔۔مجھے لگا تم مجھے چھوڑ گئے ہو بالاج۔۔۔

بالاج مجھے چھوڑ تو نہیں دو گئے نا۔۔۔۔

مم۔۔۔میں بہت محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔

کک۔۔کیسے جیوں گی تمہارے بنا بالاج۔۔۔۔

تت۔۔۔تم۔۔۔

اسکا بکھرا لہجہ۔۔۔آنسو کی آمیزش لیے ٹوٹتے الفاظ کپکپاتے لب اور آنسو بہاتی ویران آنکھیں سیدھا بالاج کے دل پر وار کر رہی تھیں۔۔۔جو تڑپ کر کہتی اپنے کپکپاتے ہاتھ سے اسکے چہرے کی نقوش ٹٹول رہی تھی۔۔۔

وہ ضبط کرنے کے باوجود بھی صلہ کی حالت پر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہو گا صلہ۔۔۔

میری زندگی ہو تم۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے بنا رہ سکتا ہوں۔۔۔

ایسا سوچو بھی مت۔۔۔

خدارا ایسی باتیں مت کرو۔۔۔تمہیں ٹھیک ہونا ہے۔۔۔

اور بہت جلد ٹھیک ہو کر گھر واپس آنا ہے۔۔۔

جہاں ہماری بیٹیاں ہمارا انتظار کر رہیں۔۔۔

ابھی ہمیں بہت سا وقت اکھٹا گزارنا ہے۔۔اپنی بچیوں کے سنگ۔۔۔ابھی تو۔۔۔

ابھی تو وہ ماں اور باپ دونوں کی محبت سے محروم ہیں۔۔۔

وہ جلد ہی خود پر قابو پاتا محبت سے اسکے آنسو صاف کرتا اسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔

بب۔۔بالاج مجھے اپنی بیٹیاں دیکھنی ہیں۔۔۔کیسی ہیں وہ۔۔۔کیا میں کبھی انہیں دیکھ پاؤں گی۔۔۔

کیسی حسرت تھی اس ممتا سے چور آواز میں۔۔۔جسے سن کر بالاج کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔

انشااللہ صلہ۔۔۔ضرور۔۔۔اور وہ بہت پیاری ہیں۔۔تم سے بھی پیاری۔۔۔بالاج نم آنکھوں سمیت مسکرا دیا۔۔۔

لیکن اس کے لئے تمہیں پہلے مینٹلی فریش ہونا ہو گا۔۔۔رونا بند کرنا ہو گا تبھی تمہارے علاج کے بہترین نتائج سامنے آئیں گے۔۔۔

وہ محبت سے اسکا سر تکیے پر رکھتا اسکے بال سہلانے لگا۔۔۔

اور تائی جان۔۔۔بالاج انہیں تو پوتا چاہیے۔۔۔وہ ابھی مکمل ہر سکون ہوئی بھی نا تھی کہ اندر کا ڈر پھر سے پوری جزئیات سے جاگ اٹھا۔۔۔

مت سوچو انہیں صلہ۔۔۔انہیں اور بھی بہت کچھ چاہیے۔۔۔لیکن انسان جو چاہے اسے وہی ملے یہ ضروری تو نہیں۔۔۔

بیٹا نہیں تو کیا ہوا۔۔۔بیٹیاں تو ہیں۔۔۔اور میرے لئے میری بیٹیاں بیٹوں سے بڑھ کر ہیں۔۔

جانے کیسا جادو تھا اسکے لفظوں میں کہ وہ انہیں سنتی لمحوں میں پر سکون ہو گئی۔۔۔بالاج نے واضح اسکے چہرے پر سکون کی لہریں سرائیت ہوتی محسوس کیں۔۔۔

پھر تم اتنے دنوں بعد کیوں آئے بالاج۔۔۔مجھے لگا کہ تم بھی تائی جان کے ہمنوا ہو گئے ہو۔۔۔اب تم کبھی اندھی بیوی کی طرف مڑ کر نہیں آو گئے۔۔۔اب تو مجھے خواب میں بھی تائی جان کی ہی تلخ باتیں سنانی دیتی ہیں۔۔۔اسکی آواز پھر سے نم ہو اٹھی تھی۔۔۔

بالاج نے بے ساختہ جھکتے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔

مجبور تھا صلہ۔۔۔امی نے گھر میں ایک محاز کھولا ہوا تھا۔۔۔اور ابا بھی گھر پر نا تھے۔۔۔ویسے تو انہوں نے پوری زندگی کبھی ابا کو بھی کچھ نا جانا۔۔۔لیکن پھر بھی میں ابا کی غیر موجودگی میں انہیں اتنے بپھرے انداز میں چھوڑ کر نہیں آسکتا تھا۔۔۔

اسی لئے لیٹ ہو گیا۔۔۔وہ لب کچلتے وضاحت دے رہا تھا جبکہ صلہ اب پر سکون ہو کر آنکھیں موند چکی تھی۔۔۔

اسکا ہمسفر اسکے ساتھ تھا۔۔۔اسکا ہمنوا تھا۔۔اسے اسکے ساتھ ساتھ اپنی بیٹیوں سے بھی محبت تھی۔۔۔اسکے سکون کو یہ باتیں بہت تھی۔۔۔

یکدم ہی جیسے اسکے سر کا مستقل درد کہیں دور جا سویا تھا۔۔۔وہ ہلکی پھلکی ہو گئ تھی۔۔۔اب تو اندر سے بھی جلد از جلد ٹھیک ہو کر اپنی بیٹیوں کے پاس جانے کی امنگ پیدا ہونے لگی تھی۔۔۔

وہ بالاج کی جانب کروٹ لے کر اسکے ہاتھ اپنے چہرے کے نیچے رکھتی پر سکون سی آنکھیں موند گئ۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتی ماں نے اسے یوں آسودہ دیکھ نم آنکھوں سے بے ساختہ اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔

بالاج کے بروقت وہاں پہنچنے کا صلہ پر کافی اچھا اثر پڑا تھا۔۔۔

*****

بائے روڈ امان کو گھر واپس آتے آتے کافی دیر ہو گئ تھی۔۔۔ تقریباً رات دو بجے وہ کہیں جا کر گھر پہنچا۔۔۔ پچھلے دنوں وہ پل پل پیچھے اپنے ہائر کئے بندوں سے رابطے میں رہا تھا۔۔۔

ان دنوں اپنے آنلائن کام سے مکمل طور پر ہاتھ اٹھا لینے کے باعث اسکے کام کا کافی نقصان ہوا تھا۔۔ لیکن یہ زندگی تھی اس میں اتار چڑھاو اسکا حصہ ہیں وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

کام کے حوالے سے تو وہ سب سے رابطے میں رہا تھا لیکن یوٹیوب چینل پر اسنے پچھلے دنوں سے کوئی ویڈیو اپلوڈ نہیں کی تھی۔۔۔ اسکی ویڈیو اپلوڈنگ کی کنسیسٹینسی متاثر ہونے لگی تھی۔۔۔

عفرا سے وہ رابطے میں ہی تھا۔۔۔اس لئے اسکے گھر پہنچتے ہی بنا دیر کئے دروازہ کھل گیا۔۔۔

امان آپ فریش ہو جائیں میں آپکے لئے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔ مندی مندی نیند سے بھری آنکھوں سمیت عفرا نے مسکرا کر کہتے اسکے ہاتھ سے بیگ تھاما اور کچن کا رخ کیا۔۔۔

امان فریش ہو کر کمرے میں آیا تو ایک باریک سی آواز پر اسنے جھٹ سے کمرے کی لائٹ جلائی۔۔۔اپنے بستر پر دراز دو ننھی شہزادیوں کو دیکھ کر اسکے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری۔۔۔

وہ چمکتی آنکھوں کیساتھ بستر کی جانب بڑھا۔۔۔جہاں وہ دونوں پوری شان سے محو استراحت تھیں۔۔۔ لیکن ان میں سے ایک بچی اب کسمسا کر رونے لگی تھی۔۔۔

امان نے بنا دیر کئے بیڈ کے پاس جا کر احتیاط سے اس نرم روئی کے گالے کو اٹھایا۔۔۔

آلے لے لے لے۔۔۔پالا بے بی۔۔۔پالے بے بی روتے نہیں ہیں۔۔۔

وہ بچی کو پچکارتا اسے چپ کروانے کی کوشیش کرنے لگا۔۔ لیکن وہ چپ ہونے کی بجائے مزید رونے لگی تو امان نے ہونٹ چباتے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

اوہ تو آپکو بھوک لگی ہے۔۔۔ایک منٹ رکو پرنسیس۔۔۔وہ بات سمجھتا سرعت سے پاس پڑے فیڈر میں دودھ بنانے لگا۔۔۔

دودھ بنا کر وہ وہیں بستر پر بیٹھتا اسے گود میں لٹائے احتیاط سے دودھ پلانے لگا۔۔۔

فیڈر منہ کو لگتے ہی وہ ننھی پری بالکل پر سکون ہو کر دودھ پینے لگی۔۔۔

امان نے جھک کر محبت سے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

اسکی ویسے ہی بچوں میں جان تھی۔۔۔مغیث کی بھی اپنی ماں سے زیادہ اسی سے بنتی تھی۔۔۔

وہ جب بھی یہاں آتا ماں سے زیادہ ماموں کے پاس پایا جاتا۔۔۔

دفعتاً عفرا ہاتھوں میں کھانے کی ٹرے تھامے اندر داخل ہوئی۔۔۔

ارے یہ جاگ گئی۔۔۔وہ امان کو بچی کو دودھ پلاتا دیکھ خوشگوار حیرت سے گویا ہوئی۔۔۔

ہاں جب میں کمرے میں آیا تو یہ رو رہی تھی۔۔۔مجھے لگا اسے بھوک لگی ہے تو اسے دودھ پلانے لگا۔۔۔اور دیکھو اسے واقعی بھوک لگی تھی۔۔دودھ پی کر سو بھی گئی۔۔۔امان نے فیڈر کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر پاس پڑے رومال سے بچی کا منہ صاف کیا۔۔۔

ارے واہ آپکو تو بہت تجربہ ہے بچے پالنے کا۔۔۔

عفرا مسکراہٹ ضبط کرتی شریر سے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

ارے تجربے کی تو تم فکر ہی مت کرو۔۔۔میں تو اس طرح سے تمہیں بھی فیڈر پلاتا رہا ہوں۔۔۔آفٹر آل۔۔۔آٹھ نو سال کا فرق تو ہے ہی ہمارے درمیاں۔۔۔

وہ اسکی شرارت بخوبی سمجھتا مسکراہٹ ضبط کئے گویا ہوا۔۔۔

تمہیں پتہ ہے جب تم پیدا ہوئی تھی تو تمہیں سب سے زیادہ گود میں میں ہی اٹھاتا تھا۔۔

اسکی اس بات پر عفرا کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا۔۔۔

اچھا بس بس۔۔۔آپ کھانا کھائیں۔۔۔وہ بوکھلا کر کہتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

جبکہ امان سے ہنسی ضبط کرنا محال ہوا۔۔۔

تمہیں یقین نہیں آرہا نا۔۔میرے پاس ثبوت ہے۔۔۔میں تمہیں ابھی وہ تصویریں۔۔۔

اما ننننن کھانا کھائیں ننن چپ کر کے۔۔۔مجھے کوئی ثبوت نہیں دیکھنا۔۔۔وہ چڑ کر چبا چبا کر کہتی گویا ہوئی۔۔۔

عفرا کے یوں چڑنے پر امان قہقہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔

بہت بہت۔۔بہت خراب ہیں آپ۔۔۔وہ غصے سے اسکے شانے پر مکے جڑتی اٹھ کر بیڈ کی دوسری جانب گئی۔۔۔

اچھی بات ہے جو آپکو بچے سمبھالنے کا تجربہ ہے تو۔۔۔اب سمبھالیں ان دونوں کو۔۔۔ویسے بھی پچھلے دو دنوں سے میری نیند پوری نہیں ہوئی۔۔۔دن میں تو خالہ انہیں سمبھال لیتی ہیں۔۔ لیکن رات میں میں خود ہی انکی مدد نہیں لیتی کہ انکی تو اپنی طبیعت خراب رہتی ہے۔۔۔اب میں آرام کروں گی۔۔۔ویسے بھی یہ سو گئی ہے اب دوسری کے اٹھنے کی باری ہے۔۔تو آپ تیار رہیں۔۔۔وہ پھر سے مسکراہٹ ضبط کئے کہتی بیڈ پر نیم دراز ہو گئی۔۔

ویسے جڑواں بچے پالنا بھی بڑی ہمت کا کام ہے۔۔۔اللہ میری بہن کو صحت اور تندرستی عطا کرے۔۔۔تاکے آکر وہ اپنی ذمہ داری اچھے سے نبھا سکے۔۔۔بات کرتے صلہ کا ذکر آنے ہر اسکی آواز نم ہوا ٹھی تھی۔۔۔۔

کیا ہی ماسی نانی اور دادی کا پیار۔۔۔لیکن جو پیار ماں اپنے بچوں سے کرتی ہے بھلا اسکا بھی کوئی نعمل بدل ہو سکتا ہے امان۔۔۔وہ باوجود کوشیش کے بھی سسک اٹھی تھی۔۔۔

ان معصوموں کو تو ابھی اندازہ بھی نہیں کہ ان پر کونسی قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔۔۔ ہے ے ے ے۔۔۔عفرا کیا ہو گیا یار۔۔۔ایسے نہیں کرتے۔۔۔

صرف اللہ سے دعا کرو۔۔۔انشااللہ وہ بہت جلد ٹھیک ہو کر آئے گی اپنی بیٹیوں کے پاس۔۔۔اللہ سے ہمیشہ اچھے کا گمان کرتے ہیں۔۔۔کیونکہ اللہ انسان کو ہمیشہ اسکے گمان کے مطابق ہی نوازتا ہے۔۔۔

امان نے وہیں سے ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو صاف کئے۔۔۔وہ کتنی ہی دیر نم آنکھوں سمیت اسے دیکھتی رہی۔۔۔

ویسے تم نے ان کی کوئی شاپنگ وغیرہ کی کے نہیں۔۔۔۔

وہ سرعت سے بات بدلتا گویا ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔وقت ہی نہیں ملا۔۔۔یہ سب تو امی نے پہلے ہی خرید رکھا تھا وہی ابھی تک استعمال کر رہی ہوں۔۔۔وہ منہ بسور کر گویا ہوئی۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ویسے کل مجھے ایک بہت بڑا کانٹریکٹ ملا ہے کل کا دن تو خاصا مصروفیت بھرا ہے۔۔۔لیکن میں اندر سے کچھ وقت نکال لوں گا۔۔۔تم کل صبح تیار رہنا پھر ہم شاپنگ کرنے چلیں گے ٹھیک ہے۔۔۔وہ مسکرا کر اسکی گال تھپتھپاتا گویا ہوا۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے امان۔۔مجھے بھی اپنی ننھی شہزادیوں کے لئے بہت کچھ خریدنا ہے۔۔۔لمحوں میں اسکے چہرے پر چمک ابھر آئی تھی۔۔۔۔

امان نے اسے پر سکون دیکھ ایک گہرا سانس خارج کیا کہ بلآخر وہ اسکا دھیان بٹانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

*****

بالاج کو صلہ کے پاس آئے آج تیسرا دن تھا۔۔ان تین دنوں میں وہ پل پل اسکے پاس ہی رہا تھا۔۔وہ اسے کھانا خود اپنے ہاتھوں سے کھلاتا۔۔۔اسکی نانا کے باوجود اسے فروٹ کاٹ کر کھلاتا۔۔۔

زیادہ تر وہ دوائیوں کے زیر اثر سوئی ہی رہتی لیکن جب وہ ہوش میں ہوتی تو اسکے پاس ہی بیٹھا وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا اس سے ڈھیروں باتیں کرتا۔۔۔

بالاج کے پل پل کے ساتھ سے وہ ہسنے لگی تھی۔۔۔مسکرانے لگی تھی۔۔۔اسکی اس اندرونی خوشی کے باعث اسکے علاج کے حیرت انگیز اثرات سامنے آنے لگے تھے۔۔۔اسکی رپورٹس کلیئر آنے لگی تھیں۔۔۔

ماں ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ خوش تھی۔۔وہ دل ہی دل اپنے رب کے حضور انکی دائمی خوشیوں کے لئے دعا گو تھیں۔۔۔

اب بھی ماں اسکی دوائیاں لینے فارمیسی تک گئیں تھیں جبکہ بالاج اسکے پاس ہی بیٹھا اسکا ہاتھ تھامے اس سے باتیں کر رہا تھا۔۔جب بات کرتے کرتے وہ یکدم رکا۔۔۔

کیاہوا بالاج۔۔۔تم خاموش کیوں ہو گئے۔۔۔صلہ اسکا خاموش ہونا محسوس کر کے بے چینی سے گویا ہوئی۔۔۔

صلہ ایک بات کروں یار۔۔۔پلیز برا نا ماننا۔۔۔وہ جھجھکتا ہوا گویا ہوا۔۔۔

کمال کرتے ہو تم بھی بالاج۔۔۔اب میں تمہاری بات کا بھی برا مناوں گی۔۔۔

وہ دراصل صلہ آفس سے مجھے تین ہی چھٹیاں ملی تھیں۔۔۔مجھے واپس جانا ہو گا لیکن اگر تم کہتی ہو تو میں نہیں جاوں گا۔۔۔مگر اس سے پیچھے بہت سے مسائل ہو جائیں گے اور تم تو جانتی ہو کہ میرے سر پہلے ہی بہت سا قرض واجب الادا ہے۔۔۔

وہ ہونٹ چباتے سر جھکا کر آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔جبکہ اسکی یہ بات سن کر صلہ بالکل خاموش ہو گئی۔۔۔

پلیز صلہ کچھ بھی الٹا سیدھا مت سوچنا۔۔۔پہلے ہی بہت مشکلوں سے ریکور کر رہی ہو۔۔۔

وہ صلہ کا خاموش ہونا نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے بالاج۔۔۔تمہارا واپس جانا بھی ضروری ہے پر کیا تم واپس جا کر مجھ سے رابطے میں رہو گے۔۔۔وہ مغموم لہجے میں دلگرفتہ سی گویا ہوئی۔۔۔

ظاہر سی بات ہے صلہ۔۔۔تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔۔میں فون کروں گا نا تمہیں صبح و شام۔۔۔اب بھی اگر مجبوری نا ہوتی تو میں کبھی بھی واپس جانے کا نا سوچتا۔۔۔

پھر کوئی مسلہ نہیں ہے بالاج۔۔۔بس مجھے بھول مت جانا۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

اور تم دوبارہ بھول سے بھی یہ بات مت بولنا اسنے بھی مسکراتے ہوئے صلہ کی ناک دبائی تو وہ کھلکھلا کر مسکرادی۔۔۔

کاش بالاج تمہاری ماں اور بہنیں بھی تمہاری جتنی اچھی ہوتی تو ہماری زندگی میں کوئی غم نا ہوتا۔۔آنکھیں موندے اسنے دلگرفتی سے سوچا۔۔۔۔

*****

امان صبح فجر کے وقت ہی گھر سے نکل گیا تھا۔۔اسنے تو آج ناشتہ بھی نا کیا تھا۔۔۔لیکن اب وہ حسب سابق وعدے کے مطابق نو بجے ہی گھر آکر عفرا کے سرہانے کھڑا تھا جو خود بچیاں خالہ کے حوالے کئے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔

ایک دفعہ تو امان کو اسے یوں سوتا دیکھ جی بھر کر غصہ آیا۔۔۔

مطلب حد تھی۔۔۔وہ کہہ کر بھی گیا تھا کہ اسکا کل کا دن بہت مصروفیت بھرا ہے لیکن وہ پھر بھی اسکے لئے وقت نکال لے گا کہ وہ بچیوں کے لئے شاپنگ کر لے۔۔۔بس وہ صبح وقت پر تیار رہے۔۔

اب بھی وہ صبح سے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر سارا کام دیکھتا اب ایک گھنٹے کے لئے سب کچھ انکے سپرد کر کے آیا تھا۔۔۔

آج اسے بہت بڑا کانٹریکٹ ملا تھا جو اگر کامیاب ہو جاتا تو اسکے لئے ترقی کے کئی ایک راستے اور کھل جاتے۔۔۔

آج شہر کے ایم این اے کی بیٹی کی شادی کے فنکشن پر اسے چائے کا آرڈر ملا تھا۔۔۔ چونکہ سی اے چائے والا اپنی طرز کی ایک برینڈ بنتا جا رہا تھا۔۔اس لئے اسے اتنے بڑے کانٹریکٹ کے لئے ہائر کیا گیا تھا۔۔۔اگر وہ وہاں اس شادی کے فنکشن میں اپنا سو فیصد دے کر مہمانوں پر اپنی اچھی دھاک بٹھانے میں کامیاب ہو جاتا تو مطلب وہ کامیابی کے اس راستے میں ایک قدم مزید آگے بڑھ جاتا۔۔۔

پھر یقیناً اس ایلیٹ کلاس کے زیادہ تر آرڈرز اسے ہی ملتے۔۔۔روڈ کنارے چائے اسنے بہت بیچی تھی۔۔۔ٹھیلے سے دکان کا سفر کرتے وہ اپنے ڈریم ٹی پلیس پر بھی کام شروع کر چکا تھا دوسرے شہروں میں اسکی برانچیز بھی کھل گئی تھیں لیکن باقاعدہ کسی فنکشن پر پورے ایوینٹ کے دوران اپنی سروسز فراہم کرنے کا یہ اسکا پہلا تجربہ تھا اور وہ دعا گو ہی تھا کہ اسکے لئے آج کا دن بھی فائدہ مند ثابت ہو۔۔۔

اسنے اپنی ٹیم اچھے سے ٹرین کی تھی۔۔۔انہیں چائے سرونگ کے بارے میں پورا بریف کیا تھا۔۔۔ایک ایک بات انہیں اچھے سے سمجھائی تھی۔۔خاص اس فنکشن

کے حوالے سے اپنے سی اے چائے والا کے لوگو کے ساتھ کسٹمائزڈ سپوزیبل کپ اور ٹرے بنوائی تھی۔۔۔ سرونگ ٹشوز بھی بالخصوص کسٹمائز بنوائے گئے تھے۔۔۔اسنے اس فنگشن کو کامیاب بنائے اور کسٹمرز پر اپنا امپریشن بنانے کو چھوٹی سے چھوٹی چیز پر توجہ دی تھی۔۔۔کام کو لے کر تو وہ پہلے ہی پیشینیٹ تھا لیکن جیسے جیسے وہ آگے بڑھتا جارہا تھا وہ اپنے کام کو لے کر مزید ڈیو شنل ہوتا جارہا تھا۔۔۔وہ اپنے معیار کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

سیلف برینڈ ایسے ہی نہیں بنا جاتا تھا۔۔۔اس کے لئے اپنے کام سے مخلص ہونا پڑتا تھا۔۔۔خطرناک حد تک مخلص۔۔۔اتنا مخلص کہ خواب میں بھی اپنے کام کے حوالے سے ہی آئیڈیاز آئیں۔۔۔اور جب کوئی انسان کسی چیز لو لے کر اسقدر مخلص ہو جائے تو وہ چیز پھر پے بیک کرتی ہے۔۔۔اپنے کام کے ساتھ سچا مخلص اور کھرا ہونا ہی اس کام کے حوالے سے آپکا رینک بڑھاتا ہے۔۔۔پھر اس انسان کی انہی خوبیوں کی بنیاد پر اسکی الگ پہچان بننی شروع ہوتی ہے۔۔۔۔

اور یہ ہی اسکے ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔وہ ان چیزوں پر بھی دھیاں دیتا جسکی طرف کسی کا غلطی سے بھی دھیاں نا جاتا۔۔۔وہ اپنے کام کے حوالے سے کسی کی بات نہیں سننا چاہتا تھا کہ امان نے فلاں کام میں ڈنڈی ماری۔۔۔وہ کسٹمرز کو عزت دیتا تھا۔۔۔ اور بدلے میں کسٹمرز اسے عزت دیتے تھے۔۔۔جو ایک دفعہ اسکے پاس 0 چائے

پینے آتا اسکے بات کرنے کے انداز اور اسکے اخلاق سے اتنا متاثر ہوتا کے بار بار وہاں آتا۔۔۔

اسے لوگوں کو اپنے ساتھ جوڑنا آتا تھا۔۔۔

اب بھی بارات کا فنگشن رات کا تھا اور وہ اس بیچ عفرا کو شاپنگ کروا کر واپس جا کر وینو دیکھنا چاہتا تھا جہاں یہ فنگشن ہونا تھا پھر انہیں اس وینو کے لحاظ سے اپنا سیٹ آپ بھی وہاں سیٹ کرنا تھا۔۔۔

لیکن وہ کام میں ڈوب کر اپنے رشتوں کو نظر انداز کرنے کا قائل نہیں تھا اس لئے وقت مینج کرتے ہر چیز ساتھ لے کر چلنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن اب یوں عفرا کو اپنے پروگرام کا ستیاناس بناتے دیکھ وہ کوفت سے ہاتھ کی مٹھی بناتا آنکھیں بند کئے گہرے گہرے سانس بھرتا خود کو کمپوز کر رہا تھا۔۔۔وہ جلدی ٹیمپر لوز نہیں کرتا تھا لیکن عفرا کو دیکھ کر تو یہ ہی دل کر رہا تھا کے اسے اٹھا کر واش روم میں پٹخ کر اس پر شاور کھول دیتا۔۔۔

لیکن پھر اپنی سوچ پر سر جھٹکتے اسکے چہرے پر ایک شرارتی مسکان ابھر یپ اگلے ہی لمحے وہ اسکے پاس بیٹھتا مسکرا کر اسکے چہرے پر بکھرے بال ہاتھ سے ہٹاتا زوردار انداز میں اسکی ناک دبا گیا۔۔۔

آہہہ۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ سانس رکنے سے چلا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

دہشت سے اسکی سانسیں تیز تیز چلنے لگی تھیں۔۔خمار آلود آنکھیں پوری کھولے وہ سمجھنے کی کوشیش کر رہی تھی کے ابھی اسکے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔کھلے بال پشت پر بکھر گئے تھے جبکہ امان اب پر سکون سا بازو سینے پر باندھے آنکھیں چندھی کئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ام۔۔امان آپ۔۔۔یہ آپ نے۔۔۔وہ ہنوز گویا گنودگی میں تھی۔۔۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتی اسکی شرارت سمجھ کر جھنجھلائی سی گویا ہوئی۔۔

محترمہ رات ہمارے درمیان کوئی بات ہوئی تھی شاید۔۔۔میں اپنے بہت ضروری کام چھوڑ کر تمہیں شاپنگ کروانے آیا ہوں۔۔۔۔۔لیکن بہت افسوس ہوا تمہیں یوں دیکھ کر۔۔۔

خیر پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔اگر تو پانچ منٹوں میں تم فریش ہو کر باہر آ گئ تو ٹھیک ورنہ بھول جانا شاپنگ کو۔۔۔وہ ماتھے پر بل ڈالے سنجیدگی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

لیکن عفراہڑبڑا کر ہوش میں آتی جھنجھلائی سی سرعت سے بیڈ سے اچھل کر اتری۔۔۔

کبھی کبھی تو مجھے آپ پر نارمل بورٹ کا گمان ہونے لگتا ہے امان۔۔۔جو گھڑی کی سوئیوں سے چلتا ہے۔۔۔غصے سے جوتا اڑستی وہ بڑبڑا کر گویا ہوئی۔۔

اور یہ کونسا طریقہ ہے اٹھانے کا۔۔۔بندہ پیار سے بھی اٹھا سکتا ہے۔۔۔ویسے مجھے جنگلی بلی کہتے ہیں حرکتیں اپنی جنگلیوں والی ہیں۔۔۔جوتا پہن کر یاد آنے پر وہ کمر پر ہاتھ رکھتے اسی کے انداز پر اسے دیکھتی گویا ہوئی۔۔۔لیکن امان کے آنکھ سے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کی جانب اشارہ کرنے پر پاوں پٹختی واش روم کی جانب بڑھی ۔۔جبکہ امان کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری۔۔۔

****

اسلام علیکم امی۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔وہاں سے سیدھا وہ ماں کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔جو بچیوں کے کپڑے تبدیل کروانے کے بعد ان سے کھیل رہی تھیں۔۔۔ رات وہ دو بجے کہیں جا کر گھر پہنچا تھا اور دو گھنٹے سونے کے بعد فجر کے وقت پھر سے گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔ماں سے اسکا سامنا اب ہو رہا تھا۔۔۔

واعلکیم اسلام۔۔۔بیٹا تم کیسے ہو۔۔۔مجھے عفرا نے بتایا تھا کہ تم رات لیٹ آئے تھے اور پھر صبح اتنی جلدی چلے بھی گئے۔۔۔ماں نے محبت سے اسکے جھکے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ وہیں انکے قریب کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔

بس آپکی دعاوں کی ضرورت ہے ماں۔۔۔بس دعا کیجیئے گا کہ آج کا میرا کانٹریکٹ کامیاب رہے۔۔۔وہ ماں کے دونوں ہاتھ تھامتا انہیں لبوں سے لگانے کے بعد اپنی آنکھوں سے لگاتا انکی گود میں سر رکھ گیا۔۔۔

میرے دعائیں تمہارے ساتھ ہیں امان۔۔۔انشااللہ کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔۔۔جس راستے سے گزر وگئے اسے گلزار بنادو گئے۔۔۔ماں نے اپنی نم آنکھیں صاف کرتے اسکے بال سہلائے۔۔۔یہ انکا کل سرمایہ تھا۔۔۔انکا بیٹا انکا فخر۔۔۔انکا مان۔۔۔جس نے زندگی کے کسی مور پر انکا سر نہیں جھکایا تھا۔۔۔

کھانا کھایا تم نے۔۔۔اسنے انکی گود سے سر اٹھایا تو ماں اسکا چہرا غور سے دیکھتیں گویا ہوئیں۔۔۔

اتنے غور سے مت دیکھیں صبح ناشتہ کیا تھا میں نے۔۔۔۔

وہ ماں کے یوں تفتیشانہ انداز میں دیکھنے پر مسکرادیا۔۔۔

تم جو چلتے پھرتے ناشتہ کرتے ہو وہ بھولا نہیں مجھے۔۔رکو تم۔۔۔دو منٹوں میں ناشتہ بناتی ہوں میں۔۔ماں نے جوتا اڑسنے کو پاوں نیچے اتارتے ہی تھے کہ وہ بول اٹھا۔۔۔

نہیں۔۔نہیں ماں۔۔۔بہت دیر ہو جائے گی ابھی تو میں صرف عفرا کو لینے آ۔۔۔مجھے پتہ ہے۔۔۔بتایا تھا عفرا نے۔۔۔لیکن ابھی ناشتہ تو اسنے بھی نہیں کیا۔۔۔ساری رات بچیوں کے ساتھ لگی رہی۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو بچیاں مجھے پکڑا کر وہ سوئی تھی۔بھوکے پیٹ نہیں جانے دوں گی میں۔۔۔یوں جھٹ پٹ ناشتہ تیار کر لاوں گی۔۔۔وہ چٹکی بجا کر کہتیں بیڈ سے اتر چکی تھیں۔۔۔۔

وہ ماں تھی جس کے سامنے اسکی بھلا کہاں کچھ چل سکتی تھی۔۔۔اسکی سبھی باتیں نظر انداز کئے وہ کچن میں جا چکی تھی۔۔جبکہ انکے جانے کے بعد وہ ان ننھی شہزادیوں کی جانب متوجہ ہوتا ان سے کھیلنے لگا جن کی شکلوں میں جڑواں ہونے کے باوجود کوئی مشابہت نہیں پائی جاتی تھی۔۔۔

جب تک عفرا فریش ہو کر تھوکریں کھاتی بھاگتی ہوئی وہاں آئی تب تک ماں بھی ناشتہ بنا کر لے آئیں۔۔۔

ماں کے کہنے پر دونوں ہی خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے۔۔۔

ویسے اتنے دن ہو گئے آپ لوگوں نے ابھی تک ان ننھی شہزادیوں کا کوئی نام نہیں رکھا۔۔۔یہ ابھی تک بے نام کیوں ہیں۔۔۔ناشتہ کرتے اسے اچانک یاد آیا تو بول اٹھا۔۔۔

نہیں ابھی تک تو نہیں رکھا۔۔۔عفرا نے اداسی سے ان دونوں کو دیکھتے کہا۔۔۔

عینا اور نینا کیسے نام ہیں دونوں ملتے جلتے بھی ہیں۔۔۔ناشتہ کرتے امان کی مکمل توجہ کا مرکز جیسے وہ دونوں پریاں ہی تھیں۔۔۔

امان ایسے کیسے۔۔۔ہو سکتا ہے کہ انکے ماں باپ نے انکے لئے کچھ اور نام سوچ رکھے ہوں۔۔۔ہم یوں تو ان دونوں کے نام نہیں رکھ سکتے نا۔۔۔۔

وہ امان کا بچیوں سے لگاو دیکھتے آہستگی سے گویا ہوئی۔۔امان کا ان دونوں بچیوں سے لگاو دیکھتے اسکے دل میں شدت سے خواہش جاگی تھی اپنے بے بی کی۔۔۔

کتنا پیار تھا امان کو بچوں سے۔۔۔کے اسنے تو کبھی اپنے پرائے کا فرق تک نا رکھا تھا۔۔۔

اگر اسکے ساتھ وہ حادثہ پیش نا آتا تو ابھی تک انکا بے بی بھی دنیا میں آنے والا ہی ہوتا۔۔۔

اللہ ہمیں بھی اس خوشی سے نواز دے۔۔۔دل ہی دل وہ اپنے رب کے حضور دعا گو ہوئی۔۔۔

ہم یہ بھی ٹھیک ہے۔۔لیکن جب تک انکی ماں صحتیاب ہو کر واپس نہیں آجاتی ہم انہیں انہی ناموں سے پکاریں گے۔۔۔اگر صلہ اور بالاج نے کوئی اور نام سوچے ہوئے تو وہ ان ناموں کو رکھ لیں۔۔۔ہم تھوڑی نا انکے نام لکھوانے جا رہے ہیں۔۔۔

ہے نانینا۔۔۔وہ ایک بچی کے ماتھے کا بوسہ لیتا پیار سے گویا ہوا تو عفرا بھی نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔

وہ ہر مسلے کا کوئی نا کوئی حل نکال ہی لیتا تھا۔۔۔کبھی خود جھک کر تو کبھی اس کام سے راہیں موڑ کر۔۔۔بہت کم وہ دوسروں کو اپنے نظرے پر قائل کرتا تھا۔۔۔اسکا ماننا

یہ ہی تھا کہ اگر تو کوئی آپکے نظرے کو سمجھ پا رہا ہے تو بہت بہتر۔۔۔ لیکن اگر کوئی آپکے نظرے کو سمجھ نہیں رہا تو بنا وہاں بحث کئے وہاں سے ہٹ جائیں۔۔۔ وقت کا کام وقت پر چھوڑ دیں۔۔ کہ وقت آپکو ثابت کر دے گا۔۔۔

اور عفرا نے اسکی مثال اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔۔۔ کل تک جو لوگ امان کے کام کو لے کر اس پر طنز کرتے نا تھکتے تھے آج اسکی کامیابیوں کو دیکھتے اسے مبارکباد دینے آتے تھے اور وہ یہاں بھی ان کو شرمندہ نا کرتا بلکہ مسکرا کر ان سے مبارکباد وصول کرتا اور عزت سے انہیں رخصت کرتا۔۔۔

وہ اسکی باتوں اور اسکے کاموں سے زیادہ اسے آبزرو کر کے اس سے بہت کچھ سیکھ رہی تھی۔۔۔

اسکے بعد اگلے ایک گھنٹے تک عفرا مال سے جو جو خرید سکتی تھی اسنے خریدا۔۔ بچیوں کے کپڑے ڈائپرز۔۔۔ فیڈر بوتلز ویٹ ٹشوز۔۔۔۔ وغیرہ لیکن ٹھیک ایک گھنٹے بعد امان نے اسے گھر کے سامنے اتارا اور خود وہیں سے واپس چلا گیا۔۔ جبکہ عفرا اب خوشی خوشی ہاتھوں میں شاپنگ بیگز تھامے اندر آ کر خالہ کو اپنی شاپنگ دکھانے لگی تھی۔۔۔

*****

بالاج کا تقریبا روز ہی دو تین دفعہ صلہ کو فون آجاتا تھا۔۔۔جب بھی اسے کام میں زرا فراغت ملتی وہ صلہ کا نمبر ملالیتا۔۔۔اسکی رپورٹس دیکھتے اور اسکی ریکوری کنڈیشن دیکھتے کل شام ڈاکٹرز کا پینل بیٹھا تھا جنکا مشترکہ فیصلہ یہ ہی تھا کہ اس جمعرات کو صلہ کا آپریشن کر دیا جائے۔۔۔اب اسکی کنڈیشن کافی سٹیبل تھی۔۔ کل رات ہی ماں کو یہ خوشخبری ملی تھی۔۔۔لیکن اگلی بات نے انکے ہوش اڑا دیئے تھے آپریشن کی فیس نو لاکھ تھی۔۔۔اور تب سے ہی وہ کافی گم صم سی بیٹھیں تھیں۔۔۔جمعرات آنے میں دو دن تھے ور وہ اتنی جلدی رقم کا انتظام کہاں سے کرتیں بھلا۔۔

زیور بیچ کر جو رقم اکھٹی کی تھی وہ تو اب تک استعمال ہو رہی تھی۔۔۔وہ تو انکے لئے اونٹ کے منہ میں زیرے کے مترادف ثابت ہوئی تھی۔۔۔اس ہی فکر میں ہلکان وہ کل رات سو بھی نا پائیں تھیں۔۔۔ساری رات جائے نماز بچھائے سر اپنے رب کے حضور سجدے میں گرائے وہ اس آزمائش کے ٹل جانے کی فریادیں کرتی رہی تھیں۔۔۔

اب بھی وہ پریشان حال سی بیٹھیں معمول کے مطابق صلہ کے بال بنا رہی تھیں جب وہ ماں کی خاموشی محسوس کر کے بول اٹھی۔۔۔

ماں آپ آج اتنی خاموش کیوں ہیں۔۔۔

ہاں۔۔۔اسکی بات ہر ماں چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئیں۔۔ نہیں بیٹا ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔وہ پھیکا سا مسکرا کر گویا ہوئیں۔۔۔بیٹی کی حالت انہیں خون کے آنسو رلاتی تھی۔۔۔

ماں میں تھیک تو ہو جاوں گی نا۔۔۔مجھے اپنی بیٹیاں دیکھنی ہیں۔۔۔انہیں پیار کرنا ہے۔۔۔اپنے سینے سے لگانا ہے ماں۔۔۔میں نے تو ابھی تک انہیں گود میں اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔۔۔

صلہ کا حسرت زدہ لہجہ انکا دل چیر گیا۔۔۔باوجود ضبط کے ایک آنسو ٹوٹ کر انکی آنکھ سے ٹوٹا۔۔۔

اے اللہ اس بے بسی کو ختم کر دے مالک۔۔۔میں بے بس ہوں لیکن میرا اللہ تو بے بس نہیں۔۔۔وہ تو ہر چیز ہر قادر ہے نہ۔۔۔اے میرے اللہ میرے لئے بھی اپنی رحمت کا کوئی در کھول دے۔۔۔گیلی سانس اندر کھینچتیں وہ کراٹھیں تھیں۔۔۔

ماں میں نا بالکل آپ کے جیسی ماں بنوں گی۔۔۔جو بچوں کو اپنے پنجوں میں چھپا لیتی ہے۔۔۔ان پر کوئی دکھ تکلیف نہیں آنے دیتی۔۔۔انکے سامنے تن کر کھڑی ہوتیں انکی ڈھال بن جاتی ہے۔۔۔جیسے آپ میری بن گئ۔۔۔آپ نا ہوتی تو میں کیا کرتی ماں۔۔۔کون میری یوں دیکھ بھال کرتا۔۔۔کسے تھی میری فکر بھلا

ماں۔۔۔مجھے بالکل آپکی جیسی ماں بننا ہے۔۔۔بات کرتی وہ سسک اٹھی تھی۔۔۔

ماں نے جلدی سے اسے اپنے ساتھ لگاتے رونے سے منع کیا۔۔۔وہ اسے بتانا سکیں کہ اس میں انکا تو کوئی کمال نہیں۔۔۔ماں تو نام ہی بچوں پر اپنی زندگی وار دینے کا ہے۔۔۔صرف وہ ہی نہیں ہر ماں ہی ایسی ہوتی ہے جو بچوں کے سامنے ڈھال بن کر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔۔اور تبھی بالکل تبھی انکے دماغ میں ایک جھماکہ سا ہوا۔۔۔جیسے انہیں ایک نئی راہ دکھ گئی ہو۔۔۔بالاج کا فون آنے پر وہ صلہ کو خود سے الگ کرتیں اسے فون تھما کر خود کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔۔اب بس انہیں جلد از جلد اپنی سوچ پر عمل پیرا ہونا تھا۔۔۔

*****

امان ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی گھر واپس آیا تھا۔۔۔اور اب فریش ہونے کے بعد اپنے سٹڈی ٹیبل پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر تندہی سے کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔

لیپ ٹاپ کی صورت یہ پہلی انویسٹمنٹ تھی جو عفرا نے اب تک امان کو اپنے اوپر کرتے دیکھا تھا۔۔۔ورنہ امان نے ابھی تک اپنا لائف سٹائل بالکل نا بدلہ تھا۔۔۔وہ صرف انتہائی ضروری چیزوں پر پیسہ خرچ کرتا باقی کا سارا پرافٹ اپنے ڈریم پیلس پر لگا رہا تھا۔۔۔

ایک دفعہ اس ڈریم پیلس کا آغاز ہو جاتا باقی سب کچھ اسکے بعد تھا۔۔۔

عفرا دائیں جانب موجود کاوچ پر بیٹھی نینا کیساتھ کھیل رہی تھی جبکہ عینا باہر خالہ کے پاس تھی۔۔۔۔

امان آپ سے ایک بات کہوں۔۔۔نینا کے ساتھ کھیلتے وہ امان سے مخاطب ہوئی۔۔۔جبکہ امان اسکی غیر معمولی آہستہ اور سنجیدہ آواز پر چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔ا

اسکی آواز کے زیر و بم سے ہی وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ آگے اس سے کیا کہنا چاہتی ہے۔۔۔

ہمم کہو۔۔۔وہ ہنوز اپنے کام میں مصروف سا گویا ہوا۔۔۔

میں ڈاکٹر سے اپنا چیک آپ کروانا چاہتی ہوں امان۔۔۔۔دیکھیں اب توصلہ کے بے بیز بھی دنیا میں آگے۔۔۔مجھے بھی ہمارا بے بی چاہیے۔۔۔آپ مجھے ڈاکٹر کے پاس لے جائیں گے نا۔۔۔

وہ نینا کے ساتھ کھیلتی پلکیں جھپک جھپک کر اپنی آنکھوں کی نمی چھپاتی حسرت آمیز لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

سب سے پہلے تو عفرا صلہ اور اسکی بچیوں کو کوئی دعا دے دو۔۔۔کیونکہ میں جانتا ہوں تمہاری اٹینشن یہ نہیں ہے۔۔۔تمہیں صرف ان بچیوں کو دیکھ کر اپنے بچے

کی کمی محسوس ہو رہی ہے تو اس سے پہلے کہ تمہاری یہ حسرت نظر کا روپ ڈھار کر صلہ یا ان بچیوں کو لگے ماشااللہ کہہ کر انکے اچھے نصیب کی دعا کر دو۔۔۔

امان کی بات سن کر عفرا اپنی حسرت بھولے حیرت و صدمے سے گنگ منہ کھولے امان کو دیکھنے لگی۔۔۔

اتنی فضول بات کا مقصد۔۔۔آپکو لگتا ہے کہ میں اپنی بہن کی خوشیوں کو نظر لگاوں گی یا اپنی معصوم بھانجیوں کو۔۔۔

وہ تو لمحوں میں بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

جبکہ امان اسکے بھڑکنے پر دل سے مسکرا دیا اور لیپ ٹاپ کی سکرین ہاف فولڈ کرتا کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتا اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

میری بات کا غلط مطلب لے رہی ہو یار۔۔۔میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ حفظ ما تقدم کے طور پر انہیں کوئی دعا دے دو۔۔یا کوئی دعا پڑھ کر ان پر پھونک دو۔۔۔ نظر لگ جاتی ہے۔۔۔اور یہ صرف حاسدوں کی ہی نہیں لگتی۔۔۔اکثر بچے ماں کو پیارے لگتے ہیں تو ماں کی ہی نظر بھی لگ جاتی ہے۔۔۔اس کا سیدھ سا حل ہے کہ ماں کو بھی بچہ پیارا لگے تو لاحولہ ولا قوۃ پڑھ کر یا کوئی بھی مسنون دعا پڑھ کر بچے پر پھونک مار دینی چاہیے۔۔۔۔

یہ ایک الگ بات ہے عفرا۔۔لیکن اگر تم میری بات کا غلط مطلب نالو تو تمہیں بہت سادہ طریقے سے سمجھا سکتا ہوں کہ نظر پتھر پھاڑ دیتی ہے۔۔اور آپکا حسرت زدہ لہجہ عرض اگر اس لہجے میں حسرت کسی دوسرے کے پاس وہی چیز دیکھ کر آرہی ہے جو کہ آپکے پاس نہیں تو آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ یہ ہی حسرت دوسرے کے راہ کی رکاوٹ کس صروت بن سکتی ہے۔۔۔

ایسے کیسے امان۔۔۔میں نے تو محض ایک بات کہی تھی۔۔۔وہ نم لہجے میں گویا ہوئی۔۔اسکی بات کا وہ مطلب تو نا تھا جو امان کہہ رہا تھا۔۔۔

عفرا کسی دوسرے کے پاس وہی چیز دیکھ کر جو آپکو چاہیے لیکن وہ آپکے پاس نہیں ہے لہجے میں حسرت کا در آنا کوئی غیر فطری بات نہیں۔۔۔

یہ فطرت پر مبنی ہے۔۔۔ایسا سب کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔لیکن اگر آپ اپنا مائنڈ سیٹ ایسا سیٹ کر لیں کہ دوسرے کے پاس اچھی چیز دیکھ کر آپکے لہجے میں خوشی در آئے اور آپ یہ سوچیں چلیں میرے پاس نا سہی لیکن اسے تو یہ چیز ملی۔۔۔اللہ اسکے نصیب میں اس چیز کی خوشیاں کرے۔۔تو یہ چیز آپکو حاسد بننے سے بچا لیتی ہے۔۔اس مائنڈ سیٹ سے آپکا اندر باہر مسلسل اس چیز کے بارے میں سوچتے ہوئے بے چین نہیں رہتا۔۔۔بلکہ آپ پر سکون ہو جاتے ہو۔۔۔

جبکہ حاسد کے ساتھ اسکے بالکل الٹ ہوتا ہے۔۔۔

وہ اپنی ہی آگ میں جل جل جاتا ہے۔۔

اور جب آپ کسی دوسرے کی اچھی چیز دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اسے کوئی اچھی دعا دیتے ہیں تو آپکے اس عمل کے باعث اللہ آپ کے لئے بہتریوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔۔۔

آپکے اس عمل کے باعث آپکے لئے ایسے اسباب پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو آپکی دلی مراد پوری کر سکیں۔۔۔

بہت کم لوگ اس چیز کو سمجھتے ہیں۔۔یہ ایک پورا سائیکل ہے جو قدرت کے اصولوں پر چلتا ہے۔۔۔

آپکی ساری باتیں ٹھیک ہیں امان اور مجھے سمجھ بھی آ گئی۔۔لیکن آپکو نہیں لگتا کہ ان سب باتوں کے درمیان آپ نے میری کہی اصل بات کو مس کر دیا ہے۔۔۔اسکی ساری باتیں خاموشی سے سننے کے بعد وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔

لے جاوں گا عفرا۔۔۔بس کچھ دن انتظار کر لو۔۔۔ایک تو مجھے بیک ٹو بیک کچھ پراجیکٹس ملے ہیں۔۔۔

امان کا اس روز شادی کا فنگشن بہت کامیاب رہا تھا اور وہ اسکے اندازے کے عین مطابق اسکے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوا تھا جسکے بعد اسے اسی ایلیٹ کلاس میں سے بیک ٹو بیک شادیوں برتھ ڈے پارٹیز اور اینورسری فنگشنز وغیرہ کے کانٹریکٹس

ملنے لگے تھے۔۔۔اب تو اسے فنگشنز باقاعدہ تاریخیں نوٹ کر کے لینے پڑتے۔۔۔

کیونکہ کئی دفعہ اسے ایک دن میں دو دو کنٹریکٹ مل جاتے ایک دن کا فنگشن تو دوسرا رات کا۔۔۔ایسے میں اسے ہمہ وقت بہت مستند رہنا پڑتا۔۔۔

کیونکہ اتنی جلدی اسے ایک فنگشن کے فوراً بعد دوسرے وینو پر اپنا سیٹ آپ سیٹ کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا۔۔۔

اور وہ اپنی پریزنٹیشن کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کرتا تھا۔۔۔

ایک ایک فنگشن پر اسے لاکھون کا منافع ہوتا لیکن اتنے ہی وہ اپنی پریزنٹیشن کو مینٹین رکھنے میں لگاتا تھا۔۔۔

اپنی پریزنٹیشن کو مزید کریٹو بناتا وہ مسلسل آپڈیٹ کرتا رہتا تھا۔۔۔

وہ تقریباً ہر فنگشن کے لحاظ سے ڈسپوزیبل کپ ٹرے اور سرونگ ٹشوز ایک ہی لوگو کے ساتھ الگ الگ ڈیزائنز کے کسٹمائز بنواتا تھا۔۔۔

اگر اسے لاکھوں کا پرافٹ ہوتا تو وہ اس پر انویسٹ بھی اسی حساب سے کرتا۔۔۔

کیونکہ جو دکھتا ہے وہ بکتا ہے اس معقولے پر عمل پیرا ہوتا وہ اپنے معیار کیساتھ ساتھ پریزنٹیشن پر بھی اچھا خاصا وقت صرف کرتا۔۔۔

اس بیچ اسکا یوٹیوب چینل بری طرح متاثر ہو رہا تھا۔۔۔

ٹیم ہائر کرنے کے باوجود ابھی اس سے ٹائم مینج نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

جہاں وہ ہفتے میں تین ویپڈیوز اپلوڈ کرتا تھا وہیں اب بمشکل ہفتے کی ایک ویڈیو اپلوڈ کر پاتا۔۔۔

لیکن وہ پھر بھی کوشیش کرتا کہ کچھ نا ہونے سے کچھ نا کچھ کرنا بہتر ہے۔۔۔اس لئے اسکی کوشیش یہ ہی ہوتی کہ زیادہ نہیں تو کم از کم ایک ویڈیو تو ہفتے کی ضرور اپلوڈ کرے۔۔۔اب بھی اسے زرا فراغت ملی تھی تو اگلی ویڈیو کا کانٹینٹ ہی تیار کر رہا تھا۔۔۔

ویسے بھی ابھی زرا صلہ کو واپس گھر آ لینے دو تب تک بچیوں کے ساتھ تمہیں بھی ٹائم نکالنا کچھ مشکل ہو سکتا ہے۔۔۔تب تک مجھے بھی کچھ فراغت مل جائے گی تو پھر میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاوں گا۔۔۔وہ اس سے بات کرتا ایک مرتبہ پھر سے لیپ ٹاپ کی سکرین سیدھی کرتا اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

جبکہ عفرا ابھی اسکی بات سمجھ کر سر ہاں میں ہلا گی کہ دفعتاً باہر سے عینا کے رونے کی آواز آئی تو وہ نینا کو گود میں اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

امان تندہی سے اپنا کانٹینٹ تیار کر رہا تھا جب اسکے موبائل کی گھنٹی بجی۔۔۔اور موبائل پر خالہ کا نام جگمگاتا دیکھا اسنے ایک نظر کمرے کے کھلے دروازے سے باہر دیکھا جہاں عفرا اور ماں بچیوں کے ساتھ مصروف تھیں اور موبائل اٹھا کر کان کو لگا گیا۔۔۔

*****

صبح صادق کا وقت تھا۔۔رات بارش ہوتی رہی تھی جسکے باعث باہر ہر چیز ہی نکھری نکھری اور گیلی تھی۔۔۔

ایسے میں منیبہ اپنے کمرے کی بالکنی میں موجود کرسی پر بیٹھی باہر صاف ستھری سڑک پر رواں زندگی کو دیکھ رہی تھی۔۔ہاتھ میں کافی کا مگ تھامے نظریں سامنے موجود گیلی سڑک پر جمائے وہ ذہنی طور پر کہیں دور پہنچی ہوئی تھی۔۔۔ کہیں بہت دور شاید پاکستان کے ایک شہر میں موجود ہوم گارڈن والے گھر میں۔۔۔

مغیث ابھی تک سو رہا تھا جبکہ نعمان ابھی واک سے واپس نہیں آیا تھا۔۔۔

اسے یہاں شفٹ ہوئے تقریباً سال بھر ہونے کو تھا اور اب وہ پاکستان میں موجود ماں بھائی کو بہت مس کرنے لگی تھی لیکن ستم یہ تھا کہ چاہ کر بھی واپس نہیں جا سکتی تھی۔۔۔اور اب تو اسے جب سے صلہ کے ساتھ ہوئے حادثے کا پتہ چلا تھا اسکا دل چاہتا کے اڑ کر پاکستان پہنچ جائے۔۔۔۔

اسکے ہاتھ میں تھاما کافی کا مگ ٹھنڈا ہو گیا تھا لیکن اسنے ابھی تک اسکا ایک گھونٹ تک نا بھرا تھا۔۔۔

اسنے بے دلی سے وہ مگ واپس سامنے موجود چھوٹے گول میز پر رکھا اور سر تھام کر بیٹھ گئی۔۔۔

دفعتاً اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔

وہ بنا پلٹے ویسے ہی بیٹھی رہی کہ جانتی تھی پیچھے کون ہے۔۔۔

کیا سوچا جا رہا ہے صبح ہی صبح۔۔۔ نعمان نے محبت سے اسکے کندھے پر بازو دراز کیا

اور اسکے پاس ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔۔۔

منیبہ نے شکایتی بھرائی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

مجھے پاکستان جانا ہے۔۔۔ وہاں میرے اپنوں کو میری ضرورت ہے۔۔۔ صلہ کی

حالت پر میرا دل کرلاتا ہے۔۔۔

باوجود ضبط کے بھی ایک آنسو منیبہ کی آنکھ سے ٹوٹا۔۔۔

اب ایسے تو نا کرو نا منیبہ۔۔۔ اچھا یہ بتاو تم وہاں جا کر بھی کر کیا لو گی۔۔۔

کیا مطلب کیا کر لوں گی۔۔۔ اور کچھ نہیں تو اپنوں کے اس مشکل وقت میں انکے

ساتھ تو ہو نگی نا۔۔۔

وہ چڑ کر گویا ہوئی۔۔۔

تم جانا چاہو تو میں تمہیں نہیں روکوں گا۔۔۔ لیکن آگے کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔

نعمان سنجیدگی سے کہتا چہرے کا رخ دوسری جانب موڑ گیا۔۔۔

جب وہ اسکی بات سمجھ ہی نہیں رہی تھی تو وہ اسے کیسے سمجھاتا۔۔۔

ہاں اب آپ بھی ایسا کر لیں میرے ساتھ۔۔یہ ہی ایک چیز تو مجھے ابھی تک روکے ہوئے ہے۔۔۔ورنہ کب کی اڑ کر پاکستان پہنچ جاتی۔۔۔

نعمان کا یوں سنجیدگی سے رخ موڑنا سیدھا اسکے دل پر وار کر گیا تھا۔۔۔۔

یہاں آنے کے بعد وہ دوسری دفعہ امید سے ہوئی تھی۔۔۔اس سے پہلے اسکا بے اختیاطی کے باعث ایک مس کیرج ہو چکا تھا جبکہ اب دوس0ری دفعہ ڈاکٹر نے اسے بیڈ ریسٹ بتایا تھا اور کسی بھی طرح کے سفر سے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔

یہ ہی وجہ تھی کے وہ باوجود شدید خواہش کے بھی پاکستان واپس نہیں جا پا رہی تھی۔۔

جب ہم ایک کام نہیں کر سکتے تو اس کے لئے پریشان کیوں ہو رہی ہو پھر۔۔وہاں سب سے فون پر بات کر لو۔۔۔صلہ سے بھی فون پر بات کر لو۔۔۔

انہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو جہاں تک ہو سکتا ہے یہیں سے انکی مدد کر دو۔۔۔

بے بی ہونے کے بعد ہم جائیں گے نا وہاں۔۔۔نعمان نے اسکے دونوں ہاتھ تھامتے اسے نرمی سے سمجھایا تو وہ بات سمجھ کر سر ہاں میں ہلا گئ۔۔۔

چلو شاباش اٹھو۔۔۔چلو ناشتہ کریں۔۔مغیث اٹھ گیا تو پھر تمہیں کچھ کرنے نہیں دے گا۔۔۔

وہ اسے کھڑا کرتا اپنے حصار میں لئے کمرے میں آیا۔۔۔وہ اداسی سے مسکرا دی۔۔۔نعمان کا ساتھ ہی تو تھا جو وہ اتنا عرصہ دیار غیر میں رہ لی۔۔۔ورنہ اپنوں سے دور تو ایک لمحے کے لئے رہنا بھی اسکے لئے سوہان روح تھا۔۔۔

***

جی سلام علیکم خالہ۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔اور صلہ کیسی ہے۔۔سب ٹھیک ہے نا وہاں۔۔۔امان کمرے سے باہر ماں اور عفرا کو مصروف دیکھ دھیمی آواز میں گویا ہوا۔۔۔پتہ نہیں خالہ نے کس مسلے کے تحت اسے فون کیا تھا۔۔فلحال ابھی ان دونوں کو کچھ بھی بتا کر وہ پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

واعلیکم اسلام بیٹا۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔ڈاکٹرز نے صلہ کے آپریشن کی ڈیٹ دے دی ہے۔۔۔جمعرات کو اسکا آپریشن ہے۔۔۔

اوہ۔۔چلیں شکر خدا کا۔۔۔خالہ کی بات پر اسنے سکون کا سانس خارج کیا۔۔۔لیکن بیٹا ایک مسلہ ہے ابھی۔۔۔۔آپریشن کی فیس نو لاکھ ہے اور اوپر کے خرچے الگ۔۔۔۔

صلہ کا کمرا دوسرے فلور پر تھا۔۔۔اس لئے ماں ابھی چھت پر لگی ریلنگ کے پاس کھڑی اس سے بات کر رہی تھیں جہاں سے نیچے پارکنگ کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

خالہ کی بات سن کر امان خاموش رہ گیا۔۔۔

اتنے پیسوں کی مدد تو وہ بھی فلحال انکی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

خالہ میں جہاں تک ممکن ہو سکا آپکی مدد کرنے کی کوشیش کروں گا۔۔وہ آہستگی سے میز کی سطح پر لکیریں کھینچتا گویا ہوا۔۔۔

اسکی بات پر ایک مسکراہٹ ماں کے ہونٹوں کو چھو گئ۔۔۔

بیٹا مجھے اس حوالے سے ایک کام تھا تم سے اسی لئے تمہیں فون کیا۔۔۔

جی خالہ آپ حکم کریں۔۔۔وہ مودب سا فوراً الرٹ ہوا۔۔۔

بیٹا میری دکان بیچ دو۔۔۔خالہ کے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہنے پر اسے یکدم ایک جھٹکا سا لگا۔۔۔

خالہ دو کان بیچ دوں۔۔۔ان دو کانوں کے کرایوں سے تو آپکا گھر چل رہا ہے۔۔۔ایسے کیسے۔۔۔

وہ الجھ کر گویا ہوا۔۔۔

بیٹا اللہ مالک ہے۔۔۔یہ نظام چلتا ہی رہتا ہے۔۔میرے لئے میری بیٹی سے بڑھ کر وہ دکانیں نہیں۔۔۔

تم ان دو کانوں میں سے صلہ اور عفرا کا حصہ نکال کر جو میرا حصہ بنتا ہے وہ بیچ دو۔۔۔اور اگر ہو سکے تو مجھے جمعرات سے پہلے مطلوبہ رقم کسی سے ادھار لے دو اور

جب دکان بکے وہ پیسے اسے لٹا دینا۔۔۔ایسا نا ہو کہ دکان بکنے میں دیر ہو جائے اور وقت رہتے میں آپریشن کی فیس نا جمع کروا سکون۔۔۔ماں نے ماتھا مسلتے نیچے دیکھتے کہا جہاں پارکنگ سے کی گاڑیاں نکل رہی تھیں تو کی آکر کھڑی ہو رہی تھیں۔۔۔

جی خالہ میں کوشیش کرتا ہوں۔۔۔انشااللہ اللہ بہتر کرنے والا ہے۔۔۔کچھ گہرائی سے سوچتے امان نے الوداعی کلمات کہتے فون بند کر دیا۔۔۔کمرے کے کھلے دروازے سے باہر عفرا اور ماں ہنوز بچیوں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں۔۔

جبکہ وہاں ہسپتال کی دوسری منزل میں کھڑی ماں نے ایک گہری سانس فضا کے سپرد کی۔۔۔بلاشبہ شوہر کے جانے کے بعد وہ دکانیں ہی انکا گھر چلا رہی تھیں۔۔ لیکن اب انہیں بیٹی کے لئے یہ فیصلہ لینا ہی تھا۔۔۔بس وہ دعا گو تھیں کہ صلہ پر ساری جمع پونجی لٹانے کے بعد اگر انہیں اپنی بیٹی صحتیاب مل جاتی تو وہ سب کچھ بھول جاتیں۔۔بس اللہ انکی بیٹی کو صحت و تندرستی عطا کر دے۔۔۔

امان سے بات کرنے کے بعد اب انکا رخ صلہ کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔

****

خالہ کی بات کو مد نظر رکھتے امان نے سب بہت جلدی کیا تھا۔۔۔خالہ کے واپس آنے سے پہلے دکان بیچ سکنا تو ناممکن امر تھا کیونکہ وہ اپنا حصہ بیچ رہی تھیں جسکے لئے

انکی وہاں موجودگی یقینی تھی۔۔۔لیکن دکان کے گاہک ڈھونڈنے کیساتھ ساتھ امان نے اپنے برانچ انویسٹرز سے کر کرا کر کسی طرح دو ہفتوں کے وعدے پر پیسے اکھٹے کر کے خالہ کو بھیج دیئے تھے۔۔۔

وہاں فیس جمع کرواتے ہی فوراً کاروائی عمل میں لائی گئی تھی اور اب صلہ آپریشن کا مخصوص گاون زیب تن کئے آپریشن تھیٹر میں جانے کو بالکل تیار ماں کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ابھی تک تو وہ ہوش میں تھی۔۔۔

اور ماں کے ساتھ جڑی بار بار اپنے ہاتھ مسلتی وہ بروقت ماں سے اپنے احساسات شیئر کر رہی تھی۔۔۔

ماں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ماں دعا کرنا کہ میں ٹھیک ہو جاوں۔۔۔مجھے اپنی بیٹیوں کو دیکھنا ہے۔۔۔

وہ اپنے کپکپاتے ہاتھوں میں ماں کے ہاتھ شدت سے بھینچے اس وقت کوئی خوفزدہ سی چھوٹی بچی ہی لگ رہی تھی۔۔۔

ماں نے کئی ایک دعائیں پڑھ کر اس پر پھونکی اور اسے شدت سے خود میں بھینچتے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

سب سوچوں کو دماغ سے جھٹک دو۔۔۔صرف درود شریف پڑھو بار بار۔۔۔اس پوری دنیا میں اللہ کی پاک کلام سے زیادہ طاقتور اور کوئی دوسری چیز نہیں۔۔۔اور

دعائیں قسمت بدل دیتی ہیں۔۔۔اور صدق دل اور کامل یقین سے مانگی گئی دعائیں تو بہت جلد اپنے رب کے حضور قبولیت کا شرف پالیتی ہیں۔۔۔۔

تم فکر مت کرو۔۔۔انشااللہ اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔آج ایک ماں کی دعا اللہ کی رحمت کو دعوت دے کر رہے گی۔۔۔انشااللہ تم صحتیاب ہو کر باہر آو گی۔۔۔۔وہ بہتے آنسوں سمیٹ چٹاچٹ اسکے چہرے کے بوسے لیتی اسے تسلی دے رہی تھیں۔۔۔۔

صلہ کو آپریشن تھیٹھر میں لیجایا گیا تو ماں وہیں ایک کونے میں جائے نماز بچھاتی سجدے میں سر جھکائے گڑاگڑا کر اپنے رب سے مدد طلب کرنے لگیں۔۔۔

روتے روتے انکی ہچکیاں بندھنے لگی تھیں لیکن وہ سر سجدے سے اٹھانے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔آج وہ اپنے رب سے مدد کی طلب گار تھیں۔۔۔اللہ جانتی ہوں ہونی کو کوئی نہیں ٹال سکتا لیکن میں تیری رحمت کی امیدوار ہوں مالک۔۔۔ مجھ پر رحم کر۔۔۔۔

دو گھنٹے تک اندر صلہ کا آپریشن چلتا رہا اور باہر ماں ایک ہی حالت میں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوئی رہیں۔۔۔

دو گھنٹے بعد آپریشن تھیٹھر کا دروازہ کھلا اور اندر سے سٹاف باہر آیا۔۔۔

سارا اسٹاف اس ماں کی تڑپ اور لگن دیکھ کر گنگ تھا۔۔۔

ماں جی اٹھیے۔۔آپ کی بیٹی کا آپریشن کامیاب رہا ہے۔۔اللہ نے آپکی سن لی۔۔۔

ایک نرس نے آکر انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے انہیں ہلایا تو انہوں نے سر سجدے سے اٹھا کر آنسوؤں بھری نم آنکھوں سے اسے دیکھا اور اسکی بات سمجھ میں آتے ہی انکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔اور وہ مزید شدت سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔لیکن اب یہ خوشی کے آنسو تھے ان پر سجدہ شکر واجب تھا۔۔۔

انہیں کمرے میں شفٹ کیا جا رہا ہے آپ کمرے میں چلیں۔۔۔

وہ نرس ماں کو سہارا دے کر اٹھاتی کمرے کی طرف لے کر آئی جہاں صلہ کو شفٹ کی جا رہا تھا۔۔۔

ابھی اسکی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی جو چند دنوں بعد کھلنی تھی۔۔۔

ماں نے موبائل اٹھاتے سب سے پہلے اس پر امان کا نمبر ملانا شروع کیا۔۔۔آخر انہیں یہ خبر اپنے پیاروں کو بھی تو دینی تھی نا۔۔۔

******

امان اس وقت اپنے ڈریم ٹی پلیس پر کھڑا ورکرز کو کام کرتا دیکھا رہا تھا۔۔۔اسکا نقشہ آپروو ہو گیا تھا اور اب اس پر زور و شور سے کام جاری تھا۔۔۔

وہ اپنے خواب کو اپنی آنکھوں کے سامنے حقیقت کا روپ دھارتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ روز کچھ وقت کے لئے وہاں کی پروگریس دیکھنے آتا۔۔۔

وہاں ہر جانب سر یہ مٹی سیمنٹ بجری اور اینٹوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ ورکرز تندہی سے اپنا کام کر رہے تھے۔۔۔امان نے چمکتی آنکھوں سے اس جگہ کو دیکھا جس کی بنیادیں اٹھائی جا رہی تھیں۔۔۔

نقشے کے مطابق تقریباً ہر جگہ کی بنیادیں اٹھائی جا رہی تھیں۔۔اسکے پاس کھڑا ایک سائٹ انجینئر اسے بریف کر رہا تھا جبکہ وہ ہاتھ پشت پر باندھے سامنے کام کرتے ورکرز کو دیکھتا ہاں میں سر ہلاتا اسے سن رہا تھا۔۔۔

سامنے ورکر ایک ایک اینٹ لگاتے دن بادن تیزی سے اسکے خواب کو حقیقت میں ڈھال رہے تھے۔۔۔

اسکے ڈریم ٹی پلیس پر پیسہ پانی کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔اور اسکی بھرپور کوشیش یہ ہی تھی کہ وہ بینک سے لان نا لے۔۔۔سب کچھ اسکے پرافٹ سے نکل آئے لیکن جو حالات چل رہے تھے اسے اب لگنے لگا تھا کہ اسے بینک سے لان منظور کروالینا چاہیے۔۔۔

وہ سائٹ انجینیر سے بات کر رہا تھا جب اسکی جیب میں موجود موبائل کی بیل بجی ۔۔اسنے ہاتھ سے اسے رکنے کو کہا اور موبائل لئے دوسری سائڈ پر چلا آیا۔۔۔

جی اسلام علیکم خالہ۔۔۔صلہ کیسی ہے۔۔۔وہ آگی آپریشن تھیٹر سے باہر۔۔۔ کیا کہا ڈاکٹر نے۔۔۔

آج صلہ کا آپریشن تھا وہ جانتا تھا۔۔۔اور باقی سب کیساتھ ساتھ وہ بھی صبح سے پل پل انکے ساتھ رابطے میں تھا۔۔۔

تبھی اب فون اٹھاتے ہی وہ بے چینی سے گویا ہوا۔۔۔

ہاں امان بیٹا۔۔اللہ کا لاکھ لاکھ دفعہ شکر ہے کہ صلہ کا آپریشن کامیاب رہا۔۔۔ابھی اسے ہوش نہیں آیا لیکن اسے آپریشن تھیٹر سے کمرے میں شفٹ کر دیا ہے۔۔۔

ماں کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش کیساتھ ساتھ ایک کھنک بھی تھی۔۔۔

Ohhh thank God....

امان نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ایک گہری سانس خارج کی۔۔۔

آپ نے ابھی یہ خبر امی یا عفرا کو تو نہیں دی نا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا گویا ہوا۔۔۔

ابھی دینے والی ہی تھی۔۔سوچا پہلے تمہیں بتا دوں۔۔

بہت اچھا کیا آپ نے۔۔۔آپ انہیں کچھ مت بتانا ان دونوں کو یہ گڈ نیوز میں خود گھر جا کر دیتا ہوں۔۔۔آپ بھی اب زرا آرام کریں میں بھی اب گھر کے لئے نکل رہا ہوں۔۔۔وہ ان سے بات کرتا ہی سائٹ انچیز کو اشارے سے بعد میں آنے کا

کہتا باہر کی جانب بڑھا۔۔۔ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ماں نے مسکراتے ہوئے فون بند کیا تو امان نے فون واپس جیب میں رکھتے بائیک سٹارٹ کی۔۔۔

*****

۔۔نزہت کا کوئی فون آیا کیا عفرا۔۔۔۔

جس وقت سے صلہ کو آپریشن تھیٹر میں لیجایا گیا تھا تب سے ہی خالہ اور عفرا بیٹھیں مختلف آیات کا ورد کرتیں صلہ کی صحتیابی کے لئے شدت سے دعا گو تھیں۔۔۔انہیں بے چینی سے ہسپتال سے کسی اچھی خبر کے آنے کا انتظار تھا۔۔۔

تبھی خالہ گھڑی کی جانب دیکھتیں سامنے صوفے پر براجماں عفرا سے گویا ہوئیں۔۔۔جو آنچل کو سر پر اچھے سے لپیٹے سر صوفے کی پشت سے ٹکائے آنکھیں موندے مسلسل کچھ پڑھ رہی تھی۔۔۔

اسنے ویسے ہی زرا کی زرا آنکھیں کھولی اور سر نفی میں ہلایا۔۔۔

ایک نظر پاس پڑے موبائل کو دیکھا کہ اگر صلہ آپریشن تھیٹر سے باہر آگئی ہوتی تو ضرور ماں انہیں بتادیتی اور پھر سے آنکھیں موندتی زیر لب کچھ پڑھنے لگی۔۔

جب امان مسکراتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔۔۔

آپ سب کے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے وہ ہاتھ میں تھاما مٹھائی کا ڈبہ صوفوں کے درمیان میں پڑے میز پر رکھتا خود گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ماں کے پاس

دائیں بائیں لیٹی بچیوں کے برابر بیٹھااور ڈبہ کھول کر اندر سے ایک چٹکی کی مدد سے مٹھائی نکال کر اسے ایک بچی کے منہ میں ڈالا۔۔۔

ماں اور عفرا حیرت سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔

میری شہزادیوں کی ماں کا آپریشن کامیاب رہا۔۔۔اسے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔۔۔

اسنے خبر سناتے ویسے ہی مٹھائی دوسری بچی کے منہ میں ڈالتے انکے ماتھے کے بوسے لیے۔۔۔

یااللہ تیرا شکر ہے میرے مالک۔۔۔عفرا کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے تھے۔۔جبکہ خالہ کی بھی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نا تھا۔۔۔

عفرا پہلے مجھے نزہت کا نمبر ملا کر دو مجھے اسے مبارکباد دینی ہے۔۔۔خالہ کے بے چینی سے کہنے پر عفرا نے جھٹ سے نمبر ملا کر فون انہیں پکڑایا۔۔۔

امان مجھے صلہ کے پاس جانا ہے۔۔مجھے وہاں لے جائیں۔۔۔اب مجھ سے مزید صبر نہیں ہو رہا۔۔۔

وہ ننگے پاوں ہی بچیوں کے ساتھ مصروف امان کے پاس آتی گویا ہوئی۔۔۔امان نے سر اٹھا کر اپنے پاس کھڑی حجاب کے ہالے میں لپٹی نم آنکھیں لئے اس سے مخاطب اپنی بیوی کو دیکھا اور مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔تم تیاری کرو۔۔اسکی پٹی تین دن بعد کھلنی ہے ہم کل شام یاپرسوں صبح نکل جائیں گے۔۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔آنکھیں کھولتے ہی وہ بھی اپنی شہزادیوں کو دیکھ لے گی۔۔۔ ویسے بھی خالہ بتارہی تھیں کہ ان دنوں وہ سب سے زیادہ اپنی بیٹیوں کے لئے ہی تڑپی ہے۔۔۔

امان کے کہنے پر وہ نم آنکھوں سمیت مسکرا کر اندر کو جانے لگی۔۔۔جب جاتے جاتے رک کر پلٹی۔۔۔

کیا آپکو کسی نے بتایا ہے امان کہ آپ بہتتتتت سویٹتتت ہو۔۔۔۔۔وہ مسکرا کر اسکی گال زور سے کھینچتی شرارت سے گویا ہوتی اندر کو بھاگ گئی۔۔۔

جبکہ امان کا قہقہ فضا میں چہار سو گونج اٹھا تھا۔۔۔

اب بھاگ کہاں رہی ہو جواب تو لیتی جاو۔۔۔اسنے مسکراتے ہوئے پیچھے سے آواز لگائی تو انکا شور سن کر فون پر بات کرتی خالہ نے امان کو گھور کر دیکھا جسکا مطلب سمجھتا وہ فورا سے سنجیدہ ہوتا واپس بچوں کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

*****

ابھی کچھ دیر پہلے ہی امان عفرا اور خالہ بچیوں سمیٹ کراچی ہسپتال پہنچے تھے۔۔۔ اتنا طویل سفر تھا کہ عفرا کی ٹانگیں جواب دے گئی تھیں۔۔۔راستے سے امان نے بہت سے پھل جوس کے ڈبے اور مٹھائی لی تھی۔۔۔

امان نے ہاتھ میں شاپر تھام رکھے تھے جبکہ عینا کو عفرا اور نینا کو خالہ نے اٹھا رکھا تھا۔۔۔

فون پر وہ مسلسل خالہ کے ساتھ رابطے میں تھا۔۔آج صلہ کی آنکھوں کی پٹی کھلنی تھی۔۔۔اور عفرا کی ایک ہی ضد تھی کہ کچھ بھی ہو انکے پہنچنے سے پہلے صلہ کی پٹی نہیں کھلنی چاہی۔۔۔آنکھ کھلتے ہی وہ سب سے پہلے اپنی بیٹیوں کو دیکھے گی۔۔۔

اب دو دفعہ سٹاف اسکی پٹی کھولنے آچکا تھا لیکن جب ماں نے اپنی بیٹی کی خواہش انہیں بتائی تو وہ بھی انکے جذبات کی قدر کرتے انکا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔۔ویسے بھی اس ماں نے وہاں سب کا دل جیت لیا تھا اور اتنے دنوں تک مسلسل ہسپتال میں رہنے سے انکے ساتھ سٹاف کی ایک الگ ہی وابستگی بن گئی تھی۔۔۔اب تو ہر شفٹ کا سٹاف آکر صلہ کی طبیعت دریافت کر کے جاتا۔۔۔۔

ماں کمرے سے باہر ہی ان سب کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھیں۔۔۔عفرا تو دور سے ہی ماں کو دیکھتی شور مچاتی انکی جانب لپکی اور شدت سے ماں سے لپٹ گئی۔۔۔

جبکہ اس اچانک افتاد پر اسکی گود میں موجود بچی کسمسا کر رو دی۔۔۔

اوہ سوری سوری۔۔۔وہ فورا سے پیچھے ہوتی اسے بہلانے لگی۔۔۔ماں نے بچی اسکی گود سے لی اور اسے محبت سے دیکھتے اسکا بوسہ لیا۔۔۔

یہ انکی بیٹی کی زندگی تھی۔۔۔

امان یہ سب کیا ہے بیٹا۔۔۔ماں اسے شاپروں سے لدے پھندے دیکھ اچھا خاصا غصہ ہوئیں۔۔۔اس معاملے میں ایک ماں کا غصہ بیٹے کو بالکل قبول نہیں۔۔۔اسنے شاپر عفرا کو پکڑاتے انکے گرد حصار قائم کرتے کہا تو ماں کی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔

اللہ تمہیں دن دگنی رات چگنی ترقی عطا کرے۔۔وہ صدق دل سے گویا ہوئیں۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب کمرے میں صلہ کے بیڈ کے ارد گرد کھڑے اسکی پٹی کھلنے کے منتظر تھے جبکہ ڈاکٹر اسکی پٹی کھول رہا تھا۔۔۔

اسکی پٹی کھلتے ہی اسکی آنکھیں کھلنے سے پہلے عفرا نے دونوں بچیاں باری باری اسکی گود میں رکھیں اور خود پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

صلہ نے چونک کر آہستگی سے آنکھیں کھولتے نیچے اپنی گود میں دیکھا اور وہاں دھندلے دھندلے سے دو ننھے وجودوں کو دیکھ کر اسکی آنکھوں سے آنسوؤں جاری ہو گئے۔۔۔

یہ اسکی بیٹیاں تھیں۔۔اسکی ننھی پریاں۔۔۔اسکے وجود کا حصہ۔۔۔اسکے جینے کی وجہ۔۔۔ کتنی خواہش کی تھی اسنے انہیں دیکھنے کی۔۔۔ چھونے کی۔۔۔انکے لمس کو محسوس کرنے کی۔۔۔انہیں سینے سے لگانے کی۔۔۔

آنسو ہے در ہے اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

اسنے شدت سے ان دونوں کو اپنے سینے میں بھینچا۔۔اسکی پر شدت گرفت کے باعث بچیاں کسمسا کر رونے لگیں جب عفرا نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لیتے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا اور آہستہ سے دونوں بچیاں اسکی گود سے اٹھالیں۔۔۔

مس صلہ روئیں مت۔۔رونا آپکے لئے بہتر نہیں۔۔ڈاکٹر نے اسے نرمی سے کہا۔۔۔اور اب آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں۔۔۔

ڈاکٹر مجھے سب دھندلا دھندلا سا دکھائی دے رہا ہے۔۔۔وہ تھوک نگلتی ڈاکٹر کی جانب دیکھتی پریشانی سے گویا ہوئی۔۔۔

ایسا آپکو اپنی آنکھوں کی نمی کے باعث محسوس ہو رہا ہے۔۔۔اس لئے رونے سے پرہیز کریں۔۔اور آنکھوں کو ملنا نہیں ہے۔۔۔

ڈاکٹر انہیں بریف کرتا وہاں سے چلا گیا تو عفرا نے بچیاں واپس صلہ کی گود میں ڈالتے موبائل نکالا اور ان سب کی ایک ساتھ سیلفی لیتے ان خوبصورت لمحات کو کیمرے کی آنکھ میں بند کرنے لگی۔۔۔

منظر مکمل تھا۔۔صلہ کی گود میں موجود اسکی ننھی پریاں اور ارد گرد موجود اسکی فکر میں گھلتے اسکے اپنے۔۔۔

لیکن یہ کوئی صلہ سے پوچھتا کہ اسکے لئے یہ منظر کس قدر ادھورا تھا۔۔۔

آج اسکے اتنے اہم دن کے موقع پر اسکا ہمسفر اسکے ساتھ نہیں تھا۔۔۔

وہ اسکی مجبوریاں سمجھنا چاہتی تھی لیکن آج دل کوئی بات سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے وہ مجبور تھا۔۔اسکے سر بہت سی ذمہ داریاں تھیں لیکن وہ اسکی مجبوری کیوں نہیں سمجھ سکتا کہ اسے بھی آج اپنے شوہر کی ضرورت ہے۔۔۔نمی کو آنکھوں میں اڈنے سے پہلے ہی وہ روک چکی تھی۔۔۔

پچھلے دنوں وہ جس قدر اذیت میں رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

دنیا صرف اسکے لئے رک گئی تھی۔۔۔باقی سب کے لئے تو چل رہی تھی۔۔۔وہ اپنے رب کی مشکور تھی جس نے اسے اتنا بڑا دھچکا لگا کر دوبارہ آنکھوں کا نور عطا کر دیا تھا ورنہ اندھارہ کر وہ دیکھ چکی تھی۔۔۔یہ دنیا اسکی سوچ سے زیادہ ظالم ہے اسے اچھے سے سمجھ آگیا تھا۔۔۔

دنیا کو آپ سے کوئی غرض نہیں۔۔۔اسے اپنی پرواہ اب خود کرنی تھی۔۔دوسروں کی باتوں کو ذہن پر سوار کرنے کا انجام وہ دیکھ چکی تھی۔اس لئے اب وہ کسی بھی سوچ کو ذہن پر ہاوی ہونے نہیں دے سکتی تھی۔۔۔

اسنے دل کی حسرتوں کو زبان پر لانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔لیکن لاشعور کا کیا کرتی جو بار بار بھٹک بھٹک کر اسی کی جانب جا رہا تھا۔۔۔

بلآخر اسکے موبائل کی بیل بجی تو سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ اسکے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ ابھری۔۔۔

مانا کہ تم برے ہو لیکن اتنے بھی نہیں۔۔۔وہ دل ہی دل اس سے مخاطب ہوئی۔۔۔کاش کے انکے درمیان سے ان مجبوریوں کی دیوار ہٹ جائے۔۔۔اسنے سوچتے ہوئے موبائل اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔

*****

ایک دن اور ایک رات وہاں ہسپتال میں رہ کر عفرا اور خالہ بچیوں سمیت واپس گھر آ گئی تھیں۔۔۔بچیاں ہسپتال کے ماحول میں بہت غیر آرام دہ محسوس کر رہی تھیں۔۔اور ویسے بھی صلہ کو ابھی چند دن مزید انڈر آبزرویشن رکھنا تھا۔۔۔

امان اپنے کسی کام کے حوالے سے ابھی کراچی میں ہی تھا اور کل رات اسکا کام بھی مکمل ہو گیا تھا۔۔۔

صبح صلہ کو بھی ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا جانا تھا اس لئے اب وہ خالہ کیساتھ ہی واپس گھر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

وہ وقتاً فوقتاً ہسپتال میں خالہ کے پاس چکر لگاتا رہتا تھا۔۔

اس سارے پراسس کے دوران اسنے خالہ کی بہت مدد کی تھی قدم قدم پر انکے ساتھ رہا تھا لیکن اسنے ابھی تک دانستہ صلہ کا سامنہ نہیں کیا تھا۔۔۔

اور اگر کبھی وہ کسی کام کے حوالے سے کمرے میں گیا بھی تو اسکا مخاطب خالہ ہی رہی تھیں۔۔۔

اگر وہ صلہ سے مخاطب نہیں ہوا تھا تو صلہ نے بھی ایسی کوئی ضرورت محسوس نا کی تھی۔۔۔بلکہ وہ تو اگر جاگ رہی ہوتی تو اسکی کمرے میں موجودگی محسوس کر کے سوتی بن جاتی۔۔۔

اور اسکا یہ ہی گریز محسوس کرتے امان خود بھی اس سے کوسوں فٹ کی دوری پر رہتا۔۔۔

صلہ سب جانتی تھی کہ کیسے وہ اس مشکل وقت میں ماں کے شانہ بشانہ رہا۔۔۔کیسے اسنے پل پل ماں کا ساتھ دیا۔۔۔

وہ سارے مقامات جہاں پر اسکے ساتھ ہونا بالاج کا فرض تھا مگر وہ اپنی مجبوریوں کے باعث جہاں سے تہی دامن کرتا رہا۔۔۔وہیں پر امان نے بنا کسی غرض کے ماں کا حقیقی بیٹا بنتے انکا ساتھ دیا۔۔۔

وہ دل سے اسکی شکر گزار تھی۔۔۔لیکن اس سے بھی زیادہ پشیمان تھی۔۔۔اپنے اسقدر تحقیرانہ رویے کے بعد کیسے وہ اس کا سامنا کرتی۔۔۔

مزید بالاج کاامان کو لے کر پچھلی بار کارد عمل یاد آتاتو وہ لرز کے رہ جاتی۔۔۔

وہ جس مقام پر کھڑی تھی وہاں وہ زرا برابر بھی جتنی بات کو بھی اپنے اور بالاج کے رشتے میں خلیج بننے کا موقع نہیں دے سکتی تھی۔۔۔

وہ اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو کسی کھاتے میں لانے والی لڑکی نہیں تھی لیکن حالات کی ستم ظریفی نے اسے اس قدر حساس بنادیا تھا کہ وہ چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی مد نظر رکھ رہی تھی۔۔

اسے ہر حال میں اپنا آپ کلیئر رکھنا تھا۔۔

اب بھی وہ ماں کو فون پر بات کرتا دیکھ سمجھ چکی تھی کہ فون ہر وہی ہے۔۔۔۔

ماں کو اس سے بات کرتا دیکھ یکطرفہ باتیں سن کر بھی وہ انکی باتیں سمجھ رہی تھی۔۔۔اسے ہسپتال سے ڈسچارج مل گیا تھا اور غالباً وہ انہیں وہاں سے لینے آرہا تھا اسی غرض سے وہ ماں کو تیار رہنے کا بول رہا تھا۔۔۔انکی باتیں سنتی وہ تکیے پر سر رکھتی آنکھیں موند گئی۔۔۔ماں اب اپنی چیزیں سمیٹنے لگی تھیں جبکہ وہ اپنی آئندہ زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ ناجانے آگے زندگی کیا کروٹ لینے والی تھی ناجانے یہ زندگی اتنی مشکل کیوں تھی۔۔۔کیوں یہ آسان نہیں ہو جاتی۔۔۔

اسے یونہی لیٹے ناجانے کتنی دیر ہو گئی تھی جب ماں نے اسے اٹھایا۔۔۔

وہ فریش ہو کر چادر اوڑھے وہیں اپنے بستر پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی جب امان بعجلت دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔۔۔

اسلام علیکم خالہ کیسی ہیں آپ۔۔۔۔

اسنے اندر آتے ہی گرمجوشی سے خالہ کو سلام کرتے سر انکے سامنے جھکایا۔۔۔ماں نے بھی اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے سلام کا جواب دے کر اسے کئی دعاوں سے نوازا۔۔۔

سامان بس یہ ہی ہے یا اور بھی ہے وہ ماں کے ہاتھ سے بیگ تھامتا مستفسر ہوا۔۔۔

صلہ ہنوز سر جھکائے ہونٹ چباتی پشیمان سی بیٹھی تھی۔۔۔

اور صلہ کیسی ہو تم۔۔۔طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔ماں سے بات کرنے کے بعد وہ پہلی مرتبہ اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

جی ٹھیک ہوں امان بھائی۔۔۔ہنوز سر جھکائے وہ آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔ حلق میں جیسے آنسوؤں کا گولہ اٹکنے لگا تھا۔۔۔

نادانستگی میں کہے اپنے ہی الفاظ کانوں میں گونجے تو دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

اسنے چور نگاہوں سے اسے دیکھا جو جینز پر ٹی شرٹ پہنے ماں سے مسکرا کر بات کرتا ہاتھوں میں سامان تھامے کمرے سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔

ماں اسے تھامے کمرے سے باہر نکلیں۔۔۔وہ بنا سہارے کے چل سکتی تھی لیکن ماں کی تسلی ہو کر نہیں دے رہی تھی اس لیے ناچاہتے ہوئے بھی وہ ماں کے سہارے چل رہی تھی۔۔۔

وہ ماں کے سنگ پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی جبکہ امان ڈرائیور کے ساتھ آگے بیٹھا تھا۔۔ یہ رینٹڈ کار بھی غالباً امان نے وہیں سے بک کروائی تھی۔۔۔

سارے راستے امان فون پر مصروف رہا۔۔۔ کبھی اسے اسکے کام کے حوالے سے بار بار فون آتے تو کبھی عفرا بار بار فون کر کے اس سے اسکی لوکیشن پوچھتی کے وہ کب تک گھر پہنچ رہے ہیں۔۔۔اس بیچ صلہ نے رتی برابر بھی امان کے ماتھے پر شکن محسوس نا کی تھی۔۔۔

ناجانے وہ کیسے اتنا کول مائنڈڈ شخص تھا۔۔۔ویسے کول مائنڈڈ اور اعلی ظرف تھا تبھی تو صلہ کے تحقیرانہ رویے کو بھی در گزر کر گیا تھا۔۔۔

صلہ کی پشیمانی کچھ مزید گہری ہوئی۔۔۔

اس فیز سے گزرتے قید تنہائی سہتے اسنے لمحہ بالمحہ اپنی ذات کا اینالسز کیا تھا۔۔۔ غیر جانبداری سے اپنی ذات کے کمزور پہلو تلاشے تھے۔۔۔اپنی غلطیوں اور خامیوں کو دھونڈا تھا۔۔۔

بلاشبہ انسان کے ضمیر سے بڑی کوئی عدالت اور اسکے اپنے لئے ہی غیر جانبدار رویے سے بڑھ کر اسکا کوئی استاد نہیں ہوتا۔۔۔

پچھلے ایک مہینے میں اسنے خود سے سچ بولا تھا اور خود سے سچ بولنے اور غیر جانبداری سے اپنا محاسبہ کرنے پر اسنے اپنے اندر بہت سے کمزور پہلوؤں کو پایا۔۔۔۔۔وہ بیٹیوں کی ماں بن گئی تھی۔۔۔اس لئے اب سب سے پہلے اسے اپنی ذات پر ہی کام کرتے اپنی خامیوں کو دور کرنا تھا تاکہ وہ اپنے بچیوں کے لئے ایک رول ماڈل بن سکتی۔۔

بہت ساری نئی امیدوں کے ساتھ وہ اپنی بیٹیوں کے سنگ اپنی زندگی کا یہ نیا سفر شروع کرنے جارہی تھی۔۔۔

*****

عفرا اور خالہ صبح صبح ہی ماں کی طرف آگئے تھے۔۔۔دونوں بچیاں بھی انکے ساتھ ہی تھیں۔۔۔

صلہ بھی بس گھر پہنچنے ہی والی تھی عفرا ہر کچھ دیر بعد امان کو فون کر کے پتہ کر لیتی کہ انہیں پہنچنے میں کتنی دیر ہے۔۔۔

صلہ پورے ایک ماہ بعد گھر واپس آنے والی تھی اس لیے وہ اسکا بہت پر جوش استقبال کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسنے بچیوں کو پنک کلر کی ایک جیسی فراک پہنا کر تیار کیااور پورے کمرے کو پنک اور سفید غباروں سے سجا کر

Welcome back dearest Sister

لکھا۔۔۔

دیواروں پر ہسپتال میں لی اسکی اور بچیوں کی انلاج تصویروں کو لگایااور پورا کمرا سجا کر اپنی تیاری سے مطمیئن ہو کر وہ کمرے سے نکلی۔۔۔

بالاج انہیں وہاں دیکھ آفس جانے سے پہلے وہاں آیا تھا۔۔۔پھر کچھ دیر بچیوں کے سنگ گزار کر وہ آفس چلا گیا جبکہ انکی موجودگی وہاں محسوس کر کے بھی کوئی اوپر سے صلہ کا پوچھنے یا بچیوں سے ملنے نا آیا۔۔۔۔

عفرا کو انکے رویے کا افسوس تو تھا مگر وہ اتنے خوشی کے موقع پر کوئی برا خیال بھی ذہن میں نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔اس لئے سر جھٹکتی ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کرنے کیساتھ ساتھ صلہ کے لئے پرہیزی کھانا بھی تیار کرنے لگی۔۔

****

باہر گاڑی کے رکنے کی آواز آئی تو عفرا سب کچھ چھوڑ چھاڑ باہر کو بھاگی۔۔۔

Welcome back my dearest sister...

دروازہ وا کرتے ہی وہ پرجوش سی کہتی شدت سے صلہ کے گلے لگی۔۔۔وہ جو ماں کے سہارے کھڑی تھی زرا سا لڑکھڑائی۔۔۔

اسنے بھرائی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا۔۔۔

پھولوں کی پتیوں سے لاونج سے داخلی دروازے تک راستہ بنایا گیا تھا۔۔۔

عفراماں سے ملنے کے بعد صلہ کی بازو میں بازو حائل کئے اسے اپنے ساتھ اندر لے کر آئی جہاں لاونج میں جابجا غباروں کیساتھ کی جانے والی سجاوٹ اسکے اور عفرا کے مشترقہ کمرے تک جارہی تھی۔۔۔

وہ صلہ کو لئے اسی کمرے میں داخل ہوئی۔۔

Thank you so much for making me feel so special...

صلہ عفرا کا ہاتھ تھامے بھرائی نگاہوں سے اسے دیکھتی گلوگیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

No, I didn't make you feel special, because you are special.

For me, for mom and for your daughters...

عفرا نے اسکے گال تھپتھپاتے اسے ایک مرتبہ پھر سے گلے لگایا۔۔۔

رات تک ماں کے گھر خوب رونق لگی رہی۔۔۔

اوپر سے کسی نے صلہ کا پتہ لیناتو دور کی بات نیچے جھانک کر دیکھاتک نا۔۔۔

بالاج آفس سے واپسی پر سیدھاوہیں آیا تھا۔۔۔

عفرارات کو دیر سے ہی خالہ اور امان کے سنگ ایک بھرپور دن بہن اور بھانجیوں کے ساتھ گزر کر گھر واپس لوٹی۔۔۔۔

اتنے دنوں سے بچیوں کے ساتھ جو ایک وابستگی بن گئی تھی اسکے بعد اب وہ خود کو خالی خالی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

لیکن وہ صلہ کے لئے خوش تھی بے حد خوش اور دل سے اسکے لئے اور اسکی خوشیوں کے لئے دعا گو تھی۔۔۔۔

****

کمرے میں نیم تاریکی کا راج تھا ایسے میں عفرا بید کے بیچ و بیچ گھٹنے پیٹ سے لگائے ان پر سر رکھے بیٹھی تھی۔۔۔آنسو لکیر کی مانند اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

چہرے پر اذیت اور کرب کی داستان رقم تھی۔۔۔

اسے بار بار اپنا دم گھٹتا محسوس ہوتا تو وہ سینے کو مسلتی ایک گہری سانس لیتی اور واپس اسی پوزیشن میں بیٹھ جاتی۔۔۔ صبح کے واقعات بار بار اسکی آنکھوں کے

سامنے کسی فلم کی مانند چلتے اور اسے ایک مرتبہ پھر سے نڈھال کرتے بے جان کر جاتے۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔کیا اسکی زندگی میں مزید کچھ بچا تھا۔۔۔

کیوں تھی زندگی اتنی مشکل۔۔۔

اسکے ساتھ جب اتنا کچھ ہو گیا تھا تو وہ پھر کیوں تھی زندہ۔۔۔

کیوں اسکی سانسیں بند نا ہو گئی تھیں۔۔۔

اسے آنے والے وقت سے خوف آرہا تھا۔۔۔

خوف سے اسکے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی تو وہ مزید شدت سے خود کو بھینچ لیتی۔۔۔

اسے امان کا سامنا کرنا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔۔۔

کیسے اسکا سامنا کرتی۔۔یہ سب کیا ہو گیا تھا۔۔۔کس کی نظر لگ گئی تھی اسکی خوشیوں کو۔۔۔

اسنے تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہا تھا کبھی دانستہ کسی کا دل نہیں توڑا تھا۔۔۔وہ تو بہت صلح جو بندی تھی۔۔۔پھر اسکے ساتھ ایسا کیسے ہو گیا۔۔۔

وہ جتنا سوچ رہی تھی اتنا ہی اسکا دماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔

دفعتاً اسے باہر سے امان کی آواز سنائی دی تو اسکا دل کپکپا کر رہ گیا تھا۔۔۔

غالباً وہ گھر آ گیا تھا۔۔۔اور اسے جو عفرا کے بارے میں اب پتہ چل جاتا تو وہ کیا کرتا۔۔۔اسکے آنسو مزید شدت سے بہنے لگے تھے۔۔۔ جسم پر مزید لرزہ طاری ہو گیا۔۔۔

اللہ میری مدد کر میرے مالک۔۔۔وہ اپنے رب سے مدد کی درخواست کرتی مزید سسک اٹھی۔۔۔

****

صلہ کے شب و روز ماں کے گھر سکون سے گزر رہے تھے۔۔۔اسے یہاں رہتے تین ماہ ہو چکے تھے۔۔۔نا اسنے واپس سسرال جانے کی بات کی نا ہی ماں نے اس بارے میں کچھ کہا۔۔۔

بالاج صبح و شام وہاں آتا تھا۔۔ بعض اوقات تو وہ رات کا کھانا بھی صلہ کے ساتھ ہی کھاتا۔۔۔

ایک دو دفعہ اسنے صلہ سے واپس چلنے کی بات کی لیکن وہ اس بات کو ٹال گئی۔۔۔

فلحال وہ خود کو واپس اس ٹاکسک ماحول میں جانے کے لئے آمادہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

یہاں سانس لینے کی آزادی تھی۔۔۔ایک سازگار ماحول تھا۔۔۔سونے جاگنے کا کوئی شیڈیول نا تھا۔۔۔

زیادہ تھک جاتی تو بچیاں ماں کے حوالے کر کے خاموشی سے سو جاتی۔۔۔

یہاں وہ اپنے چینل پر کام بھی بنا کسی ڈر کے سکون سے کر پا رہی تھی۔۔۔وہ الگ بات کے اسکے نتائج ابھی تک ظاہر ہونا شروع نا ہوئے تھے۔۔۔اتنی محنت کے بعد بھی وہیں پر تھی جہاں سے شروع کیا تھا۔۔

وہاں سے گھر میں واپس جانے کا سوچتے ہی اسے گھٹن ہونے لگتی۔۔۔

وہی چک چک۔۔۔وہی روز روز کے جھگڑے۔۔۔وہی طعنے۔۔۔وہی سینہ چھلنی کرتی باتیں۔۔۔وہ دانستہ اس بات سے نظریں چرا رہی تھی۔۔

لیکن آخر کب تک۔۔۔جانا تو ایک نا ایک دن وہیں تھا نا۔۔۔

اس روز بھی چھٹی تھی۔۔۔بالاج ابھی اسکے پاس سے اٹھ کر ہی اوپر گیا تھا۔۔۔

بچیوں کو سلا کر وہ باہر صحن میں آ گی۔۔۔جب بالاج کو سیڑھیاں اترتے دیکھ وہ وہیں ٹھٹھک کر رکی۔۔۔

رنگ ہلدی کی مانند زرد پڑنے لگا تھا۔۔۔بے ساختہ اسنے تھوک نگلا۔۔۔

دل زور زور سے ڈھرکنے لگا تھا۔۔۔

اوپر سے مشل بالاج سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتی نیچے آ رہی تھی۔۔۔

ان دونوں کی صلہ پر نظر نہیں پڑی تھی۔۔۔اسی لئے وہ دونوں مگن سے آپس میں باتیں کرتے باہر نکل گئے۔۔

بالاج نے بائیک سٹارٹ کی اور مشل اسکے پیچھے بیٹھی۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے بائیک آنکھوں سے اوجھل ہو گئی لیکن وہ وہیں برف کی مانند جم کر رہ گئی۔۔۔

کہنے کو وہ منظر کوئی اتنا بھی خاص نا تھا لیکن وہ ہر چیز کو لے کر بہت حساس ہو گئی تھی۔۔۔اسکی چھٹی حس بہت تیز ہو چکی تھی۔۔۔

یکدم ہی ثانیہ کی کہی باتیں اسکے دماغ میں گھونجنے لگیں۔۔۔اس پر آگاہی کے بہت سے در وا ہو رہے تھے۔۔

وہ اپنے سکون کی خاطر کبوتر کی مانند آنکھیں میچ کر نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔اب وہ اکیلی تو نا تھی۔۔۔اسکے ساتھ دو ننھی جانیں وابسطہ تھیں۔۔۔

اسے اب اپنے قدموں پر وزن ڈال کر جم کر کھڑی ہونا تھا۔۔۔

اپنے لئے نا سہی تو اپنی اولاد کے لئے ہی سہی۔۔

اپنے سسرل والوں کے بارے میں اب اسے کوئی خوش فہمی نا تھی۔۔۔وہ ان سے کسی بھی قسم کے گھٹیا پن کی توقع رکھ سکتی تھی۔۔۔اور اب تو وہ اپنی جگہ خود بخود خالی چھوڑ کر انہیں بہت آسان موقع بھی فراہم کر رہی تھی۔۔۔

وہ ان لوگوں کے لئے اتنا آسان ہدف نہیں ثابت ہو سکتی تھی کہ جسے وہ جب چاہیں جیسے چاہیں اپنی زندگیوں سے کک آوٹ کر سکتے۔۔۔

وہ فیصلہ جو وہ اب تک نا لے پائی تھی ایک لمحے میں لے ہو گیا تھا۔۔

وہ ماں کو اپنے فیصلے سے آگاہ کرنے اندر کی جانب بڑھی۔۔۔

کیونکہ اب دل میں ایک پکڑ دھکر شروع ہو چکی تھی۔۔۔اسے جلد از جلد اپنے گھر پہنچنا تھا۔۔۔

****

صلہ دل کا درد دل میں دبائے بظاہر خود کو پر سکون ظاہر کرتی کمرے میں آئی۔۔۔

ایک نظر بستر پر سکون سے محو استراحت اپنی ننھی شہزادیوں کو دیکھ کر وہ نم پلکیں جھپکاتی کمرے میں دائیں سے بائیں چکر کاٹنے لگی۔۔۔

دماغ میں منفی اور مثبت دونوں طرح کی سوچوں کا ایک سیلاب امڈا آیا پڑا تھا جس کے باعث وہ چکرا کر رہ گئی۔۔۔

ہر طرح کی الٹی سیدھی سوچ دماغ کی دیواروں سے ہتھوروں کی مانند ٹکراتی اسکا سر درد کرنے لگی تھی۔۔۔

اسنے کمرے کے وسط میں کھڑے ہو کر اپنا دکھتا سر تھاما اور آنکھیں میچ کر دو تین گہرے گہرے سانس لئے۔۔۔

مثبت اور منفی دونوں قسم کی سوچیں اسقدر آپس میں الجھی پڑیں تھیں کہ وہ کسی سوچ کا ایک سرا تھام کر سلجھانے کی کوشیش کرتی تو وہ مزید الجھ جاتیں۔۔۔اسے تحمل سے کام لینے کی ضرورت تھی۔۔۔بظاہر وہ خود کو پر سکون ظاہر کر رہی تھی لیکن اندر سے دل کی حالت یوں ہو رہی تھی کہ بس اگر زرا سی ہمت نا دکھاتی تو شاید ڈھاریں مار مار کر رو دیتی۔۔۔۔

اسنے شدت ضبط سے سرخ پڑتی آنکھوں کی نمی کو بے طرح مسلا۔۔۔

میں نہیں روں گی۔۔۔میں نہیں روں گی۔۔۔میں اتنی کمزور نہیں ہوں۔۔۔شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اسنے مضبوط آواز میں کہنے کی کوشیش کی لیکن وہ اپنی آواز کی لغزش سے خود بھی اچھے سے آگاہ تھی۔۔۔آئینے میں نظر آتے عکس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ضبط کھوتی چہرا ہاتھوں میں چھپاتی سسک اٹھی۔۔۔اسے اپنا آپ بہت بیچارا بیچارا سا لگ رہا تھا

کیوں ہو رہی تھی وہ اسقدر انسکیور۔۔۔کیوں۔۔۔وہ خود کو ہی اپنی بات کا جواب دینے میں ناکام تھی۔۔

سرعت سے اپنے آنسو صاف کرتے اسنے ایک چور نگاہ کمرے کے دروازے پر ڈالی کے کہیں ماں نے اسے دیکھا تو نہیں اور ہاں کسی کو نا پا کر مطمیئن ہو کر واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔

کافی دیر تک چہرے پر پانی کے چھپاکے مار مار کر خود کو کمپوز کرنے کے بعد وہ کمرے میں واپس آئی۔۔۔

اب وہ پہلے سے کچھ بہتر تھی۔۔۔

دوبارہ سے کمرے میں دائیں سے بائیں چکر کاٹتی وہ ایک ایک بات سوچنے لگی۔۔۔

اسکا شوہر اسکے ساتھ تھا۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ اسکے پاس سے اٹھ کر گیا تھا۔۔۔اسکے کسی انداز میں کوئی بے زاری یا شکوہ نا تھا۔۔۔تو پھر مسلہ کیا تھا۔۔۔

کیوں وہ اسقدر انسکیور ہو رہی تھی۔۔۔اندر سے ایک مثبت سوچ ابھری۔۔۔

بہت بھولی ہو تم۔۔۔کیا تمہیں یقین ہے کے وہ تمہیں دھوکہ نہیں دے گا۔۔ماں بہنوں کی باتوں میں نہیں آئے گا۔۔۔تمہارے ساتھ خوش ہے تو پھر مشل کیساتھ کیا کر رہا تھا۔۔۔کیا تمہیں نہیں لگتا کہ تم خوش فہم ہو رہی ہو۔۔۔کیا تم ثانیہ کی پلاننگ بھول گئ یا اپنی ساس کا رویہ۔۔۔کس چیز کی بھول ہے تمہیں جو اس مسلے کو اتنا ہلکا لے رہی ہو۔۔۔ٹھیک ہے یقین کرنا اچھی بات ہے لیکن آندھا یقین انسان کو وہاں لے جا کر مارتا ہے جہاں اسے پانی بھی نصیب نہیں ہوتا۔۔۔

اور اب تم اکیلی تو ہو نہیں جو کسی بھی انہونی پر خاموشی سے صبر کر جاو۔۔۔اب تو دو اور ننھی جانیں بھی تم سے منسلک ہیں۔۔۔۔باقی مرضی ہے تمہاری۔۔۔

ایک دوسری سوچ کے ذہن میں ابھرتے ہی وہ ڈھرکتے دل کیساتھ وہیں بیڈ کی پائنتی پر بیٹھ گئ۔۔۔

نہیں میرا بالاج ایسا نہیں وہ محبت کرتا ہے مجھ سے۔۔۔دل نے دہائی دی۔۔

تو میں کب انکاری ہوں اسکی محبت سے۔۔۔یہاں تو بات اسکی ہے ہی نہیں۔۔۔

بات تو اسکی ماں بہنوں کی ہے۔۔۔کب تک آخر کب تک وہ ماں بہنوں کی باتوں سے دامن بچائے گا۔۔۔قطرہ قطرہ پانی اگر مستقل مزاجی سے پتھر پر بھی برسایا جائے ناتواس میں بھی شگاف ہو جاتا ہے۔۔۔یہاں تو پھر بات ایک مرد کے دل کی ہے۔۔۔

یہ سوچیں اسے کسی آکٹوپس کی مانند جکڑتیں بے بس کر رہی تھیں۔۔۔

اسنے شدت سے اپنے لب کچلے۔۔۔

کیا کروں پھر میں۔۔۔وہ جیسے دوسری سوچ کے آگے بے بس ہونے لگی تھی۔۔۔

وہ حقیقت سے نظریں نہیں چرا سکتی تھی۔۔۔اور اپنی وجہ سے اب ماں کو مزید کوئی دکھ نہیں دے سکتی تھی۔۔۔اسکی ماں نے اسکے لئے جو کیا تھا بلاشبہ وہ ایک ماں ہی کر سکتی تھی۔۔۔

اسکی ماں رُل گئ تھی اس کے پیچھے۔۔۔وہ اس کے لئے ایک ایسا مضبوط سہارا ثابت ہوئی تھیں کے جن کے سہارے اسنے اپنے کرچی کرچی ہوئے وجود کو رفتہ رفتہ پھر

سے جوڑا تھا۔۔۔اور ٹوٹنا صرف مادی چیزوں کا تو نہیں ہوتا۔۔۔روح بھی زخمی ہوتی ہے اور دل بھی ٹوٹتا ہے۔۔۔اور وہ درد کسی کو دکھائی بھی نہیں دیتا۔۔۔ اسکی بھی روح گھائل ہوئی تھی۔۔۔دل ٹوٹا تھا۔۔۔وہ خود کو شکستہ اور بے مول سمجھنے لگی تھی لیکن پھر کیا ہوا۔۔۔پھر ایک ماں نے اپنی پرواہ نا کرتے اس ٹوٹی بکھری بیٹی کو اپنی آغوش میں بھر لیا تھا۔۔۔

وہ ڈھال بن گئیں تھیں اسکی۔۔۔اسے ہر سرد و گرم سے چھپا لیا تھا انہوں نے۔۔۔ اسے ایک مستقل معذوری سے بچا لائی تھی وہ ماں۔۔۔اور اس بیچ اس ماں نے کیا کیا نہیں سہا یہ اس سے دھکا چھپا تو نہیں تھا۔۔۔

دکان بیچ ڈالی۔۔ جسکی بدولت وہ عزت سے گھر بیٹھی کھا رہی تھیں۔۔۔آمدنی آدھی ہو گئی۔۔۔ہر چیز کو وہ بہت کھینچ تان کر مینج کر رہی تھیں۔۔۔لیکن انہوں نے کبھی اسکی دیکھ بھال میں کوئی کمی نا آنے دی۔۔۔اسکی دوائیاں ختم ہونے سے پہلے آ جاتیں۔۔اس بیچ انہوں نے اسکی ڈائٹ کا بھرپور خیال رکھا تھا۔۔۔اسنے اپنے اس کھو کر پانے کے عمل میں بہت کچھ سیکھا تھا۔۔۔یہ آزمائش اسے اسکی ماں کے قریب کر گئی تھی۔۔۔

شاید وہ اتنے اچھے سے اپنی ماں کو کبھی نا جان پاتی جتنے اچھے سے اب جان گئی تھی۔۔۔

اب کوئی اس سے پوچھتا تو وہ بتاتی کے اسکی ماں اسکے لئے کیا ہے۔۔۔اگر اسکی پشت پر اسکی ماں کا سہارا نا ہوتا تو وہ تو کب کی فنا ہو چکی ہوتی۔۔۔ کبھی اتنے مایوس کن حالات سے ابھر نا پاتی۔۔۔

اسنے سیکھا تھا کہ اسے اب اپنی بیٹیوں کے لئے ایسی ہی ماں بننا ہے۔۔۔

سسرال والوں کا اسکے ساتھ رویہ چاہیے جیسا بھی ہوتا لیکن وہ اپنی بیٹیوں کے لئے اب سٹینڈ لے گی۔۔۔انکی ڈھال ضرور بنے گی۔۔۔اور یہ اسی صورت ممکن تھا جب وہ واپس اپنی جگہ پر جاتی حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرتی۔۔۔

اپنی طرف آتی ہر مخالف ہوا کا رخ زبردستی دوسری سمت موڑ دیتی۔۔۔اسے اپنی بیٹیوں کے لئے بہادر بننا تھا۔۔۔اتنی دیر سے وہ جس کش مکش میں پھسی تھی ایک گھنٹے کی دماغ کھپائی کے بعد بلآخر وہ ان الجھی سوچوں کی گھتیاں سلجھانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔وقت اب کمزور بن کر غیبی مدد آنے کے لئے انتظار کا نہیں تھا۔۔۔یہ وقت اب اپنی جگہ اپنے بل پر حاصل کرنے کا تھا۔۔۔

گھتیوں کے سلجھتے ہی دل ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔۔۔ایک نئے حوصلے سے اٹھتے اسنے اپنی شہزادیوں کے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

یہ بچیاں اس کے لئے پاور بنک کا کام کرتی تھیں۔۔۔جنہیں دیکھ کر اسکا حوصلہ مزید بڑھ جاتا۔۔۔

بیگ نکال کر اسنے بیڈ پر رکھا اور زپ کھول کر کبرڈ سے اپنے اور بچیوں کے کپڑے نکال کر وہ پیکنگ کرنے لگی۔۔۔

پیکنگ سے فارغ ہو کر اسنے بالاج کے نام ایک میسج چھوڑا کہ وہ جہاں بھی ہے واپسی پر اسے گھر لیتا جائے وہ گھر آنے کے لئے تیار ہے۔۔۔اسے میسج کر کے اب اسکا رخ ماں کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔

صلہ بچے کیا یہ فیصلہ تم نے سوچ سمجھ کر کیا ہے۔۔۔

جب وہ ماں کے کمرے میں آئی تو ماں ظہر کی نماز ادا کر رہی تھیں۔۔۔صلہ وہیں صوفے پر بیٹھ کر انکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

جیسے ہی وہ فارغ ہو کر اسکے پاس آئیں اسنے نہایت مودبانہ انداز میں اپنی بات ماں کے آگے پیش کی جسکے نتیجے میں وہ کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد گویا ہوئیں۔۔۔

جی ماں۔۔۔آج نہیں تو کل مجھے اپنے گھر تو جانا ہی ہے نا۔۔۔پھر آج ہی کیوں نہیں۔۔۔

وہ ہونٹ چباتی آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

میں تمہارے ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ ہوں صلہ۔۔۔تم ہر مقام پر مجھے اپنے ساتھ پاو گئ۔۔۔

ماں نے اپنے ساتھ لگاتے محبت سے کہہ کر اسکے ماتھے کا بوسہ لیا تو بے ساختہ اسکی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔

*****

امان بائیک باہر ہی کھڑی کئے بعجلت اندر داخل ہوا۔۔۔وہ صبح کا گھر سے نکلا ہوا تھا۔۔۔اب بھی آج اسے ایک اینور سری کے فنکشن پر چائے کا کانٹریکٹ ملا تھا جسکی تیاریوں میں وہ صبح سے مشغول تھا۔۔۔اب بھی وہ وینو پر اپنی پوری ٹیم کے ساتھ اپنا سارا سیٹ آپ لگا کر گھر فریش ہونے آیا تھا۔۔۔اسی غرض سے اسنے بائیک بھی اندر نہیں کی کہ بس پانچ منٹوں میں بعجلت فریش ہو کر کپڑے تبدیل کر کے اسے واپس وینو پر پہنچنا تھا۔۔۔

کھلے صحن کو عبور کر کے وہ دو زینے چڑھ کر برآمدے میں پہنچا ہی تھا جب وہ گھر میں موجود غیر معمولی خاموشی محسوس کر کے ٹھٹھکا۔۔۔

ماں باہر برآمدے میں ہی سر تھامے کسی غیر مرئی نقطے کو تکتیں کھوئی سی کسی اور ہی جہاں میں پہنچیں ہوئی تھیں۔۔۔ماں۔۔۔کیا ہوا۔۔۔آپ یوں کیوں بیٹھیں ہیں۔۔۔وہ الجھا سا آگے بڑھا اور ماں کا کندھا ہلایا۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ جیسے چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔

تم کب آئے۔۔۔ماں نے اپنا ماتھا مسلہ۔۔۔

ہوا کیا ہے ماں۔۔۔آپ یوں گم صم کیوں بیٹھیں ہیں۔۔۔وہ ماں کا سوال نظر انداز کر گیا۔۔۔ماں کی غیر دماغی اسے کسی انہونی کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔

ماں نے خشک پڑتے لبوں کو زبان پھیر کر تر کیا۔۔۔

بیٹا عفرا آج صبح میرے ساتھ ہسپتال گئی تھی ڈاکٹر کے پاس۔۔۔۔

مااااں ں ں ں۔۔۔یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔آپکو نہیں لے جانا چاہیے تھا اسے۔۔۔وہ ماں کی بات درمیان میں ہی کاٹتا۔۔۔جھنجھلا کر آنکھیں زور سے میچتا ماتھا مسل کر رہ گیا۔۔۔

ماں نے حیرت سے اسکا ردعمل دیکھا۔۔۔۔

تو کیا تم پہلے سے جانتے تھے۔۔۔

امان نے خود کو کمپوز کرتے سرخ پڑتیں آنکھیں کھول کر ماں کو دیکھا اسکی آنکھوں میں سرخ ڈورے واضح ہونے لگے تھے۔۔۔

وہ کہاں ہے ماں۔۔۔۔ٹوٹا شکشت خوردہ لہجہ۔۔۔

ماں نے اسے واضح بے چین دیکھا اور ہاتھ سے اشارہ کمرے کی جانب کیا۔۔۔

*****

قدموں کی چاپ کمرے کی جانب قریب سے قریب تر ہوتی محسوس کر کے عفرا مزید شدت سے خود کو بھینچ گئی۔۔۔دفعتاً کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ٹک

کی آواز کیساتھ کمرا روشن ہو گیا۔۔۔وہ ہنوز چہرا گھٹنوں میں گھسائے کبوتر کی مانند آنکھیں زور سے میچے حالات سے فرار حاصل کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

وہ بند آنکھوں اور چھپائے چہرے کیساتھ بھی اپنے جانب بڑھتے ہر قدم کی آواز سن سکتی تھی۔۔۔جیسے جیسے وہ فاصلہ ختم ہو رہا تھا ویسے ویسے اسکے دل کی ڈھڑکن مزید کم ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

دفعتاً وہ اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھا۔۔۔پھر اسے ایک شفقت بھرا لمس اپنے بالوں پر محسوس ہوا تو وہ سانس تک روک گئی۔۔۔

امان نے اسے کندھوں سے تھامتے اسکا چہرا اوپر اٹھایا مگر اسکا چہرا دیکھتے ہی اسکے دل پر گھونسا پڑا۔۔۔

متورم شدت گریہ سے سوجھی آنکھیں اور سرخ پڑتا چہرا۔۔۔وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔۔

عفرا اسکے یوں چہرا اٹھانے پر بس لمحہ بھر ہی اسکی جانب دیکھ پائی لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ نظریں چراتی لب بھینچے اپنا سر جھکا گئی۔۔۔

امان نے حیرت سے اسے دیکھتے اسکا رویہ سمجھنے کی کوشیش کی۔۔۔

وہ خود پر کمال ضبط کئے اذیت کی گہرائیوں سے گزرتی سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

امان کو لمحہ لگا یہ جاننے میں کہ وہ اپنی ذہنی ابتری کے باعث کس حد تک احساس کمتری کے گڑھے میں گر چکی ہے۔۔۔

امان نے شدت سے اسے کھینچتے خود میں بھینچا اور اسکے سر پر لب رکھ گیا۔۔۔

سہارا پاتے ہی وہ ٹوٹ کر بکھر گئی تھی۔۔۔

امان سرخ پڑتی آنکھوں سمیت لب بھینچے نرمی سے اسکے بال سہلا رہا تھا۔۔۔

اسنے عفرا کو چپ کروانے کی ہلکی سی کوشیش بھی نا کی۔۔۔شاید وہ چاہتا تھا کہ وہ بھی اندر کا غبار نکال کر کچھ ہلکی ہو جائے۔۔۔۔

وہ اتنے دنوں سے اسے ڈاکٹر کے پاس لیجانے کا بول رہی تھی مگر وہ مسلسل کام کی مصروفیات کے بہانے بناتا اسے ٹال رہا تھا۔۔

وہ جانتا تھا کہ جب بھی یہ خبر اسے پتہ لگے گی وہ ٹوٹ جائے گی۔۔۔اس لئے جہاں تک ممکن ہو سکا وہ اس بات کو چھپا گیا تھا۔۔۔۔

اب بھی اگر اسکے علم میں ہوتا کہ وہ آج ماں کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانے والی ہے تو وہ کیسے بھی کر کے اسے روک لیتا۔۔۔لیکن اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔۔۔

بہت ضبط سے وہ اسکی سسکیاں سن رہا تھا۔۔۔اسے یاد تھا کہ جب اسے یہ خبر پتہ چلی تھی تو وہ بھی اندر سے ٹوٹ گیا تھا۔۔۔لیکن اسنے جلد ہی خود کو سمبھال لیا تھا۔۔۔

جبکہ عفرا کی حساسیت کے بارے میں وہ جانتا تھا اس لئے نہیں چاہتا تھا کہ یہ خبر اسے پتہ چلے۔۔۔لیکن ایسا آخر کب تک ممکن تھا۔۔۔

رو رو کر وہ ہلکان ہوتی کچھ چپ ہوئی تو امان نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا۔۔۔ اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے ایک گولی نکال کر وہیں پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتے گلاس اور گولی اسکی جانب بڑھائی۔۔۔

وہ نڈھال سی بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی سوجھ سوجھ کر نیم وا ہوتی آنکھوں سے اسے تک رہی تھی۔۔۔امان کے گولی اور پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھانے پر اسنے بنا ایک بھی لفظ بولے گولی تھامی اور اسے نگل کر سارا گلاس ایک ہی سانس میں خالی کر گئی۔۔۔۔

امان نے اسے لٹا کر اسکے کندھوں تک لحاف اوڑھایا اور اسکے بال سہلانے لگا۔۔۔ میں اس وقت تمہارا شوہر نہیں تمہارا دوست ہوں عفی۔۔۔اس لئے جو دل میں ہے وہ کہہ دو عفی پر نسس۔۔۔دل ہلکا ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ باتیں بھی جو تم اپنے شوہر سے نہیں کرنا چاہتی اپنے دوست سے کر سکتی ہو۔۔۔ اور ٹرسٹ می۔۔۔یہ باتیں ہم دو دوستوں کے درمیان راز رہیں گی۔۔۔ کبھی تمہارے شوہر کو پتہ نہیں لگیں گی۔۔۔

وہ نرمی سے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہلکا سا مسکرایا۔۔وہ اسکی ذہنی پراگندگی سمجھ رہا تھا تبھی اس اندر پلتے لاوے کو باہر نکالنے کو گویا ہوا۔۔۔

آپ سب جانتے تھے نا امان پہلے سے ہی۔۔۔وہ دور خلاوں میں گھورنے لگی دل کا درد تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

یہ بات اہمیت نہیں رکھتی عفی۔۔۔وہ ہنوز اسکے کملائے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں کبھی ماں نہیں بن سکتی امان۔۔۔یہ بات بہت بھاری ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ میں اس بات کا وزن برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔اسکا وزن میری سکت سے زیادہ ہے۔۔۔کیسے اٹھاوں اسکا وزن۔۔۔۔

دو آنسو پھر سے اسکی سوجھی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے۔۔۔وہ ہنوز کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔۔۔

میں ایک جگہ پر سٹک ہو گئی ہوں امان۔۔۔ایک ایسی اندھیری کوٹھری میں جہاں روشنی کا کوئی روزن نہیں ہے۔۔۔جہاں صرف اندھیرا ہے۔۔۔خاموشی ہے سناٹا ہے۔۔۔

دماغ مفلوج ہو گیا ہے۔۔ سمجھ نہیں آتی کیا کروں۔۔۔۔کوئی راستہ ہی دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔۔۔

کیا بے بسی تھی اس آواز میں کہ امان کا اپنا دل کانپ گیا۔۔۔

تمہاری تسلی کوایک بات کافی ہونی چاہیے عفرا کہ تمہارارب تمہارے ساتھ ہے۔۔۔اس اندھیری کوٹھری میں بھی جس میں تم خود کواس وقت گھرا پارہی ہو۔۔۔

وہ تمہیں دیکھ رہاہے۔۔۔ تمہیں سن رہاہے۔۔وہ تمہاری حالت سے آگاہ ہے۔۔۔ وہ تم سے بہت محبت کرتاہےاور تمہیں اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔وہ تم سے اس پوری دنیامیں سب سے زیادہ مخلص ہے۔۔۔تومانگونااس سے۔۔۔وہ راستہ نکالے گا۔۔۔وہ راستے بنادیا کرتاہے۔۔۔اور پھر دیکھنااس اندھیری کوٹھری پر کیسے قطرہ قطرہ نوردا خل ہوتااسے نورونور کردے گا۔۔۔اور پھر تمہیں کیسے کیسے راستے دیکھائی دینے لگیں گے کہ تم دھنگ رہ جاوگی۔۔یہ تو پھر غلط بات ہے ناکہ اس رب کے ہوتے ہوئے بھی ہم مایوسی کی باتیں کریں جو معجزے کرنا جانتاہے۔۔۔ وہ نرمی سے کہہ رہاتھااوراسکالفظ لفظ پرتاثیر تھا۔۔۔عفرانے آنکھوں کی ساکت پتلیاں گھماکراسے دیکھا۔۔۔

پرنسس میں نے تمہیں نیند کی گولی دی ہے۔۔۔جلد ہی تم سوجاوگی۔۔۔مجھے ابھی جاناہے لیکن میں جلد ہی لوٹ آوں گا۔۔۔پھر صبح بات کریں گے۔۔۔۔تب تک تم یہ سنو۔۔۔اوراسے محض سننانہیں ہےاسے محسوس کرناہے۔۔۔ویسے میں میوزک نہیں سنتالیکن میں جب بھی کسی مسلے میں پھس جاتاہوں تواسے سنتا

ہوں۔۔۔اسے تم میوزک کہوں گانا کہو یا کلام لیکن ان الفاظ سے مجھے اتنی طاقت ملتی ہے کہ میں اگر گرا ہوا بھی ہوں تو اٹھ کھڑا ہوتا ہوں اور باہمت طریقے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں۔۔۔وہ اسی کا موبائل اٹھاتا بٹن دبانے لگا اور پھر کچھ پلے کر کے اسکے سرہانے کے پاس رکھ کر خود اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔جبکہ عفرا خود کو ان الفاظ میں ڈوبتا ہوا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔آنسو ایک مرتبہ پھر سے اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔۔۔

Ye mat kaho khuda se meri mushkilen badi hain

Ye mushkilon se keh do mera khuda bada hai

Ati hai aandhiyan to kar unka khair makdam

Toofan se hi to ladne khuda ne tujhe gadha hai

Ye mat kaho khuda se meri mushkilen badi hain

Ye mushkilon se keh do mera khuda bada hai

Agni me tap ke sona hai aur bhi nikharta

Durgam ko paar karke himaalay koi chadha hai

Layegi rang mehnat akhir tumhari ek din

Hoga vishal taruvar wo beej jo pada hai

Ye mat kaho khuda se meri mushkilen badi hain

Ye mushkilon se keh do mera khuda bada hai

******

بالاج گھر واپسی پر جاتا ہوا اسے ساتھ لے کر گیا تھا۔۔۔جانا بلاشبہ اوپر ہی تھا لیکن وہ پھر بھی اپنے مضبوط سہارے کے ساتھ ہی وہاں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔اسکے گھر واپسی کے فیصلے پر وہ خوش تھا۔۔اسکا ہر ہر انداز صلہ کے اندر جنم لیتے منفی جذبات کی نفی کر رہا تھا۔۔۔

سسرال میں اسکا استقبال ویسا ہی ہوا تھا جیسا اسنے توقع کی تھی۔۔۔ہمیشہ کی طرح سرد۔۔۔

وہ سب لاونج میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے لیکن بالاج کے ساتھ اسے اندر آتا دیکھ وہاں جیسے سناٹا چھا گیا۔۔۔ جیسے وہ اسکی گھر واپسی کی توقع نا رکھتے ہوں۔۔۔ کسی نے بچیوں کو دیکھنا تو دور اسکے سلام کا جواب تک دینا ضروری نا سمجھا۔۔۔ ایک محض اسکے سسر تھے وہاں جنہوں نے اسکے سر پر پیار دیا یا بچیوں کو پیار کیا۔۔۔

وہ بھی ان سب کو نظر انداز کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

وہ اتنی تلخیوں اور آزمائشوں سے گزر آئی تھی لیکن اسکے سسرال والے ہنوز وہیں اسی جگہ پر قائم تھے۔۔۔ پتہ نہیں صلہ کے خلاف انکے دلوں میں موجود بغض کب جاتا۔۔۔

بالاج اسکے واپس آجانے سے خاصا خوش تھا۔۔۔ بچیوں کے ساتھ کھیلتا وہ اس سے بھی چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔۔۔اس میں بھی تو کچھ نا بدلا تھا۔۔۔ وہ بھی تو ہنوز اول روز جیسا ہی تھا لیکن پھر بھی یہ دل اسقدر مضطرب کیوں تھا۔۔۔

****

دن یونہی اپنی رفتار سے گزر رہے تھے بے کیف سے۔۔۔لیکن اب بچیوں کی موجودگی سے صلہ کی مصروفیات کافی بڑھ گئ تھیں۔۔۔سسرال والوں کی وہی روش تھی۔۔آئے دن ثانیہ اور تانیہ بھی وہیں ہوتی اور پھر وہی طعنے تشنے۔۔۔لیکن ایک تبدیلی جو صلہ میں آئی تھی وہ اب ان سب کی باتوں کو نظر انداز کرنا سیکھ گئ تھی۔۔۔

اسنے اپنی سیلف امپرومنٹ کے سفر میں یہ ہی سیکھا تھا کہ زندگی اسی کا نام ہے۔۔۔اس میں سب کچھ کبھی بھی فکس نہیں ہو سکتا۔۔۔ٹاکسک لوگ زندگی کے ہر فیز میں آپکے ساتھ ہونگے۔۔۔صرف ان سے ڈیل کرنا سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔اور وہ اب انہیں ڈیل کرنا ہی سیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کوئی کچھ بھی کہتا۔۔۔اسے جھگڑا بڑھانے کو کتنا ہی کیوں نا اکساتا وہ یوں بن جاتی جیسے بہری ہو اور اسے کچھ سنائی ہی نا دیتا ہو۔۔۔ان لوگوں سے ڈیل کرنے کا یہ ہی ایک طریقہ تھا۔۔۔اور یہ طریقہ اسکے لئے کافی کارآمد رہا تھا۔۔۔

وہ اسے طعنے دینے پر آتی تو وہ انہیں بھرپور نظر انداز کرتی بچیوں سے ہس ہس کر باتیں کرنے لگتی۔۔۔وہ اسکی ذات پر کیچڑ اچالتیں۔۔۔اسکی ماں کو طعنے دیتیں۔۔۔۔لیکن صلہ بہری بنی ہونٹ پر ہونٹ جمائے اپنے کام میں مصروف رہتی جیسے اسکے سوا وہاں کوئی ہو ہی نا۔۔۔

اور یہ سب کرتے وہ کہیں سے بھی خود کو دکھیاری یا بیچاری ٹائپ ثابت نا ہونے دیتی۔۔۔بلکہ اسکے چہرے پر اتنا سکون ہوتا اور اپنے کام میں وہ اس انداز میں مگن ہوتی جیسے اسکے ارد گرد پاگل بیٹھے باتیں کر رہے ہوں اور ان فضول باتوں کو سننے کا یا ان پر رد عمل دینے کا اسکے پاس وقت نا ہو۔۔۔اور اس دوران صلہ کے ہونٹوں پر رینگنے والی چڑاتی مسکراہٹ جلتی پر تیل کا کام کر دتی۔۔۔

وہ لوگ اسکی روش دیکھتیں اسے جاہل اور پاگل کے القابات سے نوازتیں اور بلا خر بکتی جھکتی خود ہی خاموش ہو جاتیں۔۔۔

اس طریقہ کار سے اسنے اس روز روز کے ڈراموں میں واضح فرق بھی آتا دیکھا اور بعض دفعہ اسی کے متعلق تو کئی طرح کے جملے بھی اسکے کانوں میں سنائی دیئے۔۔۔ کہ گھنی میسنی ہے۔۔۔ہمیں ہی پاگل بناتی ہے۔۔۔کوئی اثر ہی نہیں اس پر تو۔۔۔ ڈھیٹ ہے ڈھیت۔۔۔اور وہ بس تلخی سے مسکرا کر ان سب فقروں پر سر جھٹک دیتی۔۔۔کہ اس طرح کی ڈھیٹ بننے کے لئے بھی اسنے آبلہ پائی کا سفر طے کیا تھا۔۔۔

لیکن ایک چیز جو وہ شدت سے نوٹ کرنے لگی تھی۔۔۔کہ وہ تینوں آئے دن ماں کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھیں راز و نیاز سے کوئی پلاننگ کرنے میں مشغول ہوتیں۔۔۔لیکن جیسے ہی صلہ وہاں جاتی وہ سب خاموش ہو جاتیں۔۔۔

آج کل مشل کے چکر بھی وہاں بڑھنے لگے تھے اور اکثر وہ رات دیر سے گھر واپس جاتی اور اسے واپس چھوڑنے جانے کا فریضہ بالاج کو دیا جاتا۔۔۔وہ کوئی چھوٹی بچی تو نا تھی جو ان سب باتوں کا مقصد نا سمجھتی۔۔۔۔

اب وہ بالاج سے اس بارے میں واضح الفاظ میں بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔

****

بالاج ابھی ابھی گھر لوٹا تھا۔۔۔فریش ہو کر وہ صوفے پر بیٹھا موبائل چلانے میں مصروف تھا۔۔۔جبکہ بیڈ پر بیٹھی صلہ عینا کو سلانے کے بعد اب نینا کو سلا رہی تھی۔۔۔لیکن اسکی بے چین نگاہیں بار بار دروازے کی جانب اٹھتیں کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ابھی کچھ ہی دیر میں بالاج کا بلاوا آنے والا تھا مشل کو چھوڑنے جانے کے لئے۔۔۔

قطرہ قطرہ پتھر پر پانی برسنے والی بات فوراً سے اسکے دماغ میں آئی تو اسنے سرعت سے گھبراتے ہوئے بائیں جانب دیکھا جہاں ڈریسنگ ٹیبل پڑا تھا۔۔نادانستگی میں اسکی نگاہ وہاں نظر آتے اپنے عکس پر پڑی۔۔۔الجھے بال صبح سے دھویا چہرا اور شکن آلود لباس۔۔۔بے ساختہ ہی وہ اپنا موازنہ مشل سے کرنے لگی جو ہمیشہ ہی ٹپ ٹاپ ڈھیروں میک آپ کی تہیں چہرے پر سجائے وہاں موجود ہوتی تھی۔۔۔دل

ایک مرتبہ زور سے پھڑ پھڑایااور اسنے ایک چور نگاہ سامنے صوفے پر بیٹھے بالاج پر ڈالی جو ہنوز اپنے موبائل میں مصروف تھا۔۔۔

پھر اسنے نینا کو دیکھا جو کہ اب تک سو چکی تھی۔۔۔اسکی دونوں بیٹیاں اب سہارے سے چلنے لگیں تھی اور صلہ کی کیئر کے باعث دونوں ہی بہت صحت مند اور گول مٹول سی خوبصورت بچیاں تھیں۔۔۔

وہ ہاتھوں سے اپنے بال درست کرتی بستر سے اتری۔۔۔ہاتھ سے ہی اپنے شکن آلود کپڑے درست کرتے بالاج کے پاس صوفے پر آکر بیٹھی۔۔۔اسکے یوں پاس آکر بیٹھنے پر بالاج نے چونک کر زرا کی زرا نگاہیں موبائل سے اٹھا کر مسکرا کر صلہ کو دیکھا اور پھر سے موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔

صلہ نے اسکی بازو میں بازو حائل کرتے اسکے کندھے پر سر رکھا اور اسکے ہاتھ میں تھامے موبائل کی سکرین پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔یوں کے سکرین ساری اسکے ہاتھ کے نیچے چھپ گئی اور سکرین سے ابھرتی اسکے چہرے تک جاتی روشنی کا راستہ رک گیا۔۔۔

آج کل اسکے گھر میں آسودگی تھی کیونکہ وہ بالاج کا بھرپور ساتھ دینے لگی تھی۔۔۔

اپنی ذات کو تو وہ مکمل فراموش کر گئی تھی۔۔۔اپنے لئے تو وہ ضرورت کی چیزیں تک بالاج سے نا مانگتی۔۔۔بس بچیوں کی انتہائی ضرورت کی چیزیں اسے لانے کا کہتی۔۔۔

وہ بھی اس سے مطمئیں تھا۔۔۔اسے اپنے ساتھ کمپرومائز کرتا دیکھ آج کل بالاج کا رویہ اسکے ساتھ بہت نرم تھا۔۔۔

بات بات پر چڑچڑا رہنا وہ چھوڑ چکا تھا یا شاید یہ صلہ کی ہی کوشیشوں ک نتیجہ تھا۔۔۔۔

کیا بات ہے محترمہ۔۔۔آج شوہر پر بڑا پیار آرہا ہے۔۔۔۔بالاج کے ہونٹوں پر ایک شریر سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔اور اسنے موبائل بند کر کے سائڈ پر رکھتے صلہ کا وہی ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

Balaj I love you.... I really really love you...

اسکے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے وہ گلوگیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔

ہے۔۔۔یہ آج کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔

وہ چونکا۔۔۔

بہت محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔آگر کبھی تم سے الگ ہو گئی نا بالاج تو جی نہیں پاوں گی۔۔۔مر جاوں گی میں۔۔۔

اسکی آواز آہستہ آہستہ سرگوشیوں کے مترادف ہونے لگی تھی۔۔۔

یہ آج تمہیں ہو کیا گیا ہے صلہ۔۔۔اقرار محبت اچھی بات ہے لیکن اس انداز میں۔۔۔اسنے زرا توقف لیا۔۔۔۔اس انداز میں تم مجھے بے موت مار دو گئ۔۔۔

اسکا لہجہ شوخ ہوا تھا۔۔۔

تم میری زندگی میں آنے والے پہلے مرد ہو بالاج اور آخری بھی۔۔۔

صلہ کی کہانی تم سے شروع ہو کر تم ہی پر ختم ہو جاتی ہے۔۔۔اپنی زندگی کی کتاب میں کسی نئے باب کا اضافہ کرنے سے پہلے بس اتنا سوچ لینا کہ تم زیست کی اس کتاب میں صلہ نامی باب کو وہیں اس نئے اضافے کیساتھ اپنے ہاتھوں سے فنا کر دو گئے۔۔۔

بات کرتے اسکی آواز کپکپا گئ تھی۔۔۔دو آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھوں سے گرے اور اسکی گرفت بالاج کی بازو پر مزید گہری ہوئی اور وہ وہیں اسکے کندھے میں منہ گھسا گئ۔۔۔۔جبکہ بالاج بوکھلا اٹھا۔۔۔

تبھی تانیہ بنا دروازہ ناک کئے مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔۔

بالاج امی کہہ رہی ہیں کہ مشل کو گھر چھوڑ آو۔۔۔

بولتے بولتے وہ اندر کا ماحول دیکھ کر یکدم ٹھٹکی۔۔۔

اسکی کمرے میں موجودگی محسوس کر کے بھی صلہ بالاج سے پیچھے نہیں ہٹی۔۔۔

شاید وہ اپنے آنسو چھپانا چاہتی تھی یا شاید تانیہ کو اپنے گرد موجود مضبوط پناہ گاہ کا احساس دلانا مقصود تھا۔۔۔۔

بالاج تو پہلے ہی صلہ کے اس عمل سے ششدر تھا رہتی کسر تانیہ نے منہ اٹھا کر کمرے میں داخل ہو کر پوری کر دی۔۔۔اور پھر کیا بس سارا الاوا اسی جانب بہہ نکلا۔۔۔

نوکر نہیں ہوں اسکے باپ کا۔۔۔جیسے آئی ہے ویسے چلے بھی جائے۔۔۔روز روز کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا میں نے اسے چھوڑنے جانے کا۔۔۔اور ہاں جاتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کرتی جانا۔۔۔ایسی پھنکار تھی بالاج کی آواز میں کے تانیہ جو کے بحث کے موڈ میں تھی اس سے وہاں کھڑا رہنا محال ہوا اور وہ ایک سخت نظر اس کے کندھے میں گھسی صلہ پر ڈالتی منہ ہی منہ بڑبڑاتی باہر نکل گئی۔۔۔کہیں نا کہیں بالاج کے رویے نے صلہ کے سینے میں جلتی بھڑکتی آگ پر ٹھنڈے پانی کی پھوار ڈالی تھی۔۔۔۔

ادھر دیکھو صلہ میری جانب۔۔۔اتنی فضول باتیں تمہارے دماغ میں آئی کیسے۔۔۔

وہ اسکی بازو اپنی بازو سے نکالتا اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھائے سختی سے گویا ہوا۔۔۔

بچی نہیں ہوں میں بالاج۔۔۔مجھے سب سمجھ آتا ہے۔۔۔تمہاری ماں بہنوں کی پلاننگ بھی اس مشل نامی بلا کا روز روز پوری دکان کا میک آپ چہرے پر تھوپ کر یہاں آنا بھی۔۔۔اسکی تم سے کلوز ہونے کی بے ہودہ حرکتیں بھی اور روز روز تمہیں اسے گھر چھوڑنے جانے کے بہانے تم دونوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کی ترغیبیں بھی۔۔۔سب سمجھتی ہوں میں بالاج۔۔۔اور میرا دل کٹتا ہے یہ سب دیکھ دیکھ کر۔۔۔بے بسی سے بات کرتے وہ ایک دم سسک اٹھی۔۔۔

مائے گاڈ صلہ۔۔۔

اتنا سب آبزرو کر لیا لیکن کیا ان سب کے دوران میرا ابھی جھکاو تم نے اس جانب محسوس کیا جو اتنی مایوس کن باتیں کرنے لگی۔۔۔وہ دکھ سے اسے دیکھنے لگا جو سر جھکائے سسک رہی تھی۔۔

نہیں۔۔۔اسی لئے تو تمہارے پاس فریاد لئے آئی ہوں بالاج۔۔۔کہ تمہارے معاملے میں میں نے اپنی عزت نفس اپنی انا سب قدموں تلے روند دی۔۔۔تم اہم ہو میرے لئے۔۔۔تم میرے ہو صرف میرے۔۔۔اسی لئے تو مان سے آئی ہوں۔۔۔یہ کہنے کے کبھی اپنی ماں بہنوں کی باتوں پر عمل کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت بالاج۔۔۔

اورا گر سوچو تو مجھے اپنے ہاتھوں سے زہر دے دینا۔۔۔میں چپ چاپ وہ موت قبول کرلوں گی۔۔۔

وہ اسکا چہرا اپنے کپکپاتے ہاتھوں میں تھامے بے بسی سے کہہ رہی تھی۔۔۔بات کرتے اسکے لب بے طرح کپکپا رہے تھے۔۔۔اور وہ دیوانوں کی مانند اسے تکتی کوئی دیوانی ہی لگ رہی تھی۔۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو صلہ۔۔۔بند کرو یہ فضول باتیں سوچنا۔۔۔میری زندگی ہو تم ۔۔۔اور زندگی سے الگ رہ کر بھلا کون جیتا ہے۔۔۔۔

صلہ کا رویہ بالاج کے ہاتھ پاوں پھلا رہا تھا۔۔۔وہ اسکی اپنے لئے شدت دیکھ کر گنگ تھا۔۔۔اسنے شدت سے صلہ کے کپکپاتے وجود کو خود میں بھینچا۔۔۔۔

میری ذات کو تماشا مت بنانا بالاج۔۔۔ایک دنیا سے لڑ کر اپنوں کے مخالف جا کر میں نے تمہیں پایا ہے بالاج مجھے سب کی نظروں میں رسوا مت کرنا۔۔۔جانے کیسا ڈر بیٹھ گیا تھا اسکے دل میں کہ وہ ہنوز اس کے ساتھ لگی بہتی آنکھوں سمیت بول رہی تھی۔۔۔

ناجانے کیسی تسلی درکار تھی اسے۔۔۔۔

ایسا کبھی کبھی نہیں ہو گا صلہ۔۔۔تم میری ہو اور ہمیشہ میری رہو گی۔۔۔وہ اسکے بال سہلاتا قطرہ قطرہ اسکے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔۔۔اسنے بے ساختہ ان

لمحات کے امر ہو جانے کی دعا کی اور پر سکون ہوتی وہیں نیند کی وادیوں میں اترنے لگی۔۔۔

*****

امان رات وینیو پر پہنچنے کے بعد اپنی ٹیم کو سب سمجھا کر جلد ہی واپس گھر آ گیا۔۔۔وہ عفرا کی حالت دیکھ کر اسقدر ڈسٹرب ہو گیا تھا کہ اسکا کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اسکی بیوی کو اس وقت اسکی ضرورت تھی۔۔اور اس وقت وہ اسی کے پاس ہونا چاہتا تھا۔۔۔جلد ہی وہ گھر واپس آ گیا۔۔۔جس وقت وہ کمرے میں داخل ہوا عفرا نیند کی گولی کے باعث سو رہی تھی۔۔چہرے پر ہنوز آنسوؤں کے نشان تھے۔۔۔بھیگی پلکیں گواہ تھیں کہ وہ کافی دیر تک روتی رہی ہے اور روتے روتے ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر عفرا کے بال سہلائے اور اسے نظروں کے حصار میں رکھے ہی لیٹ گیا۔۔۔

اگلی صبح امان کی آنکھ اپنے معمول پر ہی کھلی۔۔۔لیکن عفرا کو خود سے پہلے اٹھا دیکھ اسکی حیرت کی انتہا نا رہی۔۔۔

اسکا مس کیرج ہونے کے بعد کے رویے کو دیکھتے اسنے سوچا تھا کہ وہ اس خبر کو بھی جلد قبول نہیں کر پائے گی۔۔ لیکن اسکا رویہ اب امان کو الجھا رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے معمول کے کام معمول کے مطابق سر انجام دے رہی تھی۔۔۔ نماز پڑھنے کے بعد اسنے تلاوت کی پھر کچھ دیر تک واک کرنے کے بعد امان کے کپڑے پریس کرنے لگی۔۔۔ اسکی چیزیں مکمل کر کے کمر اسیٹ کرنے کے بعد وہ ناشتہ بنانے چلے گئی۔۔۔ امان کو ناشتہ سرو کر کے وہ خاموشی سے اپنا ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

سب کچھ روٹین کے مطابق تھا گویا وہ اس خبر کو قبول کر گئی ہو۔۔۔ لیکن پھر بھی کچھ تھا جو امان کو کھٹک رہا تھا۔۔۔

عفرا جیسی حساس لڑکی کا اتنی بڑی خبر پر اتنا ٹھنڈا ردعمل اسے کھٹک رہا تھا۔۔۔ اس سب کے دوران ایک چیز جو اسنے شدت سے نوٹ کی کہ وہ بہت خاموش اور گم صم ہو گئی تھی۔۔۔ سارے کام اسنے خاموشی سے کئے تھے۔۔ وہ امان سے نظریں نہیں ملا رہی تھی۔۔

اسکا یہ رویہ بہت خطرناک تھا۔۔۔ وہ اندر ہی اندر نا جانے کیا سوچ رہی تھی۔۔۔ امان کو حقیقتاً اسکی فکر ہو رہی تھی۔۔۔ نا جانے اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اس سے سب شیئر کرے۔۔۔ لیکن وہ اسے فلحال کچھ سپیس دینا چاہتا تھا۔۔ کم از کم تب تک جب تک وہ خود اس سے کچھ شیئر نا کرتی۔۔۔

اپنی ورک پلیس پر وہ اپنے ورکر کو سب مینج کرنے کا بول چکا تھا آج وہ اپنے کام پر جانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

ناشتے کے بعد کمرے میں آکر وہ کاوچ پر بیٹھتا اپنی اگلی ویڈیو کا کانٹینٹ لکھنے لگا لیکن اسکی نظریں بار بار بھٹک بھٹک کر عفرا کر طرف جا اٹھتیں۔۔۔جو اپنے روزمرہ کے سارے کام نبٹا کر اب بستر پر لحاف اوڑھے لیٹی تھی۔۔۔لیکن اسکے انگ انگ سے بے چینی چھلک رہی تھی۔۔۔بار بار کروٹیں بدلتی وہ جو آنکھیں میچ کر گہری سانس بھرتی اندر سے ابھرتی سسکی کا گلہ گھوٹتی تو امان کے دل پر برچھی چل جاتی۔۔۔وہ اندر ہی اندر گھٹ رہی تھی۔۔۔سب کچھ تنہا سہہ رہی تھی۔۔۔

امان کو یکدم ہی وہ خود سے بہت فاصلے پر محسوس ہوئی۔۔۔اور یہیں پر امان کی برداشت ختم ہو گئی۔۔۔

اسنے ایک جھٹکے سے لیپ ٹاپ بند کیا۔۔۔وہ اب مزید اسے سپیس دیتا اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھنے کے لئے رک نہیں سکتا تھا۔۔۔اگر وہ اسکے پاس نہیں آرہی تھی تو وہ اب اسے مزید اسکے رحم و کرم پر اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔اس سے پہلے کہ وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر کرتا اٹھ کھڑا ہوتا۔۔۔

عفرا جھٹکے سے بیڈ پر اٹھ بیٹھتی لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔جیسے اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہو۔۔

کیاہوا عفرا تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔وہ سرعت سے لیپ ٹاپ وہیں پھینکتا اسکے پاس آیا جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر اسے تھمایا۔۔۔

اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے پانی کے دو گھونٹ بھرے اور گلاس واپس جگ کے پاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔

کیا آپ فری ہیں۔۔۔مجھے اپنے دوست سے بات کرنی ہے۔۔۔سر جھکائے آہستگی سے کہتی اسکا ٹوٹا بکھرا لہجہ امان کی آنکھیں نم کر گیا۔۔۔

یقیناً اسے اپنے شوہر سے اس وقت بہت سی انسکیوریٹرز لاحق تھیں تبھی وہ اپنا غم ہلکا کرنے شوہر کی بجائے اپنے دوست کے پاس آئی تھی۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔وہ شدت سے جاننا چاہتا تھا کہ اسکے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔

تمہارے دوست کے پاس اپنی عفی پر نسس کے لئے وقت ہی وقت ہے۔۔۔وہ وہیں اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔وہ بیڈ کراون سے سر ٹکائے آنکھیں موندے گویا ہوئی۔۔۔

******

تمہارے دوست کے پاس اپنی عفی پر نسس کے لئے وقت ہی وقت ہے۔۔۔وہ وہیں اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔وہ بیڈ کراون سے سر ٹکائے آنکھیں موندے گویا ہوئی۔۔۔

کس چیز سے کا ڈر۔۔۔وہ چونکا۔۔

بہت ساری چیزوں کا ڈر۔۔۔کھڑکی سے دھوپ اندر بیڈ کی پائنتی تک آرہی تھی

جسکے مقابل وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔

جیسے۔۔۔امان نے اسے پر سوچ نگاہوں سے تکا۔۔۔

جیسے۔۔۔

کبھی ماں نا بن پانے کا خوف۔۔۔

لوگوں کے طعنوں کا خوف۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر خوف مجھے اپنے شوہر سے لاحق ہے۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ٹوٹے لہجے میں رک رک کر بول رہی تھی۔۔۔جیسے بولنے کے

لئے الفاظ کا چناو نہایت سوچ بچار کے بعد کر رہی ہو۔۔۔

امان کے دل پر ایک گھونسا پڑا۔۔۔لیکن وہ اپنے خشک پڑتے ہونٹوں کو تر کرتا گویا

ہوا۔۔۔

اور شوہر سے ڈر کیوں لگ رہا ہے۔۔۔۔

اگر انہوں نے مجھے۔۔۔۔وہ بات کرتی کرتی خاموش ہو گئی۔۔۔

ہمم۔۔۔بولو۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔

امان نے اسے کھوجتی نگاہوں سے دیکھتے بولنے کو اکسایا جیسے جاننا چاہتا ہو کہ وہ اب اسی کے بارے میں ایسا کونسا انکشاف کرنے جا رہی تھی جو وہ خود ہی نہیں جانتا تھا۔۔۔

اگر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا تو۔۔۔۔ بھاری ہوتی آواز کیساتھ وہ بات ادھوری چھوڑ گئ۔۔۔

امان نے کرب سے آنکھیں میچتے گہری سانس خارج کی۔۔۔۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ تمہارا شوہر تمہیں چھوڑ دے گا۔۔۔

کیونکہ۔۔۔ کیونکہ انہیں بچوں سے بہت پیار ہے۔۔۔ اسکی آواز بھرا گئ تھی۔۔۔

چہرے پر واضح اذیت کے تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔۔۔۔

لیکن جہاں تک میرا خیال ہے کہ اسے اپنی بیوی سے بھی کافی محبت ہے۔۔۔ وہ نرمی سے کہتا دھوپ کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

بیوی کا کیا ہے وہ تو اور مل جائے گی لیکن اس بیوی سے انہیں اولاد نہیں ملے گی۔۔۔

میں نے۔۔۔ میں نے اس بارے میں بہت سوچا۔۔۔

میں نے سوچا کہ میں خود انکی دوسری شادی کروادوں تاکہ وہ صاحب اولاد ہو سکیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ لیکن میں اس بات کو سوچ سے آگے تک لیجا ہی نہیں سکی۔۔۔ میری سانسیں رکنے لگی۔۔۔ محض یہ سوچ کر کہ۔۔۔ کہ اس صورت تو

مجھے انہیں شیئر کرنا پڑے گا۔۔۔کسی دوسری عورت سے۔۔۔اور اس سے آگے میں سوچ ہی نہیں سکی۔۔۔میرے ضمیر نے مجھے ملامت کی۔۔۔۔کہ میں۔۔۔کہ میں خود غرض ہو رہی ہوں۔۔۔لیکن میں پھر بھی حوصلہ نہیں نکال سکی۔۔۔اور بڑی دقت کے بعد یہ قبول کر گی کہ میں ہوں خود غرض۔۔۔

میں مر تو سکتی ہوں لیکن امان کو شیئر نہیں کر سکتی۔۔۔

میں انہیں شیئر بھی نہیں کر سکتی۔۔۔

اور انہیں اولاد بھی نہیں دے سکتی۔۔۔

میں بہت خود غرض ہوں۔۔۔اور میں۔۔۔

وہ بہت دقت سے رک رک کر بول رہی تھی۔۔۔بار بار پلکیں جھپک کر خود کو کمپوز کرتی۔۔۔کبھی رک کر گہرا سانس بھرتی کبھی انگلیوں کی پوروں سے آنکھوں کے نم کناروں کو صاف کرتی آنسوؤں کو بہنے سے روکنے کی جدوجہد میں ہلکان کافی اذیت میں تھی۔۔۔جب وہ بے ساختہ اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

تم خود غرض نہیں ہو عفرا۔۔۔تم حق پر ہو۔۔۔تمہارا شوہر تمہارا ہے اور کسی بے بنیاد باتوں کی بنا پر تمہیں ایسا سوچنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔اور کسی بھی بنا پر اپنے حق سے دستبردار ہونا بھی نہیں چاہیے۔۔۔

اور جس سوچ کی بناپر تم خود کو خود غرض کہہ رہی ہو وہ نیچرل ہے۔۔۔کوئی بھی انسان اگر اپنا حق چھوڑے گا تو اسکی حالت ایسی ہی ہو گی۔۔۔اور بے بنیاد وجوہات کی بناپر۔۔۔

آپ کیسے اس وجہ کو بے بنیاد کہہ سکتے ہیں۔۔۔

وہ اسکے اتنے ہلکے پھلکے انداز میں کہنے پر چونک کر اسکی جانب دیکھتی حیرانگی سے گویا ہوئی۔۔۔اور اس پوری بات چیت کے دوران پہلی مرتبہ اسنے امان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے بے بنیاد وجہ ہے۔۔۔کیونکہ جہاں تک میں تمہارے شوہر کو جانتا ہوں وہ اللہ پر توکل رکھنے والا شخص ہے۔۔۔ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے رب کی رحمت کا طلبگار ہو۔۔۔اسے اولاد بھی چاہیے ہو اور اس اولاد کی ماں ہونے کا شرف بھی تمہیں ہی حاصل ہو۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ٹھہر ٹھہر کر گویا ہوا۔۔۔

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ڈاکٹر نے تو کہا ہے کہ۔۔۔

وہ الجھی نگاہوں سے اسے دیکھتی منتشر ہوتے حواسوں کے ساتھ بول رہی تھی

جب وہ اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔ایک بات تو بتاو۔۔۔وہ کہنیوں کے سہارے بیڈ پر نیم دراز ہوتا کسی غیر مری نقطے کو دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

حضرت مریم کی شادی نہیں ہوئی تھی پھر بھی وہ صاحب اولاد تھیں کیوں۔۔۔

اسکی بات سن کر عفرا کو لگا جیسا اسکا دماغ چل گیا ہو۔۔۔

ظاہر سی بات ہے ایسا اللہ کے حکم سے ہوا۔۔۔ورنہ کسی انسان کی اتنی اوقات ہے

کیا بھلا۔۔۔

وہ غصہ اندر دبائے زرا تلخ ہوئی۔۔۔

تو کیا تمہارا رب کوئی اور ہے کیا۔۔۔کیا وہی اللہ تمہارا ابھی نہیں۔۔۔وہ ہنوز کسی

غیر مری نقطے کو دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

اسکی بات سن کر عفرا جہاں کی تہاں رہ گئی گویا سانس لینا تک بھول گئی ہو۔۔۔وہ کیا

کہنا چاہ رہا تھا اسے۔۔۔اسکے حواس منتشر ہونے لگے۔۔

لیکن کیا ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔دل زور سے ڈھڑکا تھا۔۔۔وہ بھاری ہوتی آواز کیسا تھ

الجھی الجھی سی گویا ہوئی۔۔۔

اتنے شکوک و شبہات کا شکار ہو کر کہو گی تو نہیں ہو گا۔۔۔

توکل اور پختہ ایمان شرط ہے۔۔۔پھر سب ہو گا۔۔۔کیونکہ میرا رب معجزے کرنا

جانتا ہے۔۔۔

وہ ہنوز اپنی کہنیوں کے سہارے نیم درز کسی غیر مری نقطے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

لیکن ڈاکٹر نے تو کہا ہے کہ۔۔۔

وہ ڈاکٹر ہے خدا نہیں۔۔۔ جسکی بات کو تم حتمی سمجھ کر ہر امید ہر آس چھوڑے بیٹھ چکی ہو۔۔۔۔

میں بات ڈاکٹر کی نہیں اپنے رب کی کر رہا ہوں۔۔۔ جو ناممکن کو ممکن کرنا جانتا ہے۔۔۔ جو ببول میں پھول اگانا جانتا ہے۔۔۔

جو خود کہتا ہے کہ کبھی امید کا دامن مت چھوڑنا میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ پھر کس بنیاد پر اسقدر ناامید ہوا جائے کہ ہر آس ہی ختم کر دی جائے۔۔۔ وہ آنکھوں کا زاویہ موڑتے اسکے الجھے نا سمجھ تاثرات دیکھنے لگا۔۔۔۔

کیا ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔ مدہم شرگوشی کے مترادف آواز ابھری جیسے خود کلامی کی گئی ہو۔۔۔

اور اگر میں کہوں کے دنیا میں سوائے مردے میں روح پھونکنے کے علاوہ اور کوئی چیز ناممکن ہے ہی نہیں تو پھر۔۔۔۔

امان کا لہجہ سوالیہ تھا جبکہ وہ گم صم سی بیڈ کراون سے ٹیک چھوڑے سیدھی ہو کر بیٹھتی یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔۔۔

اس دنیا میں سب ممکن ہے۔۔۔ کچھ کوشیش سے کچھ محنت سے اور کچھ توکل اور دعا سے۔۔۔ سب ممکن ہے۔۔۔ سب۔۔۔ عفرا کسی ٹرانس کی کیفیت میں اسکے ہلتے لبوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

سب ممکن ہے۔۔۔عفرا نے بے خودی میں اپنی ہی بات دہرائی۔۔۔سب۔۔۔

میرا اللہ سب کر سکتا ہے۔۔۔سب۔۔۔

مم۔۔۔میں مانگوں کی اپنے اللہ سے۔۔۔وہ مجھے نوازے گا انشااللہ۔۔۔وہ خود کلامی کرتے اسکی طرف دیکھتی گویا ہوئی تو کی آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹے۔۔۔

انشااللہ۔۔۔اور اب پلیز رونے کا سیشن پھر سے شروع مت کر دینا تم ویسے بھی اپنے دوست کا بہت سا وقت خراب کر چکی ہو تو بڑی مہربانی کہ ایک کپ چائے کا ہی بنا دو۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر عفرا کے آنسو صاف کئے اور اسکا ذہن بٹانے کو بات کو مزاح کا رنگ دیتے ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔۔۔

میں کیوں بنا کر دوں چائے۔۔۔ناشتے میں کیا پی تھی۔۔اور ناشتہ کئے ابھی آپکو دو گھنٹے نہیں ہوئے۔۔۔اب چائے والے ہیں تو کیا چائے کے لئے نشئی ہی بن جائیں گے۔۔۔وہ اس کیفیت سے نکلتی امان کی بات پر اسی پر چڑھ دوڑی۔۔۔

امان کو حقیقی خوشی ہوئی تھی اسے اپنی فیز سے باہر نکلنے کی کوشیش کرتا دیکھ۔۔۔

لیکن وہ تاسف سے گردن نفی میں ہلاتا گویا ہوا۔۔۔

بھلائی کا کوئی زمانہ ہی نہیں ہے آج کل۔۔۔لوگ اتنے ہی بے مروت ہیں۔۔۔

بے مروتی کی کیا بات بھلا۔۔۔ابھی میرے اپنے سو کام ہیں۔۔۔وہ فوراً برا مناتی گویا ہوئی۔۔

اچھا۔۔جیسے۔۔۔کون کونسے کام ہیں۔۔۔زرا مجھے بھی تو پتہ لگے۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں شرارت سموئے سنجیدہ صورت لئے کہنی کے بل اسکی جانب کروٹ لیتا گویا ہوا۔۔۔

جیسے۔۔۔مجھے ابھی اپنے سبھی پینڈنگ کام کرنے ہیں جو میں صلہ کے بیمار ہونے سے پہلے کر رہی تھی۔۔

اپنی وہ بک مکمل کرنی ہے جو آپ نے مجھے سجیسٹ کی تھی جو میری آدھی سے زیادہ پڑھی جا چکی ہے۔۔۔پھر مجھے اپنا انگلش لینگویج کورس مکمل کرنا ہے جو ابھی آدھا ہوا ہے۔۔۔اور۔۔۔اور۔۔۔وہ ہاتھ کی ایک ایک انگلی کھولے گنوا رہی تھی۔۔اور امان اسکا دماغ دوسری پڑودکٹو چیزوں کی جانب لگتا دیکھ دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور میں بھی یوٹیوب چینل بناوں گی۔۔

اب کے امان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔۔اچھاااا۔۔۔اسنے اچھا کو لمبا کھینچا۔۔۔اور کس نیش پر بناوں کی چینل وہ محظوظ ہوا۔۔

وہ ابھی ڈیسائڈ نہیں کیا۔۔۔سوچ لیں گے۔۔۔عفر نے ناک سے مکھی اتاری۔۔۔

سہی۔۔۔ سہی۔۔۔تو کیا نام رکھو گی چینل کا۔۔۔وہ بات لمبی کرنے کی غرض سے گویا ہوا۔۔۔

یہ بھی ابھی سوچا نہیں۔۔۔شاید مسز سی اے چائے والا ہی رکھ لوں۔۔عفرا کے کہنے پر امان کے منہ سے فوارے کی مانند قہقہ ابلا اور وہ ہس ہس کر دہرا ہوتا سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔

لڑکی تم صحیح ریکارڈ لگواو گی میرا۔۔۔وہ سر نفی میں ہلاتا مسکراتا گویا ہوا۔۔

ہاں نا۔۔۔لیکن یہ سب تو بعد کی باتیں ہیں۔۔۔ابھی فلحال کے لئے تو میں آج کی باتیں بتاتی ہوں۔۔۔ابھی کے لئے مجھے زرا فریش ہونا ہے۔۔اس گھر سے نکلنا ہے۔۔۔پھر آپ مجھے آئسکریم کھلاوائیں گے۔۔۔پھر مجھے اپنا ڈریم ٹی پلیس دیکھائیں گے کہ اسکی کنسٹرکشن کہاں تک پہنچی۔۔۔

اس کے بعد مجھے اپنی موجودہ ورکنگ پلیس سے چائے پلوائیں گے۔۔۔اسکے بعد مجھے اچھا سا لنچ کرنا ہے پھر واپسی پر میں تھوڑی دیر کے لئے امی کی طرف جاوں گی ان سے مل کر پھر آپ مجھے واپس یہیں چھوڑ دیجیئے گا۔۔۔

اسنے لمحوں میں سارا پروگرام ترتیب دیتے اسکے گوش گزارا تو وہ تاسف سے سر نفی میں ہلاتا گویا ہوا۔۔

اور تمہیں یہ کیوں لگتا ہے کہ میرے پاس تمہارے لئے اتنا فضول وقت ہو گا۔۔۔

وقت تو آپکو نکالنا پڑے گا مسٹر امان ورنہ خالہ سے آپکی شکایت لگا کر ڈانٹ ڈلواوں گی اور اللہ۔۔۔وہ جس انداز میں آپکے کان مڑورتی ہیں نا۔۔۔وہ جوتا اڑس کر بستر سے نیچے اتری اور ہاتھ ملتی چٹخارہ لے کر گویا ہوئی۔۔۔

اسے ریکارڈ کر کے اپنے نئے بننے والے یوٹیوب چینل کا پہلا ولوگ اپلوڈ کروں گی۔۔۔نئے ابھرتے ہوئے یوٹیوبر اور انٹرپینوئر سی اے چائے والا بیہائنڈ دا سکرین۔۔۔

آہا۔۔۔ایک نیا ٹرینڈ سیٹ کر دوں گی میں تو۔۔۔جتنی کامیابی آپکو اتنی دیر کی مسلسل محنت کے بعد ملی ہے نا۔۔۔مجھے یوٹیوب پر پہلا ولوگ اپلوڈ کرتے ہی مل جائے گی۔۔۔مزا ہی آجائے گا۔۔۔اور اسے دھمکی مت سمجھئے گا میں واقعی ایسا کر سکتی ہوں۔۔۔ویسے بھی مجھے میرے دوست نے کہا ہے کہ اپنے حق سے کبھی دستبردار نہیں ہوتے۔۔۔اسکے سامنے یوں تن کر کھڑی اتنے اعتماد سے باتیں کرتی وہ اسے دل کے بہت قریب لگ رہی تھی۔۔۔وہ تو ویسے بھی پورا دن آج اسکے سنگ ہی گزارنے والا تھا لیکن مضنوعی تاسف سے کانوں کو ہاتھ لگاتا انتہائی عاجز انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

دو منٹوں میں فریش ہو کر باہر آجاو۔۔۔سستی شہرت حاصل کرنے والے ویلے لوگوں۔۔۔کمرے سے باہر جاتا جاتا بھی وہ اسے چڑانا نہیں بھولا تھا۔۔۔

آہ۔۔یہ منہ اور مسور کی دال۔۔۔ابھی زرا یوٹیوب پر متعارف کروادوں نا کہ میں کون ہوں۔۔۔مسز سی اے چائے والا۔۔۔تولوگ یوں۔۔۔کمر پر ہاتھ رکھے چٹکی بجائی۔۔۔یوں میرے آگے پیچھے گھومیں گے۔۔۔آپکو کوئی پوچھے گا تک نہیں۔۔۔آپ تو پتہ نہیں کس خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔۔۔امان اسکے انداز دیکھتا مسکراہٹ ضبط کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔مطلب اسی کی دھمکی اسی کو دی جارہی تھی۔۔۔یہ بھی خوب تھا۔۔۔

لیکن وہ اسکے اس فیز سے نکل آنے پر خوش تھا بہت خوش۔۔۔ہونا تو وہی تھا جو اللہ کو منظور تھا۔۔۔وہ دے تو شکر الحمد للہ نا دے تو بھی تو اس سے مقابلہ تھوڑی نا ہے کوئی۔۔۔انسان تو محض دعا ہی کر سکتا ہے اور دعاوں کے بل ہر قسمتیں بدلتیں ہیں۔۔ایسا اللہ نے خود قرآن میں فرمادیا۔۔۔صرف ایک رزق اور انسان کی موت کا وقت ہی دو چیزیں ایسی ہیں جو اللہ تب ہی مقرر فرمادیتا ہے جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔۔یہ دونوں چیزیں اٹل ہیں۔۔اس میں بھی یہ نہیں کہہ دیا کہ جو رزق تمہاری قسمت میں لکھ دیا وہ خود چل کر تمہارے پاس آئے گا۔۔۔تلاش اور محنت شرط ہے۔۔یہ اس لئے کہا کہ کبھی دھوکہ دہی سے کام نا لینا کیونکہ باوجود دھوکے اور فریب کے بھی تم اس مقررہ رزق سے ایک دانہ بھی بڑھ کر حاصل نا کر پاو گئے تو ہمشہ اس مقررہ رزق کو پانے کے لئے صحیح راہ کا انتخاب کرنا۔۔۔

اور وہ پر یقین تھا۔۔۔اپنے رب سے بہتری کی آس لگائے بیٹھا تھا۔۔۔لیکن وہ اس سارے وقت میں عفرا کو ہاری ہوئی اور ٹوٹی ہوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔اگر وہ اپنے الفاظ کی طاقت سے اپنی ہی شریک حیات کو مایوسی کے اندھیروں سے کھینچنے میں ناکام رہتا تو دوسروں کی مدد کیا خاک کرتا۔۔۔

وہ فریش سی چادر اوڑھے باہر آتی خالہ کے کمرے کی طرف بڑھ گی۔۔۔یقیناً وہ انہیں بتانے گئی تھی۔۔۔جبکہ امان بھی مسکراتا ہوا باہر بائیک نکالنے نکل گیا۔۔۔

****

موسم میں کافی حد تک بدلاو آگیا تھا سردیوں کی آمد آمد تھی۔۔۔آج سورج نہیں نکلا تھا جسکے باعث سردی اپنے جوبن پر تھی۔۔۔گرمیوں کے بعد پہلی مرتبہ ایسا ٹھنڈا ٹھنڈا موسم سب کو ہی بھلا لگ رہا تھا۔۔۔ایسے میں صلہ ماں کے لاونج میں موجود سامنے کھلے صحن میں پھدکتی چڑیا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

دونوں بچیاں اسکے پاس ہی زمین پر بیٹھیں کھیل رہی تھیں۔۔۔جب سے انہوں نے سہارے سے چلنا شروع کیا تھا وہ بہت کم بیڈ پر رہتیں فوراً سے زمین پر اتر آتیں۔۔۔۔

ماں کچن میں اسکے لئے چائے بنا رہی تھیں انکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیکن اپنے ادھیرپن میں نا تو صلہ یہ نوٹ کر پائی اور نا ہی انہیں کچن میں جانے سے منع کر

پائی۔۔۔وہ تو ماں سے بات کرنے کے لئے ہاتھ مسلتے اپنے الفاظ کی جوڑ توڑ کر رہی تھی۔۔۔

یہ کس مشکل میں ڈال دیا تھا بالاج نے اسے۔۔۔ماں سے بات کس منہ سے کرتی۔۔۔اور نا کرتی تو پھر کیا کرتی۔۔۔

اسنے بے بسی سے پہلو بدلا۔۔۔ عجیب منجدھار میں پھنس گئی تھی اسکی جان۔۔۔۔

کاش کے تائی مر جاتی تو سارے مسلے ہی حل ہو جاتے لیکن انہوں نے کہاں مرنا ہے اتنی بری روح ہیں وہ تو مجھے ماریں گی اور میرے مرنے کے بعد بیٹے کی دوسری شادی کریں گی پھر کہیں جا کر مریں گی۔۔۔ضد کی پکی عورت۔۔۔مجھے بے بس کیا ہے نا دیکھنا تمہارا کیا تمہاری بیٹیوں کے آگے نانا آیا تو کہنا۔اللہ کرے یہ تانیہ تو رہے ہی بے اولاد پھر اسے اولاد کی کمی کا پتہ چلے میری جو بیٹیوں کو اچھوت سمجھتی ہے نا اللہ کرے یہ بیٹیوں کو بھی ترسے بیٹا تو دور بیٹی بھی رو رو کر مانگے لیکن اللہ پھر بھی نا دے اسے۔۔۔اور وہ کرن۔۔۔اللہ کرے اسے تو کیڑے پڑیں۔۔۔اور وہ ثانیہ۔۔۔ بڑا ناز ہے نا اسے اپنے بیٹوں پر اللہ کرے اسے فالج ہو جائے اور اسے اسکی بہویں پانی تک سے ترسائیں۔۔۔تب قدر ہو اسے بیٹیوں کی۔۔۔

وہ بے بسی سے سر جھٹکتی ایک ایک کو چن چن کر بد دعائیں دے رہی تھی۔۔۔آنکھ کی نمی کو وہ بروقت صاف کرتی جا رہی تھی کہ کہیں ماں نا دیکھ لے۔۔۔

لیکن ماں تو اسے گھر آتے دیکھ ہی اسکی اتری صورت دیکھ کر جان چکی تھی کہ کہیں کوئی بہت بڑی گڑ بڑ ہے تبھی تو خاموشی سے چائے بنانے چلی گی کہ اسکی صورت سے ہی پہچان گی تھیں کہ اسکا تھکاوٹ سے برا حال تھا پھر چاہے وہ ذہنی تھکاوٹ ہو یا جسمانی۔۔۔اسکا دل درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔نشتر ہی اتنے چبھے تھے کہ وہاں سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔۔جو اسے دکھ درد اور اذیت سے ادھ موا کر رہا تھا۔۔۔۔

کھلے صحن میں دیکھتے ہی دیکھتے وہ کہیں پیچھے جانے لگی تھی جیسے کچھ فلیش بیک ہونے لگے۔۔۔لمحہ لمحہ گھڑی کی سوئیاں پیچھے جاتی دھند کے مرغولوں کے سنگ اسے بھی پیچھے لے گئیں شاید کل رات کے کسی واقع میں۔۔۔۔

انہیں دھند کے مرغولوں میں ہر چیز تحلیل ہو کر منظر بدلنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے لاونج کے صوفے کی جگہ اسکے کمرے کے بیڈ نے لے لی۔۔۔نینا کے پیٹ میں درد تھا شاید تبھی وہ حلق پھاڑ کر رونے میں مشغول تھی یا شاید وہ ایک ہنگامے سے ڈر گئ تھی صلہ یہ بات سمجھنے سے عاری تھی جبکہ عینا سو چکی تھی۔۔۔۔

صلہ لب بھینچے اپنے بے تحاشہ ابھرتے غصے کو دباتی اسے تھپک تھپک کر سلانے کی کوشیش کر رہی تھی۔۔۔اسکے ماتھے کے ساتھ ساتھ گلے کی رگیں بھی پھولیں ہوئیں تھیں۔۔۔چہرے پر انگلیوں کے واضح نشان ثبت تھے۔۔۔بال الجھے

بکھرے سے تھے۔۔۔آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں۔۔۔جن سے شاید پانی نہیں لہو ہی ٹپک رہا تھا

باہر ایک ہنگامہ بھرپا تھا۔۔۔تائی اور انکی بیٹیوں کی شازشیں عروج پکڑ تیں جا رہی تھیں۔۔۔

کل تک یہ سب دھک چھپ کر ہو رہا تھا اور وہ بھی اپنے تئیں بالاج سے بات کر کے مطمیئن تھی لیکن آج تائی نے بالاج کی دوسری شادی کا کھلم کھلا اعلان کر دیا تھا جس کے بعد صلہ ہر مصلحت بالائے طاق رکھے بازو چڑھاتی میدان میں کودی تھی۔۔۔

اس سے اسکا شوہر چھینا جا رہا تھا بلبلانا فطری تھا۔۔۔خاموش رہتی تو شاید یہ پچھتاوا اسے زندگی بھر جینے نا دیتا۔۔۔

تائی اور انکی تینوں بیٹیوں سے جو بن پایا انہوں نے کیا۔۔۔صلہ کی ذات کو وہ وہ کوسنے دیئے گئے کے اسکے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔لیکن آج وہ بھی ماں کی ہر سیکھ بھلائے سیلف امپرومنٹ کے ہر سبق کو بھلائے انکے لیول پر اتر آئی تھی۔۔۔

پتہ نہیں یہ صلہ کا کونسا روپ تھا۔۔۔

اللہ کرکے تائی جان مر جائیں آپ۔۔۔مر جائیں۔۔۔ابھی کے ابھی فنا ہو جائیں ۔۔۔میرے اللہ کا قہر ٹوٹے آپ پر۔۔۔ارے آپکو تو قبر بھی برداشت نہیں کرے

گی وہ بھی اٹھا کر باہر پھینکے گی۔۔۔وہ جھولی پھیلائے تڑپ سکتی گویا ہوئی۔۔۔جب ثانیہ نے آکر اسے بالوں سے پکڑتے پے در پے تھپڑ اسکے چہرے پر رسید کئے۔۔۔ یہ پہلی بار تھا جب وہ ہاتھا پائی پر اتری تھیں اس سے پہلے بات ہمیشہ زبانی کلامی ہی رہی تھی۔۔صلہ نے آو دیکھا نا تاو ثانیہ کی اسی بازو پر پوری شدت سے اپنے دانت گاڑھے اتنی زور سے کے اسکی چیخوں سے در و دیوار ہل گئے بازو سے خون کی بوندیں ٹپکنے لگیں۔۔۔

اسکی گرفت صلہ کے بالوں سے جاتی رہی جبکہ اسے درد سے تڑپتا دیکھ وہ تینوں ایک ہی بار میں صلہ پر پل پڑیں۔۔۔ایک ایک تھپڑ ہی وہ ان تینوں کا کھا کر ادھ موئی ہو گئی لیکن آج وہ بپھری شیرنی بنی ہوئی تھی جسکی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔

اسکی نظر سامنے بھاپ اڑاتے چائے کے مگ پر پڑی جو ابھی ابھی تائی پی رہی تھیں۔۔۔تائی نے بالاج کو دوسری شادی کے لئے قائل کرنا چاہا تھا جب صلہ ڈھارتی ہوئی کمرے سے نکلی تھی اور بیوی اور ماں کو آمنے سامنے دیکھ بالاج خاموشی سے گھر سے باہر نکل گیا تھا وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی بھی سائیڈ نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ حالات اتنی سنگینیت اختیار کر جائیں گے۔۔۔

صلہ نے چائے سے بھرا بھاپ اڑاتا مگ اٹھایا اور پوری قوت سے کرن پر اچھالا۔۔۔

کچھ چھینٹے اسکے ہاتھ پر بھی پڑے لیکن وہ قابل برداشت تھے لیکن کرن کی دلدوز چیخوں نے ماحول مزید گھمبیر بنادیا۔۔۔

چائے اسکے پیٹ کے ساتھ ساتھ ٹانگ کے کچھ حصوں سے ہوتی اسکے پاوں جلا گئ تھی۔۔۔

وہ تو وہیں زمین پر ڈھیر ہوتی تڑپ اٹھی جب ان سب کا دھیان کرن کی جانب مبذول ہوتا دیکھ صلہ نے وہیں سے واز اٹھا کر پوری قوت سے تانیہ کے سر کا نشانہ لیا

۔۔

واز پوری قوت سے اسکے سر سے ٹکراتا نیچے گر کر کرچیوں میں بٹا جبکہ وہاں سے خون بھل بھل بہنے لگا تھا۔۔تانیہ وہیں ہاتھ رکھتی درد سے دوہری ہو گئ۔۔۔

کیا سوچ کر تم لوگوں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا کے تم سب کی بدزبانی کی طرح میں یہ بھی برداشت کر جاوں گی۔۔۔

میری خاموشی کو میری کمزوری مت سمجھنا۔۔۔زندہ زمین میں گاڑھ دوں گی۔۔۔

انگلی اٹھاتی وہ ہوری قوت سے حلق کے بل ڈھاری جبکہ ااصورتحال سے اسکے جسم ہر کپکپی طاری ہو گئ تھی۔۔۔

ابھی پولیس کو بلاتی ہوں کہ انہوں نے مجھ پر تششد کیا ہے۔۔۔تم سب کو اگر جیل کی سزا نا سنوائی نا تو کہنا۔۔۔

وہ غصے سے پھنکارتی اپنے موبائل کی طرف بڑھی جبکہ ثانیہ اور تائی اسکی جانب لپکیں۔۔۔

عین اسی وقت پریشان حال سا بالاج اندر داخل ہوا لیکن اندر کے حالات دیکھ کر اسکے قدموں تلے سے زمین کھسکی۔۔۔

مائے گاڈ۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔۔

اسنے سرعت سے آگے بڑھتے صلہ کو گھما کر اپنے پیچھے کیا اور اس پر پل پڑتی ماں اور بہن کے سامنے آیا۔۔۔

یہ تمہاری ناہجار بیوی کے کارنامے ہیں۔اس بے غیرت نے۔۔۔

تو بے غیرت تیرا پورا خاندان بے غیرت۔۔۔بے غیرتیاں کر کے دوسروں کے سر ڈالنے کی تم لوگوں کی پرانی عادت ہے۔۔۔خاندان بھر میں مشہور ہو تم ماں بیٹیاں اس کام میں۔۔۔اس سے پہلے کے ثانیہ کوئی وضاحت دیتی صلہ چیختی ہوئی بالاج کے پیچھے سے نکل کر آگے آنے کی کوشیش کرنے لگی۔۔۔۔

بالاج نے حیرت سے گنگ ہوتے اسکا یہ روپ دیکھ کر اسے بازو سے کھینچتے واپس اپنے پیچھے کیا۔۔۔

دیکھ رہا ہے تو بالاج بیوی کی کرتوتیں۔۔تائی کو تو موقع مل گیا تھا۔۔۔لیکن آج صلہ نے ہر شخص کو حیران کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا۔۔۔

دیکھ ہی رہا ہے وہ۔۔۔آندھا نہیں ہے جو آپکے بتانے پر دیکھے گا۔۔۔خوب جانتا ہے وہ آپ سب مکار لوگوں کی مکاریوں کو۔۔۔۔غصے سے صلہ کا جسم کپکپاتے ہوئے بے جان ہونے لگا تھا جیسے اب گری کے تب گری۔۔۔۔تائی اور وہ تیوں کہاں بھلا چوٹ کھانے کے بعد بھی چپ کرنے والی تھیں۔۔۔

اس بے حیا لڑکی کو طلاق دے کر فارغ کر دے بالاج میں اب اس لڑکی کو اپنے گھر میں برداشت نہیں کروں گی۔۔۔تائی زخمی ناگن کی مانند غرائی۔۔۔

صلہ اندر جاو۔۔۔اس سے پہلے کے تائی بالاج کو پیچھے ہٹا کر اس پر جھپٹتی بالاج نے صلہ کو اندر کمرے میں بھیجنا چاہا۔۔

میں نہیں جاوں گی۔۔۔تائی کی بات سن کر ایک پل کو تو صلہ بھی اندر تک کپکپا اٹھی تھی۔۔۔یوں جذباتی پن میں ہی تو گھر تباہ ہوتے تھے۔۔۔۔

تم نے سنا نہیں صلہ اندر جاو بچی رو رو کر حلقان ہو رہی ہے۔۔۔اسے دھکا دیتے بالاج گرجا تو صلہ کو اب کہیں جا کر سارے ہنگامے میں بچی کے رونے کی آواز سنائی دی وہ تڑپ کر اندر بڑھی۔۔۔۔۔

باہر سے تائی اور ان تینوں کے بولنے کی آوازیں ہنوز آ رہی تھیں۔۔۔جبکہ بالاج خاموش تھا۔۔۔مکمل خاموش بس انہیں ہی سن رہا تھا۔۔۔

سب سے پہلے تو تم تینوں میرے معاملے میں بکواس کرنا بند کرو۔۔۔تم تینوں کو میں نے ابھی میری ماں بننے کی اجازت نہیں دی وہ ایک ہی ہے اور ابھی مجھے اسکی بات سن لینے دو۔۔۔اور خبردار جو اگر تم تینوں میں سے کسی نے بھی صلہ کے ساتھ ہاتھ دراضی کرنے کی کوشیش کی تو میں کیا کر گزروں گا پھر میں خود بھی نہیں جانتا۔۔۔

ان چاروں کو اکھٹا اپنی اپنی بولی بولتا سن وہ ڈھارا۔۔

اچھا تو تمہیں بیوی کی کرتوتیں نہیں دکھتیں۔۔۔اسنے بھی ہم سے ہاتھا پائی۔۔۔ ثانیہ غصے سے ابلتی کف اڑاتی گویا ہوئی جب وہ درشتی سے اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔ بسسسسسس۔۔۔۔۔

وہ ایسی نہیں تم سب بھی جانتی ہو۔۔۔کسی کے صبر کو اتنا نہیں آزمانا چاہیے کے وہ بھی گھٹیا پن میں تم لوگوں کے لیول پر اتر آئے۔۔۔

لو بھئی ماں یہ تو بیوی کی زبان بول رہا ہے۔۔۔

اسکی بات پر تانیہ ہاتھ پر ہاتھ مارتی طنزاً گویا ہوئی۔۔۔

جبکہ بالاج کی خونخوار نگاہیں خود پر مرکوز دیکھ خاموش ہو گئی۔۔۔

خدا کے لئے ماں۔۔۔یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھ لو۔۔۔اتنا ذہنی ٹارچر مت کرو مجھے کے میرے دماغ کی شریان ہی پھٹ جائے۔۔۔

اور کچھ نا سہی تو اس روز روز کے ہنگاموں سے تنگ آ کر میں ہی کوئی غلط قدم اٹھا بیٹھوں گا اور میں ہی مر کھپ گیا تو بڑھا لیجیئے گا اپنی نسل کو آگے شوق سے۔۔۔

وہ اکتایا سا کوفت زدہ ساماں کے سامنے زوردارانہ انداز میں ہاتھ جوڑتا کہہ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

****

کمرے میں موجود صلہ نے اسکا حرف حرف سنا تھا۔۔ لیکن اسکے آنسو ہنوز آنکھوں سے جاری وساری تھے۔۔۔

جب بالاج کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ رو رو کر صلہ کی آنکھیں سوج چکی تھیں۔۔۔ دونوں بچیاں سو چکیں تھیں جبکہ وہ ہنوز گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے رو رہی تھی جب بالاج اسکے پاس آیا۔۔۔ جھکی گردن اور جھکی آنکھوں سمیت۔۔۔ شکست خوردہ سا۔۔۔ ہارا ہوا۔۔۔

آئی ایم سوری صلہ۔۔۔۔

آج جو بھی کچھ ہوا اس کے لئے میں شرمندہ ہوں۔۔۔ وہ اسکے پاس بیٹھتا اسکا ہاتھ تھام کر گویا ہوا۔۔۔

صلہ دیکھو مجھے غلط مت سمجھنا میں بہت سوچ سمجھ کر تمہارے پاس تم سے بات کرنے آیا ہوں اگر تم میرے ساتھ تعاون کرو تو میں اس مسلے کو حل کر سکتا ہوں۔۔۔

بالاج کی عاجز آواز پر صلہ کا دل کانپا کہ نجانے اب وہ کیا کہنے والا تھا۔۔۔چہرے کا رنگ خطرناک حد تک سفید پڑ گیا تھا۔۔۔

میں تمہیں کبھی دوسری شادی نہیں کرنے دوں گی۔۔۔وہ خدشات کے زیر اثر کپکپاتی آواز میں گویا ہوئی۔۔۔

For God sake sila...

نکل آو اس دوسری شادی کے چکر سے میری زندگی میں اور بہت سے مسائل ہیں۔۔۔وہ غصے سے چڑتا ہوا اسکا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہو کر بیٹھا اور تب سے اب تک پہلی مرتبہ صلہ کے ہونٹوں پر زرا سی مسکراہٹ نے چھب دکھلائی۔۔۔

اس کے علاوہ میں ہر لحاظ سے تمہارے ساتھ کمپرومائز کرنے کو تیار ہوں۔۔۔

صلہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی اسکی گود میں سر رکھ کر سمت کر لیٹ گئ۔۔۔

میں نے اس معاملے میں بہت سوچا صلہ۔۔۔اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ ساری لڑائی ہی بھوک کی ہے۔۔۔میرے سر بہت سا قرض واجبالادہے جسکے باعث میں نا تمہیں الگ رہائش کا انتظام کر کے دے سکتا ہوں اور نا ہی اپنی بچیوں کو

ایک آسودہ زندگی دے پارہا ہوں۔۔۔ناہی اس گھر میں تمہیں وہ عزت دلوا پارہا ہوں جسکی تم حقدار ہو۔۔۔وہ صلہ کے بالوں میں ہاتھ چلاتا بول رہا تھا۔۔۔

تو میں نے سوچا کہ اگر میں کسی طرح سے پاکستان سے باہر کسی دوسرے ملک میں چلا جاوں تو وہاں کی کمائی سے میں باآسانی اپنا قرض اتار سکتا ہوں۔۔۔مزید میرے چلے جانے سے امی کی میری دوسری شادی کی رٹ خود بخود ختم ہو جائے گی۔۔۔اور قرض اتارتے ہی میں تمہیں اور بچیوں کو بھی اپنے پاس بلا لوں گا۔۔۔امی کو ہر ماہ رقم بھیج دیا کریں گے یوں ہم بھی خوش امی بھی خوش۔۔۔

یہ تو آپ نے بہت اچھا سوچا بالاج مگر ایسا ہو گا کیسے مطلب ویزے کے پیسے۔۔۔وہ سیدھی ہو کر چہکتے ہوئے کہہ رہی تھی جب بات کرتی کرتی اسکی آواز پست ہوئی

۔۔۔

اسی لئے تو کہا ہے کہ اگر تم میرے ساتھ تعاون کرو تو۔۔۔

وہ آہستگی سے گویا ہوا تو صلہ ٹھٹھک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

میں تعاون کروں مگر کیسے۔۔۔

وہ اچھا خاصا پریشان ہوا اٹھی تھی۔۔۔۔

صلہ تم کر سکتی ہو تم مجھے باہر بھیج سکتی ہو اگر چاہو تو۔۔۔

تمہارے نام تمہاری دکان ہے اگر تم چاہو تو اسے بیچ کر مجھے باہر بھیج سکتی ہو پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔سب کچھ۔۔

وہ اسکی دونوں بازو تھامتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا التجائیہ گویا ہوا۔۔۔جبکہ صلہ کو لگا کے وہ پتھر کی ہو گئی ہو۔۔۔اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔۔۔

مگر بالاج وہ دکان تو۔۔۔اس سے تو امی۔۔۔اس سے الفاظ نہیں بن پا رہے تھے۔۔۔ماں نے کیا کیا کچھ نا کر ڈالا تھا اسکے لئے۔۔۔وہ اب کیسے ماں سے انکا یہ سہارا بھی چھین کر انہیں مزید بے بس کر دیتی۔۔۔اس دکان کے کرائے سے تو انکا گزر بسر چل رہا تھا۔۔۔

وہ خاموش ہو گئی تھی بالکل خاموش۔۔۔

کوئی زبردستی نہیں ہے صلہ۔۔۔تمہارا دل نہیں مان رہا تو کوئی بات نہیں۔۔۔میں نے تو ایسے ہی ایک بات سوچ لی تھی اور تم سے شیئر کر ڈالی۔۔۔تم بھول جاو اس بات کو۔۔۔

وہ صلہ کا گم صم رویہ دیکھتا کہہ کر بیڈ پر دوسری جانب کروٹ لیتا لیٹ گیا۔۔۔جبکہ صلہ نے ساری رات عجیب کش مکش میں گزاری کے کیا کرے اور کیا نا کرے۔۔۔۔

وہ ماں سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اور بالاج کو بھی ان ٹاکسک لوگوں سے دور بھیج دینا چاہتی تھی جہاں ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا نا ہوتا۔۔۔

بلآخر صبح کی روشنی کے ساتھ وہ ایک فیصلے پر پہنچی اور بالاج کے آفس جانے کے بعد وہ اب اسی بات کی غرض سے ماں کے سامنے موجود تھی لیکن اب ہاتھ بری طرح مسلتی وہ ماں سے بات کرنے کی ہمت خود سے ختم ہوتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

******

دفعتاً ٹرے اور کپوں کے آپس میں ٹکرانے کی آواز سن کر صلہ ہوش میں آئی۔۔۔ ماں کچن سے چائے کی ٹرے لئے آ رہی تھیں جب انکے ہاتھ کپکپائے۔۔۔انہیں دیکھ کر صلہ سرعت سے انکی جانب لپکی۔۔۔

ماں آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔تب سے اب پہلی مرتبہ اسنے ماں کی طبیعت پر غور کیا تھا۔۔۔آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہیں۔۔۔

اسنے ٹرے تھام کر میز پر رکھی اور ماں کو سہارے سے صوفے پر بیٹھایا۔۔۔

ہاں بیٹا بس ہلکی سی کمزوری ہو رہی تھی۔۔۔تم سناؤ کیسی ہو۔۔۔ماں ہلکا سا مسکرا کر نقاہت زدہ آواز میں گویا ہوئی۔۔۔

جبکہ صلہ ماں کو دیکھتی نا جانے کہاں کی کہاں پہنچ گئی تھی۔۔۔ماں سے بات کرنے کے لئے تب سے جو ہمت مجتمع کی تھی وہ پھر سے کہیں کھونے لگی تھی۔۔۔۔

کیاوہ ایسا کر سکتی تھی۔۔۔

چائے پیتے ماں سے ادھر ادھر کی باتیں کرتے۔۔۔بچیوں کو سمبھالتے وہ مسلسل یہ ہی سوچ رہی تھی۔۔۔

بیٹا کیا بات ہے۔۔۔کیوں اتنی الجھی الجھی سی ہو۔۔۔

چائے پینے کے بعد دوائی کھاتے ماں بلآخر سکا الجھا الجھا اور کھویا سا روپ دیکھ کر گویا ہوئیں۔۔۔

اور یہیں پر صلہ کی بھی بس ہو گئ۔۔۔اس سے زیادہ وہ اس بات کو اپنے اندر نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔زمین پر کسی نادیدہ چیز کو دیکھتی وہ دل کڑا کر کے آہستہ آہستہ ساری بات ماں کے گوش گزارنے لگی۔۔۔

ساری بات سن کر ماں خاموش رہ گئ تھی۔۔۔ہونٹوں میں ہونٹ پیوست کئے سنجیدگی سے بیٹی کو یک ٹک دیکھتیں۔۔۔

صلہ ماں کی اسقدر خاموش پر جز بز ہو کر پہلو بدل کر رہ گئ۔۔۔ماں کی خاموشی اسے ہولا رہی تھی۔۔۔

ماں۔۔۔

کافی وقت خاموشی کی نظر کرنے کے بعد وہ خاموشی کے اس ارتکاز کو توڑنے کی غرض سے آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

ایسی غلطی کبھی مت کرنا صلہ۔۔۔ابھی حالات چاہیے جیسے بھی ہوں۔۔۔لیکن تمہارا شوہر تمہارا مضبوط سہارا تمہارے ساتھ ہے۔۔۔اور اسکے ساتھ کی بدولت اسکے سہارے تم کڑے سے کڑا وقت کاٹ لو گی۔۔۔

اسے ہی خود سے دور کر دو گی تو اکیلی پڑ جاو گی۔۔۔اور اکیلی نہتہ بندی کو توڑنا کوئی مشکل کام نہیں۔۔فرسٹڈ ہو جاو گی اس ماحول میں۔۔۔

سر کا سائیں ہی پاس نا رہا تو وہ گھر بھی تمہیں قید خانہ لگنے لگے گا۔۔۔

زندگی مشکل ہو جائے گی بچے۔۔۔۔

ماں کی باتیں سنتے صلہ نے کرب سے آنکھیں میچیں۔۔۔

ماں میں جانتی ہوں کے ان دکانوں کے کرایے سے آپکا گزر بسر۔۔۔

اسنے ہمت پکڑتے کہنا چاہا جب ماں اسکی بات کاٹ گی۔۔۔

وہ دکان تمہاری ہے صلہ۔۔۔تمہارا شرعی حق ہے۔۔۔آج نہیں تو کل تمہیں ہی ملنی ہے۔۔۔رہ گئی بات میری تو میرا اللہ مالک ہے۔۔۔اکیلی جان نے آخر کتنا کھا لینا ہے۔۔۔ماں دور خلاوں میں گھورتیں آزردہ سی آنکھوں کی نمی چھپاتیں گویا ہوئیں۔۔۔

اسے باہر مت بھیجو۔۔۔بچے میں پھر کہہ رہی ہوں یہ کام مت کرو۔۔۔فاصلے دیو ہوتے ہیں رشتوں کو احساسوں کو محبت کو کھا جاتے ہیں۔۔۔

ایک دوسرے کے قریب رہا جائے تو دوسرے کی پریشانیاں بھی دکھائی دیتی ہیں دکھ اور تکلیفیں بھی۔۔۔

محبت بھی برقرار رہتی ہے اور بروقت احساس بھی جاگتا رہتا ہے۔۔۔رشتوں کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔۔۔

دوریوں کے باعث یہ سب محتاج ہو جاتا ہے۔۔۔۔

تمہاری دکان بیچ کر میں تمہیں الگ رہائش کا انتظام کر دیتی ہوں۔۔۔یوں اس ٹاکسک ماحول سے نکل آو گئ۔۔۔

باقی اگر قدرت کے اصول کے مطابق چلا جائے تو گھروں میں بیگاڑ پیدا نہیں ہو گا۔۔۔جسکے مطابق گھر کی بھاگ دوڑ عورت اور باہر کی بھاگ دوڑ مرد کے ہاتھوں میں تھمائی گی ہے۔۔

بیوی اور اپنے بچوں کو کھلانا انکی ضروریات زندگی پوری کرنا مرد کا فرض ہے عورت کا فرض گھر میں نظم وضبط پیدا کر کے وہاں ایک پر سکون ماحول پیدا کرنا اور گھر کو جنت بنانا ہے۔۔ایسی جنت جس میں مرد اگر سارا دن باہر مارا مارا پھر کر کما کر واپس آئے تو آتے ہی اس پر سکون ماحول میں اسکی ساری تھکاوٹ اتر جائے۔۔۔

تم اپنے فرائض نبھاو بچے اسے اپنے نبھانے دو۔۔۔

ماں کے مدلل جواب پر وہ کئی لمحے خاموش رہی۔۔۔ چلو ایک بات تو طے ہوئی کہ ماں کو اسکے دکان بیچنے پر اعتراض نا تھا۔۔۔

ماں یوں رہائش کا مسلہ تو حل ہو جائے گا لیکن جبکہ بالاج کے سر واجب لادا قرض تو وہیں رہے گا نا۔۔۔ وہ قرض کہاں ہمیں سکون سے جینے دے گا۔۔۔ پوری زندگی میری بچیاں چھوٹی چھوٹی چیزوں کو ترستی پھریں گی۔۔۔۔

ماں میں اس دکان کو اپنے حق میں بہتر طریقے سے استعمال کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ وہ ماں کی جانب دیکھتی التجائیہ گویا ہوئی۔۔۔

کیا تم نے واقعی عہد کر ڈالا ہے صلہ کے تم نے ماں کی بات نہیں ماننی۔۔۔ ماں نے دکھ تاسف اور غصے سے صلہ کی جانب دیکھا۔۔

ماں کے اس انداز پر صلہ کے دل پر گھونسا پڑا اور وہ وہیں چہرا ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

یوں تو نا کہیں ماں۔۔ کیا کروں پھر میں۔۔۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔ میرے لئے دعا کریں ماں۔۔۔

میری دعائیں کیا کریں گی صلہ۔۔۔ دور اندیشی اور مصلحت بھی کسی چیز کا نام ہوتا ہے۔۔ پر افسوس میری بات نا تم کل سمجھ سکی نا آج سمجھ رہی ہو۔۔۔ کل بھی تم نے اپنی مرضی کی اور آج بھی وہی کر رہی ہو۔۔۔

خیر دکان تمہاری ہے۔۔۔امان سے کہتی ہوں کے ڈیلر سے بات کرے۔۔۔ جیسے ہی کوئی سبب بنتا ہے وہ بیچ کر میں رقم تمہیں دے دوں گی۔۔۔ تمہاری رقم ہے جیسے چاہے استعمال کرنا۔۔۔

ماں تاسف سے بات کرتی چہرا پھیر گئیں۔۔۔

ماں۔۔۔ماں آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔ میرا ہے ہی کون آپکے سوا۔۔۔آپ بھی ناراض ہو گئ تو کیا کروں گی میں۔۔۔ کہاں جاوں گی۔۔۔ایسا تو نا کریں۔۔۔وہ تڑپ کر ماں کے پاس آتی انکے قدموں میں بیٹھ کر انکی گود میں چہرا چھپاتی سسک اٹھی۔۔۔

ماں نے اپنا کپکپاتا ہاتھ اٹھا کر اسکے سر پر رکھا۔۔ایک آنسو ماں کی آنکھ سے بھی ٹوٹ کر صلہ کے بالوں میں جذب ہو گیا۔۔۔

میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتی صلہ۔۔ میں تمہارے حق میں دعا کروں گی کے اللہ تمہارے حق میں بہتریاں کرے۔۔۔ کوئی دکھ تکلیف تمہیں چھو کر بھی نا گزرے۔۔۔

ماں اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتیں صدق دل سے گویا ہوئیں۔۔۔

ماں کے اس رویے سے صلہ کے دل کا بوجھ ہلکا ہونے لگا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی ماں کو یہ نا بتا پائی کے ماں میں آپکی ہر بات سے متفق ہوں لیکن اسکے باوجود اگر یہ میری

غلطی ہے تو میں یہ غلطی کرنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے اپنا رشتہ آخری حد تک بچانا ہے اور میں بالاج کو مشل نامی اس حسین بلا کے چنگل سے دور بھیج دینا چاہتی ہوں۔۔ بہت دور۔۔۔۔۔جہاں اسکا شر بالاج پر چل نا سکے۔۔۔وہ ماں کو بتانا سکی کہ یہاں حالت کس قدر خراب ہو چکے ہیں۔۔۔وہ محض بالاج کی دوسری شادی کے ڈرامے کو رکوانے کے لئے یہ قدم اٹھانا چاہتی ہے۔۔۔۔ہر مصلحت ہر حکمت اور ہر معاملہ فہمی کو بالائے طاق رکھے۔۔۔۔ورنہ بالاج کو خود سے دور بھیجنا اسکے لئے بھی آسان نا تھا کیونکہ اسی کے سہارے تو وہ ابھی تک کھڑی تھی۔۔۔لیکن وہ یہ سب ماں کو بتانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ۔

ماں کی طبیعت آج کل ویسے ہی بہت خراب رہنے لگی تھی۔۔۔پہلے صلہ کا غم ہی کچھ کم نا تھا کہ رہی کسر عفرا کا دکھ جان کر پوری ہو گئی۔۔۔دونوں بیٹیوں کے دکھوں نے ماں کی کمر توڑ دی تھی۔۔۔انکے سجدے لمبے ہونے لگے تھے۔۔۔وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کرتیں بیٹیوں کے اچھے نصیب کی دعائیں مانگتیں۔۔۔

عفرا کے لئے انکا دل کرلاتا تھا وہ انکی فرمابردار اولاد تھی۔۔۔صلہ تو پھر بھی کبھی منہ زور ہو جاتی۔۔۔اسنے تو کبھی ماں کے سامنے اف تک نا کیا تھا۔۔۔انکے کہے کو حرف آخر مانا تھا۔۔۔

ماں یہ بات ماننے سے انکاری تھی کے اللہ انکی اتنی فرمابردار بیٹی کی زندگی میں کوئی کمی چھوڑ دیتا۔۔۔

ہاں یہ آزمائش ہو سکتی تھی لیکن ماں کا دل پر امید تھا کہ اللہ نے اسکے لئے یقیناً کچھ اچھا سوچ رکھا تھا۔۔جوان سب کی عقل سمجھ سے بالاتر تھا۔۔۔وہ اپنی دونوں ہی بیٹیوں کے اچھے نصیبوں کے لئے دعا گو تھیں۔۔۔لیکن انکی اپنی صحت اس دوران بری طرح متاثر ہو رہی تھی۔۔۔بلاشبہ غم انسان کو اندر سے دھیمک کی طرح کھا کر کھوکھلا کر دیتا ہے۔۔۔۔

رات تک صلہ وہیں رہی اور رات کو اس خوشخبری کے سنگ واپس سسرال چلی گئی۔۔۔

جب بالاج کو یہ خبر پتہ چلی تو اسکے تو قدم ہی زمین پر ناٹک رہے تھے۔۔۔
اور بالاج کو خوش دیکھ کر صلہ بھی خوش تھی بے تحاشہ خوش۔۔۔

*****

عفرا گرم سوٹ زیب تن کئے شال اچھے سے اوڑھے کاوچ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر انگلش لینگویج کورس کا لیکچر سن رہی تھی۔۔۔

جبکہ سامنے اپنی سٹڈی ٹیبل کے پاس بیٹھا امان ٹرائی پوڈ سٹینڈ سیٹ کئے ویڈیو ریکارڈ کر رہا تھا۔۔۔

اسکی ریکارڈنگ کے پیش نظر عفرا نے ہینڈ فری لگا رکھی تھی۔۔۔

امان ویڈیو ریکارڈ کرتے درمیان میں ایک نظر اسے بھی دیکھ لیتا جو اپنے کام میں مگن ادھر ادھر کا ہوش بھلائے ہوئے تھی۔۔۔

کاوئچ کے سامنے ہی لکڑی کا کاوئچ کے سائز کا فولڈنگ ٹیبل تھا جس پر لیپ ٹاپ کے ساتھ ایک بھاپ اڑاتا کافی کا مگ پڑا تھا جسے وہ وقتاً فوقتاً اٹھا کر ایک گھونٹ بھر لیتی۔۔۔

امان اسے یوں مصروف سا دیکھ کر خوش تھا۔۔۔

اس ٹراما کے بعد سے عفرا نے خود کو بہت تیزی سے سمبھالا تھا اور وہ بہت مضبوط بن کر ابھر رہی تھی۔۔۔اس نے خود کو جس قدر مصروف کر لیا تھا بعض دفعہ تو امان کو اس پر خود کا گمان ہونے لگتا۔۔۔وہ اس میں آئی ان تبدیلیوں سے خوش تھا بہت خوش۔۔۔اور شاید یہ سب امان کی ہی سنگت کا نتیجہ تھا۔۔۔جو وقتاً فوقتاً اسے یہ باور کرواتا رہتا تھا کے وہ کس قدر خاص ہے۔۔کوئی کمی یا کوئی بھی خامی ایسی نہیں جس پر قابو نا پایا جا سکے۔۔صرف خود پر کام اور محنت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔

ہر انسان ایک جیسا ہوتا ہے لیکن ان میں سے منفرد وہ ہوتا ہے جو خود پر کام کر کے چیلنجز کی مشین میں خود کو ڈال کر گر گر کر چوٹیں کھا کر سمبھل کر رگڑیں کھا کھا

کر خود کو تراشتا ہے۔۔۔خود کو اپنی من پسند شیپ دیتا ہے۔ایسی منفرد شیپ جس سے وہ خود مطمئیں ہوتا ہے ایسے شیپ جس کی منفردیت دیکھ کر پھر لوگ اسکی جانب متوجہ ہونے لگتے ہیں اسے ایڈمائر کرنے لگتے ہیں۔۔۔۔پھر اس انسان کی پرسنیلٹی کا جادو چلتا ہے اور پھر آخر میں وہ اسی کام کو مسلسل دہراتے خود پر پالش پھیرتا ہے جسکی چمک سے پھر کسی مقناطیسیت کی مانند لوگ اسکی جانب کھنچے چلے آتے ہیں۔۔پھر اسی پالش کو بروقت وہ خود پر بارہا پھیرتے خود کو سب سے منفرد بناتا ہے۔۔۔

پھر وہ لوگوں کی بھیر سے نکل کر اپنی ایک الگ پہچان اور اپنا ایک الگ مقام بنالیتا ہے۔۔۔ناممکن تو کچھ نہیں۔۔بس وقت لگتا ہے اور ہاں درد بھی ہوتا ہے۔۔۔ بعض دفعہ اتنا کہ تکلیف برداشت سے باہر ہو جاتی ہے۔۔۔چوٹیں کھانا اور رگڑیں کھا کر خود کو اپنی من پسند شیپ دینا آسان کام تو نہیں نا۔۔۔

آسان ہوتا تو سب کر لیتے۔۔ہر کسی کی اپنی ایک الگ پہچان ہوتی مقام ہوتا۔۔ مشکل ہے در حقیقت بہت مشکل ہے تبھی تو چند گنے چنے لوگ ہیں جو اس بھیڑ سے نکل کر اپنا الگ مقام بناتے ہیں۔۔۔لیکن ناممکن نہیں۔۔ ممکن ہے۔۔بس کوشیش سے توکل سے۔۔۔محنت سے۔۔خدا کے بعد اپنی ذات پر بھروسے سے۔۔۔ھر

انسان گمنامی کے اندھیروں سے نکل سورج کی مانند چمکنے لگتا ہے۔۔۔لیکن سورج کی مانند چمکنے کے لئے پہلے سورج کی مانند جلنا بھی پڑتا ہے۔۔۔

اور وہ نوٹ کر رہا تھا کے عفرا بڑی شدت سے اسکی باتوں کو پک کرتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

اسکی زندگی آرگنائزڈ ہونے لگی تھی۔۔۔وہ بے تحاشہ مصروف ہو گئی تھی تبھی تو آج کل فضول چیزوں کو نہیں سوچ رہی تھی۔۔۔صبح تو وہ وقت پر اٹھ جاتی۔۔۔۔ایک بڑی تبدیل جو اسنے عفرا میں نوٹ کی تھی اب وہ گھر میں امی کے ہوم گارڈن میں مارننگ واک کرنے جانے کی بجائے امان کے ساتھ قریبی پارک میں جاگنگ کرنے جاتی۔۔۔

اسکے گھر سے نکل جانے کے بعد تو وہ نا جانے کیا کرتی لیکن جب وہ شام میں گھر آتا تو اسے مصروف پاتا۔۔۔

وہ خود پر بہت توجہ دینے لگی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ ہی اسے ٹپ ٹاپ ملتی۔۔۔مسکراتی ہوئی۔۔۔

اسکا لباس ہمیشہ استری شدہ ہوتا۔۔۔ہر نماز کے وضو کے بعد وہ فوراً سے چہرے پر کریم لگاتی ہلکی سی لپ اسٹک لگا لیتی۔۔۔جس سے اسکا چہرا مزید جاذب نظر لگتا۔ نماز پڑھتی تو مختلف طرح کے حجاب کرتی۔۔۔

شال لینے کے مختلف طریقے سرچ کر کے وہ نئے نئے انداز میں شال اوڑھتی۔۔۔

جس سے اسکی شخصیت میں ایک الگ ہی نکھار آرہا تھا۔۔۔یہ سب کر کے وہ مزید امان کے حواسوں پر سوار ہونے لگتی۔۔۔وہ الگ بات کہ ایسا وہ امان کے حواسوں پر سوار ہونے کے لئے نہیں کرتی تھی۔۔۔لیکن امان کو ہر گزرتے دن کے ساتھ یہ ہی لگ رہا تھا کہ یہ لڑکی اس پر سحر پھونکتی سے اپنے گرد باندھ رہی ہے۔۔۔اسکا عفرا کے پاس بیٹھ کر کام کرنا مشکل ہو جاتا نظریں بھٹک بھٹک کر اسکی پر تاثیر شخصیت میں الجھنے لگتیں جبکہ وہ خود ان سب باتوں سے بے خبر منہمک سی اپنے کام میں مصروف ہوتی۔۔۔

شام میں وہ گھر آتا تو اسے مصروف پاتا۔۔۔

ڈنر وہ اب بھی اکھٹے ہی کرتے اسکے بعد اگلے چار گھنٹوں تک عفرا کی جگہ کاوچ پر فکس تھی۔۔۔

ایک گھنٹے کی وہ اپنی انگلش لینگوج کورس کی کلاس لیتی۔۔۔اسکی انگلش کافی امپروو ہو گئی تھی۔۔۔اتنی کے اب تو وہ اکثر امان سے انگلش میں بات کرتی پائی جاتی۔۔۔پہلے پ0ہل وہ یہ سب ارادی طور پر کرتی کیونکہ اسے پریکٹس کرنے کو کوئی چاہیے تھا لیکن اب وہ الفاظ وہ جملے غیر ارادی طور پر اسکی زبان سے نکلتے کیونکہ اب اسکے ارد گرد زیادہ تر ماحول ہی ایسا تھا۔۔۔یوٹیوب پر زیادہ تر چینل اسنے انگلش کانٹینٹ

والے ہی سبسپکرائب کر رکھے تھے۔۔۔جسے پہلے پہل سمجھنے کے لئے اسے اپنی مکمل توجہ اسکی جانب مبذول کرنی پڑتی لیکن اب وہ اسے باآسانی سمجھ آنے لگے تھے۔۔۔

کلاس کے بعد وہ انگلش میں ہی مختلف موضوعات پر پوڈکاسٹ سنتی۔۔۔جس سے مختلف موضوعات پر اسکا نالج بڑھنے کے ساتھ ساتھ اسکی انگلش امپروو ہو رہی تھی۔۔۔وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کے وہ اتنی اچھی اور فرفر انگلش بول سکتی ہے۔۔۔

اسکے بعد وہ انگلش کتاب پڑھتی یہ لگاتار اسکی تیسری کتاب تھی۔۔۔جہاں اسے ایک کتاب پڑھنا مشکل لگ رہا تھا وہاں اب دلچسپی اتنی بڑھ گئی تھی کہ اسکا کتاب پڑھنے کے لئے فکس ایک گھنٹہ مکمل ہو بھی جاتا اور اسکا کتاب بند کرنے کو دل نا چاہتا۔۔۔امان ٹھیک ہی کہتا تھا کہ واقع ان کتابوں میں نالج کا ایک خزانہ دفن تھا۔۔وہ روز اس خزانے کا کچھ حصہ اپنے دماغ میں منتقل کرتی۔۔

وہ زیادہ تر سیلف امپرومنت اور موٹیویشنل کتابیں پڑھتی تو دن بادن خود کو زیادہ انرجائز محسوس کرتی تھی۔۔۔

آخر میں وہ انگلش کے کچھ نوٹس بناتی۔۔ایک موٹا سا جرنل تقریباً مکمل ہونے کو آیا تھا جس میں اسنے اپنے اے تو زید۔۔۔انگلش کورس شروع کرنے کے پہلے دن

سے لے کر اب تک سٹیب بائے سٹیب اپنے سارے ایکسپیرینس کو لکھا تھا کے کیسے اور کونسے چھوٹے چھوٹے سٹیپس لے کر وہ یہاں تک پہنچی تھی۔۔۔

امان نے اپنی ویڈیو مکمل کر کے ٹرائی پوڈ سٹینڈ فولڈ کر کے دراز میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

عفرا ہنوز ہینڈ فری لگائے لیپ ٹاپ پر مصروف تھی۔۔۔اسکی کلاس ختم ہو گئی تھی اور اب وہ پوڈکاسٹ سن رہی تھی جب امان نے اسکے پاس جا کر لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کی۔۔۔

عفرا نے سرعت سے حیرت زدہ تاثرات لئے اوپر کو دیکھا اور امان کو دیکھ مسکرا دی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔اسنے ہینڈ فری اتار کر لیپ ٹاپ کی سکرین سیدھے کرتے ویڈیو پاز کی۔۔۔

بس آج کے لئے کافی ہے باقی بعد میں کر لینا۔۔۔چلو باہر چلتے ہیں۔۔۔

امان کے کہنے پر اسنے بنا بحث کئے لیپ ٹاپ شٹ ڈاون کیا۔۔۔اور اٹھ کھڑی ہوتی ہاتھوں سے اپنی قمیض کی نادیدہ شکنیں درست کیں۔۔۔

جانا کہاں ہے اس وقت۔۔۔وہ تیزی سے ہاتھ چلاتی بات کر رہی تھی۔۔۔اسنے لیپ ٹاپ بند کر کے امان کے سٹڈی ٹیبل پر اسکی جگہ پر رکھا۔۔۔ہینڈ فری وہیں اسکے ساتھ موجود آرگنائزر کے سب سے اگلے حصے میں رکھی

کافی کا خالی مگ اٹھا کر ٹیبل کو فولڈ کر کے کاوئچ کے سائڈ پر موجود تھوڑی سی جگہ پر گھسایا اور ہاتھ سے کاوچ سیٹ کرتے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا جائزہ لینے لگی۔۔

ٹھیک لگ رہی ہوں نا۔۔۔

بالکل ٹھیک لگ رہی ہو اب چلو۔۔۔وہ شال کو خود پر دوبارہ سے اوڑھ رہی تھی جب امان اسکی بازو کھینچ کر اسے باہر لے آیا۔۔۔جاتے جاتے بھی وہ اپنا اور امان کا کافی والے مگ باہر لانا نا بھولی۔۔۔

اچھا رکیں مجھے خالہ کو تو بتا لینے دیں۔۔اسنے امان کے ہاتھ سے بازو چھڑواتے کچن سنک میں دونوں مگ رکھے۔۔۔

امی سو رہی ہیں۔۔اور انہیں میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔۔۔

وہ پھر سے اسکی بازو تھامتا باہر نکلا۔۔

لیکن اسے بائیک نکالتے دیکھ وہ ٹھٹھکی۔۔۔اسکے خیال میں وہ باہر واک کرنے جانے والے تھے لیکن بائیک دیکھ کر وہ الجھی۔۔۔

جانا کہاں ہے یہ تو بتائیں۔۔۔

یہ تو سرپرائز ہے عفی پر نسس اور گارنٹی دیتا ہوں کہ سرپرائز دیکھ کر تم بہت بہت بہت خوش ہو جاو گی۔۔

امان نے بائیک باہر نکال کر سٹارٹ کی تو وہ مسکراتی ہوئی اسکے پیچھے بیٹھ کر سرپرائز کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔

****

رات کو بڑھتی سردی کی شدت نے ماحول کو مزید مسحور کن بنا دیا تھا۔۔۔سارے راستے عفرا امان سے جگہ کے بارے میں پوچھتی آئی تھی کے وہ جا کہاں رہے ہیں ۔۔۔لیکن مجال ہو جو اسنے زرا بھی کچھ بتایا ہو۔۔

بائیک ایک جگہ پر رکی تو عفرا جھنجھلا کر نیچے اتری لیکن سامنے دیکھتے ہی ایک دفعہ حیرت سے گنگ رہ گئی۔۔۔جہاں سامنے شیشے کے دیو ہیکل دروازے کے اوپر جگماتے حروف میں لکھا تھا۔۔۔

Pakistan's most awaited C A chae walla...

شیشے کے دروازوں کے پار اندر اندھیرا ہونے کے باوجود باہر سے پڑتی روشنیوں کے باعث اندر کا سارا سیٹ اپ نظر آرہا تھا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے عفرا کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے۔۔۔یہ ایک خواب تھا جو امان نے شاید سالوں پہلے دیکھا تھا۔۔۔ان ناموافق حالات میں جب اس خواب کے پایہ تکمیل تک پہنچنے کی کوئی توقع کوئی امید نا تھی۔۔۔جب یہ ڈریم پلیس محض ایک سیراب دکھائی دیتا تھا۔۔۔مگر اسنے کر دکھایا تھا۔۔۔کیسے یہ عفرا سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا کیونکہ وہ گواہ تھی امان کی سٹرگل کی۔۔۔اسکی قربانیوں کی۔۔۔

اسنے عفرا کو یوں مسمرائز دیکھ کر اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی اور لوہے کا گیٹ وا کرتا اندر بڑھا۔۔۔کل اسکے اس ڈریم پیلس کا افتتاح تھا اس لئے کل سے پہلے وہ اپنے بالکل تیار فرنشڈ ڈریم پلیس کو عفرا اور ماں کو دکھانا چاہتا تھا۔۔۔لیکن ماں کی کچھ طبیعت ناساز تھی اس لئے انہوں نے اسے دعائیں دیتے محبت سے ساتھ چلنے سے معذرت کرلی اور اپنی دوائی کھا کر سو گئیں۔۔۔۔

وہ عفرا کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ رہا تھا جبکہ وہ نم آنکھوں سمیت مسمرائز سی چاروں جانب دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔وہ اپنے احساسات سمجھنے سے انکاری تھی۔۔۔اس ڈریم پلیس کو اسنے نقشے پر بارہا دیکھا تھا لیکن حقیقت میں دیکھنے کا ایکسپیرنس ہی اور تھا۔۔۔

لوہے کے آہنی گیٹ کے بعد تھوڑی سی کھلی جگہ تھی جہاں پر گول میز اور اسکے گرد نصب گرسیوں پر مضنوعی چھڑیاں بنائی گئ تھیں۔۔۔جن کے دونوں اطراف پھولوں کی باڑیں تھیں۔۔۔۔

اسکے سامنے دو سیڑھیاں چڑھ کر اندر جانے کے لئے شیشے کا بڑا دروازہ نصب تھا۔۔۔

امان نے جیب سے چابی نکال کر وہ دروازہ وا کیا اور سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا تو سارا ہال جگمگا اٹھا۔۔۔

عفرا نے چاروں جانب گھوم کر ہال کا جائزہ لیا۔۔۔

وہاں کا سارا انٹیرئر ہی دیدہ زیب تھا۔۔۔فین سیلنگ سے لے کر دیواروں پر کی گئ کارگری تک۔۔۔اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے سفید رنگ کا ریسپشن ڈیسک تھا۔۔۔ہال کے وسط میں جابجا کرسیاں اور میز لگے تھے جبکہ دیوار کے ساتھ صوفہ سیٹ پڑے تھے۔۔۔۔ہال کے آخر میں انکی کوکنگ سروسز کے لئے کچن تھا اسکے ساتھ ہی جدید طرز کی سیڑھیاں اوپر کو جاتی تھی۔۔۔وہ خاموشی کیساتھ امان کے پیچھے پیچھے اوپر چڑھنے لگی وہ اوپر جاتے ہوئے فون پر کسی کو بریفینگ دے رہا تھا شاید کسی کو وہاں بلا رہا تھا۔۔۔۔

اوپر ایک راہداری کے دونوں طرف کمرے تھے۔۔۔ایک طرف فیملیز کے لئے کیبن بنائے گئے تھے جبکہ دوسری جانب اسکی ٹیم ممبرز کے کیبن تھے۔۔سب سے آخر میں اسکا آفس تھا۔۔۔امان نے جا کر اپنے آفس کا دروازہ وا کیا تو اندر بڑھتے ہی عفرا کے آنسو چھلک پڑے۔۔۔اسکے آفس کی دو دیواریں شیشے کی بنی تھی جن سے باہر کا سارا ویو نظر آ رہا تھا۔۔۔

اس دیوار سے کچھ فاصلے پر ریوالونگ چیئر اور خوبصورت سا سی شیپ کا ڈسک ٹاپ تھا۔۔۔

دیواروں کے ساتھ مخملی صوفے پڑے تھے۔۔۔

تبھی دروازے پر ناک ہوا تو امان دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔

باہر سے ایک لڑکے نے امان کو ایک ٹرے تھمائی تھی جسے تھامتے وہ دروازہ بند کر کے اندر آیا اور ٹرے اپنے ڈسک ٹاپ پر رکھ کر شیشوں کے آگے بلائینڈز گرا کر واپس عفرا کے پاس آیا۔۔۔

I am very very and very happy for your success... May you many more...

اسنے پنجوں کے بل اونچا ہوتے امان کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا۔۔۔اسکی حرکت سے تو کچھ لمحوں کے لئے امان گنگ رہ گیا پھر اس ابتدائی فیز سے نکلتے امان کے

چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری اور پھر پورے کمرے میں اسکا قہقہ گھونج اٹھا۔۔۔۔۔

بہت شکریہ جناب اسقدر خوبصورت انداز میں اظہار کا۔۔۔

چلو آو سی اے چائے والا کی ٹی پلیس پر آئی ہو چائے تو پی لو۔۔۔۔وہ اسکے شانے پر بازو پھیلائے اسے ڈیسک ٹاپ کے پاس لایا اور سر براہی کرسی گھسیٹ کر اسے بیٹھانے کے بعد خود گھوم کر سامنے موجود دوسری کرسی پر بیٹھا۔۔۔

عفرا نے ٹرے کی جانب دیکھا جہاں بھاپ اڑاتے چائے کے کپوں کے ساتھ پزا پڑا تھا۔۔۔وہ چائے اور پزے کے امتزاج پر مسکرادی۔۔۔

ویسے سی اے چائے والا اس پلیس کے لئے تو صرف نام ہی ہے ورنہ مینیو لسٹ تو میں نیچے دیکھ ہی چکی ہوں۔۔۔چائے سپاٹ سے زیادہ یہ فاسٹ فوڈ سپاٹ لگ رہا ہے۔۔۔

اسکی باتیں سنتا امان مسکرادیا۔۔۔

عفرا اسکے ساتھ کافی اچھا وقت گزار کر اس ٹی پلیس کی جگہ جگہ پر اپنی اور امان کی یادیں کیمرے کی آنکھ میں نظر بند کئے کافی رات کو گھر واپس آئی۔۔۔

****

سب کچھ پھر دنوں میں ہوا تھا۔۔۔پیسے ہاتھ آتے ہی بالاج نے ساری تیاری دنوں میں مکمل کی۔۔۔وہ بہت خوش تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دن بھی آ پہنچا جس دن بالاج کو باہر جانا تھا۔۔۔

جیسے جیسے وقت قریب آ رہا تھا بالاج کے خود سے دور جانے کا تصور ہی صلہ کے دل کو ہولا رہا تھا۔۔۔لیکن بالاج کی خوشی کے سامنے وہ بھی دل کا غم اور آنکھوں کی نمی چھپائے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے پھر رہی تھی۔۔۔

اب بھی کچھ دیر پہلے ہی بالاج گھر سے نکلا تھا وہ اسکی ساری تیاری مکمل کر کے اسکی منتظر بیٹھی تھی۔۔۔کافی دیر انتظار کرنے کے بعد اسے باہر سے بالاج کی آواز آئی تو وہ سب کچھ چھوڑ چھار باہر کو لپکی لیکن باہر جاتے ہی بالاج اور مشل کو مسکرا کر ایک دوسرے کے سنگ باتیں کرتے اندر داخل ہوتے دیکھ اسکی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی۔۔۔وہ ان دونوں کو دیکھتی بھاری دل کیساتھ اندر کمرے میں آ گئی۔۔۔

باہر انکا سارا خاندان جمع تھا۔۔۔ہسی خوشی قہقے لگاتے باتیں کرتے وہ سب اسکے یہاں سے جانے کے وقت اسے اچھے انداز میں الوداع کر رہے تھے۔۔۔

ان سب میں محض ایک صلہ ہی تھی جو خاموشی سے اندر بیٹھی خاموشی سے اپنے ہاتھوں کی لکیریں دیکھ رہی تھی۔۔۔دل پر بوجھ بڑھنے لگا تھا۔۔۔

ناوہ خود باہر گئی تھی۔۔۔اور ناہی اسے کسی نے باہر بلایا تھا۔۔۔اور تو اور آج تو اس خوشی کے موقع پر اسکے شوہر کو بھی اسکی یاد نا آئی تھی۔۔۔

آج اس موقع پر وہ کچھ غلط سوچنا نہیں چاہتی تھی مگر دل بار بار بھرا رہا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد بالاج گنگناتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو صلہ کا بجھا بجھا اور چپ چاپ سا روپ دیکھ کر اسکی جانب بڑھا۔۔۔

اے کیا ہوا تمہیں۔۔۔اتنی اداس اداس سی کیوں ہو۔۔۔وہ اسکے پاس ہی بیڈ پر دھپ سے بیٹھتا اسکے کندھے سے کندھا ٹکرا کر گویا ہوا۔۔۔جبکہ بالاج کی اس بات پر صلہ کے آنسو چھلک پڑے۔۔۔

یہ کیا صلہ۔۔۔اب تم یوں اس انداز میں مجھے بھیجو گی۔۔۔وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آتا اسکا رخ اپنی جانب کرتا حیرت سے مستفسر ہوا۔۔۔

وہ مشل آپکے ساتھ کیا کر رہی تھی۔۔۔کہاں سے آرہے تھے آپ دونوں۔۔۔۔

وہ آنسو صاف کرتی ضبط سے سرخ پڑتی رنگت سمیٹ گویا ہوئی۔۔۔

مائے گاڈ۔۔۔لڑکی۔۔۔آج تو پیور ٹیپکل بیویوں والی کلاس لگا رہی ہو۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ رکھے ایک گہرا سانس خارج کرتا ڈھیلے سے انداز میں بیڈ پر نیم دراز ہوا اور ساتھ میں اسے بھی ہاتھ سے کھینچتے اپنے پاس ہی بیڈ پر گرایا۔۔۔

صلہ نے نم سرخ پڑتی آنکھوں سے خونخوار انداز میں اسے دیکھا۔۔۔

یار امی نے بولا تھا اسے اسکے گھر سے پک کر کے لانے کو۔۔۔اس لئے میں چلا گیا کہ آج تو آخری بار یہ کام سرانجام دینا ہے پھر تو میں جا ہی رہا ہوں۔۔اور انشااللہ ایک سال کے اندر اندر میں اپنا سارا قرض اتار کر تمہیں اپنے پاس بلا لوں گا۔۔۔

پھر ہماری زندگی میں آسودگی ہی آسودگی ہو گی۔۔۔

اسکی آنکھوں میں چمک تھی۔۔۔زندگی تھی۔۔۔مستقبل کے حوالے سے خواب تھے۔۔۔اسکے مدلل انداز میں سمجھانے پر صلہ کے خود ساختہ وہمات جاتے رہے۔۔۔

اسکے بعد وہ بچیوں سے پیار کرتا اسے ڈھیروں امید کے جگنو تھمائے نئے سفر پر نکل گیا۔۔۔جبکہ اسکے پیچھے یہ پہلی تنہا رات صلہ پر بہت بھری تھی۔۔۔

کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔۔۔آنسو آنکھوں سے بھل بھل بہہ رہے تھے۔۔۔یہ احساس ہی کہ وہ اب یہاں اس گھر میں اکیلی رہ گئی ہے اسے تڑپا رہا تھا۔۔۔

بستر پر گویا کانٹے اگ آئے تھے جو اسے لہولہان کر رہے تھے۔۔۔ساری رات نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور رہی۔۔۔رات اسنے کروٹیں بدلتے بدلتے گزاری۔۔۔

دل کو سمجھانے کو وہ محض ایک ہی بات بول رہی تھی۔۔۔ایک سال۔۔۔

محض ایک سال۔۔۔۔

ایک سال بعد پھر سب ٹھیک ہو جانا تھا۔۔۔

*****

آج امان کی ٹی پلیس کی اوپننگ تھی۔۔۔اسکی اوپننگ کے سبھی مناظر براہ راست اسکے سبھی اونلائن پلیٹ فارمز پر لائیو دکھائے جا رہے تھے۔۔۔عفرا اور ماں بھی اسکے یوٹیوب چینل پر یہ لائیو سٹریمنگ دیکھ رہی تھیں۔۔۔

اوپننگ ہوتے ہی وہاں مبارکباد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔۔۔

انکے گھر محلے سے رشتہ دار سب مبارکباد دینے آنے لگے تھے۔۔۔

وہ لوگ جو کل تل امان کو اسکے کام کو باتیں کرتے نا تھکتے تھے۔۔۔اسے پڑھا لکھا جاہل کہتے تھے۔۔۔کہ اسنے تو پڑھ کر گنوایا۔۔۔چائے کا ٹھیلہ ہی لگانا تھا تو اتنا پڑھا ہی کیوں۔۔۔آج انہی لوگوں کی باتیں اور لہجے کچھ اور تھے۔۔

عفرا کو امان کی باتیں پوری جزئیات سے یاد آنے لگیں۔۔۔اسنے واقعی خود کو تراش تراش کر اس قابل بنایا تھا کے لوگ آج اپنے نظریات سے ہٹتے اسے ایڈمائر کرنے لگے تھے۔۔۔اسکی تعریف کرنے اسکے کام کی تعریف کرنے باقاعدہ انکے گھر آ رہے تھے۔۔۔

ارے بھئی قسمت ہے امان کی۔۔۔بیٹھے بیٹھائے کاروبار چمک اٹھا۔۔۔

ارے امان کی تو لاٹری نکل آئی۔۔۔

بھئی بڑے نصیبوں والا بچہ ہے۔۔۔

ایسی قسمت بھی کسی کسی کی ہوتی ہے کہ جس چیز میں ہاتھ ڈالو کندھن بناڈالو۔۔۔

ارے میں نے تو اپنے بیٹے کو بھی کہا ہے کے چائے کا کام ہی شروع کر لے۔۔۔ بھی بڑا پیسہ ہے اس میں۔۔۔اب اپنے امان کو ہی دیکھ لو کیسے پیسے میں کھیل رہا ہے۔۔۔

ارے میں تو پہلے ہی کہتا تھا کے بچے میں کوئی بات ضرور ہے یہ بہت آگے تک جائے گا۔۔۔

جتنے بھی لوگ وہاں آئے تھے سب اپنی اپنی زبان بول رہے تھے۔۔۔جبکہ عفرا انہیں دیکھ کر حیران تھی کہ اتنی جلدی تو گرگٹ بھی روپ نہیں بدلتا جتنی جلدی انسان بدلتے تھے۔۔۔

ان سب کو امان کی کامیابی دکھائی دے رہی تھی لیکن کسی کو بھی اسکی سٹرگل۔۔۔ محنت کوشیش فیلیر۔۔۔کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا یا پھر شاید وہ دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔

انہیں صرف امان کی کامیابی دکھائی دے رہی تھی کے وہ اس مقام تک پہنچ گیا ہے۔۔۔

عفرا تاسف سے ان سب کو دیکھتی کچن میں چلی گی کہ آخر جو بھی تھا لیکن مہمان نوازی بھی کسی چیز کا نام تھی۔۔

*****

اپنے ٹی پلیس کے افتتاح کے بعد امان گھر واپس آیا تو گھر میں اچھی خاصی رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔

سارے رشتہ دار اور محلے والے وہاں جمع تھے۔۔۔اسے گھر آتا دیکھ سب اسے گھیرے میں لئے اسکے کام کے بارے میں پوچھنے لگے تھے۔۔۔اسکی تعریفیں کی جا رہی تھی۔۔۔اسکے کام کو سراہا جا رہا تھا۔۔۔اسے محنتی اور اپنے کام سے ڈیو شنل ہونے کے خطاب دیئے جا رہے تھے۔۔۔وہ ہلکا سا مسکراتا سب کی داد وصول کرتا سب کے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دے رہا تھا۔۔۔

آخر میں کچھ لوگوں نے امان سے اپنے بیٹوں کو اپنے ساتھ سیٹ کروانے تک کا کہا ۔۔۔اور کچھ کا تو کہنا تھا کہ وہ انکے بیٹوں کو بھی گائیڈ کرے کے وہ کیسے اس مقام تک پہنچے جہاں تک امان پہنچ گیا تھا۔۔۔

وہ بہت خندہ پیشانی سے بنا ماتھے پر ایک بھی لکیر کھینچے انہیں ڈیل کر رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد عفرا نے آکر اسے بلایا کہ منیبہ اور نعمان بھائی کی کال آئی ہے وہ امان سے بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ اٹھ کر کمرے میں آگیا جہاں لیپ ٹاپ کی کھلی سکرین

پر نعمان کا چہرا نظر آرہا تھااور اس سے پیچھے بستر پر منیبہ گود میں چھوٹے سے بچے کو تھامے نیم دراز تھی۔۔۔وہ مسکراتا ہوا لیپ ٹاپ کی جانب بڑھا۔۔۔

امی اور عفرا غالباًان سے بات کر چکی تھیں۔۔۔چند روز پہلے ہی منیبہ نے ایک گول مٹول سے بچے کو جنم دیا تھا۔۔۔جس نے انکے گھر خوشی کی لہروں کو جنم دے دیا تھا۔۔۔

امان بہن کے لئے بہت خوش تھاماں اور عفرا بھی اس ننھے سی جان سے ملنے کو بے تاب تھے۔۔۔منیبہ بھی بھائی کی اس کامیابی پر خوش تھی اور اڑ کر پاکستان آجانا چاہتی تھی لیکن ابھی ڈاکٹر نے اسے کچھ وقت کے لئے ریسٹ کا بولا تھا۔۔۔

*****

بالاج کے جانے کے بعد صلہ کے شب و روز مزید ویران ہوتے جارہے تھے۔۔۔گھر والوں کے رویوں میں کوئی تبدیلی نا آئی تھی۔۔۔ان لوگوں نے اول روز کی طرح اسے آج بھی قبول نا کیا تھا بقول انکے صلہ ایک جادو گرنی کی بیٹی تھی جو انکے گھر میں جادو ٹونا کر کے انکے گھر کا شیرازہ بکھیرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ اب گھر والوں کی حرکتوں پر خاموشی اختیار کرتی جارہی تھی۔۔بس انہیں نظر انداز ہی کر رہی تھی۔۔۔

جڑواں بچیوں نے تو اسے ویسے ہی اسکا ہوش تک بلوا دیا تھا وہ ہر دم ان ننھی جانوں کے ساتھ مصروف رہتی۔۔۔

دل زیادہ بھر آتا تو ماں کے پاس چکر لگا آتی۔۔۔

بالاج کے جانے کے بعد وہ مستقلاً ماں کے پاس رہنے کے حق میں نا تھی۔۔۔۔وہ اپنی جگہ کسی طور خالی نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔۔

سارے دن رات میں محض وہ پل ہی کچھ سکون کے ہوتے جب بالاج کا اسے فون آتا۔۔۔تب بھی وہ شدید خواہش کے باوجود بھی بالاج کو کبھی اسکے گھر والوں کی شکایت تک نا لگا پاتی وہ اسے اتنی دور وہاں پردیس میں تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ اس سے صرف اسکی باتیں پوچھتی۔۔اپنی باتیں کرتی۔۔۔وہاں بالاج کی رہائش کا مسلہ بن رہا تھا لیکن اب وہ بھی حل ہو گیا تھا۔۔۔کئی دنوں سے صلہ کی یہ ہی روٹین تھی۔۔۔

لیکن آج اسکا دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔۔سر شام سے ہی ایک ان دیکھی سی بے چینی اسے اپنی لپیٹ میں لئے ہوئی تھی۔۔۔

جیسے کچھ برا ہونے والا ہو۔۔۔جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہو۔۔۔

ناجانے کیسی بے چینی دل کو لگ گئی تھی۔۔۔بار بار وہ مختلف آیات کا ورد کرتی اس بے چینی سے پیچھا چھڑوانا چاہتی تھی۔۔۔۔ساری رات اسنے کانٹوں پر بسر کی لیکن صبح ہوتے ہی جو خبر اسکے کانوں میں پڑی اسنے صلہ کی ذات کو مسخ کر ڈالا تھا۔

اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کھڑی کھڑی ہی فنا ہو گئی ہو۔۔۔کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔۔۔دماغ سن ہو گیا تھا۔۔۔آنکھیں جیسے کچھ بھی دیکھنے سے انکاری ہوں۔۔۔صلہ کو اپنے جسم سے روح پرواز ہوتی محسوس ہوئی اور پھر کچھ ہی دیر میں وہاں کے در و دیوار صلہ کی چیخوں سے گونج اٹھے تھے۔۔۔

*****

ماں کی طبیعت دن بادن خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ماں کو بیٹیوں کا غم اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا۔۔۔مزید گھر میں آنے والی آمدنی دو دکانیں بیچ دینے کے بعد نا ہونے کے برابر رہ گئی تھی اور انہیں اپنے رونے سوائے اللہ کے کسی اور کے سامنے رونے کی عادت نا تھی۔۔۔ایک بھرم قائم رکھنے کو وہ جیسے تیسے کر کے اپنے گھر کا گزارا کر رہی تھیں۔۔۔ان سب میں سب سے زیادہ نظر انداز انکی دوائیاں ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ دوائیاں بھی نہایت ضرورت کے وقت جب طبیعت بہت خراب ہو جاتی تب کھاتیں۔۔۔جسکی وجہ سے انکی صحت بے طرح متاثر ہو رہی تھی۔۔۔

ایسے میں امان نے جب اچانک خالہ کے گھر کا چکر لگایا تو وہ جو ہر چیز کو بہت گہرائی سے مشاہدہ کرنے کا عادی تھا پہلی ہی نظر میں خالہ کے گھر کے حالات کے بارے میں جان گیا تھا۔۔۔وہ خالہ کی خودداری سے بھی باخوبی آگاہ تھا اس لئے خاموشی سے نامحسوس انداز میں ہی انکے قریب ہوتا چلا گیا۔۔۔اب خالہ کے گھر اسکے چکر ہر دوسرے دن لگتے۔۔۔خالہ کی دوایوں کا خیال وہ خود رکھتا۔۔۔دوائیوں کا ڈبہ کھول کر ہر دوسرے دن اسکا جائزہ لیتا۔۔۔جس چیز کی کمی لگتی خاموشی سے وہاں لا کر رکھ دیتا۔۔۔گھر کا کوئی سامان یا فروٹس وغیرہ لاتا تو کبھی بھی خالہ کے ہاتھ میں نا پکڑاتا۔۔۔وہ تو جب فریج کھولتیں تو اندر باکس فروٹ سے بھرا دیکھ نم آنکھوں سے مسکراتی سر تھام لیتیں۔۔۔

اسی طرح کچن کی ضروریات کی بھی ہر چیز انہیں اسکی جگہ سے ملتی۔۔۔

خالہ کے گھر کی ایک چابی اسنے خالہ سے لے رکھی تھی وہاں آتے ہی وہ خالہ کے کمرے میں جانے کی بجائے سیدھا کچن میں آتا۔۔دو کپ چائے کے بناتا اور ساتھ دوسرے لوازمات رکھتا ٹرے اٹھائے کمرے میں خالہ کے پاس آجاتا۔۔۔خالہ اسے ٹرے کے ساتھ آتا دیکھ حیران پریشان رہ جاتی مگر وہ ایسی باتوں کی پرواہ کہاں کرتا تھا۔۔۔

کیا یہ میرا گھر نہیں ہے خالہ تو کیا یہاں میں اپنی مرضی سے چائے نہیں بنا سکتا۔۔۔

ایمو شنل بلیک میل کر کے وہ خالہ کی زبان پر سوال آنے سے پہلے ہی ہر سوال کا گلہ گھونٹ دیتا۔۔۔۔

کئی بار خالہ نے اسے منع کرنا چاہا لیکن اسکا ایک ہی سوال ہوتا۔۔۔

کیا میں اپکا بیٹا نہیں۔۔ یا تو کہہ دیں کے نہیں۔۔۔اور اگر ہوں تو پھر بحث کیسی۔۔۔

وہ ساری بحث ہی سمیٹ دیتا۔۔۔

اسنے بھرپور کوشیش کی تھی کے خالہ کو اپنے ساتھ لے جائے۔۔۔اسی مقصد کے لئے اسنے عفرا اور ماں کو الگ الگ خالہ کو قائل کرنے کے لئے وہاں بھیجا تھا لیکن خالہ کی ناہاں میں نابدلی۔۔۔

پچھلے کچھ دنوں سے ویسے ہی انکی طبیعت بہت خراب رہنے لگی تھی۔۔۔بی پی ڈاون ہونے کا نام ہی نالیتا تھا۔۔۔بخار کا زور ٹوٹ ہی نا رہا تھا۔۔ نقاہت اس قدر ہو گئ تھی انہیں کہ واش روم تک وہ سہارے کے بنا نہیں جا سکتیں تھیں۔۔

خالہ کی حالت کے پیش نظر عفرا پچھلے ایک ہفتے سے ماں کے پاس ہی تھی۔۔صلہ بھی دن میں کئی بار ماں کے پاس چکر لگا جاتی۔۔۔ماں کے پاس وہ چاہے جتنا وقت بھی گزارتی رات وہ اپنے گھر میں ہی ہوتی تھی۔۔۔

عفرا دن رات ماں کے ساتھ سائے کی طرح رہ رہی تھی۔۔۔وہ زرا سی بھی آواز دیتیں تو دوڑی چلی آتی۔۔۔اب بھی وہ ماں کو رات کا کھانا کھلا کر انہیں انکی دوائیاں دے کر عشاء کی نماز پڑھنے گئی تھی۔۔۔

وہ ماں کے ساتھ ایک ہی بیڈ شیئر کر رہی تھی کہ ماں کی آواز اتنی آہستہ ہو گئی تھی کہ وہ اگر رات میں اسے آواز دیتیں تو اسے پتہ ہی نا چلتا اسی غرض سے وہ انکے ساتھ بیڈ شیئر کر رہی تھی کہ وہ ہلکا سا بھی ہلتیں تو فوراً سے عفرا کی آنکھ کھل جاتی۔۔۔اب بھی وہ عشا کی نماز ادا کر کے ماں کے ساتھ ہی بستر پر آ کر سو گئی۔۔۔

صبح اسکی آنکھ حسب معمول کھل گئی تھی۔۔لیکن آج وہ حیران تھی۔۔۔کہ ماں نے اسے رات میں ایک دفعہ بھی نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

ورنہ ماں رات میں دو تین دفعہ تو ضرور اٹھتیں۔۔۔

کبھی واش روم جانے کے لئے تو کبھی پانی پینے کے لئے۔۔۔ کبھی انکا بخار تیز ہو جاتا تو آدھی رات کو بھی انہیں دوائی دینی پڑتی۔۔۔

وہ واش روم کی طرف جاتی ٹھٹھک کر رکی اور ڈھرکتے دل کے ساتھ ماں کی جانب واپس آئی۔۔

ماں۔۔۔اسنے آہستگی سے ماں کو پکارا۔۔۔نا جانے دل کیوں اسقدر دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔لیکن جواب ندارد۔۔۔

ماں اسنے ماں کی بازو ہلائی لیکن اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں گویا دل ڈھرکنا بھول گیا ہو کہ ماں کی بازو کسی بے جان شے کی مانند اسکے ہاتھ سے پھسل کر بیڈ کے کنارے پر ڈھلک گئ۔۔۔

دل کو کیسی کھینچ لگی تھی کہ وہ کسی دیوانے کی مانند ماں کی جانب لپکی۔۔اسنے ماں کی نبض چیک کی پھر دل کی ڈھرکن اور پھر ناک کے آگے ہاتھ رکھ کر اپنے وہم کو جھٹلانا چاہا لیکن قدرت نے ابھی اسی وقت اسے دنیا کی جس حقیقت سے آشنا کروایا تھا وہ حقیقت اس قدر بھاری تھی کہ اسے محسوس ہوا کہ اسکی سانسیں اس قدر بھاری حقیقت کا بوجھ نہیں سہار پا رہیں۔۔۔

اسے فضا میں شدت سے آکسیجن کی کمی کا احساس ہوا۔۔اسے اپنا سانس سینے میں ہی اٹکتا محسوس ہوا۔۔۔

اسکی آنکھیں پتھرا گئ تھیں۔۔۔ تبھی اسکے موبائل کی رنگ ٹیون بجنے لگی۔۔۔وہ دیوانوں کی طرح متوحش سی کبھی ماں تو کبھی موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔

دل کا درد حد سے بڑھا تو اسے لگا کہ گویا اسکا دل درد سے پھٹ گیا ہو۔۔۔ایک دلخراش چیخ اسکے حلق سے برآمد ہوئی اور اسکی ٹانگیں اسکے جسم کا بوجھ سہارنے سے نکاری ہو گئیں۔۔۔

وہ وہیں زمین پر ڈھے گئ۔۔

*****

عفراماں کی چارپائی کے پاس بیٹھی پتھرائی نگاہوں سے ماں کے پرنور چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اسکے لئے جیسے دنیا کی ہر چیز ساکت ہو گئی ہو۔۔وقت وہیں رک گیا ہو۔۔۔ارد گرد لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔۔۔بین تھے سسکیاں تھیں۔۔۔خالہ مچلتی تڑپتی صلہ کو اپنے حصار میں لئے آنسو بہاتیں اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔

امان نے باہر کا سارا انتظام سمبھال رکھا تھا۔۔۔دنیا دکھاوے کو آج اوپر سے بھی سبھی لوگ نیچے آ ہی گئے تھے۔۔۔

یہ خبر صلہ پر قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔۔۔بار بار اس پر غشی طاری ہو جاتی اور وہ چکنی مچلی کی مانند ہاتھوں سے پھسل پھسل جاتی۔۔۔

اسکی تو دنیا ہی اندھیر ہو گئی تھی۔۔۔ماں کے سہارے تو وہ ابھی تک زندہ تھی۔۔۔ دل بھر جاتا تو ماں کی آغوش میں آ کر آنسو بہا لیتی۔۔۔آج اس سے وہ آغوش چھن گئی تھی دل کیسے نا پھٹتا۔۔۔

اب کس کے پاس جاتی اپنے دکھ لے کر۔۔۔وہ صحیح معنوں میں آج یتیم ہو گئی تھی۔۔۔بھری دنیا میں اکیلی رہ گئی تھی۔۔۔کیسے کرتی اکیلی اس بے رحم دنیا کا سامنا۔۔۔

وقت رخصت تب سے پتھر بنی عفرا کے جسم میں بھی جیسے جان آ گئی تھی۔۔۔آنکھ نے وہ سیلاب بہایا کے وہ ہر آنکھ نم کر گئی۔۔۔

انکی ماں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انکے گھر کو سونا کر کے جا رہی تھی۔۔۔انہیں تنہا چھوڑ کر۔۔۔وہ کرلا اٹھیں۔۔۔صلہ تڑپ کر ماں کے پیچھے لپکی جب چند عورتوں نے پکڑ کر ہمدردی سے اسے اپنے ساتھ لگایا لیکن وہ ایک مرتبہ پھر سے وہیں انکی بازووں میں جھول گئی۔۔

*****

صلہ کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔وہ کسی ننھی بچی کی مانند اس حقیقت کو قبول کرنے سے انکاری تھی کے اسکی ماں اب نہیں رہی۔۔۔بار بار اس پر غشی طاری ہو رہی تھی۔۔۔وہ بخار سے تپ رہی تھی۔۔۔اسے اپنی بچیاں تو دور اپنا ہوش تک نا تھا۔۔۔

مہماں سارے آہستہ آہستہ جا چکے تھے۔۔۔اس گھر میں جہاں کبھی ماں کے دم سے رونق ہوا کرتی تھی۔۔۔کیسی کشش تھی ماں کے وجود میں کے ایک ماں کے جانے سے وہ گھر کاٹ کھانے کو ڈورنے لگا تھا اس گھر کے کونے کونے میں ماں تھی۔۔۔جگہ جگہ ماں کی یادیں تھیں۔۔۔کبھی کچن میں انکے لئے کھانا بناتی تو کبھی

لاونج کے صوفے پر بیٹھ کر انکے بالوں میں تیل لگاتی انکی لاپرواہیوں پر انہیں بارہا ٹوکتی ہوئی۔۔۔

سردیوں میں کبھی ایک ہی لحاف میں دبکے تو کبھی ماں کی گود میں سر رکھ کر سو سو فرمائشیں کرتے۔۔۔

کس کس یاد سے نظریں چراتیں وہ۔۔۔کس کس یاد کو نظرانداز کرتیں۔۔۔

وہ ماں نہیں تھی۔۔۔وہ ہر دکھ کا ہر تکلیف کا علاج تھیں۔۔۔چوٹ لگنے پر جس کے پاس بھاگ کر آیا جاتا تھا۔۔۔زخم ملنے پر جسکی آغوش میں چہرا چھپا کر دل ہلکا کیا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔وہ ماں نہیں تھی وہ خوشیوں کی ضمانت تھی۔۔۔جسکے پاس ہر مسلے کا حل ہوتا تھا۔۔جو تکلیف سے تکلیف دہ مرحلوں میں اولاد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کے پھول کھلانا جانتی تھی۔۔۔کیسے نا پھر دل پھٹا وہ عظیم ہستی ہی وہاں سے چلے گئ تھی۔۔۔

وہاں اب صرف خالہ عفرا اور صلہ تھیں۔۔امان ہنوز باہر کے کام نبٹا رہا تھا۔۔۔

عفرا کا اپنا دکھ بہت بڑا تھا لیکن صلہ کی حالت کے آگے اسکے آنسو ٹھٹھرنے لگے تھے۔۔

بھوک سے روتی تڑپتی بچیاں اسکی توجہ کھینچنے لگی تھیں۔۔۔آنسو صاف کرتی وہ بچیوں میں گم ہونے لگی۔۔۔

خالہ ماں کی جگہ پل پل صلہ کا خیال رکھ رہی تھیں۔۔ بار بار اسے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرتیں اسے ہوش میں لاتیں اور وہ اٹھتے ہی ڈھاریں مار مار کر روتی پھر سے ہوش و حواس کھو بیٹھتی۔۔۔

خالہ میری ماں۔۔۔ میری ماں خالہ۔۔۔ کیا کروں سکون نہیں ملتا مجھے۔۔۔ کوئی یوں بھی کرتا ہے بھلا۔۔۔ کوئی یوں بھی بنا بتائے جاتا ہے بھلا۔۔

ایسے ے ے ے ے ے۔۔۔ ایسے ے ے ے ے کون کرتا ہے بھلا خالہ۔۔۔۔ کون جاتا ہے اتنی جلدی خالہ۔۔۔ اتنی جلدی۔۔۔ چھوڑ کر چلے گئیی ماں ۔۔۔ خالہ۔۔۔

میں کیا کروں۔۔۔ صلہ حواسوں میں نا لگ رہی تھی۔۔۔ بار بار خالہ سے لپٹتی انکے وجود میں ماں تلاش کرتی وہ عجیب دیوانی ہی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

بس بچے اللہ کا حکم کون ٹال سکتا ہے بھلا۔۔۔ اسکے لئے مغفرت کی دعا کرو۔۔۔ صبر کرو۔۔۔ خالہ نے اسے خود سے لپٹائے اپنے آنسو ضبط کرتے اسے پچکارا۔۔۔

نہیں ہوتا صبر خالہ۔۔۔ نہیں ہوتا۔۔۔ دل پھٹ رہا ہے میرا۔۔۔ یہ لفظ بولنا جتنا آسان ہے اسکا وزن اتنا ہی زیادہ ہے۔۔۔

پاس بیٹی عفرا اسکی باتیں سنتی مزید شدت سے رو دی۔۔۔

ان دونوں کا ہی دکھ سانجھا تھا۔۔۔

خالہ کے کہنے پر اگلے روز امان ان دونوں بہنوں کو قبرستان لے گیا۔۔۔

خالہ نے کہا تھا شاید ماں کی آخری آرام گاہ دیکھ کر صلہ کو کچھ صبر آجائے۔۔

قبرستان پہنچتے ہی اسکا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔

یہ کہاں آ گئی تھی ماں۔۔۔ کس شہر خموشاں میں۔۔۔

ماں کو یوں منوں مٹی تلے دفن دیکھ وہ وہیں بے جان ہوتی ڈھ گئی تھی۔۔۔۔

مجھے کس کے سہارے چھوڑ آئی ماں۔۔۔ کون تھا وہاں میرا آپکے سوا۔۔۔نیچے کس کے پاس آوں گی اب میں۔۔۔ قبر کی مٹی کو ہاتھوں کی مٹھیوں میں بھرے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

خاموش آنسو عفرا کی آنکھوں سے بھی پھسل پھسل گر رہے تھے۔۔۔صلہ کی بگڑتی حالت دیکھ عفرا نے بعجلت یٰسین سورۃ مکمل کی اور ماں کے لئے مغفرت کی دعا کرتی بامشکل بہن کو لئے واپس گھر آئی۔۔۔

****

کچھ دن وہاں رہ کر آج وہ دونوں بہنیں اپنے اپنے گھروں کو جا رہی تھیں۔۔۔صلہ اب پہلے سے کچھ بہتر تھی لیکن وہ خاموش ہو گئی تھی بہت خاموش۔۔۔ کوئی بلاتا تو بات کر لیتی ورنہ پہروں کسی غیر مری نقطے کو دیکھتی کھوئی رہتی۔۔۔

وہ دونوں وقت رخصت ماں کے اس گھر کو جسے کبھی انکے مائیکہ ہونے کا اعزاز حاصل تھا دھندلائی نگاہوں سے دیکھتیں ایک دوسرے کے گلے لگے شدت سے رودیں۔۔۔

وہ دنیا میں اب واحد خونی رشتہ تھیں اور ان دونوں کو ملانے والی کڑی اب ٹوٹ چکی تھی۔۔۔دونوں ہی اپنی اپنی زندگی کے سفر پر جانے کو تیار کھڑی تھیں۔۔۔

عفرا نے بچیوں کو خوب پیار کیا اور آنسو صاف کرتی وہاں سے نکل آئی۔۔۔صلہ بھی مرے مرے قدم اٹھاتی بچیوں کی انگلیاں تھامے سیڑھیاں چڑھتی اوپر آگئی۔۔۔

ماں کے گھر کو تالا لگ گیا تھا۔۔۔

وہاں گھر میں صلہ کی خاموشی سب نے نوٹ کی تھی۔۔وہ کسی سے بحث نا کرتی۔۔۔جو کوئی کام کہتا بنا بحث کے خاموشی سے کر دیتی۔۔۔

وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔۔۔لیکن اسکے لئے وقت جیسے رک گیا تھا۔۔۔دن گویا لمبے ہو گئے تھے۔۔۔

دن شروع ہوتا تو اسے لگتا کہ ختم ہونے کا نام ہی نا لیتا۔۔۔

اب تو بالاج نے اپنا سارا قرض بھی اتار لیا تھا۔۔۔گھر کے حالات بھی بہتر ہونے لگے تھے۔۔۔اسے وہاں گئے سال سے اوپر ہو گیا تھا لیکن اسکا صلہ سے کیا وعدہ ایفا نا ہوا تھا۔۔۔

صلہ ہر بار اسکا فون آنے پر اسے اپنے پاس بلوانے کا کہتی اور وہ اسے بہت جلد کاغذی کاروائی مکمل کروا کر اسے اپنے پاس بلوانے کا کہتا۔۔۔صلہ کا وہاں اس گھر میں دل نا لگتا تھا۔۔۔وہاں ماں کی یادیں تھیں۔۔۔۔ماں اسے پل پل یاد آتی۔۔۔اسکے آنکھوں کے سوتے خشک ہونے کا نام نا لیتے۔۔۔

اب تو بچیاں بھی بڑی ہونے لگیں تھیں۔۔۔وہ تو تلی زبان میں اس سے باتیں کرتیں اسکا دل لگائے رکھتی تھیں۔۔۔

****

امان کا کام کافی گرو کر گیا تھا۔۔۔اب تو اسنے اپنا نیا گھر بھی سیٹ کر لیا تھا۔۔۔آج انکا اس گھر میں آخری دن تھا۔۔۔ساری پیکنگ مکمل ہو گئی تھی۔۔۔سامان شفٹ ہو چکا تھا۔۔۔صرف ضروری سامان ہی رہتا تھا۔۔۔انہیں کل صبح اپنے نئے گھر شفٹ کر جانا تھا۔۔

اب بھی وہ اپنے کمرے میں اپنی ضروری پیکنگ کر رہا تھا جب اسے چائے کی طلب ہوئی۔۔اسی غرض سے اسنے ادھر ادھر عفرا کو تلاشا اور اسے کہیں نا پا کر ایک گہرا سانس خارج کر کے رہ گیا۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے وہ یہیں تھی۔۔۔اسکے ساتھ مل کر پیکنگ کروا رہی تھی۔۔۔

انہوں نے پیکنگ کا کام بھی بانٹ لیا تھا کیونکہ صبح سے شفٹنگ کے کام میں لگ کر عفرا ہلکان ہو گئی تھی۔۔اس لئے کپڑوں جوتوں اور امان کی سبھی چیزوں کے ساتھ ساتھ اپنی چیزوں کی پیکنگ کی ذمہ داری عفرا کی تھی جبکہ بکس ڈاکومنٹس اور آفیشلی سارے کام کی پیکنگ کمیرے ٹرائی پوڈ سٹینڈر نگ لائٹ اور باقی سب چیزوں کی پیکنگ کی ذمہ داری امان کی تھی۔۔۔

عفرا نے سارا سامان الگ الگ ڈبوں میں ڈال کر ان پر مخصوص چٹیں لگا دی تھی اور اب اپنے کام سے فارغ ہو کر وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔امان جانتا تھا کے وہ کہا ہے۔۔

جبکہ امان کا کام بھی مکمل ہو گیا تھا۔۔۔اسنے آخری ڈبے پر ٹیپ چسپاں کی اور ہاتھ جھارتا کچن میں چلا گیا۔۔۔

کچن میں جا کر دو کپ چائے کے بنائے اور ٹرے میں ساتھ کچھ سنیکس رکھتا ٹرے لئے باہر امی کے ہوم گارڈن میں آ گیا۔۔۔رات کے گیارہ بج گئے تھے اور کام کرتے کرتے انہیں پھر سے بھوک لگنے لگی تھی۔۔۔

اسکی توقع کے عین مطابق عفرا وہیں تھی۔۔۔بینچ پہ بیٹھی اوپر آسمان کی جانب تکتی ناجانے کیا سوچ رہی تھی۔۔۔

شال کندھوں کے گرد لپٹی تھی جبکہ بال ڈھیلی سی ہونی میں مقید تھے۔۔

چہرے پر تھکن کے اثرات واضح تھے۔۔

تھک گئی ہو۔۔امان نے اسکے پاس ہی بیٹھتے ٹرے اپنے اور اسکے درمیان رکھی۔۔۔

بہتتتت۔۔۔یک لفظی جواب آیا۔۔۔ نظریں ہنوز وہیں مرکوز تھیں۔۔۔امی کی

پیکنگ ہو گئی۔۔۔

امان نے ایک کپ چائے کا اٹھا کر اسکی جانب بڑھایا۔۔۔

جی ہو گئی۔۔۔اور وہ اب سو رہی ہیں۔۔۔اسنے نظروں کا زاویہ موڑتے امان کو دیکھا

اور کپ تھام لیا۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔

ٹانگیں پھیلاتے اسنے بھی چاند کی جانب ہی دیکھتے چائے کی چسکی لی۔۔۔

یہ ہی کہ زندگی اتنی مشکل کیوں ہے۔۔اس میں اتنے چیلنجز کیوں ہے۔۔۔روز

ایک نیا دکھ۔۔۔ایک نئی تکلیف۔۔۔ایک نئی آزمائش۔۔۔یہ سمو ڈ کیوں نہیں ہو

جاتی۔۔۔ایک دم سیدھی۔۔۔خوشیوں بھری۔۔۔

اسکے لہجے سے اداسی عیاں تھی۔۔۔

جو چیز وافر مقدار میں ملنے لگتی ہے نا پھر اسکی قدر نہیں رہتی پھر وہ چاہیے خوشی ہی

کیوں نا ہو۔۔۔

دکھ خوشی کی ویلیو بڑھا دیتے ہیں۔۔۔

اور ویسے بھی زندگی پتہ ہے کیسی ہوتی ہے۔۔۔ایسی۔۔۔جیسے ہسپتال میں منیٹر کی بیپس نہیں چلتی ایک لائن اوپر ایک لائن نیچے۔۔۔اسنے ہاتھ سے ہوا میں اوپر نیچے لہرین بنا کر دکھائیں۔۔زندگی بھی بالکل ایسی ہی ہے۔۔۔ایک دن اچھا پھر ایک دن برا۔۔۔۔ .

جس دن یہ لکیریں سیدھی ہو جائیں پھر وہ زندگی نہیں رہتی۔۔۔۔

یہ ہی زندگی ہے۔۔ایک دن دکھ اور ایک دن سکھ۔۔۔نا دکھ کسی گہری رات کی مانند ہمیشہ رہ سکتا ہے کیونکہ رات چاہیے جتنی بھی کالی اور لمبی ہو اسکا اختتام ضرور ہوتا ہے اور نا ہی سکھ کبھی روشن اجلے دن کی مانند ہمیشہ رہ سکتا ہے کیونکہ دن کا اختتام بھی ہو ہی جاتا ہے۔۔

یہ ہی قدرت کا نظام ہے۔۔۔اس میں دکھ درد تکلیف آزمائش ہمیشہ خوشی کامیابی عروج اور سکھ کے ساتھ ساتھ ہیں۔۔۔

بس تکلیف میں کبھی ناامید مت ہونا اور سکھ میں کبھی مغرور مت ہوتا یہ سب وقتی ہے۔۔۔سب وقتی۔۔

بس یہ زندگی ایک ایسا خاردار راستہ ہے جس

میں ہمیں امید کا دامن تھام کر شکر اور صبر کے سنگ قدم اٹھاتے چلتے جانا ہے۔۔۔

سکھ میں شکر الحمد اللہ اور دکھ میں صبر بس یہ ہی دو چیزیں ہیں جنہیں کبھی چھوٹنے نہیں دینا۔۔۔

یہ ایک سائیکل ہے جو ازل سے چل رہا ہے اور ابد تک چلتا رہے گا۔۔اسے حکمت عملی سے سمجھنے کی ضرورت ہے بس۔۔۔

اور جب انسان کا اللہ پر توکل مضبوط ہوتا ہے نا تو پھر زندگی آسان لگنے لگتی ہے کیونکہ ہر فیز میں پھر اسے پتہ ہوتا ہے کہ کوئی اور ہو نا ہو اللہ سکے ساتھ ہے اور وہ اسکے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے گا۔

وہ دونوں ہی آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھ رہے تھے۔۔۔دونوں کی چائے ختم ہو چکی تھی۔۔۔

عفرا نے کپ ٹرے میں رکھتے مسکرا کر امان کی جانب دیکھا۔۔۔

شکریہ۔۔۔وہ آہستگی سے گویا یوئی۔۔۔

وہ کس لئے۔۔۔اپنا کپ ٹرے میں رکھتا وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔

آپکی باتیں میرے لئے کچھ اور کریں نا کرے لیکن مجھے حوصلہ ضرور دے دیتیں ہیں۔۔۔

اب کل صبح نئے گھر میں ساری سیٹنگ کروانے کے بعد مجھے یہاں سے بلوایئے گا۔۔۔میں اور خالہ سیٹ گھر میں ہی جائیں گے اب ہماری ہڈیوں میں مزید دم نہیں یے سامان کے ساتھ الجھنے کا۔۔۔توبہ۔۔۔

شفٹنگ کوئی آسان کام ہے بھلا۔۔۔وہ وہاں سے اٹھتی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے گویا ہوئی۔۔

یہ کیا عفرا گھر تو اپنی مرضی سے سیٹ کرو۔۔۔کام سب تو ورکرز کر لیں گے تم پاس تو ہو۔۔۔

مجھے پتہ ہے آپ سب اچھے سے سیٹ کرواو گئے جو چیز مجھے اچھی نا لگی اسکی سیٹنگ میں آپ سے کہہ کر بدلوالوں گی۔۔۔

وہ اسکی بات کاٹتی سرعت سے گویا ہوئی۔۔۔

بارہ تو یہیں بج گئے۔۔۔صبح سے کام کر کر کے ہڈیاں درد کرنے لگی ہیں۔۔۔

صبح بھی آپ نے جلدی جلدی کا شور مچا دینا ہے اس لئے اب میں کسی کام میں نہیں آ رہی۔۔۔

خبردار جو صبح مجھے جلدی اٹھایا تو۔۔۔

اپنا ناشتہ باہر سے کرنا خالہ کو وقت پر ناشتہ کروا کر میرا ناشتہ کچن میں رکھ دینا۔۔۔

میں اپنی نیند پوری کر کے اٹھوں گی اور ناشتہ گرم کر کے کھالوں گی۔۔۔پھر تسلی سے فریش ہو کر وہاں چکر لگالوں گی۔۔۔آپ صبح صبح اپنا کام شروع کروالینا۔۔۔

وہ اسے اچھے سے وارن کرتی اندر کی جانب بڑھی۔۔۔

توبہ ہے لڑکی جو تم نے زرا سا شوہر کے ساتھ تعاون کرنے کا سوچا ہو۔۔۔

تم جیسی ایک دو بیویاں مجھے اور مل گئی نا تو میں تو۔۔۔

اسکا فقرہ درمیان میں ہی رہ گیا تھا جب وہ کمر پر ہاتھ رکھے ایڑیوں کے بل گھومی۔۔۔

ایک کو تو سمبھال لیں مسٹر سی اے چائے والا۔۔۔۔میں آپکی آنکھیں سلامت چھوڑوں گی تو ایک دو اور کے خواب دیکھیں گئے۔۔۔وہ دانت پیس کر کہتی پاؤں پٹختی اندر بڑھ گی۔۔

جبکہ پیچھے وہ مسکرا کر سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔

******

اگلا دن حسب معمول بہت مصروف ترین تھا۔۔۔امان حسب توقع صبح ہی صبح اٹھ کر اپنے کام پر لگ گیا تھا۔۔۔

عفرا واقعی اسقدر تھک گئی تھی کہ دن چڑھے دس بجے کہیں جا کر اسکی آنکھ کھلی۔۔۔کسلمندی سے اٹھ کر فریش ہو کر وہ کمرے سے باہر نکلی تو خالہ برآمدے میں پڑے واحد تخت پر بیٹھیں چائے پی رہی تھیں۔۔۔

باقی سارا سامان غالباً جا چکا تھا۔۔۔

شکر خالہ یہ معارکہ تو سر ہوا۔۔۔امان سامان لے گئے سارا۔۔ورنہ اب تو اتنا بکھیرا دیکھ دیکھ کر مجھے وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔وہ شکر ادا کرتی کچن میں ناشتے کی غرض سے داخل ہوئی جبکہ خالہ اسکی باتوں پر مسکرا دی۔۔۔

کچن سے ناشتہ لا کر وہ خالہ کے پاس ہی بیٹھتی ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

عفرا بچے صلہ نے کبھی چکر ہی نہیں لگایا۔۔۔مجھے بچی کی بڑی فکر ہوتی ہے۔۔۔وہ تو وہاں بالکل تنہا ہو گئی۔۔۔شوہر بھی پاس نہیں ہے۔۔۔اسے کہنا تھا کہ آ کر چکر لگا جاتی۔۔۔اپنوں میں بیٹھ کر دل ہلکا ہو جاتا ہے۔۔۔ماں نا سہی خالہ تو ہے۔۔۔

خالہ اداسی سے گویا ہوئی تو ناشتہ کرتے عفرا کے ہاتھ ٹھٹھک کر رکے۔۔۔۔

کی تھی میں نے اس سے بات خالہ۔۔۔لیکن اسکے پاس ایک سو ایک مجبوریاں ہیں سنانے کو۔۔۔۔

بقول اسکے بالاج بھائی کو اسکا یہاں آنا پسند نہیں کیونکہ وہ ابھی تک اسی ایک بات میں کہیں اٹکے ہیں جہاں کبھی امان اور صلہ کے رشتے کی بات چلی تھی۔۔۔حالانکہ

وہ سب وقت کی دھول تلے کہیں دب گیا لیکن وہ لوگ راکھ کریدنا جانتے ہیں اور صلہ اپنے گھر میں بگھاڑ نہیں چاہتی۔۔۔وہ تلخی سے گویا ہوئی جیسے اس بات پر پہلے بھی صلہ سے بحث کر چکی ہو۔۔۔

میں نے کہا تھا کہ تم نہیں آسکتی تو میں اور خالہ آکر تم سے مل جاتی ہیں۔۔۔میرا بڑا دل چاہ رہا تھا بچیوں سے ملنے کو تو کہنے لگی تم لوگ بھی مت آنا میرے سسرال کا ماحول ایسا نہیں کہ کوئی یہاں آکر اچھا محسوس کرے۔۔۔۔

یہاں ہر وقت ایک الگ ہی ڈرامہ لگا ہوتا ہے۔۔۔اور اگر کوئی مہمان وہاں آجائے تو بلخصوص تب ڈرامہ لگانا وہ لوگ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔۔۔۔تو پھر میں خالہ خاموش ہو گئی اب مزید کیا کہتی۔۔۔

آہستہ آہستہ ناشتہ کرتی وہ گلوگیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔

مجھے تو لگتا ہے خالہ کہ میں نے ماں کے ساتھ ساتھ بہن کو بھی کھو دیا۔۔۔

خیر فون پر بات ہو جاتی ہے اس سے۔۔۔آپ بھی اس سے فون پر بات کر لینا۔۔۔

وہ گہرا سانس خارج کرتی برتن اٹھا کر کچن میں رکھنے گئی۔۔۔

اسکے بعد وہ خالہ کے ساتھ اپنی نئی رہائش گاہ میں آگئی۔۔۔

لوہے کا آہنی گیٹ وا کرتے ہی گھر دیکھ کر اسکے موڈ پر خاصا خوشگوار اثر پڑا تھا۔۔۔

انہوں نے اپنی رہائش کے لئے کئی ایک گھر دیکھے تھے۔۔۔پھر جا کر کہیں یہ گھر فائنل ہوا۔۔۔کسی میں امان کو کوئی مسلہ لگتا تو کوئی عفرا کی ناک کے نیچے نا آتا۔۔۔کسی کا بند بند ماحول دیکھ کر خالہ کو اچھا محسوس نا ہوتا۔۔۔یہ گھر ان تینوں کی مشترکہ رائے سے فائنل ہوا تھا۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی سیمٹ اور بجری کی بنی روش کے دوسرے جانب لان تھا اور لان کے بالکل سامنے شیشوں کی دیواروں سے مزین کمرا تھا جسے امان نے اپنا سٹوڈیو بنایا تھا۔۔

وہاں بیٹھ کر کام کرتے باہر لان کا سارا منظر واضح ہوتا اور وہ اپنے کام کی جگہ کو ایسا ہی بنانا چاہتا تھا کہ جہاں بیٹھ کر تازگی کا احساس ہوتا۔۔۔

روش کے اختتام پر دو زینے چڑھ کر اندرونی دروازہ وا ہوتا۔۔۔

لکڑی کا وہ منقش دروازہ وا کر کے عفرا اور خالہ اندر بڑھے تو اندر تقریباً امان سب کچھ سیٹ کروا چکا تھا۔۔۔

وہ خود لاونج کے بیچ و بیچ کھڑا ورکرز سے دیواروں پر قرآنی آیات کی سینریز لگوا رہا تھا۔۔۔

ارے آگئی آپ دونوں دو گھنٹے بعد آتی نا ابھی تو تھوڑا کام باقی تھا۔۔۔وہ مسکراتا ہوا انکی طرف بڑھتا میٹھا سا طنز کر گیا۔۔۔

ماں نے مسکراتے ہوئے اسکے سر پر پیار دیا۔۔۔جسکا تمہارے جیسا بیٹا ہو اسے فکر کی کیا ضرورت بھلا۔۔۔فکر مت کرو ہم دونوں تمہاری مدد نہیں کرنے آئیں بلکہ گھر چیک کرنے آئیں ہیں کہ کہیں کوئی سیٹینگ ٹھیک نا ہوئی تو اسی وقت ٹھیک کروا لیں۔۔۔ماں نے بامشکل مسکراہٹ روکتے کہا جبکہ عفرا کا قہقہ پھوٹ پڑا۔۔۔ماں۔۔۔امان نے ماں کو شکایتی نظروں سے دیکھا تو وہ پورے دل سے مسکرا دی۔۔۔

سارا گھر ہی اسنے بہت خوبصورتی سے سیٹ کروایا تھا۔۔۔

سب کمروں اور کچن کے دروازے لاونج میں ہی کھلتے تھے۔۔۔وہیں سے اوپر سیڑھیاں جا رہی تھیں۔۔۔

اوپر ایک کمرے میں امان نے چھوٹا سا جم بنایا تھا یعنی اس گھر میں اسنے اپنے ذوق کی ہر چیز کو رکھا تھا۔۔۔

سارا گھر گھوم کر وہ امان کے سٹوڈیو میں آ گئی۔۔۔پورے گھر میں اسے بھی یہ جگہ سب سے زیادہ پسند آئی تھی۔۔۔

سامنی دو دیواریں شیشے کی تھیں جبکہ پچھلی دیوار پر اسکا بک شلف تھا جب کے اسکے سامنے اسی تھیم کے مطابق سفید اور سیاہ دو سٹائلش کرسیوں کے درمیاں چھوٹا سا سٹائلش گول کافی میز تھا جس پر ایک خوبصورت سا گلدان پڑا تھا۔۔۔

یہاں بیٹھ کر امان اپنی ویڈیو شوٹ کرتا تھا۔۔۔وہاں قدرتی روشنی کے ساتھ ساتھ مضنوعی روشینیوں کا بھی بھرپور خیال رکھا گیا تھا۔۔۔

سامنے ہی ٹرائی پوڈ سٹینڈ کے دائیں بائیں دو رنگ لائٹس نصب تھیں۔۔۔ایک کونے میں اسکا سٹڈی ٹیبل تھا جہاں پر اسکا سارا پیپر ورک پڑا تھا۔۔۔

شیشے کی ایک دیوار کے عین سامنے ایک کاوچ کیساتھ اسکی اونچائی کے مطابق چھوٹا ساگلاس ٹیبل تھا جس پر کوئی کتاب پڑی تھی۔۔۔

اس کمرے کا انٹیر ئر دیکھ کر ہی وہ کافی خوش تھی۔۔۔

یقیناً اس گھر میں یہ ان دونوں کی فیورٹ جگہ ہونے والی تھی۔۔

******

صلہ اپنے معمول کے سبھی کام نبٹا کر ابھی ابھی کمرے میں آئی تھی۔۔۔دن بادن اس پر کاموں کا بوجھ بڑھتا جا رہا تھا کیونکہ اسنے اب نا کہنا چھوڑ دی تھی۔۔۔

جو اسے جو بھی کام کہتا وہ بنا چوں چراں کے کر دیتی۔۔۔جیسے اسکے اندر سے لڑنے والا یا نا کہنے والا مادہ ہی ختم ہو گیا ہو۔۔۔

ثانیہ جب آتی خود سکون سے بیٹھتی اپنے دونوں بیٹوں ریاں اور حارث کے سبھی کام اس سے کرواتی۔۔۔

کبھی انکے کپڑے دھودو کبھی انہیں بے وقت بھوک لگ جاتی کبھی اسکی بیٹی کوئی کام خراب کر دیتی تو ان سب کے لبوں ہر بس ایک ہی نام ہوتا صلہ۔۔۔اور صلہ بھی بنا بحث خاموشی سے انکا وہ کام کر دیتی۔۔۔

وہ خود کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی۔۔

اب بھی صبح کی کمرے سے نکلی وہ اس وقت تھک ہار کر سب کی فرمائشیں پوری کر کے کمرے میں داخل ہوئی جب اسکا فون بجنے لگا۔۔۔

فون پر بالاج کا نام جگمگاتا دیکھ وہ مسکرا دی۔۔۔

کیسے ہو بالاج۔۔۔فون اٹھاتے ہی وہ تکیہ درست کر کے رکھتی سوئی ہوئی بچیوں کے پاس ہی نیم دراز ہو گئی۔۔۔

انہیں باتیں کرتے کچھ ہی وقت ہوا تھا جب بالاج ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اصل بات کی جانب آیا۔۔۔

صلہ دراصل ثانیہ کا اسکے سسرال میں جھگڑا ہو گیا ہے۔۔۔اور وہ گھر چھوڑ کر آ گئی ہے اسکا کہنا ہے کہ اب وہ واپس گھر نہیں جائے گی۔۔۔

بالاج نے تمہید باندھی۔۔۔

صلہ غور سے اسکی بات سن رہی تھی وہ اسے یہ تک نا کہہ سکی کہ یہ کونسا کوئی نئی بات ہے۔۔۔آئے دن اسکا یہ ہی مسلہ ہوتا ہے۔۔۔

دراصل وہ نااپنی رہائش الگ کرنا چاہتی ہے۔۔۔وہ مزید گویا ہوا۔۔۔تو امی کہہ رہی تھی کہ اگر وہ نیچے چچی والے پورشن میں بطور پے انگ گیسٹ رہ لیتی تو۔۔۔۔

بات کرتے وہ کچھ توقف کو رکا۔۔۔

صلہ کے ماتھے پر ہلکی سی شکنیں ابھریں۔۔۔

لیکن میں نے ان سے کہا کہ اب ہم بہن سے کرایہ تھوڑی نالیں گے۔۔۔اگر وہ وہاں رہے گی تو بنا کرائے کے ہی ورنہ نہیں۔۔۔اور ویسے بھی یہ فیصلہ تمہارا ہی ہو گا۔۔

اسنے ساری بات سنا کر بال اسکے کورٹ میں پھینکی۔۔۔

بالاج اس گھر میں محض میرا ہی حصہ تو نہیں۔۔۔عفرا بھی برابر کی حصہ دار ہے۔۔۔۔

میں کیسے اکیلی یہ فیصلہ کر سکتی ہوں۔۔

وہ جز بز ہوتی گویا ہوئی۔۔۔

ویسے بھی تو اس گھر کو تالا ہی لگا ہوا ہے نا صلہ اگر کسی کے کام آجائے گا تو کیا ہو جائے گا۔۔۔

تم دینا نا چاہو تو الگ بات ہے۔۔۔وہ تھوڑی نا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مانگ رہی ہے ۔۔۔کچھ عرصے کی ہی تو بات ہے۔۔۔

اور ویسے بھی یہ سب میں تمہارے لئے ہی کہہ رہا تھا۔۔۔وہ اگر مستقلاً یہاں اس گھر میں رہتی تو تمہارے لئے مشکل ہو جاتا۔۔۔بچے بھی اسکے حد سے زیادہ شرارتی ہیں۔۔۔باقی تمہاری مرضی۔۔۔

چیز تمہاری ہے تو فیصلہ بھی تمہارا ہی ہو گا۔۔۔

تیز لہجے میں کہتے وہ بنا اسکی بات سنے فون کاٹ گیا۔۔۔جبکہ صلہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔

اب انہی تیز لہجوں سے تو وہ ڈرتی تھی۔۔ایسے تیز لہجے اسکی جان نکال لے جاتے تھے۔۔۔

اسکے بعد صلہ کی انگلیاں درد کرنے لگی بالاج کا نمبر ملاتے ملاتے مگر اسنے فون اٹھا کر نادیا۔۔

اسنے صفائی کے طور پر کئی ایک لمبے چوڑے میسجز بالاج کو کئے کہ اسکے کہنے کا وہ مطلب ہر گز نا تھا جو وہ سمجھا تھا مگر کوئی ریپلائے نا آیا۔۔۔

تھک ہار کر وہ چابی اٹھاتی باہر نکلی اور دل پر پتھر رکھ کر چابی تائی جان کو دے کر واپس کمرے میں آئی اور اسے میسج ٹائپ کرنے لگی۔۔۔

کہ میں تائی جان کو چابی دے آئی ہوں۔۔۔پلیز مجھ سے بات کرو تمہاری ناراضگی میری جان پر بنا دیتی ہے۔۔۔مت کیا کرو میرے ساتھ ایسا۔۔۔

میسج سینڈ کر کے وہ وہیں نڈھال سی بستر پر دراز ہو گئ۔۔۔

خاموش آنسو آنکھوں سے ٹوٹنے لگے تھے۔۔۔۔ تبھی اسکے فون کی بیل بجی تو اسنے تڑپ کر فون اٹھا کر کان کو لگایا۔۔۔

مت پالا کرو فضول کے وہم صلہ۔۔۔میں کیوں ہونگا تم سے ناراض یار۔۔

مصروف تھا کام میں اس لئے فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔پاگل مت بنا کرو۔۔۔

وہی نرم فکر والا انداز۔۔۔اسکے لبوں سے ایک سسکی بر آمد ہوئی۔۔۔

یار رر کیا کرتی ہو صلہ۔۔۔اچھا آئی ایم سوری۔۔۔

پلیز چپ کر جاو اب مجھے اتنی دور تم رو کر پریشان کرو گی۔۔۔اسکے التجائیہ لہجے پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔وہ اس سے ناراض نہیں تھا۔۔۔دل کو کچھ سکون ہوا۔۔۔۔

بالاج آئی مس یو۔۔۔

مجھے اپنے پاس بلا لو۔۔۔اب میری ہمت ٹوٹنے لگی ہے بالاج۔۔۔مجھے تمہارے پاس آنا ہے پلیز۔۔۔۔

وہ آہستگی سے منمنائی۔۔۔

ہاں بس کچھ وقت لگے گا پھر انشااللہ تم میرے پاس ہو گئ۔۔۔

اسکا جواب سن کر اسنے کرب سے آنکھیں میچیں۔۔۔

کتناوقت بالاج۔۔۔مزید کتناوقت۔۔۔اتنی دیر سے تو یہ ہی ایک بات سنتی آئی ہوں۔۔۔مگر یہ وقت ختم ہی نہیں ہو رہا۔۔۔آخر اور کتناوقت۔۔۔

اسکی آواز میں عاجزی در آئی تھی۔۔۔

صلہ یہ کاغذی کاروائیاں اتنی جلدی نہیں ہوتیں۔۔۔انہیں وقت لگتا ہے۔۔۔لوگوں کی تو ہو جاتی ہیں جلدی بالاج ایک میری ہی نہیں ہو رہی۔۔۔وہ بہت دلبرداشتہ تھی۔۔۔

تمہیں لگ رہا ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔۔۔لمحے میں اسکا لہجہ بدلا تھا۔۔۔نہیں مجھے لگ رہا ہے کہ میں اس انتظار کی سولی پر لٹکی قطرہ قطرہ ختم ہو رہی ہوں دعا گو ہی ہوں کے میرے ختم ہونے سے پہلے میرا انتظار ختم ہو جائے۔۔۔

آنسو صاف کرتے اسنے کھٹاک سے فون بند کر دیا۔۔۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ اسنے یوں اس انداز میں فون بند کیا ہو۔۔۔

لیکن پتہ نہیں کیوں اب بالاج کی تسلیاں بھی دل کو سکون نہیں دیتیں تھیں۔۔۔

*****

عفرا کو اس گھر میں شفٹ ہوئے کافی دن ہو گئے تھے۔۔۔عفرا نے اپنا کمرا اپنی مرضی کے مطابق سیٹ کیا تھا۔۔۔امان کی مصروفیات اتنی بڑھ گئی تھیں کہ وہ کم کم

ہی گھر میں ملتا لیکن کچھ بھی ہوتا وہ ویک اینڈ گھر پر ہی گزارتا تھا۔۔۔باقی دنوں اسکا شیڈیول کافی ٹف ہوتا تھا۔۔۔

حالات بدلنے کی دیر تھی سبھی رشتہ داروں کے رویے بھی ساتھ ہی بدلنے لگے تھے۔۔۔زہر آلود طنز برساتی زبانیں یکدم ہی شہد آگیں ہو گئی تھیں۔۔۔

آئے دن انکے گھر کوئی نا کوئی رشتہ دار موجود ہوتا۔۔۔خوش آمدیں اور تعریفیں۔۔۔جنہیں سن سن عفرا کا دل اکتانے لگتا۔۔۔۔

وہ ان دنوں جی جان سے اپنے ایک پراجیکٹ پر کام کر رہی تھی۔۔۔اب یہ امان کی صحبت کا اثر تھا شاید۔۔فارغ تو وہ بیٹھ نہیں سکتی تھی تبھی تو امان کو سرپرائز دینا چاہتی تھی۔۔۔ثابت کرنا چاہتی تھی کہ سی اے چائے والا کی بیوی بھی تو کسی سے کم نہیں۔۔۔

آج وہ لنچ کرنے کے بعد بے وقت ہی سو گئی تھی۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔باہر شاید مغرب کی اذانیں ہو رہی تھیں۔۔۔اسکا سر بھاری بھاری سا ہو رہا تھا۔۔۔چائے کی شدت سے طلب ہوئی تو وہ کسلمندی سے بستر سے اترتی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

ارادہ کچن میں جا کر چائے بنانے کا تھا جب خالہ کے کمرے کے سامنے سے گزرتے اسے باتوں کی آواز سنائی دی۔۔۔شاید کوئی رشتہ دار خاتون آئی ہو۔۔۔

وہ سوچ کر آگے بڑھنے ہی لگی تھی جب امان کی آواز سن کر رکی۔۔۔

اوہ تو آج امان جلدی گھر آ گئے۔۔۔وہ کچن میں جانے کا ارادہ کینسل کرتی خالہ کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔ابھی اسنے ادھ کھلے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ خالہ کی آواز سن کر گویا پتھر کی ہو گئی۔۔۔

بیٹا کس چیز کی کمی ہے اب تمہارے پاس۔۔۔خدا کا دیا سب کچھ ہے۔۔۔کاروبار بھی اچھا چل رہا ہے۔۔۔بس کمی تو ایک اولاد کی ہی ہے نا۔۔۔

بیٹا دوسری شادی کر لو۔۔۔۔

شدت سے ایک تیر آ کر عفرا کے سینے میں پھڑکتے دل پر پیوست ہوا تھا۔۔۔سسکی آپو آپ لبوں سے برآمد ہوئی۔۔۔

یہ اسکی خالہ کے الفاظ تھے۔۔۔اسکی خالہ کے جو اسکے لئے ماں جیسی تھی۔۔۔کرلاتا دل ماننے سے انکاری تھا۔۔۔وہ امان کا جواب سننے کی متمنی تھی کہ وہ کیا کہتا ہے

۔۔۔

بیٹا دیکھو دوسری شادی گناہ نہیں ہے۔۔۔اسلام نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت دے رکھی ہے اور پھر تم تو۔۔۔

اس سے پہلے کہ خالہ امان کو قائل کرنے کو مزید کچھ کہتیں عفرا طیش سے دروازہ وا کرتی اندر بڑھی۔۔۔دروازہ ٹھاہ کی آواز سے دیوار سے ٹکرایا۔۔امان اور ماں نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔

ثابت کر دیا نا آپ نے خالہ۔۔۔۔کے ساس ہمیشہ ساس ہی ہوتی ہے۔۔۔بھلا ساس بھی کبھی ماں بنی ہے۔۔۔۔وہ طنزیہ ہسی خود پر ہستی دکھ سے گویا ہوئی۔۔۔ اسے یوں اپنے سامنے سراپا سوال بنی کھڑی دیکھ خالہ کی رنگت فق ہونے لگی۔۔۔ امان نے ان دونوں کو یوں آمنے سامنے دیکھ کر ب سے آنکھیں میچتے اپنا ماتھا مسلا۔۔۔

بیٹا تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔میرا مطلب تھا کہ وہ۔۔۔۔

کتنی دیر ہوئی ہے میری ماں کو مرے خالہ۔۔۔کتنی دیر۔۔۔باوجود ضبط کے آنسو عفرا کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرے۔۔۔دل شدت سے ڈھاریں مار کر رونے کو خواہشمند تھا مگر وہ ضبط کئے کھڑی تھی۔۔۔دھچکا بڑا تھا۔۔۔کوئی اور یہ الفاظ کہتا تو شاید دکھ زیادہ نا ہوتا پر کہے کس نے تھے جس سے اسے توقع نا تھی۔۔۔ یہاں توقع ٹوٹی تھی۔۔۔ماں کرچی کرچی ہوا تھا۔۔بلبلانا تو بنتا تھا نا۔۔

لیکن آپ تو شاید ماں کے مرنے کے انتظار میں ہی تھیں۔۔۔انکے مرتے ہی آپ نے یوں آنکھیں پھیر لیں۔۔۔یوں۔۔۔اسنے ہونٹ چباتے سینے سے اٹھتی تکلیف کو برداشت کرتے خالہ کے سامنے چٹکی بجائی۔۔۔

عفرا کمرے میں جاو۔۔۔کام بگڑتا دیکھ امان نے عفرا کو منظر سے ہٹانا بہتر سمجھا لیکن وہ اسے سن کہاں رہی تھی۔۔۔

یہ بھی اچھا کیا آپ نے خالہ۔۔۔ماں کا ہی لحاظ کر گئیں۔۔۔ورنہ انکے سامنے یہ سب کرتیں تو ماں تو بے موت ہی مر جاتیں۔۔۔اسکی آواز میں تنفر تھا۔۔۔

بدتمیزی نہیں عفرا۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دیتا۔۔۔ وہ میرا اور میری ماں کا معاملہ ہے کسی کی باتیں یوں نہیں سنتے یہ مینرز کے خلاف ہے۔۔۔ابھی تم کمرے میں جاو میں آتا ہوں وہاں پھر بات کرتے ہیں۔۔۔

امان نے بیچ میں مداخلت کرتے پھر سے معاملہ فہمی سے کام لینا چاہا۔۔۔مگر سامنے کون تھی۔۔۔بپھری ہوئی عفرا۔۔۔کیا بھلا چل سکتی تھی وہاں امان کی کوئی۔۔۔

یہ عورت یہاں کھڑی ہو کر میرا گھر اجاڑنا چاہتی ہیں اور آپ کھڑے مجھے اخلاقیات کا سبق پڑھا رہے ہیں۔۔۔وہ غرا کر اسکی جانب پلٹی۔۔۔

ماں کے ساتھ بد تمیزی نہیں عفرا۔۔۔یہ میری برداشت سے باہر ہو جائے گا۔۔۔

ضبط سے امان کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں۔۔۔بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ خاصا بے چین دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔ہیں تو انہی کے بیٹے نہ۔۔۔۔۔ملے ہوئے ہیں ان سے آپ بھی۔۔۔ معاف نہیں کروں گی آپکو امان۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔اسنے دکھ سے اپنے آنسو رگڑ کر صاف کئے۔۔۔وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

عفرا بچے کیا کر رہی ہو۔۔۔میرے کہنے کا مطلب صرف اتنا تھا کہ وہ دو بیویوں کے اخراجات افورڈ کر سکتا ہے اور

میری جگہ منیبہ آپی ہوتی نا خالہ تو میں دیکھتی کیسے یہ الفاظ کہتے آپکا دل نا کانپتا۔۔۔ دیکھتی میں کہ کیسے اتنے سخت لفظ آپکی زبان سے ادا ہوتے۔۔۔خالہ کی بات سن کر وہ آپے سے باہر ہوتی حلق کے بل چیخی۔۔۔گلے کی نسیں ابھرنے لگیں تھیں۔۔۔ بیٹی نہیں ہوں نا میں۔۔۔اسی لئے میرے معاملے میں آپکا دل سخت ہو گیا۔۔۔

دو آنسو خالہ کے آنکھوں سے ٹوٹ کر پھسلے۔۔۔۔

کوئی فرق نہیں آپ میں اور صلہ کی ساس میں اسنے بھی بیٹیوں کی پیدائش کے باعث صلہ کی زندگی تباہ کر دی اور آپ نے۔۔۔۔

ابھی کے ابھی نکل جاو یہاں سے عفرا اس سے پہلے کے میں غصے میں کچھ بہت غلط کر جاوں۔۔۔عفرا کی باتیں سن کر خالہ کی حالت بگڑنے لگی تھی جنہیں دیکھ امان عفرا کی بات کاٹتا پوری قوت سے غرایا۔۔۔

عفرا نے نم آنکھیں اٹھا کر زندگی میں پہلی مرتبہ اسکا یہ روپ دیکھا۔۔۔

کاش آپ کامیاب ناہوتے امان کاش۔۔۔اسکی نم آواز سرگوشی کے مترادف تھی۔۔۔

کاش ہم وہی چھوٹے سے گھر میں رہنے والے عام سے لوگ ہوتے۔۔۔آپکی کامیابی کھا گئی میری خوشیاں۔۔۔وہ ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر آنسو صاف کرتی الٹے قدموں کمرے سے باہر بھاگی۔۔۔

جبکہ امان نم آنکھوں سے اسکے کہے اتنے سخت الفاظ کو محسوس کرتا اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔

****

کمرے میں آتے ہی وہ بستر پر ڈھتی شدت سے رو دی۔۔۔آج ماں شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔کاش ماں ہوتی تو وہ بھاگ کر جا کے انکی آغوش میں چھپ جاتی۔۔۔انہیں ان سب کی شکایتیں لگاتی۔۔اور وہ سب سے لڑ جاتیں مگر اسکے ساتھ غلط ناہونے دیتیں۔۔۔

لیکن ماں ہوتی تو غم ہی کیا تھا۔۔۔ لیکن اب تو ماں نہیں تھی۔۔۔ پھر کیا کرتی۔۔۔

امان اور خالہ پر تو اس وقت اتنا غصہ تھا کہ حد نہیں۔۔۔

دل میں تو آگ لگی پڑی تھی جو بھانبروں کی مانند اسے جلا رہی تھی۔۔۔ کسی طور سکون نا تھا۔۔۔ بار بار آنکھوں کے آگے دھند چھا جاتی۔۔۔ پہلے سے بھاری سر مزید شدت سے درد کرنے لگا تھا۔۔ وہ تیزی سے دائیں سے بائیں چکر کاٹتی غصے سے مسلسل سوچ رہی تھی جب یکدم دماغ میں ایک جھماکہ ہوا۔۔۔

وہ بھاگ کر اپنے موبائل کی جانب لپکی اور اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔

****

کمرے میں نیم تاریکی کا راج تھا۔۔۔ زیرو پاور کی نیلی روشنی ہر سو پھیلی تھی۔۔ ایسے میں وہاں سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل کی رنگ بجی تو تو منیبہ چونک کر اٹھی۔۔۔

اٹھنے سے کھلی آبشار کمر پر پھیل گئی۔۔۔ اسنے بعجلت موبائل اٹھا کر موبائل سائلنٹ کیا اور ایک چور نگاہ بستر پر ڈالی۔۔۔

شکر خدا کا کہ معید اٹھا نا تھا۔۔۔

نعمان مغیث اور معید تینوں ہی سو رہے تھے۔۔۔دونوں بچے ہنوز انکے ساتھ ہی بیڈ شیئر کرتے تھے۔۔۔

اسنے واپس موبائل کی جانب دیکھا۔۔۔کال پاکستان سے عفرا کی تھی۔۔۔اسکا دل زور سے ڈھرکا۔۔۔

اللہ خیر کرے رات کے اس پہر کال۔۔۔

وہ سوچتی ہوئی موبائل اٹھا کر بالکنی میں آ گئی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہیلو منیبہ آپی۔۔کال اٹھاتے ہی عفرا کی ابھرتی سسکیاں سن کر اسکے ہاتھ پاوں پھولنے لگے۔۔۔

کیا ہوا میری جان یوں رو کیوں رہی ہو۔۔۔سب ٹھیک ہے نا۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں آپی۔۔۔دیکھیں زرا خالہ میرے ساتھ کیا کر رہی ہیں۔۔

آپی وہ بہت غلط کر رہی ہیں۔۔۔میری ماں کیا مری میرے اپنوں نے ہی مجھ سے آنکھیں پھیر لیں۔۔۔آپی خالہ بہت غلط کر رہی ہیں۔۔۔بہت۔۔۔

عفرا میری جان مجھے بات تو بتاو میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔کیا کر دیا ماں نے۔۔۔ہوا کیا ہے۔۔عفرا کی سسکیاں سن کر اسکا دل بے طرح گھبرانے لگا تھا۔۔۔

آپی وہ مجھے زندہ در گور کرنا چاہتی ہیں۔۔۔مارنا چاہتی ہیں وہ مجھے۔۔۔عفرا اپنا ضبط کھوتی چلا اٹھی۔۔۔

امان کی دوسری شادی کروانا چاہتیں ہیں وہ۔۔۔منیبہ آپی۔۔آپی میں بتا رہی ہوں۔۔۔میں کچھ بہت غلط کر لوں گی اپنے ساتھ۔۔اور۔۔۔اور ذمہ دار خالہ ہو نگی۔۔۔

عفرا کی بات سن کر منیبہ کے قدموں تلے سے زمین کھسکی تھی۔۔۔

عفرا تمہیں کوئی غلط فہمی۔۔۔وہ بول ہی رہی تھی جب اسے کچھ ڈھرام سے گرنے کی آواز آئی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہیلو عفرا۔۔۔

وہ بوکھلا کر بار بار گویا ہوئی لیکن جواب ندارد۔۔۔

اسکا جسم اس انہونی پر کپکپانے لگا تھا۔۔وہ ماں سے اس چیز کی توقع نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔۔

اسنے کال کاٹی اور ایک مرتبہ پھر سے اسکے ہاتھ تیزی سے موبائل پر چلنے لگے۔۔۔

****

ماں یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔یوں آپکی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔عفرا کے جانے کے بعد خالہ خود کو عجیب دوڑاہے پر کھڑا پاتی رونے لگی تھیں۔۔۔عفرا کی باتیں چابک کی مانند لگ رہی تھیں انہیں۔۔۔

جب امان انہیں یوں آنسو بہاتا دیکھ گویا ہوا۔۔تبھی ماں کا موبائل بجا۔۔

امان نے فون اٹھا کر اسکا سپیکر آن کرتے ماں کے سامنے کیا۔۔۔

ہیلو منیبہ بیٹا۔۔۔وہ اپنی آواز کمپوز کرتی گویا ہوئیں۔۔۔

کیا کہا ہے آپ نے عفرا سے امی۔۔۔

امی کم از کم میں اس بات کی آپ سے توقع نہیں رکھتی تھی۔۔۔

آخر وقت ہی کتنا ہوا ہے اسکی شادی کو جو آپ نے یہ۔۔۔وہ ماں کے فون اٹھاتے ہی غصے سے بھری شروع ہو چکی تھی۔۔۔عفرا کی سسکیاں ابھی تک اسکا دل کر لا رہی تھیں۔۔۔

ماں اسکی باتیں سنتیں مزید شدت سے رو دیں۔۔۔

Please for God Sake muneeba..

,اسنے اتنی جلدی یہ باتیں تمہارے تک پہنچا بھی دیں۔۔۔

ماں کو یوں روتا دیکھ اسنے سرعت سے منیبہ کی بات کاٹتے اسے مزید کچھ کہنے سے روکا۔۔۔

آپ تو رہنے ہی دیں بھائی۔۔۔وہ پوری قوت سے چیخی۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ اس وقت یہاں۔۔فوراً اپنے کمرے میں جائیں۔۔۔وہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔۔۔مجھے گمان گزر رہا ہے کہ وہ ٹھیک نہیں۔۔۔فوراً جا کر پہلے اسے چیک کریں۔۔۔

منیبہ کی نم خدشات سے پر آواز سن کر وہ فوراً سے اپنے کمرے کی جانب لپکا۔۔۔

حالات یکدم ہی غلط نوعیت اختیار کرتے جارہے تھے۔۔

شٹٹٹٹ۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ وا کرتے ہی وہ اندر بڑھا لیکن سامنے ہی وہ زمین بوس ہوئی ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔۔۔اسنے ایک زوردار مکہ دیوار پر رسید کیا اور بھاگ کر اسے اٹھا کر بستر پر لٹاتے بعجلت ڈاکٹر کا نمبر ملانے لگا۔۔۔

****

امان صوفے پر بیٹھا صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیڈ پر دراز کندھوں تک لحاف اوڑھے لیٹی عفرا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

رات ڈاکٹر آکر اسکا چیک آپ کرنے کے بعد اسے انجکشن لگا کر گیا تھا کہ وہ صبح تک ہوش میں آجائے گی کیونکہ وہ شدید ذہنی دباو کے باعث بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

اور اب رات کا آخری پہر تھا تب سے اب تک امان مسلسل اسی کے رویے کو سوچتا وہیں بیٹھا تھا۔۔۔دور کہیں سے فجر کی اذانوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تھیں۔۔۔۔

دفعتاً عفرا کے جسم میں نحیف سے حرکت ہوئی تو امان سرعت سے اٹھ کر اسکے پاس گیا۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے عفی پرنسس۔۔۔امان نے اسکے پاس ہی بیٹھتے اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے محبت سے دریافت کیا۔۔۔

عفرا نے خوابیدہ نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھا اور ناراضگی سے نظروں کا رخ بدل گی۔۔۔

جبکہ امان اسکے یوں نظریں پھیرنے پر لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔اسنے ہتھیلیوں پر وزن ڈال کر اٹھنا چاہا تو امان نے اسے اٹھنے میں مدد دی اور وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہو گی۔

دونوں کے درمیان خاموشی کا وقفہ در آیا۔۔۔

بہت سے الفاظ ابل ابل کر باہر آنے کو عفرا کے لبوں تک آتے لیکن مچل کر رہ جاتے کیونکہ وہ وہیں نیم وا ہونٹوں کو آپس میں پیوست کر جاتی۔۔۔

ایک بات پوچھوں امان۔۔۔

کچھ دیر بعد اس خاموشی کو عفرا کی آواز نے توڑا۔۔۔وہ بہت ہمت مجتمع کر کے بلآخر بول ہی اٹھی۔۔۔

ہمم پوچھو۔۔

اگر آپکو اپنی ماں اور مجھ میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو۔۔۔

وہ کسی غیر مری نقطے کو دیکھتی سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔وہ جو سوچ رہی تھی سمجھ رہی کاش کے کبھی کسی کو سمجھا سکتی۔۔۔

امان نے خاموشی سے اسے دیکھتے اسے اندر تک پڑھنے کی کوشیش کی کہ آخر اسکے اندر چل کیا رہا ہے۔۔۔کیونکہ کم از کم وہ عفرا سے اسقدر احمقانہ سوال کی توقع نہیں رکھتا تھا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے عفراماں۔۔۔بنا سوچے سمجھے ماں۔۔۔۔

دنیا کا ہر رشتہ مل سکتا ہے لیکن کیا کہیں ماں کا نعمل بدل ہے جو تم مجھ سے یہ بات پوچھ رہی ہو۔۔۔وہ سنجیدگی سے دل کی بات لبوں پر لے آیا۔۔۔

عفرا نے کرب سے اسے دیکھا۔۔۔

تو مطلب آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔آنکھوں میں نمی سمٹنے لگی تھی۔۔۔

اور میں ایسا کیوں کروں گا عفرا۔۔۔کیا میرے ماتھے پر بے وقوف کا ٹیگ لگا ہے جو میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔کیا تمہیں واقع نہیں لگ رہا کہ تم احمقانہ سوال پوچھ کر مجھے گھیرے میں لینا چاہتی ہو۔۔۔۔

جس معاشرے میں آپ نے مرد کو ڈومینینٹ دیکھا ہو نا امان۔۔۔جہاں مرد حاکم ہو۔۔۔۔جس معاشرے میں عورت کی کوئی ویلیو کوئی عزت نا ہو۔۔۔جہاں

عورتوں کی کمیوں کو وہ سانس لینے کو رکی۔۔۔جیسے سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی ہو۔۔۔

جہاں عورتوں کی کمیوں کو اچھالا جائے۔۔۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھ سے پھسلا۔۔

وہاں آپ ہر چیز کی توقع رکھ سکتے ہو۔۔۔۔

میرے بابا ہماری بہت کم عمری میں گزر گئے تھے۔۔۔باپ کی محبت کیا ہوتی ہے میں نہیں جانتی۔۔

میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔۔۔میں نے ماں کی موجودگی میں بہت اچھی زندگی گزاری۔۔۔وہ کیسے سہتی تھیں اکیلے سب۔۔اس بے رحم معاشرے کی چھلنی کرتی باتیں انہوں نے کبھی ہمیں پتہ ہی نہیں لگنے دیا۔۔۔اپنے چہرے کے تاثرات تک چھپا جاتی تھیں وہ۔۔۔ہم نے تو انہیں محض مسکراتے ہی دیکھا تھا۔۔۔زندگی کی تلخیاں کیا ہوتی ہیں پتہ ہی نا تھا۔۔۔دنیا کس قدر ظالم ہے یہ تو اب جا کر اندازہ ہو رہا ہے نا۔۔۔

اب میں نے اپنی بہن کی ناآسودہ ازواجی زندگی دیکھی ہے امان۔۔۔اسکے سسرال والوں کے رنگ دیکھے ہیں۔۔۔انکی بے حسی دیکھی ہے۔۔۔

اوراب میں کڑی سے کڑی ملا کر سب سمجھ پا رہی ہوں۔۔۔آئے دن کسی نا کسی رشتہ دار کا یہاں آنا۔۔۔ساتھ اپنی بیٹیوں کو بنا سنوار کر لانا۔۔۔کیا ہے یہ سب۔۔ امان دنیا تو تیار کھڑی ہے۔۔پلیٹ میں اپنی بیٹیاں سجائے آپکو پیش کرنے کی خاطر۔۔۔

آخر اب آپ وہ چھوٹے سے گھر میں رہنے والے امان تو رہے نہیں نا۔۔۔برینڈ بن چکے ہیں۔۔۔

تو ایسے میں کھائی کے دہانے پر کھڑے ہو کر جہاں آپ صاف سب تہس نہس ہوتا دیکھ رہے ہو۔۔۔

جہاں آپکو آپکی خامیاں دکھا دکھا کر توڑا جا رہا ہو۔۔۔آپکا اعتماد آپ سے نوچ نوچ کر چھینا جا رہا ہو۔۔۔

اس مقام پر اس دہانے پر کھڑا کر کے اگر آپ مجھے اخلاقیات اور صبر کا درس دینا چاہتے ہیں تو معذرت کیساتھ۔۔۔میں اتنی صابر نہیں ہوں۔۔۔اسنے آنسوؤں سے لبریز نگاہیں اٹھا کر نفی میں سر ہلاتے خود کو تکتے امان کی جانب دیکھا۔۔۔

میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔

میں اس مقام پر آپ سے اخلاقیات نہیں سیکھ سکتی۔۔۔اسنے کرب سے آنکھیں میچیں آنسو لڑیوں کی مانند بہتے چلے گئے۔۔۔

ایک لڑکی جب جانتی ہے اس میں ایک کمی ہے۔۔۔وہ ماں نہیں بن سکتی۔۔۔کیا آپ اندازہ بھی لگا سکتے ہو کہ اسکے شب و روز کس اذیت میں گزرتے ہیں۔۔۔ وہ بظاہر ہستی ہے کھلکھلاتی ہے خود کو مصروف ظاہر کرتی ہے۔۔۔مختلف کاموں میں خود کو۔۔۔خود کو غرق کر کے حالات سے فرار حاصل کرتی ہے۔۔۔اسکے سجدے لمبے ہوتے چلے جاتے ہیں۔۔۔سجدے آنسوؤں سے تر ہوتے جاتے ہیں۔۔۔اسکی روح تو پہلے ہی گھائل ہے۔۔۔زخمی زخمی ہوئی پڑی ہے۔۔۔ اس پر مزید چھڑیاں چلا کر یہ معاشرہ توقع کرتا ہے کہ وہ صبر کرے۔۔۔کہاں سے کرے صبر۔۔۔۔

نہیں ہوتا صبر۔۔۔نہیں ہوتاااااااا۔۔۔

وہ چہرا ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

کاش کے روح کے زخم دکھائے جا سکتے امان تو میں دکھاتی کہ کس قدر زخمی زخمی روح ہے میری۔۔۔

کہاں سے لاوں اتنا پہاڑوں سا حوصلہ۔۔۔نہیں ہے مجھ میں اور ہمت۔۔۔ اسکی ہچکیاں بندھنے لگی تھی۔۔۔امان نے اسے کرب سے دیکھتے شدت سے خود میں بھینچا۔۔۔

اسکی اپنی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں۔۔۔

ہاں ہونے لگی ہوں میں انسکیور۔۔مجھے خوف محسوس ہو رہا ہے آپکی کامیابیوں سے۔۔۔آپ سے۔۔۔

ہے ہی کون میرے پاس سوائے آپکے۔۔۔

آپکو بھی کھو دیا تو۔۔۔

وہ بولتے بولتے نیم جان ہونے لگی تھی جیسے پھر سے حواس کھونے لگی ہو۔۔۔

ادھر دیکھو میری طرف عفرا۔۔۔دیکھو میری طرف۔۔۔

امان نے جھنجھوڑ کر اسے ہوش میں لاتے اپنے سامنے کیا۔۔۔

عفرا کی حالت اسے سر تا پیر لرزا گئی تھی۔۔کیا کچھ چھپا رکھا تھا اسنے اپنے اندر۔۔۔

میں تمہیں کوئی تسلی نہیں دوں گا۔۔۔یہ ہر گز نہیں کہوں گا تمہیں کے میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا ہمیشہ ساتھ رہوں گا وغیرہ وغیرہ۔۔۔

کون ہوں میں۔۔ہوتا کون ہوں میں تمہاری خوشیوں کا فیصلہ کرنے والا۔۔۔

میں کوئی نہیں ہوں۔۔۔سنا تم نے نا ہی وہ لوگ کچھ اہمیت رکھتے ہیں جن کی باتوں کو تم سر پر سوار کر کے بیٹھی ہو۔۔۔

وہ سب اس لئے اہم ہو گئے کیونکہ تم نے اجازت دے دی ان سب کو اہم ہونے کی۔۔۔

کیوں ہیں اہم ان سب کی باتیں تمہارے لئے۔۔۔کیوں کیا تم نے سوار ان سب کی باتوں کو خود پر۔۔۔کیوں تم میں آیا یہ 0 احساس کمتری۔۔۔کیوں۔۔۔

کس چیز کی کمی ہے تم میں۔۔۔کون ہوتا ہے امان کسی بھی عفرا کو چھوڑنے والا یا اپنانے والا۔۔۔

کون ہوتے ہیں یہ لوگ کسی بھی لڑکی کی خوشیوں یا غموں کو دیفائن کرنے والے۔۔۔

کیوں ہے آج کی لڑکیاں کمزور۔۔۔

عفرا ٹھٹھک کر اسے دکھ سے بولتا سن رہی تھی۔۔۔

کیوں ہم لوگوں کے سیٹ کردو اصولوں پر جیئں۔۔۔انکے ڈیفائن کردہ معیار کے پیمانوں پر پورا اتریں

نہیں ہے اولاد ابھی ہماری ٹھیک ہے۔۔لیکن ہم اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں۔۔۔جب ہم پر امید ہیں تو پھر لوگوں کی باتیں کیوں ہم ہر اپنا اثر چھوڑیں۔۔۔

عفرا!!!!۔۔۔خدارا ختم کردو اس احساس کمتری کو۔۔۔اور یہ میں تمہیں اخلاقیات کا درس نہیں دے رہا بتا رہا ہوں۔۔اسنے عفرا کے بازو اپنی گرفت سے آزاد کئے اور کچھ پیچھے ہوا۔۔۔

کہ اتنا مضبوط کر لو خود کو اتنا مکمل اتنا بہادر کے اتنا روشن کے ایک پل کو تو کوئی بھی امان کسی بھی عفرا کو چھوڑنے سے پہلے ایک بار تو ڈگمگا جائے کہ وہ کسے خود سے الگ کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہے۔۔۔

کہ کوئی بھی امان کسی بھی عفرا کی جگہ اپنی زندگی میں کسی اور کو دینے سے پہلے صرف یہ سوچ لے کے جس روشنی کے منبع کی جگہ کسی اور کو وہ دینے والا ہے کیا وہ اسکی زندگی میں موجود اندھیروں کو ویسی ہی روشنی سے دور کر پائے گی جیسے ایک عفرا نامی لڑکی کرتی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے دکھ ہوتا ہے۔۔تکلیف ہوتی ہے۔۔۔دل بھی پھٹتا ہے اور کسی اپنے سے وہ دکھ شیئر کر کے دل ہلکا بھی ہو جاتا ہے۔۔۔لیکن اس سب کے باوجود حوصلہ اور عزم بھی کچھ ہوتا ہے اور یہ وہ ہوتا ہے جو چٹانوں کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔۔۔

ڈر خوف احساس کمتری احساس برتری۔۔۔سب انسان کے اندر ہے۔۔۔صرف اسے باہر نکال کر مسلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔یہ چیزیں انسان کے قد سے بڑی نہیں ہو سکتیں اور نا ہی انسان کی عقل سے زیادہ۔۔۔آ گر ایسا ہو رہا ہے تو یہ آپکی حماقت ہے۔۔کیونکہ آپ ان چیزوں کو ویلیو دے رہے ہیں۔۔۔

انسان اللہ کی ایک عظیم تخلیق ہے۔۔۔جیسے اس نے عقل سے نوازا ہے۔۔۔اور یقین مانو ایسا اسنے انسانوں کو اپنی خود ساختہ احساس کمتری یا احساس برتری کے

احساس میں جھکڑ کر کڑھ کڑھ کر مرنے کے لئے نہیں کیا اسنے ایسا داستانیں رقم کرنے کو کیا ہے۔۔۔

یقین مانو میری بات کا عفرا جب اس دل میں محض اس رب کا خوف ہوتا ہے نا اور ہمارے سبھی اعمال اور کام اس خوف کو مد نظر رکھ کر کئے جانے لگیں تو پھر اسکے بندوں کا خود ساختہ خوف اس دل سے خود بخود نکلنے لگتا ہے۔۔۔

یہ دو متضاد چیزیں ہیں اور ایک دل میں دونوں چیزیں نہیں رہ سکتیں۔۔۔

ایک دل میں یا تو اللہ کا خوف رہ سکتا ہے یا اسکے بندوں کا۔۔۔۔ فیصلہ تمہارا ہے کہ تم کس کا انتخاب کرتی ہو۔۔۔

وہ چہرے کا رخ موڑتا انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے سرخ پڑتی آنکھوں کے کنارے دبانے لگا۔۔۔۔

اور خالہ۔۔۔انکا کیا۔۔۔وہ تو میری اپنی ہیں نا۔۔

عفرا نے تھک کر واپس بیڈ کراون سے ٹیک لگائی۔۔

ماں نے تم سے تو کوئی بات نہیں کی نا عفرا۔۔نا کچھ کہا۔۔۔

وہ اپنے بیٹے سے بات کر رہی تھیں۔

امان نے ہاتھ پیچھے کرتے تاسف سے اسے دیکھا۔۔۔

اور تمہیں کیوں نہیں لگتا کہ جب تمہارا شوہر تمہارا دوست ہو سکتا ہے جس سے تم اپنے دل کی ہر بات شیئر کر سکو تو اس ماں کا بیٹا انکا دوست نہیں ہو سکتا جن سے وہ اپنے دل کی بات شیئر کر سکیں۔۔۔

امان کی بات سن کر وہ کئی پلوں تک خاموش رہ گئی یک ٹک اسے دیکھتے۔۔۔

میری ماں کا بھی صرف ایک ہی بیٹا ہے عفرا جس سے انہوں نے اپنے دکھ بھی شیئر کرنے ہیں اور خوشیاں بھی۔۔۔تو تمہارے خیال میں کیا میں تحمل سے اپنی ماں کی باتیں نہیں سن سکتا۔۔۔

یہ جان نہیں سکتا کہ انکے اندر کیا چل رہا ہے۔۔۔

تمہیں میں پھر کہوں گا کہ کچھ بھی ہوتا تمہیں ماں بیٹے کے درمیاں کودنا نہیں چاہیے تھا۔۔

کیا تمہیں واقع ایسا لگتا تھا کہ میں اپنی ماں کو قائل نہیں کر پاوں گا۔۔۔

وہ سراپا سوال بنا اس سے پے در پے سوالات کر رہا تھا۔۔۔اسکے آنسو ٹھٹھرنے لگے۔۔۔

اگر واقعی تمہیں ایسا لگ رہا تھا عفرا تو پھر میں تم پر محض افسوس ہی کر سکتا ہوں۔۔۔

خیر تم آرام کرو میں ناشتہ لاتا ہوں۔۔

وہ بنا اسے کچھ کہنے کا موقع دیئے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ عفرا بس اسکی کہی باتوں کو ہی سوچتی رہ گئ۔۔۔

کاش امان میرا بھی آپکے جیسا بیٹا ہوتا جو آپکی طرح ہی اپنی ماں کے لئے سٹینڈ لیتا۔۔۔دل میں پھر سے حسرت جاگی تھی۔۔۔۔

*****

امان بچے عفرا کو ہوش آگیا۔۔۔۔

وہ کچن میں عفرا کے لئے ناشتہ بنا رہا تھا جب ماں غالباً فجر کی نماز ادا کر کے وہاں آئیں۔۔۔

جی ماں۔۔۔اسی کے لیے ناشتہ بنا رہا ہوں۔۔اسنے چائے کو ابال آتا دیکھ چائے کپ میں چھانی۔۔۔

کیسی ہے وہ۔۔۔ماں کے لہجے میں اداسی تھی۔۔۔

بہت اثر لیا ہے اسنے کل کی باتوں کا ماں۔۔۔نہیں کرنی چاہیے تھی آپکو ایسی باتیں۔۔۔

وہ تو پہلے ہی بہت حساس ہے۔۔۔اوپر سے آپ۔۔۔

اب تم ماں کے سامنے اسکی سائیڈ لو گئے۔۔۔ماں نے اسے سرعت سے ٹوکا۔۔۔

ناشتہ ٹرے میں رکھتے اسکے ہاتھ ٹھٹھکے۔۔

ظاہر سی بات ہے ماں۔۔۔ بالکل ایسے ہی جیسے کچھ دیر پہلے اسکے سامنے آپکی سائیڈ لے کر آرہا ہوں۔۔۔

ماں آپ اور وہ دونوں ہی میرے لئے لازم و ملزم ہو۔۔۔ دنوں میری زندگی کی ترجیحات میں سب سے اوپر ہو۔۔۔ آپ دونوں کے بنا میں ادھورا ہوں۔۔۔ اور آپ دونوں کو ہی یہ بات سمجھنا ہو گی۔۔۔

میں آپ دونوں سے ہی ایک دوسرے کے خلاف کچھ نہیں سن سکتا۔۔۔ ہاں مجھ سے جو شکوے ہیں آپ دونوں کو وہ کہیں میں پوری کوشیش کروں گا انہیں دور کرنے کی۔۔۔

رہ گئی بات میری دوسری شادی کی۔۔۔

وہ سب وہیں چھوڑ ماں کے مقابل آیا۔۔۔ اور انکے ہاتھ تھام کر عاجزی سے گویا ہوا۔۔۔

وہ میں کبھی نہیں کروں گا ماں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔

کیونکہ اسلام نے بلاشبہ مرد کو چار شادیوں کی اجازت دی ہے اور میں افورڈ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔ لیکن اسی اسلام نے ساتھ ایک شرط کو بھی نتھی کر دیا ہے کہ اگر اسے پورا کر سکو تو۔۔۔

اور وہ ہے انصاف کی شرط۔۔۔ اگر سب میں انصاف کر سکو تو۔۔۔

اور ماں بہت معذرت کے ساتھ میں اس معاملے میں انصاف کر ہی نہیں سکتا۔۔

تو کیوں آپ محض میری اولاد کے لئے اپنے بیٹے کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنتا دیکھنا چاہتی ہیں۔۔

امانن۔۔ماں دہل کر گویا ہوئی۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔

بکواس نہیں ہے ماں۔۔۔ حقیقت ہے۔۔۔اور آپ بہتر جانتی ہیں اسے۔۔۔یہ وہ حقیقت ہے جسے ہم اسلام کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہوئے یکسر فراموش کر دیتے ہیں۔۔۔ سرے سے۔۔۔ جیسے یہ ہو ہی نا۔۔۔۔

میں اپنی زندگی میں وہ مقام کسی اور کو دے ہی نہیں سکتا جو آپکی بھانجی کو دے چکا ہوں۔۔۔کیون کسی بیچاری کی زندگی خراب کروانا چاہتی ہیں آپ۔۔۔

ماں عفرا میری زندگی میں آپکی رضامندی سے شامل ہوئی ہے۔۔۔میں اس شادی کے حق میں نہیں تھا۔۔۔ایسا ہی ہے نا۔۔۔

لیکن اب وہ میرا سب کچھ ہے۔۔۔اسکے بعد اب کسی کی گنجائش نہیں۔۔۔اور وہ یہ ڈیزرو کرتی ہے۔۔۔

ماں کی آنکھیں چھلک گئیں۔۔۔

میں اسکی دشمن نہیں ہوں بچے۔۔۔بیٹی ہے وہ میری۔۔۔میں اسے بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

انکی آواز میں دکھ تھا۔۔۔

یہ ہی تو بات ہے ماں۔۔۔وہ بھی آپکو ماں ہی سمجھتی ہے تبھی تو آپکی بات پر اتنا شدید رد عمل دے گئ۔۔ورنہ آپ جانتی ہیں کے وہ بہت کول مائنڈ ہے۔۔۔

اور ایک اور بات بتاوں جتنا میں نے اسے سمجھا ہے جانا ہے۔۔۔جیسے ہی اسکے دماغ سے غصہ اترے گا ناسیدھا آپکے پاس ہی آئے گی۔۔۔

ماں نم آنکھوں سمیٹ مسکرادی۔۔۔

سب باتیں ٹھیک ہیں امان۔۔۔میں اسکا دکھ بھی سمجھتی ہوں بچے۔۔۔لیکن کیا میں کبھی اس آنگن میں بچوں کی کلکاریاں نہیں سن پاوں گی۔۔۔وہ پھر سے آبدیدہ ہو آ تھی تھیں۔۔

کیوں نہیں ماں۔۔۔سنیں گی نا آپ انشااللہ۔۔۔بس دعا کریں آپ میرے حق میں۔۔۔کیونکہ اولاد تو مرد کے مقدر کی ہوتی ہے نا۔۔۔اور ماں کی دعا اولاد کے حق میں بہت جلدی سنی جاتی ہے۔۔۔انشااللہ وہ نوازے گا۔۔۔ضرور نوازے گا۔۔۔اسنے ماں کو بازو کے حلقے میں لیتے ساتھ لگایا۔۔۔

*****

عفرا سے بات کرنے کے بعد سے منیبہ مسلسل کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔

معمولات کے کام سرانجام دیتے بھی وہ کہیں کھوئی کھوئی سی تھی۔۔

معید کو فیڈ کروا کر اسے تیار کرتے۔۔ مغیث کو سکول کے لئے تیار کرتے اور کچن میں سب کا ناشتہ بناتے وہ مسلسل کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔

باہر ڈائیننگ ٹیبل پر مغیث اور نعمان کی کسی بات کو لے کر بحث ہو رہی تھی۔۔۔

وہ زور و شور سے باپ سے بحث کرنے میں مشغول تھا۔۔۔

معید بھی پاس ہی پرام میں لیٹا ہاتھ میں پکڑے کھلونے سے کھیل رہا تھا۔۔۔

وہ ایک پرفیکٹ فیملی پکچر تھی۔۔ منیبہ نے ایک کھوئی کھوئی سی نگاہ ان تینوں کے ہستے مسکراتے چہروں پر ڈالی اور ناشتے کی ٹرے لئے باہر آ گئی۔۔۔

نعمان مجھے پاکستان جانا ہے۔۔۔

ان دونوں کو ناشتہ سرو کر کے وہ معید کو سیریلیک کھلاتے کھوئی کھوئی سی گویا ہوئی۔۔۔ معید اب سہارے سے چلنے لگا تھا وہ ایک بہت شرارتی بچہ تھا۔۔۔

نعمان نے چونک کر اسے دیکھا وہ اسے خاصی الجھی الجھی سی لگی۔۔۔

شاید وہ اپنوں کو مس کر رہی تھی۔۔۔ چار سال کا عرصہ کم تو نہیں ہوتا دیار غیر میں اپنوں سے دور۔۔۔۔ وہ اسکی فیلنگز باخوبی سمجھ سکتا تھا۔

اگلے مہینے چلیں گے منیبہ۔۔۔ویسے بھی اب یہاں میری برانچ سٹیبلش ہو گئی ہے تو کچھ ضروری کام ہے جو نبٹانے ہیں پھر پیچھے سب چلتا ہی رہے گا۔۔۔اور مغیث کے سکول کے ڈاکومینٹس وغیرہ بھی کلیئر کروانے ہیں۔۔

وہ گھونٹ گھونٹ جوس پیتا متانت سے گویا ہوا۔۔

مغیث کی سکول بس آ گئی تو وہ باپ کے بعد ماں سے گلے ملتا بیگ اٹھا کر باہر بھاگ گیا۔۔۔

آپ اور مغیث اگلے مہینے آ جانا پاکستان۔۔۔

مجھے اور معید کو آپ آج شام کی یا کل صبح کی فلائیٹ میں ٹکٹس بک کروا دیں۔۔۔

وہ الجھی سی ہونٹ چباتی پلیٹ میں چمچ چلا رہی تھی۔۔۔نعمان کو وہ بہت الجھی اور غیر خاصر لگی۔۔۔

سب خیریت ہے نا منیبہ۔۔کوئی بات ہوئی ہے کیا۔۔۔

نعمان نے جوس کا گلاس واپس میز پر رکھتے پریشانی سے دریافت کیا۔۔۔

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے نعمان۔۔۔میرے اپنوں کو میری ضرورت ہے۔۔۔

میں پہلے ہی انکی ضرورت کے کسی وقت بھی وہاں موجود نا تھی۔۔۔

حتی کہ ماں سی خالہ کی وفات پر بھی وہاں وقت پر پہنچ نا سکی۔۔۔

اب میرے دل کو بہت بے چینی ہے۔۔۔

آپ پلیز مجھے جانے دیں نعمان۔۔۔

ہماری ٹکٹس کروادیں۔۔۔۔

عفرا کو میری ضرورت ہے۔۔۔اور ہاں میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس فیصلے میں میرا ساتھ دیں گے۔۔۔منیبہ نے بھرائی نگاہیں اٹھا کر نعمان کو دیکھا تو وہ کئی پلوں کے لئے شاک رہ گیا۔۔۔۔

ناجانے کیوں اسکی چھٹی حس اسے کچھ غلط ہونے کی نشاندہی کر رہی تھی۔۔۔

کیسا فیصلہ۔۔۔اسکے لبوں سے سرسراتے الفاظ نکلے۔۔۔

*****

صبح گیارہ بجے تک عفرا ہنوز اپنے کمرے میں ہی لیٹی رہی۔۔۔اسقدر پروڈکٹو رہنے کے بعد اب یوں بستر پر بے مقصد لیٹے رہنا بھی اسے عجیب لگ رہا تھا۔۔۔۔

امان صبح اسے ناشتہ اپنی زیر نگرانی کروانے کے بعد آفس جا چکا تھا اب شاید یہ اسکی باتوں کا اعجاز تھا کہ وہ دماغ میں سر ابھارتے زہریلی سوچوں کے ناگوں کا سر حوصلے سے کچل رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ کسلمندی سی اٹھی اور فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

لاونج میں ہی خالہ سر پر آنچل لپیٹے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے غالباً تسبیح پڑھ رہی تھیں۔۔۔

خالہ کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں نمی سمٹ آئی۔۔۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی انکے پاس آئی۔۔۔

اپنی گود میں ایک لمس محسوس کر کے خالہ نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔

اور چونک کر متوجہ ہوئیں۔۔۔

عفرا خالہ کی گود میں سر رکھے نیچے بیٹھی تھی۔۔۔اسے یوں اپنے پاس بیٹھا دیکھ ایک اداس مسکراہٹ خالہ کے چہرے پر ابھری۔۔

سوری خالہ۔۔۔میں غصے میں بہت کچھ غلط کہہ گئی۔۔۔پلیز آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔

پر اس وقت مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔۔یوں لگا جیسے کوئی برچھی سے میرے دل کو کاٹ رہا ہو۔۔۔وہ تکلیف برداشت سے باہر تھی اس لئے جو منہ میں آیا اول فول بکتی چلی گئی

وہ خالہ کی گود میں منہ گھسائے بھرائی آواز میں آہستگی سے کہہ رہی تھی۔۔اسکے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر خالہ کی گود بھگو رہے تھے۔۔۔

خالہ کی اپنی آنکھیں نم ہو اٹھیں۔۔۔وہ محبت سے اسکے بال سہلانے لگیں۔۔۔

بچے میں تمہارا دکھ سمجھتی ہوں۔۔۔یہ فیز آسان نہیں ہوتا۔۔۔اس وقت جو بھی ہوا غلطی جسکی بھی تھی لیکن تمہاری باتیں مجھے جھنجھوڑ گئی عفرا۔۔۔

شاید تم نے ٹھیک ہی کہا تھا۔۔۔ تمہیں بیٹی کہنے کے باوجود میں نے محض بیٹے کی ماں بن کر ہی سوچا۔۔۔ تمہاری جگہ شاید منیبہ ہوتی تو میں اسکے لئے ایسے الفاظ کبھی اپنی زبان سے ادا نا کرتی۔۔۔

چاہیے غصے میں کہا تم نے جو کہا۔۔۔ لیکن کہا جھوٹ نہیں۔۔۔

میں رات سے اپنا محاسبہ کر رہی تھی اور جب خود کو تمہاری جگہ رکھ کر دیکھا تو بچے تمہیں حق پر پایا۔۔۔ مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں۔۔۔

شاید میں ہی خود غرض ہو گئی تھی اپنے آنگن میں امان کے بچوں کو کھیلتا دیکھنے کے لیے۔۔

انکی آواز میں پشیمانی تھی۔۔۔ عفرا نے انکی گود سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔

آپ غلط نہیں تھیں خالہ۔۔۔ شاید آپکی جگہ میں ہوتی تو اپنے بیٹے کے لئے ایسا ہی سوچتی۔۔۔ میں نے فیصلہ کیا ہے خالہ۔۔۔ اسنے رگڑ کر اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔

کہ میں اپنے دل میں گنجائش نکالوں گی۔۔۔ ہاں یہ مشکل ہے لیکن نا ممکن نہیں۔۔۔

امان جیسا قدر دان شوہر ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتا۔۔۔ تو ایسے میں میرا فرض بنتا ہے کہ میں انہیں پے بیک کروں۔۔۔ انکی قدر کروں۔۔۔

میں اپنے ہاتھوں سے امان کی شادی کرواوں گی۔۔۔

میں یہاں پر خود غرضی دکھاتی امان کو انکی خوشیوں سے محروم نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

میں نے اس بارے میں بہت سوچا خالہ۔۔۔جب ایک چیز میں امان کو دے ہی نہیں سکتی تو کیوں میں اس چیز کا خوف پالوں کے کہیں میرا شوہر کہیں کسی اور کو میرے مد مقابل نا لے آئے۔۔۔

کیوں نا میں اس خوف کا گلا اپنے ہاتھوں سے ہی گھونٹ دوں۔۔۔

جو تکلیف ہونی ہے ایک ہی بار میں سہہ لیں گے۔۔۔کیا اس تکلیف کو روز روز پال کر ناسور بنانا۔۔۔

ہے نا خالہ۔۔۔وہ نم آنکھوں سے مسکراتی خود اذیتی سے کہہ رہی تھی جبکہ خالہ شاک سے اسے دیکھتی رہ گیں۔۔

وہ اسے اپنے بیٹے کے خیالات تک سے واقف نا کروا پائیں۔۔۔

دفعتاً لاونج کا دروازہ کھول کر امان اندر داخل ہوا۔۔۔دونوں نے بیک وقت چونک کر اس جانب دیکھا۔۔۔وہ جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس موبائل کان سے لگائے کسی سے بات کرتا مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا لیکن ان دونوں کو وہاں اکھٹے بیٹھا دیکھ ایک دلکش مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر رینگی۔۔۔

اچھا لو پہنچ گیا ہوں گھر۔۔۔کر لو بات۔۔۔

دونوں ساس بہو غالباً اپنے اپنے موبائل کمروں میں رکھے راز و نیاز میں ملبوس ہیں وہاں بھلا ہم غریبوں کی کس نے سننی ہے۔۔۔وہ مسکراتا ہوا ماں کے پاس آ کر صوفے پر بیٹھا۔۔۔

لیں ماں منیبہ کی کال ہے۔۔۔اسنے موبائل کا سپیکر آن کر کے موبائل ماں کو پکڑایا۔۔۔

ماں ہمیشہ سپیکر آن کر کے ہی بات کرتی تھیں۔۔۔

عفرا وہیں ماں کے پاس زمیں پر ہی بیٹھی تھی۔۔۔آثار بتا رہے ہیں کہ مذاکرات خوش اسلوبی سے اپنے اختتام کو پہنچ چکے ہیں۔۔۔وہ زرا سا جھک کر عفرا کے قریب چہرا کرتا سرگوشانہ رازدرانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔جبکہ عفرا کے گھور کر دیکھنے پر مسکراتا ہوا سیدھا ہو بیٹھا۔۔

ماں میں کل صبح آپکے پاس پاکستان پہنچ رہی ہوں۔۔۔سلام دعا کے بعد منیبہ کے کہنے پر تینوں نے چونک کر موبائل کی جانب دیکھا۔۔۔

میں اور معید آ رہے ہیں۔۔۔نعمان اور مغیث اگلے مہینے آ جائیں گے۔۔۔ماں کے پوچھنے سے پہلے ہی وہ تفصیلاً گویا ہوئی کیونکہ سبکو انکے اگلے مہینے پاکستان واپس آنے کا پتہ تھا۔۔۔

ماں عفرا میری چھوٹی بہن ہے اور اس موقع پر میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔

منیبہ کے اپنایت سے کہنے پر اسکی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔

زندگی میں اگر دھوکے باز لوگ تھے تو قدرت نے اسے بہت سے مخلص رشتوں سے بھی نوازا تھا۔۔۔

ماں کل آپ نے اپنے نواسے سے ملنے کی تیاریاں نہیں کرنی بلکہ کل آپ نے اپنے پوتے کا استقبال کرنا ہے۔۔۔

کیونکہ معید اب سے میرا نہیں عفرا کو بیٹا ہے۔۔۔ منیبہ کی بات نے گویا وہاں دھماکے کا کام کیا تھا۔۔۔ عفرا تو ساکت رہ گئی تھی۔۔۔ کسی برف کے مجسمے کی مانند۔۔ سٹل۔۔۔ منجمد۔۔۔

منیبہ یہ تم کیا بول رہی ہو۔۔۔ نعمان نے۔۔۔

امان بالوں میں ہاتھ چلاتا بے چینی سے گویا ہوا۔۔۔

گویا یہ بات اسکے لئے بھی انکشاف تھی۔۔۔۔

نعمان کو کوئی اعتراض نہیں بھیا۔۔۔ ویسے بھی میں اپنے بچے کو کسی غیر کو نہیں سونپ رہی انہیں دے رہی ہوں جنکے بارے میں مجھے خود سے زیادہ یقین ہے کہ وہ مجھ سے بڑھ کر میرے بیٹے کی تربیت کریں گے۔۔۔

آپ بس کل کا انتظار کریں۔۔

انشااللہ کل صبح ہم دونوں آپ کے پاس ہونگے۔۔۔

کچھ دیر مزید بات کرنے کے بعد منیبہ نے فون بند کر دیا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔پاس ہی بیگ کھلا پڑا تھا جہاں بہت سے کپڑوں کو تہہ لگا کر رکھا گیا تھا جبکہ کچھ ابھی ہنوز ایسے ہی پڑے تھے۔۔۔

الماریوں کے پٹ بھی وا تھے۔۔۔غالباً وہ پیکنگ کرتے کرتے سب چھوڑ کر ماں سے بات کرنے لگی تھی۔۔۔

پاس ہی بستر پر ننھا معید بازو اور ٹانگیں پھیلائے محو استراحت تھا۔۔۔

منیبہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اپنے ننھے شہزادے کو دیکھا اور جھک کر اسکے چہرے پر مہر محبت ثبت کی۔۔۔

سنو۔۔۔آج سے تمہاری ایک نہیں دو مائیں ہیں۔۔اور یقین مانو وہ تمہیں مجھ سے بھی زیادہ پیار دے گی۔۔۔

وہ اس پر جھکی سرگوشانہ گویا ہوئی۔۔۔ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کر معید کے چہرے پر گرا جسے اسنے سرعت سے صاف کیا اور تھکے سے انداز میں بیڈ کراون سے ٹیک لگا گئی۔۔۔

صبح کے مناظر ایک مرتبہ پھر سے اسکی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگے۔۔۔

آپ میرے اس فیصلے میں میرا ساتھ دیں گے نا نعمان۔۔۔وہ بہتی آنکھوں سے اسکے سامنے سراپا سوال تھی جب وہ اپنی کرسی سے اٹھتا اسکے مقابل آیا۔۔۔

دیکھیں نعمان آپکی اجازت کے بنا میں کچھ نہیں کروں گی۔۔۔لیکن میں حقیقتاً ایسا چاہتی ہوں۔۔۔عفرا کی سسکیاں مجھے سے سنی نہیں گی۔۔۔اسکی محرومی مجھے خون کے آنسو رلاتی ہے نعمان پلیز۔۔۔

نعمان نے اسے شدت سے خود میں بھینچا۔۔۔میں تمہارے ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ ہوں منیبہ۔۔۔۔۔اور پھر امان کوئی غیر تو نہیں۔۔میرے لئے میرے سگے بھائی سے بڑھ کر ہے۔۔۔اور جس ممانی نے ماں باپ کے گزرنے کے بعد مجھے سمیٹ لیا انکے پاس معید یقیناً بہت خوش رہے گا۔۔۔۔

نعمان کے مثبت جواب نے اسکا سیروں خون بڑھا دیا تھا۔۔۔

باہر سے نعمان اور مغیث کی آوازیں آنا شروع ہوئی تو وہ بعجلت کمرے سے نکلی۔۔۔غالباً نعمان مغیث کو سکول سے واپس گھر ڈراپ کرنے آیا تھا۔۔۔یہ اسکی روز کی ڈیوٹی تھی۔۔۔

منیبہ بات سنو۔۔۔

انہیں لنچ کروانے کے بعد وہ واپس کمرے میں آکر پیکنگ کرنے لگی تو نعمان بھی پیچھے ہی آگیا۔۔

جی وہ ہاتھ روکے اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔

اگلے مہینے اکھٹے چلتے ہیں نا۔۔ تمہیں یوں اکیلے بھیجنے میں دل نہیں ماں رہا۔۔۔وہ اس کے بالوں سے کھیلتے سرگوشانہ گویا ہوا۔۔۔

رہنے دیں آپ مسٹر نعمان۔۔ پچھلے چار سالوں سے آپکی ہی مان رہی ہوں۔۔۔ اب زرا آپ میری ماں لیں۔۔۔

وہ نڑوتھے پن سے کہتی واپس الماری کی جانب مڑی۔۔۔

یار نا جاو۔۔دل نہیں ماں رہا۔۔ عجیب بے چینی سی ہو رہی ہے۔۔۔وہ منہ بسور کر گویا ہوا۔۔۔

اور ایسا کب نہیں ہوتا آپکے ساتھ۔۔۔

کم از کم جب جب میں پاکستان جانے کا نام لیتی ہوں یہ سب ہوتا ہے آپکے ساتھ۔۔۔وہ قہقہ لگا کر کہتی سب پر زور دیتی پیکنگ مکمل کر کے بیگ کی زپ بند کر گئ۔۔۔۔

جبکہ نعمان اسے تاسف سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

***

آج صحیح معنوں میں اس گھر پر قیامت ٹوٹی تھی۔۔۔ہر طرف بین تھے سسکیاں تھیں۔۔۔اسقدر جوان موت پر ہر آنکھ اشکبار تھی۔۔۔ صحن کے وسط میں پڑی چارپائی میں کفن میں لپٹے وجود کو دیکھ کر اس منظر پر خواب کا گمان ہوتا تھا۔۔۔

ایسے کیسے ہو سکتا تھا بھلا۔۔۔

کیا یہ ممکن تھا۔۔

اس سارے منظر سے الگ کونے میں کھڑی وہ پھٹی پھٹی آنکھوں میں بے یقینی سموئی اس جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ اس حقیقت کو قبول کرنے سے انکاری تھی۔۔۔

کیا زندگی اتنی ہی غیر متوقع چیز تھی۔۔۔اسقدر غیر متوقع کے لمحوں میں پانسہ ہی پلٹ گیا تھا۔۔۔

یوں بھی ہوتا ہے بھلا۔۔۔۔

*****

پاکستانی وقت کے مطابق ٹھیک دس بجے منیبہ کی فلائیٹ ائیر پورٹ پر لینڈ کر گئ تھی۔۔۔

گھر میں اسکے استقبال کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔۔۔ماں اور عفرا کے تو قدم ہی زمین پر ناٹک رہے تھے۔۔۔

ماں کل آدھی رات تک اسکے آنے کی تیاریاں کرتی رہیں۔۔ صبح بھی فجر کے بعد وہ کچن میں گھس گئیں۔۔۔آخر کو بیٹی چار سال بعد آرہی تھی۔۔وہ اسکی پسند کی ایک ایک ڈش بنالینا چاہتی تھیں۔۔

عفرا بھی خالہ کے ساتھ پیش پیش تھی۔۔۔اسنے پوری دلجمعی سے ملازموں کیساتھ مل کر منیبہ اور معید کے ویلکم کے لئے گھر کو غباروں اور پھولوں سے ڈیکوریٹ کیا تھا۔۔۔

منیبہ کے لئے ویلکم کیک خود بیک کیا تھا۔۔۔۔۔

ننھے معید کے استقبال کے لئے اسکی تیاریاں الگ ہی تھیں۔۔۔

کتنا خوبصورت احساس تھا کہ ایک ننھا سا وجود اسکی باہوں میں ہوگا۔۔۔جو اسے ماں بولے گا۔۔۔

اللہ نے کتنا خوبصورت وسیلہ بنایا تھا اسکے لئے۔۔۔۔

کل سے جیسے منیبہ کے الفاظ نے اسکے اندر ایک نئی روح پھونک دی تھی۔۔۔

بار بار اسکی آنکھیں نم ہوا ٹھتیں۔۔

وہ شدت سے ان لوگوں کے گھر پہنچنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

اپنے کام میں مشغول بار بار دروازے کی جانب دیکھتی۔۔

دل چاہتا کے وقت کو پر لگ جائیں اور اڑ کر منیبہ اور معید اسکے پاس پہنچ جائیں۔۔۔

وہ معید کو سینے سے لگانا چاہتی تھی۔۔۔ ممتا کے اس احساس کو دل سے محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔

کس قدر خوش کن احساس تھا وہ۔۔۔

معید اسکا بیٹا ہے۔۔۔ اسکا۔۔۔ وہ بارہا خود کو یقین دلاتی۔۔۔۔

وہ خوش تھی۔۔۔ بے انتہا خوش۔۔۔۔

امان نو بجے ہی ایئرپورٹ منیبہ کو رسیو کرنے جانے کے لئے تیار تھا۔۔

آج اس گھر کی خوشی کا ماحول ہی الگ تھا۔۔۔

دفعتاً اچانک ہی غیر متوقع طور پر خالہ کی طبیعت بہت خراب ہو گئ۔۔۔

غالباً شوگر لیول لو ہو گیا تھا یا بی پی کا مسلہ تھا لیکن وہ لہرا کر زمین پر جا گریں۔۔۔

بیٹی کے آنے کی خوشی میں انہوں نے بہت کام کیا تھا۔۔۔ آدھی رات تک لگی رہیں اور صبح بھی جلدی اٹھ کر کچن سنبھال لیا۔۔۔

کام کا اوور لوڈ ہونے کی وجہ سے شاید وہ بے ہوش ہو گئ تھیں۔۔۔ لیکن انہیں یوں نیچے گرتا دیکھ امان کے تو ہاتھ پاوں ہی پھول گئے تھے۔۔۔

وہ سب چھوڑ چھاڑ بروقت انہیں ہسپتال لے کر پہنچا۔۔۔ جبکہ عین وقت پر اسنے منیبہ کو رسیو کرنے کے لئے ڈرائیور اور گاڑی بھیج دی تھی۔۔۔

منیبہ کے ساتھ بھی وہ رابطے میں تھا۔۔۔ اسکی فل

ائیٹ لینڈ کر گئی تھی۔۔۔اسنے منیبہ کو پہچان کے لئے ڈرائیور اور گاڑی کی فوٹوز واٹس ایپ کر دیں تھی۔۔۔

ماں کو ڈریپ لگی تھی جواب اپنے آخری مراحل میں تھی۔۔۔۔ماں کا واقع ہی اوور لوڈ کاموں کی وجہ سے شوگر لیول لو ہو گیا تھا جسکے باعث انکا بی پی بھی خطرناک حد تک لو ہو گیا تھا۔۔۔ورنہ ماں کا بی پی اس عمر میں ہمیشہ ہائی ہی ہوا تھا۔۔۔ڈریپ ختم ہونے کے بعد وہ ماں کو لے کر جلد از جلد گھر پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

*****

آج صحیح معنوں میں اس گھر پر قیامت ٹوٹی تھی۔۔۔ہر طرف بین تھے سسکیاں تھیں۔۔۔اسقدر جوان موت پر ہر آنکھ اشکبار تھی۔۔۔صحن کے وسط میں پڑی چارپائی میں کفن میں لپٹے وجود کو دیکھ کر اس منظر پر خواب کا گمان ہوتا تھا۔۔۔

ایسے کیسے ہو سکتا تھا بھلا۔۔۔

کیا یہ ممکن تھا۔۔

اس سارے منظر سے الگ کونے میں کھڑی عفرا پھٹی پھٹی آنکھوں میں بے یقینی سموئے اس جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ اس حقیقت کو قبول کرنے سے انکاری تھی۔۔۔

کیازندگی اتنی ہی غیر متوقع چیز تھی۔۔۔اسقدر غیر متوقع کے لمحوں میں پانسہ ہی پلٹ گیا تھا۔۔۔

یوں بھی ہوتا ہے بھلا۔۔۔

کچھ دیر پہلے تواس گھر میں کس قدر خوشی کا موقع تھا۔۔ڈرائیور منیبہ کو لینے گیا تھا۔۔۔چند منٹ پہلے۔۔۔

محض چند منٹ پہلے ہی تواسکی منیبہ سے بات ہوئی تھی۔۔۔وہ راستے میں تھی۔۔ گھر آرہی تھی۔۔۔

ساتھ ہی اسے اسکے گود میں کھیلتے معید کی کلکاریاں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔ لیکن بات کرتے کرتے اچانک ہی اسے ایک دھماکے کی آواز آئی تھی۔۔۔جس کے بعد اسکا منیبہ سے رابطہ منقطع ہو گیا لیکن کال چل رہی تھی اسکے باوجود اسے منیبہ کی کوئی آواز نا سنائی دے رہی تھی۔۔۔وہ دیوانوں کی مانند ٹرپتی بلکتی ہیلو ہیلو۔۔۔پکارتی منیبہ کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہاں سے اسے شور سنائی دے رہا تھا۔۔بھانت بھانت کی بولیاں۔۔۔لوگوں کی آوازیں۔۔۔اوران سب میں سب سے نمایاں معید کی دلخراش دل کو چیرتیں چیخیں۔۔۔

وہ نااس فون کو بند کر پا رہی تھی۔۔۔نا ہی کسی سے بات کر پا رہی تھی۔۔۔

فون بند کرتی تو امان کو فون کرتی۔۔۔بند کر دیتی تو وہاں سے رابطہ منقطع ہو جاتا۔۔۔جس کے لئے کرلاتا دل بھی مان نہیں رہا تھا۔

فون سے آتی آوازیں سن سن کر ہی وہ نیم جان ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

پھر کیا ہوا اسے کچھ ٹھیک سے یاد نہیں۔۔۔شاید اسنے فون بند کر دیا تھا۔۔۔یا نہیں کیا تھا۔۔۔کیسے اسکا امان سے رابطہ ہوا۔۔۔

کیسے خالہ بلکتی ہوئیں گھر آئیں۔۔۔

کیسے وہاں لوگ اکھٹے ہونے لگے۔۔۔

کیسے وہاں ایک کی بجائے دو دو لاشے آئے۔۔۔۔

جن کا انتظار کل سے کیا جا رہا تھا وہ کس انداز میں اس گھر میں آئے۔۔۔کوئی ایک چیز بھی تو اسکے دماغ میں واضح نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

وہ ننھا معید جسے اسنے سینے میں بھینچنا تھا۔۔۔جسے محسوس کرنا تھا وہ اسکے پاس آنے کی بجائے ماں کے پہلو میں لیٹا کیا کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ کونسا خواب تھا جو وہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اس خواب سے جاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔

اس خواب کو دیکھتے اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

وہ آنکھیں کھولنا چاہ رہی تھی۔۔

لیکن وہ اس خواب سے جاگ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اسنے ارد گرد دیکھا وہاں ہر طرف روتے کرلاتے لوگ تھے۔۔۔خالہ کی سسکیاں تھیں۔۔۔

کوئی اسے اس خواب سے جگا کیوں نہیں دیتا۔۔۔

کاش کوئی اسے جگادے اسے اس ماحول سے وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔

اندر انواع واقسام کے کھانے منیبہ اور معید کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔مگر وہ آنکھیں موندے کیوں لیٹے تھے۔۔۔اٹھ کر اندر کیوں نہیں جا رہے تھے۔۔۔

فریج میں انکا ویلکم کیک پڑا تھا جسے اسنے دو گھنٹے کی محنت کے بعد بنایا تھا۔۔

انکی تیاریوں میں سجے پھول مرجانے لگے تھے۔۔۔وہ کیوں نہیں اندر آ رہے تھے

۔۔۔

کوئی کیوں اسے جگا نہیں رہا تھا۔۔۔

دفعتا اسنے دھندلائی نگاہوں سے صلہ کو اپنی جانب بڑھتے دیکھا۔۔

جو اس سے لپٹتے ہی شدت سے رو دی۔۔۔

اور یہیں پر۔۔۔یہیں پر اسکا سکتا ٹوٹ گیا۔۔۔۔

یہ خواب نہیں تھا۔۔۔یہ حقیقت تھی۔۔لیکن کیا حقیقت اتنی بھیانک بھی ہوتی ہے۔۔۔اتنی بھیانک بھی۔۔۔

وہ سب کو پیچھے دھکیلتی دیوانہ وار منیبہ اور معید کی جانب بھاگی

*****

یہ وقت امان پر بہت کڑا آپڑا تھا۔۔۔۔

چھوٹی بہن جو اتنے عرصے بعد ان سے ملنے آرہی تھی وہ اس سے کس انداز میں ملا تھا۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر اسکے پہلو میں آنکھیں میچے لیٹا وہ ننھا معصوم وجود دل پر نشتر چلا رہا تھا۔۔۔

باوجود ضبط کے ایک آنسو امان کی آنکھ سے ٹوٹ کر پھسلا۔۔۔

اسنے حسرت سے بہن کے زندگی سے عاری چہرے کو دیکھا۔۔۔

اگر قیامت یہاں ٹوٹی تھی تو ایک قیامت امریکہ میں بھی ٹوٹی تھی۔۔۔ نعمان اور مغیث کے لئے بھی یہ خبر طوفان کا پیش خیمہ تھی۔۔۔

وہ پل پل امان کے ساتھ رابطے میں تھا۔۔۔

پہلی فلائیٹ سے ہی وہ دونوں پاکستان آرہے تھے۔۔۔

اس خبر نے امان کی دنیا ہی ہلا ڈالی تھی۔۔۔

منیبہ کے آخری سفر کی تیاری جاری تھی بس نعمان کے پہنچنے کا انتظار تھا۔۔۔

عفرا منیبہ کے چہرے پر ہاتھ پھیرتی معید کو اٹھا کر سینے میں بھینچتی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔

کئی عورتوں نے اسے ساتھ لگاتے اس سے معید کو لے کر واپس لٹانا چاہا مگر وہ اسے چھوڑنے سے انکاری تھی۔۔۔

منیبہ آپی یہ کیا۔۔۔آپ تو یہاں مجھے معید دینے آرہی تھی نا پھر اپنے ساتھ ہی لے گئیں۔۔

ایسے کوئی کرتا ہے بھلا۔۔۔

ہم سے ملی بھی نہیں۔۔وہ دیوانہ وار معید کو چومتی بلک رہی تھی۔

بس بیٹا اسکی موت ہی اسے پاکستان کھینچ لائی تھی۔۔۔کسی عورت کی آواز اسکے کان میں پڑی۔۔۔وہ مزید شدت سے رودی۔۔۔

اتنے کم وقت میں معید کے ساتھ الگ ہی انسیت جڑ گئی تھی۔۔۔

نعمان کے پہنچتے ہی تڑپتی بلکتی عفرا کے ہاتھ سے معید کو لے کر جنازہ اٹھایا گیا۔۔۔۔

جبکہ خالہ وہیں بے ہوش ہو چکی تھیں۔۔۔

******

بیٹا اتنی جلدی واپس جا رہے ہو۔۔۔۔

وہ سب خاموشی سے ڈنر کر رہے تھے جب نعمان کی بات سن کر خالہ پوچھ اٹھیں۔۔۔

منیبہ کو گئے ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔ لیکن ان سب کی زندگیاں جیسے رک گئیں تھیں۔۔۔۔

سب خاموش ہو کر رہ گئے تھے جیسے انکے پاس بات کرنے کو کچھ رہا ہی نا ہو۔۔ خالہ بھی دنوں میں ہی بوڑھی لگنے لگی تھیں۔۔۔

ممانی۔۔۔ جانے والی تو چلی گئی پر شاید جاتے ہوئے زندگی کا ہر رنگ ساتھ لے گئی۔۔۔ اب پاکستان میں بچا ہی کیا ہے جو یہاں رہا جائے۔۔۔

یادیں ہی ہیں یہاں اس بے وفا کی جو بروقت بے وفائی دکھا گئی۔۔۔ جھکے چہرے سمیت پلیٹ میں چمچ چلاتے نعمان کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔ جبکہ اسکی بات پر سب کی آنکھوں میں نمی سمٹ آئی۔۔۔

میں نے کہا تھا اسے کہ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے مت جاو۔۔۔ پتہ نہیں کیوں دل کو پہلے ہی ایک بے چینی لگ گئی تھی کے کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔ پر شاید اسکا وقت ہی اتنا لکھا تھا۔۔۔

اب میں وہیں رہنا چاہوں گا۔۔۔ مجھے واپس نہیں آنا یہاں۔۔۔ مغیث بھی کھانے سے ہاتھ روکے دکھ سے باپ کو دیکھنے لگا۔۔۔

صحیح کہہ رہے ہو بیٹا۔۔یہ بچوں کے کام ہوتے ہیں ماں باپ کو تیار کر کے انکے آخری سفر پر روانہ کرنا۔۔۔

ماں باپ کے لئے یہ کام بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔۔

لیکن موت کہاں ترتیب دیکھتی ہے۔۔۔

خالہ کی آنکھیں چھلک گئی تھیں۔۔۔

بیٹا مغیث کو چھوڑ جاو یہیں پر۔۔۔وہاں بن ماں کے کیسے رہے گا۔۔۔۔

خالہ نے مغیث کی معصوم اتری اتری صورت آنکھوں میں بسائی۔۔۔

نہیں ممانی۔۔اب ہم دونوں کا ہے ہی کون ایک دوسرے کے سوا۔۔۔قدرت نے ماں تو اس معصوم سے لے لی۔۔۔میں خود کو اس سے دور نہیں کروں گا۔۔۔

اب تو جینے کا مقصد ہی یہ ہے۔۔۔اسی کے سہارے تو شاید میں بھی زندگی کے اس فیز سے نکل آوں۔۔۔

نعمان نے خود پر قابو پاتے بیٹے کو خود میں بھینچا اور اسکے سر پر شدت سے بوسہ دیا۔۔۔

جبکہ عفرا اپنے آنسو پیتی چہرا جھکائے ضبط سے بیٹھی تھی۔۔۔۔

*****

صلہ بچیوں کو سلا کر پانی کا جگ لے کر کچن سے پانی لینے آئی تھی جب لاونج سے گزرتے کمرے سے آتی آوازوں پر ٹھٹھک کر رکی۔۔۔

بالاج کا نام آنے پر وہ غیر محسوس انداز میں رک کر باتیں سننے لگی۔۔۔۔

ارے شکر کرو۔۔ بالاج بھائی کو عقل آ گئی۔۔۔مان گیا ہے شادی کو۔۔۔اس جمعے کو شادی تو انکی فکس ہے مشل سے کل رات تک آ جائیں گے وہ پاکستان۔۔۔ شکر ہے اللہ کا یہ معرکہ سر ہو تو ہماری بھی دال گلے۔۔۔

اندر سے کرن کی سرگوشیوں کی مانند آواز ابھر رہی تھی لیکن وہ آواز قطرہ قطرہ صلہ کے جسم سے روح کھینچتی جا رہی تھی۔۔۔صلہ دھک سے رہ گئی تھی۔۔۔ جیسے یکدم دل ڈوب کر ابھرا ہو

جیسے خاردار جھاڑیوں پر کپڑا رکھ کر اسے دھیرے دھیرے کھینچا جائے۔۔۔ بالکل ویسے ہی ابھی وہ اپنے وجود کے ادھڑنے کے درد کو دانتوں پر دانت جمائے سہنے کی کوشیش کر رہی تھی۔۔۔

یار خالہ کی یہ ہی شرط تھی نا ہماری شادی کے لئے۔۔۔تو مبارک ہو۔۔ ہو رہی ہے پوری یہ شرط بھی پھر تو ہماری راہ میں کوئی رکاوٹ نہی نا۔۔۔وہ کھلکھلا کر ہسی۔۔۔۔

اس سے زیادہ سننا صلہ کے بس میں نا تھا۔۔۔

وہ اپنے کپکپاتے وجود کو گھسیٹتی واپس کمرے میں آئی۔۔۔اسے پیاس لگی تھی یا اسنے پانی پینا تھا وہ یکسر فراموش کر بیٹھی تھی۔۔

ابھی تک اسکے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھی دونوں ہاتھوں میں شدت سے صوفہ دبوچے کپکپاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتی ہر چیز پر غور کر رہی تھی۔۔۔

کیا اسے کرن کی باتوں پر یقین کرنا چاہیے یا نہیں۔۔۔

یقین کرنے کی کوئی وجہ یا یقین نا کرنے کی کوئی وجہ۔۔۔

وہ مسلسل سوچ رہی تھی۔۔۔

یہ سب باتیں تو گھر میں بہت عرصہ سے چل رہی تھیں۔۔۔لیکن ابھی تک ایسا کچھ ناہوا تھا۔۔۔

لیکن اس بات کی کیا گارنٹی کے اگر ابھی تک کچھ نہیں ہوا تھا تو آگے بھی ناہوتا۔۔۔

اندر سے جیسے کسی نے جھنجھوڑا تھا۔۔اور وہ لرز کے رہ گئی۔۔

لیکن بالاج کی کسی بات سے اسے ابھی تک ایسا کچھ محسوس ناہوا تھا۔۔۔

وہ تو آج بھی ویسا ہی تھا اول روز جیسا۔۔۔پھر۔۔۔

وہ اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں تھام گی۔۔۔

کیا وہ واقعی کل آرہا تھا پاکستان۔۔۔

لیکن ابھی تو اسکی بالاج سے بات ہوئی تھی۔۔۔اسنے تو ایسا کچھ نا کہا تھا۔۔۔ناہی اسکے لہجے سے اسے ایسا کچھ محسوس ہوا تھا۔۔۔پھر۔۔۔۔

اسے کل تک کا انتظار کرنا تھا۔۔۔وہ شدت سے دعا گو تھی کے کرن کی باتیں محض ہوا میں تیر ہی ہوں۔۔۔مگر اگر سچ ہوئی تو۔۔۔اندر سے کسی نے سوال ابھارا تھا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔

اسکا دل ماننے سے انکاری تھا۔۔۔

اسے کل کا انتظار تھا۔۔۔لیکن آج کی رات کا بھی ایک ایک لمحہ اس پر بھاری تھا۔۔۔۔

بہت بھاری۔۔۔

******

ساری رات صلہ کی بے چینی سے کروٹیں بدلتے گزری۔۔۔۔دل میں ایک پکڑ دھکڑ جاری وساری تھی۔۔۔ناجانے کیوں دل کو ایک ڈھر کا سا لگا ہوا تھا۔۔۔۔

اگلے دن بھی وہ بولائی بولائی سی پھرتی رہی۔۔۔متوحش نگاہوں سے ارد گرد کا جائزہ لیتی۔۔۔

گھر میں اب کچھ غیر معمولی تھا جو بار ہا اسکا دل ڈھر کا رہا تھا۔۔۔

گھر میں صبح سے ہی تیاریاں چل رہی تھی۔۔۔انواع واقسام کے پکوان بن رہے تھے۔۔۔آج تو ساری بہنوں اور ماں میں بھی اتفاق تھا گھر میں کوئی ہنگامہ نہیں ہوا تھا۔۔لیکن ان سب کے باوجود انکا یہ ہی سکون صلہ کو کھٹک رہا تھا۔۔۔۔

کوئی اسے کچھ بتا بھی تو نہیں رہا تھا۔۔۔

اسنے دل کی بگڑتی حالت سے گھبرا کر بالاج سے بات کرنی چاہی لیکن اسکا فون بھی مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔

وہ بچیوں کو تیار کر کے خود کو اپنے کاموں میں مصروف کرنے لگی لیکن بار بار باہر سے آتے ان سب کے قہقے اسکے اندر نئے خدشات ابھار رہے تھے۔۔۔

اور اسے اپنے جسم سے جان نکلتی تب محسوس ہوئی جب شام میں ثانیہ اور تانیہ کے شوہر اور تایا جان کے ہمراہ اسنے ہستے مسکراتے بالاج کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔۔۔

وہ اس ستم گر کو پورے دو سال بعد دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ پہلے سے بھی خوبصورت ہو گیا تھا۔۔۔ہستا مسکراتا کھلکھلاتا۔۔۔مالی آسودگی اسکے ہر انداز سے چھلک رہی تھی لیکن اسکے باوجود وہ اسے یوں اچانک سامنے دیکھ کر مسکرا تک نا سکی۔۔۔

سینے میں ڈھڑکتا دل سرکش ہوتا سینے کی دیواروں سے سر پٹخنے لگا تھا۔۔۔اگر وہ واقعی آج آ گیا تھا تو کیا کرن کی دوسری بات بھی سچ تھی۔۔۔

اس سوچ کے آگے اس سے کچھ سوچا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔اسے واضح دل کی ڈھڑکنیں بند ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

ہے مسز۔۔۔کیسا لگا سرپرائز۔۔۔وہ سب سے مل کر اسے کمرے کے دروازے میں یک ٹک ساکت و جامد کسی مجسمے کی مانند کھڑا دیکھ اسکے پاس آیا مسکراتے ہوئے شریر انداز میں اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے گویا ہوا۔۔۔

لیکن وہ اسکے کسی بھی انداز کو انجوائے کہاں کر رہی تھی اسکی حالت تو یوں تھی جیسے اسنے بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔

ارے ے ے ے یہ تو نینا بے بی اور عینا بے بی ہیں نا۔۔۔رائٹ۔۔۔

کیسی ہیں آپ دونوں۔۔۔وہ ماں کے پیچھے ہی کمرے سے نکلتیں پنک فراک میں ملبوس بچیوں کو دیکھ کر انکے پاس ہی دو زانوں بیٹھتا محبت سے انکے گال چومتا گویا ہوا۔۔۔

مامااا۔۔۔بچیاں کہاں عادی تھیں اس محبت کی۔۔۔فوراً سے ماما کی ٹانگوں سے چپکتی رونے لگیں۔۔۔

ارے ے ے ے۔۔۔جبکہ وہ حیران ہوتا پیچھے ہٹا۔۔۔ابھی شاید انہیں مجھ سے مانوس ہونے میں وقت لگے۔۔۔

اور پہلی مرتبہ اس وقت صلہ کو محسوس ہوا کہ یہ دو سال واقعی انکے درمیان بہت سے فاصلے قائم کر گئے ہیں۔۔۔۔

*****

عفرا ابھی ابھی خالہ کو کھانا کھلا کر آئی تھی۔۔۔منیبہ کی موت نے گویا خالہ کی کمر ہی توڑ ڈالی تھی۔۔۔وہ زیادہ تر وقت خاموش اور گم صم رہتیں۔۔۔اکثر ہی انکی طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔۔۔ابھی زخم تازا تھا تو بار بار رسنے لگتا۔۔۔وقت سب سے بڑا مرہم ہوتا ہے۔۔۔جیسے جیسے وقت گزرتا شاید انکا یہ زخم بھی بھر جاتا۔۔۔لیکن سب سے مشکل کام تو اس فیز سے گزرنے کا تھا۔۔۔اس لئے عفرا اور امان دونوں ہی زیادہ سے زیادہ وقت انکے ساتھ گزارنے کی کوشیش کرتے۔۔۔

امان نے اپنے کام کو ان دنوں بہت محدود کر دیا تھا۔۔۔روز شام میں وہ جلدی گھر آجاتا۔۔۔ڈنر وہ سب مل کر کرتے۔۔۔پھر وہیں بیٹھے کافی دیر تک باتیں کرتے رہتے۔۔۔

امان ماں کو زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ باتوں میں الجھائے رکھتا کے انکا ذہن منیبہ کی جانب مبذول نا ہو۔۔۔۔

اب بھی عفرا خالہ کو لنچ کروا کر انکے کمرے سے باہر آئی جب چوکیدار نے اسے ایک پارسل لا کر تھمایا کہ کوریر والا دے کر گیا ہے۔۔۔

صلہ نے اس پارسل کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔۔وہ امان کے نام پارسل تھا۔۔۔وہ اسے لئے امان کے سٹوڈیو میں آ گئی۔۔۔

ان دونوں کا زیادہ وقت وہیں پر گزرتا تھا۔۔۔

آج بھی چھٹی ہونے کے باعث وہ گھر پر ہی تھا اسنے فلحال لنچ کرنے سے منع کر دیا تھا اس لئے عفرا نے خالہ کو بروقت لنچ کروا کر انہیں دوائی دے دی۔۔۔

امان آپکا پارسل آیا ہے۔۔۔

گلاس وال سے بنے اسٹوڈیو میں داخل ہوتے وہ سامنے ہی اونچی کرسی پر بیٹھے امان کو دیکھ کر گویا ہوئی۔۔۔جو گود میں لیپ ٹاپ رکھے ٹانگیں سامنے موجود گلاس میز پر رکھے اپنا کام کرنے میں منہمک تھا۔۔۔

گلاس وال سے بلائنڈز ہٹے ہوئے تھے جسکے باعث کمرا قدرتی روشنی سے منور تھا۔۔گلاس وال سے بایر لہلاتے لان کا منظر واضح ہوتا آنکھوں کو بہت بھلا لگ رہا تھا۔۔

ہمم۔۔کھولو تو۔۔۔امان مصروف سے انداز میں گویا ہوتا ہنوز اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔

عفرا وہیں کاوچ پر بیٹھتی اپنے سامنے پڑے چھوٹے سے کافی ٹیبل پر پارسل رکھے اسے کھولنے لگی۔۔۔

امان گاہے بگاہے کام سے نظر اٹھا کر اسے بھی دیکھ لیتا۔۔۔

پارسل کھول کر دیکھتے ایک پل کو عفرا کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔پارسل کو دیکھتی وہ گم صم رہ گئی۔۔۔

امان نے کام کرتے اچانک ایک سرسری نگاہ سے اسے دیکھا تو اسکے تاثرات دیکھ کر ٹھٹھکا۔۔

عفرا کا یہ رد عمل اسکی توقع سے پڑے تھا۔۔۔۔

ایک تلخ مسکراہٹ امان کے ہونٹوں پر ابھری۔۔۔

تمہیں پتہ ہے عفرا کے زندگی کی سب سے خطرناک فیز کونسی ہوتی ہے۔۔۔عفرا سے کہتے اسنے لیپ ٹاپ بند کیا اور میز سے ٹانگیں اتارتا سیدھا ہوا۔۔۔

جب آپکا پارٹنر۔۔۔سوری آپکی ہر خوشی میں آپ سے زیادہ خوش ہونے والا اس لمحے کو بھرپور انداز میں انجوائے کرنے والا پارٹنر آپکی کامیابیوں پر انسکیور ہونے لگے۔۔۔دونوں کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائے ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے آگے کو جھکا وہ اسکے چہرے کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لئے گویا ہوا۔۔۔

تب انسان فنا ہو جاتا ہے۔۔۔

سنجیدگی سے کہتا وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا۔۔۔جو شدت ضبط سے چہرا جھکائے ماربل لگے فرش پر کسی نادیدہ چیز کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔

ریکویسٹ ہے تم سے کہ مجھے میری دوست میری محبت کرنے والی عفی پرنسس لوٹادو۔۔۔

I need her and I miss her...

وہ اسکے جھکے سر پر جھکتا سر گوشانہ گویا ہوا۔۔اور بنا اسکے جواب کا انتظار کئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

عفرا نے بھرائی نگاہیں اٹھا کر میز پر پڑے اس گولڈن پلے بٹن کو دیکھا جو امان کو یوٹیوب کی جانب سے دس لاکھ سبسکرائبرز مکمل ہونے پر بھیجا گیا تھا۔۔۔۔

اسنے ایک گہری سانس فضا میں خارج کی اور گولڈن پلے بٹن پر محبت سے ہاتھ پھیرا۔۔۔

امان ٹھیک کہہ رہا تھا وہ واقعی انسکیور ہو رہی تھی۔۔اسے اس فیز سے نکلنا تھا ورنہ اسکی یہ انسکیورٹیز اسکے رشتے کی خوبصورتیوں کو نگل جاتی۔۔۔

کوشیش تو کرنی ہی تھی اسے پھر اللہ اسکا مددگار تھا۔۔۔وہ نم آنکھوں سے مسکراتی اٹھی اور عقیدت سے وہ گولڈن پلے بٹن اٹھا کر واپس اسے پارسل میں پیک کیا اور امان کا کیمرا سیٹ کر کے اسکا فوکس میز کی جانب کر کے واپس جا کر امان کی چھوڑی جگہ پر بیٹھی اور دوبارہ انباکسنگ کرنے لگی۔۔۔

انباکسنگ کر کے اسنے اس پلے بٹن کو اسکے پیچھے موجود بک شلف پر سلور بٹن کیساتھ رکھا۔۔۔

امان گھر سے نکل کر ایک دوست کی طرف آیا تھا ٹھیک دو گھنٹے بعد اسنے نوٹیفکیشن بیلز پر اپنا موبائل نکال کر دیکھا یہ نوٹیفکیشنز اسکے نئے شارٹ ویڈیو پر آرہے تھے لیکن اسنے تو آج کوئی ویڈیو اپلوڈ نہیں کی۔۔۔الجھتے ہوئے اسنے ویڈیو کھولی۔۔۔

جیسے جیسے ویڈیو چلتی جارہی تو اسکی مسکراہٹ گہری ہوتی جارہی تھی۔

Congratulations Mr. CA Chaiwala on the joy of completing one million subscribers. We pray that you get the diamond play button as soon as possible.

Love from Mrs. CA chaiwala...

عفرا کی انباکسنگ ویڈیو کے اوپر لکھا آرہا تھا جبکہ پیچھے بہت ہی خوبصورت دھن لگی تھی۔۔ساتھ امان می مختلف تصویریں چل رہی تھیں۔۔۔وہ ویڈیو عفرا نے اسی کے چینل پر اسی کے لیپ ٹاپ سے اپلوڈ کی تھی۔۔۔

عفرا کے اس میسج پر پے در پے لوگوں کے کئی محبت بھرے میسجز آرہے تھے۔۔۔

امان نے مسکراتے ہوئے میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔۔

Thanks Mrs. CA Chaiwala for returning me ---my Afi Princess

میسج سینڈ کرتے ہی وہ ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔۔۔

******

باہر بالاج سب کے درمیان بیٹھا ہستا مسکراتا باتیں کر رہا تھا۔۔۔پاس ہی سوٹ کیس کھلا پڑا تھا جس میں سے وہ گفٹس نکال نکال کر سب کو دے رہا تھا جبکہ صلہ اندر ہی اندر کڑھتی کمرے میں بیڈ پر دراز بچیوں کو سلا رہی تھی۔۔۔باہر سے سسکی آوازیں اسے باآسانی سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

بار بار گہرے گہرے سانس لیتی وہ اندر پلتے لاوے کو باہر نکلنے سے روک رہی تھی۔۔۔

کافی رات ہو گئی تھی لیکن باہر انکی محفل برخاست ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

کافی دیر بعد وہ ہاتھ میں بیگ تھامے اندر آیا تھا۔۔۔اس بیگ میں غالباً عفرا اور بچیوں کے گفٹس تھے۔۔۔صلہ بید پر بیٹھی اپنا دکھتا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھی جب وہ دھپ سے اسکے پاس آکر گرنے کے انداز میں بیٹھا اور بیگ سائیڈ پر رکھتا اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔

کیا تمہیں میرے آنے کی خوشی نہیں ہوئی سویٹ ہارٹ اسنے صلہ کے دونوں ہاتھ اپنے پر حدت ہاتھوں میں تھامتے لبوں سے لگائے توصلہ کا دل چاہا ہر مصلحت بالائے طاق رکھے پھوٹ پھوٹ کر رودے۔۔۔وہ موم کی مانند پگھلنے لگی تھی۔۔۔ پچھلے دو سالوں سے وہ ترس گئی تھی اس لمس کو۔۔۔

تم مجھے بھی بتا سکتے تھے بالاج۔۔۔اتنی رازداری مجھ سے ہی برتنے لگے۔۔۔ابھی کل ہی تو بات ہوئی تھی ہماری۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں پانی سمٹنے لگا تھا۔۔۔شکوہ اپنے آپ ہی لبوں سے برآمد ہوا یاررررر۔۔۔اسکو سرپرائز بولتے ہیں۔۔۔میں یکدم تمہارے سامنے آکر تمہارے چہرے پر کھلتے حقیقی خوشیوں کے رنگ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر تمہارے تاثرات دیکھ کر مجھے لگ نہیں رہا کہ تم خوش ہوئی ہو۔۔۔

بالاج کا اتنا کہنا تھا کے یہیں پر صلہ کی ہمت جواب دے گئی اور وہ وہیں چہرا ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔

جبکہ اسے یوں روتا دیکھ ایک پل کو تو بالاج بھی بوکھلا کر رہ گیا۔۔۔

******

بالاج کا اتنا کہنا تھا کے یہیں پر صلہ کی ہمت جواب دے گئی اور وہ وہیں چہرا ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔

جبکہ اسے یوں روتا دیکھ ایک پل کو تو بالاج بھی بوکھلا رہ گیا۔۔۔

یہ کیا صلہ۔۔۔کیا تم خوش نہیں ہو میرے واپس آنے سے۔۔۔بالاج نے سنجیدگی سے کہتے صلہ کے چہرے سے ہاتھ ہٹائے۔۔۔

اسنے متوحش بھیگی نگاہیں اٹھا کر بالاج کی جانب دیکھا۔۔۔بے بسی خوف ڈر کیا کچھ نا تھا ان آنکھوں میں۔۔۔ان آنکھوں میں دیکھتے بالاج کے دل پر گھونسا پڑا۔۔۔

کیا مجھے خوشی ہونی چاہیے بالاج۔۔۔

بتاو۔۔۔کیا ہونا چاہیے مجھے خوش۔۔۔وہ کرلا اٹھی تھی۔۔۔

کون ہے میرا تمہارے سوا۔۔۔بالاج تم میرا سب کچھ ہو۔۔۔سب کچھ۔۔۔

کیوں آئے ہو تم یہاں۔۔۔

مجھے سچ بولنا محض سچ۔۔۔جھوٹ میں برداشت نہیں کر پاوں گی۔۔۔پھٹ جائے گا میرا دل جو پہلے ہی کرچی کرچی ہوا پڑا ہے۔۔۔

وہ سسکیاں ضبط کرتی شکستہ حالت میں سراپہ سوال بنی تھی۔۔۔

کیا تم واقعی مشل سے شادی کر رہے ہو۔۔۔

بہتی آنکھوں سمیت اسنے یہ سوال کیسے پوچھا تھا یہ صرف وہی جانتی تھی۔۔۔

جسکے بعد وہ پرامید نگاہوں سے اسے تک رہی تھی کے وہ ابھی انکار کر دے گا۔۔۔

تسلی کے دو بول۔۔۔محض دو بول اسکی ساری تشنگیاں مٹا دیں گے۔۔۔

لیکن اسے خاموشی سے نظریں چڑاتے دیکھ چھن سے صلہ کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔

اسے لگا وہ ہار گئی ہے۔۔۔ بری طرح ہار گئی۔۔۔

ایک لٹے پٹے مسافر کی طرح جیسے بیچ راہ میں بے دردی سے لوٹ کر بے آسرا اجنبی راستوں پر چھوڑ دیا جائے۔۔۔

تو مطلب یہ سچ ہے۔۔۔ بالاج کیسے کر سکتے ہو تم میرے ساتھ ایسا۔۔۔

ضبط کھوتے وہ اسکا گریبان جھکڑتی چیخ اٹھی تھی۔۔۔

یہ صلہ ہے میری وفاوں کا۔۔۔ میرے صبر کا بالاج۔۔۔ میری محبت کا۔۔۔

بہتے آنسوؤں اور ٹوٹے لہجے میں بولتے اسکے الفاظ ساتھ چھوڑنے لگے تھے۔۔۔ دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔۔۔ مستقبل کے ناگ اکھٹے ہی حملہ آوور ہو کر اسے ڈسنے لگے تھے۔۔۔

اسکے جسم پر کپکپی طاری ہونے لگی تھی۔۔۔۔

جبکہ وہ خود کسی مجرم کی مانند اسکے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔ جیسے ایک بھی لفظ زبان سے نکالنے کو انکاری ہو۔۔۔ یا شاید وہ صلہ کو اپنی ساری بھراس نکال دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

بیوی ہوں نا تمہاری بالاج۔۔۔روز بات ہوتی تھی ہماری۔۔۔اتنی رازداری۔۔۔ اتنا بڑا دھوکہ کہ مجھے کانوں کان خبر تک نا ہونے دی۔۔۔اور بات یہاں تک پہنچ گئی۔۔۔

وہ اسکا گریبان چھوڑتی کپکپاتی ہوئی گھٹنے سینے سے لگاتی انکے گرد بازو لپیٹ گئی۔۔۔ وہ اس وقت کوئی دیوانی ہی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔اسکی حالت پر بالاج کی اپنی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں صلہ۔۔۔ تمہیں دکھ نہیں دینا چاہتا تھا اس لئے یہ بات۔۔۔

لعنت ہو ایسی محبت پر بالاج۔۔۔ لعنت ہو۔۔۔ بالاج کے اسکی دونوں بازو تھام کر عاجزی سے کہنے پر وہ ایک جھٹکے میں اس سے اپنے بازو چھڑواتی حلق کے بل چیخی۔۔۔

اب بھی تم میں ہمت ہے اتنی فضول بکواس کرنے کی۔۔۔وہ بہتی آنکھوں سمیت ہچکیاں لیتی غصے سے گویا ہوئی۔۔۔

میری ذات کو مسخ کر کے تم کونسی محبت کی داستانیں سنا رہے ہو۔۔۔

محبت میں شراکت نہیں ہوتی۔۔۔اور جس میں شراکت ہو جائے وہ محبت نہیں ہوتی۔۔۔

کیاواقعی تم نے کبھی مجھ سے محبت کی بالاج۔۔۔

وہ دکھ اور تاسف سے اسے دیکھ رہی تھی جو ہنوز گردن جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔

صلہ میں مجبور ہوں۔۔۔

تم مجبور نہیں ہو بالاج۔۔۔ مجبور تو میں ہوں۔۔۔ یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ بالاج۔۔۔ یہ دیکھو۔۔۔

یکدم ہی وہ غصے بھلائے اسکے پاس کھسکتی منت کرتے اسکے سامنے ہاتھ جوڑ گئ۔۔۔

ایک آنسو بالاج کی آنکھ سے ٹوٹا۔۔۔

مت کرو یہ شادی بالاج۔۔۔۔ میں مر جاوں گی۔۔۔ تم۔۔۔ تمہیں شیئر نہیں کر سکتی۔۔۔ پلیز بالاج۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ میں سچ میں مر جاو گئ بالاج۔۔۔۔ جھوٹ نہیں کہہ رہی۔۔۔ وہ اسکے سینے پر سر رکھتی سسک اٹھی۔۔۔

بالاج اسکے گرد حصار قائم کرتا اسکے بال سہلانے لگا۔۔۔

امی کو پوتا چاہیے صلہ۔۔۔۔ وہ آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔ لیکن صلہ کرنٹ کھا کر دور ہٹی۔۔۔

تم نے تو کہا تھا کے تمہارے لئے تمہاری بیٹیاں ہی سب کچھ ہے۔۔۔ پھر اب یہ بیٹے کی خواہش کہاں سے جاگ اٹھی۔۔۔۔

میں امی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔انکا میں ایک ہی بیٹا ہوں۔۔۔کیسے انکی خواہش رد کر دوں۔۔۔

تم اور تمہاری ماں۔۔۔لیکن میں کہاں ہوں۔۔۔میرا وجود کہاں ہے۔۔۔کیا میں بیوی نہیں تمہاری۔۔۔لمحے میں غصہ پھر سے اسکے دماغ پر چڑھا تھا۔۔۔

میں کب انکاری ہوں یار۔۔۔

انکاری نہیں ہو تو اقرار بھی تو نہیں کر رہے۔۔۔ان کی خواہش کے لیے بیوی کو سولی پر لٹکا دو گئے۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو صلہ۔۔۔اسنے ٹرپ کر صلہ کو تھامنا چاہا جبکہ وہ بن جل مچھلی کی مانند اسکے ہاتھوں کو جھٹکی پھسل کر نکلی۔۔۔

بالاج نے کرب سے آنکھیں بند کرتے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

صلہ انکی بات بھی کسی حد تک ٹھیک ہے۔۔۔یوں تو ہماری نسل کا کوئی وارث نہیں ہو گا۔۔۔میرے کام کو آگے کون بڑھائے گا۔۔۔اتنا کما میں کیوں رہا ہوں جب کوئی نام لیوا ہی نا ہوا تو۔۔۔

مجھے تمہاری سوچ ہر افسوس ہے بالاج۔۔تم اپنی بیٹیوں کو یکسر فراموش کر رہے ہو۔۔۔بیٹیاں بیٹوں سے کم نہیں ہوتیں۔۔۔صلہ تلخ ہو چکی تھی۔۔۔۔

صرف کتابوں اور باتوں کی حد تک۔۔۔لیکن حقیقت میں بیٹا بیٹا ہی ہوتا ہے۔۔۔

وہ اس سے بھی زیادہ تلخ ہوا اٹھا تھا۔۔۔صلہ ہونق بنی اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔

ناجانے کتنے عرصے کی برین واشنگ تھی جو اب لفظوں کے ذریعے اسکے سامنے آ رہی تھی۔۔۔

صلہ کو اسقدر شاک کی کیفیت میں دیکھتے بالاج نے اسکے کھینچ کر خود میں بھینچا۔۔۔

مجھ سے بدگمان مت ہو صلہ پلیززززز۔۔۔۔

میری امی سے بات ہو گئی ہے۔۔۔شادی کے بعد میں تمہیں اپنے ساتھ لیجاوں گا۔۔۔اگلے مہینے میری فلائٹ ہے۔۔۔بس ایک مہینہ یہ سب برداشت کر لو۔۔۔

میں دوسری شادی پر راضی صرف اسی شرط پر ہوا ہوں کے تم میرے ساتھ جاو گی۔۔۔۔

وہ اسے خود میں بھینچے کہہ رہا تھا جب صلہ تلخی سے اسکا حصار توڑتی پیچھے ہٹی۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کے ہر دفعہ تم مجھے ایک نئی کہانی سنا کر بہلا و گئے تو میں بہلتی جاوں گی۔۔۔

غصے سے کھولتی وہ بستر سے اتری۔۔۔مانا کے دنیا کی بے وقوف ترین عورت ہوں میں۔۔۔وہ گویا خود کا ہی تمسخر اڑاتی تمسخرانہ ہسی۔۔۔

مگر کیا دنیا کی ٹھوکریں کھا کر بھی مجھے عقل نہیں آنی تھی۔۔۔

تمہیں صلہ سے محبت ہے۔۔۔ تمہارے لئے تمہاری بیٹیاں ہی سب کچھ ہے۔۔۔

تم ایک دفعہ باہر چلے جاو سب ٹھیک کر دو گئے۔۔۔

تم کبھی دوسری شادی نہیں کرو گئے۔۔۔ تم ایک سال کے اندر اندر مجھے باہر اپنے پاس بلوالو گئے۔۔۔ان میں سے کسی ایک بات پر بھی پورا اترے ہو تم جو تمہاری کسی بات کا یقین کروں میں۔۔۔

وہ چیخ کر گویا ہوئی۔۔۔۔

کیا اتنی سی بات تمہیں سمجھ نہیں آتی۔۔۔جو عورت تب مجھے کچھ نہیں گردانتی رہی جب میں تمہاری زندگی کی بلاشرکت غیر مالکن تھی۔۔۔وہ عورت تمہارے ساتھ اپنی بھانجھی کی شادی کروا کر اسکی حق تلفی کروا کر مجھے تمہارے ساتھ بھیج دے گی۔۔۔

تم چھوٹے بچے ہو جو یہ باتیں تمہیں سمجھ نہیں آتیں۔۔۔

بالاج تم یوں تو نا تھے۔۔۔ تم اتنے ظالم کب سے بن گئے۔۔۔ ہمارے بیچ کے یہ دو سال میری خوشیاں نگل گئے۔۔۔ تمہیں ظالم بنا گئے تمہارے دل سے احساس کھرچ کر لے گئے۔۔۔

کیوں تمہیں میرے زخم دکھائی نہیں دے رہے۔۔۔۔وہ کبھی غصہ کرتی کبھی چیختی چلاتی کبھی اسکی منتیں کرتیں بس کسی بھی طرح اسے منالیناچاہتی تھی۔۔۔کچھ بھی کرکے اسے اپناگھر بچانا تھا۔۔۔پھر کیسی اناااور کیسی عزت نفس۔۔۔۔

صلہ پلیز خود کوتکلیف مت دو۔۔۔میں کہہ رہاہوں نا۔۔۔

تکلیف میں نہیں دے رہی خود کو۔۔۔تکلیف تم دے رہے ہو مجھے۔۔۔وہ مزید اپنے جسم کا بوجھ ناسہارتے وہیں ڈھ گئی تھی۔۔۔۔

اور ستم یہ ہے کہ تمہیں اس چیز کااحساس بھی نہیں۔۔۔۔

کیاکچھ نہیں کیامیں نے تمہارے لئے۔۔۔۔اندھی ہو گئی میں۔۔۔ماں کوتکلیف دی۔۔۔انکاناسوچادکان بیچ دی۔۔۔تمہارے کہنے پراپناگھر تمہاری بہن۔۔۔۔

اوہ تواب تم مجھے اپنے احسانات گنواو گی۔۔۔لمحے میں بالاج کالہجہ بدلا تھا۔۔۔آنکھیں آگ اگلنے لگی تھی۔۔۔

مطلب کے اگر تم میرا ساتھ نادیتی تومیں کبھی زندگی میں کچھ کرہی ناسکتا۔۔۔وہ تلخی سے ماتھے پربل سجائے گویاہوا۔

ہاں۔۔۔یہ ہی حقیقت ہے۔۔۔کر سکتے ہوتے تواب بھی تک کرچکے ہوتے۔۔۔

میری مدد کاانتظار نا کرتے۔۔۔

وہ بنااسکے غصے کی پرواہ کئے پوری قوت سے چیخی۔۔۔

یہ سب تمہارے دماغ کا فتور ہے۔۔۔یہ سب میری محنت کا نتیجہ ہے۔۔۔وہ غصے سے گویا ہوا جب صلہ اس سے بھی زیادہ غصے سے چیخ اٹھی۔۔۔۔

احسان فراموش ہو تم۔۔۔سنا تم نے۔۔۔

بکواس بند کرواپنی۔۔۔بالاج ڈھارا۔۔۔۔

تم شاید اپنے عنایتوں کا روب دکھا کر مجھے پریشرائز کرنا چاہتی ہو۔۔۔

کاش تم ہو جاو بالاج۔۔۔کاش ایسے ہی تم پریشرائز ہو جاو۔۔۔

میں تو تمہیں محض اپنے لئے دردناک موت تجویز کرنے سے روک رہی ہوں۔۔۔

یوں ایک دفعہ گلے پر چھڑی چلا کر تڑپ تڑپ کر مرنے کے لئے مت چھوڑو۔۔پھر ایک ہی بار میں ختم کر ڈالوں مجھے۔۔۔

وہ کسی ہارے ہوئے جواری کی مانند بیڈ کی پائنتی سے سر ٹکاتی سسکی اٹھی۔۔۔جبکہ بالاج اسے یوں روتا دیکھتا نفی میں سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

******

اس دن کے بعد سے صلہ کی حیثیت مزید وہاں ختم ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔دوبارہ اسکا بالاج سے سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ گھر بہت کم ہوتا۔۔۔ہوتا بھی تو ماں بہنیں اسے اپنے نرغے میں لئے رکھتی۔۔۔

صلہ نے ہر لحاظ سے ہاتھ پاوں مار کر دیکھ لئے مگر کہیں سنوائی نا ہوئی۔۔۔

سوچ سوچ کر اسکا دماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔

لیکن صحیح جان اسکے جسم سے تب نکلی جب اسکی نندوں نے کمال جرات سے اسکے کمرے سے اسکا اور بچیوں کا سامان نکال کر سٹور میں رکھ کر وہ کمرا مشل کے لئے تیار کرنا شروع کیا۔۔۔

یہ ایک تماچہ تھا صلہ کے منہ پر جو اس پر اسکی اوقات واضح کر گیا تھا۔۔۔اور یہاں پر وہ خاموش نہیں رہی تھی۔۔۔

وہ بنا کسی کی پرواہ کئے ساس کے کمرے میں بالاج کے سر پر جا پہنچی تھی۔۔۔اس واقعہ نے اسکا غصہ سوا نیزے پر پہنچا دیا تھا۔۔۔

لیکن بالاج نے بات ہی ختم کر دی تھی یہ کہہ کر جب وہ اسے اپنے ساتھ ہی لیجائے گا تو پھر یہ چیزیں اہمیت نہیں رکھتی اور صلہ کا دل چاہا کے یا تو اپنا سر پھاڑ لے یا بالاج کا سر دیوار میں دے مارے۔۔۔۔

ابھی تک اس گھر میں وہ شوہر کے سہارے ہی تو رہ رہی تھی۔۔۔یہ ہی اسکا سہارا ڈولنے لگا تھا تو اسکی ذات تو تنکے سے بھی ہلکی ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

*****

سارے کمرے میں موتیے اور گلاب کے پھولوں کی خوشبو پھیلی تھی۔۔۔کمرے کی سجاوٹ آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی جیسے اسے بہت محبت اور ارمانوں سے سجایا گیا ہو۔۔۔نئی دلہن کی مانند سجے کمرے میں جابجا جلتی موم بتیوں سے لیونڈر اور موتیے کی پھوٹتی خوشبو پورے کمرے کی فضا میں پھیلتی اسے معطر کر رہی تھی۔۔۔

وہ کمرے کے کونے میں کھڑی ویران چہرے متوحش اور خالی نگاہوں سمیٹ کمرے کو چاروں جانب سے دیکھتی ضبط کی آخری انتہاؤں پر تھی۔۔۔آج یہ سیج اسکے خوابوں ارمانوں اور خوشیوں کے مقبرے پر قائم کی گئی تھی۔۔اسے اپنا دل بھی ان جلتی موم بتیوں کی مانند جلتا محسوس ہوا۔۔۔اسے اس مسحور کن کرتے کمرے میں اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تو وہ نم آنکھوں سمیٹ سینے کے مقام پر ایک ہاتھ رکھتی اسے زور سے مسلنے لگی۔۔۔اپنوں کی بے حسی اسے خون کے آنسو رلا رہی تھی۔۔۔کچھ ہی دیر میں گھر میں دلہن آنے کا شور اٹھا تو وہ کرب سے آنکھیں میچتی کمرے کو ایک الوداعی نگاہ سے تکتی مرے مرے قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔کوئی کیسے کسی کو زندہ درگور کر کے اسکے مقبرے پر اپنی خوشیوں کے محل سجا سکتا تھا بھلا۔۔۔

اسے اپنا دل پھٹتا محسوس ہوا۔۔کیا اسکی زندگی میں اب کچھ بچا تھا صلہنے کرب سے سوچا۔۔۔لیکن شاید ابھی زندگی کو اسکی لمبی آزمائش منظور تھی۔۔۔۔۔

اسے سٹینڈ لینا تھا۔۔۔اسے اب اپنی بچیوں کے لئے ان ظالم لوگوں کے سامنے تن کر کھڑی ہونا تھا۔۔۔

ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔۔۔کھونے کو کچھ بچا تھا کیا۔۔۔اس شادی نے اسے بے خوف بنا دیا تھا۔۔۔نڈر۔۔۔۔

اب تک سب نے صلہ کی مصلحت دیکھی تھی۔۔۔جسے آج ابھی اسی وقت وہ بالائے طاق رکھ کر اس کمرے سے نکلی تھی۔۔۔جانے کل کا سورج کس کے لئے کیا لے کر طلوع ہوتا۔۔۔۔

****

کافی دنوں بعد عفرا آج کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔فریش ہو کر وہ کافی دیر تک اپنے نوٹس کے ساتھ سر کھپاتی رہی پھر ایک کتاب اٹھا کر باہر لان میں آ گئی۔۔۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اسے کافی بھلی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ منہمک سی کتاب پڑھ رہی تھی جب ڈرائیوے پر امان کی گاڑی آ کر رکی۔۔۔ وہ عفرا کو لان میں بیٹھا دیکھ چکا تھا اس لئے گاڑی سے اتر کر سیدھا اسی کی طرف آیا۔۔۔

عفرا بھی اسے اپنی جانب آتا دیکھ کتاب بند کر کے سامنے پڑے میز پر رکھتی مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ جینز اور ڈریس شرٹ پر ویسکوٹ پہنے کافی فارمل ڈریسنگ میں موجود تھا۔۔۔
غالبا کسی فنکشن سے واپس آرہا تھا۔۔۔

آج وہ کافی دنوں بعد وقت پر گھر آیا تھا۔۔۔ورنہ ویک اینڈ کے سوا اکثر ہی وہ لیٹ ہو جاتا تھا۔۔۔۔

فریش فریش سی عفرا کو دیکھ کر اسے کافی بھلا محسوس ہوا۔۔۔آہستہ آہستہ وہ پرانی عفرا میں بدل رہی تھی اور یہ امان کے لئے کافی خوشگوار احساس تھا کے وہ اس خود ساختہ احساس کمتری کے احساس سے نکل رہی تھی۔۔۔۔

آج تو کوئی بہت نکھرا نکھرا سا لگ رہا ہے۔۔۔وہ اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے ہی شریر انداز میں گویا ہوتا پر سکون انداز میں کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔۔۔
جبکہ عفرا کھلکھلا کر ہس دی۔۔۔

اسکی ہسی صحیح معنوں میں امان کے اندر سکون کی لہریں اتارتی چلی گئ۔۔۔۔

میرا چھوڑیں آپ بتائیں کہاں سے آرہے ہیں۔۔۔اور ہم غریبوں کی اتنی قسمت کہاں کہ محترم سی اے چائے والا صاحب سے دن کی روشنی میں شرف ملاقات حاصل ہو۔۔۔یہ آج قسمت کو ہم پر ترس کیسے آگیا۔۔۔وہ بھی اسی کے انداز میں مسکراہٹ روکتی شرارت سے گویا ہوئی۔۔۔

آج ایک یونیورسٹی میں سیمینار تھا جہاں مجھے ایز آ گیسٹ انوائٹ کیا گیا تھا وہاں سے جلدی فری ہو گیا تو گھر آ گیا۔۔۔وہ اسکی بات پر کھل کر مسکراتا گویا ہوا۔۔۔

جب سے امان کی ٹی پلیس کا افتتاح ہوا تھا اور اسکا چینل گرو کیا تھا اسے کی کالجز اور یونیورسٹز میں سٹوڈینٹس کو موٹیویٹ کرنے کے لئے مختلف سیمینارز میں ایز آ موٹیویشنل سپیکر انوائٹ کیا جانے لگا تھا۔۔اور اسکی شخصیت اسقدر مقناطیسی تھی اور وہ سٹودینٹس کا اسقدر دلعزیز تھا کہ جس سیمینار میں جاتا وہاں چار چاند لگا دیتا۔۔۔

سوشل میڈیا اور اسکے اونلائن پلیٹ فارمز بالخصوص اسکے یوٹیوب چینل کے ذریعے سے کئی میگزینز میں اسکی کامیابی کی کہانی چھپی تھی۔۔۔مختلف شوز میں اسے انوائٹ کیا جا رہا تھا۔۔۔اب اسکا بیشتر وقت سفر میں ہی گزر رہا تھا۔۔۔

چلیں شکر ہے اسی بہانے صحیح آپ ہمیں میسر تو ہوئے۔۔۔۔

وہ ریلیکس سا کرسی پر نیم دراز مسکراتے ہوئے عفرا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔کیا کبھی آپ نے خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی۔۔۔وہ اسکی محویت نوٹ کرتی آنکھ اچکا کر گویا ہوئی۔۔۔

دیکھی ہیں۔۔۔۔بہت دیکھی ہیں۔۔۔لیکن اس لڑکی جیسی کوئی نہیں دیکھی۔۔۔

وہ آنکھ سے عفرا کی جانب اشارہ کرتا مخمور لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اسکے اس انداز پر عفرا نے جھینپ کر نظریں پھیریں۔۔۔

اچھا لگ رہا ہے تمہیں یوں دیکھ کر۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔وہ میز سے کتاب اٹھا کر اسکے سرورق پر انگلی پھیرتی گویا ہوئی۔۔۔

ہمم پوچھو۔۔۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

How to be fearless....

خوف سے آزاد کیسے ہوا جائے۔۔۔سیلف ڈاوٹ کو کیسے ختم کیا جائے امان۔۔۔

ایک نیوٹرل شخصیت کیسے بنا جائے جو فیئر لیس ہو کر اپنا کام کرے جسے دوسروں کی باتیں ایفیکٹ نا کریں۔۔۔۔جو دوسروں کی باتوں پر ڈس ہارٹ ہو کر اپنی توجہ منتشر نا ہونے دے۔۔۔

وہ کتاب کے سرورق پر ہاتھ پھیرتی آہستہ آہستہ بول رہی تھی جبکہ امان شدت سے اسکی بات کا مفہوم سمجھ پا رہا تھا۔۔

ٹاپک بہت لمبا ہے یہ عفرا اتنے کم وقت میں یہ کور نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

لیکن مختصراً تمہاری بات کا جواب یہ ہی ہے کہ بے خوف ہوا جاتا ہے اپنے کام کے ساتھ خطرناک حد تک ایماندار ہونے سے۔۔۔اپنا سو فیصد دینے سے۔۔۔اور نتائج کی پرواہ نا کرتے اپنے کام کیساتھ مخلص رہنے سے۔۔۔

ہم خوف زدہ کب ہوتے ہیں جب ہمیں ڈاوٹ ہوتا ہے کہ پتہ نہیں جو ہم نے کیا وہ ٹھیک ہے یا نہیں لوگوں کو پسند آئے گا یا نہیں۔۔۔ لیکن جب ہم اس چیز پر مکمل ریسرچ کر لیتے ہیں اسکے بارے میں نالج حاصل کرتے ہیں پھر جتنا ہم اس چیز کے متعلق جانتے جاتے ہیں ہمارا سیلف ڈاوٹ ختم ہوتا جاتا ہے۔۔۔

پھر ہم اپنا سو فیصد دیتے ہیں اپنا کام کرنے میں اور جب ہم ایسا کرتے ہیں تو سو میں سے دو فیصد لوگ ضرور ایسے ہوتے ہیں جو آپکو سیلف ڈاوٹ میں ڈالنے آئیں گے۔۔۔ انہیں ٹاکسک لوگ کہا جاتا ہے جو اپنے اندر کی کھولن کسی بھی صورت اتارنا چاہتے ہیں۔۔۔ اور ایسا ہر جگہ ہوتا ہے۔۔۔

میں نے ویڈیوز بنانی شروع کی تھی تو مجھے بہت سے میسجز موصول ہوتے تھے کیا فضول کام شروع کیا ہے تم نے۔۔۔

پہلے خود تو کچھ بن لو پھر دوسروں کو موٹیویٹ کر لینا۔۔ تمہاری بکواس کی کوئی ضرورت نہیں انٹرنیٹ بھرا پڑا ہے ان چیزوں سے۔۔۔

لیکن اپنے کام کے ساتھ مخلص انسان ان باتوں پر محض سر جھٹکتا ہے۔۔۔ تب میرا مائنڈ سیٹ پتہ ہے کیا ہوتا تھا۔۔۔ میں اپنا سو فیصد دے رہا ہوں میں اپنے کام سے سیٹیسفائڈ ہوں۔۔ جسے اس چیز کی میرے کانٹینٹ کی طلب ہے وہ آئے گا میرا سارا کانٹینٹ فری آف کاسٹ ہے۔۔۔ جسے ضرورت نہیں وہ مت میرا کانٹینٹ

دیکھے۔۔۔اسکے مزاج کے مطابق بھی بہت سارا کانٹینٹ اسے مل جائے گا پھر وہ شخص یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔

جب صلے کی توقع کئے بنا محنت کی جاتی ہے نا تو وہ آپکو بے خوف بنا دیتی ہے۔۔۔

یہ ہی صورت حال دوسری صورت میں بھی پیش آتی ہے۔۔۔کسی کو طلاق ہو گئ کسی کی اولاد نہیں یا کسی کی شادی نہیں ہو رہی تو وہ بندی تو اپنے حالات سے سیٹسفائڈ ہو جاتی ہے اپنا آپ اپنے اللہ کے حوالے کر دیتی ہے تو ایسے میں پھر سیلف ڈاوٹ کیسے پیدا ہوتا ہے۔۔۔

یہ لوگ ہوتے ہیں جو ہم میں سیلف ڈاوٹ پیدا کرتے ہیں۔۔۔

کبھی کہیں کوئی ترس یا ہمدردی کی چادر میں لپٹا تیز جو دل کو چھلنی کر جاتا ہے۔۔۔

ہاہ۔۔۔تمہاری ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔۔۔

اوہ ہو۔۔۔شادی کو اتنا عرصہ ہو گیا مگر ابھی تک ولاد نہیں ہوئی۔۔۔

بہت افسوس ہوا کہ تمہارا گھر ٹوٹ گیا۔۔۔مسلسل یہ فقرے انسان کو بیچارا بیچارا سا محسوس کرواتے ہیں۔۔۔

سیلف ڈواٹ پیدا کرتے ہیں پھر معاملہ چاہیے آفیشل کام کا ہو یا پرسنل زندگی گا۔۔۔۔

حل صرف ایک ہی ہے بنا نتائج کی پرواہ کئے اپنا سو فیصد دینا سب کچھ اللہ پر توکل رکھتے اس پر چھوڑنا اور لوگوں کو انکی ٹاکسک باتوں کو اگنور کرنا۔۔۔

یقین انسان نے خود پر کرنا ہوتا ہے یار۔۔۔لوگ تو آپ پر مرتے دم تک یقین نہیں کریں گے۔۔۔آپ کا خود پر یقین ہی آپکو پار لگواتا ہے ورنہ لوگ تو کھڑے ہیں آپکی کشتی کو دبونے کے لئے۔۔۔۔

صرف یہ چیز انسان کو بے خوف بناتی ہے۔۔۔اس چیز کے متعلق زیادہ سے زیادہ نالج۔۔۔اپنے کام سے مخلص ہونا اور نتائج کی پرواہ کئے بنا اپنے کام کے لئے اپنا سو فیصد دینا۔۔۔پھر انسان کے دل میں کوئی خوف نہیں رہتا۔۔۔پھر اگر وہ خود اپنے کام سے مطمئن ہے نا تو لوگوں کے اپروولز کی ضرورت نہیں رہتی۔۔۔

دوسروں کے اپروول کی ضرورت ان لوگوں کو پڑتی ہے جو سیلف ڈاوٹ کا شکار ہوتے ہیں ایسے لوگ پھر دوسروں کے اشاروں پر ہی چلتے رہتے ہیں پوری زندگی۔۔۔جنکی اپنی کوئی رائے نہیں ہوتی۔۔۔اس لئے ہر انسان کو اپنے گرد موجود سیلف ڈاوٹ کے اس خول کو توڑ کر اس سے باہر نکلنا چاہیے۔۔۔۔

وہ ارد گرد درختوں پر پھدکتی چڑیا کو دیکھ رہا تھا جبکہ عفرا توجہ سے اسے دیکھتی سن رہی تھی۔۔۔

شاید اتنے دنوں میں اسکی غیر موجودگی سے وہ اسی ایک چیز کو مس کر رہی تھی۔۔۔

ایسے ہی لفظوں کے مرہم جو ہمیشہ وہ اسکے ان دیکھے زخموں پر رکھتا تھا۔۔۔یہ حوصلہ اور امید افزا باتیں۔۔۔۔ہوتے ہیں نا زندگی میں کچھ لوگ ایسے بھی جنکی محض باتیں ہی آپکے لئے انرجی کا کام کرتی ہیں ایسا ہی ایک مقام امان بھی عفرا کی زندگی میں رکھتا تھا۔۔۔۔

اسنے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اب وہ خود کو قدرے بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

میں آپکو اجازت دیتی ہوں امان آپ دوسری شادی کر لیں۔۔۔وہ مسکرا کر امان کی جانب دیکھتی گویا ہوئی۔۔

اررررےےےے۔۔امان چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوتا قہقہ لگاتا گویا ہوا۔۔۔ اتنی زرہ نوازش۔۔۔

میں سنجیدہ ہوں امان۔۔۔وہ امان کو یوں اپنا مذاق اڑاتے دیکھ برا مناکر گویا ہوئی۔۔۔

تو یار میں بھی سنجیدہ ہوں۔۔۔درحقیقت اس اجازت نامہ کے ملنے کی خوشی مجھ سے سمبھالی نہیں جا رہی یار رر۔۔۔کیا اب میں تمہارے سامنے اپنی خوشی بھی نہیں منا سکتا۔۔۔وہ ہنوز ہستا ہستا دہرا ہو رہا تھا۔۔۔۔

امان خالہ بہت اداس رہنے لگی ہیں تو میرے خیال سے۔۔۔

عفی پرنسس تم اپنے خیالات اپنے پاس رکھو۔۔۔اپنی ماں کی اداسی دور کرنے کو ابھی انکا بیٹا ہے۔۔۔وہ میز پر جھک کر اسکی گال سہلاتا مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔رہ گئی بات شادی کی اجازت کی۔۔تو کبھی فرصت میں بیٹھ کر اس معاملے پر بھی سوچیں گے۔۔۔

ابھی فلحال کے لئے تو تمہارا شوہر تھکا ہارا گھر آیا ہے اس لئے اچھی بیویوں کی طرح چائے بناو اور امی کے کمرے میں ہی لے آنا میں فریش ہو کر وہیں آتا ہوں۔۔۔

وہ اسے مسکراتی نگاہوں سے دیکھتا اسکی گال تھپتھپا کر اٹھ کھڑا ہوا جبکہ عفرا ابھی اداسی سے مسکراتی اسے اندر جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔

آج اسکا دل ایک خوف سے آزاد ہو گیا تھا۔۔۔

شراکت کا خوف۔۔۔

وہ اس خوف سے آزاد ہو گئی تھی۔۔۔اسنے اپنے شوہر کو اپنے خود ساختہ شکوک و شبہات سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔اب یہ امان کی مرضی تھی چاہتا تو شادی کر لیتا۔۔ناچاہتا تو نا کرتا۔۔۔۔

اب وہ بھی زرا بے خوف ہو کر زندگی گزارنا چاہتی تھی۔۔۔

اسنے اس معاملے میں سوچا تھا۔۔۔اور بہت سوچا تھا۔۔۔آخر میں وہ اسی نتیجے پر پہنچی تھی کہ اس دنیا میں کوئی ایک پتہ بھی اس کے رب کے حکم کے سوا نہیں ہل سکتا تھا۔۔یہ صرف انسان کا گمان ہی ہوتا ہے کہ وہ یہ کرلے گا وہ کرلے گا۔۔۔آخر میں ہوتا وہی ہے جو اسکا رب چاہتا ہے۔۔۔اور اسکا رب اپنے بندوں کے لئے ہمیشہ بہتر سے بہترین چنتا ہے۔۔۔

تو اسنے خود کو اپنے رب کی رضا کے تابع کر دیا تھا۔۔۔

اگر امان دوسری شادی کر لیتا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا۔۔۔اسنے آخری حد ناپنی چاہی۔۔۔

اسکی ایک اور بیوی ہو جاتی بچے ہو جاتے۔۔۔۔لیکن کیا اسکا شوہر دوسری بیوی یا بچوں کی موجودگی میں اسے فراموش کر دیتا۔۔۔

نہیں کبھی نہیں۔۔۔اندر سے آواز ابھری تھی۔۔۔وہ شخص رشتوں میں توازن رکھنا جانتا تھا اور یہ اسکی سوچ کی آخری حد تھی وہ بھی اگر اللہ چاہتا تو۔۔۔۔

ورنہ وہ اب پرامید تھی کہ یقیناً اللہ اسکے حق میں بہترین فیصلہ ہی لے گا۔۔۔

وہ خود کو اللہ کے فیصلوں کے تابع کر چکی تھی۔۔۔محض ایک اولاد نا ہونے کے غم کی نظر وہ اپنی پوری زندگی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔۔صرف اس ایک نعمت

کے ناہونے پر وہ اپنے رب کی عطا کردہ باقی سبھی نعمتوں سے منہ نہیں پھیر سکتی تھی۔۔۔۔

ان چند دنوں میں اسنے اپنی ذات کے بارے میں بہت کچھ ایکسپلور کیا تھا۔۔۔ اسے اس خود ساختہ احساس کمتری کے احساس سے نکلنا تھا۔۔۔وہ ان سٹوپ ایبل تھی۔۔۔اسے ان سٹوپ ایبل بن کر ابھرنا تھا۔۔۔

اپنے اس دنیا میں آنے کے پیچھے چھپے مقصد کا حق ادا کرنا تھا۔۔۔ایک محرومی کے پیچھے وہ سسک سسک کر مر نہیں سکتی تھی۔۔۔اسے ابھی بہت کچھ کرنا تھا اور امان کی ہمراہی میں وہ یقیناً بہت آگے تک جاتی اس لئے آج اسنے امان کو اپنے خود ساختہ واہمات سے آزاد کر دیا تھا کہ کہیں یہ چیز انکی دوستی جیسے رشتے کو نگل نا جائے۔۔۔

ایک نئے عزم کے ساتھ وہ وہاں سے اٹھی تھی۔۔۔

دل کے ایک کونے سے جیسے اسکے اس فیصلہ پر تکلیف اٹھی تھی جسے وہ کمال مہارت سے نظر انداز کر گی کہ میرا رب مجھ سے بہتر میری تکلیفوں کو جاننے والا ہے۔۔۔ جب یہ تکلیف میں محسوس کر سکتی ہوں تو وہ مجھ سے بہتر طریقے سے محسوس کر سکتا ہے اور انشااللہ وہ جلد اور بہت بہتر انداز میں اس تکلیف کا کوئی حل نکال دے گا۔۔۔۔

سمندر کے اندر کھڑے ہو کر جب خود کو اس خدا کے حوالے کر ہی دیا تو پھر کیا فرق پڑتا ہے وہ اسی سمندر میں دبو دے یا باہر نکال دے۔۔۔اور یقین مانو اگر اس نے دبو بھی دیا نا تو وہی بہتر ہو گا تمہارے حق میں جو انسان کی عقل و بصارت کی آنکھ سے پڑے ہوتا ہے۔۔۔۔ مگر وہ اللہ ہے جو سب جانتا ہے۔۔۔وہ بھی جو تمہیں چاہیے۔۔۔اور وہ بھی جو تمہارے لئے بہتر ہے۔۔۔اور تمہاری چاہت کے پیچھے وہ تمہارے لئے اپنی بہتری کے فیصلے نہیں بدلتا لیکن ہاں تمہارا دل اپنے فیصلوں کے تابع کر کے اسے سکون سے ضرور نواز دیتا ہے بلاشبہ اس دنیا میں سب سے زیادہ اہم دل کا سکون ہی ہے اور وہ سکون صرف اسی ذات کے پاس ہے جو اسی سے دل لگا کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔۔۔اور اب عفرا کو بھی محض وہی سکون چاہیے تھا۔۔اسی لئے وہ خود کو اسکی رضا کے تابع کر کے ہر طرح کے نتائج سے بے خوف ہو گئ تھی۔۔۔

*****

باہر شادیانے بج رہے تھے۔۔۔۔ بارات واپس آ گئ تھی۔۔۔دلہن کے گھر آنے کی خوشی۔۔۔قہقے۔۔موج مستی۔۔۔۔روشنیاں آتش بازیاں۔۔۔ گویا تائی کے بیٹے کی یہ پہلی شادی ہو۔۔۔بلکہ صلہ کو تو لگ رہا تھا بالاج کی شادی ہوئی ہی اب

تھی۔۔۔اسے کب کسی نے کچھ گردانا تھا۔۔۔باہر کا شور اسکی زخموں سے چور روح پر تازیانوں کی مانند لگ رہا تھا۔۔۔۔

بارات واپس آتے آتے خاصی رات ہو گئی تھی۔۔۔دونوں بچیاں سو چکی تھیں جبکہ وہ کسی بت کی مانند سٹور کے فرش پر سکری سمٹی بیٹھی تھی۔۔۔

آج تائی جیت گئی۔۔۔چار سال بعد ہی سہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی وہ۔۔۔

اور وہ مشل وہ اس سے بن لڑے ہی جیت گئی۔۔۔

دکھ تم پر نہیں ہے بالاج۔۔۔۔

دکھ تو مجھے اپنے اندھے اعتبار پر ہے۔۔۔کیوں کیا میں نے تم پر اتنا اعتبار۔۔۔۔اسنے تھک کر دیوار کی پشت سے اپنا سر ٹکایا تو کئی آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر آنکھوں سے پھسلتے چلے گئے۔۔۔۔

وہ دور خلاوں میں گھور رہی تھی۔۔۔کتنا ظالم نکلا تھا وہ جسے اسنے اپنا سب کچھ مانا تھا۔۔۔کیا اس خوشی کے موقع پر اسے صلہ نامی کوئی بندی یاد بھی تھی۔۔۔

اسکا دل درد سے پھٹ رہا تھا لیکن وہ خود کو کھل کر رونے کی اجازت بھی نہیں دے رہی تھی۔۔۔یہ کام وہ پچھلے چند دنوں میں بارہا کر چکی تھی۔۔۔

اب تو کھل کر روتی بھی تو اپنا آپ ہی خود کے بے وقوف بننے پر اس پر ہسنے لگتا۔۔۔

کس قدر بے وقوف نکلی تھی وہ۔۔۔کس قدر بے وقوف۔۔۔

اسکے کس کس دلاسے کو سچ سمجھ کر اسکی اندھی تقلید کرتی چلی گئ۔۔۔

بالاج کی بے وفائی سے زیادہ دل اپنے بے وقوف بننے پر رو رہا تھا۔۔۔

پچھلے دنوں وہ اسقدر ذہنی دباو کا شکار رہی تھی کہ ان سب میں سب سے زیادہ نظر اندازا اسکی بیٹیاں ہوئی تھیں۔۔۔

حقیقی بات تھی کے غصے ہمیشہ کمزور پر ہی نکلتا ہے۔۔۔اسکا غصہ بھی انہی معصوموں پر نکلتا رہا تھا۔۔۔

وہ ذہنی خلفشار کا شکار تھی تو وقت بے وقت انکے بھوک سے بلکنے پر بھی انہیں اچھا خاصا جھڑک کر انہیں کھانا دیتی کیونکہ خود تو وہ برائے نام کھا پی رہی تھی۔۔۔ایسی حالت میں بھوک کسے لگنی تھی بھلا۔۔۔۔

اور زیادہ غصہ آنے پر بچیوں کے شور کرنے پر وہ پچھلے دنوں کئ بار ان معصوموں پر ہاتھ بھی اٹھا چکی تھی۔۔۔۔

جسکے باعث وہ دونوں سہم کر اسے دیکھنے لگتی۔۔

جسکے بعد غلطی کا احساس ہونے پر وہ خود بھی چہرا ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی۔۔۔۔

اب پھر سے پچھلے دنوں کئ گئ اپنی زیادتیاں یاد آئیں تو وہ اٹھ کر ان ننھی شہزادیوں کے پاس آئی جو ہر چیز سے بے خبر سو رہی تھیں۔۔۔

یہ بچپن بھی کتنی انمول چیز ہوتا ہے نا جہاں کوئی فکر نہیں۔۔۔۔

ظلم اسکے ساتھ ہوا تھا تو اسنے بھی کچھ کم تھوڑی نا کیا تھا ان بچیوں کے ساتھ۔۔۔

احساس ہونے پر اب شرمندگی حد سے سوا تھی۔۔۔

سوری میری ننھی شہزادیوں۔۔۔ تمہاری ماں بہت بری ہے۔۔۔ بہت بری۔۔۔

نا تو میں اچھی بیٹی بن سکی۔۔۔ نا ہی اچھی بہن اور نا ہی اچھی ماں۔۔۔

صرف اچھی بیوی بننا چاہا۔۔۔ وہ انکے پاس جھکی سرگوشیاں کر رہی تھیں۔۔۔۔ آنسو

ٹوٹ ٹوٹ کر اسکے چہرے پر پھسل رہے تھے۔۔۔۔

وہ بھی تمہارے باپ نے بننے نا دیا۔۔۔ اسنے ایک ہچکی لی۔۔۔

مگر اب وعدہ ہے آپ دونوں سے۔۔۔ اچھی ماں تو ضرور بن کر دکھاوں گی۔۔۔

اسنے رگڑ کر اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔

*****

ساری رات صلہ ایک پل کو نا سوئی تھی۔۔۔ ایسی صورتحال میں بھلا اسے نیند آتی

بھی کیسے۔۔۔ صبح کے کسی پہر اسکی آنکھ لگی تھی۔۔۔ دوبارہ اسکی آنکھ بچیوں کے

شور سے کھلی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔ کچھ پل لگے تھے اسے حواسوں میں

لوٹنے میں۔۔۔

باہر سے ہلکا ہلکا شور آرہا تھا۔۔۔اسنے بے ساختہ وقت دیکھا صبح کے دس بج رہے تھے۔۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

بس بہت ہوا۔۔۔بہت دیر وہ رولی چھپ کر اب اپنے قدموں پر وزن ڈالنے کی باری تھی۔۔۔

ایک گہری سانس خارج کرتی وہ سٹور سے باہر نکلی اسکا رخ اپنے گزشتہ کمرے کی جانب تھا۔۔

باہر لاونج میں اسکا ٹاکرا کسی سے نا ہوا۔۔۔کمرے کا دروازہ مقفل تھا۔۔۔صلہ نے بناناک کئے ایک جھٹکے سے کمرے کا دروازہ وا کیا۔۔۔

اور یہ اسکی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔اندر کا منظر اسے سبھی زخموں کو ایک ہی بار میں بے دردی سے نوچ گیا تھا۔۔۔جن سے بے طرح خون رسنے لگا تھا۔۔۔۔

بیڈ پر سرخ دیدہ زیب فراک زیب تن کئے بنی سنوری مشل اور اسکی گود میں سر رکھے لیٹا بالاج۔۔۔۔وہ اس سے مسکرا کر کوئی بات کر رہا تھا جبکہ مشل ہستی ہوئی اسے سن رہی تھی۔۔۔

اس منظر کو دیکھتے ہی صلہ کی آنکھوں میں مرچی سی بھرنے لگی۔۔۔

آواز پر وہ دونوں دروازے کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔اور سامنے صلہ کو دیکھ کر بالاج کرنٹ کھا کر مشل سے دور ہوا۔۔۔اسکے چہرے کی رنگت تک بدل چکی تھی شاید وہ اس وقت صلہ کی وہاں موجودگی کی توقع نہیں رکھتا تھا۔۔۔

تمہیں تمیز نہیں کسی کے کمرے میں آنے کی۔۔۔ مشل بدمزہ ہوتی چیخی۔۔۔

مگر صلہ اسے سن کہاں رہی تھی وہ تو شاکی نگاہوں سے محض اس بے وفا کو دیکھ رہی تھی جواب پشیمان سا بستر سے اترا اسکی جانب آرہا تھا۔۔۔

صلہ کی سوجی سرخ آنکھیں اسکے ساری رات روتے رہنے کی نشاندہی کر رہی تھیں۔۔۔

الجھے بال اور شکن آلود کپڑے اسکے اوپر گزر چکی قیامت کی چیخ چیخ کر نشاندہی کر رہی تھیں۔۔۔

صلہ تم۔۔۔ بالاج نے بے ساختہ تھوک نگلا۔۔۔

اس سے پہلے کے بالاج اس تک پہنچتا مشل سرعت سے اسکے پاس پہنچتی بالاج کی بازو تھام گئ۔۔۔

لیکن بالاج اسکی پکڑ کو نظر انداز کرتا اپنی بازو چھڑوا کر صلہ کی جانب بڑھا۔۔۔۔

نئی زندگی کی پہلی صبح تمہیں بہت بہت مبارک ہو بالاج۔۔۔وہ پلکوں کو جھپکتی تمسخرانہ ہسی۔۔۔شاید خود کا ہی مذاق اڑا رہی تھی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو یار۔۔۔میں تمہارے پاس آنے ہی والا تھا۔۔۔کوئی کام ہے کیا۔۔۔وہ اسکے پاس آتا نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

اور مشل۔۔۔کب برداشت تھا اسے بالاج کا یہ انداز وہ غصے سے کھولتی سرعت سے کمرے سے باہر بھاگی۔۔۔۔۔

وہ دونوں آپس میں اسقدر کھوئے تھے کے اسکا جانا محسوس ہی نا کر سکے۔۔۔

ایک آنسو صلہ کی آنکھ سے ٹوٹ کر پھسلا۔۔۔

نا کرو یار۔۔۔تم مجھے تکلیف دے رہی ہو۔۔۔بالاج نے سرعت سے اسکے آنسو صاف کئے۔۔۔

وہ تمسخرانہ ہستی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

صلہ تمہاری زندگی میں اسقدر بے وقعت چیز ہے جو اگر مر بھی جائے تو کم از کم بالاج پر تو کوئی اثر نہیں پڑنے والا۔۔۔اس لئے اپنی یہ الفاظی اپنی دوسری بیوی کے لئے سمبھال کر رکھو۔۔۔میں اب اس خوبصورت سیراب کے پیچھے نہیں بھاگنے والی۔۔۔اسکا لفظ لفظ اذیت میں ڈوبا تھا۔۔۔۔

مت کرو ایسا صلہ۔۔۔یقین رکھو مجھ پر میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔اسنے مفاہمت سے کہتے صلہ کا کملایا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔۔

تم صرف اپنی زندگی کو سیٹ کرلو مسٹر بالاج۔۔۔اپنا لئے میں اب۔۔۔اسنے اب پر زور دیا۔۔۔کافی ہوں۔۔۔کہتے ہی اسنے بالاج کے ہاتھ غصے سے جھٹکے۔۔۔ مجھے امی والا پورشن ابھی۔۔۔وہ حتمی انداز میں اسکی آنکھوں میں دیکھتی ابھی پر زور دے کر گویا ہوئی۔۔۔ابھی خالی چاہیے۔۔۔

مجھے مزید تمہاری کرم نوازیاں نہیں چاہیے۔۔۔میں نیچے شفٹ ہو رہی ہوں اس لئے تم۔۔۔

اے منحوس لڑکی تو صبح ہی صبح یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔ابھی اسکی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب تائی اور انکی تینوں بیٹیاں مشل کے ہمراہ وہاں داخل ہوئیں۔۔۔

غالباً مشل انہیں ہی لینے گئی تھی اور اب وہ خود پر سکون سی بیڈ کراوں پر بیٹھتی ان سب کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

منحوس ہیں آپ اور آپکی یہ تینوں بیٹیاں۔۔۔۔وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

جب کچھ بچا ہی نا تھ تو کیسی عزت اور کیسا لحاظ۔

آپ سب کی منحوسیت کھا گئی میری خوشیاں۔۔۔اجاڑ گئی میرا گھر۔۔۔مگر یاد رکھنا میرا اللہ ہے۔۔۔جو سب دیکھ رہا ہے۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ باندھے غرا کر گویا

ہوئی۔۔۔لہجہ آپو آپ بھیگنے لگا تھا۔۔کس قدر ظالم تھے وہ لوگ کے ظلم کی انتہا بھی کر دی اور انہیں اس چیز کا احساس تک نا تھا۔۔صلہ کا دل پھٹ رہا تھا۔۔مگر اب ہمت تو کرنی ہی تھی نا

ارے بکواس کر رہی ہو۔۔منحوس تو تم ہو۔۔ثانیہ غراتے ہوئے اس پر جھپٹی تھی جب سرعت سے بالاج نے اندر کودتے ثانیہ کو صلہ کی پہنچ سے دور رکھا۔۔ہاتھ کے استعمال سے گریز کرنا ثانیہ ورنہ میں سب بھول جاوں گا۔۔بالاج میں جیسے اس وقت سب نے پرانے بالاج کی جھلک دیکھی تھی۔۔۔لیکن صلہ اسکے اس روپ کو دیکھتی تمسخرانہ مسکرادی۔۔۔اب کوئی جھانسہ نہیں۔۔۔نونیور۔۔۔وہ اس فریب کی دلدل سے نکل آئی تھی۔۔۔

منحوس تو ہے جو جس دن سے اس گھر میں آئی ہے گھر میں سکون نام کو نہیں۔۔۔تائی بیٹے کو دیکھ حلق کے بل چیخی۔۔۔

کیا کبھی کسی نے چڑیا گھر میں بھی سکون دیکھا ہے۔۔۔نا کبھی اس گھر میں سکون تھا اور انشااللہ میرے اللہ نے چاہا تو نا کبھی یہاں سکون ہو گا۔۔۔آج دل کی بھراس جسے وہ ہمیشہ مصلحت کے تحت پی جاتی تھی باہر لے آئی تھی۔۔۔

تو بد دعائیں دے رہی ہے ہمیں۔۔۔بد کردار عورت۔۔۔جس سے میرے بھائی کو ایک خوشی نصیب نا ہوئی۔۔۔ایک وارث تک تو تم سے اسے نصیب نا ہوا اور تو۔۔۔

تم کتنے کی وارثوں کی لائنیں لگا چکی ہو محترمہ بات کرتی ہو میری۔۔۔میری تو پھر بھی دو بیٹیاں ہیں تم تو بانجھ ہو بانجھ جو ایک بیٹی تک بھی پیدا نا کر سکی۔۔۔غصے سے کھولتے دماغ کیساتھ صلہ چیخی تھی۔۔۔اور یہیں پر وہ سب غرا اٹھی تھیں۔۔۔

دوسروں کے عیب گنوانے والیاں خود پر ایک بات تک برداشت نا کر سکی تھیں۔۔۔تو نے مجھے بانجھ کہا۔۔۔

ماں سن رہی ہے تو۔۔۔اسنے مجھے۔۔۔تانیہ وہیں زمیں پر بیٹھتی سینہ کوبی کرنے لگی تھی۔۔۔

تجھے کیڑے پڑیں صلہ۔۔۔میرے بیٹے کی خوشی تم سے دیکھی نا گئی۔۔۔تو۔۔۔۔

تائی کے واویلوں پر سبھی مہمان وہاں اکھٹے ہونے لگے تھے۔۔۔

صورتحال گھمبر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

صلہ فلحال جاو یہاں سے ہم بعد میں اس معاملے پر بات کریں گے۔۔۔بالاج نے صلہ کو منظر سے ہٹاتے بات دبانی چاہیے۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔جبکہ بالاج کی بات سن کر صلہ بھوکے شیر کی مانند غرائی۔۔۔

مزید یہ لوگ اپنے واویلے مچا کر مجھے دبا نہیں سکتے اور نا ہی تم۔۔۔

مجھے میری ماں کا گھر خالی چاہیے تو ابھی چاہیے۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو۔۔۔

تمہاری کمائی سے مجھے جو نصیب ہونا ہے وہ میں دیکھ چکی ہوں۔۔۔۔ماں کی جانب سے ملا اپنا حق کیوں چھوڑوں میں۔۔۔تمہارا بس چلے نا بالاج تو تم تو مجھے زندہ زمین میں دفن کر دو اور جب میرے لئے سٹینڈ لے نہیں سکتے تو میری اپنی چیزیں بھی مجھ سے مت چھینو۔۔۔۔

آج وہ کسی سے نہیں دبنے والی تھی۔۔۔آج اس میں شادی سے پہلے والی منہ زور صلہ کی جھلک دکھائی دے رہی تھی جو رشتوں کے تقاضے نبھاتی کہیں ختم ہو گئ تھی۔۔مگر آج اسے نا کسی کا خوف تھا نا لحاظ۔۔۔۔

روح پر زخم اتنے گہرے تھے کے وہ ہر خوف سے آزاد ہوتی بے خوف ہو گئ تھی۔۔۔

ارے توبہ توبہ اتنی زبان دراز لڑکی۔۔۔

حوصلہ ہے بھئ بالاج کا جسنے اسے رکھا ہوا ہے۔۔۔

اور نہیں تو کیا میری بہو ہوتی تو کب کا بیٹے سے تین بول بلوا کر گھر سے نکال باہر کرتی۔۔۔

تائی کی ہی رشتہ دار خاتوں اپنی اپنی بولیاں بولنے لگیں تھیں۔۔۔تائی کے بین بڑھنے لگے تھے۔۔۔تانیہ مزید شدت سے آہ وبکار کرنے لگی۔۔۔

کس چیز کا انتظار ہے تمہیں بالاج طلاق دے کر فارغ کرو اس بے ہودہ لڑکی کو۔۔۔

یہ ثانیہ کا شوہر تھا جسے اب ہنگامی صورت پر نچلہ پورشن خالی کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔یہ کیوں دے گا طلاق۔۔۔یہ تو جوتے پڑوائے گا ماں بہنوں کو اس منحوس کے ہاتھوں۔۔۔تانیہ اپنی جگہ سے اٹھتی بالاج کی جانب بڑھتی شدت سے بین کرتی گویا ہوئی۔۔۔۔

صورتحال بالاج کو بوکھلائے دے رہی تھی۔۔۔

ہر جانب سے اس پر اکٹھا اٹیک ہوا تھا۔۔۔

صورتحال توصلہ کی بھی توقع سے الٹ روپ اختیار کر گئی تھی وہ تو یہاں شوہر سے بات کرنے آئی تھی مگر یہ سب۔۔۔

اسنے خاموشی سے کمرے سے باہر نکلنا چاہا۔۔۔

جب ثانیہ نے اسے دکھا دیتے زمین پر پٹخا۔۔۔

نچلہ پورشن چاہیے نا تجھے۔۔۔دیتے ہیں ابھی دیتے ہیں۔۔۔

پہلے تو۔۔۔اسنے بالاج کی جانب اشارہ کیا۔۔۔اس منحوس کو طلاق دے۔۔۔

دے طلاق اسے تاکے یہ اپنی منحوسیت لے کر یہاں سے جائے۔۔۔آئی بڑی یہ میرے سر سے چھت کھینچنے والی۔۔۔اسے میں بتاتی ہوں دربدر ہونا کیا ہوتا ہے۔۔۔ثانیہ تع غصے سے پاگل ہوتی نفرت وحقارت کی آخری سیڑھی پر کھڑی تھی شاید

بالاج میں کہہ رہی ہوں دے طلاق اس کلموہی کو ورنہ میں تجھے دودھ نہیں بخشوں گی۔۔۔

تائی بالاج کے دوہتر مارتے گویا ہوئی۔۔۔جبکہ وہ متوحش ساماں کو دیکھنے لگا۔۔۔

تم اتنے بے غیرت کب سے ہوگئے بالاج کہ ایک چھٹانک بھر کی لڑکی نے تمہارے پورے خاندان کو آگے لگایا ہوا ہے اور تم یوں خاموشی سے کھڑے تماشا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔

ثانیہ کے شوہر نے بالاج کو جھنجھوڑتے ہوئے کاغذات بالاج کے سامنے کئے۔۔۔۔

صلہ کو اپنے قدموں تلے سے زمین نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک لمحہ لگا تھا اسے سارا کھیل سمجھنے میں۔۔۔یہ سب پری پلین تھا۔۔۔

وہ لوگ تو بس صلہ کے ایک قدم اٹھانے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ورنہ طلاق کے کاغذات پہلے سے تیار کروانے کی بھلا کیا تک تھی۔۔۔

ایک گلٹی اسکی گردن میں ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔

اسنے سب سوچا تھا مگر یہ نہیں۔۔۔

وہ تڑپ کر بالاج کی جانب بڑھی۔۔۔۔

بالاج نہیں۔۔۔اسکی آواز کہیں حلق میں ہی دب گئی تھی جب ثانیہ نے اسکے آگے اپنا پاوں کیا اور وہ الجھ کر بے طرح بالاج کے قدموں میں جا گری۔۔۔

کہنیاں چھل گئی تھیں جہاں سے ننھی ننھی خون کی بوندیں ابھرنے لگی تھیں۔۔۔۔

اسنے دھندلائی نگاہوں سے اوپر کی جانب دیکھا جہاں بالاج کی بازو تھامے کھڑی مشل اسے تمسخرانہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

صلہ کو اپنا آپ ہواوں میں معلق ہوتا محسوس ہوا کیونکہ وہ ستم گر بے وفا ان کاغذات پر دستخط کر رہا تھا۔۔۔۔

اسکے جسم کو ایک جھٹکا لگا۔۔۔

اسے لگا شاید اسکی روح ہر واز کر گئی ہے۔۔۔لیکن نہیں وہ سب دیکھ پا رہی تھی محسوس کر پا رہی تھی سن پا رہی تھی مگر کچھ کرنے سے قاصر تھی۔۔۔

دماغ عقل سمجھ جیسے سب مفلوج ہو گئی تھی۔۔۔

کیسے اور کون کس انداز میں اسے نیچے چھوڑ کر گیا۔۔۔بچیاں اسکے پاس کیسے آئیں۔۔۔وہ ماں کے کمرے میں کیسے پہنچی اسے کچھ پتہ نہیں تھا۔۔

پتہ تھاتوبس اتنا کہ اسکے ارد گرد اسکی بچیاں رو رہی تھیں۔۔شاید بھوک سے کیونکہ انہوں نے تو ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

اسے پتہ تھاتو یہ کہ یہ اسکی چار سالہ ازواجی زندگی کا انجام تھا۔۔۔یہ حق کے لئے کھڑے ہونے کی سزا تھی۔۔۔

نوچ کھائیں گی وہ ماں بیٹیاں تمہیں صلہ۔۔۔جلا کر بھسم کر دیں گی۔۔۔ہوا کے دوش پر ایک نحیف آواز اسکے کان کے پردوں سے آکر ٹکرائی۔۔۔

کوئی کسی کو نہیں کھاتا ماں۔۔۔آج کے دور میں جو جیسا کرے گا ویسا بھر بھی لے گا۔۔۔آج اسے اپنی ہی آواز اپنے چہرے پر تماچے کی مانند لگی تھی۔۔۔

آج جس محبت پر اسے غرور تھا وہ غرور محض ایک بیٹے کی خاطر پاش پاش ہو گیا تھا۔

اس شخص نے محبت تو اس سے بہت کی تھی شاید مگر وہ اسکی قدر نا کر سکا۔۔۔۔

اسے ہنوز بچیوں کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں جبکہ اسکی اپنی آنکھیں رفتہ رفتہ بند ہو گئی تھیں۔۔۔

*****

عفرا فون بجنے کی آواز سن کر کمرے سے نکلی تھی۔۔۔لاؤنج کے صوفے پر بیٹھتے اسنے فون اٹھا کر کان سے لگایا لیکن آگے سے ابھرتے الفاظ سن کر فون اسکے بے جان ہوتے ہاتھوں سے پھسل کر گرا۔۔۔۔

خالہ۔۔۔۔خالہ۔۔۔۔

وہ حلق کے بل چیخی۔۔۔جبکہ آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر اسکی پلکوں سے گرنے لگے تھے۔۔۔۔

******

عفرا فون بجنے کی آواز سن کر کمرے سے نکلی تھی۔۔۔لاونج کے صوفے پر بیٹھتے اسنے فون اٹھا کر کان سے لگایا لیکن آگے سے ابھرتے الفاظ سن کر فون اسکے بے جان ہوتے ہاتھوں سے پھسل کر گرا۔۔۔۔

خالہ۔۔۔۔خالہ۔۔۔۔1

وہ حلق کے بل چیخی۔۔۔جبکہ آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر اسکی پلکوں سے گرنے لگے تھے۔۔۔۔

فون وہیں پھینکتی وہ ہانپتی کانپتی خالہ کے کمرے میں پہنچی۔۔۔

خالہ بستر پر بیٹھیں تھیں۔۔۔جبکہ امان انکے پاس تیار سا جھکا گھر سے نکلنے سے پہلے پیار لے رہا تھا خالہ زیر لب کچھ پڑھ رہی تھیں جب عفرا کو یوں اسقدر غیر حالت میں کمرے میں داخل ہوتا دیکھ وہ دونوں چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

تمہیں کیا ہوا ہے عفرا۔۔۔کانپ کیوں رہی ہو۔۔۔امان نے سرعت سے آگے بڑھتے عفرا کو اپنے حلقے میں لیا جسکا جسم صدمے کے تحت کپکپانے لگا تھا۔۔۔

عفرا بچے کیا ہوا ہے۔۔۔رو کیوں رہی ہو۔۔۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔بتاو مجھے۔۔۔

خالہ سینے پر ہاتھ رکھتیں بستر سے اترتیں جوتا ارسنے لگیں۔۔۔

خالہ۔۔۔خالہ بالاج نے صلہ کو طلاق دے دی۔۔۔۔وہ نڈھال سی ہوتی امان کے شانے پر سر رکھ گئی۔۔۔۔

کیاااا۔۔۔وہ دونوں بیک وقت گویا ہوئے۔۔۔

خالہ مجھے اسکے پاس جانا ہے۔۔۔نا جانے کس حال میں ہو گی وہ۔۔۔خالہ۔۔۔وہ بہن کو سوچتی ہچکیوں سے رو دی۔۔۔

باہر آو آپ دونوں میں گاڑی نکال رہا ہوں۔۔۔

امان اسے اسکے سہارے پر کھڑا کرتا منتشر ہوتے حواسوں کے ساتھ بنا مزید دیر کئے باہر کو لپکا۔۔۔

وہ دونوں بھی اسی حالت میں اسکے پیچھے ہو لیں۔۔۔

تمہیں کس نے بتایا بچے۔۔۔خالہ نے گاڑی میں بیٹھتے دروازہ بند کیا تو امان زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔۔۔

فاطمہ خالہ ماں کی ہمسائی کا فون آیا تھا۔۔کہہ رہی تھیں کے انہوں نے صلہ اور بچیوں کو گھر سے بھی نکال دیا ہے وہ نیچے ماں کے پورشن میں ہیں۔۔۔اور یہ کہ صلہ

کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔عفرا بار بار اپنے آنسو صاف کرتی مگر جتنے صاف کرتی اتنے ہی اور بہہ نکلتے۔۔۔بہن کا سوچ سوچ اسکا دل دکھ رہا تھا۔۔۔وہ بس اڑ کر اپنی ماں جائی کے پاس پہنچ جانا چاہتی تھی

خدا غارت کرے ان بے حس لوگوں کو۔۔۔خالہ سر تھامتے گویا ہوئیں جبکہ امان لب بھینچے تیزی سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

******

گھر پہنچتے ہی انہیں دروازہ پہلے ہی کھلا ملا تھا۔۔۔وہ تیزی سے اندر بڑھے۔۔۔لاونج تک آتے ہی انہیں ماں کے کمرے سے بچیوں کے زار و قطار رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ ڈھرکتے دلوں کے ساتھ سرعت سے اندر داخل ہوئے۔۔۔لیکن اندر کا منظر انکے دل مسل گیا۔۔۔

بیڈ پر صلہ اجڑی حالت میں آنکھیں مونڈے پڑی تھی جبکہ دائیں بائیں دونوں بچیاں بلکتی ماں کو اٹھا رہی تھیں۔۔۔

عفرا کا کلیجہ منہ کو آگیا۔۔۔صلہ۔۔۔

وہ ٹرپ کر آگے بڑھی۔۔۔

ماما نہیں اٹھ رہیں۔۔ہمیں بھوت لگی ہے۔۔۔بچیاں عفرا کو اجنبی نگاہوں سے دیکھتیں ہونٹ باہر نکال کر گویا ہوئی۔۔۔

عفرا نے ان دونوں کو شدت سے خود میں بھینچا۔۔۔

عفرا پانی لاو۔۔۔صلہ کو ہوش میں لاو یہ بے ہوش ہے۔۔۔خالہ صلہ کے پاس ہی بیٹھیں تو عفرا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ماں آپ اسے ہوش میں لانے کی کوشیش کریں میں ڈاکٹر بھیجتا ہوں۔۔۔

امان روتی ہوئی بچیوں کو اٹھاتا ماں سے گویا ہوا۔۔۔

بچیوں کو باہر گاڑی میں لا کر بیٹھاتے اسنے جیب سے موبائل نکال کر ڈاکٹر کو کال ملائی اور اسے مختصر ایڈریس سمجھا کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔۔۔

بچیاں حیرانگی سے کبھی گاڑی اور کبھی اس اجنبی مرد کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

آپ کون ہیں اور ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔بلآخر عینا گویا ہوئی جبکہ نینا ہنوز خاموش تھی۔۔۔

میں۔۔امان مسکرا کر ان دونوں کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔میں امان انکل ہوں اور ابھی ہم کھانا کھانے جا رہے ہیں۔۔۔آپ کھاو گے۔۔۔وہ آنکھوں کی نمی پیچھے دھکیلتا محبت و نرمی سے انکے بال سہلاتا گویا ہوا

جی انکل۔۔۔بہت بھوک لگی ہے۔۔۔وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتی زور و شور سے سر ہاں میں ہلاتی گویا ہوئی۔۔۔

اچھا پھر بتائیں عینا اور نینا کیا کھائیں گی۔۔۔۔

بچیاں بہت جلد اس سے گھل مل گئی تھیں۔۔۔بچیوں کو ناشتہ کروانے کے بعد وہ انہیں کھلونے دلوا کر اپنے گھر زبیدہ آپا جو گھر میں چوبیس گھنٹے ماں اور عفرا کی مدد کے لئے موجود ہوتی تھیں انکے پاس چھوڑ کر واپس خالہ کے گھر آیا۔۔۔

کم از کم مزید وہ بچیوں کو اس ماحول میں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔

****

ڈاکٹر صلہ کے چیک آپ کے بعد اسے انجیکشن لگا گئی تھی کہ یہ اس وقت بہت ذہنی دباو کا شکار ہے۔۔۔اسے کچھ دیر تک ہوش آجائے گا۔۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے ایک گھنٹے بعد صلہ کو ہوش آیا تھا اور اپنے پاس عفرا کو دیکھ وہ اسکے گلے لگتی اسقدر ٹوٹ کے روئی کے عفرا سے اسے سمبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔۔

ادھر دیکھو صلہ۔۔۔یہاں میری طرف دیکھو۔۔۔

ماں نہیں ہے اب ہماری۔۔۔جو تمہاری کسی جسمانی معذوری پر تمہیں لے لے کر ہسپتالوں کے دھکے کھائے گی۔۔۔بلاشبہ میں بہن ہوں۔۔۔لیکن میں کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔اب اکیلی نہیں ہو تم تم سے دو ننھی جانیں وابسطہ ہیں اس لئے تم یوں حوصلہ نہیں ہار سکتی۔۔۔مانا کے غم بڑا ہے۔۔۔لیکن اسکے باوجود تمہیں ہمت تو پکڑنی ہو گی۔۔۔۔

وہ صلہ کو جھنجھوڑتی چبا چبا کر گویا ہوئی۔۔۔جبکہ صلہ حق دق اور ساکت و جامد سی اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔اسکے آنسو تک ٹھٹھرنے لگے تھے۔۔۔

میں کیا کروں عفرا کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔میرا دل چاہ رہا ہے کے مر جاوں۔۔۔۔

وہ خاموش آنسو بہاتی سسکی تو عفرا نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

کسی کے چھوڑ جانے سے یا کسی کی بے وفائی سے نا تو کوئی مرتا ہے صلہ اور نا ہی یہ زندگی رکتی ہے۔۔۔

اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔۔جس نے اگر اس مشکل میں پھسایا ہے تو نکالنے کے اسباب بھی پیدا کر دے گا۔۔۔خود کو اکیلا ہرگز مت سمجھنا صلہ۔۔۔تمہارا یہ بھائی تمہارے ساتھ ہے۔۔۔تمہاری پشت پر میں کھڑا ہوں تمہیں لڑکھڑنے کی ضرورت نہیں۔۔۔مانتا ہوں کہ تم بہت بری طرح سے گر کر ٹوٹی ہو۔۔۔لیکن ہمت پکڑو۔۔۔اپنے قدموں پر وزن ڈالنے کی کوشیش کرو تمہارے اپنے تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔اکیلی نہیں ہو تم۔۔۔جو رب مشکلیں بھیجتا ہے وہ انہیں حل کرنے پر بھی قادر ہے۔۔۔۔

نا جانے وہ کس وقت وہاں آیا تھا اور عفرا کے گلے لگی اپنی محرومیوں پر آنسو بہاتی صلہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوا تو وہ ٹھٹک کر عفرا سے پیچھے ہٹتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمہارے آنسو اتنے بے مول نہیں ہیں صلہ کہ انہیں بے قدرے لوگوں کے لئے بہایا جائے۔۔۔انہیں اپنے رب کے حضور سجدوں میں بہانے کے لئے بچا رکھو اور وہاں انہیں بہاو گی نا تو قسم اس خدا کی دل کا سکون بھی ملے گا اور مسلوں کا حل بھی۔۔۔وہ سنجیدہ صورت اور سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا تحمل سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اسکے الفاظ زخموں پر پھاہوں کا کام کر رہے تھے۔۔۔۔

بچیاں کہاں ہیں۔۔۔تب سے اسے اب ہوش آیا تو وہ متوحش سی یہاں وہاں دیکھتی گویا ہوئی۔۔۔

بچیاں زبیدہ آپا کے پاس ہمارے گھر ہیں۔۔۔دفعتاً امان کی نظر بیڈ کے پاس گرے کاغذ پر پڑی اسنے ان تینوں کی جانب دیکھا کوئی بھی اسکی جانب متوجہ نا تھا۔۔۔اسنے جھک کر اسے اٹھایا اور توقع کے عین مطابق وہ طلاق نامہ ہی تھا۔۔۔جبڑے بھینچتے اسنے طلاو نامے کی مندرجات پڑھی اور کرب سے آنکھیں میچتا اسے فولڈ کر کے جیب میں رکھتا ہاتھ پشت پر باندھے کمرے کے دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

صلہ چلو ہمارے ساتھ ہی تم بھی۔۔۔اب یہاں اکیلے رہ کر تم نے کیا کرنا ہے بھلا۔۔۔عفرا نے بہن کے آنسو صاف کر کے اسکے الجھے بالوں کو اچھے سے لپیٹ کر کیچر لگایا۔۔۔اسکی حالت کافی قابل رحم تھی۔۔۔

نہیں عفرا میں کیسے جاسکتی ہوں۔۔۔میں عدت میں ہوں۔۔۔لوگ کیا کہیں گے۔۔۔کتنی باتیں بنائیں گے کے میں عدت میں ہی اٹھ کر بہن کے گھر چلے گئی۔۔۔کچھ بھی ہو امان بھائی میرے سگے بھائی تو نہیں نا۔۔۔لوگوں نے تو پہلے ہی میری ذات پر بہت کیچڑ اچھالا ہے۔۔۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتی پیچھے کو کھسکی۔۔۔

لوگوں کی باتیں مت بتاو مجھے صلہ۔۔۔لوگ اور انکی باتوں کو چولہے میں جھونک دو۔۔۔میں کسی صورت تمہیں یہاں اکیلے چھوڑ کر نہیں جاوں گی۔۔۔عدت تم وہیں پوری کرنا۔۔۔اور رہ گئی بات امان کی تو عدت کے دوران تم امان سے بھی پردہ کر لینا اور بس اس سے زیادہ میں تمہاری کوئی مزید فضول بات نہیں سنوں گی۔۔۔ان ٹاکسک لوگوں سے نکل آئی ہو نا تو انکا زہریلا پن بھی یہیں چھوڑ جاو۔۔۔وہ لوگ اتنی اہمیت نہیں رکھتے کہ تمہاری زندگی کو کنٹرول کر سکیں۔۔۔

عفرا حتمی انداز میں گویا ہوتی بستر سے اتری اور اسکے بعد اسنے صلہ کی ایک نا سنی اسکے نانا کرنے کے باوجود وہ اسے ساتھ لے کر ہی وہاں سے نکلی۔۔۔

صلہ نے ایک بھرائی الوداعی نگاہ اس گھر پر ڈالی اور خود کو اللہ کے بھروسے چھوڑتی آگے چل دی۔۔۔

******

رات کا مہیب سناٹا چہار سو چھایا تھا بالکنی کا کمرے میں کھلتا دروازہ کھلا تھا جسکے عین سامنے وہ ریوالونگ چیئر پر بیٹھا باہر کھلے آسمان پر ستاروں کے جھرمت میں چمکتے واحد چاند کو دیکھ رہا تھا جیسا واقعی وہ اس چاند میں اپنے محبوب کی شبیہ ڈھونڈنے کی کوشیش کر رہا ہو۔۔۔

کرسی آگے پیچھے جھول رہی تھی۔۔۔اسکے سینے پر ایک کتاب دھری تھی۔۔۔

ایسا بھی کوئی کرتا ہے بھلا جیسا تم نے کیا ہے منیبہ۔۔۔ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھ سے ٹوٹا۔۔۔۔

منیبہ کی وفات کے بعد اسکی گویا زندگی کی ہر خوبصورتی کھو گئی تھی۔۔۔

منیبہ اور بچوں کے لئے پیار کرنے والا اور کیئر کرنے والے شخص کو دنیا تو پہلے ہی روڈ اور کھروس کے نام سے جانتی تھی جبکہ منیبہ کے جانے کے بعد اسکی ان خصوصیات میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔

شاید ہی آفس میں کسی نے اسے مسکراتے دیکھا ہو۔۔۔غصہ ہمہ وقت اسکے ناک پر ڈھرا رہنے لگا تھا۔۔۔کام کیساتھ زرا سی ہیر پھیر اسکی برداشت سے باہر ہو جاتی۔۔۔

محض ایک مغیث تھا جسکے ساتھ وہ وہی والا نعمان تھا۔۔۔لیکن پہلے ہر چھوٹی بڑی بات کو اگنور کرنے والا شخص مرنے مارنے پر اتر آتا تھا اگر بات اسکے بیٹے کی آجاتی تو۔۔۔ہاں مغیث کے بارے میں وہ اتنا ہی پوزیسیو ہو گیا تھا۔۔۔۔

مغیث کو سکول چھوڑنے اور لیجانے کی ذمہ داری اسی کی تھی۔۔سکول سے آتے ہی وہ اکیڈمی پڑھتا اور جب تک وہ مصروف رہتا نعمان اپنے کام نبٹاتا جیسے ہی اسکا اکیڈمی ٹائم آف ہوتا نعمان ہر کام چھوڑ کر واپس اسکے پاس آجاتا۔۔۔

اور باقی کا سارا وقت بیٹے کے ساتھ ہی گزارتا۔۔۔

بابا۔۔۔آواز پر وہ چونک کر ہوش میں آتا دروازے کی جانب متوجہ ہوا جہاں پر مغیث آنکھیں مسلتا کھڑا تھا وہ نیند سے جاگ گیا تھا شاید۔۔

ارے میرا شیر۔۔۔ادھر آو۔۔۔اسنے بانہیں وا کرتے اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔

بابا آپکے ساتھ ہی سونا ہے آپ مجھے سوتا چھوڑ آئے۔۔۔وہ آکر باپ کے سینے سے لگتا غنودہ آواز میں گویا ہوا۔۔۔

امان نے مسکراتے ہوئے اسے اٹھا کر بستر پر لٹایا اور اسکے ساتھ ہی نیم دراز ہو کر اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔

لمحوں میں وہ دوبارہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔۔

منیبہ کے جانے کے بعد مغیث نے اسکی موت کا بہت صدمہ لیا تھا۔۔۔منیبہ نے شوہر اور اولاد کو ہاتھ کا چھالہ بنا کر رکھا تھا۔۔۔دونوں بچوں میں اسکی جان تھی جنکے وہ ہر دم آگے پیچھے پھرتی تھی۔۔۔اور ہمہ وقت ساتھ رہنے والی ماں آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تھی تو اسکا بوکھلانا بنتا تھا۔۔۔

تب نامحسوس انداز میں نعمان نے مغیث کے قریب ہو کر اسکی زندگی میں در آنے والے خلا کو پورا کرنے کی کوشیش کی تھی۔۔۔وہ اسکا باپ نہیں تھا وہ اسکا دوست بن گیا تھا جس سے بلا جھجک وہ اپنی ہر بات شیئر کر لیتا تھا۔۔۔

ورکرز کے لئے کھروس باس اپنے بیٹے کیساتھ بچہ بن جایا کرتا تھا۔۔۔

اب بھی وہ دونوں باہر لاونج میں بیٹھے فنی مووی دیکھ رہے تھے جب مودی دیکھتے دیکھتے مغیث وہیں سو گیا تو نعمان مووی بند کر کے اسے وہیں سوتا چھوڑ کام کرنے کی غرض سے واپس کمرے میں آ گیا تھا۔۔۔

اسنے جھک کر سوئے ہوئے بیٹے کے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

منیبہ کی یادیں ایک مرتبہ پھر سے اسے آکٹوپس کی مانند جھکڑنے لگی تھیں۔۔۔

شاید ہی وہ کبھی ان یادوں کی قید سے آزاد ہو پاتا اور سچی بات تھی کے وہ آزاد ہونا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اب یہ یادیں ہی تو اسکا کل اثاثہ تھیں۔۔۔۔

******

چاند کی چاندنی کمرے کی کھلی کھڑکی سے چھن کر اندر آرہی تھی۔۔۔ایسے میں وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی گود میں الٹی کر کے نوٹ بک دھری تھی جبکہ اسکی نگاہیں کسی غیر مری نقطے پر ٹکی تھیں۔۔وہ شاید کوئی نوٹس بنا رہی تھی اور نوٹس بناتے بناتے ذہنی پراگندگی کے باعث انہیں پاس ہی رکھتی نا جانے سوچ کی کن وادیوں میں اتر گئی تھی۔۔۔

دفعتاً دروازہ چڑچڑایا اور تھکا تھکا سا امان اندر داخل ہوا۔۔۔۔

عفرا نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے پاس ہی آکر بستر پر بیٹھا۔۔۔

عفرا نے نوٹس بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے اور سیدھی ہو کر بیٹھی

صلہ کیسی ہے اب۔۔۔وہ جھک کر اپنے جوتے اتارنے لگا۔۔۔وہ خاصا پژمردہ دکھائی دیتا تھا۔۔۔جیسے کوئی بات اسے بہت پریشان کر رہی ہو۔۔۔

ہمم۔۔۔خالہ نے نیند کی گولی کھلا کر سلایا ہے اسے۔۔۔ابھی صدمہ گہرا ہے اور زخم تازہ ہے۔۔۔پتہ نہیں اس فیز سے نکلنے میں اسے کتنا وقت لگے۔۔۔اوپر سے عورت کے لئے ہمارے معاشرے کے سیٹ کردہ اصول اور پیمانے۔۔۔اسنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے گہری سانس خارج کی۔۔۔گویا نمی کو آنکھوں میں امڈنے سے روکا ہو۔۔۔

طلاق ایک دھبہ تصور کی جاتی ہے ہمارے معاشرے میں۔۔۔جس میں قصور چاہیے کسی کا بھی ہو لیکن رگیڈا اس میں عورت کو ہی جاتا ہے۔۔۔

امان اسکی باتوں کے جواب میں خاموش تھا بالکل خاموش۔۔۔فرش پر کسی نادیدہ چیز کو تلاش کرتا ہوا۔۔۔لب بھینچے سنجیدہ نگاہوں سمیت۔۔۔وہ چاہ کر بھی اسکی تردید نا کر سکا اندر کہیں طلاق کے مندجات پڑھ کر وہ بھی گم صم رہ گیا تھا۔۔۔وہ دونوں بہنیں شاید اس بات سے نابلد تھیں اور اسکی بھرپور کوشیش تھی کہ وہ دونوں اس بات سے لاعلم ہی رہیں۔۔۔

وہ خاموشی سے اٹھ کر اپنی وارڈروب تک گیا اور اپنے لاکر میں سب سے نیچے اسنے جیب سے ایک لفافہ نکال کر رکھا۔۔

اور بچیاں کہاں ہیں۔۔۔لاکر بند کر کے وہ واپس پلٹا۔۔۔

صلہ کے پاس ہی سو رہی ہیں۔۔۔ہم سے ابھی اتنا مانوس بھی تو نہیں نا۔۔۔وہ ہنوز اپنے ادھیرپن میں مشغول تھی تبھی امان کی جانب اسکا دھیان ہی نہیں گیا۔۔۔۔ بچوں کو مانوس ہونے میں دیر نہیں لگتی عفرا۔۔۔جہاں سے انہیں توجہ اور محبت ملتی ہے وہ وہیں مانوس ہو جاتے ہیں۔۔۔بچیوں کو لے آو عفرا ہو سکتا ہے رات میں انہیں کسی چیز کی ضرورت پڑے۔۔۔ایسے میں نیند کی دوائی کے باعث صلہ نہیں اٹھ پائے گی اور بچیاں پریشان ہو نگی۔۔۔۔

وہ کھڑکی کی پاس کھڑا ایک ہاتھ جیب میں اسے دور خلاوں میں گھور رہا تھا۔۔

یا پھر تم رات صلہ کے پاس ہی رک جاو۔۔۔اسے بھی اس وقت ایک جذباتی سہارے کی ضرورت ہے اور ہو سکتا ہے کہ اسے بھی رات میں کسی چیز کی ضرورت محسوس ہو۔۔۔

ہمم ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔میں دیکھتی ہوں۔۔۔وہ جوتا اڑستی دروازے کی جانب بڑھی جبکہ امان نے ایک نگاہ اس طرف ڈالی جہاں وہ لفافہ محفوظ تھا۔۔۔

*****

تم ہمیشہ مجھ سے ایسے ہی محبت کرو گئے نا بالاج۔۔۔بدل تو نہیں جاو گئے۔۔۔وہ ایک ریسٹورینٹ کے پرائیویٹ کیبن کا منظر تھا جہاں وہ دونوں سیاہ صوفوں پر ایک دوسرے کے قریب بیٹھے آئسکریم کھا رہے تھے۔۔۔

میری توبہ۔۔۔بالاج نے اسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔

ہمیشہ ایسے ہی مجھے آئسکریم کھلانے لاو گئے۔۔۔ایک اور وعدہ مانگا گیا تھا۔۔۔

ہمیشہ۔۔۔جب ہمارے پوتے پوتیاں ہو جائیں گے ناتب بھی۔۔۔ہمیشہ۔۔ہمیشہ

۔۔۔ہمیشہ۔۔۔

ان دونوں کا مشترکہ قہقہ گھونجا تھا۔۔۔ساتھ ہی جیسے ہڑبڑا کر وہ ہوش میں

آئی۔۔۔دھند کے مرغولے چھٹتے ہی منظر بدل گیا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔جبکہ ناچاہنے کے باوجود بھی

آنکھیں چھلک گئی تھیں۔۔۔

اب وہ قدرے بہتر حالت میں لگتی تھی۔۔۔استری شدہ صاف ستھرے لباس میں

ملبوس۔۔۔بال اچھے سے بنائے گئے تھے۔۔۔چہرا ہر طرح کی آرائش سے پاک اور

سوگوار تھا۔۔۔یہ سب شاید عفرا کی محنت کا نتیجہ تھا جو ہر ہر وقت اسکے ساتھ رہتی

اسے اس فیز سے نکالنے میں اسکا بھرپور ساتھ دے رہی تھی۔۔۔اب بھی کچھ دیر

پہلے اسکے ساتھ ہی شام کی چائے پی کر اور بچوں کو فرائز کھلا کر وہ کچھ دیر آرام کرنے

گئی تھی۔۔۔آج اسے خود اپنی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔جبکہ خالہ

اپنے کسی عزیز کی تیمارداری کے لئے انکی مزاج پرسی کو گئی تھیں۔۔۔اور جہاں کچھ

فراغت ملی ذہن کی سبھی سوچیں بھٹک کر اس بے وفا ستم گر کی جانب مبذول ہو گئیں۔۔۔

جو اسکے ساتھ ہو چکا تھا دل اسے ماننے سے انکاری تھا۔۔۔آخر چار سال کی رفاقت تھی ایسے کیسے لمحوں میں ختم ہو گئی۔۔۔کیسے ایک نقطے نے اسے محرم سے مجرم بنا ڈالا۔۔

ذہنی اذیت اسے جسمانی طور پر توڑ رہی تھی۔۔۔جتنا وہ اس گرداب میں پھنستی اسکی طبیعت مزید خراب ہونے لگتی۔۔۔سلسلہ در سلسلہ سوچیں کسی فلم کی مانند اسکی نگاہوں کے سامنے چلنے لگتیں۔۔۔رات رات بھر بالاج سے باتیں کرنا۔۔۔ایک دنیا سے لڑ کر اسے پانا۔۔اسکی محبت بھری سرگوشیاں اسکا ساتھ اسکے بچے اور اتنی جلدی اختتام۔۔۔وہ جتنا سوچتی اذیت کی گہرائیوں میں اترتی جاتی لیکن شاید وہ اس خود اذیتی کے گرداب سے نکلنا ہی نہیں چاہتی تھی جو بارہا اس واقعی کے بارے میں سوچتی ان سب میں اپنی غلطی تلاشنے کی کوشیش کرتی۔۔۔۔

ہر دفعہ وہ واقعہ یاد کرنے پر وہ خود کو کانٹوں پر گھسیٹتا محسوس کرتی۔۔۔ہر دفعہ اذیت نئے سرے سے محسوس ہوتی لیکن وہ واقعہ جیسے اسکے دماغ پر نقش ہو گیا تھا جو بار بار اسکے سامنے آتا اسے سر تا پیر لرزا جاتا۔۔۔

اس ستم گر کے قدموں میں گری صلہ اور اسکا بازو تھامے تمسخر اڑاتی مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتی مشل اور اسکی موت کے پروانے پر دستخط کرتا بالاج اور یہاں آکر وہ بے دم ہونے لگتی۔۔۔لوگوں کے طعنے تحقیر آمیز باتیں۔۔۔ذلت رسوائی۔۔۔۔۔

ہزار ہا کوشیش کے باوجود وہ ان منفی سوچوں سے اپنا دماغ آزاد نہیں کروا پا رہی تھی۔۔۔۔

دفعتاً اسکے پاس جھگڑنے اور رونے کی آوازوں نے اسکی سوچوں کا ارتکاز توڑا۔۔۔ یہ میرا ہے نینا اسے واپس کرو۔۔۔ نہیں یہ میرا ہے۔۔۔عینا اور نینا کسی چیز کے لئے آپس میں جگھڑ رہی تھیں۔۔۔شاید وہ ایک گڑیا تھی جسے دونوں ایک ایک کنارے سے پکڑے اپنی جانب کھینچ رہی تھیں۔۔۔دفعتاً عینا نے نینا کے ہاتھ پر چٹکی کاٹتی وہ روتی بلکتی پیچھے ہٹ کر اسے مارنے کو اسکی جانب لپکی۔۔۔

جب صلہ نے ان دونوں معصوموں کو انکی نازک بازوّں سے جھکڑتے جارحانہ انداز میں اپنے سامنے کھینچا۔۔۔صلہ کے جارحانہ انداز پر وہ دونوں سہم کر اپنا جھگڑا بھولے ماں کو دیکھنے لگی کیونکہ یہ جو ہو رہا تھا وہ پہلی دفعہ تو نا تھا۔۔۔اب تو یہ معمول بنتا جا رہا تھا۔۔۔اسکا ذہنی خلفشار بچیوں پر ہی اترتا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔کیا تکلیف کیا ہے تم دونوں کو۔۔۔۔اسنے انہیں ایک ہی جھٹکے میں اچھا خاصا جھنجھوڑ کر رکھ کر انکے پھول سے چہرے پر تھپڑ لگائے۔۔۔بچیاں ہراس سے اسے دیکھتیں پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

زندگی عذاب بنا کر رکھ دی ہے تم دونوں نے۔۔۔خبردار۔۔۔خبردار جو تم دونوں کی آواز آئی مجھے تو۔۔۔۔جان نکال دوں گی۔۔۔بچیوں کے مزید شدت سے رونے پر وہ انہیں ایک دفعہ پھر سے جھکڑتی غرا کر گویا ہوئی جبکہ بچیاں اسکا انداز دیکھتیں شدت سے گھٹ گھٹ کر رو دیں۔۔۔

*****

سیمٹ اور بجری کی بنی روش پر آکر گاڑی کے ٹائر چڑ چڑائے اور دروازہ کھول کر بلیک پینٹ اور ڈریس شرٹ میں ملبوس امان باہر نکلا۔۔۔۔وہ ایک سیمینار سے واپس آیا تھا اور اب فوری طور پر اسکی میٹنگ تھی جسکے لئے وہ گھر سے اپنی ایک فائل لینے آیا تھا۔۔۔

اسکے ہر ہر انداز میں عجلت تھی۔۔۔

ابھی وہ لاونج کا دروازہ کھول کر اندر بڑھا ہی تھا کہ اسے بچیوں کے رونے کی آواز آئی۔۔۔وہ وہیں ٹھہر گیا۔۔۔۔آواز صلہ کے زیر استعمال کمرے سے آرہی تھی۔۔۔ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے صلہ کا اس سے پردہ کرنا مشکل تھا لیکن امان

اس چیز کا خود بہت خیال رکھ رہا تھا وہ عدت میں تھی تو وہ بھول کر بھی اسکے کمرے میں نا جاتا تھا۔۔۔صلہ خود بھی بے جا کمرے سے نا نکلتی اور اگر کسی وجہ سے وہ لاونج میں یا لان میں ہوتی تو امان بنا اس طرف گئے سیدھا اپنے کمرے میں چلا جاتا۔۔۔

اب بھی آوازیں اسکے کمرے سے آ رہی تھیں تو وہ نظر انداز کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھاتا کہ عفرا کو بھیج کر بچیاں اپنے پاس منگوا سکے۔۔۔لیکن ابھی وہ ایک قدم ہی آگے بڑھا تھا جب بچیوں کے شدت سے رونے اور صلہ کے غرا کر ڈانٹنے کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔وہ ٹھٹھک کر رکا اور ہر مصلحت بالائے طاق رکھے بعجلت صلہ کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔ایک جھٹکے میں دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔۔۔

بچیوں کی جانب متوجہ صلہ نے چونک کر اسے یوں کمرے میں داخل ہوتے دیکھا اور خود میں سمٹی جبکہ وہ بنا ایک بھی نگاہ غلط اس پر ڈالے خوفزدہ سی سہمی ہوئی بچیوں کی جانب بڑھا اور انہیں کھینچ کر خود میں بھینچتے رخ موڑ گیا۔۔۔

بچیوں کا خوف سے ہچکیاں لینا اسکے دل پر وار کر رہا تھا۔۔۔

اپنی فریسٹریشن ان معصوموں پر مت نکالو صلہ۔۔۔باپ کا سایہ پہلے ہی نہیں ہے ان پر انسے انکی ماں بھی مت چھینو۔۔۔خود پر صبط کرتا وہ سنجیدگی سے گویا ہوا اور بچیاں اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔۔

*****

اچھا چپ کریں۔۔بالکل چپ۔۔۔اچھے بچے روتے نہیں ہیں۔۔۔مجھے بتائیں کیا ہوا۔۔۔وہ باہر لاونج میں آکر صوفے پر بیٹھا۔۔۔ایک بچی کو گود میں بیٹھایا جبکہ دوسری کو سامنے موجود گلاس میز پر۔۔۔لب بھینچے اسنے انکے آنسو صاف کئے۔۔۔معصوم پھولے پھولے گالوں پر چھپے انگلیوں کے نشان ان پر ہوئے ظلم کے گواہ تھے۔۔۔

گہرا سانس خارج کرتے اسنے ان نشانوں پر اپنے لب رکھے جیسے دانستہ طور پر انکے ساتھ ہوئے سلوک کا مداوا کرنا چاہا ہو۔۔۔

انکل نینا میری ڈول چھین رہی تھی۔۔۔نہیں انکل وہ میری۔۔۔اسنے ہچکی بھری۔۔۔میری ڈول تھی۔۔۔۔

امان نے ان دونوں کو خود میں بھینچا۔۔۔

میں آپ دونوں کو نئی ڈول لے کر دوں گا پہلے آپ دونوں خاموش ہو جاو۔۔۔اس آفر پر دونوں نے اپنے آنسو صاف کئے اور خاموش ہوتی اسکے سامنے آ کھڑی ہوئیں۔۔۔

اب ہم نہیں روئیں گی۔۔۔

ویری گڈ۔۔۔امان انکی اس حرکت پر بے ساختہ مسکرا دیا۔۔۔اب پہلے دونوں ایک دوسرے کو سوری بولو اور گلے مل کر صلح کرو۔۔۔

وہ کہنی صوفے کی ہتھی پر رکھے ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر جمائے مسکراتے ہوئے انکے انداز دیکھ رہا تھا جو غصے سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

انکل نینا نے۔۔۔

اس سے پہلے کے عینا کچھ بولتی وہ سرعت سے بات کاٹ گیا۔۔۔

نو مورڈ سکشن۔۔کس نے کیا کیا۔۔۔کس کی کیا غلطی تھی۔۔۔بس جلدی سے صلح کر کے بات ختم کریں پھر ہم چلتے ہیں۔۔۔

وہ یکسر فراموش کر گیا تھا کہ اسکی کوئی میٹنگ تھی یا اسے کہیں جانا تھا۔۔۔بچیوں کے سوری بول کر ایک دوسرے کے گلے لگنے پر وہ مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

دونوں بچیاں چمکتی آنکھوں سمیت اسے دیکھتیں اس سے بھی پہلے باہر کو لپکیں۔۔۔ وہ دونوں اس سے کافی مانوس ہو گئی تھیں کیونکہ وہی تو تھا جو انکے سب سے زیادہ نخرے اٹھا رہا تھا۔۔۔

*****

اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی صلہ نے لاونج میں سب کچھ دیکھا تھا۔۔اس کے گھر سے نکلتے ہی اسنے کرب سے آنکھیں میچی۔۔۔کئی ایک آنسو پلکوں کی باڑ پھیلانگتے بہتے چلے گئے۔۔۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ۔۔۔وہ کیسے کر سکتی تھی اپنی شہزادیوں کے ساتھ ایسا سلوک۔۔۔اس سے پہلے بھی تو وہ مارتی رہی تھی بچیوں کو اپنا حق سمجھ کر۔۔لیکن پہلے نا کسی نے اسے ٹوکا نا اسکی تصیح کی۔۔۔نا جانے کیوں آج امان کا کہنا اسے شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینک گیا تھا۔۔۔اسے رہ رہ کر خود پر افسوس ہو رہا تھا۔۔۔سنے اپنے ہاتھ اٹھا کر دیکھے۔۔۔بچیوں کا سوچ کر اسے جی بھر کر شرمندگی ہوئی۔۔۔یہ ہی تو ہو رہا تھا آج کل اسکے ساتھ۔۔۔پہلے جی بھر کر بچیوں پر غصہ کرتی پھر غصے کا غلبہ اترتے ہی خود بھی رو دیتی اور انہیں جی بھر کر پیار کرتی۔۔۔

وہ اس فیز سے نکلنا چاہ رہی تھی لیکن کوئی راہ دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔ سر درد سے پھٹتا جا رہا تھا۔۔۔ عفرا ابھی تک اسکے پاس نہیں آئی تھی وہ کمرے سے نکل کر عفرا کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔ آہستگی سے دروازہ کھولا۔۔۔ اندر نیم تاریکی کا راج تھا اور وہ کندھوں تک لحاف اوڑھے سو رہی تھی۔۔۔۔

وہ اسی خاموشی سے دروازہ بند کرتی کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

چائے بنا کر وہ کپ میں انڈیل رہی تھی جب بچیاں امان کے ساتھ قہقے لگاتی اندر داخل ہوئیں۔۔۔

دونوں کے ہاتھوں میں کھلونوں کے شاپر تھے جبکہ امان ان سے کوئی بات کر رہا تھا۔۔

وہ خود آ کر صوفے پر بیٹھا جبکہ دونوں بچیاں اسکے پاس ہی کارپٹ پر بیٹھتیں اپنے اپنے کھلونے نکال کر کھیلنے لگیں۔۔۔

جبکہ صلہ وہیں گم صم کپ کو گھورتی کھڑی رہ گئی۔۔۔ امان کی پشت کچن کے دروازے کی جانب تھی۔۔۔ جبکہ وہ خود اس سے بے خبر بچیوں کو مسکراتے ہوئے کھیلتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب اسے اپنے عقب سے آواز ابھرتی سنائی دی۔۔۔

میں اس واقع کو بھلانا چاہتی ہوں امان بھائی۔۔۔لیکن چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پاتی۔۔۔وہ سب مجھے یاد آتا ہے میں فریسٹڈ ہو جاتی ہوں اور پھر مجھے خود کا بھی ہوش نہیں رہتا۔۔۔

وہ دھیمی پشیمان آواز میں کپ پر نگاہیں ٹکائے آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

محض سوچنے سے کچھ نہیں ہوتا اسکے لئے کوشیش کرنی پڑتی ہے اور جب مقصد کلیر ہو تو پھر سب ہوتا ہے۔۔۔ایک پل کو وہ آواز سن کر ٹھٹھکا مگر پھر بنا ادھر دیکھے گویا ہوا۔۔۔

فرض کرو اگر خدانخواستہ کل کو یہ بچیاں تمہارے پاس نا رہیں تو کیا ہو گا۔۔۔

امان کی اسقدر سفاک بات پر صلہ نے دہل کر اسے دیکھا۔۔۔

دل کانپ گیا نا میری بات سن کر۔۔۔وہ جیسے بنا دیکھے بھی اسکی کیفیت سمجھ پا رہا تھا۔۔۔تو پھر قدر کروانکی۔۔۔۔

ان پر اذیت سوچوں سے چھٹکارا تب تک نہیں پا سکو گی جب تک تم انکی جگہ کسی دوسری سوچوں کو نہیں دے دیتی۔۔۔دماغ کو خالی رکھو گی تو شیطان حاوی ہو گا اور وہ پر اذیت سوچیں بھی۔۔۔اس لئے دلاغ کو مصروف رکھو۔۔۔

اللہ کے ذکر سے اور اپنی بچیوں کے لئے مستقبل کے خیالات سے۔۔۔خود کو ضائع مت کرو۔۔۔اپنی بچیوں کو بہترین مستقبل دینے کے لئے لائحہ عمل بناو اور ان پر عمل کرنے کی سٹریٹیجیز بھی۔۔۔میں ہر کام میں تمہیں سپورٹ کروں گا۔۔۔کسی اچھے اور بامقصد کام میں خود کو غرق کرو گی تو فضول کی سوچیں تمہارے پاس سے بھی نہیں بھٹکیں گی۔۔۔

دفعتاً اسکا فون بجا اور وہ فون اٹھا کر باہر نکل گیا جبکہ صلہ وہیں کھڑی گم صم سی اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔کچھ دیر بعد وہ چائے لے کر وہیں اسی صوفے پر بیٹھی اور دونوں بچیاں کو پاس بلا کر انکے چہرے کے بوسے لیتی انہیں پیار کرنے لگی۔۔۔

****

وہ ایک جدید طرز کا بنا آفس تھا جسکی گلاس وال سے اس وقت بلائنڈز ہٹے تھے اور آفس قدرتی روشنی سے روشن تھا۔۔۔وہاں کی ہر چیز سفید تھی۔۔۔سفید بے داغ چمکتی ہوتی۔۔۔۔

میز کے پار سربراہی کرسی پر وہ مغرور نقوش کے حامل شخص بیٹھا مصروف سے انداز میں اپنی کسی فائل کے صفحات پلٹ رہا تھا۔۔۔جبکہ سامنے پڑے کاوچ پر ہتھیلیوں میں اپنا معصوم چہرا تھامے بیٹھا مغیث آنکھوں میں ترحم اور بے چینی

سموئے کبھی باپ کو دیکھتا تو کبھی سامنے کھڑی اسکے باپ کی منتیں کرتی اس خاتون کو۔۔۔

ایک نظر اسنے اپنی بازو پر بندھی پٹی کو دیکھا اور کچھ کہنے کو لب کھولنے چاہے مگر باپ کی سنجیدہ صورت دیکھ کر وہیں لب بھینچ گیا۔۔۔۔

سر پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشیش کریں مجھے صرف ایک موقع دے دیں میں وعدہ کرتی ہوں کہ دوبارہ ایسی غلطی نہیں ہو گیٔ۔۔۔

اس عورت کے منمنانے پر مغیث کی اسکے لئے ہمدردی کچھ مزید بڑھی۔۔۔

مسز آفاق کیا آپکی یہ پشیمانی میرے بیٹے کی تکلیف کا ازالہ کر سکتی ہے۔۔۔۔وہ فائل سے نگاہیں اٹھاتا سرد لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

سر یہ سب غلطی۔۔۔۔

محترمہ وہ میرا بیٹا ہے اور مجھے اس پوری دنیا میں اس سے زیادہ عزیز اور کوئی نہیں ۔۔۔اور یہ بات آپ سمیت پورے سٹاف کو سمجھنی ہو گیٔ۔۔۔۔کیا آپکو لگتا ہے کے میں اسے آپکی کسی غلطی کی نظر کروں گا۔۔۔

آفس میں بچے لانا منع ہے پھر آپکی بیٹی یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔۔اسکا لفظ لفظ طنز میں بجھا اور لہجہ کسی بھی قسم کی رعایت سے پاک تھا۔۔۔

سر وہ کبھی آفس نہیں آتی۔۔۔آج بھی میں ایک فائل گھر بھول آئی تھی میرے کال کرنے پر وہ محض مجھے فائل دینے آئی تھی جب وہ مغیث بیٹے سے ٹکرا گئی اور وہ نیچے گر گئے۔۔۔

اس عورت کی آنکھوں میں نمی امڈنے لگی تھی۔۔۔جسے آج بنا نوٹس کے ہنگامی صورتحال میں سسپینڈ کر دیا گیا تھا۔۔۔

آپ ایک نہایت ہی غیر ذمہ دار خاتون ہیں محترمہ اور ایسے ورکرز کی یہاں کوئی جگہ نہیں لحاظہ دروازہ اس جانب ہے آپ اب محض میرا وقت ضائع کر رہی ہیں۔۔

وہ دوبارہ سے اپنی فائل میں مگن ہوتا اپنے ازلی اکھڑ اور دوٹوک انداز میں گویا ہوا جسکے بعد کسی قسم کی بحث کی گنجائش نہیں رہتی تھی۔۔۔

Baba I am feeling sad for her...

مغیث اداسی سے اس دراوزے کی جانب دیکھتا گویا ہوا جہاں سے وہ عورت ابھی شکستہ قدم اٹھاتی باہر گئی تھی۔۔۔

آپ ابھی چھوٹے ہو مغیث۔۔۔اس لئے آپکو ان معاملات میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

وہ اپنی فائل بند کر کے اٹھ کھڑا ہوا اور کرسی کی پشت سے کوٹ اتار کر پہننے لگا۔۔۔

لیکن بابا انہیں اس جاب کی ضرورت ہے۔۔۔کوٹ کا بٹن بند کر کے وہ آفس کے دروازے کی جانب بڑھا تو مغیث بھی اسکی جانب لپکا۔۔۔

آرام سے بازو کو جھٹکانا لگے۔۔۔۔

دروازہ کھولتے اسکی آواز میں فکر مندی تھی کچھ دیر پہلے کا سرد پن اب مفقود تھا۔۔

بابا پر۔۔۔

کچھ مت سوچو مغیث۔۔۔دماغ پر زور مت ڈالو۔۔۔گھر جا کر صرف ریسٹ کرو اور۔۔۔۔

اس سے پہلے کے مغیث کچھ کہتا نعمان آفس سے باہر نکلتا اسے تاکید کر رہا تھا جب اسے محسوس ہوا کے مغیث اس سے پیچھے رہ گیا ہے۔۔۔

باباااا۔۔۔وہ وہیں ضدی انداز میں پاوں پٹختا گویا ہوا

نعمان گہری سانس خارج کرتا واپس پلٹا۔۔۔

یہ میری مام کی تربیت نہیں ہے۔۔۔وہ بے قصور ہیں۔۔میری ٹکرانکی بیٹی سے ہوئی تھی وہ بھی اچانک۔۔۔آپ یوں انہیں جاب سے نہیں نکال سکتے۔۔۔

وہ آنکھوں میں خفگی سموئے پھولے چہرے سمیت اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

نعمان کو بے ساختہ اس میں منیبہ دکھائی دی۔۔۔ایک اداس مسکراہٹ اسکے ہونٹوں کی تراش میں ابھری۔۔۔وہ چلی گئی مگر اپنی ویلیوز اس میں چھوڑ گئی۔۔۔

نیلم۔۔۔ مسز آفاق کا سسپینڈ آرڈر کینسل کروادو۔۔۔وہ گہری سانس خارج کر کے اپنی سکریٹری کے کیبن کے پاس رکتا گویا ہوا اور سیدھا آگے بڑھ گیا جبکہ اب مغیث کی آنکھوں میں اطمیعنان تھا اور وہ چہکتا ہوا باپ کے پیچھے ہوا۔۔۔

*****

گھر کے اندر تاریکی کا راج تھا جبکہ باہر لان میں مضنوعی لائٹیں جل رہی تھی۔۔۔ رات کے تقریبا بارہ بج چکے تھے مگر امان کے سٹڈی روم کی بتیاں ہنوز جل رہی تھیں۔۔۔

گلاس وال کے آگے بلائنڈز ڈلے تھے۔۔امان ایک فنگشن پر اپنی خدمات سرانجام دے کر ابھی گھر لوٹا تھا۔۔۔

رات زیادہ ہونے کے باعث وہ سیدھا اپنے کمرے میں جانے والا تھا جب سٹڈی روم کی جلتی لائٹ دیکھ کر وہ اسی طرف بڑھا۔۔۔

اسنے آہستگی سے کمرے کا دروازہ وا کیا مگر پھر وہیں ٹھٹھک کر رکا۔۔۔۔

نظر سامنے کھڑی اس دشمن جان سے ٹکرائی اور ہونٹوں پر خود بخود ایک جاندار مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

وہ وہیں مسرور سا دروازے سے ٹیک لگاتا بازو سینے پر باندھے اسے دیکھنے لگا وہ بلیک عبایا میں ملبوس نقاب کئے اسکے ڈیجیٹل وائٹ بورڈ کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

ٹرائی پوڈ سٹینڈ پر کیمرا نصب تھا جبکہ دائیں بائیں رنگ لائٹ جلتیں اسے مکمل روشن کئے ہوئے تھی۔۔۔

اسنے مسکراتے ہوئے ڈیجیٹل بورڈ پر لکھی مین ہیڈنگ پڑھی۔۔۔

50 phrases of daily use

وہ بہت کانفیڈینس سے ویڈیو شوٹ کر رہی تھی۔۔۔اسکا لہجہ صاف اور متوازن تھا۔۔۔

وہ اپنے کام میں اس قدر منہمک تھی کے وہ امان کا آنا نوٹ کر ہی نہیں سکی۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا کاوچ کے پاس آیا جہاں کافی ٹیبل پر اسکا لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا اور پاس ہی کچھ نوٹس کھلے پڑے تھے۔۔

وہ وہیں کاوچ پر بیٹھ کر ایک ایک چیز دیکھنے لگا۔۔۔

عفرا اب بورڈ کے سامنے سے ہٹ کر اونچی کرسی پر بیٹھتی ڈائریکٹ کیمرے کی آنکھ میں دیکھتی بول رہی تھی۔۔۔

امان نے نوٹس دیکھنے کے بعد لیپ ٹاپ اپنے پاس کھسکایا۔۔

Let's learn with Iffra

چینل کا نام پڑھ کر وہ دل سے مسکرا دیا۔۔۔

تو محترمہ نے ایجوکیشنل چینل بنایا تھا۔۔۔

وہ چینل کی ہسٹری چیک کرنے لگا۔۔۔چینل تقریباً چھ ماہ پہلے بنایا گیا تھا جس پر پینسٹھ کے قریب ویڈیوز تھی اور اس پر پینتیس ہزار سبسکرائبرز تھے۔۔۔

وہ اتنی جلدی اسکے چینل کی اتنی گروتھ دیکھ کر حیران تھا۔۔

اسنے سب بالا ہی بالا کیا تھا

۔۔بنا امان کی کسی مدد کے اور یہ ہی چیز اسکی خوشی کا باعث تھی۔۔۔

دفعتاً عفرا ویڈیو مکمل کر کے کیمرا ٹرائی پوڈ سٹینڈ سے اتار کر پلٹی۔۔۔

Ohhh my God Aman...

آپ کب آئے۔۔۔وہ حیرت و خوف سے سینے پر ہاتھ رکھتی گویا ہوئی۔۔

امپریسو۔۔۔۔

تو بلآخر تم نے اپنا پیشن ڈھونڈ ہی لیا۔۔۔

وہ اسکی حالت سے خط اٹھاتا ریلکیس ہوتا پیچھے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔

بالکل۔۔۔میں نے بہت سوچا کہ مجھ میں کیا ٹیلنٹ ہے یا میں کیا کر سکتی ہوں۔۔ پھر مجھے ایک ہی بات سمجھ آئی کہ جس چیز کی مجھ میں کمی تھی۔۔۔مجھے ضرورت تھی اور میں نے اس کمی پر عبور پایا اسے سیکھا میں اپنا وہی ایکسپیرینس آگے شیئر کر سکتی ہوں۔۔۔اور پھر میں نے انگلش سپیکنگ پر ہی چینل بنا ڈالا۔۔۔

وہ کیمرا میز پر رکھتی اپنے نوٹس سمیٹنے لگی۔۔۔

وہ تو میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے چینل کی گروتھ کافی تیز ہے۔۔۔وہ عفرا کے کام سے خوش نظر آتا تھا۔۔۔

تو اس میں میرا تو کوئی کمال نہیں امان۔۔۔خاندان کے پہلے شخص کو ایک اجنبی راستے پر چلنا مشکل ہوتا ہے وہ گرتا ہے سمبھلتا ہے اندھیرے میں راستہ تلاش کرتا ہے اور کھوج کھوج کر راستے بنا کر جب وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے تو اس خاندان کے باقی لوگوں کے لئے پھر بہت آسانی ہو جاتی ہے انہیں پھر اس پہلے انسان جتنی محنت نہیں کرنی پڑتی انہیں راستے استوار نہیں کرنے پڑتے کیونکہ خاندان کا پہلا شخص ان سب کے لئے راہیں استوار کر جاتا ہے پھر انہیں صرف اس بنائے ہوئے رستے پر چلنا ہوتا ہے۔۔۔

ان کے پاس گائیڈ لائن ہوتی ہے۔۔۔مینٹور ہوتا ہے۔۔۔غلطی کی اصلاح کرنے والا ہوتا ہے۔۔۔جبکہ خاندان کے اس پہلے شخص کے پاس ایسا کوئی پلس پوائنٹ نہیں ہوتا اسے سب اکیلے ہی کرنا پڑتا ہے۔۔۔

اور ہمارے خاندان کا وہ پہلا شخص آپ ہیں جو اگر کوئی عقل والا اور سمجھنے والا ہو تو ان سب کے لئے آپ راستے استوار کر چکے ہو ہمیں صرف وہاں پر چلنا ہے۔۔

اور میں نے آپکے جتنی محنت نہیں کی امان میں نے صرف اپنے کانٹینٹ پر توجہ دی ہے۔۔۔ورنہ لوگوں کے پاس کانٹینٹ بہت اچھا ہوتا ہے لیکن مواقع نا ہونے کی وجہ سے وہ کسی کام کا نہیں ہوتا جبکہ مجھے ایسا کوئی مسلہ درپیش نہیں ہوا۔۔۔

وہ اپنی کرسی اسکے اس ہی کھینچتی اس پر بیٹھ کر اپنی ویڈیو چیک کرنے لگی۔۔۔آواز البتہ میوٹ تھی اور وہ اپنا نقاب ہٹا چکی تھی۔۔۔

لیکن میرا نہیں خیال کے تم نے اپنے چینل کی پروموشن میرے چینل پر کی ہے۔۔

وہ اسکی باتوں کا مطلب سمجھ کر الجھتا ہوا سیدھا ہو بیٹھا کیونکہ اگر وہ ایسا کچھ کرتی تو ضرور اسکے علم میں آتا۔۔۔

جی بالکل ابھی تک نہیں کی۔۔۔اور اسی لئے نہیں کی کہ کانٹینٹ زرا دم دار بنالوں تاکے آپکو مجھے پڑھ موٹ کرتے وقت کوئی شبہ نا ہو۔۔۔اور آپ باآسانی میرا کانٹینٹ پروموٹ کر سکیں۔۔۔

وہ کندھے اچکاتی مسکرائی۔۔۔اور یقین جانے جب آپ میرا کنٹینٹ پروموٹ کریں گے تو میرے چینل کو یکدم ایک بوسٹ مل جائے گا۔۔۔جس دن آپ نے میرا چینل پروموٹ کیا اس روز میرا سلور بٹن پکا۔۔۔کیونکہ آپکا کام پروموشن سے ہی چلتا ہے۔۔۔وہ زرا سا آگے ہوتی رازدارانہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

ہاں تو وہی تو پوچھ رہا ہوں۔۔۔میں نے تو ابھی تک تمہیں شاٹ آوٹ دیا نہیں

پھر۔۔۔وہ ہنوز الجھا تھا۔۔۔

تو پھر یہ کہ ڈئیر ہز بینڈ کہ میں نے

Rich dad poor dad

پڑھی ہے اور میں ان سٹریٹیجیز کو سمجھنے لگی ہوں۔۔اس لئے میں نے پیڈ پروموشن کمپینز چلائی ہیں اتنا چینل سے کمایا نہیں میں نے جس سے ڈبل میں اسکی پروموشن پر خرچ کر چکی ہوں۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی کندھے اچکا گئی۔۔۔

کانٹینٹ اچھا ہے تمہارا میں نے چیک کیا ہے۔۔۔

اب میں ایک کورس بنا رہی ہوں جو بنانے کے بعد آپکو دوں گی آپ چیک کر لینا پھر اس میں جو کمی بیشی ہو گی اُسے دور کر دینا۔۔۔پھر میں اسے لانچ کروں گی۔۔۔

اپنے مستقبل کے پلان سے آگاہ کرتے اسکے چہرے پر چمک تھی۔۔یہ کام اسے خوشی دیتا تھا اور اس کام میں لگ کر وہ اپنا آپ تک بھول جاتی تھی۔۔۔وہ اپنے کام سے سیٹسفائڈ تھی۔۔۔جو جو اسنے سیکھا۔۔۔

انگلش تیزی سے بولنا سیکھنے کی راہ میں جو اسے رکاوٹیں پیش آئی اور اسنے کون کونسے چھوٹے چھوٹے سٹیپس لے کر ان رکاوٹوں کو عبور کیا وہ اپنا سارا ایکسپیرینس

شیئر کر کے لوگوں کو گائیڈ کر رہی تھی اور اسے اسکے کام پر کافی اچھا فیڈ بیک مل رہا تھا کیونکہ لڑکیاں اس سے ریلیٹ کر پا رہی تھیں۔۔

اب بس وائنڈاپ کرو سب رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔امان اسچلو کے خوشی سے ٹمٹماتے چہرے کو دیکھتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

******

سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔ چلو میں دبا دیتی ہوں۔۔۔وہ بستر پر دراز انگوٹھے اور انگلیوں کی مدد سے اپنا ماتھا مسل رہا تھا جب صلہ نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ ہاتھ کر اسکا سر دبانا شروع کیا۔۔۔

بالاج اسکی اس عنایت پر اسے مسکرا کر دیکھنے لگا۔۔۔

چائے پیو گئے۔۔۔وہ محبت سے گویا ہوئی۔۔۔۔

بالاج۔۔۔ بالاج۔۔۔یہ دیکھو کرن نے میری لپ اسٹک توڑ دی۔۔۔

بستر پر لیٹے وہ کرب زدہ سا ماتھا مسلتا ماضی کے خوبصورت جھرنوں میں بہہ رہا تھا جب مشل نے آکر اسے بازو سے پکڑتے جھنجھوڑ کر ہلایا۔۔۔

کیا تکلیف ہے تمہیں جاہل عورت۔۔ سر پہلے ہی درد سے پھٹا جا رہا ہے اوپر سے تمہارے یہ چونچلے۔۔۔اسے شاید یہ مداخلت پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ تبھی پھاڑ کھانے کو دوڑتا غصے سے بستر سے اتر کر اسکے مقابل آیا۔۔۔

تمہاری بہن نے میری لپ اسٹک۔۔۔وہ صدمے کے تحت بھرائی نگاہوں سمیٹ چباچبا کر گویا ہوئی جب وہ کوفت سے اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

تو۔۔۔تو کیا کروں میں۔۔۔ایک لپ اسٹک کے لئے اسکی جان لے لو۔۔۔

اور یہ عورتوں کے معاملات نا اپنے تک ہی رہو۔۔۔۔مجھے کوئی دلچسپی۔۔۔

اس صلہ کے لئے تو بڑا بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ان معاملات میں اب۔۔۔وہ بالاج کی بات کاٹتی کمر پر ہاتھ رکھ کر طنزاً گویا ہوئی۔۔۔

مشل صاحبہ تم اس صلہ کی جوتی کے بھی برابر نہیں۔۔۔۔لگی سمجھ۔۔۔وہ تمہاری طرح مجھے ہمہ وقت سب کے خلاف بھڑکاتی نہیں تھی۔۔۔

اسکے لہجے میں ازدھوں کی پھنکار تھی۔۔۔جبکہ مشل کے تو سر پر لگی تلووں پر بجھی۔۔۔

ہمم۔۔۔جبھی وہ آج تمہاری زندگی میں کہیں نہیں۔۔۔رائٹ۔۔۔اتنی اچھی تھی تو پھر چھوڑا کیوں۔۔۔اب اسکی خوبیاں یاد آرہی ہیں تمہیّ

اسکی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگی تھیں۔۔۔۔اور انہیں چنگاریوں میں وہ بھڑ بھڑ جلنے لگی تھی۔۔۔

خوش فہمی ہے یہ تمہاری کے وہ میری زندگی میں کہیں نہیں۔۔۔اسکے بنا تو میں اگلا سانس نالوں۔۔۔۔بہت جلد وہ واپس میری زندگی میں ہو گی اور تم انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔۔۔تم دیکھتی رہ جاو گیٔ۔۔۔۔

اسکی آواز کے اعتماد نے مشل کو گنگ کر دیا تھا۔۔۔شاید کچھ تھا جو وہ مس کر رہی تھی۔۔۔دل ڈوب کے ابھرا۔۔۔

شاید تم بھول رہے ہو کے طلاق کے بعد لڑکی واپس شوہر کے پاس نہیں آسکتی۔۔۔ وہ دل کے خدشوں کو دباتی دل کڑا کر کے گویا ہوئی اور وہ جو کمرے سے باہر جا رہا تھا اسکی بات سن کر وہیں رک کر پلٹا۔۔۔۔

بالکل ٹھیک کہا تم نے۔۔۔اور ایسا مکمل طلاق کے بعد ہوتا ہے۔۔۔اور تمہیں پتہ ہو گا کہ میں نے اسے محض ایک طلاق دی ہے اور پتہ ہے کیوں۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا قدم قدم سکی جانب بڑھا۔۔۔

وہ سانس تک روکے اسے سننے لگی کہ نا جانے وہ اب کیا انکشاف کرنے والا تھا۔۔۔۔

****

ایک دفعہ سمندر میں طغیانی آگی اور وہاں محو سفر کشتی ہچکولے کھانے لگی۔۔۔ سبھی مسافروں میں ہراس پھیلنے لگا کی کشتی کسی بھی پل ڈوب سکتی تھی۔۔۔ایسے میں وہاں ایک شخص تھا جو خوف کے زیر اثر چیخنے لگا چلانے لگا۔۔۔

سب نے اسے سمجھانے کی بہت کوشیش کی کہ حوصلہ رکھو لیکن وہ اپنے خوف پر قابو نا پا سکا۔۔۔

پھر ایک بزرگ یا وقت کے بادشاہ کا حکم ہوا کے اسے کشتی سے پھینک دیا جائے۔۔۔ حکم کی تعمیل ہوئی اور وہ شخص کشتی کے کنارے کو تھامے ہوا میں معلق واپس کشتی میں آنے کے لئے ٹرپنے لگا۔۔۔ موت کا خوف اسکے سر پر سوار تھا۔۔۔ وہ بلک رہا تھا منتیں کر رہا تھا کہ اسے واپس کھینچا جائے جب اسی بزرگ کے کہنے پر اسے واپس اندر کھینچا گیا مگر اب وہ شخص خاموش تھا بالکل خاموش۔۔۔

سہم کر کشتی کے کنارے سے لگا خاموشی سے بیٹھا ہوا۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ کیونکہ اسنے بعد کی سختی بھی پہلے ہی سہہ لی تھی دیکھ لی تھی۔۔۔

مشل کی آنکھوں میں دیکھتا وہ سنجیدگی سے گویا ہوتا جیسے اسے پوری کہانی سمجھا گیا تھا۔۔۔ اور وہ اسقدر ساکت تھی کے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے۔۔۔

صلہ کی آنکھوں میں میں نے بغاوت دیکھ لی تھی۔۔۔ وہ کسی صورت میری دوسری شادی کو قبول نہیں کرتی۔۔۔ رخ موڑتے وہ اپنی کنپتی سہلاتا گویا ہوا۔۔۔

اس لئے یہ اس وقت کا تقاضا تھا۔۔۔

جانتا ہوں میرا عمل غلط تھا اور طریقہ اس سے بھی غلط۔۔۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کے میں نے اسے ہرٹ کیا ہے اور وہ مجھ سے شدید ناراض ہے۔۔۔

لیکن۔۔۔وہ رکا اور مشل کی جانب پلٹا۔۔۔

مجھے یقین ہے خود پر کہ میں اسے منالوں گا۔۔۔اسے واپس اپنی زندگی میں لے آوں گا کیونکہ وہ میری محبت ہے۔۔۔کہہ کر وہ پلٹا ہی تھا جب مشل جارحانہ انداز میں اسکے سامنے آئی۔۔۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے بالاج۔۔۔میرے سر پر تم سوتن لا کر نہیں بیٹھا سکتے۔۔۔تڑپ کر وہ اسکی بازو جھنجھوڑتی چیخ اٹھی۔۔۔

ایک تمسخرانہ مسکراہٹ بالاج کے ہونٹوں پر ابھری۔۔۔

تمہارے پاس یہ چوائس نہیں ہے مشل۔۔۔۔یاد رکھنا تم چوائس نہیں آپشن ہو۔۔۔

وہ لڑکی میری چوائس ہے۔۔۔اس فرق کو کبھی بھولنا مت۔۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھتا اس پر زرا سا جھکا۔۔۔

اور تصیح کر لو کہ سوتن وہ نہیں تم اس پر آئی ہو۔۔۔وہ پہلے سے تھی میری زندگی میں۔۔۔۔اور تم۔۔۔وہ رکا اور کچھ مزید اس پر جھکا۔۔۔یہ سب پہلے سے جانتی تھی

تو تمہیں واقعی لگتا ہے کہ تم مجھے محض بیٹا حاصل کرنے کے لئے استعمال کر و گئے اور میں ہو جاوں گی۔۔۔

وہ زخمی شیرنی کی مانند اسکے سینے پر دونوں ہاتھوں کا دباو ڈالتی اسے دھکا دے کر غرائی۔۔۔ گزرے دنوں کی خوشگواری جیسے کہیں تحلیل ہو گئی تھی۔۔۔

مجھے کیا لگنا ہے۔۔۔ کیا یہ بات تم پہلے سے نہیں جانتی تھی۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا مشل کو اپنے ارد گرد دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔۔

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو بالاج۔۔۔ میں بیوی ہوں تمہاری۔۔۔بے بسی کے شدید احساس تلے اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے۔۔۔ گزرے دنوں کی خوشگواری میں کہیں اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا تھا کہ بالاج ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے۔۔۔اسکے آنسو دیکھ کر وہ کچھ دھیما پڑا۔۔۔

تو میں کب انکاری ہوں یار۔۔۔ تم بیوی ہو میری مگر۔۔۔وہ نرمی سے اسکا چہرا تھامے اسکے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔۔اسکے مگر کہنے پر مشل ٹھٹھکی۔۔۔ مگر دوسری۔۔۔ہاتھ ہٹاتا وہ اسے ویسا ہی چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

*****

کتنی ہی دیر مشل معتل ہوتے ہواسوں کیساتھ وہیں کھڑی رہی۔۔۔ صبح اسکا کرن کیساتھ جھگڑا ہوا تھا۔۔۔اسنے خالہ کو بھی بہت باتیں سنائی تھیں وہ سب بھول گئی تھی۔۔۔ابھی یاد تھا تو وہ زخم جو ابھی تازہ تازہ بالاج اسکے دل پر لگا کر گیا تھا۔۔۔وہ بھاگتی ہوئی سیدھا ساس کے کمرے میں گئی۔۔۔

ثانیہ اور کرن بھی وہیں ماں کے ساتھ سر جوڑے راز و نیاز میں مشغول تھیں جبکہ اسے آتا دیکھ وہ یکدم ہی خاموش ہوئیں۔۔۔۔

خالہ سنا آپ نے۔۔۔سنا کہ بالاج کیا کہہ کر گیا ہے۔۔۔وہ خالہ کے پاس بیٹھتی سسک اٹھی۔۔۔وہ کہہ رہا ہے کے وہ صلہ کو واپس لے آئے گا۔۔۔کیونکہ اسنے صلہ کو صرف ایک طلاق دی ہے۔۔۔۔

کرن نے اسے یوں سسکتا دیکھ ہنہہ کہتے چہرا پھیرا۔۔۔جو صبح مشل نے ایک لپ اسٹک کے پیچھے اسکے ساتھ کیا تھا کرن کے خیال میں جو اسکے ساتھ ہو رہا تھا وہ اس سے زیادہ کی مستحق تھی۔۔۔

فکر مت کرو وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا۔۔۔ثانیہ اطمینان سے گویا ہوئی۔۔۔

کرن نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔۔۔

آپکو کیسے پتہ۔۔۔آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں۔۔۔

بھلے ہی اسنے صلہ کو ایک طلاق دی ہے مگر جس انداز میں دی ہے اور اس پر طلاق کی جو وجہ رقم کی ہے اسکے بعد کوئی غیرت مند لڑکی تو بالاج کے سنگ واپس نہیں آ سکتی۔۔۔

اور جہاں تک مجھے یقین ہے۔۔۔صلہ میں لاکھ برائیاں ہو سکتی ہیں مگر وہ بے غیرت نہیں۔۔۔

ثانیہ کا انداز پراسرار تھا۔۔۔جسے دیکھ کرن مزید الجھی۔۔۔۔

ایسا کیا ہے ان کاغذات میں۔۔مشل کی سرگوشانہ آواز ابھری۔۔۔

******

صبح کے وقت ڈائیننگ ٹیبل پر خاصی رونق لگی تھی۔۔۔چھری کانٹوں کے ٹکرانے کی آواز ہنوز جاری تھی۔۔۔امان کے ساتھ دائیں بائیں بیٹھیں دونوں بچیاں ناشتہ کرنے میں مگن تھی۔۔۔عفرا بچیوں کو کھانا خود کھلاتی مگر انکی ضد تھی کے وہ کھانا خود کھائیں گی۔۔۔

جبکہ صلہ کو وہ ابھی ابھی ناشتہ اسکے کمرے میں ہی دے کر آئی تھی۔۔۔

صلہ کے کمرے میں تاریکی تھی جبکہ اسکے کمرے کا دروازہ کھلا تھا وہ خود دیوار کی اوٹ میں صوفے پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی جسکے باعث باہر سے تو اندر کچھ دکھائی نا دیتا جبکہ اندر سے باہر سب واضح دکھائی دیتا۔۔۔

اتنا تردد بھی صلہ نے خود ہی کیا تھا کیونکہ وہ باہر ہونے والی ساری گفتگو سننا چاہتی تھی۔۔۔

آج کل وہ سنجیدگی سے بہت کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔جذبات کو سائیڈ پر رکھ کر وہ تحمل سے اب آگے کچھ سٹیپ اٹھانا چاہتی تھی جس کے لئے اسنے اب ایک فیصلہ کیا تھا۔۔۔

عفرا سے اپنی بات شیئر کر کے اسنے امان سے بات کرنے کو بولا تھا اور اب وہ اس گفتگو میں بھرپور دلچسپی رکھتی تھی کے امان اسے کیا جواب دیتا ہے۔۔۔

امان مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

امان ناشتہ کر کے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا اٹھا تو عفرا بعجلت گویا ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ہمم بولو۔۔۔وہ جاتا جاتا رک کر پلٹا۔۔۔

صلہ بچیوں کے خرچ کے لئے بالاج پر کیس کرنا چاہتی ہے۔۔۔وہ اسکے روبرو آئی۔۔۔

ظاہر سی بات ہے بچیاں انکی ہیں تو انہیں باقاعدہ بچیوں کا خرچ بھی اٹھانا ہو گا۔۔۔

اور ان لوگوں میں انسانیت نام کی نہیں ہے جو یوں بیٹھ کر بات کی جائے اور ان لوگوں سے بات کرنے کی خواہش بھی کسی کی نہیں ہے۔۔۔

اس لئے ہم قانونی کاروائی کریں گے۔۔۔بچیوں کا حق ہم قانونی طریقے سے لیں گے۔۔۔

وہ خاموشی سے اپنے سامنے کھڑی عفرا کو سن رہا تھا جب گہری سانس خارج کرتا گویا ہوا۔۔۔خالہ بھی کھانے سے ہاتھ روکے انہیں سننے لگی تھیں۔۔۔

اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے عفرا۔۔۔بچیوں کا خرچ میں اٹھاوں گا۔۔۔وہ ماتھا مسلتے تحمل سے گویا ہوا۔۔۔

کیا مطلب ہے آپکی اس فضول سی بات کا۔۔۔امان کی بات پر لمحوں میں عفرا کا پارا ہائی ہوا تھا۔۔۔

اس شخص میں احساس ذمہ داری نام تک کی نہیں۔۔۔کتنی بے دردی سے اسنے صلہ کو اپنی زندگی سے نکال باہر کیا وہ تو بیوی تھی اس سے ناطہ توڑ لیا اسنے۔۔۔بیٹیوں کی ذمہ داری سے کیسے منہ موڑے گا وہ۔۔۔

آپکو نہیں لگتا کے اسے اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے۔۔۔اسے بچیوں کو انکا حق دینا ہو گا۔۔۔

وہ جذباتی ہوتی امان سے ہی لڑنے بھرنے کو تیار تھی جو کسی صورت اس بات پر راضی ہوتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اسکے لئے امان کا ردعمل بہت غیر متوقع تھا۔۔۔

امان نے ایک ہاتھ کمر پر رکھتے ایک سے ماتھا مسلتے لب چبا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

بچیاں عفرا کے اسقدر تیز لہجے میں بولنے پر ناشتے سے ہاتھ روکے حیرانی سے عفرا کو دیکھنے لگی تھیں۔۔۔

زبیدہ آپا آپ بچیوں کو کمرے میں لیجا کر ناشتہ کروادیں۔۔۔

بالاج نے کچن میں کام کرتی عورت کو آواز دے کر کہا۔۔۔آواز پر وہ عورت سبھی کام چھوڑ کر بچیوں کے پاس آئی۔۔۔

عفرا کیوں اسقدر ہائپر ہو رہی ہو۔۔۔صلہ میری چھوٹی بہن ہے اور اپنی بہن اور بھانجیوں کی ذمہ داری میں اٹھا سکتا ہوں۔۔۔اسکی آواز میں ابھی بھی تحمل تھا۔۔۔ بلاشبہ صلہ آپکی بہن ہے اور آپ اسکی اور اسکی بچیوں کی ذمہ داری بھی اٹھا سکتے ہیں لیکن وہ کیوں نا اٹھائے جسکی وہ بچیاں ہیں۔۔۔۔وہ تیوریاں چڑھائے غصے سے گویا ہوئی تو امان نے بے ساختہ گہری سانس خارج کی۔۔۔وہ جتنا یہ موضوع ختم کرنا چاہتا تھا عفرا اتنا ہی اسے کھینچ رہی تھی۔۔۔

اندر کمرے میں بیٹھی صلہ سے ناشتے کا پہلا ہی نوالہ حلق سے اتارنا محال ہوا۔۔۔وہ سانس تک روکے باہر ہونے والی بات چیت سن رہی تھی۔۔۔۔

عفرا تم کیوں اس بات کو ختم نہیں کر دیتی۔۔۔چیونگم کی طرح لمبا ہی کئے جا رہی ہو۔۔۔اسکی بار بار کی تکرار سے وہ چڑ کر گویا ہوا۔۔۔

کیا وہ آپ نہیں تھے جسنے صلہ سے کہا تھا کے آپ اسکے ہر فیصلے میں اسکے ساتھ ہیں۔۔۔اور یہ کہ آپ ہر حال میں اسے سپورٹ کریں گے۔۔۔

ہاتھ باندھتی وہ امان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنے لفظوں پر زور دیتی گویا ہوئی۔۔۔

عفرا کچھ سچ پھولوں کی طرح ہوتے ہیں جو سامنے آتے ہیں تو آپکو خوشبووں سے مہکاتے ہیں۔۔۔جبکہ کچھ حقائق اور سچ کارپٹ کے نیچے چھپی گندگی مانند ہوتے ہیں۔۔جو چھپے ہی رہیں تو بہتر ہوتے ہیں اگر وہ پردہ بھی اٹھ جائے تو ایسے حقائق دیکھ کر سوائے پشیمانی کے کچھ نہیں ہوتا۔۔اس لئے۔۔۔وہ رکا اور گہری سانس بھر کر خارج کی۔۔۔اس بات کو جانے دو۔۔۔

اسکی آنکھوں میں نمی سمٹنے لگی تھی۔۔۔

اسکے انداز پر عفرا ٹھٹھکی۔۔۔مطلب اس بات کا۔۔۔ابکی بار اسکا لہجہ پہلے کی طرح غصیلہ نا تھا۔۔۔

مطلب رہنے دو یار۔۔۔وہ بے بسی سے کہتا پلٹا۔۔۔

نہیں مجھے جاننا ہے۔۔۔عفرا نے سرعت سے اسکی بازو تھامی۔۔۔

امان کی آنکھوں میں سرخی اترنے لگی تھی۔۔۔وہ شخص عینا اور نینا کی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتا۔۔۔کیونکہ وہ رکا اور پھر سے گہری سانس بھری۔۔۔جیسے یہ بات کرنے کے لئے اسے بہت ہمت درکار ہو۔۔۔کیونکہ۔۔۔عفرا الجھ کر گویا ہوئی

کیونکہ اس شخص نے محض صلہ سے رشتہ ختم نہیں کیا بلکہ اسنے طلاق نامے میں بچیوں کو بھی اپنانے سے انکار کیا ہے۔۔۔بقول اسکے یہ بچیاں اسکی نہیں۔۔۔

امان نے بہت سوچ کر لفظوں کا چناو کیا تھا لیکن لفظ کچھ بھی ہوتے مفہوم ایک ہی تھا کہ اسنے طلاق کی وجوہات میں صلہ کو بد کردار ثابت کیا تھا۔۔۔امان کی بات سنتے ہی خالہ منہ پر ہاتھ رکھتیں پھٹی پھٹی آنکھوں سے بیٹے کو دیکھنے لگی۔۔۔اور عفرا اسکا تو وہ حال تھا کے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔

الفاظ تھے یا بم صلہ کو اپنا جسم بے جان ہوتا محسوس ہوا۔۔۔دل زور سے ڈھڑکا تھا۔۔۔جبکے اسکے ہاتھ میں تھامی پلیٹ کپکپانے لگی تھی۔دل سے ناقابل برداشت تکلیف کی لہر اٹھی تھی جسے شدت سے لب بھینچتے اسنے برداشت کیا۔۔

پلیٹ پر گرفت کمزور ہوئی اور وہ ہاتھ سے چھوٹتے ہی نیچے جا گری۔۔۔

پلیٹ گرنے کی آواز پر عفرا نے متوحش نگاہوں سے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔

جبکہ امان اسے تاسف سے دیکھتا اپنا بازو چھڑوا کر باہر نکل گیا۔۔

جبکہ عفرا صلہ کے کمرے کی جانب لپکی۔۔۔خالہ بھی آنکھوں کی نمی صاف کرتیں اٹھ کر صلہ کے کمرے کی جانب بڑھیں۔۔۔

******

صلہ کسی بت کی مانند ساکت و جامد بیٹھی تھی۔۔۔یہ الفاظ بہت بھاری تھے جسکا بوجھ اسکے لئے ناقابل برداشت ہو رہا تھا۔۔۔

اسنے گہری سانس خارج کرتے کئی بار پلکیں جھپکا کر آنکھوں کی نمی کو اندر دھکیلنا چاہا۔۔۔یہاں اس مقام پر وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ آج اتنے کاری وار کے باوجود رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

دفعتاً خالہ نے اس کے پاس بیٹھتے اسے خود میں بھینچ کر اسکا سر تھپتھپایا۔۔۔۔

بچے وہ بے قدرے لوگ تھے اور جب انسان پستی میں گر جائے ناتو اس سے کسی بھی قسم کی گراوٹ کی توقع کی جاسکتی ہے۔۔۔میرا بچہ تم فکر مت کرو۔۔۔اللہ ہے ناہمارے ساتھ۔۔۔انشااللہ وہ بہتریاں کرے گا۔۔۔

خالہ اسے اپنے ساتھ لگائے کتنی ہی دیر تسلیاں دیتی رہی تھی لیکن وہ اس وقت اسقدر غیر دماغ تھی کے اسکا دماغ ان باتوں کو ڈی کوڈ کرنے اور اسے انکا مفہوم سمجھانے سے انکاری تھا۔۔۔

عفرا طلاق نامہ کس کے پاس ہے مجھے دیکھنا ہے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بہت حوصلے سے عفرا کو دیکھتی ہموار آواز میں گویا ہوئی۔۔

میرے پاس نہیں ہے۔۔۔شاید امان کے پاس ہو۔۔۔

فون کر کے پوچھتی ہوں ان سے۔۔۔عفرا چونک کر کہتی امان کو فون کرنے کی غرض سے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اینولپ لئے واپس کمرے میں آئی اور چپ چاپ وہ اینولپ صلہ کو تھما دیا۔۔۔

کافی دیر تک خالہ اسکے پاس ہی رہیں پھر اسے ڈھیروں نصیحتوں سے نوازتیں آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔

عفرا میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتی ہوں۔۔۔کافی دیر بعد وہ اپنے سامنے میز پر پڑے اس لفافے کو گھورتی ہوئی گویا ہوئی جو ہنوز بند پڑا تھا۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔عفرا کے دوٹوک انداز پر صلہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔

سوری مگر یہاں میں تمہیں اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔اس لئے تو ہر گز نہیں کے تم پھر سے ماضی کی خاردار جھاریوں میں سفر کرتی کرتی خود کو زخمی کر ڈالو۔۔

ان بے قدرے لوگوں کو مت دیکھو صلہ۔۔۔انہیں دیکھو جنہیں تمہاری قدر ہے۔۔۔وہ اسکے سامنے ہی دوزانو بیٹھتی صلہ کے دونوں ہاتھ تھام گئ۔۔۔

مجھے دیکھو صلہ۔۔۔تم میری بڑی بہن ہو۔۔۔میرا قیمتی سرمایا۔۔۔مجھے تمہاری اداسی دکھ دیتی ہے۔۔۔تمہارے آنسو رلاتے ہیں۔۔۔تمہاری مسخ ہوئی ذات اذیت دیتی ہے یار۔۔۔میرا تو احساس کرو۔۔۔

چھوٹی بہن ہوں تمہاری۔۔۔بیٹیاں تو ابھی تمہاری چھوٹی ہیں نا۔۔۔تم میرے لئے ہی اس فیز سے نکلنے کی کوشیش کرو۔۔

میں جانتی ہوں صلہ یہ کہنا بہت آسان ہے۔۔۔کرنا بہت مشکل۔۔۔

مگر اس دنیا میں مکمل خوش تو کوئی بھی نہیں۔۔۔اچھا انسان وہی ہوتا ہے جو سخت سے سخت حالات میں بھی اپنے لئے کوئی پازیٹو چیز تلاش کر لے۔۔۔جو اس حالات کی بھٹی میں تپ کر سونا بن جائے۔۔۔

اور تمہارا پلس پوائنٹ پتہ ہے کیا ہے۔۔۔عفرا نے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کی۔۔۔صلہ ایک پل کو اس صورتحال سے مکمل طور پر نکلتی عفرا کی باتوں میں کھو گئی۔۔۔

تمہاری بیٹیاں صلہ۔۔۔

ایسے نہیں سمجھو گی مثال سے سمجھاتی ہوں۔۔۔

پورے خاندان کے لئے میں بہت خوش قسمت ہوں جسکی زندگی میں کوئی دکھ نہیں جہاں سب پرفیکٹ ہے۔۔۔پتہ ہے کیوں۔۔۔کیونکہ میں اپنے غم اب ظاہر نہیں کرتی ورنہ تم تصور کر سکتی ہو کے بے اولادی سے بڑا کوئی دکھ بھی ہے کوئی بھلا۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے بڑی دقت سے مسکرائی۔۔۔۔

آج تم پر اپنا دل چیر کر واضح کر رہی ہوں تو تمہیں صرف اس فیز سے نکالنے کے لئے۔۔۔کہ بہت کچھ ہو جاتا ہے دنیا میں پر کسی بھی ایک واقع پر دنیا ختم نہیں ہو جاتی۔۔۔

کسی بھی فضول سوچوں میں الجھ کر وقت برباد کرنے سے بہت بہتر ہے کہ اٹھو۔۔۔ اور ہمت اور حوصلے سے آگے بڑھو۔۔۔

جب تمہارے غم تمہارے دکھ تمہارے ذاتی ہیں کوئی انکا سانجھی نہیں بن سکتا تو پھر لوگوں کو انہیں جان کر انہیں کریدنے کا بھی کوئی حق نہیں۔۔۔

چلو اٹھو میرے ساتھ چلو اسٹڈی روم میں۔۔۔میری اگلی ویڈیو ریکارڈ کروانے میں میری مدد کرو اور مجھے سوچ کر بتاو کے تم آگے کیا کرنا چاہتی ہو پھر ہم مل کر اسکا پیپر ورک مکمل کریں گے۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور صلہ کا ہاتھ کھینچ کر اسے اٹھانے کی کوشیش کرنے لگی۔۔۔دفعتا سامنے پڑی ٹرے دیکھ کر ٹھٹھکی۔۔۔

بلکہ رکو۔۔تم نے تو ابھی تک ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔۔یہیں رکو میں ابھی تمہارے لئے ناشتہ بنا کر لاتی ہوں یہ تو ٹھنڈا ہو گیا۔۔پھر چلیں گے سٹڈی روم میں۔۔۔۔

وہ اسے تاسف سے کہتی ٹرے اٹھائے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔جبکہ صلہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی جو واقعی نا جانے دل میں کیا کیا چھپائے بیٹھی

تھی۔۔۔اسے اپنے مخلص رشتوں کے لئے آگے بڑھنا تھا۔۔۔یہاں اسے وہ حوصلہ مل رہا تھا جس کے لئے وہ اپنے سسرال میں ترس گئی تھی۔۔۔

عفرا کی باتوں کا اثر یہ ہوا تھا کے اس سچ کے سامنے آنے پر یکدم جو انتہائی جذبات اس میں جاگے تھے وہ اب خاموشی سے کہیں دبک بیٹھے تھے۔۔۔اب اسکا اندر باہر ہر طرح کی سوچ سے خالی تھا۔۔۔اسنے بے تاثر نگاہوں سے اس طلاق نامے کو کھولا۔۔۔

ایک تلخ مسکراہٹ اسکے لبوں پر ابھری۔۔۔

تو مطلب محبت کا آخری زعم بھی جاتا رہا۔۔۔

*****

سارا دن عفرا ایک پل کو بھی صلہ سے الگ نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ اس مشکل وقت میں جب اسکی بہن کو سب سے زیادہ اسکے جذباتی سہارے کی ضرورت تھی وہ اسے تنہا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔

اب بھی وہ تینوں اکھٹے ہی خالہ کے کمرے میں شام کی چائے پی رہے تھے۔۔۔

بچیاں باہر لان میں کھیل رہی تھیں۔۔۔

دفعتاً باہر امان کی گاڑی کے رکنے کی آواز آئی تو صلہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

کیونکہ امان گھر آتے ہی سب سے پہلے ماں کے کمرے کا چکر لگاتا تھا۔۔۔چائے کا

خالی کپ ٹرے میں رکھتی صلہ اپنے کمرے میں آ گی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد امان ماں کے کمرے میں نمودار ہوا۔۔۔سلام کرنے کے بعد وہ

خاموشی سے ماں کے پاس کرسی کھینچتا بیٹھ گیا۔۔۔ٹانگیں سامنے پھلا دیں اور اور سر

کرای کی ہشت سے ٹکا گیا۔۔۔

عفرا کو وہ بہت الجھا الجھا سا لگا۔۔۔۔

امان بچے کیا بات ہے اتنے بجھے بجھے سے کیوں ہو۔۔۔طبیعت تو ٹھیک ہے

تمہاری۔۔۔۔عفرا کے ہونٹوں پر پنپتا سوال خالہ نے پوچھ ڈالا تھا۔۔۔

پتہ نہیں ماں۔۔۔وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ماں کے ساتھ ساتھ عفرا بھی الجھی۔۔۔

ماں آج بالاج آیا تھا مجھ سے ملنے۔۔۔امان کے اتنا کہنے کی دیر تھی کے عفرا کے

ماتھے پر بل پڑے مگر وہ خاموش رہی۔۔۔

وہ اپنے کئے پر پشیمان ہے۔۔۔اور معافی مانگ کر صلہ سے رجوع کرنا چاہتا

ہے۔۔۔۔

وہ ضبط سے گویا ہوا۔۔۔

ایک تمسخرانہ مسکراہٹ عفرا کے ہونٹوں پر ابھری۔۔۔

اسکے لئے یہ اتنا ہی آسان ہے۔۔۔عفرا تلخی سے گویا ہوئی۔۔۔امان نے ایک خاموش نظر اسے دیکھا اور پھر سے سر کرسی کی پشت سے ٹکا گیا۔۔۔

پھر تم نے کیا کہا اسے۔۔۔ماں فکر مندی سے گویا ہوئی۔۔۔

میں کیا کہتا ماں۔۔۔ان لوگوں نے جو صلہ کے ساتھ کیا ہے وہ کوئی چھوٹی بات تو نہیں۔۔۔پھر اسکا یوں معافی مانگنا اور سب ٹھیک کر دینے کی گارنٹی دینا۔۔اپنی بچیوں کے لئے تڑپنا۔۔۔مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

وہ ہنوز الجھا سا کہہ رہا تھا جب عفرا چیخ اٹھی۔۔۔

کونسی بچیاں جسے وہ۔۔۔۔۔۔شخص خود ہی ناجائز قرار دے چکا ہے۔۔۔

یہ ہی باتیں میرے دماغ میں بھی گھوم رہی تھیں لیکن ہم صلہ کی رائے جانے بنا کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔۔۔

صلہ کی رائے اور اسکی مرضی سب سے اہم ہے کہ وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔ماں آپ اس سے ایک مرتبہ پوچھ لیں۔۔۔۔

اور عفرا میرے لئے چائے کمرے میں لے آنا۔۔۔وہ بات کرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

*****

کمرے کا ماحول کافی گرم تھا۔۔۔صلہ بے یقین سی صدمے کے تحت خالہ کو دیکھ رہی تھی جو اسکے پاس ہی بیڈ پر ایک ٹانگ موڑے ایک سیدھی بچھائے بیٹھیں تھیں۔۔۔جبکہ عفرا پاس ہی سنجیدہ سی صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

خالہ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔وہ ہنوز بے یقین تھی۔۔۔

بیٹا وہ پشیمان ہے معافی مانگ کر صلح کرنا چاہتا ہے۔۔۔تم ایک دفعہ اس سے مل کر دیکھ لو شاید معاملات ٹھیک ہو جائیں۔۔۔

اسکے اندر یکدم ہی بہت کچھ ابھر البوں تک آکر باہر نکلنے کو بے تابی سے مچلا۔۔۔غصے سے بہت کچھ کہنے کی خواہش کے باوجود وہ بامشکل سانس خارج کر کے لب سختی سے بھینچتی دوسری سمت دیکھنے لگی۔۔۔

بیٹا اس میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے مگر تمہاری بڑی ہونے کے ناطے سے میں واقعی چاہتی ہوں کہ اگر تمہارا گھر بچ جائے۔۔۔

کونسا گھر اسکے اندر کوئی تمسخرانہ ہسا۔۔۔

بیٹا زندگی بہت لمبی ہے اور دنیا بڑی ظالم۔۔۔پھر تمہاری بیٹیاں ہے۔۔۔ان بچیوں کے لئے۔۔۔

وہ نا جانے اسکے کیا کیا سمجھا رہی تھی۔۔۔لیکن صلہ میں شدت سے خواہش جاگی کے وہ پوچھے کونسی بچیاں جو ناجائز ہیں مگر پھر آنکھیں میچتی خود کو کمپوز کرنے لگی۔۔۔

عفرا نے ہنہہ کہہ کر سر جھٹکا۔۔۔یہ معاشرہ اور اسکے معیار۔۔۔غلطی چاہے کسی کی بھی کیوں نا ہو دبایا عورت کو ہی جاتا ہے۔۔۔ظلم بھی اسی کے ساتھ ہو اور سمجھوتا بھی وہ ہی کرے۔۔۔

خالہ وہ نامحرم ہے میرا اور میں عدت میں ہوں۔۔صلہ نے ضبط کرتے اگلا نقطہ اٹھایا۔۔۔۔

بچے ایک طلاق کے بعد شرعی طور پر عورت کی عدت اسکے شوہر کے گھر ہی بنتی ہے تاکے اس دوران اگر انکی صلح کی کوئی سبیل بنے تو رجوع ہو سکے اور ایک گھر ٹوٹنے سے بچ جائے لیکن تمہارا معاملہ ہی اور تھا۔۔۔اس لئے۔۔۔

ٹھیک ہے خالہ آپ بلا لیں اسے میں اس سے ملنے کو تیار ہوں۔۔۔

وہ اس بات کو مزید طول دینے کی بجائے بعجلت گویا ہوئی۔۔۔یہ ٹاپک اس معاشرے کی اونچ نیچ اور سمجھوتوں کی کہانی اب اسے بیزار کر رہے تھے۔۔۔وہ خالہ کو یہ تک نا کہہ سکی کے جتنے سمجھوتے وہ کر سکتی تھی اسنے کئے۔۔۔اس رشتے کو بچانے کے لئے جوتوں کا کارپٹ تک بن گی لیکن رشتہ تو تب بھی نا بچا۔۔

لیکن خیر وہ ایک فیصلے پر پہنچ چکی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کے اسے کیا کرنا ہے۔۔اب ایک ملاقات اس ستم گر سے ناگزیر تھی۔۔۔اب ایک ملاقات اس سے پرانی صلہ کے طور پر بھی ہو جائے۔۔۔جہاں شرطیں بھی اسکی فیصلہ بھی اسکا۔۔۔۔

بہت کچھ بتلانا تھا اس بے وفا کو۔۔۔بہت سے حساب نکلتے تھے اس کی جانب جنہیں بے باک کرنا تھا۔۔۔

اب ایک ملاقات تو بنتی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔میں تمہارے فیصلے سے خوش ہوں۔۔ایک ملاقات کر کے دیکھ لو پھر جو تمہارا فیصلہ ہو گا ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔

خالہ اسکے سر پر پیار دیتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

*****

صلہ کی جانب سے مثبت جواب ملنے پر بالاج خود کو ہواوں میں اڑتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا جلد یا بدیر یہ ہو گا لیکن اتنی جلدی ہو گا وہ یہ نا جانتا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں کے تم مجھ سے ناراض ہو بے تحاشہ ناراض اور تمہاری ناراضگی جائز ہے۔۔۔مگر میرے منانے پر تمہاری ناراضگی میرے سامنے ٹک نہیں سکتی۔۔۔

میں جانتا ہوں میں تمہیں منالوں گا۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔۔ہم آج ہی رجوع کریں گے۔۔۔صلہ سے ملنے جانے کے لئے تیار ہوتا وہ دل ہی دل مسکرا رہا تھا۔۔۔

جینزاور شرٹ پر کوٹ پہنتے اسنے ڈھیر سارے پرفیوم کا خود پر چھڑکاو کیا۔۔۔

آج اسکی خوشی دیدنی تھی۔۔۔

کمرے میں چکر کاٹتی مشل بے چینی سے اسکا ایک ایک انداز نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

کہاں جارہے ہو تم اتنا تیار شیار ہو کر۔۔۔وہ دروازے کی جانب بڑھا تو مشل کی پر تجسس آواز ابھری۔۔۔

افف۔۔۔جب گھر سے باہر جاتے ہیں تو پیچھے سے ٹوکا نہیں کرتے۔۔۔وہ بنا مڑے جھنجھلا کر کہتا باہر نکل گیا جبکہ مشل کو اسکا ایک ایک انداز مشکوک لگ رہا تھا۔۔۔

****

وہ پچھلے بیس منٹ سے امان کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا صلہ کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

یہاں سب اسکی توقع کے برعکس تھا۔۔۔کسی نے اسے کوئی طعنہ نہیں دیا تھا کوئی تفتیش نہیں کی تھی ورنہ وہ صلہ سے ملنے سے پہلے خود کو ان لوگوں کی عدالت میں کھڑا تصور کر رہا تھا۔۔۔اور ان سب کے لئے اسنے پوری رات اپنا دماغ ڈورا کر انہیں مطمیئن کرنے کے لئے بہت سے جذباتی فقرے سوچ رکھے تھے۔۔۔۔

لیکن یہاں ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔امان اس سے بہت اچھے انداز میں ملا تھا۔۔۔

کچھ دیر پہلے ملازمہ ریفریشمنٹ کی ٹرالی وہاں چھوڑ گئی تھی۔۔۔اور ابھی ابھی امان بھی وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔اب وہ بے چینی سے اسکا منتظر تھا۔۔۔

دفعتاًوہ اسے دور سے آتی دکھائی دی۔۔۔وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

****

امان اس سے بہت اچھے انداز میں ملا تھا۔۔۔کچھ دیر پہلے ملازمہ ریفریشمنٹ کی ٹرالی وہاں چھوڑ گئی تھی۔۔۔اور ابھی ابھی امان بھی وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔اب وہ بے چینی سے اسکا منتظر تھا۔۔۔

دفعتاًوہ اسے دور سے آتی دکھائی دی۔۔۔وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

وہ آف وائٹ کھدر کے سوٹ میں نفاست سے شال گرد لپٹائے سنجیدہ صورت لئے اٹھی گردن سمیت متوازن قدم اٹھاتی اسکی جانب آرہی تھی۔۔۔

میری آنکھیں ترس گئی تھیں تمہیں دیکھنے کو صلہ وہ درمیانی فاصلہ سرعت سے عبور کرتا اسکے پاس جا کر اسے پیاسی نگاہوں سے دیکھتا اسکا ہاتھ تھام کر بے قراری سے گویا ہوا۔۔۔کہ ایک پل کو تو صلہ کی دھڑکنیں بھی تھم گئی وقت جیسے رک سا گیا ہو۔۔۔۔مگر اگلے ہی پل وہ اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھ سے چھڑواتی تنبیہی نگاہوں سے اسے دیکھتی انگلی اٹھا کر غرائی۔۔۔

شوہر نہیں ہو میرے سمجھے۔۔۔

So be in your limits...

صلہ کے اسقدر اجنبی انداز میں کہنے پر ساری بے قراری ہوا ہو گئ وہ گم صم ہوتا پشیمانی سے نظریں جھکا گیا۔۔۔

ابھی تک سب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔سب اس سے نارملی ملے تھے تو کہیں نا کہیں دل خوشگمان ہو بیٹھا تھا کہ شاید وہ بھی اسکی منتظر دیدہ دل وا کئے بیٹھی ہو گی۔۔۔زمانے کی ٹھوکروں نے بالاج کے لئے کام آسان کر دیا ہو گا۔۔۔وہ آئے گا اور صلہ دو چار آنسو بہانے اور چند شکوے اس سے کرنے کے بعد مان جائے گی۔۔۔

مگر یہاں پہلے ہی قدم پر اسکے رد عمل نے بالاج کو گنگ کر دیا تھا۔۔۔صلہ سے بات کرنے کے لئے اسے منانے کے لئے اسے سخت محنت درکار تھی۔۔۔

صلہ آگے بڑھ کر سنگل صوفے پر بیٹھی ہاتھ سینے پر باندھتے اور ٹانگ پر ٹنگ چڑھا کر ڈرائنگ روم کی کھلی کھڑکی سے باہر لان کے مناظر دیکھنے لگی۔۔۔

بالاج پھیکا سا مسکرایا اسکے سامنے موجود سنگل صوفے پر بیٹھا۔۔۔اور گلہ کنگار کر اپنی بات کا آغاز کرنے لگا۔۔۔۔

صلہ دیکھو جو کچھ بھی ہمارے درمیان ہوا میں اسکے لئے تم سے بے حد پشیمان۔۔۔۔

کیا یہاں آنے سے پہلے اپنی ماں بہنوں کی اجازت لے کر آئے ہو۔۔۔

وہ ابھی رقت آمیز لہجے میں کہہ ہی رہا تھا جب وہ اسکی بات کاٹتی نرم مگر د سرد لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔البتہ دیکھ وہ ابھی بھی باہر ہی رہی تھی۔۔۔جیسے بالاج کے ہونے ناہونے سے اسے کوئی فرق ناپڑتا ہو۔۔۔

میں ایک خود مختار شخص ہوں۔۔۔ہر بات کے لئے انکو جوب دہ نہیں جو ہر بات کے لئے ان سے اپروول لوں۔۔۔

اسے صلہ کا یوں اسے نظر انداز کرنا اور پھر یوں طنز کرنا خاصہ کھلا تھا تبھی ماتھے پر بل ڈالتا تلخ ہوا۔۔۔

ملاقات تلخ ہونے لگی تھی جسکی تلخی ارد گرد پھیلنے لگی تھی۔۔۔

ہنہہ۔۔۔مضحکہ خیز۔۔۔۔وہ طنزیہ ہسی ہس کر سر جھٹکتی ٹرالی سے کپ اٹھا کر کیٹل سے اس میں چائے انڈیلنے لگی۔۔۔

بالاج اسکے اس انداز پر خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔۔۔۔۔۔۔

جواب چائے کا کپ تھام کر صوفے پر پیچھے کو ہو کر بیٹھی چائے پینے لگی تھی۔۔۔

تم حق پر ہو صلہ میں نے جذبات میں آکر غلط کیا تمہارے ساتھ۔۔۔

مانتا ہوں غلطی میری ہے۔۔۔

اسے غلطی نہیں گناہ کہتے ہیں مسٹر بالاج۔۔۔

آج شاید اسنے قسم کھا رہی تھی کے اسے اپنی صفائی میں ایک فقرا بھی مکمل نہیں کرنے دے گی۔۔۔

آج شاید اسکا یوم حساب تھا۔۔۔

بالاج کو اپنے سامنے بیٹھی وہ لڑکی بہت اجنبی اور خود سے کوسوں دور لگی۔۔۔جو سرد لہجے میں بے تاثر سے چہرے کے ساتھ بنا اسے دیکھے اس پر طنزوں کی بوچھار کر رہی تھی۔۔۔جو اسے بھگو بھگو کر مار رہی تھی۔۔۔

میں اپنی کوتاہیوں کے لئے شرمندہ ہوں اور تم سے معافی کا طلبگار ہوں صلہ پلیز تم مجھے معاف کر دو مجھے ایک موقع۔۔۔

وہ پھر سے صلح جو انداز میں گویا ہوا جب وہ ایک مرتبہ پھر سے اسکی بات کاٹ گئی۔۔۔

معافی غلطیوں کی ہوتی ہے بالاج گناہوں کی نہیں۔۔۔اور کیسے انسان ہو تم۔۔ تھوک کر چاٹنے والے۔۔۔

وہ تب سے اب پہلی مرتبہ اسکی نگاہوں میں دیکھتی تمسخرانہ گویا ہوئی۔۔۔

اتنا ذلیل ورسوا کر کے۔۔۔پوری دنیا کے سامنے میری محبت کا۔۔۔بات کرتے وہ ہانپی۔۔۔رک کر گہر سانس بھر کر خارج کرتے اسنے خود کو کمپوز کیا۔۔۔

میرا۔۔۔ضبط سے کپکپاتے ہاتھ سے اپنی جانب اشارا کرتے اسنے بدقت لہجے کی

لڑکھڑاہٹ پر قابو پاتے آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلا۔۔۔مذاق بنا کر ذلیل ورسوا کر کے اپنی زندگی سے نکال کر۔۔۔پلکیں جھپک کر آنسوں کا نمکیں گولہ حلق سے اتارا۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتی تم کس منہ سے اور کیا خوش فہمی لے کر یہاں آئے ہو۔۔۔۔

آج وہ کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔۔۔آج سے رونا نہیں تھا۔۔۔آج اسے روتے بلکتے دل پر پاوں رکھ کر اسے مسلنا تھا کچلنا تھا۔۔ہاں تکلیف تو ہونی تھی پر آج اسے ضبط بھی کمال کا کرنا تھا۔۔۔آج محبت کے آگے اسے عزت نفس کو رولنا نہیں تھا۔۔۔

آج اسکی سب سے پہلی ترجیح عزت نفس تھی۔۔۔۔محبت گئی بھاڑ میں۔۔۔

بالاج اسکے شکووں پر سر جھکائے پشیمان سا خاموش بیٹھا تھا۔۔۔

میں اپنی ہر غلطی کا مداوا کر دوں گا صلہ۔۔۔صرف ایک موقع دے دو۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا۔۔۔بالاج کے گلوگیر لہجے میں کہنے پر وہ نم آنکھوں سمیٹ زور سے ہسی جیسے خود کا مذاق اڑا رہی ہو۔۔

ایسا مت کرو صلہ پلیز۔۔۔میں تمہیں اپنے ساتھ لیجاوں گا باہر۔۔۔۔تین دن بعد کی میری فلائیٹ۔۔۔

پلیز۔۔۔ بالاج پلیز۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ وہ طنزیہ ہستی اسے دیکھ کر گویا ہوئی۔۔۔ چہرے پر رقم اذیت ہسی ایسی کے باوجود کوئی بھی آسانی سے پڑھ سکتا تھا۔۔۔

وہ چار سال پہلے والی صلہ نہیں ہوں میں۔۔۔ جسے تم نے سہانے خواب دکھائے اور ان خوابوں کی دنیا میں بھٹکتی وہ حقیقت سے رخ موڑ گئی۔۔۔

ایک بار پھر سے نہیں بالاج۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے یہ اتنا آسان ہے بار بار کسی ایک انسان کو لفظوں کے جال میں پھانس کر ایک سیراب کے پیچھے لگانا۔۔۔۔ وہ جرح پر اتر آئی تھی۔۔۔

یہ دنیا بڑی ظالم ہے۔۔۔ وہ اپنے لفظوں پر زور دیتی گویا ہوئی۔۔ اسنے بڑی بری طرح مجھے پٹخ پٹخ کر خوابوں کی دنیا سے واپس حقیقی دنیا میں لا کر پھینکا ہے۔۔۔ بری طرح ٹوٹ گئی ہوں۔۔۔ زخمی زخمی ہو گئی ہوں۔۔۔ بری مشکل سے اپنی کرچیوں کو سمیٹ کر اٹھ پائی ہوں۔۔

تمہیں لگتا ہے کے میں واپس یہ اذیت سہنے کے لئے اس سیراب کے پیچھے لپکوں گی۔۔۔ واپس تم جیسے جھوٹے مکار پر یقین کروں گی۔۔۔ بولتے بولتے اسکی آواز اونچی ہونے لگی تھی۔۔۔ سپات لہجے پر غصیلہ لہجہ ہاوی ہونے لگا تھا۔۔۔

تمہیں واقعی ایسا لگتا ہے بالاج۔۔۔میرے ماتھے پر تمہیں بے وقوف لکھا نظر آرہا ہے۔۔وہ پوری قوت سے چیخی تھی۔۔۔دکھ اور بے بسی کے شدید غلبے تلے تب سے ضبط کئے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

بالاج نے دکھ سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا اتنا کچھ سہہ کر اتنی رسوائی کے بعد بھی مجھے عقل نہیں آنی تھی۔۔۔

تم ایک نمبر کے جھوٹے مکار۔۔بے حس ظالم اور گھٹیا انسان ہو۔۔۔اور مجھے۔۔۔اپنی طرف اشارا کیا۔۔۔مجھے تم سے نفرت ہے شدید نفرت۔۔۔سنا تم نے۔۔۔۔میں تم سے بے تحاشہ نفرت کرتی ہوں۔۔تم سے شادی کرنا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔تم نے میری زندگی تباہ کر دی بالاج۔۔۔مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا گھٹیا بزدل انسان۔۔۔

رسوا کر دیا میری محبت کو۔۔۔میری وفاوں کا۔۔۔اسکی آواز کانپی۔۔۔میرے صبر کا میرے تعاون کا یہ صلہ دیا مجھے۔۔۔وجہ بات کرتی کانپنے لگی تھی۔۔الفاظ ٹوٹنے لگے تھے۔۔۔اتنے دنوں بر دل ک غبار باہر نکل رہا تھا۔۔۔وہ بے بسی سے چہرا ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

صلہ کی یہ حالت دیکھ کر بالاج کا اپنا دل کپکپا اٹھا تھا۔۔۔آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔۔۔

اس سب میں سب سے زیادہ نقصان صلہ کا ہی تو ہوا تھا۔۔۔اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔وہ واقعی اسے بری طرح توڑ چکا تھا۔۔۔

کچھ بھی ہوتا اسے صلہ کو طلاق نہیں دینی چاہیے تھی۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم صلہ۔۔۔میں گھٹیا۔۔۔میں برا۔۔۔میں بزدل۔۔میں ظالم۔۔۔وہ نم آواز میں گویا ہوا۔۔۔

لیکن مجھے معاف کر دو۔۔۔ایک موقع صرف ایک موقع دے دو۔۔۔پلیز اس بار کچھ جھوٹ نہیں ہے۔۔۔میری فنانشلی حالت اب مضبوط ہے میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ تمہیں ساتھ لے جاوں گا وہاں جا کر ہم ماضی بھلا کر پھر سے ایک نئی شروعات کریں گئے۔۔۔بس ایک موقع دے دو۔۔۔بے بسی سے کہتا وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ گیا تھا۔۔۔اسے یوں دیکھ صلہ کے آنسو ٹھٹکے۔۔۔

بس ایک موقع اپنے لئے نہیں تو ہماری بیٹیوں کے لئے ہی سہی۔۔۔

کونسی بیٹیاں۔۔وہ چیخی۔۔۔یہ الفاظ سب سے بھاری بن گئے تھے اسکے لیے۔۔۔

کونسی بیٹیاں مسٹر بالاج۔۔۔کونسی بیٹیاں۔۔۔آواز میں لغزش تھی۔۔

وہ جنہیں تم ناجائز قرار دے چکے ہو۔۔۔الفاظ ٹوٹنے لگے تھے۔۔۔

تم تو بہت عظیم انسان نکلے بالاج جو ایک بد کردار بیوی کے ساتھ نبھاہ کرتے آئے۔۔۔اسنے آنکھیں بند کر کے گیلی سانس اندر کھینچی۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو صلہ۔۔۔وہ حیرانگی سے اسے یوں بولتا دیکھنے لگا۔۔۔یہ حالات کونسا رخ موڑ رہے تھے۔۔۔

بکواس۔۔۔بالکل بکواس ہی تو کر رہی ہوں۔۔۔تمہیں طلاق دینی تھی نا بالاج تو دے دیتے۔۔۔

رسوا کرنا تھا نا کرتے مگر اس انداز میں نہیں۔۔وہ ٹرپی۔۔

تمہیں مجھے اپنی زندگی سے نکالنا تھا نا تو نکال دیتے۔۔۔تمہیں مجھے تم سے محبت کی سزا دینی تھی نا۔۔۔دے دیتے مگر یہ ذلالت نا کرتے۔۔۔میری ذات تو تمہارے لئے معنی نہیں رکھتی تھی نا مگر میری بچیوں کو دنیا والوں کے لئے سوالیہ نشان نا بناتے۔۔۔اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے سامنے موجود میز کا دراز کھولتے اندر سے لفافہ نکال کر اسکی جانب اچھالہ۔۔۔جو وہ غالباً پہلے ہی اس نیت سے وہاں رکھ چکی تھی۔۔۔

بالاج نے نا سمجھی سے اس لفافے کو اٹھا کر کھولا۔۔۔مگر اسے پڑھتے ہی اسے اپنی نگاہوں کے سامنے زمین و آسمان گردش کرتے دکھائی دیئے۔۔۔

یی۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔۔میں نہیں جانتا صلہ۔۔۔یہ مم۔۔۔میں نے نہیں۔۔۔

اسکے چہرے کا رنگ فق ہونے لگا تھا۔۔ہاتھ میں تھاما کاغذ کپکپانے لگا تھا۔۔۔الفاظ ٹوٹنے لگے تھے۔۔۔

میر ایقین کرو صلہ۔۔۔میں اس بارے میں نہیں۔۔۔

چھوٹے بچے ہو نا تم۔۔۔آنکھوں سے نوالے نگلتے ہو۔۔۔تمہیں یہ پتہ ہے کہ ایک طلاق دینے کے بعد رجوع ہو جاتا ہے۔۔۔تمہیں یہ نہیں پتہ کے طالاق کے کاغذات پر طلاق کی وجہ کیا رقم ہے بالاج۔۔۔

اگر واقعی ایسا ہے تا پھر لعنت ہے تم پر۔۔۔تمہیں چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیے تھا بالاج مگر تمہیں واپس یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔

غصے سے پھنکارتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ننہ۔۔۔نہیں۔۔۔صلہ نہیں۔۔۔تم میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتی یار۔۔میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔او۔۔۔اور تم بھی تو مجھ سے محبت کرتی ہو نا۔۔۔

وہ صلہ کے اٹھنے پر کاغذ وہی پھینکتا ایک ہی جست میں اس تک پہنچتا عاجزانہ منتیں کرنے لگا۔۔۔

مر گئی وہ صلہ جو تم سے محبت کرتی تھی بالاج۔۔۔اب میرے دل میں تمہارے لیے کوئی جذبہ نہیں۔۔۔

وہ کاغذات طلاق کے کاغذات نہیں تھے بالاج۔۔۔وہ موت کا پروانہ تھا۔۔۔تم نے اس موت کے پروانے پر دستخط کرتے ہی اس صلہ کو کھو دیا جو تم پر مرتی تھی۔۔۔جو تمہاری دیوانی تھی۔۔۔اس صلہ کے پاس اب تمہارے لئے کوئی جذبات نہیں۔۔۔اسکے آنسو خشک ہونے لگے تھے اور لہجا بے لچک تھا۔۔۔

عورت محبت کرتی ہے تو آخری سانس تک نبھاتی ہے لیکن اگر اس محبت میں اسکا مان برقرار نا رہے عزت اور عزت نفس مجروح کی جائے۔۔۔اسے زلیل ور سوا کر کے دنیا والوں کے لئے سوالیہ نشان بنا دیا جائے تو پھر وہ کبھی اس محبت کو غلطی سے بھی یاد نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

صلہ میں تمہارے بنا نہیں جی سکتا۔۔۔پلیز۔۔۔وہ تو جیسے اسکی کوئی بات سن ہی نہیں رہا تھا بس ہر حال میں اسے منا لینا چاہتا تھا۔۔۔صلہ کیا تم میرے بنا رہ لو گئ۔۔۔جی پاو گئ۔۔۔

رہ رہی ہوں بالاج۔۔۔اور جی بھی رہی ہوں۔۔۔

دراصل مجھے گمان تھا کہ شاید اگر تم سے جدا ہوئی تو مر جاوں گی۔۔۔مگر دیکھو کچھ نہیں ہوا مجھے وہ دونوں بازو وا کرتی خود کو دیکھ کر تمسخرانہ ہسی۔۔۔

جی رہی ہوں میں۔۔۔کوئی کسی کے لئے نہیں مرتا۔۔۔بلکہ تم نے مجھے بے خوف بنادیا۔۔۔اگر اتنی ذلالت کے بعد میں سروائیو کر سکتی ہوں نا تو پھر میں کسی بھی حالت میں زندہ رہ سکتی ہوں۔۔۔

لیکن میں مر جاوں گا صلہ۔۔مجھ پر رحم کرو۔۔وہ ہنوز رحم طلب نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تو پھر مر جاو بالاج۔۔۔میری بلا سے۔۔۔لیکن یقین مانو اس سے بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ اچار سالہ ازواجی زندگی میں میں نے تم سے کچھ اور لیا ہو یا نا لیا ہو۔۔لیکن بے حسی خوب لی ہے۔۔اس لئے۔۔وہ دو قدم مزید اسکی جانب بڑھی مجھے فرق نہیں پڑتا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتی غرا کر گویا ہوئی۔۔۔

تمہیں میری دوسری شادی سے مسلہ ہے نا۔۔۔میں چھوڑ دوں گا اسے۔۔۔

بالاج کی بات پر وہ یوں قہقہ لگا کر ہسی جیسے کسی چھوٹے بچے کی بات ہر ہسا جاتا ہے۔۔۔

تمہیں پتہ ہے بالاج کے انسان بہت ناشکرا ہے۔۔۔ایک بیوی کے ہوتے نا جانے کونسی کشش تھی جو تمہیں اس عورت تک کھینچ کر لے گئی۔۔شاید بیٹے کی کشیش

پھر اس عورت کے لئے تم نے مجھے چھوڑ دیا۔۔۔اب مجھے سمجھ نہیں آتا کہ کونسی کشش تمہیں واپس میرے پاس کھینچ رہی ہے جسکے لئے تم اپنی اس محبوب بیوی کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو۔۔۔

کسی ایک کے تو ہو جاو بالاج۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتی سرد لہجے میں گویا ہوئی۔۔ کسی ایک سے تو وفا نبھالو۔۔۔

یہ زندگی ہے کوئی مذاق نہیں جسے تم نے کھیل بنالیا ہے۔۔۔عورت کوئی پاوں کی جوتی نہیں۔۔۔جو ایک پسند نہیں آئی تو بدل لو۔۔۔اور اس مرد کے پاس واپس جانا سوائے حماقت کے کچھ نہیں جو آپکی عزت کا سا نجھی نا ہو۔۔۔

اور میں نے زندگی میں بہت حماقتیں کی ہیں بالاج۔۔۔لیکن یہ حماقت نہیں کروں گی۔۔۔صلہ کی اس بات ہر بالج کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑنے لگا۔۔۔صلہ کو منا لینے کے یقین پر ڈراریں پڑنے لگیں تھیں۔۔۔

یہ دنیا بہت ظالم ہے صلہ مار ڈالے گی تمہیں۔۔۔آخری حربے کے طور پر وہ بے بسی سے گویا ہوئے۔۔۔

مار ڈالے بالاج۔۔۔میں مرنے کو تیار ہوں۔۔۔بچا تو پہلے ہی کچھ نہیں میرے پاس۔۔۔دنیاداری نبھا کر بہت دیکھ لی۔۔۔ سمجھوتے کر لئے۔۔۔سہہ لیا صبر کر لیا

برداشت کر لیااور انکا پھل بھی چکھ لیا۔۔۔اب دنیا کی پرواہ چھوڑ دی ہے میں نے۔۔

جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔

میرا اللہ ہے میرے ساتھ۔۔۔

میں تمہیں یہ نہیں کہوں گی جو تم نے میرے ساتھ کیا بہت برا کیا یا اس کا مکافات عمل ہو گا۔۔میں تو خود بہت گنہگار ہوں بالاج۔۔۔برابر کی شریک رہی تمہارے ساتھ ہر کام میں۔۔میں خود کو تو کسی کھاتے میں نہیں رکھتی بالاج۔۔۔شاید یہ سزا ہے میری ایک غلط انسان پر یقین کرنے کی۔۔۔وہ اسکی پشیمان آنکھوں میں دیکھتی رو دی تھی۔۔۔

میں نے اپنے اوپر ہوئی ہر زیادتی چھوڑی۔۔۔میں اسکا حساب مانگتی ہی نہیں۔۔میں نافرمان تھی۔۔۔منہ زور تھی۔۔۔بری تھی۔۔۔محبت میں منکر تھی جو بھی تھی۔۔۔لیکن۔۔

وہ رکی۔۔۔میری بیٹیاں معصوم ہیں۔۔۔بالکل کورے کاغذ کی مانند۔۔۔اور یقین مانو بالاج اسکی آواز دکھ سے بھاری ہوئی۔۔۔جو تم نے اور تمہارے خاندان والوں نے انکے ساتھ کیا یے نا۔۔۔اس پر تو عرش بھی کانپ اٹھا ہو گا۔۔۔

انہیں جو تم لوگوں نے دنیا والوں کے لئے سوالیہ نشان بنایا ہے نا جنہوں نے ابھی اپنی معصوم آنکھوں سے دنیا کو دیکھنا شروع بھی نہیں کیا۔۔۔

منتظر رہنا تم بالاج۔۔۔ حساب ہو گا۔۔۔ بالکل ہو گا۔۔۔

مکافات عمل ہو گا۔۔۔ اور بالکل ہو گا۔۔۔ اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ ہوئی کوئی زیادتی میں معاف نہیں کروں گی۔۔۔ بالکل معاف نہیں کروں گی۔۔۔

میری زندگی میں تم کہیں نہیں ہو دوبارہ میری طرف دیکھنے کی جرات مت کرنا بالاج ورنہ تمہاری آنکھیں نوچ ڈالوں گی۔۔۔ مجرم ہو تم میرے بھی اور میری بیٹیوں کے بھی۔۔۔

آنسو صاف کرتے وہ وہاں رکی نہیں تھی جبکہ وہ خالی خالی نگاہوں سے اسے خود سے دور جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ آج تہی دامن رہ گیا تھا بالکل کسی ہارے ہوئے جواری کی مانند۔۔ مگر اب وہ سوچ چکا تھا کے اسے کیا کرنا ہے۔۔۔ اسکی آنکھوں میں سختی تھی ورجبڑے بھینچ چکے تھے۔۔۔

****

بالاج آندھی طوفان بنا گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔ وہ سب لاونج میں بیٹھے تھے بڑے صوفے کے آگے موجود میز پر پزا اور بوتلیں کھلی پڑی تھیں۔۔۔

اسکی زندگی تباہ کر کے وہ لوگ یہاں جشن منا رہے تھے۔۔۔غصے کی شدید ترین لہر اسکے اندر سرائیت کی اسنے ایک زوردار ٹانگ اس میز کو رسید کی۔۔۔میز ایک فٹ اچھلتا دور جا کر گرا۔۔۔اور میز سے سبھی لوازمات نیچے گرتے جا بجا بکھرے۔۔۔۔میز گرنے کی آواز اور گلاس ٹوٹنے کی آوازوں نے ایک ناپسندیدہ شور کو جنم دیا۔۔۔

یا میرے خدا یا ہوا کیا ہے۔۔۔

تائی اور ثانیہ دہلتی ہوئیں اپنی جگہ سے اٹھی جبکہ سنگل صوفوں پر بیٹھیں کرن اور مشل بھی بالاج کے خطرناک تیور دیکھتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

طلاق کے کاغذات کس نے تیار کروائے تھے۔۔۔وہ خونخوار نظروں سے سب کو دیکھتا غرا کر گویا ہوا۔۔۔

اسکے پوچھنے پر گویا سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔کب سوچا تھا کسی نے کے وہ یوں جرح پر اترے گا۔۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں میں جواب دو۔۔۔طلاق کے کاغذات کس نے تیار کروائے تھے۔۔۔سب کو بالکل خاموش دیکھ وہ پوری قوت سے چیخا۔۔۔

میں جانتا ہوں یہ تمہارا ہی کام ہے۔۔۔تمہیں شرم نا آئی اتنا گھٹیا کام کرتے ہوئے۔۔۔تمہارے ہاتھ ٹوٹ کیوں نا گئے اسی کے گھر میں رہتے اسی پر تہمت

لگاتے ہوئے۔۔۔وہ بپھرا ہوا ثانیہ کی جانب بڑھا اور مضبوط گرفت سے اسکی گردن جکھر کر وری قوت سے دباتا غرایا۔۔۔۔۔

اسی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔۔غصہ و جنون ارچڑھ کر بول رہا تھا۔۔۔

بالاج چھوڑ واسے مر جائے گی وہ۔۔۔چھوڑ واسے۔۔ہوش کے ناخن لو بالاج۔۔۔

انسان بنو۔۔۔

بالاج کی گرفت میں ثانیہ تڑپ رہی تھی۔۔۔اسکی رنگت زرد پڑنے لگی تھی اور آنکھیں ابل آئیں تھیں جب وہ تینوں لپک کر بالاج کو دبوچتیں ثانیہ کو اسکی گرفت سے آزاد کروانے لگیں جو کسی صورت اسے چھوڑنے کے حق میں نا تھا۔۔۔

دفعتاً ماں اور ان دونوں کی بھرپور کھینچا تانی کے بعد اسنے ایک جھٹکے سے ثانیہ کو پیچھے پھینکتے چھوڑا۔۔وہ اونڈھے میں نیچے جا گری۔۔۔کہنیاں چھل گئی اور سر سے بھی خون نکلنے لگا۔۔۔۔

وہ بھی خونخوار بنی وہاں سے اٹھی۔۔۔

گھٹیا بے غیرت کائر مرد۔۔۔تم جیسے ہوتے ہیں ناکام لوگ۔۔۔جو اپنی غلطیوں کی ذمہ داری قبول کرنے کی بجائے اسے دوسروں کے سر منڈنے کی کوشیش کرتے ہیں۔۔۔

وہ بھی بھلا کہاں دبتی اسی کی تو بہن تھی۔۔۔

کیا تم اندھے تھے جو تم پڑھ نہیں سکے کہ ان کاغذات پر کیا لکھا ہے۔۔۔

اپنا کیا ہم پر مت تھوپھو۔۔۔اسے طلاق تم نے اپنی مرضی سے دی ہے اور اب آئے تم بڑے۔۔۔وہ غصے سے بول رہی تھی جب بالاج دانت پیستا پھر سے اسکی جانب بڑھا جب اندر سوئے اسکے باپ نے سرعت سے باہر نکلتے اسے قابو کیا۔۔۔

ہوش کے ناخن لو بالاج۔۔۔

میں پاگل ہو گیا ہوں ابا۔۔۔ان لوگوں نے مل کر میری زندگی تباہ کر دی۔۔۔

میری محبت میری بچیاں مجھ سے دور کر دی۔۔۔وہ باپ کو دیکھتا بے بسی سے روہانسا ہوا۔۔۔

کسی نے کچھ نہیں کیا جو کیا ہے تم نے خود کیا ہے۔۔۔کسی نے تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کی تھی۔۔۔اسکی ماں گرجی۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔وہ سرخ آنکھیں لئے انکی جانب پلٹا۔

جو کیا وہ میں نے خود کیا۔۔۔اور اب میں جو کروں گا وہ بھی خود ہی کروں گا۔۔۔وہ خطرناک عزائم سے ان سب کو گھورتا چبا چبا کر کہتا سامنے آئی ہر چیز کو ٹھوکروں کی زد پر رکھتا اپنے کمرے میں چلا گیا نا جانے وہ کیا سوچ بیٹھا تھا۔۔۔جبکہ سانیہ ہنہہ کہہ کر رہ گئی۔۔۔

*****

کھڑکی کھلی تھی جہاں سے صبح کی روشنی اور سورج کی کرنیں اندر کمرے میں آرہی تھیں۔۔۔امان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنے کف لنکس بند کر رہا تھا۔۔۔پھر اسنے اپنی ویسکوٹ پہنی اور ہاتھ پر گھڑی باندھنے لگا۔۔۔

شیشے میں سے وہ تیزی سے بیڈ شیٹ سیٹ کرتی عفرا کا عکس دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ تیزی سے کمرے کا بکھیرا سمیٹ رہی تھی۔۔۔

عفرا یہاں آو۔۔۔گھڑی باندھ کر وہ خود پر پرفیوم کا چھڑکاو کرنے لگا۔۔۔

یکدم ہی کمرے میں جانی پہچانی سی خوشبو پھیل گئ۔۔۔

جی۔۔۔وہ سب کام چھوڑ چھاڑ سرعت سے اسکے سامنے گئ۔۔۔

یہ کارڈ ہے اس سائکائٹرسٹ سے میری بات ہو گئ ہے شام میں یہ آئی گی اسکے ساتھ صلہ کی میٹنگ کروادینا۔۔۔

کیاااا۔۔۔امان کے کہنے پر وہ حیرت سے چلائی۔۔۔امان وہ پاگل نہیں ہے۔۔۔

اسے اچھا خاصا برا لگا تھا امان کے یوں کہنے پر۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔اور سائکائٹرسٹ کے پاس پاگل نہیں جاتے۔۔۔ابھی وہ عدت میں ہے اسی لئے ڈاکٹر گھر آرہی ہے۔۔۔وہ اب والٹ اور موبائل اپنی جیبوں میں رکھ رہا تھا۔۔۔

لیکن صلہ کو اسکی ضرورت نہیں۔۔۔وہ چیخی۔۔۔

ضرورت ہے عفرا۔۔۔اسے اسکی ضرورت ہے۔۔۔وہ ایک ٹرامے سے گزر رہی ہے۔۔۔وہ کوشیش کر رہی ہے لیکن وہ چاہ کر بھی آگے نہیں بڑھ پا رہی۔۔۔

سائکائٹرسٹ سے سیشن اسے اس ٹرامہ سے نکلنے میں مدد دیں گے۔۔

وہ جلدی ریکور کرے گی۔۔وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا گویا ہوا۔۔۔جبکہ عفرا اسکی بات سن کر خاموش ہو گئی۔۔۔

ایک بات پوچھوں امان۔۔۔پلیز برا تو نہیں منائیں گے۔۔۔وہ پلٹا تھا جب عفرا سر جھکائے ہاتھ مسلتی آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

وہ حیرت سے واپس مڑا۔۔۔پوچھو۔۔۔

بھلا ان میں یہ فارمیلٹیز کب سے ہونے لگی تھیں۔۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب۔۔۔مطلب جو ماضی میں صلہ نے آپکے ساتھ کیا۔۔۔اس سب کے باوجود۔۔۔وہ ہونٹ چباتی اٹک اٹک کر کہتی دل کی بات زبان پر لے ہی آئی۔۔۔

امان اسکی بات سن کر کچھ پلوں کے لئے خاموش رہ گیا۔۔۔وہ ایسا کچھ پوچھے گی اسے یقین نا تھا۔۔۔

زندگی میں بہت کچھ ہو جاتا ہے عفرا۔۔۔لیکن ان سب چیزوں کو بھول کر آگے بڑھ جانے کا نام ہی زندگی ہے۔۔۔

اچھاانسان وہی ہوتا ہے جو خراب سے خراب حالات میں بھی کوئی مثبت پہلو تلاش کر لے۔۔۔

جو میں نے کر لیا ہے۔۔۔شاید اگر تب وہ سب نا ہو یا ہوتا تو آج تم یہاں میرے پاس نا ہوتی۔۔۔اور وقت نے ثابت کیا ہے کے شاید تم سے بہتر میرے لئے کوئی نا ہوتا۔۔۔تو میں یہ سمجھتا ہوں کے وہ ایک کڑی تھی تمہیں مجھ سے ملوانے کے لئے۔۔۔وہ سنجیدہ سا ہاتھ پشت پر باندھے کہیں دور خلاوں میں گھور رہا تھا۔۔۔ہاں اسکا طریقہ غلط تھا اور الفاظ بد لحاظ تھے۔۔۔لیکن وہ عمر کے جس حصے میں یہ حماقت کر گزری تھی اسکی سزا ہم یوں اسے اسکے اس مشکل ترین وقت میں نظر انداز کر کے نہیں دے سکتے۔۔۔

وقت پہلے ہی اسکی کڑی آزمائش لے چکا ہے۔۔تو میں نے وہ سب بھلا دیا۔۔وہ مجھے تمہارے حوالے سے اور اس سے بھی پہلے خالہ کے حوالے سے عزیز ہے اور ہم اسے اس وقت نظر انداز نہیں کر سکتے اسے ہماری ضرورت ہے۔۔

اور میری دلی خواہش ہے کے وہ جلد از جلد اس ٹراما سے نکلے تا کے اپنی بچیوں کے لئے ایک مضبوط سائباں بن سکے۔۔۔اور ایسا تب ہی ممکن ہو گا جب وہ اپنی ذات میں موجود خلاوں کو پر کرے گی۔۔۔

اس لئے اسکی مدد کرو اس مشکل وقت سے ابھرنے میں۔۔۔باقی سب بھول جاو۔۔۔ہم راکھ کریدنے والوں میں سے نہیں۔۔۔آخر میں اسنے مسکرا کر اسکا گال تھپکا تو وہ بھی مسکرادی۔۔۔

وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر وہاں سے نکل گیا جبکہ وہ ہنوز ایسے ہی کھڑی اسے باہر جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔

*****

رات تاریک ہوتی جارہی تھی تب سے جو بالاج اپنے کمرے میں گیا تو باہر نہیں نکلا تھا۔۔۔اور مشل اسکے اسقدر خطرناک تیور دیکھ کر تب سے کمرے میں نہیں گئ تھی۔۔۔۔

گھڑی رات کے دس کا ہندسہ عبور کر رہی تھی جب بالاج کے کمرے کا دروازہ وا ہوا۔۔۔وہ بستر پر چت لیٹا آنکھوں پر بازو رکھے تھا۔۔۔البتہ جوتے بھی ہنوز پہن رکھے تھے۔۔۔اسکی سوچیں منتشر تھیں اور سکون جیسے ختم ہو گیا تھا۔۔ابھی تک تو ایک آسرا ایک امید تھی کے وہ صلہ کو واپس لے آئے گا۔۔۔اسنے بھی تو آج تک کبھی ثابت نا ہونے دیا تھا کہ وہ اپنے فیصلے پر اسقدر ثابت قدم بھی ہو سکتی ہے۔۔۔وہ تو اسکی ناراضگی پر تب تک سکون سے نا بیٹھتی تھی جب تک اسے منا نا لیتی۔۔۔وہ تو دیوانی تھی اسکی۔۔۔اسکے آگے پیچھے پھرتی اسے پل پل محسوس کرواتی کے وہ

اسکے لئے کتنا خاص ہے۔۔۔اور انہیں چیزوں کی وجہ سے تو وہ اسے اسقدر ہلکا لے گیا تھا۔۔۔اب جب اسکے واپس نالوٹنے کی امید ٹوٹی تھی تو اندر ایک حشر بھر پا ہو گیا تھا۔۔۔وہ ذہنی خلفشار کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔اسنے یہ تو نا چاہا تھا۔۔۔

دفعتا اسنے آنکھوں سے بازو اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ ابا تھے جھکے کندھوں اور شکستہ قدموں کے ساتھ اسکے پاس آتے وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گئے۔۔۔

ایک باکردار اور سلجھی ہوئی بیوی کا ملنا ایک بہت بڑی خوش قسمتی ہوتی ہے بالاج۔۔۔وہ زمیں پر کسی نادیدہ چیز کو تلاشتے گویا ہوئے۔۔۔انکی بات سنتا بالاج زرا سا سیدھا ہوتا بیڈ کراون سے ٹیک لگا گیا۔۔۔

کیونکہ عورت نسلوں کی امین ہوتی ہے۔۔۔

تمہارا باپ اس معاملے میں بد قسمت نکلا۔۔۔انکی آواز بھاری ہونے لگی تھی۔۔۔ میں خود کو ایک ناکام نسان سمجھتا تھا کیونکہ میں پوری زندگی ایک عورت کے ہاتھوں کنڑول ہوتا رہا۔۔۔

لیکن میں خوش تھا کے تم اپنے باپ پر نہیں گئے۔۔۔تمہارے حصے میں ایک باوقار سلیقہ شعار سلجھی ہوئی اور ایک باکردار لڑکی آئی تھی۔۔۔جس نے تمہارے ساتھ ہر طرح کے حالات میں ہس کر نبھا کیا۔۔۔اور جو دکھ اور برے وقتوں کے سانجھی

ہوں ناوہی مخلص ہوتے ہیں۔۔۔ورنہ اچھے وقتوں میں تو سبھی پاس آجاتے ہیں۔۔۔

لیکن میں غلط تھا۔۔۔مجھے کنٹرول کرنے والی عورت تمہیں بھی کنٹرول کر گئی۔۔۔ تم نے اپنے ہاتھوں سے اپنی جنت کو آگ لگادی بالاج۔۔۔ تمہیں تمہاری اپنی ہی جنت سے دستبردار کر دیا گیا۔۔۔وہ طنزیہ ہسے۔۔۔

اور یہ سلسلہ یہیں رکا نہیں اس عورت نے اپنی خصلت میری پوری نسل میں انڈیل دی۔۔۔

اب محسوس ہوتا ہے کہ مجھے بہت شروع میں فیصلہ لے لینا چاہیے تھا جب تمہاری ماں کی جھگڑالو اور شر پسند طبیعت کے باعث میں ہر معاملے میں کنارہ کشی اختیار کرتا خاموش ہو گیا تھا شاید تب میں نے کچھ سوچا ہوتا تو آج حالات یہ نا ہوتے۔۔۔ صلہ کے لئے مجھے دلی افسوس ہے بالاج۔۔۔وہ بچی یہ ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔۔ لیکن تمہیں یہ ہی کہوں گا کہ میری کہانی کو دہرانا مت۔۔۔گھر کے فیصلوں کا حق مرد کے ہاتھ میں رہے تو اتنا انتشار بھرپا نہیں ہوتا۔۔۔اپنی بات مکمل کر کے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔جبکہ اسے وہ سوچوں کے گہرے سمندر میں ڈبو گئے تھے۔۔۔

******

صبح ہوتے ہی سب پر یہ خبر پہاڑ بن کر ٹوٹی تھی کے رات کے کسی پہر بالاج ملک چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔بنا کسی سے ملے۔۔۔بنا کسی سے رابطہ کئے۔۔۔

ماں ثانیہ کو اس سب کا ذمہ دار ٹھہرا رہی تھی تو ثانیہ گلہ پھاڑتی ماں اور مشل کو قصور وار ٹھہرا رہی تھی۔۔۔حالات خراب سے خراب تر ہو رہے تھے۔۔۔کے مزید ان حالات سے نبرد آزما ناہوتے ابا نے دم توڑ دیا تھا۔۔۔

یہ اس گھر پر ایک کاری وار تھا جب ان سب کو گھر کے بیٹے کی شدت سے ضرورت تھی۔۔۔تائی نے روتے بلکتے اسے فون پر واپس آنے کو کہا تھا لیکن یہاں وہ ان سب کی بے حسی کے ریکارڈ توڑ گیا تھا جب اسنے واپسی کے لئے صفاچٹ جواب دیتے ابا کو دفنانے کا بول دیا تھا۔۔۔

*****

سٹڈی روم میں وہ دونوں آمنے سامنے اونچی کرسیوں پر بیٹھیں تھیں۔۔۔درمیان میں ایک چھوٹی گول میز تھی جس پر ایک جرنل کھلا پڑا تھا جس کے اوپر ایک سنہری پن پڑا تھا۔

گلاس وال کے بلائنڈز ہٹا دیئے گئے تھے جس سے لان پر اترتی شام کا منظر اندر سے واضح ہو رہا تھا۔۔۔

اب اس کاغذ پر وہ خوبصورت اور یادگار لمحات لکھوں جو تم نے اس گھر میں جیئے۔۔۔

اس سائکائٹرسٹ کے کہنے پر صلہ نے وہ جرنل اور پن اٹھایا۔۔۔اسنے اپنی یادوں کے سبھی پنے کھنگال ڈالے مگر کوئی ایک بھی ایسا یادگار لمحہ اسکی سوچوں کے کنوس پر نا ابھرا۔۔۔

ایک تلخ مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کا احاطہ کیا اور اسنے دو الفاظ جرنل پر گھسیٹ کر اسے واپس اس میز پر رکھا۔۔۔وہ الفاظ پڑھتے ہی اس سائکائٹرسٹ کی آنکھوں میں تحیر ابھرا۔۔۔

How is this possible...

وہ اسے حیرت سے دیکھتی بھڑ بھڑائی۔۔۔

******

ایک تلخ مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کا احاطہ کیا اور اسنے دو الفاظ جرنل پر گھسیٹ کر اسے واپس اس میز پر رکھا۔۔۔وہ الفاظ پڑھتے ہی اس سائکائٹرسٹ کی آنکھوں میں تحیر ابھرا۔۔۔

How is this possible...

وہ اسے حیرت سے اس کاغذ پر رقم نوون کے الفاظ دیکھتی بھڑ بھڑائی۔۔۔

تمہاری اس گھر میں چار سالہ ازواجی زندگی میں کوئی ایک خوبصورت یاد یا کوئی ایسا یادگار لمحہ نہیں جسے تم شیئر کر سکو۔۔۔

وہ ایک خوبصورت طرحدار لڑکی تھی لانگ سکرٹ پر شرٹ زیب تن کئے سٹالر کو گلے میں لپیٹ رکھا تھا جبکہ بال ہاف کیچر میں مقید تھے۔ٹانگ ہر ٹانگ جمائے تحیر اسکے چہرے پر پھیلا ہوا تھا۔۔۔

جی ایسا ہی ہے۔۔۔کم از کم مجھے ایسا کوئی لمحہ یاد نہیں جسے میں یادگار کہہ سکوں۔۔۔۔

کہنے کو یہ میری لو میرج تھی لیکن اس گھر میں میں نے ہمہ وقت لڑائی۔۔۔ جھگڑا۔۔۔فساد۔۔۔سٹریس۔۔۔طعنے۔۔۔۔ڈر۔۔خوف۔۔۔اور ذہنی دباو ہی محسوس کیا وہاں۔۔۔

بہت گھٹن زدہ ماحول تھا وہاں کا۔۔۔۔جہاں سانس بھی مشکل سے لی جائے۔۔۔دو دور خلاوں میں گھورتی جیسے وہیں س گھر میں کہیں جا پہنچی تھی۔۔۔

میں ایسا نہیں کہتی کے میں خوش نہیں تھی۔۔۔میں خوش اور مطمئن رہنے کی پوری کوشیش کرتی تھی۔۔۔اچھے وقت کی منتظر ہمت سے وہ برا وقت کاٹ رہی تھی۔۔۔میں نے سسرال والوں کے طعنے بھی برداشت کئے اور انکی چاکری بھی کی صرف اس انتظار پر کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔میرا شوہر مجھے اپنی پاس بلا لے

گا۔۔۔میں سیلف موٹیویشن کا نٹینٹ پڑھ پڑھ کر اور اللہ سے باتیں کر کے اپنا حوصلہ بڑھاتی تھی۔۔۔صبط کے باوجود ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹا۔۔۔

اللہ کہتا ہے میں جو کرتا ہوں بہتری کے لئے ہی کرتا ہوں اور مجھے اسکے حرف حرف پر یقین ہے۔۔۔بس یہ ہی دعا کرتی ہوں کے اس دل کو سکون مل جائے۔۔۔

سامنے بیٹھی لڑکی اسکی باتیں سنتی تیزی سے کاغذ پر کچھ گھسیٹ رہی تھی۔۔۔

جب ان باتوں پر یقین رکھتی ہو تو پھر بے سکونی و بے چینی کس بات کی ہے۔۔۔اس لڑکی نے قلم کی نوک کاغذ پر روک کر سر اٹھا کر صلہ کو دیکھا۔۔۔

بس اس بے وفا کی بے وفائی بھلائی نہیں جاتی۔۔۔میں توقع نہیں کر سکتی تھی کے وہ میرے ساتھ ایسا کچھ کرے گا۔۔۔اسنے دقت سے ایک گہری سانس بھر کر خارج کی۔۔۔چار سال تک تو اگر کسی جانور کو بھی اپنے پاس رکھ لو تو اس سے بھی محبت ہو جاتی ہے۔۔محبت نا سہی لگاو تو ہو ہی جاتا ہے پھر تو انسان اس جانور کے دور جانے سے بھی کرلا اٹھتا ہے۔۔۔

میں تو پھر بیوی تھی۔۔۔اور میرا یقین مانے میں نے اپنی سکت سے زیادہ اسکے ساتھ تعاون کیا تھا اور اسنے دودھ میں سے مکھی کی طرح مجھے اپنی زندگی سے نکال باہر کیا۔۔۔اسنے آخری وقت تک اپنی اصلیت مجھ پر ظاہر نا ہونے دی۔۔۔

مجھے دکھ اپنے پاگل بنائے جانے پر زیادہ ہوتا ہے۔۔۔

دنیامیں بہت سے جوڑے ساتھ نہیں چل پاتے اور بہت سی طلاقیں بھی ہو جاتی ہیں لیکن جس طرح اسنے مجھے ذلیل کر کے اپنی زندگی سے نکالا نا۔۔۔جس طرح میرا تماشا بنایا وہ سب نہیں بھولتا۔۔۔۔

اچھا طلاق سے بعد سے اب تک کا کوئی ایک لمحہ جب تم نے خود کو پہلے سے بہتر محسوس کیا ہوا۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ لڑکی پھر سے گویا ہوئی۔۔۔

اس گھر میں آنے کے بعد میں خود کو پہلے سے کافی بہتر محسوس کر رہی ہوں۔۔۔

یہاں احساس ہے۔۔۔اپنے ہیں۔۔۔سانس لینے کو کھلی فضا ہے۔۔۔۔

اس لڑکی نے صلہ کی باتیں غور سے سنتے بالپوائنٹ بند کر کے رکھی اور نوٹ پیڈ سے وہ کاغذ پھاڑا۔۔۔

کیا آپکے ساتھ ایسا ہوتا ہے کے ماضی کی یادیں ہمہ وقت آپکو ڈپریسڈ رکھتی ہیں۔۔۔

آپ جب بھی کہیں فارغ بیٹھتی ہیں تو وہ بن بلائے مہمان کی مانند امڈتی چلی آتیں آپکو مینٹلی ٹارچر کرتی ہیں۔۔۔وہ لڑکی اسکی جانب دیکھتی پیشہ وارانہ انداز میں پوچھ رہی تھی جبکہ صلہ اسکی باتیں سنتی خاموشی سے سر ہاں میں ہلا گی۔۔

آپ ان تکلیف دہ یادوں سے پیچھا چھڑوانا چاہتی ہیں لیکن آپ ایسا کر نہیں پاتیں۔۔۔

اس لڑکی کے پوچھنے پر صلہ نے ہنوز ویسے ہی اسے دیکھتے دوبارہ سر ہاں میں ہلایا۔۔

آپکے اس عمل سے آپکی معمولات زندگی متاثر ہو رہی ہے کیونکہ آپکا ذین ہمہ وقت بٹا ہوا رہتا ہے۔۔وہ مزید گویا ہوئی۔۔

جی۔۔۔صلہ اس لڑکی کے بالکل درست اندازوں پر حیران تھی۔۔۔

دیکھیں صلہ۔۔۔اس لڑکی نے کہنیاں ٹیبل پر رکھیں اور صلہ کی جانب جھکی۔۔۔۔

آپ اس وقت ایک ٹراما سے گزر رہی ہیں۔۔۔اب تک آپ صرف حالات سے فرار حاصل کر رہی تھیں۔۔۔اس لڑکی کے یوں کہنے ہر صلہ نے کچھ کہنا چاہا شاید اس کی تردید کرنی چاہی مگر وہ ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ کہنے سے روک گئ۔۔۔

بظاہر آپ اس ٹراما سے نکلنے کی کوشیش کر رہی ہیں لیکن غلط طریقے سے۔۔۔

آپ اس ٹراما کو بھول کر آگے بڑھنا چاہتی ہیں اس ءلئے آپ اس ٹراما کو سوچنا نہیں چاہتی ان برے حالات و واقعات کو جنہوں نے آپکی شخصیت پر کاری وار کئے ہیں۔۔۔آپ ان سب کو بھول کر کبھی یاد نا کر کے آگے بڑھنا چاہتی ہیں۔۔۔ایسا ہی ہے نا۔۔۔وہ صلہ کی آنکھوں میں دیکھتی گویا ہوئی۔۔

جی۔۔۔صلہ نے تھوک نگلا جیسے پتہ نہی وہ آگے کیا کہنے والی ہو۔۔۔

لیکن در حقیقت آپ اس ٹراما کو بھلا کر اسے یاد نا کر کے راہ فرار حاصل کر رہی ہیں۔۔

ٹراما ایک بلیک میلر کی طرح ہوتا ہے جسے اگر ایک پراسس کے ذریعے اچھے طریقے سے ہینڈل نا کیا جائے تو یہ حل نہیں ہوتا اور تا عمر کسی بلیک میلر کی طرح کسی بھی وقت نکل کر آپکے سامنے آکر آپکو مینٹلی ٹارچر کر سکتا ہے۔۔۔

پھر۔۔۔اسکا حل کیا ہے۔۔۔صلہ حیرت زدہ سی اسکے باتیں سن کر گویا ہوئی۔۔۔

ایک سادہ سے ایکٹیویٹی کرنی ہے آپکو۔۔۔ جس وقت وہ سوچیں خود بخود آپکے دماغ میں آتی ہیں تب آپکا اپنا آپ اپکے بس میں نہیں ہوتا وہ ان جذبات کے تابع ہوتا ہے جو اس وقت آپ پر حاوی ہوتے ہیں۔۔۔تب آپکو اپنا آپ بہت بے بس اور بیچارہ سا لگتا ہے۔۔۔ جس کے زیادتی ہوئی ہے برا ہوا ہے۔۔۔

اس لئے تب اس وقت آپکو کچھ نہیں کرنا۔۔۔

لیکن جس وقت آپ بالکل فریش ہو۔۔۔اس وقت آپنے ایک پر سکون جگہ پر بیٹھنا ہے اور تب آپ نے تحمل سے اپنی ان بد صورت یادوں اور ان تکلیف دہ لمحوں کو دعوت دینی ہے کے اب وہ آئیں آپ ان سے ڈیل کرنے کو تیار ہیں۔۔۔

تب آپ مینٹلی تیار ہونگے ان سے ڈیل کرنے کو۔۔۔

تب آپ نے جذبات کو غالب آنے دیئے بنا شروع سے لے کر آخر تک ان واقعات کو سوچنا ہے بالکل غیر جانبداری سے۔۔ایسے نہیں کے اس میں آپکو اپنا آپ بیچارا لگے۔۔۔اس وقت آپ نے خود کو مارجن نہیں دینا۔۔۔ایک نقاط کی

طرح ان چیزوں کی نشاندہی کرنی ہے جہاں آپ غلط تھے۔۔کہ ایسی کونسی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے وہ حادثہ آپکے ساتھ پیش آیا۔۔۔

اپنی خطاوں کو نوٹ کرنا ہے خود کو ڈی گریڈ نہیں کرنا۔۔۔

کیا وجوہات تھیں۔۔وہ ہر کیس میں مختلف ہو سکتی ہیں آپ نے اپنے کیس کی وجوہات تلاش کرنی ہے۔۔۔آپ کا بھولا پن۔۔اندھا اعتماد کرنا۔۔۔یا کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

اپنی ذات کے کمزور پہلوؤں کی نشاندہی کر کے آپ نے ان تکلیف دہ یادوں سے بات کرنی ہے کہ میرے ساتھ جو ہوا وہ میری ان کمیوں کی وجہ سے ہوا ہے اور میں اب ان پر کام کر کے ان پر عبور پالوں گی اس لئے اب میں مزید تمہیں اس چیز کی اجازت نہیں دیتی کے تم مجھے ذہنی اذیت دو کیونکہ میں اپنی غلطیاں تسلیم کر رہی ہوں۔۔۔پھر ان اذیت ناک یادوں کو ایک کوزے میں بند کر کے دل کے کسی ویران کونے میں دفن کر دینا ہے۔۔۔

نا انہیں نظر انداز کرنا ہے نا ان سے پیچھا چھڑوانا ہے۔۔اس انداز میں اسے دفن کرو گی تو وہ تمہیں دوبارہ کبھی تنگ نہیں کریں گی۔۔۔

اب اس سارے پراسس میں تمہارے پاس حاصل وصول کیا ہو گا۔۔۔

محض تمہاری وہ خامیاں وہ کمیاں جنکی بدولت تمہارے ساتھ غلط ہوا۔۔۔اب تمہیں ان کمیوں پر قابو پانا ہے۔۔۔

کیونکہ جو ماضی میں ہو چکا اس پر کسی کا اختیار نہیں۔۔۔لیکن ان کمیوں اور خامیوں پر قابو پا کر تمہیں اپنے گرد ایک حفاظتی شیلڈ تیار کرنی ہے کے مستقبل میں تمہیں کوئی تمہاری ان کمیوں اور خامیوں کی وجہ سے چیٹ نا کر سکے۔۔۔

صلہ مسمرائزسی محض خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔۔۔

اسے اسے پڑھو اور اس لائٹر کی مدد سے اسے جلا دو۔۔۔

اس لڑکی نے ہاتھ میں تھاما کاغذ اور لائٹر اسکی جانب بڑھایا۔۔۔

صلہ نے اس کاغذ کو پڑھتے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

اس کاغذ کو اس انداز میں جلانا ہے کہ اس پر لکھے ہر حرف کے جلنے کے ساتھ اس لفظ کا اثر تم اپنے دل سے بھی مٹتا محسوس کرو۔۔۔

اسکی بات سن کر ایک آنسو صلہ کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا۔۔۔اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے لائٹر کو شعلہ دکھایا اور کاغذ کو آنچ دی۔۔۔

لڑائی۔۔۔جھگڑے۔۔۔سٹریس۔۔۔دکھ۔۔۔تکلیف۔۔۔اذیت۔۔۔ڈر خوف۔۔۔ذہنی دباو۔۔۔ایک ایک کر کے ہر لفظ جلتا جا رہا تھا جبکہ صلہ کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

اب ایک گہری سانس بھر کر خارج کرو۔۔۔سب راکھ ہونے کے بعد وہ لڑکی پھر سے گویا ہوئی۔۔۔

صلہ نے ایک گہری سانس بھر کر خارج کی۔۔۔

کیا اب تم خود کو کچھ بہتر محسوس کر رہی ہو۔۔۔وہ لڑکی مسکرائی۔۔۔جبکہ صلہ آنسو صاف کرتی ہاں میں سر ہلا گئ۔۔۔

آج ابھی اور اسی وقت سے تم نے صلہ کے پرانے ورزن کو ان انسٹال کر دیا کیونکہ اس میں بہت کمیاں تھیں اب تمہیں بہت سے نئے فیچرز کے ساتھ صلہ کے نئے ورزن کو انسٹال کرنا ہے اسکے سبھی جدید فنکشنز کے ساتھ۔۔۔

لیکن اسکے لئے تمہیں سب سے پہلے کیا کرنا ہو گا۔۔۔وہ مزید گویا ہوئی۔۔۔

دیکھو میری بات کو یوں سمجھو۔۔کہ دو ایک جیسے پودے لو۔۔۔جو ہر لحاظ سے ایک جیسے ہوں۔۔۔ان میں سے ایک کو زرخیز مٹی میں بو کر سازگار ماحول میں رکھو جہاں سورج کی روشنی ہو اور پانی کے ساتھ ساتھ اسکا نگران بھی بہتریں ہو۔۔۔

پھر اسی طرح کے دوسرے پودے کو زرا کم زرخیز مٹی میں بو کر اسے ایک اندھیرے کمرے میں بند کر دو جس میں نا روشنی ہو نا پانی نا ہو اور نا نگران۔۔۔

تب چند ماہ بعد ان دونوں پودوں کا موازنہ کر لو۔۔۔

ان پودوں کی کہانی میں تمہارا کردار دوسرا رہا ہے۔۔۔

اندھیرے کمرے میں بند پودا چند دنوں میں مرجھا جائے گا کیونکہ اسے ایک سازگار ماحول فراہم نہیں ہوا۔۔۔

لیکن ایک ناسازگار ماحول میں رہنے کے بعد بھی اگر تم میں کچھ پازیٹیویٹی باقی ہے تو یہ تمہاری ایک بہت بڑی اچیومنٹ ہے۔۔۔

اب میں تمہیں بتاتی ہوں کے چار سال ایک ناسازگار ماحول میں رہ کر اس ماحول کے تم پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔۔۔

وہ مزید رازدارنہ انداز میں گویا ہوئی۔۔ جبکہ صلہ کی دلچسپی اسکی باتوں میں مزید بڑھی۔۔۔

تم اس عرصہ کے دوران اپنا کانفیڈینس کھو چکی ہو۔۔۔ تم میں احساس کمتری آگیا ہے۔۔۔ تمہیں پل پل دبا کر طعنوں اور طنزوں کی بوچھار میں رکھا گیا ہے جسکی وجہ سے تم لوگوں کی زبانوں سے ڈرنے لگی ہو۔۔۔

کسی بھی کام کے لئے لوگوں کے اپروول اور انکی سپورٹ کا انتظار کرنے لگی ہو۔۔۔

تمہاری ذات مسخ ہو گئی ہے اور تم خود کو بیچارا بیچارا سا محسوس کرتی ہو۔۔۔

اسکی باتیں سن کر صلہ حق دق رہ گئی کے بھلا کوئی اسقدر صاف گو کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

اس کے لئے اب تمہیں کرنا کیا ہے۔۔۔وہ لڑکی صلہ کی آنکھوں میں دیکھ کر جیسے اسکا دماغ پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں سب سے پہلے خود پر یقین کرنا ہے۔۔۔

خود کو ویلیو دینی ہے۔۔۔خود سے پیار کرنا ہے۔۔۔اپنی ذات پے لگے زخموں کو مرحم لگانا ہے۔۔۔

دیکھو یہ ایک ٹراما ہے جس سے تم گزر رہی ہو اس لئے اللہ نے بھی عورت پر اس وقت ایک خاص عنایت کی ہے جسے عدت کہتے ہیں۔۔۔

اللہ نے عورت کو عدت کا وقت دیا تاکے وہ اپنے زخم بھر سکے اور اس ٹراما سے نکل سکے۔۔۔اس دوران اسنے حکم دیا کے عورت کسی نامحرم سے نا ملے گھر سے باہر نا نکلے بلکہ سب سے الگ تھلگ اپنی ذات کا محاصرہ کرے۔۔۔اس دکھ سے باہر نکلے۔۔۔

شوہر مر جائے تو شاید صدمہ زیادہ گہرا ہوتا ہے اس لئے اسکی عدت بھی زیادہ ہے چار ماہ دس دن اور طلاق کی عدت تین ماہ دس دن ہے۔۔۔

تمہارے لئے یہ وقت بھی انعام ہے۔۔۔

اسے اپنے لئے بہتر سے بہتر انداز میں استعمال کرو۔۔۔اس وقت کے دوران صرف خود کو سمجھو۔۔۔اپنی دوست بنو۔۔۔اپنی کمیوں پر کام کرو۔۔۔اپنی بیٹیوں

سے ماں بیٹی والا نہیں دوستی کا رشتہ قائم کرو۔۔۔اپنے ارد گرد ایک پر سکون فضا قائم کرو

دیکھو یہ ساری گیم دماغ کی ہے۔۔۔

میری بات کو غور سے سننا۔۔بالکل توجہ سے۔۔۔وہ مزید کچھ آگے کو ہوتی اپنی لفظوں پر زور دیتی گویا ہوئی۔۔۔

اگر تم نے اپنے دماغ کو ایک دفعہ سمجھا لیا۔۔۔کہ تم نے یہ کرنا ہے اور تم یہ کر لو گی اور تمہارا دماغ یہ بات سمجھ گیا۔۔۔وہ کچھ توقف کو رکی تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں یہ کرنے سے روک نہیں سکتی۔۔۔اسکا انداز حتمی تھ

دنیا کا سب سے بڑا سرچ انجن گوگل نہیں ہے۔۔۔

دنیا کا سب سے بڑا سرچ انجن انسان کا دماغ ہے۔۔۔اس لئے اس سارے عرصے میں اسکا بہترین استعمل کرو۔۔۔اخود کو پازیٹو رکھو۔۔۔

کیونکہ تم کسی سے کم نہیں۔۔۔تمہارے پاس وہ طاقت ہے کہ تم ستاروں پر کمنڈ ڈال سکتی ہو۔۔۔اپنی بچیوں کے لئے تمہیں رول ماڈل بننا ہے پر اسکے لئے تمہیں اپنا ورزن اپڈیٹ کرنا ہے اور اسکے لئے محنت درکار ہے۔۔۔

تمہیں آگے ایک ایسی زندگی جینی ہے جسے دیکھ کر لوگ رشک کریں۔۔۔تمہاری مثالیں دی جائیں۔۔اور سب سے بڑھ کر تمہیں ڈی گریڈ کرنے والے اور دھتکارنے والے لوگ تمہارے ساتھ اپنے سلوک پر پچھتائیں۔۔

اچھی ہے نا یہ زندگی جسکا میں نے ابھی تمہیں بتایا۔۔۔وہ اپنی ہر بات کیساتھ صلہ کے چہرے کے ایکسپریشنز کو غور سے دیکھ رہی تھی کہ وہ اسکی باتوں کے سحر میں اچھے سے ڈوب چکی تھی تبھی مسکراتی ہوئی گویا ہوئی۔۔۔۔

صلہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

لیکن یہ سب محض باتوں سے حاصل نہیں ہوگا اسکے لئے محنت درکار ہے۔۔۔کڑی محنت۔۔۔

آج مجھ سے یہ وعدہ کر کے اٹھو کے صلہ کے نئے ورزن کو اپڈیٹ کرنے کے لئے تمہیں جتنی بھی محنت درکار ہو گی تم اس محنت کو کرنے کو تیار ہوں۔۔۔

میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔وہ بنا توقف کے گہرا سانس خارج کرتی گویا ہوئی۔۔۔

آج کے سیشن نے واقعی اس پر بہت اچھے اثرات مرتب کئے تھے۔۔۔اسکے لئے سوچ کے کئی نئے دروازے وا کئے تھے۔۔۔اور کلفت دھو ڈالی تھی۔۔۔

دو گھنٹے پہلے اس سٹڈی روم میں داخل ہونے والی اور دو گھنٹے بعد اس سٹڈی روم سے نکلنے والی صلہ میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔

****

ماں یہ لڑکی کیا کر رہی ہے ابھی تک یہاں اس گھر میں۔۔۔نکالو اسے یہاں سے باہر۔۔۔۔

اس گھر میں آج پھر سے تینوں بہنیں اکھٹی ماں کے پاس جمع تھیں۔۔۔

لاونج میں سب اکھٹے تھے جبکہ کرن کی حالت سب سے دیدنی تھی جو غصے کی شدت سے لال بھبھوکا ہوتی کبھی چیخ چیخ کر اپنا غصہ نکالتی تو کبھی زمین پر بیٹھتی اپنے بال نوچ کر رونے لگتی۔۔۔

باقی تینوں کے چہرے بھی شدت ضبط سے سرخ تھے۔۔۔ایک صرف مشل ہی تھی جو پر سکون سی باہر ہوتے ڈرامے سے قطع نظر اندر بیڈ پر کہنی کے بل نیم دراز اپنا موبائل سکرول ڈاون کر رہی تھی۔۔۔

ماں میرے وجود کو زخمی زخمی کر کے تیری بہو کا وجود اس گھر میں میرے ان زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔۔۔

اتنی جلدی نظریں پھیر لیں ان لوگوں نے۔۔۔اتنا بھی نا سوچا کے انکی بیٹی بھی اس گھر میں ہے۔۔۔

اتنا ہی اندھیر مچا ہے کیا دنیا میں۔۔۔

ماں میں یامر جاوں گی یااس مشل کومار دوں گی اسے ابھی کے ابھی گھر سے نکالوووو۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھی بازو پٹختی پوری شدت سے چیخی۔۔۔۔

چیخ چیخ کر اسکا گلہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔آنسو بہا بہا کر آنکھیں خشک ہو گئی تھیں۔۔۔لیکن دل کا درد پھر بھی کم نا ہوا تھا۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہے یہ ماں۔۔۔اس چنڈال کو اتنے پاپڑ بیل کر اس گھر میں ہم کیوں لائے تھے۔۔۔کیا آج کا دن دیکھنے کے لئے۔۔۔اب کی بار لال بھبھوکا ہوتی تانیہ پھٹ پڑی تھی۔۔۔

یہ بات تو شروع دن سے طے تھی کے مشل اگر اس گھر کی بہو بنے گی تو کرن اس گھر میں جائے گی۔۔۔پھر کیسے وہ لوگ شادی سے محض چند روز پہلے اپنی بات سے مکر سکتے ہیں۔۔۔

ثانیہ نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا تھا۔۔۔آپس میں بحث و مباحثہ سے زیادہ یہ باتیں اندر خاموش بیٹھی مشل کو سنانا مقصود تھیں جسکے لئے یہ ہوتا واقعہ کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا تھا۔۔۔

چلو شادی سے انکار کرنا تھا یا یہ رشتہ یہیں ختم کرنا تھا تو اسکا وہ طریقہ تو نا تھا۔۔۔وہ شخص مجھے اتنی آگے تک لایا ہی کیوں۔۔کیوں اسنے میرے ساتھ محبت کی پینگیں

بڑھائیں۔۔۔کیوں اسنے مجھے اتنے سہانے خواب دکھا کر ایک ہی بار میں اونڈھے منہ زمین پر پٹخا۔۔۔

میری کیا غلطی اس سب میں ماں کہ اگر بھائی بنا بتائے واپس چلے گئے تو۔۔۔

وہ لوگ کیسے اس بے بنیاد بات کو اشو بنا کر میرے ساتھ یوں کر سکتے ہیں۔۔۔

کیسے وہ شخص اپنے سبھی وعدے اور قسمیں بھول کر مجھے ان خوبصورت منزلوں کا راہی بنا کر خود اپنے قدم واپس موڑ سکتا ہے۔۔۔

وہ مجھے یوں بیچ راہ میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا ماں۔۔میرا قصور کیا ہے آخر۔۔۔وہ بلک رہی تھی تڑپ رہی تھی اپنی حرماں نصیبی پر۔۔۔اسکی دونوں بہنیں اسکا بھرپور ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔

ماں وٹے سٹے کا یہ اصول ہے کہ ایک کی ازواجی زندگی دوسرے کی ازواجی زندگی سے مشروط ہوتی ہے۔۔۔اگر ہماری بہن خوش نہیں تو وہ چندال بھی اس گھر میں نہیں رہ سکتی۔۔۔

تانیہ خون آشام نگاہوں سے تکتی غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہے یہ ماں اسے اس گھر سے نکلنا ہو گا۔۔۔اسے ابھی کے ابھی اس گھر سے نکالو اور ایک آدھ دن تک بالاج اسکے گھر طلاق کے کاغذات بھیج کر یہ قصہ یہیں ختم کر دے گا۔۔۔

وہ تو ویسے بھی اس شادی سے خوش نہیں۔۔۔ناجانے کیسے اسے ہم نے راضی کیا تھا اس رشتے کے لئے دو پل نہیں لگائے گا وہ اس جیسی لڑکی کو چھوڑنے سے پہلے۔۔۔

یہ ناجانے کن خوش فہمیوں میں مبتلا ہے۔۔۔۔

ثانیہ بھی آگ بھگولہ ہوتی تانیہ کے ساتھ مشل کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

***"

باہر ہوتی ساری باتیں سن نے کے بعد بھی کرن کے اطمیئنان میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا۔۔۔وہ ہنوز ویسے ہی پر سکون سی نیم درز موبائل کی سکرین سکرول ڈاون کر رہی تھی وہ الگ بات کے دماغ اسی جانب لگا ہوا تھا۔۔

دفعتاً وہ سب اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے تم سب کو۔۔۔ان پڑھ جاہل گوار نا ہوں تو۔۔۔کیا اس گھر میں پرائیویسی نام کی کوئی چیز ہے۔۔۔وہ سیدھی ہوتی نہایت تحقیرانہ انداز میں گویا ہوئی کے ایک پل کو تو وہ چاروں بھی ٹھٹھک کر رکیں۔۔

تمیز اور تہذیب تو ہم اِبھی تمہیں سکھاتے ہیں نا ابھی کے ابھی دفعہ ہو جاو اس گھر سے ورنہ۔۔۔

ثانیہ اس سے بھی زیادہ تحقیرانہ انداز میں کہتی اسکی جانب بڑھی جب وہ قہقہ لگاتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

کیا۔۔۔بے وقوف لکھا ہے یہاں میرے ماتھے پر۔۔۔یا مجھے صلہ سمجھ کر اپنی منحوس شکلیں اٹھا کر یہاں چلی آئی ہو۔۔۔

ڈئیر نند صاحبہ وہ زہریلی نگاہوں سے اسے دیکھتے غرائی۔۔۔

وہ صلہ تھی جو بے خبری میں ماری گئی۔۔۔وہ تمسخرانہ ہسی۔۔۔میں اپنی جانب اشارہ کیا۔۔۔مشل ہوں اور وہاں پٹخوں گی کہ پانی کو ترس جاو گی۔۔۔

تمہاری تو۔۔۔وہ تینوں اکھٹی اسکی جانب لپکیں۔۔۔

چچ۔۔۔چچ۔۔۔چ۔۔چچ۔۔وہ افسوس کا اظہار کرتی قہقہے لگانے لگی۔۔۔ان سب کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔۔

قسم سے ابھی جو تم سب کے ساتھ ہو گا ناوہ اگر کسی شریف زادی کے ساتھ ہونا تو وہ تو ویسے ہی شرم سے ڈوب مرے۔۔۔مگر تم لوگ شریف زادیاں تھوڑی ہو تم سب تو ڈھیٹ ہو ڈھیٹ اتنی ذلالت کے بعد بھی بے شرموں کی طرح زندہ رہو گیں۔۔۔

اسکے لفظوں سے ان سب کو خطرے کی بو محسوس ہوئی۔۔۔

وہ سب وہیں ٹھٹھک کر رکتیں ایک دوسرے کا چہرا دیکھنے لگیں۔۔۔

دفعتاً انہیں باہر سے پولیس موبائل کا سائرن سنائی دیا۔۔۔ساتھ ہی مشل کی حرکتیں دیکھتے وہ سب سناٹے میں آ گئے۔۔

اسنے سرعت سے بیڈ شیٹ بیڈ سے کھینچ کر نیچے پھینکی۔۔۔

پاس پڑا گلدان اٹھا کر پوری شدت سے اپنے سر میں مارا۔۔۔سر سے بھل بھل خون بہنے لگا تھا۔۔۔

وہ سب حیرت سے گنگ ششدر سی اسے ہی دیکھ رہی تھیں جسکے ہاتھوں میں اس وقت بجلیاں بھری ہوئی تھیں۔۔۔

انہیں اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں سنائی دینے لگیں۔۔۔

گلدان کی کرچیاں جابجا بکھر گئی تھیں۔۔۔اسنے میز کرسیاں پھینکتے کمرے کا حشر بگاڑنے کیساتھ ساتھ اپنے بالوں کو کھول کر بکھرایا اور ساتھ ہی قمیض کے بازو پھاڑ ڈالے۔۔۔دفعتاً اسے بھاری قدموں کی آواز کمرے کی جانب آتی سنائی دی۔۔۔

صورتحال توقع کے برعکس بن گئی تھی۔۔۔ان سب کے دل کانوں میں ڈھرک رہے تھے۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس وقت کیا کریں۔۔۔

وہ لڑکی انکی توقع سے بڑھ کر تیز تھی۔۔۔شاید وہ پہلے ہی یہ سارا انتظام کر کے بیٹھی تھی تبھی اتنی پرسکون تھی۔۔۔

ان سب کے چہروں کی ہوائیاں اڑنے لگیں۔۔

عین اسی وقت وہ ڈھرام سے نیچے گرتی تڑپنے لگی۔۔۔

خدارا مجھے چھوڑ دو۔۔۔معاف کر دو مجھے۔۔۔مجھے مت مارو۔۔۔میں تمہارے پاوں پکڑتی ہوں مجھے بخش دو۔۔۔

خدا کی لعنت ہو تم لوگوں پر۔۔۔بچی پر ظلم کرتے تم لوگوں کے دل نا کانپیں۔۔۔لیڈی کانسٹیبل اندر داخل ہو کر اندر کا منظر دیکھتے ہی ان پر ٹوٹ پڑیں۔۔۔آگے تو نا جانے انکے ساتھ کیا ہوتا ایک کانسٹیبل نے وہیں ثانیہ کا چہرا اپنے بھاری ہاتھ کے وار سے سوجھا دیا تھا۔۔۔کیونکہ مشل نے اسی کے پاوں تھام رکھے تھے۔۔۔وہ لوگ انہیں عادی مجرم کی طرح کھینچتے ہوئے وہاں سے باہر لے کر جا رہے تھے۔۔۔پورا محلہ یہ تماشہ لائیو دیکھ رہا تھا۔۔۔

****

آج صلہ کی عدت مکمل ہو گئی تھی۔۔۔اس سارے عرصے میں عفرا نے اسکا بہت ساتھ دیا تھا وہ خود میں بہت سارے پازیٹو چینجز محسوس کر رہی تھی۔۔۔

سب سے پہلے تو اسنے اپنے غصے پر قابو پانا سیکھا تھا جو بات بات پر سر چڑھ کر بولنے لگتا تھا۔اسکی طبیعت میں بہت ٹھہراو آ گیا تھا۔۔۔

خالہ نے آج کھانے پر خاص اہتمام کروایا تھا۔۔۔زبیدہ آپا کھانا بنا رہی تھیں جبکہ عفرا بھی کہیں کہیں کچن کا چکر لگا لیتی۔۔۔

صلہ خالہ کیساتھ لاونج میں ہی بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب عفرا ہاتھ میں موبائل تھامے بھاگتی ہوئی صلہ کے پاس آئی۔۔

ارے آج تو کمال ہی ہو گیا صلہ۔۔۔ایسی خبر لائی ہوں نا کہ دل خوش ہو جائے گا تمہارا۔۔۔

وہ چہکتی ہوئی بولی۔۔۔

کیسی خبر۔۔۔وہ متحیر ہوئی۔۔۔

تمہارے سابقہ سسرال والوں کو اپنی دوسری بہو پر تشدد کے جرم میں پولیس پکڑ کر لے گئی۔۔ارے واہ کیا نظارا ہو گا وہ بھی۔۔۔

عفرا خط لیتی گویا ہوئی۔۔۔

کیاااا۔۔صلہ حیرت زدہ سی گویا ہوئی۔۔۔ایسے کیسے ہو گیا بھلا۔۔۔وہ تو انکی چہیتی بہو تھی۔۔۔ تبھی اسے وہ وقت بھی یاد آیا جب وہ اس سے بھی ہاتھا پائی کرنے پر اتری تھیں اور بالاج نے عین وقت پر بیچ بچاو کروا دیا۔۔۔اسنے ایک گہری سانس خارج کی۔۔۔

ہاں وہ لوگ کر سکتے ہیں ایسا۔۔۔

پر تمہیں کیسے پتہ۔۔۔خالہ ششدر سے گویا ہوئی۔۔۔

ارے خالہ صرف پتہ ہی نہیں ہے بلکہ ثبوت بھی ہے۔۔۔امی کی ہمسائی نہیں فاطمہ خالہ انکی بیٹی نے ویڈیو سینڈ کی ہے۔۔۔اسنے کہنے کے ساتھ ہی موبائل پر انگلیاں چلاتے ایک ویڈیو پلے کر کے انکے سامنے کی۔۔۔وہ دونوں بھی پر تجسس سی ویڈیو دیکھنے لگیں جہاں وہ لیڈی کانسٹیبل ان چاروں کو گھسیٹیں ہوئیں پولیس موبائل میں پھینک رہی تھی۔۔۔۔

دفعہ کرو عفرا۔۔۔جس گلی جانا ہی نہیں اسکا راستہ بھی کیوں پوچھنا۔۔۔صلہ سر جھٹکتی بے زار سی پیچھے ہو کر بیٹھی۔۔۔شکر تھا وہ اس دلدل سے نکل آئی۔۔۔

ارے واہ۔۔۔تم کہہ سکتی ہو محترمہ۔۔۔لیکن میرے دل پر اس وقت کس قدر ٹھنڈ پر رہی ہے نا کہ کیا بتاوں۔۔۔۔

اچھا ہے بلکہ بہت اچھا ہے۔۔اپنے ہاتھوں لگایا بوتا ہی جب جوتے لگائے گا نا تو ان جیسوں کے دماغ تبھی درست ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ بہت جذباتی ہوا ٹھی تھی۔۔۔دفعتاً امان لاونج کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔

مان کا سپیشل آرڈر تھا کہ آج صلہ کی عدت مکمل ہوئی ہے تو لنچ پر انکی پوری فیملی موجود ہونی چاہیے۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔وہ ایک سرسری نگاہ ان سب پر ڈالتا اجتماعی سلام کر کے آگے بڑھنے لگا جب آواز پر رکا۔۔۔

امان بھائی۔۔۔صلہ کی آواز پر وہ ششدر سا واپس پلٹا جو نظروں کے ساتھ ساتھ سر بھی جھکائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے مقابل آئی۔۔۔

امان کے ساتھ ساتھ خالہ اور عفرا بھی حیرت زدہ سی اسے دیکھنے لگیں۔۔۔

امان بھائی میں نے جو آپکے ساتھ کیا کیا اسکے لئے کیا آپ مجھے معاف کر سکتے ہیں۔۔۔وہ کپکپاتے لہجے میں کہتے اپنے ہاتھوں میں چہرا چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

صلہ۔۔۔وہ ششدر رہ گیا تھا۔۔۔

میں نے اپنی حماقتوں کے ہاتھوں جو کیا۔۔۔جو آپکو کہا۔۔۔جو الفاظ میں نے تب ادا کئے۔۔۔وہ آج کے آپکے رویے کے بعد مجھے میرے چہرے پر تماچوں کی مانند لگتے ہیں امان بھائی۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔مجھ میں آپکے سامنے سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔

میں نے بہت بے وقوفیاں کی ہیں۔۔۔مگر میرا اللہ گواہ ہے کہ اگر آج میں اس فیز سے نکل پائی ہوں یا سروائیو کر پائی ہوں تو اس میں اللہ کے بعد آپکا ہاتھ ہے۔۔۔

نہیں صلہ۔۔۔پلیز رونا بند کرو۔۔۔میں تم سے خفا نہیں ہوں۔۔۔اسنے ضبط سے لب بھینچتے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔اور بہنیں نا تو بھائیوں سے معافی مانگتی اچھی لگتی ہیں اور نا ہی انکے سامنے سر جھکاتیں۔۔۔جو ماضی میں ہو گیا اس پر مٹی ڈال کر آگے بڑھ آو۔۔۔وہ سب ویسے ہی ہونا لکھا تھا۔۔۔مجھے تمہیں ہوں دیکھ کر خوشی ہے کہ تم اس فیز سے نکل آئی۔۔۔اب اپنے مائنڈ کو ریلیکس کرو۔۔۔

اور ماں کھانا لگوائیں میں فریش ہو کر آتا ہوں وہ مسکرا کر ماں سے کہتا کمرے میں چلا گیا تو عفرا نے پشیمان سی بہن کو گلے سے لگا لیا۔۔۔آج اسکے دل میں موجود آخری پھانس بھی نکل گئی تھی۔۔۔

****

کرن مجھے ایک کپ چائے کا بنا دو میرا جوڑ جوڑ درد کر رہا ہے۔۔۔

تائی سر باندھے لحاف کندھوں تک اوڑھے اپنے بیڈ پر دراز تھیں جبکہ انکی تینوں بیٹیاں اور داماد بھی انہی کے کمرے میں موجود تھے۔۔۔۔

میں بھی آپکے ساتھ ہی جیل میں دو دن گزار کر آئی ہوں میری حالت بھی آپ سے مختلف نہیں ہے۔۔۔بیڑا غرق ہو آپکی بہو کا ماں۔۔۔جانے دن بھی چن کر نکالا کے ہفتے کے بعد اتوار کو ضمانت بھی نا ہو سکے۔۔۔۔

صوفے کی ہتھی پر بازو ٹکائے انگلیوں سے ماتھا مسلتی وہ پھٹ پڑی تھی۔۔۔

وہ تو بھلا ہوا انکا جو انہوں نے بھاگ ڈور کر کے ضمانت کروا ڈالی ورنہ آج بھی ہمارے وہاں سے نکلنے کے کوئی چانسسز نہیں تھے۔۔۔۔

ثانیہ کراہتی ہوئی سامنے سنگل صوفے پر ضبط سے مٹھیاں بھینچے سر جھکائے بیٹھے شوہر کو دیکھتی گویا ہوئی۔۔۔سب سے بری حالت اسی کی تھی۔۔۔ تھپڑوں سے چہرا سوجھ چکا تھا جبکہ بنست اسکے باقی کسی پر بھی اتنا تشدد نا کیا گیا تھا۔۔۔

ضمانت کی بات نہیں ہے بات یہ ہے کے۔۔۔اسکا شوہر ضبط سے سرخ نگاہیں اٹھاتا گویا ہوا۔۔۔۔

پورے خاندان میں بہت تھو تھو ہو گئی ہے۔۔۔آپ سب کو پولیس موبائل میں دھکیل کر لے کر جانے کی ویڈیو پورے خاندن میں پھیل چکی ہے۔۔۔

میں تو پہلے ہی تمہارے کہنے پر یہاں رہ رہا ہوں کیونکہ تمہاری کبھی اپنے سسرال میں بنی ہی نہیں۔۔۔

اب وہی میرے خاندان والوں نے مجھے تمہارے حوالے سے طعنے دے دے کر اس روز سے دماغ خراب کیا ہوا ہے۔۔۔سر اٹھا کر بات تک نہیں کر سکتا میں انکے ساتھ۔۔۔اسکا شوہر پھٹ پڑا تھا جبکہ ثانیہ زندگی میں پہلی مرتبہ اس کے سامنے لاجواب ہوئی تھی۔۔

یہ ہی تو بات ہے ماں کہ ہمیں اتنا ذلیل و خوار کر کے وہ لڑکی ابھی تک یہاں کر کیا رہی ہے۔۔۔تانیہ نے تلملاتے ہوئے پہلو بدلا۔۔۔

لگتا ہے تم نے ایک مرتبہ پھر سے جیل کی ہوا کھانی ہے۔۔۔تانیہ کا شوہر بڑبڑایا وہ الگ بات کے اسکی بڑبڑاہٹ سبھی باخوبی سن چکے تھے۔۔۔

یہ ہی تو رونا ہے ماں۔۔ ہمارے ہی ہاتھوں اس گھر میں آئی لڑکی ہمارے منہ کو آ رہی ہے اور ہم کچھ کر نہیں پا رہے اسکے ہاتھ کٹ پتلی بن گئے ہیں۔۔۔شوہر کی باتوں پر وہ چٹخی۔۔۔

اسکا فیصلہ اب بالاج ہی کرے گا۔۔۔حد کر دی ہے اب تو اس لڑکی نے۔۔۔بالاج کا نمبر ملا کر دو مجھے

ماں دکھتا سر دباتی گویا ہوئی۔۔۔

******

مشل اپنے کمرے میں بیٹھی ان سب کی پلاننگ سن رہی تھی۔۔۔کچھ دیر پہلے ہی وہ لوگ گھر واپس آ گئے تھے۔۔۔لیکن مشل ہنوز ریلیکس تھی۔۔۔اسکے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔۔اپنے حصے کا کام وہ کر چکی تھی۔۔۔وہ صلہ نہیں تھی وہ مشل تھی اور بہت جلد وہ سب اسے اچھے سے جاننے والے تھے۔۔

آگے کیا ہونے والا تھا وہ باخوبی جانتی تھی۔۔۔

*****

تائی بیڈ کراوں سے ٹیک لگائے ہاتھ میں موبائل پکڑے فون سکیپر پر رکھے بات کر رہی تھی جبکہ کمرے میں موجود سبھی نفوس کا دھیاں اسی جانب تھا۔۔۔

بالاج تم ان سبھی باتوں سے آگاہ ہو جو کچھ بھی تمہاری بیوی نے ہمارے ساتھ کیا۔۔۔

یہ عزت دار لوگوں کا شیوہ نہیں۔۔۔آج اسکی وجہ سے ہم کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔۔۔تھانے میں دو دن رہنے والے لوگوں کو دنیا کیا کہتی ہے جانتے ہو نا تم۔۔۔وہ گلوگیر لہجے میں غصہ سموئے بات کر رہی تھیں۔۔۔

میں کہے دے رہی ہوں بالاج۔۔۔اس لڑکی کو چھوڑ دو۔۔۔میں نے ہی تمہاری شادی اس سے کروائی تھی نا اب میں ہی تمہیں کہہ رہی ہوں۔۔طلاق بھیج اس ناہجار کو میں اسے اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ورنہ میں تمہیں اپنا دودھ نہیں بخشوں گی بالاج ابھی کے ابھی اسے طلاق۔۔۔

وہ بات کرتے چھکوں پھکوں رونے لگیں تھیں جب بالاج انکی بات کاٹتا تحمل سے گویا ہوا۔۔۔

ماں میں نے آپکی ساری باتیں سن لیں اب آپ تحمل سے میری باتیں سن لیں۔۔۔

اسکی آواز کا غیر معمولی پن محسوس کر کے وہاں موجود سبھی افراد ٹھٹکے۔۔۔

یہ بات اہمیت نہیں رکھتی کے اس لڑکی کو میری زندگی میں شامل کس نے کیا یا کس طرح سے کیا۔۔۔

بات یہ اہمیت رکھتی ہے کے آپ لوگوں کی پسند کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لئے میں نے کھویا کیا ہے۔۔۔آپ سب کو یہ بات ہر گز ہر گز فراموش نہیں کرنی چاہیے کے آپ سب کی بدولت مجھے اپنی محبت قربان کرنی پڑی۔۔۔اپنی زندگی سے دسبردار ہو گیا میں۔۔۔اسکی آواز بھرانے لگی تھی۔۔۔

سب سے اہم بات اب یہ ہے کے اب بھی مجھے سکون کیوں نہیں لینے دے رہی آپ سب۔۔۔صلہ تو چلو تھی ہی نہیں اس قابل کے آپ سب مہان لوگوں کی بہو بنتی۔۔۔ہر اسے تو خود لائی ہیں آپ سارے چاولاڈ پورے کر کے اسے تو قبول کر لیں۔۔۔

اسکے لہجے میں ہزاروں شکوے تھے۔۔۔۔

اور جو اس ناہجار نے تمہاری ماں بہنوں کے ساتھ کیا۔۔۔ماں بیٹے کی بے اعتنائی دیکھتی جرح پر اتری۔۔۔

ماں مشل نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔وہ جذباتی ہو اٹھا تھا۔۔جب آپ سب مل کر اسے مارنے جاو گئے تو کیا وہ آگے سے کوئی اختیاطی تدبیر بھی نا کرتی۔۔۔مر جاتی کیا آپ سب کے ہاتھوں۔۔۔

وہ بکواس کر رہی ہے۔۔۔کسی نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ڈرامے لگا رہی ہے وہ۔۔۔۔ثانیہ چٹختی ہوئی چیخ کر گویا ہوئی۔۔۔

تم بکواس بند کرو اپنی۔۔۔اور میرے معاملے سے دور رہو۔۔۔خبر دار جو اس بار میرے کسی بھی معاملے میں دخل اندازی کرنے کی کوشیش کی تو۔۔۔مشل تم سب کی سبھی کرتوتیں بتا چکی ہے مجھے۔۔۔وہ غرا اٹھا تھا۔۔۔جبکہ اسکی غراہت سن کر ثانیہ کو تو ثانپ سونگھ گیا۔۔۔

تو مطلب صاف تھا۔۔۔وہ لڑکی اپنے حصے کا کام مکمل کر چکی تھی۔۔۔پہلے ہی وہ شوہر کے کان بھر چکی تھی۔۔۔

اسنے کہا اور تم نے مان لیا۔۔۔ماں ٹوٹے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

جی۔۔۔کیونکہ میں آپ سب کی فطرت سے واقف ہوں۔۔۔آپ سب نے تو میرے سامنے صلہ پر کئی بار ہاتھ اٹھانے کی کوشیش کی تو میں کیسے یقین نا کروں کے میرے پیچھے سے آپ لوگ اسکے ساتھ ایسا سلوک نہیں کروں گے۔۔۔

ماں نے کرب سے آنکھیں میچیں۔۔۔کئی قطرے سیال مائع کے آنکھوں سے بہتے چلے گئے۔۔۔انکا بیٹا ان سے بد گمان ہو رہا تھا۔۔۔فاصلے دیو بن کر انکے رشتے کو کھا رہے تھے۔۔۔وہ لڑکی انکے بیٹے کے دماغ کو قابو میں کر رہی تھی۔۔۔انہیں بیٹا ہاتھوں سے نکلتا دکھائی دیا۔۔

اسکے بھائی نے کرن سے رشتے پر انکار کر دیا ہے۔۔۔انہوں نے کپکپاتے ہاتھوں سے آنسو صاف کئے۔۔۔

تو اس میں مشل کی کیا غلطی ہے۔۔۔کرن کا جہاں نصیب ہو گا وہاں جڑ جائے گا۔۔۔کسی اچھی جگہ رشتہ دیکھ کر اسکی شادی کر دیں میں پیسے بھیج دوں گا۔۔۔لیکن اب اس بات کو اشو بنا کر اسکے ساتھ بد لحاظی سے پیش آنے سے گریز کریں ورنہ میں لحاظ بھول جاوں گا۔۔۔اجنبیت اسکے لفظ لفظ سے ٹپک رہی تھی۔۔۔وہ ماں بننے والی ہے۔۔اس لئے میں توقع کر رہا ہوں کے آپ اسے وہ ماحول نہیں دیں گی جو آپ نے صلہ کو دیا تھا۔۔۔

سکون سے رہیں اور مجھے بھی رہنے دیں۔۔۔اپنی بیٹیوں کو انکے سسرالوں میں بھیجنے کی عادت ڈالیں آپ خود بھی سکون میں رہیں گی اور ہم سب بھی۔۔۔

اپنی بھڑاس نکال کر وہ کب کا فون بند کر چکا تھا جبکہ تائی ابھی تک ہاتھ میں تھامے فون کو صدمے کی حالت میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

*****

رات کی سیاہی چہار سو اپنے پن پھیلا چکی تھی۔۔۔دوپہر میں ان سب نے کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا تھا۔۔۔

بچیاں بھی امان کے ساتھ ہی لگی رہی تھیں۔۔۔امان ویسے تو گھر پر کم کم ہی ملتا مگر جب بھی وہ گھر ہوتا تو بچیاں پھر کم ہی کسی اور کے پاس ٹکتی تھیں۔۔۔وہ سٹڈی روم میں ویڈیو شوٹ کر رہا ہوتا تو بچیاں بھی اسکے پاس ہی ہوتیں۔۔۔وہ انہیں شور سے باز رکھنے کے لئے کلرنگ کاپی اور کلر پنسل دے کر مصروف کر دیتا۔۔۔

وہ کھانا کھا رہا ہوتا تو دونوں کو کھانا اسکے ساتھ ہی کھانا ہوتا۔۔۔وہ اگر کھیل بھی رہی ہوتی تو امان خود انہیں کھانے کے وقت اپنے پاس بلا لیتا۔۔۔

اور بعض اوقات تو وہ بچیوں کی فرمائش پر خود اپرن پہنے کوکنگ کرتا بھی نظر آتا۔۔۔

اب بھی وہ اپنے کمرے میں بیڈ کراون سے ٹیک لگائے ایلون مسک کی ہسٹری پر مبنی کتاب پڑھ رہا تھا جبکہ دونوں بچیاں اسکے ارد گرد کتابیں بکھرائے پڑھ رہی تھیں۔۔۔

یہ بیگ اور کتابیں امان نے کل ہی انہیں لے کر دی تھیں۔۔

بس امان انکل اب میں تھک گئی۔۔۔باقی کا کل پڑھیں گئے۔۔۔عینا کی نازک مزاجی سب سے زیادہ تھی ناک چڑھاتی وہ اپنی کتابیں بند کر چکی تھی۔۔۔

او کے بیٹا اب دونوں اپنے بیگ بند کر دو۔۔۔وہ ان ننھی شہزادیوں کو دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

اب میں نے گیم کھیلنی ہے۔۔۔

وہ بے تکلفی سے امان کی دوسری جانب سائیڈ ٹیبل پر پڑا اسکا موبائل اٹھا کر موبائل ان لاک کر چکی تھی۔۔۔جب امان گھر پر ہوتا تو اسکا موبائل اسکے پاس کم ان بچیوں کے پاس زیادہ پایا جاتا تھا۔۔۔

عفرا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ہاتھوں کی مساج کرتی شیشے سے ان سب کا عکس دیکھتی مسکرا رہی تھی۔۔۔دفعتاً دروازہ کھٹکھٹا کر صلہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

اسکی آمد پر وہ دونوں اسکی جانب متوجہ ہوئے جو آہستگی سے سلام کرتی آکر سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

صلہ نے ایک نظر اپنی بیٹیوں کی جانب دیکھا جو بہت حق سے بستر پر دراز امان کے موبائل پر گیمز کھیل رہی تھیں۔

امان بھائی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔وہ نظریں جھکائے منمنا کر گویا ہوئی۔۔۔

بچوں آپ دونوں اب نانو کے پاس جا کر کھیلو اب مجھے کچھ کام ہے۔۔اسنے بچیوں کے چہرے پر پیار کرتے کہا تو وہ دونوں تابعداری سے وہاں سے اٹھتیں باہر بھاگ گئیں۔۔۔

ہاں بولوں۔۔۔میں سن رہاہوں اسنے کتاب الٹی کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور صلہ کی جانب مکمل طور پر متوجہ ہوا۔۔۔

عفرا بھی اپنے سامنے کھلی چیزیں سمیٹ کر اسکے پاس ہی صوفے پر آکر بیٹھی۔۔۔

وہ دراصل امان بھائی میں امی والا پورشن بیچنا چاہتی ہوں۔۔۔

میں جانتی ہوں کے اس میں میرا اکیلی کا حصہ نہیں ہے وہ میرا اور عفرا ہم دونوں کا ہے۔۔۔لیکن اسکے باوجود میں چاہتی ہوں کے ہم وہ جگہ سیل کر دیں۔۔۔

میں وہ جگہ مزید ان لوگوں کے تصرف میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

پہلے میں خاموش تھی کیونکہ میں عدت میں تھی لیکن اب میں سب حساب بے باک کرنا چاہتی ہوں آگے میری بھی یتیم بیٹیاں ہیں جنکے بارے میں مجھے سوچنا ہے۔۔۔۔

بچیوں کے نام کے ساتھ یتیم کا لیبل لگاتے اسکی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔جنکے باپ انہیں اپنانے سے انکار کر دیں وہ یتیم ہی ہوتی ہیں نا۔۔۔

امان نے لب بھینچے اسے دیکھا جسے چاہتا ہو کے پہلے وہ اپنی بات مکمل کر لے۔۔۔

اسکے ساتھ ساتھ جو رقم میں نے بالاج کو باہر بھیجنے کے لئے لگائی تھی مجھے اس رقم کے لئے بھی دعوی کرنا ہے۔۔۔۔

سامنے بیٹھی وہ لڑکی اسے کسی طور پر انی صلہ نا لگی تھی۔۔۔اسکے انداز میں کسی کے لئے بھی زرا سی بھی کوئی لچک نا تھی۔۔۔

گھر بیچ کر کیا کرو گی صلہ۔۔۔وہ جیسے اسے اندر تک پڑھ آچاہتا تھا تبھی سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے بھیا اپنے لئے کوئی ٹھوڑی بہت سر چھپانے کی جگہ لوں گی۔۔۔ اس گھر میں ان ٹاکسک لوگوں کے بیچ میں اپنی بچیوں کو نہیں رکھ سکتی۔۔۔بلاشبہ اس گھر پر حق ہے میرا اور میں اپنی بچیوں سمیٹ وہاں رہ سکتی ہوں لیکن میں نہیں چاہتی جس ناموافق ماحول نے میری ذات مسخ کر ڈالی میں وہاں اپنی بچیوں کو رکھوں۔۔۔

اور ظاہر سی بات ہے اس گھر کو بیچ کر جو میرا حصہ مجھے ملے گا اس سے کہیں اچھی لوکیشن پر مجھے کوئی چھوٹا ہی سہی مگر گھر نہیں مل سکتا۔۔۔اس لئے مجھے بالاج سے اپنی وہ رقم بھی چاہیے تاکہ کم از کم میرے پاس سر چھپانے کو جگہ تو اپنی ہو۔۔۔

باقی تو ضروریات زندگی کا انتظام تو وقت کے ساتھ ساتھ ہوتا ہی رہتا ہے۔۔۔

امان کو اپنے سامنے بیٹھی وہ لاابالی سی لڑکی یکدم ہی اپنی عمر سے کافی بڑی لگی۔۔۔ سوچ سوچ کر ہر پہلو کو مد نظر رکھتے اپنی زندگی کے فیصلے لیتی ہوئی۔۔۔

مگر تم یہاں۔۔۔

میں جانتی ہوں امان بھائی کے میں آپکی بہن ہوں اور میں آپ پر بوجھ نہیں آپ باآسانی میری ذمہ داری اٹھا سکتے ہیں۔۔۔

لیکن میری دلی خواہش ہے کہ آپ نے جیسے ابھی تک میرا ساتھ دیا ہے ویسے ہی آگے بھی مجھے سپورٹ کریں۔۔۔

ایک عرصہ میں نے سہاروں کے ساتھ جینے کی کوشیش کی اور آخر میں یہ ہی سیکھا ہے کہ سہارے عارضی ہوتے ہیں۔۔۔جب وہ ساتھ چھوڑتے ہیں تو انسان منہ کے بل گرتا ہے۔۔۔

اس لئے مجھے بنا سہارے کے سروائیو کرنا سیکھائیں بھائی۔۔۔کیونکہ میں نے جو ایک بات سیکھی ہے کہ کسی بھوکے کی مدد یہ نہیں کے آپ اسے کھانا کھلانا شروع کردیں بلکہ اسکی صحیح مدد یہ ہے کہ اسے آپ کوئی ایسا ہنر سیکھادے کے وہ پوری زندگی کے لئے روٹی کھانے کے قابل ہو جائے۔۔۔اسنے لب بھینچے آنکھوں میں امڈی نمی کو پیچھے دھکیلنا چاہا۔۔۔

امان اسکی باتیں سن کر مسکرادیا۔۔۔وہ لڑکی واقعی خود پر کام کررہی تھی۔۔۔

مجھے تمہاری سوچ جان کر خوشی ہوئی ہے صلہ۔۔۔

مگر کیا تمہارے پاس کوئی تحریری ثبوت ہے جس سے واضح ہوسکے کہ تم نے بالاج کو رقم دی تھی۔۔۔

اسکی بات سن کر صلہ کے چہرے پر ایک سایہ آ کر گزرا۔۔۔

ایسا تو کوئی ثبوت نہیں ہے میرے پاس۔۔۔تو کیا اسکے بنا ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔

وہ پریشان ہوا اٹھی تھی۔۔۔

کانونی کاروائیاں تو ثبوتوں کی بنا پر ہی ہوتی ہیں اگر کوئی ثبوت ہی نا ہوا تو۔۔۔امان خود الجھ گیا تھا۔۔۔اسکا دماغ تیزی سے کام کرتا چاروں طرف سے کچھ سوچ رہا تھا

۔۔۔

پیمنٹ لی کیسے تھی تم نے امی سے۔۔۔عفرا کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

امی نے بالاج کے اکاونٹ میں ٹرانسفر کروائی تھی۔۔۔صلہ کھوئی کھوئی سی گویا ہوئی۔۔

تو پھر کیا امی کی بینک سٹیٹمنٹ کام نہیں آئے گی۔۔۔عفرا چونک کر امان سے مستفسر ہوئی۔۔۔

نہیں خالہ کے اکاونٹ سے نہیں۔۔۔

چونکہ دکان میرے توسط سے بکی تھی تو خالہ کے کہنے پر اماونٹ ڈائریکٹ میرے اکاونٹ سے بالاج کے اکاونٹ میں ٹرانسفر کی گئی تھی۔۔میں اپنی بینک سٹیمٹ نکلواتا ہوں۔۔۔

یاد آنے پر بالاج نے سائیڈ ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھاتے کچھ چیک کرنا چاہا۔۔۔

اسکے ہاتھ تیزی سے لیپ ٹاپ کی کیز پر چل رہے تھے۔۔۔

ہاں۔۔۔اس سٹیٹمنٹ کے ذریعے سے ہم لیگل طریقے سے کورٹ سے نوٹس لے کر بالاج کی بینک سٹیٹمنٹ نکلوا سکتے ہیں۔۔۔یقیناً اگلی باہر جانے کی سبھی پیمنٹ بالاج نے اسی اکاونٹ سے کی ہیں تو کیس بن سکتا ہے۔۔۔۔وہ کچھ سوچتا ہوا گویا ہوا۔۔۔

فکر مت کر وصلہ۔۔۔انشااللہ تمہارے دونوں کام ہو جائیں گے۔۔۔میں صبح ہی وکیل سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔وہ مسکرا کر کہتا لیپ ٹاپ بند کر کے واپس سائڈ ٹیبل پر رکھنے لگا۔۔۔

شکریہ امان بھائی مجھے امید تھی کے آپ میرا یہ کام کر دیں گے۔۔وہ گہرا سانس خارج کرتی گویا ہوئی۔۔۔

یقیناً زندگی آگے بھی اسکے لئے آسان نہیں ہونے والی تھی۔۔۔تائی لوگوں سے گھر کا قبضہ لینا بھی کوئی آسان کام نا تھا اور بالاج سے پیسے حاصل کرنا بھی۔۔۔لیکن فلحال تو وہ ڈٹ کر کھڑی تھی اپنے حق کے لئے۔۔۔باقی حالات نا جانے کیا رخ اختیار کرتے۔۔۔

******

کمرے میں تین لوگوں کی موجودگی کے باوجود گہرا سکوت تھا۔۔۔

تائی اپنے بیڈ پر سر باندھے نیم دراز تھی۔۔۔چہرا بخار کی حدت سے ٹمٹمارہا تھا جبکہ سامنے صوفے پر ثانیہ اور اسکا شوہر سر پکڑے بیٹھے تھے۔۔۔

سامنے میز پر ایک لفافہ پڑا تھا۔۔۔

حالات یکدم ہی خراب سے خراب تر ہوتے جارہے تھے۔۔۔۔جانے کیسی ہوا چلی تھی۔۔۔بیٹا تو ان سے بدزن ہوا ہی تھا ساتھ ہی باقی سب بھی الٹ ہونے لگا تھا۔۔۔

انہیں لگا کہ شاید شوہر کا سایہ ان پر سے اٹھتے ہی انکی حیثیت اپنے گھر میں ہی تنکے سے بھی ہلکی ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔شوہر ہی زندہ ہوتا تو بھی بیٹے کی بے اعتنائی اتنی نا کھلتی۔۔۔

اب کیا کرنا ہے ماں۔۔۔وہ لڑکی تو بہت پہنچی شے نکلی۔۔۔عدت سے اٹھتے ہی اسنے لیگل نوٹس بھیج دیا گھر خالی کرنے کا وہ بھی محض دو دنوں میں۔۔۔

ثانیہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔

تب سے وہ حق سے اسی پورشن میں رہائش پذیر تھی۔۔۔اب اتنے شارٹ نوٹس پر وہ کہاں جاتی۔۔۔سسرال واپس جانے کا تو وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

یہ اتنی غور طلب بات نہیں ہے۔۔۔زیادہ غور طلب بات یہ ہے کہ ابھی تک دونوں پورشن میں رہتے کام چل رہا تھا لیکن اب پورشنز کی بجائے گھر کے درمیاں

میں دیوار ہو کر الگ الگ حصے بنیں گے۔۔۔اسکے شوہر کے کہنے پر تائی نے سرخ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اسی بات کا تو رونا ہے کہ اگر نیچے سے کچھ پورشن مل رہا ہے تو اوپر سے بھی چھوڑنا پڑ رہا ہے اور میری تو سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں ہی مفلوج ہو گئی ہیں کہ اب کریں تو کریں کیا۔۔۔

اسنے تو بزرگوں کو بیٹھانے کی بجائے قانون کا سہارا لیا ہے۔۔۔

تائی نے اپنے دکھتے سر کو ہاتھوں سے دبایا۔۔۔

اب دو دنوں میں سارا پورشن کیسے خالی کریں۔۔۔ثانیہ ہنوز پریشان تھی۔۔۔

عموماً عدالتی کام اتنے جلدی نہیں ہوتے۔۔۔سالوں لگ جاتے ہیں ایسے قبضے کے کیسوں پر۔۔۔لیکن یہاں اسکے پیچھے اسکا بہنوئی ہے اب تو پورے پاکستان میں اسکی ایک پہچان ہے یہ اسی کی پہنچ ہے کہ اتنے شارٹ نوٹس پر جگہ خالی کرنے کا نوٹس جاری کیا گیا ہے۔۔۔

اسکا شوہر ایک دفعہ پھر سے نوٹس پڑھتے ہوئے بددلی سے گویا ہوا۔۔۔

ثانیہ میری بالاج سے بات کروا۔۔۔

تائی کچھ سوچتے ہوئے گویا ہوئیں۔۔۔

کیا بات کرنی ہے آپ نے اس سے۔۔۔ثانیہ ماتھے پر تیوریاں ڈالتے گویا ہوئی۔۔۔

سیدھے منہ بات تو کرتا نہیں وہ آپ سے۔۔۔اسقدر بدگمان کر دیا ہے اس بدذات نے اسے ماں بہنوں سے پھر بھی آپ بار بار اسکا نمبر ملوا لیتی ہیں۔۔۔

ہاں تو اور کیا کروں۔۔۔کس کا نمبر ملواوں۔۔۔اکیلا کماو پوت ہے میرا۔۔۔اور کس کے پاس جاوں۔۔۔نمبر ملا کے دے مجھے اسکا۔۔۔

تائی آنچل کے پلو سے آنکھوں کی نمی صاف کرتی گلوگیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

توثانیہ کو چار و ناچار بالاج کا نمبر ملاتے ہی بنی۔۔۔اسنے بیزاریت سے نمبر ملاتے فون تائی کی جانب بڑھایا۔۔۔

*****

ہر گزرتے لمحے کیساتھ ٹینشن مزید بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ادھر تائی نے اسے اپنی پریشانی بتانے کے لئے فون کیا تھا اور وہاں سے جو خبر سننے کو مل رہی تھی وہ مزید تائی کا بی پی ہائی کر رہی تھی۔۔۔

ماں صلہ کی طرف سے محض آپکو ہی نوٹس نہیں ملا۔۔۔۔

مجھے بھی ملا ہے۔۔۔اسنے اپنے چودہ لاکھ کلیم کئے ہیں جو اسنے مجھے باہر بھیجنے کے لئے دیئے تھے۔۔۔

وہ زبانی کلامی باتیں نہیں کر رہی۔۔۔سارے ثبوتوں کے ساتھ اسنے مضبوطی سے گھیرا تنگ کیا ہے ہمارے گرد۔۔۔

راہ فرار نا ممکن ہے اور میں اسے حق پر بھی سمجھتا ہوں ماں۔۔۔

میں نہیں کہوں گا کہ وہ جو کر رہی ہے وہ غلط ہے۔۔غلط وہ تھا جو ہم سب نے مل کر اسکے ساتھ کیا۔۔۔

ہنہہ اسے اس حالت میں بھی اسی جادو گرنی کی حمایتیں سوجھ رہی ہیں۔۔۔ٹھیک پاگل بنایا ہوا ہے اسنے اس عقل کے اندھے کو۔۔۔ثانیہ سر جھٹکتی منہ ہی منہ بڑبڑائی۔۔۔

ٹھیک کہتی ہے وہ کہ اس چار سالہ ازواجی زندگی میں اسنے اس گھر سے محض بے حسی ہی چرائی ہے۔۔۔ سپیکر سے آواز ہنوز ابھر رہی تھی

وہ واقعی بے حس بن گئی ہے۔۔۔اس لئے بنا کسی نئے فساد کے اسکا پورشن خالی کر دیں۔۔۔

نیچے کا پورشن مشل اپنے لئے سیٹ کر لے وراوپر کا آپ اور کرن۔۔۔۔

بالاج کی بات سن کر ثانیہ اور تائی بیک وقت تلملائیں۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری ان باتوں کا۔۔۔پھر ثانیہ کہاں جائے گی۔۔۔تائی چیخی۔۔۔

جبکہ ثانیہ بھی ماتھے پر بل ڈالے خاموش بیٹھی تھی

ثانیہ میری ذمہ داری نہیں ہے ماں۔۔۔وہ واپس جائے اپنے سسرال۔۔پوری دنیا کی لڑکیاں اپنے سسرالوں میں رہتی ہیں یہ کوئی انوکھی نہیں۔۔۔

اور ویسے بھی میں نے صلہ کی جانب سے ملنے والے نوٹس کے جواب میں ایک ماہ کی مہلت مانگی ہے۔۔۔ایک ماہ میں مجھے اسکی رقم واپس کرنی ہے۔۔۔جیسے بھی کر کے۔۔۔تو کچھ وقت آپ سب کو میرے ساتھ اپنی ضروریات پر سمجھوتا کرنا ہو گا۔۔۔

مشل کے ساتھ ساتھ آپ میری ذمہ داری ہو یا کرن جس کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔۔۔باقی سب کا میں نے ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔۔۔

آپ کے کام کرنا آپکے کھانے پینے اور دوائی وغیرہ کا خیال رکھنا فرض ہے میرا اور میں مشل کو بھی بتا چکا ہوں کے اس معاملے میں میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا اس کے علاوہ آپکا مشل سے رویہ کیسا ہے یا اسکا آپکے ساتھ رویا کیسا ہے یہ میرا مسلہ نہیں۔۔۔نا اس سے میں فضولیات سنو گا اور نہ ہی آپ سے اسکے خلاف۔۔۔

آپ بہتر جان سکتیں ہیں کے آپکو اپنا آپسی تعلق کیسا رکھنا ہے۔۔۔

کرن کا بھی کہیں رشتہ ڈھونڈیں اور اسے اسکے گھر کا کرنے کی کریں۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

بالاج بیٹا واپس آجاو۔۔۔مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔اسکی ساری باتوں کے جواب میں ماں لجاہت سے گویا ہوئی۔۔۔

ٹھیک ہے مان لیتا ہوں کے آپکو میری ضرورت ہے لیکن وہاں آکر میں آپکی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا۔۔۔اور ویسے بھی یہ گھر جسکے دم سے آباد تھا اسکے بغیر مجھے کاٹنے کو ڈورتا ہے۔۔۔کاش میں نے وقت رہتے عقل سے کام لیا ہوتا۔۔۔وہ تیز لہجے میں کہتے فون بند کر چکا تھا حالانکہ اسکی آواز میں گھلی نمی کو تائی نے شدت سے محسوس کیا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے یوں صفاچٹ جواب پر ثانیہ شوہر سے نظریں چرا کر رہ گئ۔۔۔

******

صلہ سیاہ عبایہ پر سنہرے سکارف سے حجاب کئے چہرا نقاب سے دھانپے عفرا کے ساتھ گاڑی سے نکلی۔۔۔

اسنے گردن اٹھا کر اس عمارت کو دیکھا جہاں اسکا بچپن گزرا تھا جس سے اسکی اچھی بری ہر طرح کی یادیں وابسطہ تھیں۔۔۔

اسکی آنکھوں میں کرب اور ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں تھیں۔۔۔

ورکرز تندہی سے کام کر رہے تھے۔۔۔

گھر کے درمیاں میں اونچی اور مضبوط دیوار کھڑی ہو رہی تھی۔۔۔وہ اٹھی گردن کیساتھ اندر داخل ہوئی۔۔۔پورے پورشن کا چکر لگایا۔۔۔اسکے اور بالاج کے زیر تصرف کمرا اسکے حصے میں آیا تھا۔۔۔وہ کمرا دیکھتے اسکے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ

ابھری۔۔۔کئی سوچیں یادوں کی پٹاری کھولے بنا اجازت سامنے آنے لگیں تھیں۔۔۔لیکن وہ سر جھٹکتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

سارے پورشن کا چکر لگا کر وہ عفرا کیساتھ امان کے بتائے کئی گھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

امان نے سارے گھر ہی اپنی کالونی کے آس پاس ہی دیکھے تھے۔۔۔

اس گھر کو دوسری پارٹی کے نام کروا کر اور اپنے لئے عفرا کے گھر کے پاس ہی ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت اور فرنشڈ گھر دیکھ کر وہ لوگ شام میں تھکے ہارے گھر لوٹے تھے۔۔۔۔

چلو شکر ایک معارکہ تو سر ہوا۔۔۔گھر آتے ہی اسنے شکر کا سانس خارج کیا۔۔۔

****

کیسا رہا آج کا دن۔۔۔رات کے کھانے پر سبھی اکھٹے تھے جب امان نے ان سے دریافت کیا۔۔۔

اچھا رہا۔۔۔جواب عفرا کی جانب سے آیا تھا۔۔۔

ایک دو دن تک تمہارا گھر بھی تمہارے نام ہو جائے گا۔۔۔بچیوں کی پلیٹ میں نوڈلز ڈالتے امان صلہ سے مخاطب ہوا۔۔۔

اسنے تشکرانہ نگاہوں سے امان کو دیکھا جب خالہ بے ساختہ بول اٹھیں۔۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے بیٹا مگر تم نے آگے کیا سوچا ہے صلہ۔۔۔

خالہ پریشانی سے مستفسر تھیں۔۔۔

کیا مطلب خالہ۔۔۔کس بارے میں۔۔۔صلہ الجھی۔۔۔

بیٹا میں تمہارے بارے میں ہی بات کر رہی ہوں۔۔۔

عدت تمہاری پوری ہو چکی ہے اب میں تمہاری کوئی مناسب رشتہ دیکھ کر شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔یہ زندگی بہت لمبی ہے میری جان اور بنا کسی ساتھی کے یہ نہیں کٹ سکتی۔۔۔

اور پھر معاشرہ ایک اکیلی عورت کا جینا حرام کر دیتا ہے پھر تمہاری عمر ہی کیا ہے۔۔۔یقیناً نصرت ہوتی تو وہ بھی یہ ہی کرتی۔۔۔

خالہ کی بات پر صلہ کیساتھ ساتھ امان اور عفرا بھی کھانے سے ہاتھ روکے خالہ کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔جبکہ ہر گزرتے لمحے کیساتھ ساتھ صلہ کی رنگت فق ہو رہی تھی۔۔۔

نہیں کرنی مجھے شادی خالہ۔۔۔۔کیوں کروں۔۔۔کیا زندگی میں شادی ہی سب کچھ ہے۔۔۔کیا عورت شادی کے بنا سروائیو نہیں کر سکتی۔۔۔

ایک تلخ تجربہ کافی ہے میرے لئے۔۔۔میں بار بار اپنی زندگی کو تجربوں کی نظر نہیں کر سکتی۔۔۔۔نہیں کرنی مجھے شادی۔۔۔وہ نوالہ وہیں واپس پلیٹ میں پھینکتی

دکھ سے گویا ہوئی تو آواز خود بخود بھرا گئی اور کئی آنسو بنا اجازت ہی پلکوں کی بار پھیلانگ گئے۔۔۔۔

امان بس خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ بچیوں کو وہ اپنا موبائل دیتا اندر بھیج چکا تھا۔۔وہ بھرپور کوشیش کرتا کہ بچیوں کے سامنے کوئی بھی ایسا کام نا ہو جو انکے کچے ذہنوں پر نقش چھوڑے۔۔۔

بیٹا اگر ایک تجربہ تلخ نکلے تو ضروری نہیں کہ ہر بار ہی ایسا ہو۔۔۔خالہ نے تاسف اے اسے دیکھتے سمجھانا چاہا۔۔۔

خالہ میں مفروضوں کی بنیاد پر اپنی زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔اور نا ہی حقیقت سے منہ موڑ سکتی ہوں۔۔۔اور اگر آپ حقیقت دوبارہ سے میرے منہ سے سننا چاہتی ہیں تو سن لیں کہ حقیقت بہت تلخ ہے۔۔۔

میرے ماتھے پر طلاق کے دھبے کے ساتھ بدکردار کا ٹیگ بھی لگایا گیا ہے۔۔۔

میری بچیوں کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔۔۔کون ہے جو ایک بدکردار لڑکی سے شادی کرے گا۔۔۔۔وہ اذیت سے بول رہی تھی جبکہ اسکے الفاظ عفرا کا دل چھلنی کر رہے تھے۔۔۔اسکے برعکس امان نے سر جھکاتے دوبارہ سے کھانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

وہ پہلے ان دونوں کے نظریات جان لینا چاہتا تھا۔۔۔

اور بلفرض کوئی ہو بھی جو اس بکواس پر یقین نا کرے اور مجھ سے شادی کی حامی بھر لے تو خالہ مجھے تو شوہر مل جائے گا مگر میری بیٹیوں کو باپ کبھی نہیں ملے گا۔۔۔ جن بچیوں کا باپ ہی انہیں اپنانے سے انکار کر دے تو پھر عبث ہے کہ کوئی غیر انہیں اپنائے۔۔۔

اور پھر میں کل کہیں پڑھ رہی تھی کے عورت پر سب سے زیادہ حق اسکے شوہر کا ہوتا ہے۔۔۔ وہ اپنی کیفیت پر قابو پاتی ضبط سے گویا ہوئی۔۔۔۔

اور آپ زرا اس فقرے کا بھاری پن محسوس کریں۔۔۔ کم از کم مجھے اس سچوئشن میں تو یہ بھاری پن ہی محسوس ہو رہا ہے کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ مجھ پر کسی کا حق ہو یا میں کسی کے لئے باونڈ ہو کر اپنی بچیوں کی حق تلفی کروں۔۔۔ مجھ پر سب سے زیادہ میری بچیوں کا حق ہے۔۔۔ وہ میری اور میں انکی کل کائنات ہوں۔۔۔ خالہ ہماری اس چھوٹی سی دنیا میں کسی تیسرے کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی پلیز۔۔۔ پلیز خالہ دوبارہ اس موضوع پر مجھ سے بات مت کیجیئے گا۔۔۔ یہ موضوع مجھے ہرٹ کرتا ہے۔۔۔ وہ آنکھیں سختی سے رگڑ سے صاف کرتی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ خالہ اسے تاسف سے وہاں سے جاتی دیکھتی رہی۔۔۔

ماں زخم تازہ ہوں تو اس پر پھاہے رکھے جاتے ہیں اسے کھرچا نہیں جاتا۔۔۔

وہ کھانا کھاتا سنجیدگی سے گویا ہوا تو ماں نے اسے زخمی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

تو تمہیں بھی میں ہی غلط لگ رہی ہوں۔۔۔وہ لڑکی ذات ہے۔۔۔

میں آپکی باتوں سے انکاری نہیں ماں۔۔۔وہ ماں کی بات کاٹتا ان کی جانب دیکھ کر گویا ہوا۔۔۔

آپکی سبھی باتیں اپنی جگہ بجا ہے۔۔۔مگر غلط صلہ بھی نہیں۔۔۔اسکی باتیں بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔۔۔

اس لئے فلحال اس موضوع پر آپ خاموشی اختیار کر لیں۔۔۔کچھ کام انسانوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں جبکہ کچھ کام وقت پر چھوڑ دینے چاہیں۔۔۔اسے بھی کچھ وقت دیں انشااللہ اللہ کوئی بہتر راہ نکال دے گا۔۔۔آپ فکر مت کریں۔۔۔وہ رسان سے ماں کو سمجھاتا گویا ہوا۔۔۔

اور عفرا تم پلیز بچوں کو کچھ کھلا دینا انہوں نے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا۔۔۔مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے رات میں میں لیٹ ہو جاوں گا۔۔۔

وہ گم صم سی بیٹھی عفرا سے مخاطب ہوا تو وہ غیر دماغی سے سر ہاں میں ہلا گئ۔۔۔

*****

بچیوں کو کھانا کھلا کر عفرا کھانے کی ٹرے تھامے صلہ کے کمرے کی جانب بڑھی کیونکہ اسنے بھئ کھانا برائے نام ہی کھایا تھا۔۔۔

دروازہ دھکیل کر وہ اندر داخل ہوئی تو صلہ صوفے پر نیم دراز چھت کو گھورتی ناجانے سوچوں کی کن وادیوں میں کھوئی تھی۔۔۔

محترمہ سیدھی ہو جاو اور اٹھ کر کھانا کھاو۔۔۔ عفرا کی آواز پر وہ چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ جلدی سے کھانا ختم کرو اور سٹڈی میں آکر میرے کام میں میری مدد کرواو۔۔ میرا انگلش لینگویج کا کورس مکمل ہونے میں صرف چند چیزیں رہ گئی ہیں پھر میں اسے لانچ کرنے جا رہی ہوں تو ان دنوں مجھے تمہاری بہت ضرورت ہے۔۔ وہ بات کرتی چھوٹے چھوٹے نوالے صلہ کے منہ میں ڈال رہی تھی۔۔۔ اسنے پچھلی کسی بات کا حوالہ نہیں دیا تھا۔۔۔

اچھا کورس کو فری لانچ کر رہی ہو۔۔۔

وہ واقعی اسکی باتوں سے بہل رہی تھی۔۔۔ کچھ دیر قبل کی تلخ کلامی کا اثر زائل ہو رہا تھا۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔ پیڈ کورس ہے۔۔۔

فری میں سب کچھ میرے چینل پر موجود ہے جو سیکھنا چاہے سیکھ سکتا ہے اور میرا کورس سب کے لئے نہیں ہے یہ ان سٹوڈینٹس کے لئے ہیں جو چاہتے ہیں کے انہیں ہاتھ سے پکڑ کر ایک ایک سٹیپ پار کروایا جائے۔۔۔ ان کے ساتھ ان ٹچ رہا جائے۔۔۔ ہر موقع پر انہیں گائڈ کیا جائے یہ کورس ان لوگوں کے لئے ہے۔۔۔۔

وہ باتیں کرتی اسکا کھانا مکمل کروا چکی تھی اور اب اسے لئے سٹڈی روم کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

اور ویسے تم اپنا چینل بھی دکھاو مجھے اس میں کیا مسائل ہیں۔۔۔ عفرا کے یاد کروانے پر اسے یاد آیا کے اسکا بھی ایک چینل تھا جس پر وہ کبھی کام کرتی تھی ورنہ کچھ عرصہ پہلے سے تو سب کچھ حالات و واقعات کی نظر ہو گیا تھا۔۔۔

****

صلہ اور عفرا سٹڈی روم میں اونچی کرسیوں پر آمنے سامنے بیٹھیں تھیں۔۔۔

سامنے گول میز پر لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا۔۔۔

گلاس وال کے اگے بلائینڈز پھیلائے گئے تھے جبکہ سٹڈی مضنوعی روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔۔۔

صلہ خوموشی سے بیٹھی عفرا کو دیکھ رہی تھی۔۔

جو لیپ ٹاپ کے کی پیڈ پر انگلیاں چلاتی اسکی سکرین پر کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہاں دیکھتے اسکی آنکھوں میں تحیر ابھرا اور

کچھ دیر بعد وہ جیسے کچھ سمجھ کر ایک گہرا سانس خارج کرتی سیدھی ہو بیٹھی۔۔۔

اب میں تمہیں چند باتیں بتانے جا رہی ہوں صلہ یوٹیوب چینل کے حوالے سے انہیں غور سے سننا۔۔۔

دراصل اپنا چینل بنانے سے پہلے میں نے اس چیز پر بہت ریسرچ کی تھی اور اسکی ایک ایک چیز کو سمجھنے کی کوشیش کی تھی۔۔۔

آج کل ایک ایک نیش پر سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں چینلز ہیں۔۔۔لوگوں کے پاس آپشنز بہت ہیں اور ورائٹی اس سے بھی زیادہ ہے۔۔۔نیز لوگوں کا اٹینشن سپین بہت کم ہو گیا ہے۔۔۔ایسے میں سب سے غور طلب چیز کہ تمہارے چینل میں یا تمہارے کانٹینٹ میں ایسی یونیق چیز کیا ہے جو لوگ باقیوں کو چھوڑ کر تمہیں دیکھیں۔۔۔

یہاں یوٹیوب کی دنیا میں ہر کوئی بہت محنت کر رہا ہے۔۔۔ایک سے بڑھ کر ایک ۔۔۔اور یہاں کمپیٹیشن بہت ہے۔۔۔

تو سب سے پہلے تو یہاں پر اپنا ایریا آف انٹرسٹ پہچاننے کی ضرورت ہے۔۔۔ کیونکہ اگر تم کسی بھی شوقیہ چیز سے انسپائر ہو کر چینل بناو گی تو بہت جلد اکتا جاو گی اس ریس میں تھک جاو گی اور سب چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جاو گی جیسے زیادہ تر لوگ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔

تمہیں چینل اس چیز ہر بنانا ہے جو تمہارے اندر بستی ہو۔۔۔جسکے بنا تم رہ نا سکتی ہو۔۔۔

جیسے میں نے اپنا ایریا آف انٹرسٹ تلاش کیا تھا امان کی ایک ویڈیو دیکھ کر۔۔۔وہ جیسے کچھ سوچ کر بولی۔۔۔

اس ویڈیو نے مجھے اس کام میں بہت مدد دی تھی۔۔۔

جیسے اس میں مان نے اپنی مائنڈ میپنگ کرنے کا بولا تھا اور پھر میں نے بھی وہی کیا۔۔۔۔

ایک کاغذ پنسل لے کے درمیان میں ایک سرکل لگا کر عفرا لکھا۔۔۔وہ میرا دماغ تھا۔۔۔

عفرا آگے کو جھکی صلہ کو دیکھتی بول رہی تھی جبکہ صلہ توجہ سے اسے سن رہی تھی۔۔۔

پھر وہاں سے مختلف برانچز نکل رہی تھیں۔۔۔

جیسے مجھے کس کس چیز کا شوق ہے اور میرا ایریا آف انٹرسٹ کون کونسی چیزیں ہیں۔۔۔وہ سبھی مینشن کر کے ان میں سے سب سے پورفل چیز کو تلاش کرنا ہوتا ہے۔۔۔

جیسے مجھے کس کس چیز میں انٹرسٹ تھا۔۔۔وہ اسے تب کی باتیں یاد کر کے بتانے لگی

مجھے انٹرسٹ تھا ڈی آئی وائز بنانے میں۔۔۔

مجھے انٹرسٹ تھا شاپنگ کرنے میں۔۔۔

مجھے گارڈننگ میں بھی انٹرسٹ تھا۔۔۔وہ انگلیوں رگنتی بتارہی تھی

مجھے ہوم ڈیکور کا بھی شوق تھا۔۔۔

مجھے انگلش سیکھنے کا بھی کریز تھا۔۔۔

مجھے آپ ٹو ڈیٹ رہنے کا بھی کریز تھا۔۔۔

پھر ان سب انٹرسٹ کی چیزوں کو لکھنے کے بعد میں نے ایک ایک کا تنقیدی جائزہ لے کر اپنا مین ایریا آف انٹرسٹ نکالا۔۔۔

جیسے مجھے ڈی آئی وائز بنانے اچھے لگتے ہیں۔۔۔لیکن اتنے نہیں کے میں اسے ایک پروفیشن کے طور پر لے سکوں۔۔۔ہاں میں جو چیزیں استعمال نہیں ہوتی ان پر مختلف تجربات کرتی ہوں لیکن فارغ اوقات میں۔۔۔

اسی طرح مجھے گارڈننگ کا بھی شوق ہے مجھے میرا گارڈن ہرا بھرا چاہیے لیکن صرف اپنے گارڈن کے حد تک میں اسے بھی اپنا پروفیشن نہیں بنا سکتی تھی۔۔۔

یہ ہی ایم چیز شاپنگ اور ہوم ڈیکور میں بھی تھی۔۔

لیکن انگلش سیکھنے کے لئے میں بالکل کریزی تھی۔۔۔جیسے ایک رائٹر کے دماغ میں سوتے جاگتے اسکے کردار ہی گھومتے ہیں۔۔۔جیسے ایک بزنس مین کے دماغ میں بزنس کو لے کر سٹریٹیجیز ہی گھومتی ہیں۔۔۔

جیسے ایک فنکار کے دماغ میں ہمہ وقت اسکے فن کو لے کر ہی چیزیں گھومتی ہیں۔۔۔بلکہ اسی طرح مجھے سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے صرف اسی چیز کے خیالات آتے تھے۔۔۔

تو میرا ایریا آف انٹرسٹ کلیئر ہو گیا۔۔۔

تب میں نے بس دو چیزیں سوچیں ایک کہ میرے جیسی اس ملک میں بہت سی لڑکیاں ہیں جو اس زبان پر عبور پانا چاہتی ہیں مگر پہلا سٹیپ نہیں لے پاتیں تو ان کے لئے میں آسان طریقے سے اس چیز کو شروع کر سکتی ہوں۔۔

دوسرا جتنا میں اس چیز کی گہرائی میں جاوں گی میرا نالج اور بڑھے گا اور اس زبان پر میری گرفت مزید مضبوط ہو گی۔۔۔پھر میں دن رات کا فرق مٹاتی گئی۔۔۔بلکہ خود با خود مٹا گیا۔۔۔میں جو نئی چیز سیکھتی اسے مکمل سیکھنے کے بعد آگے سیکھاتی میری پریکٹس ہوتی اور کئی لوگوں کی مدد ہو جاتی۔۔۔یوں یہ ایک چین سائیکل بنتی گئی۔۔۔۔

میری اتنی لمبی چوڑی بات کا مطلب پتہ ہے کیا ہے۔۔۔انے والیہ بھنورا چکائی۔۔ صلہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

یہ کہ جس نیش پر تم نے اپنا چینل بنایا ہے مطلب کہ کوکنگ۔۔وہ ایک لمحے کو رکی پھر ٹھہر کر گویا ہوئی۔۔۔

وہ تمہارا ایریا آف انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔

اسکی بات سن کر صلہ جہاں کی تہاں رہ گئ۔۔۔

تم غلط دائریکشن میں اپنی انرجی ضائع کر رہی ہو۔۔۔

میں نے تمہارے چینل پر کام کی رفتار اور طریقہ دیکھا ہے۔۔۔ایک ویڈیو ڈالنے کے بعد تم نے مہینوں چینل نہیں کھولا۔۔۔پھر کھولا تو تین چار ویڈیوز ڈالی اور پھر غائب۔۔۔

یہ کام تم کچھ مجبوری اور کچھ جان چھڑوانے والے انداز میں کر رہی ہو کہ چینل بنالیا اب اسے بس گھسیٹنا ہے۔۔۔

اس لئے یہیں رک جاو اور دماغی طور پر اپنا محاسبہ کرو اور اپنا ایریا آف انٹرسٹ ڈھونڈو۔۔۔

وہ کام جس کے ساتھ تم سب سے زیادہ کمفرٹیبل ہو۔۔۔جس کام کے لئے تمہیں اپنے ساتھ زبردستی نا کرنی پڑے۔۔۔وہ کام جسے کر کے تمہیں خوشی ملے۔۔۔وہ کام جو تم پر بوجھ نا ہو۔۔۔وہ کام جو خود بخود تم سے اپنا آپ کروائے۔۔وہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔تمہارا ایشن۔۔تمہاری ہابی۔۔یا کچھ بھی۔۔۔

اپنی مائنڈ میپنگ کرواور اپنے ایریا آف انٹرسٹ کو دھونڈو۔۔۔اپنا ایریا آف انٹرسٹ دھونڈ کر اس پر کام کرو گی تو تمہیں آگے بڑھنے سے کوئی نہیں روک سکتا ۔۔۔کیونکہ جو چیز دل سے نکلتی ہے وہی دل تک پہنچتی ہے۔۔۔

صلہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی جسنے چھوٹی ہو کر اسے بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔۔۔

******

رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔۔۔مشال اپنے کمرے میں بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔کمرے کے کھلے دروازے سے باہر تک سارا پورشن دکھائی دے رہا تھا۔۔۔تازہ رنگ وروغن کے بعد گھر کی شکل نکل آئی تھی۔۔۔

کل ہی اسنے نیچے کا پورشن اپنے لئے سیٹ کروایا تھا۔۔۔

اس گھر کو دیکھتے ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹا۔۔

بالاج کی ماں بہنوں کو اسنے نیچے پورشن میں رہائش اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر یہ سب کر کے۔۔۔اتنے سال تک ایک مرد کو ضد بنا کر اسکے پیچھے خوار ہو کر اسے اپنا بنا کر بھی اندر ایک خالی پن تھا۔۔۔گھر کے خالی در و دیوار اسے کاٹنے کو دوڑتے تھے۔۔۔

دنیا کے لئے اسکا شوہر اسکی ہر بات مانتا تھا۔۔اس پر جان چھڑکتا تھا مگر حقیقت سے آشنا صرف وہ کرلاتا دل ہی تھا۔۔

اسنے آنسو صاف کرتے ایک مرتبہ پھر سے بالاج کا نمبر ملایا۔۔۔

دوسری طرف بیلز جارہی تھیں اندر کہیں دل سے درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھی ۔۔۔اسے اپنا بنا کر بھی وہ اسکے روبرو ہونا یا اس کے ساتھ وقت گزارنا تو دور اسکی آواز تک سننے کو ترس جاتی تھی۔۔۔

اسے اپنی بے بسی پر رونا آرہا تھا۔۔۔وہ شخص اسکی ہر ضرورت پوری کررہا تھا مگر اسکے نزدیک اسکے جذبات کی اسکے دل کی کوئی قدر نا تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔اب کیا مسلہ ہے مشل۔۔۔گھر رینوویٹ کروانے کے لئے پیسے بھیج تو چکا ہوں۔۔۔۔فون اٹھائے جاتے ہی فون سے اسکی اکتائی بے زار سی آواز گھونجی۔۔۔

اسکے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی۔۔۔

کیا اب تم سے بات کرنے کے لئے بھی مجھے ہمہ وقت کسی بہانے کا سہارا لینا پڑے گا۔۔۔۔وہ بھرائی آواز میں گویا ہوئی۔۔

ہاں بولو کیا بات کرنی ہے۔۔۔جان چھڑاتا لہجہ اسے اندر تک گھائل کر گیا۔۔۔

کیاصلہ سے بھی اسی لہجے میں بات کرتے تھے۔۔۔وہ کرلائی۔۔۔یہ صلہ بھیچ میں کہاں سے آگئ۔۔۔اور خدارا اسکااور اپنا موازنہ نا کیا کرو کیونکہ پھر اس موازنے کا جواب تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔۔

اور ویسے بھی تمہارے پاس بات کرنے کو ہوتا کیا ہے مشل۔۔۔ماں بہنوں کی برائیاں۔۔۔یار تھک چکا ہوں یہ سب سن سن کر۔۔۔اب الگ پورشن کرواتو دیا ہے۔۔۔اب اور کیا چاہیے۔۔۔ہر ضرورت پوری کرتو رہا ہوں تمہاری۔۔۔اب اور کیا کروں تمہارے لئے۔۔۔اسکی آواز سے ظاہر تھا کہ وہ سب بعجلت کہہ کر بحث سمیٹنا چاہتا تھا۔۔۔

مجھے تمہارے پاس آنا ہے بالاج۔۔۔مجھے وہاں بلواو۔میں یہاں نہیں رہ سکتی۔۔۔

وہ اسکا لہجہ اور باتیں سب نظر انداز کرتی گویا ہوئی۔۔

کیوں یہاں کیا تکلیف ہے تمہیں۔۔۔سب تمہاری مرضی کے مطابق ہو رہا ہے تو عزت راس نہیں آرہی کیا۔۔۔لمحوں میں وہ طیش میں آتا گویا ہوا۔۔۔غصے میں وہ اسے یونہی لمحوں میں دو کوڑی کا کر دیتا تھا۔۔۔

بالاج میری شادی تم سے ہوئی ہے اور تم افورڈ بھی کرتے ہو مجھے وہاں بلانا تو۔۔۔وہ جذباتی انداز میں گویا ہوئی جب وہ سرعت سے اسکی بات کاٹ گیا۔۔

پاکستان میں نوے فیصد لڑکیوں کے شوہر ایسے ہی باہر کام کرنے جاتے ہیں اور وہ وہاں رہتی ہیں اس لئے تم مجھے مت سیکھاو کہ تمہاری شادی کس سے ہوئی ہے۔۔ کیا اب بھی مجھے پتہ نہیں چلنا تھا کہ تمہاری شادی کس سے ہوئی ہے۔۔۔وہ بھڑکا۔۔۔

ہاں ایسا ہی ہوتا ہو گا۔۔۔ان لڑکیوں کے شوہر انہیں اپنے پاس بلوانا افورڈ نہیں کر تے ہونگے مگر یہاں۔۔۔وہ بھی چٹختی ہوئی گویا ہوئی جب وہ گھر سے اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

مگر یہاں بات افورڈ کرنے یا نا کرنے کی تو ہے ہی نہیں۔۔۔اپنے پاس تو میں اسے نا بلا سکا جسکا سب سے زیادہ حق تھا۔۔۔تو کسی اور کیا بلاوں گا۔۔۔وہ بالاج کی آواز نم ہوتی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

تم اسکی سزا مجھے نہیں دے سکتے۔۔۔یہ اسکی قسمت تھی۔۔۔وہ اسکی سبھی باتیں سمجھتی بات کو دوسرا رخ دے گی۔۔۔

اور یہ تمہاری قسمت ہے جسکے ساتھ تمہیں سمجھوتا کرنا پڑے گا۔۔۔۔وہ بھی جیسے کسی خواب سے جاگتا گہرا طنز کر گیا۔۔۔

بالاج میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔۔۔ مشل نے بھرائی آواز میں اسے بلیک میل کرنا چاہا۔۔

وہ بھی میرے بچوں کی ماں تھی مشل اور یقین مانو تمہیں جو آسائشیں فراہم کی ہیں نا میں نے اسکا دس فیصد بھی میں اسے نہیں دے پایا۔۔۔اور اسی بات کا غم کم نہیں ہوتا کے وہ میرے برے دنوں کی ساتھی تھی اور اچھے دنوں کے آتے ہی اپنی حماقتوں کے ہاتھوں میں نے اسے کھو دیا۔۔۔

اور اگر یقین کر سکتی ہو تو کر لو مشل کہ تم میں ایسا کچھ نہیں جو اسکا مقابلہ کر سکے۔۔ یہ میری بد قسمتی کے میں نے اسے ہلکا لیتے اسکے صبر اور در گزری کو اسکی کمزوری سمجھتے گھاٹے کا سودا کر لیا۔۔۔۔گلوگیر لہجے میں وہ اسکی ذات پر بہت گہرے وار کر گیا تھا۔۔۔

وہ سر تا پیر سلگتی بلبلا کر رہ گئی۔۔۔

تم مجھے ڈی گریڈ نہیں کر سکتے بالاج۔۔۔وہ بھی اس عورت کے لئے جو تمہاری زندگی میں کہیں نہیں۔۔۔میں بیوی ہوں تمہاری۔۔۔وہ حلق کے بل چیخی تھی۔۔۔

اور اسی بات کا افسوس ہے مجھے۔۔۔وہ پست لہجے میں کہتا فون بند کر گیا جبکہ مشل فون بیڈ پر پھینکتی چہرا ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

اندر کہیں انتقام کی آگ جل اٹھی تھی۔۔۔جسے سکون اب اس گھر میں ایک بڑا ہنگامہ بھرپا کر کے ہی ملنا تھا۔۔۔ساری فریسٹریشن بلاج کی ماں بہنوں پر نکلنی تھی

اسکے بعد کے مراحل وہ باخوبی جانتی تھی۔۔۔جسکے بعد بالاج کو فون جانا تھااور اسنے سب نظرانداز کرنے کا بول کر خود اپنے آپسی مسائل حل کرنے کا کہنا تھا۔۔۔

یوں سبکو لگتا کی بالاج مشل کی مٹھی میں ہے جبکہ یہ صرف وہی جانتی تھی کے وہ اس سے ضروری بات بھی نہایت لگے بندھے کرتا تھا۔۔

بالاج کی زندگی میں اپنا یہ مقام وہ گھر میں کسی کے سامنے نہیں لاسکتی تھی۔۔۔اسے ہر حال میں یہ بھرم قائم رکھنا تھا۔۔۔

بس وہ دعا گو ہی تھی کہ اللہ اسے بیٹا عطا کردے شاید ایک محرومی کے بعد نعمت حاصل کرکے بالاج اور اسکا رشتہ بہتر ہو جاتا۔۔۔

******

گہری ہوتی رات میں اوپر کے پورشن میں بھی خاصا سناٹا تھا۔۔۔ثانیہ دو روز پہلے ہی اپنے سسرال واپس چلی گئی تھی کیونکہ اسکا شوہر گھر کا کرایہ افورڈ نہیں کر سکتا تھااور اب وہاں اسکا رہنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔۔مشل سے بالاج کی شادی کا فیصلہ اسے اب اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت لگ رہا تھا۔۔۔

ماں بستر پر بیٹھی چائے پیتی نا جانے سوچوں کی کن وادیوں میں پہنچی ہوئی تھی۔۔۔

بالاج کے متنفر ہونے اور شوہر کے ساتھ چھوڑ جانے کے بعد وہ خود کو یونہی ہمہ وقت سوچوں کے بھنور میں ڈوبا پاتیں۔۔۔

تانیہ سامنے صوفے پر سر پکڑے بیٹھی تھی اسے کئی دنوں سے اپنے شوہر اور سسرال والوں کی حرکتیں کافی مشکوک لگ رہی تھیں۔۔۔اسے کچھ بہت غلط ہونے کے خدشات لاحق تھے لیکن وہ انہیں مسلسل جھٹلا رہی تھی اب بھی کل سے اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو وہ ماں کے پاس آئی ہوئی تھی۔۔۔

کرن کل رشتے والے آرہے ہیں اس لئے دوپہر میں تیار رہنا۔۔۔

ماں کے کہنے پر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بال بناتی کرن اچھل کر آگ بھگولہ ہوتی ماں کی طرف پلٹی۔۔۔

آپ نے یہ سوچا بھی کیسے کے میں کسی اور سے۔۔۔

بکواس بند کرا پنی۔۔۔کرن کے غصے کو کسی خاطر میں نالاتے ماں چلا کر گویا ہوئی۔۔۔

کب تک اس ناہجار کے خوابوں میں کھوئی رہو گی جس نے پلٹ کر تجھے دیکھا تک نہیں۔۔۔اب اس معاملے میں دوبارہ تمہاری کوئی حماقت برداشت نہیں کروں گی۔۔جو کر رہی ہوں کچھ سوچ کر ہی کر رہی ہوں۔۔۔

جس طرح سے بالاج نے ہم سب سے نظریں پھیریں ہیں نااس سے میں کسی بھلائی کی توقع نہیں رکھتی۔۔۔آج تو وہ تمہاری شادی کا خرچہ اٹھا رہا ہے کل کو اولاد

ہونے کے بعد اسنے بھی ہاتھ کھڑے کر دیئے تو یہیں اسی دہلیز پر بیٹھی رہ جاو گئ۔۔۔

میں آج ہوں کل نہیں۔۔۔یہ ہی بھابھی تمہیں پانی کا گھونٹ تک پلانے کی روادار نہیں ہو گئ۔۔۔اس لئے جتنی جلدی ہو اپنے گھر کی ہو جاو۔۔۔

ماں ماتھے پر بل ڈالے اسے سمجھا رہی تھی۔۔جبکہ تانیہ کی ساری توجہ اسکے موبائل پر آتے میسج کی ٹیون نے سمیٹ لی تھی۔۔۔

میسج پڑھتے ہی اسکے چہرے کا رنگ اڑا تھا اسنے ایک حواس باختہ سی نظر سامنے ماں پر ڈالی۔۔۔ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا۔۔۔کپکپاتے ہاتھوں سے موبائل نیچے جا پھسلا تھا جبکہ وہاں کے در و دیوار اسکی دلدوز چیخوں سے گھونج اٹھے تھے۔۔

ماں اور کرن ہر بڑا کر اسکی جانب متوجہ ہوئے جو گہرے گہرے سانس بھرتی وہیں ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔

****

رات کی سیاہی چار سو پھیلی ہوئی تھی ایسے میں چاند کی چاندی اس بند کھڑکی کے گلاس سے ٹکرا کر واپس پلٹ رہی تھی۔۔۔اس کھڑکی سے اندر جھانکو تو بستر پر عینا اور نینا دونوں محو استراحت تھیں جب کے ان سے کچھ فاصلے پر صلہ گرم شال اوڑھے بالوں کی ڈھیلی سی پونی بنائے سنجیدہ سی صوفے پر بیٹھی سامنے موجود میز پر

جھکی ہوئی تھی۔۔۔اسکی سوچتی نگاہیں سامنے موجود جرنل پر مرکوز تھیں جبکہ ہاتھ میں تھامی بالپوائنٹ ایک پوائنٹ پر رکی ہوئی تھی۔۔۔

پھر کچھ سوچتے اسنے جرنل کے وسط میں صلہ لکھ کر اسکے گرد دائرہ لگایا۔۔۔وہ اپنی مائنڈ میپنگ کرنے کو تیار تھی۔۔۔آہستہ آہستہ وہ اپنے دماغ میں بنے نقشے کو کاغذ پر اتار رہی تھی۔۔۔

ایسا کیا کچھ تھا جو اسے آتا تھا یا جنہیں کرنے میں وہ دلچسپی رکھتی تھی۔۔۔

سب سے پہلے اسنے لفظ صلہ سے ایک لائن کھینچ کر بک ریڈینگ لکھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ورق بالپوائنٹ کی سیاہی سے سیاہ ہوتا چلا گیا۔۔۔

کوکنگ۔۔۔کڈز مینی ٹوائز۔۔۔

بک ریویو۔۔۔سرپرائز پارٹیز۔۔۔

ایکسپلور۔۔۔ٹریولنگ۔۔۔۔

فوڈ سٹریٹ۔۔۔۔فن۔۔۔

اچانک لکھتے لکھتے وہ رکی۔۔۔

یہ سب اسکی دلچسپی کی چیزیں تھیں۔۔۔لیکن ان سب چیزوں میں سے وہ کس چیز کو اپنے کیریئر کے طور پر لے سکتی تھی۔۔۔

اسنے سبھی چیزوں پر غور کیا۔۔۔لیکن اسکے شوق کی ہر چیز ایکسپینسو تھی۔۔۔وہ ان میں سے کسی کو بھی کیریر کے طور پر نہیں لے سکتی تھی۔۔کیونکہ اسے جو کرنا تھا وہ زیرو کوسٹ انویسٹمنٹ سے کرنا تھا۔۔۔جبکہ ایکسپلور کرنے یا ٹریولنگ اور فوڈ سٹریٹ ہر چیز کے لئے انویسٹمنٹ کہ ضرورت تھی۔۔۔

پھر کسے وہ کیریر کے لئے منتخب کرتی۔۔۔

ایسا کونسی چیز تھی اسکے پاس جو اپنا آپ خود اس سے کرواتی۔۔جسے کرتے وہ اکتاتی نا۔۔۔اور سب سے بڑھ کر جس میں صرف محنت لگتی جو زیرو انویسٹمنٹ ہوتی۔۔۔

وہ اپنے دماغ میں موجود ہر سوچ کو کنگھال رہی تھی۔۔۔ایسا کیا تھا جسکے لئے وہ پیشینیٹ ہو سکتی تھی۔۔۔کوئی ایک چیز۔۔۔کوئی بھی۔۔۔

کچھ نا کچھ تو ہوتا۔۔۔پر کیا۔۔۔

وہ مسلسل سوچ رہی تھی۔۔۔اسکا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔۔۔

اسے زندگی میں آگے بڑھنا تھا۔۔۔وہ ایک جگہ پر رک کر جمہود کا شکار نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔ہر انسان میں کوئی نا کوئی ٹیلنٹ تو ہوتا ہے جسے وہ پالش کر سکتا ہے۔۔

اسکے پاس کیا تھا۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ بالکل ہی خالی الدماغ ہوتی۔۔۔کچھ نا کچھ تو تھا اسکے پاس

۔۔۔۔لیکن کیا۔۔۔

مسلسل سوچتی وہ اچانک ایک جگہ پر رکی۔۔۔

ہاں تھا اسکے پاس کچھ ایسا جو اسکے چوبیس گھنٹوں کا ساتھی تھا۔۔۔مگر کیا وہ اسے ایک کیریر کے طور پر لے سکتی تھی۔۔۔اسکے چہرے پر پریشانی کے اثرات نمودار ہوئے۔۔۔

کیا اسے اس چیز کو اپنی مائنڈ میپنگ میں شامل کرنا چاہیے یا اس سوچ کو دماغ میں ہی کہیں دفن کر لینا چاہیے۔۔۔وہ شش و پنج کا شکار تھی۔۔۔

لیکن نہیں اسے ایک مرتبہ تو اپنی اس الجھن کو سلجھانا چاہیے تھا۔۔۔

نہایت سوچ بچار کے بعد اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی مائنڈ میپنگ کے صفحے پر ایک آخری لفظ لکھا اور پھر اسکے گرد ایک دائرہ لگاتے اس پر ٹک کا نشان لگایا۔۔۔وہ امان سے اپنی یہ بات کلیئر کروانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

*****

اس بڑے سے ہال میں اس وقت عدالت لگی تھی۔۔۔بھرائی آنکھوں سے شوہر کے پہلو میں ایک دوشیزہ کو دیکھتی تانیہ کپکپاتی ہوئی ماں کی اوٹ میں کھڑی تھی۔۔۔جبکہ کرن نے اسے تھام رکھا تھا۔۔۔ثانیہ اور ماں اسکے شوہر اور ساس پر اپنی بھڑاس نکال رہی تھیں۔۔۔

ان سب میں اسکا شوہر سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔۔۔

ارے خدا کا عذاب نازل ہو تم لوگوں پر۔۔۔ جرات کیسے ہوئی تم لوگوں کی میری چاند سی بیٹی پر سوتن لانے کی۔۔۔ بولتے بولتے تائی کا سانس پھولنے لگا تھا جب تانیہ کی سانس سامنے آئی۔۔

ارے بہن ہمارا ابھی ایک ہی بیٹا ہے۔۔۔ ہمیں بھی اپنے خاندان کے لئے وارث چاہیے۔۔۔ اگر آپ دو پوتیوں کے ہوتے ہوئے بیٹے کی دوسری شادی کر سکتی ہیں تو پھر ہمارے پاس تو پوتیاں بھی نہیں۔۔۔ ہماری تو بہو ہی بانج ہے۔۔۔۔

خبر دار۔۔۔ خبر دار جو کسی نے میری بیٹی کو بانج بولا تو۔۔۔ اپنے دل پر ہاتھ پڑا تو ماں کی روح بلبلا اٹھی تھی۔۔۔ تائی چیختی ہوئی گویا ہوئی۔۔ جبکہ تانیہ کے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ وہ صدمے کے تحت بس شوہر کو ہی دیکھتی جا رہی تھی جسنے تب سے ایک مرتبہ بھی اسکی جانب نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔ آخر اتنے سالوں کے ساتھ میں ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

بس بہن بس کر دو۔۔۔ تمہارے ماننے یا نا ماننے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی۔۔۔ اور بہت سے لوگ دوسری شادیاں کرتے ہیں آخر میرے بیٹے نے ایسا کونسا انہونا کام کر دیا۔۔۔ اور پھر یہ کام تو آپکے گھر سے ہی چلا ہے پھر اتنا واویلا کس بات کا۔۔۔

تانیہ کی ساس کی باتیں سن کر تائی کا جسم کپکپانے لگا تھا۔۔۔ایک لمبی چوڑی لاحاصل بحث کے بعد تائی اور اسکی بہنیں ہانپتی کانپتی حال سے بے گال ہوتی تانیہ کو لئے گھر آ گئی تھیں۔۔۔

ماں یہ آپ سب کا کیا میرے سامنے آ رہا ہے۔۔۔آپ سب نے صلہ کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔اسکی بد دعائیں لگ گئی میری خوشیوں کو۔۔۔تانیہ لاونج کے وسط میں بیٹھی ڈھاریں مار مار کر بین کر رہی تھی۔۔۔

اوبی بی بس کر دو۔۔۔اسکے ساتھ جو ہوا وہ اسے ڈیزرو کرتی تھی تمہیں زیادہ نیک پروین بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔اسکے واویلے سن کر ثانیہ کی اس سے ساری ہمدردی ہوا ہوئی اور وہ ناک سے مکھی اڑاتی نخوت سے گویا ہوئی۔۔۔

تانیہ نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔

تم ابھی تک وہیں جمی کھڑی ہو۔۔۔ہم نے غلط کیا اسکے ساتھ تانیہ تاسف سے اسے دیکھی چیخی۔۔۔مجھ سے میرے شوہر کی شراکت برداشت نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔دل پھٹ رہا ہے میرا۔۔۔اب میں سمجھ سکتی ہوں صلہ کی کیفیت کے وہ کس مشکل وقت سے گزری ہو گی۔۔۔۔۔ہم نے ظلم کیا اس پر۔۔ناجانے اسنے کیسے سہا ہو گا یہ درد۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی چلا رہی تھی۔۔۔اسکا جسم کپکپانے لگا تھا۔۔۔

یہ عورت پاگل ہو گئی ہے۔۔اتنی نیک پروین تھی تم تو کیوں دیا ہمارا ساتھ۔۔۔اتنی ہی وہ تمہیں عزیز تھی جواب اسکی ہمدردیاں جاگ رہی ہیں تم میں۔۔ محض اس لئے کے تمہارے شوہر نے تمہارے ساتھ بے وفائی کر دی۔۔۔تم بھی ان سب چیزوں میں ہمارے ساتھ تھی۔۔۔اب آئی بڑی نیک۔۔۔

نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی۔۔۔ہنہہ۔۔۔

ثانیہ کوفت سے اس پر اپنی بھڑاس نکال کر اٹھتی وہاں سے اندر چلی گئی۔۔جبکہ اسکی آنکھوں میں واضح مستقبل کے اندیشے سر اٹھا رہے تھے۔۔۔اب صلہ کا رونا بلکنا اسکے سوچ کے پردوں پر لہراتا اسے مزید خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔تمہارے ساتھ یہ سب نہیں ہوا ثانیہ۔۔۔تم نے شوہر کی شراکت برداشت نہیں کی اسی لئے ابھی تک تمہاری اکڑ نہیں ٹوٹی۔۔۔وہ سسکتی ہوئی گویا ہوئی

*****

لاونج میں دیوار گیر ایل ای ڈی چل رہی تھی۔۔۔جسکی آواز بہت مریم تھی۔۔۔۔جبکہ عفرا صوفے پر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔دونوں بچیاں بھی اسکے ہاس ہی کارہٹ ہر بیٹھیں کھیل رہی تھیں۔۔۔ان سے پیچھے کی جانب جاو تو صلہ کچن میں کھڑی دھکن اٹھا کر کھانے کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔آج اسنے بچوں کے لئے میکرونی بنائی تھی۔۔۔

میکرونی کو باول میں نکال کر وہ ڈش میں پلیٹیں چمچ اور باول رکھ کر باہر لاونج میں ہی چلی آئی۔۔۔

آجاو بچو کھانا کھالو۔۔۔اسنے ٹرے سامنے صوفے پر رکھی اور خود بھی صوفے پر بیٹھتی بچوں کو بلانے لگی۔۔۔

اسے دیکھ کر عفرا بھی سیدھی ہو بیٹھی۔۔۔

آج کیسے تم فرصت سے یہاں بیٹھی ایل ای ڈی دیکھ رہی ہو۔۔۔صلہ نے بچوں کو میکرونی دینے کے بعد پلیٹ عفرا کی جانب بڑھائی۔۔۔

یاررر۔۔۔دو دن ہو گئے امان گھر نہیں آئے اب انکا ایک لائیو سیمینار آلے والا ہے اسی لئے دیکھنے بیٹھ گئ۔۔۔اسنے پہلا چمچ منہ میں ڈالا۔۔۔

ہمم۔۔۔مزے کی بنی ہے۔۔۔اسکی بات پر صلہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی

۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں اس ہفتے اپنے گھر شفٹ ہو جاوں۔۔۔دو دن پہلے ہی نیا گھر صلہ کے نام ہو گیا تھا تبھی وہ پلیٹ میں چمچ ہلاتی گویا ہوئی۔۔۔

عفرا نے سنجیدگی سے اسے دیکھا مگر بولی کچھ نا۔۔

بچیوں کو سکول داخل کروانے کے بارے میں تم نے کیا سوچا ہے۔۔۔کچھ دیر بعد عفرا سامنے سکرین کو دیکھتی گویا ہوئی۔۔۔

ہمم۔۔ابھی یہ بھی ایک کام پینڈنگ ہے۔۔۔سوچ رہی تھی جو سکول گھر سے سب سے زیادہ قریب ہوا نہیں وہیں داخل کروادوں۔۔۔ویسے میں نے امان بھائی کو کسی جاب کے بارے میں کہا تھا انہوں نے ابھی تک کچھ بتایا نہیں۔۔۔اس سے کافی سہولت ہو جاتی نا مجھے۔۔۔

وہ رفتہ رفتہ پلیٹ میں چمچ چلاتی اپنی الجھنیں بہن سے شیئر کر رہی تھی۔۔۔اب جا کر تو انکا رشتہ ایسا بنا تھا کہ صلہ بلا جھجھک اس سے اپنے مسائل شیئر کر لیتی تھی۔۔۔ ورنہ شادی سے پہلے تو دونوں میں نوے فیصد جھگڑے ہی ہوتے تھے۔۔۔۔۔

ہاں امان بتا رہے تھے مجھے کے انہوں نے تمہارے لئے ایک سوٹ ایبل جاب کا انتظام کیا ہے شاید کل تک وہ واپس آجائیں تو پھر تمہیں بتا دیں گے۔۔۔۔۔کیونکہ وہ کہہ رہے تھے کے انکا کام تو ایسا نہیں ہے کہ وہ لڑکیوں کے لئے سوٹ ایبل ہو اس لئے تمہارے لئے انہوں نے ایک کمفرٹیبل جاب ڈھونڈی ہے۔۔۔باقی اگر اللہ نے چاہا تو انشااللہ سب اچھا ہی ہو گا۔۔۔

وہ دونوں باتوں میں مشغول تھیں جب ایل ای ڈی سے تالیوں کی آواز گھونجی تو وہ دونوں اسکی جانب متوجہ ہوئیں جہاں امان اب اسٹیج پر آچکا تھا۔۔۔سکرین کی جانب دیکھتے عفرا کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک دوگنی ہوئی۔۔۔۔

جہاں امان جینز اور ڈریس شرٹ پر ویسکوٹ پہنے اب میزبان سے مل رہا تھا۔۔پورا ہال سٹوڈینٹس سے بھرا پڑا تھا جو جوش و خروش سے تالیاں پیٹ رہے تھے۔۔۔یہ غالباً کسی یونیورسٹی میں سیمینار تھا۔۔۔

عفرا نے ریمورٹ اٹھا کر والیوم زیادہ کیا۔۔۔

وہاں اب ابتدائی تعارف کے بعد سٹوڈینٹس کے سوال جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔۔۔

اسلام علیکم سر۔۔۔سب سے پہلے تو یہ کہ مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے کے میں لائیو آپکو دیکھ رہا ہوں۔۔یہ ایک خواب ہی لگ رہا ہے۔۔۔اوڈینس میں سے ایک لڑکا کھڑا ہوتا مائیک میں بول رہا تھا۔۔۔جبکہ امان سٹیج پر میزبان کے ساتھ آمنے سامنے موجود دو آرام دہ صوفوں پر بیٹھا توجہ سے مسکرا کر اسکی بات سن رہا تھا۔۔۔

تو سر میرا سوال آپ سے یہ ہے کہ جب ہم اپنے کیریر کی شروعات کرتے ہیں تو تب ہمیں بہت سے چیلنجز دیکھنے کو ملتے ہیں۔۔۔جیسا کے میں نے بھی ابھی اپنا ایک سٹارٹ اپ شروع کی ہے تو مطلب لوگ بہت ڈی موٹیویٹ کرتے ہیں۔۔کہ یہ کام نہیں چلے گا۔۔۔یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔یہ فضول کام ہے وغیرہ وغیرہ تو ایسی سچویشن میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔۔۔مطلب ظاہر سی بات ہے کے آپکو بھی ایسی سچویشن فیس کرنی پڑی ہو گی تو آپ اس چیز کو کیسے ڈیل کرتے تھے۔۔۔

وہ سٹوڈینٹ اپنا سوال پوچھ کر اب منتظر نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔پورے ہال کی نگاہیں امان کی جانب جواب کے لئے مرکوز تھیں۔۔۔

دیکھیں جب آپ کوئی کام شروع کرتے ہیں چاہیے وہ کوئی بزنس ہو یا کوئی اونلائن کام ہو تو آپکو سب سے پہلے خود پر یقین کرنا ہوتا ہے کے آپ وہ کر سکتے ہو۔۔کیونکہ لوگ کبھی آپ پر یقین نہیں کریں گے وہ ہمیشہ آپکی ٹانگ کھینچیں گئے۔۔۔

یقین خود پر کرنا ہے اور جب آپ خود پر یقین کرتے ہو تو پھر کسی دوسرے کا کوئی بھی فیڈبیک آپ پر اثرانداز نہیں ہوتا کیونکہ آپکے سامنے یہ کلیئر ہوتا ہے کہ آپ نے کیا کرنا ہے۔۔۔

جیسے جب میں نے یہ کام شروع کیا تھا تو مجھے پتہ تھا کہ ابھی نہیں تو چند سال بعد میں کہاں ہو گا۔۔مجھے اس کے لئے کونسے چھوٹے چھوٹے سٹیپ اٹھانے ہیں۔۔۔تب تنقید مجھ پر بھی بہت ہوئی۔۔۔۔

دل چھلنی کرتے حوصلہ پست کرتے الفاظ کہ یہ تو پڑھا لکھا گوار ہے جس نے پڑھ کر گنوایا۔۔فلاں فلاں۔۔۔

لیکن میرا وائے کلیئر تھا۔۔کہ مجھے یہ کیوں کرنا ہے کس طرح سے کرنا ہے۔۔۔

جیسے جب آپ کوئی نیا کام شروع کرتے ہو نا تو پہلے پہلے تو لوگ آپکو اگنور کرتے ہیں کہ نیا نیا جوش ہے چار دن گزریں گے پھر بیٹھ جائے گا۔۔۔اسکے آواز جے اتار چڑھاو سے ہال میں ایک ارتکاز بندھ چکا تھا

لیکن جب آپ رکتے نہیں ہو مسلسل ایک کام کو کرتے ہو۔۔۔اسنے مسلسل پر زور دیا۔۔۔

پورے ہال میں اس وقت پن ڈراپ سائلینس تھا۔۔۔اپنے کام میں بہتری لاتے جاتے ہو اور بنا رکے کرتے جاتے ہو تو پھر وہی لوگ آپکو ٹورنے لگتے ہیں۔۔۔آپکی ٹیم کو ٹورتے ہیں آپکی ٹانگ کھینچتے ہیں کہ آپ رک جاو۔۔۔

یہ میں مفروضوں پر بات نہیں کر رہا۔۔۔انسانی سائیکی بتا رہا ہوں۔۔وہ بات کے درمیاں رک کر گویا ہوا۔۔۔

دراصل جو لوگ خود آگے نہیں بڑھ سکتے نا وہ آپکو بھی آگے بڑھتا نہیں دیکھ سکتے اس بات کو گہرائی میں جا کر سمجھو۔۔۔

پھر اگلے سٹیپ میں کیا ہوتا ہے کہ جب آپ اس لیول سے بھی آگے بڑھ آتے ہو۔۔۔اپنے گول کو اچیو کرنے کے لئے ٹکے رہتے ہو لوگوں کا اثر نہیں لیتے تو پھر لوگ آپکی ذاتیات پر اترتے ہیں۔۔۔آپکو برا بھلا کہہ کر ڈی موٹیویٹ کرتے ہیں۔۔بس کسی طرح سے آپکو گرانا چاہتے ہیں۔۔۔اور یہ سب سے خطرناک سٹیج

ہوتی ہے جہاں پر لوگ آپکے دماغ کے ساتھ کھیل رہے ہوتے ہیں۔۔۔آپکی تخلیقی صلاحیتوں کے ساتھ چھیر چھاڑ کر کے وہاں طنزوں کے نشتر پھینک کر اس تخلیق میں ہلچل مچانا چاہتے ہیں۔۔۔

لیکن جب آپ وہاں پر ان سب چیزوں کو اہمیت نہیں دیتے اور انہیں راستے کا ایک کنکر سمجھ کر کک آوٹ کر جاتے ہیں اور اپنی جگہ پر استقامت سے کھڑے رہتے ہیں تو پھر وہی لوگ آپکو سر سر کہتے آپکے پیچھے آتے ہیں۔۔۔آپ سے کولیبریٹ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

امان کے یہاں تک پہنچتے ہی ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

آج میرے پاس وہ لوگ بھی آکر مجھے اپریشیٹ کرتے ہیں جو کبھی کہتے تھے کہ یہ کبھی زندگی میں کچھ کر گیا تو کہنا۔۔۔امان نے مسکرا کر کہتے بات کو مزاح کا رخ دیا۔۔۔

اور ایسا نہیں ہے کہ تنقید اب مجھ پر نہیں ہوتی۔۔۔جی ہاں اس سٹیج پر پہنچ کر بھی مجھ پر بہت تنقید ہوتی ہے۔۔۔یہ آپکی زندگی کا حصہ ہے۔۔۔بس آپ یہ ذہن نشین کر لیں کہ آپ اپنے کام پر کبھی سو فیصد ہر انسان کو قائل نہیں کر سکتے۔۔۔کہیں نا کہیں کچھ نا کچھ مخالفت رہے گی ہر سٹیج پر۔۔۔چاہیے آپ جتنے بھی کامیاب کیوں نا ہو جائیں۔۔۔

اور اگر کبھی آپکی زندگی میں ایسا مقام آئے۔۔۔جہاں آپکی کوئی مخالفت نا ہو رہی ہو تو سمجھ لینا کہ اس مقام پر آپ نے کچھ نا کچھ کمپرومائز کیا ہے۔۔۔

تو بات صرف یہ ہے کہ آپکو توجہ صرف اپنے کام پر دینی ہے۔۔۔جہاں تنقید برائے اصلاح ہو تو اس پر عمل کرنا ہے اور جہاں تخریبی تنقید ہو جہاں لگے کے کوئی اپنے اندر کی بھڑاس اپنی کھولن۔۔۔وہ لفظوں پر زور دے کر بول رہا تھا۔۔۔اپنی فریسٹریشن آپ پر نکال رہا ہے۔۔۔

اسکے مزاحیہ انداز میں کہنے پر ہال قہقوں سے گونج اٹھا۔۔وہاں آپ نے کوئی ری ایکٹ نہیں دینا نا اچھا نا برا۔۔۔۔

بس نظر انداز کر کے آگے بڑھ جانا ہے۔۔۔آپ کے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہونا چاہیے کے آپ اپنے گول سے نگاہیں ہٹا کر انکی تصیح یا تردید کریں۔۔۔

جسے آپکا کام پسند آرہا ہے وہ دیکھے جسے نہیں آرہا تو وہ کیوں جڑا ہے آپکے ساتھ ابھی تک۔۔۔کسی کے ساتھ کوئی زبردستی تھوڑی نا ہے بھائی۔۔اپنے انٹرسٹ کا کانٹینٹ دھونڈو۔۔۔ہال میں پھر سے قہقے گھونج اٹھے تھے۔۔۔

سر میرا سوال آپ سے یہ ہے کے میں نے اپنا بزنس شروع کیا ہے لیکن جب میں اپنا کوئی پراڈکٹ لوگوں کو بیچتا ہوں تو مجھے ایک گلٹ ہمہ وقت رہتا ہے کے شاید

میں لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہوں۔۔۔اس پڑاڈکٹ کے فیچرز انہیں بتا بتا کر انہیں لوٹ رہا ہوں۔۔۔۔

اگلے سٹوڈینٹ نے اس سے سوال پوچھا تھا۔۔۔

یہاں ہر تھوڑا سا نظریہ بدلنے کی ضرورت ہے۔۔۔امان نے اپنا رخ اس شخص کی جانب کیا۔۔۔

بزنس شروع کرنے سے پہلے اس پر باقاعدہ ریسرچ کرو۔۔۔دیکھو کے آپ کے ارد گرد لوگوں کو کیا پرابلم ہے۔۔۔اس پرابلم کو سولو کرنے کی کوشیش کرو۔۔۔ اب دیکھو اگر کسی انسان کی پرابلم ایسی ہے جسے آپ حل کر سکو کسی انسٹرومینٹ کے ذریعے یا کسی پراڈکٹ کے ذریعے تو اب آپ بتاو کے جب آپ وہ چیز اس شخص کو بیچو گے تو کیا اسے دھوکہ دو گئے یا اسکی مدد کرو گئے۔۔۔۔وہ سوالیہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

افکورس سر مدد کروں گا۔۔۔اس شخص کی آنکھیں چمکیں۔۔۔اور وہ شخص جسکا کوئی مسلہ حل ہو رہا ہو وہ آپ کو پیسے دے گا یا نہیں۔۔۔ظاہر سی بات ہے کے وہ اپنی وہ پرابلم حل کروانے کے لئے پیسے دے گا۔۔

جیسے میں نے اپنا ایریا ڈھونڈا۔۔۔کہ ایک سٹوڈینٹ کی حیثیت سے سٹوڈینٹس کو کیا مسائل درپیش ہوتے ہیں۔۔وہ کچھ سوچ کر گویا ہوا۔۔۔

وہ پڑھ نہیں پاتے۔۔۔پرو کیسٹینیٹ ہو جاتے ہیں۔۔۔ٹائم مینج نہیں کر پاتے۔۔۔ امتحان کے دنوں میں فریسٹریٹ ہو جاتے ہیں۔۔۔وہ ایک ایک انگلی کو کھولتا گن رہا تھا۔۔۔تو میں نے ان مسائل کو حل کیا۔۔۔ان پر ویڈیوز بنائیں۔۔۔اب سٹوڈینٹس کو یہ مسائل ہیں تو وہ انکے حل تلاشنے کے لئے میرے چینل پر آتے ہیں ویڈیوز دیکھتے ہیں۔۔۔تو ہمیشہ پرابلم سولورز بنو۔۔۔یوں لوگوں کا آپ پر ٹرسٹ قائم ہو گا تو وہ خود بخود آپ سے جڑیں گے۔۔۔

اور پھر اس میں بھی پرابلم سولو کرنے کا کہہ کر اگر آپکے کانٹینٹ میں یا پراڈکٹ میں دم نہیں ہو گا تو لوگ ایک مرتبہ آئینگے آپکے پاس اسکے بعد دوبارہ مڑ کر نہیں دیکھیں گے۔۔۔اس لئے اپنے کام کے ساتھ مخلص ہونا ہے۔۔۔

آپ لوگوں کی پرابلم سولو کریں گے لوگوں کو آپ سے پازیٹو وئبز آئیں گی تو وہ آپ سے جڑیں گے۔۔۔

ہال ایک مرتبہ پھر سے تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔جیسے میری وائف ہے عفرا اسکا چینل ہے لٹس لرن وڈ عفرا کے نام سے جہاں وہ سٹوڈینٹس کو بیسک انگلش سے کمپلیکس انگلش کی طرف لے کر جاتی ہے۔۔۔جو پرابلمز اسے اس جرنی کے دوران درپیش ہوئیں۔۔۔۔۔

اومائے گاڈ۔۔۔صلہ میرا لیپ ٹاپ دو زرا۔۔۔

عفرا مسکراتی ہوئی مکمل یکسوئی سے سیمینار دیکھ رہی تھی۔۔جب امان کے اس طرح کہنے پر خوشی سے اچھلتی اپنا لیپ ٹاپ ڈھونڈنے لگی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے عفرا حوصلہ تو رکھو۔۔۔صلہ نے اسے کہتے چارجینگ سے اسکا لیپ ٹاپ اتار کر اسے دیا۔۔۔

یار مجھے توقع نہیں تھی کے امان یوں اپنے سیمینار کے دوران مجھے شاٹ اوٹ دیں گے۔۔۔وہ پرجوش سی تیزی سے لیپ ٹاپ کی کیز پر انگیاں چلا رہی تھی۔۔۔

انہوں نے تمہیں شاٹ آوٹ کب دیا وہ تو محض ایک بات کہہ رہے تھے۔۔۔

صلہ الجھ کر گویا ہوئی۔۔

ارے نام بول دیا نا چینل کا۔۔۔یہ ہی شاٹ آؤٹ تھا۔۔۔یہ ویڈیو اس وقت لاکھوں لوگ لائیو دیکھ رہے ہیں۔۔۔

اوہ گاڈ یہ دیکھو میری چینل پر ٹریفک آنے بھی لگی۔۔۔چینل کی بڑھتی گروتھ دیکھ کر وہ خوشی سے پاگل ہوتی صلہ کو لیپ ٹاپ دیکھانے لگی جہاں لمحہ بالمحہ اسکے سبسکرائبرز بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

دفعتاً اسکے موبائل کی ٹیون بجی۔۔۔اسنے مسکراتے ہوئے لیپ ٹاپ سے نگاہیں ہٹا کر میز پر پڑا موبائل اٹھا کر وہاں آئی ویڈیو پلے کی۔۔۔۔

مگر جیسے جیسے ویڈیو چل رہی تھی ویسے ویسے ہی عفرا کے چہرے کی رنگت فق ہونے لگی۔۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے زمین آسمان گردش کرتے دکھائی دینے لگے۔۔۔

ہاتھ میں تھاما موبائل کپکپا کر رہ گیا۔۔۔

کچھ دیر پہلے ملنے والی خوشی کافور ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔ایک پل کے لئے اسے اپنے جسم سے روح نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

اسنے شکایتی نگاہوں سے ایک نظر ایل ای ڈی میں نظر آتے مسکرا کر کسی بات کا جواب دیتے امان کو دیکھا۔۔۔

*****

عفرا اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں پیدل مارچ کرتی مسلسل گہرے گہرے سانس خارج کرتی خود کو کمپوز کر رہی تھی۔۔۔ کبھی ماتھا مسلتی کبھی آنکھوں کی نمی کو اندر انڈیلتی وہ خود ہی اپنے محسوسات سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔اس وقت وہ وہاں لاونج سے اٹھ کر کمرے تک کیسے پہنچی تھی یہ یا تو وہ جانتی تھی یا اسکا خدا۔۔۔

اسکے سبسکرائبرز مسلسل بڑھ رہے تھے۔۔۔وہ کامیابی جس کا اسنے پہروں انتظار کیا تھا اب دروازے پر کھڑی تھی مگر اندر سے کہیں اسکی خوشی ہی مر گئی تھی۔۔۔

ابھی صلہ اسے بتا کر گئی تھی کے اسکے سبسکرائبرز پچاس ہزار ہو گئے ہیں اور چینل کی مسلسل گروتھ ہو رہی ہے مگر وہ ذہنی طور پر وہاں تھی ہی کب۔۔۔

وہ موبائل پر آئی اس ویڈیو کو کوئی پانچویں بار پلے کر کے دیکھ چکی تھی مگر اسکی ابھی تک تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اندر کہیں دل کا کوئی ایک خانہ مسلسل اس چیز کی نفی کر رہا تھا۔۔ناجانے کیوں اندر سے جیسے کوئی کہہ رہا ہو کے ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔اسنے کمر پر ہاتھ رکھتے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ایک مرتبہ پھر سے ویڈیو پلے کی۔۔۔لیکن اس بار جھنجھلا کر وہیں ویڈیو پاز کر دی۔۔۔

اسکے ایک ایک انداز سے اسکی بے چینی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔

کسی کروٹ سکون بھی تو نا مل رہا تھا۔۔۔

رات کا کھانا کھانے سے وہ پہلے ہی انکار کر چکی تھی۔۔۔اب بھی اسے مسلسل پیدل مارچ کرتے آدھی رات ہو گئی تھی اور رات کا سوچتے ہی دل مزید بے چین ہونے لگا۔۔۔

جب بے چینی حد سے سوا ہوئی تو اسنے لپک کر موبائل اٹھایا اور امان کا نمبر ملانے لگی۔۔۔

مگر ایک بار دو بار پھر بار بار۔۔۔ مسلسل بیلز جا رہی تھیں مگر کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔۔۔

بے چینی اب غصے میں بدلنے لگی تھی۔۔۔کچھ اور نہیں تو بندہ اپنی خیریت تو بتا ہی دیتا ہے۔۔۔۔وہ دل ہی دل بھر بھراتی آکر دھپ سے بستر پر گرتی آنکھیں موند گئ۔۔۔

وہ اب صرف سونا چاہتی تھی۔۔۔وہ نیند کی خواہشمند تھی لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔

کروٹیں بدلتے رات کے کس پہر نیند اس پر مہربان ہوئی اسے پتہ ہی نا چلا۔۔۔۔

*****

صبح اسکی آنکھ معمول سے کافی ہٹ کر کھلی تھی۔۔۔آنکھ کھولتے ہی اسے اپنے پاس خالہ بیٹھی دیکھائی دیں۔۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے بچے۔۔۔یہ اچانک کیا ہو گیا تمہیں۔۔۔رات تک تو اچھی بھلی تھی۔۔۔خالہ اس پر جھکی محبت سے اسکی ماتھے پر ہاتھ رکھتیں گویا ہوئیں۔۔۔خالہ کی محبت پر اسکا دل بھر آیا۔۔۔وہ کھسک کر انکی گود میں سر رکھتی سسک اٹھی۔۔۔

ارے ے ے یہ کیا عفرا۔۔۔کیا ہو گیا بیٹا۔۔۔۔اسکی اس حرکت پر خالہ بوکھلا اٹھی تھیں۔۔۔۔دفعتا صلہ بھی سوپ کا باول اٹھائے اندر داخل ہوئی۔۔۔

کیاپواعفرا کیازیادہ طبیعت خراب ہے۔۔۔وہ سائیڈ ٹیبل پر باول رکھتی اسکے پاس ہی بیٹھ گئ۔۔۔

نہیں بس تھوڑا سا سر درد کر رہا ہے تو امی یاد آ گئ۔۔۔وہ بدقت مسکرا کر گویا ہوئی

۔۔

دوپہر تک اسکا بخار بھی اتر چکا تھا۔۔۔خالہ اور صلہ اسکے ساتھ ہی تھیں۔۔۔۔

شام تک امان بھی واپس گھر آ گیا۔۔۔

عفرا اپنے کمرے میں تھی جب اسکی گاڑی باہر کار پورچ میں آ کر رکی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔باہر سے اسکی زندگی سے بھرپور آواز گھونجی تھی۔۔۔وہ بچیوں سے مل رہا تھا۔۔۔

اسکی آواز سن کر وہ بھی کسلمندی سے بستر سے اتری۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کمرے سے نکلتی امان کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔کیسی ہو عفی پرنسس۔۔۔اب طبیعت کیسی ہے۔۔۔اسنے اپنے سامنے کھڑی عفرا کو استحقاق سے اپنے حصار میں مقید کیا تو بے ساختہ اسکی آنکھیں نم ہونے لگی۔۔۔

اسکے شانے پر سر ٹکائے اسکی شرٹ کو مٹھی میں جھکڑے اسکا بے ساختہ دل چاہا کے پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔۔۔ لیکن وہ ضبط کئے کھڑی تھی۔۔۔اسے اپنے سر پر امان کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا تو وہ ایک گیلی سانس اندر کھینچتی پیچھے ہٹی۔۔۔

Many many Congratulations on completing 100000 subscribers

امان نے محبت سے اسکا چہرا تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کرتے کہا تو عفرا پھیکا سا مسکرا دی۔۔۔

Thank you...

اسکا انداز دیکھ کر امان ٹھٹھکا۔۔۔

کیا ہوا عفرا۔۔۔ کیا تمہیں تمہاری اتنی بڑی اچیومنٹ کی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔امان اسکا بجھا بجھا سا انداز دیکھ کر حیرت سے مستفسر ہوا۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے امان۔۔۔ میں خوش ہوں۔۔۔اسنے بدقت مسکرا کر خود کو خوش ظاہر کرنا چاہا۔۔۔ مگر آگے بھی ایک چہرا شناس تھا۔۔۔جو چہرے پڑھنے کے فن سے آشنا تھا۔۔۔

آپ فریش ہو جائیں میں آپکے لئے چائے لاتی ہوں۔۔۔وہ واڈروب کی جانب بڑھتی اسکا لباس نکالتی گویا ہوئی۔۔۔

امان اسکا ایک ایک انداز نوٹ کر رہا تھا۔۔۔ کہیں نا کہیں تو گڑ بڑ تھی۔۔۔

کوئی غلطی ہو گی کیا مجھ سے۔۔۔ عفرا اسکے کپڑے واش روم میں لٹکا کر کمرے سے باہر نکلنے لگی تو امان بے ساختہ اسکی بازو تھامتا گویا ہوا۔۔۔۔

عفرا کو خود پر ضبط کرنا محال ہوا۔۔۔

وہ وہیں چہرا جھکائے ہونٹ کچلتی سسک اٹھی۔۔۔

ہے عفرا۔۔۔۔ یہ کیا یار۔۔۔۔ کیا مجھ سے ناراض ہو۔۔۔ لیکن ایسے کیسے۔۔۔ بتاو گی نہیں تو مجھے پتہ کیسے چلے گا۔۔۔۔ وہ تڑپ کر اسکی جانب بڑھتا اسکا نم چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا گویا ہوا۔۔۔۔

میری انگلیاں ٹوٹ گئیں کل رات آپکا نمبر ملا ملا کر۔۔۔ آپ نے ایک دفعہ بھی کال رسیو نہیں کی۔۔۔ ایسی بھی کونسی مصروفیت تھی امان کے بندہ اپنی خیریت بتانے سے رہا۔۔۔۔ وہ شکوہ کناں نگاہوں سے امان کو دیکھتی گلوگیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

سو سوری عفی پر نسس۔۔۔ وہ زبان دانتوں تلے دابتا پشیمان سا گویا ہوا۔۔۔۔

کل رات کچھ کام تھا۔۔۔ بہت مصروف تھا اس لئے موبائل سائیلنٹ پر تھا۔۔۔ لیکن صبح ہوتے ہی میں نے کال کی تھی۔۔۔ پر امی نے بتایا کے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں اس لئے تم آرام کر رہی ہو۔۔۔۔

اسکی باتیں سن کر عفرا میں ہمت نا رہی کے وہ اس سے اسکی مصروفیت کے بارے میں پوچھتی یا کل سے خود کو لاحق بے چینی کا سبب اس سے کنفرم کرتی۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔میں چائے لاتی ہوں آپ فریش ہو لیں۔۔۔وہ مسکرا کر کہتی کمرے سے نکل گئی جبکہ امان سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔۔۔

*****

رات کا ڈنر سب نے اکھٹے کیا تھا اسکے بعد امان اپنی سٹڈی میں آ گیا۔۔۔کچھ دیر بعد عفرا بھی وہیں آتی خاموشی سے کاوچ پر بیٹھتی لیپ ٹاپ پر اپنا کام کرنے لگی۔۔۔

لیکن اسکا انداز بہت کھویا کھویا سا تھا۔۔۔امان نے اپنا پیپر ورک کرتے کئی بار نگاہیں اٹھا کر اسکی غائب دماغی نوٹ کی۔۔۔وہ جیسے وہاں ہو کر بھی وہاں نہیں تھی۔۔۔

کچھ تو اسکے ساتھ مسلہ تھا جسکی وہ پردہ داری کر رہی تھی۔۔۔

وہ بات امان سے شیئر کر نہیں رہی تھی تو امان بھی زبردستی کا قائل نہیں تھا۔۔۔

دفعتاً صلہ کے وہاں آنے پر عفرا بھی چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

آو صلہ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔صلہ آ کر عفرا کے پاس ہی بیٹھی تو امان اپنے سامنے موجود میز کے دراز سے ایک کارڈ نکالتا گویا ہوا۔۔۔

یہ کارڈ رکھ لو یہاں مرزا صاحب سے جا کر مل لینا۔۔۔وہ تمہیں وہاں کا سارا کام سمجھا دیں گئے۔۔۔کافی اچھے انسان ہیں وہ۔۔۔امان نے کارڈ صلہ کی جانب بڑھایا تو وہ کارڈ تھام کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔۔۔

یقیناً اس جاب کا انتظام امان نے کیا تھا تو یہ ہر لحاظ سے صلہ کے لئے اچھی ہی ہوتی۔۔۔

اسنے خاموشی سے اپنے ہاتھ میں تھاما جرنل امان کے آگے رکھا تو اسنے چونک کر صلہ کی جانب دیکھا۔۔۔

یہ میں نے مائنڈ میپنگ کی تھی اپنی۔۔۔اور اس میں سے مجھے لگا کہ یہ ایک چیز ہے جو میرے دل سے نکلتی ہے لیکن مجھے یہ نہیں پتہ کے میں اسے کیریر کے طور پر لے سکتی ہوں یا نہیں۔۔۔صلہ نے جرنل کے اوپر دائرے میں لکھے لفظ پر انگلی رکھتے کہا۔۔۔

تو امان نے سنجیدگی سے اس جانب دیکھا جہاں لفظ ٹراما لکھا تھا۔۔۔ایک مسکراہٹ امان کے لبوں کو چھو گئی۔۔۔

کیا واقعی تمہیں ایسا لگتا ہے۔۔۔

جی۔۔۔میرے خیال میں میری زندگی میں محض ٹراما ہی ہیں۔۔۔پچھلے چار سالوں میں میں اتنے ٹراما سے گزری ہوں کے کوئی اور لفظ سوجھا ہی نہیں۔۔۔

صدمہ لے کے کراندھی ہو گئ۔۔۔اپنی ذات مسخ کر ڈالی۔۔۔اپنا کانفیڈینس تباہ کر لیا لیکن اس دوران میں نے ایک ہی بات سیکھی ہے کہ چاہیے آپ کچھ بھی کر لو ۔۔۔خود کو جتنا مرضی ڈی گریڈ کر لو۔۔۔جہاں تک مرضی جوتوں کا کارپٹ بن جاو ہوتا وہی ہے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے۔۔۔

بات کرتے اسکا لہجہ بھرا گیا تھا۔۔۔

کیا تم نے میرا کل کا سیمینار دیکھا تھا۔۔۔امان اسے سنجیدگی سے دیکھتا گویا ہوا۔۔۔ عفرا خاموشی سے کاوچ کی پشت سے ٹیک لگائے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جی میں نے دیکھا تھا۔۔۔

اس میں میں نے ایک بات بتائی تھی کے ہمیشہ پرابلم سولور بنو۔۔۔جتنی بڑی پرابلم آپ سولو کرو گئے اتنا ہی زیادہ گرو کرو گئے۔۔۔

جیسے اگر سر درد کر رہا ہو تو اسکا علاج کیا ہے ایک پینا ڈول۔۔۔اس پر آپ کتنے روپے خرچ کرو گئے زیادہ سے زیادہ دس روپے۔۔۔وہ مسکرا کر اسے دیکھتا بول رہا تھا۔۔۔

لیکن اگر خدانخواستہ کسی کو برین ہمرج ہو جائے تو کیا کرو گئے۔۔۔ایسی سچویشنز میں لوگ علاج کی خاطر اپنے گھر بار تک بیچ ڈالتے ہیں۔۔۔۔

سمجھ آئی میری بات کے میں کیا سمجھانا چاہ رہا ہوں۔۔۔لوگوں کی پرابلم دیکھ کر انکے حل تلاش کرو۔۔۔

آسان الفاظ میں سمجھاوں۔۔۔وہ تھوڑا سا آگے کو جھکتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

صلہ نے الجھی نگاہوں سے اسے دیکھتے سر ہاں میں ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔۔

ٹرامازسے گزری ہو نا۔۔۔انہیں تم نے ایکسپیرینس کیا ہے اور ان مشکل حالات سے خود کو نکالا بھی ہے تو اس چیز کو آگے لے کر چلو۔۔۔

انسانی رویوں کو زرا اچھے سے سمجھنے لگی ہو نا تو اپنے ٹرامازکو اپنا کیریر بناو۔۔۔

سائیکولوجی کی گہرائی میں اتر جاو۔۔۔اگر تم اپنی جیسی کئی دوسری لڑکیوں کی زندگیوں میں اپنے تجربے اور نالج کی بنیاد پر کچھ بہتری لا پانے میں کامیاب ہو پاو تو یہ تمہارے لئے ایک اعزاز کی بات ہو گی۔۔رائٹ۔۔اسنے رک کر اسکی رائے جاننی چاہیے۔۔۔

اور اس ایک کام کو شروع کرنے کے پیچھے تمہارا مقصد یہ ہی ہونا چاہیے کے تم دوسروں کی زندگیوں میں کچھ ویلیو ایڈ کرنا چاہتی ہو۔۔۔پھر اہمیت نہیں رکھتا کے وہ لوگ تعداد میں چند گنے چنے ہوں یا انکی تعداد ہزاروں میں ہو تم نے بس اپنے کام سے مخلص رہنا ہے۔۔۔صلہ کے سر ہاں میں ہلانے پر وہ مزید گویا ہوا

میرے خیال سے تمہیں سائیکولوجی کو جاننا چاہے اپنا نالج اس فیلڈ میں بڑھا کر کچھ ایڈیشنل ڈپلومے کر کے پہلے خود کو اس قابل بنانا چاہیے کے تم دوسروں کی زندگیوں میں ویلیو ایڈ کر سکو۔۔۔

آپکا مطلب ہے کہ سائکائٹرسٹ۔۔۔اسکے دماغ میں چند دن پہلے اس سے ملنے والی سائیکائٹرسٹ کا عکس گھوما۔۔۔

نہیں۔۔۔میرا مطلب ہے سائیکالوجسٹ۔۔۔وہ اسکی تصیح کرتا لفظ سائیکالوجسٹ پر زور دیتا گویا ہوا۔۔۔

صلہ الجھ کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

دونوں الگ الگ ہیں کیا۔۔۔

بالکل دونوں الگ الگ ہیں۔لیکن بہت سے لوگوں کو غلط فہمی ہو جاتی ہے کے دونوں ایک ہی ہیں۔۔۔تم دونوں کے فرق کو سرچ کر سکتی ہو۔۔۔

سائیکائٹرسٹ باقاعدہ ایم بی بی ایس ڈگری ہولڈر ڈاکٹر ہوتا ہے جو میڈیسنز کے ذریعے سے آپکی نفسیاتی بیماری کا علاج کرتا ہے۔۔۔جبکہ سائیکالوجسٹ نفسیات کا ماہر ہوتا ہے اسکے الفاظ اسکے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام کرتے ہیں۔۔۔وہ اپنے لفظوں کے ذریعے لوگوں کو مایوسی اور صدمات کے گہرے اثرات اور اندھیروں سے باہر کھینچ لاتا ہے۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا جبکہ صلہ کے دماغ میں بیک وقت بہت کچھ چلنے لگا تھا۔۔۔

ہاں یہ چیز انٹرسٹنگ تھی۔۔۔وہ اسکی گہرائی میں جا کر ڈوب کر اسکا مطالعہ کر سکتی تھی۔۔۔ہاں وہ اسے کیریئر کے طور پر لے سکتی تھی۔۔۔۔امان سے گفتگو کر کے اسکی بہت سی الجھنیں سلجھ گئی تھیں۔۔۔نئی راہیں دکھائی دینے لگیں تھیں۔۔

ایک بات پوچھوں امان بھائی۔۔۔جاتے جاتے وہ رک کر پلٹی اور لبوں پر امڈی مسکراہٹ کو لبوں میں دابتی شرارتی انداز میں گویا ہوئی۔۔

ہمم پوچھو۔۔۔وہ جو واپس اپنے کاغذات پر جھک چکا تھا مصروف سے انداز میں اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

اتنے حاضر جواب کیسے ہیں آپ۔۔ہر بات کا جواب اور ہر مسلے کا حل آپکے پاس کیسے موجود ہوتا ہے۔۔۔

اسکی بات پر امان ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔

یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے۔۔۔جتنا آپ مطالعہ کرتے ہیں نئی چیزیں سیکھتے ہیں اتنا آپکو کلیریٹی ملتی جاتی ہے اور دماغ کو وسعتیں بھی۔۔۔باقی بہت سی چیزیں ایسی بھی ہیں جنکا مجھے علم نہیں بھی ہوتا کیونکہ مکمل علم کسی کے پاس بھی نہیں ہوتا سیکھنے کا عمل تا قیامت جاری رہتا ہے۔۔۔۔۔تو اگر کوئی مجھ سے کسی ایسے ٹاپک پر بات کرنے لگتا ہے جسکا مجھے علم نہیں ہوتا تو میں اسے سادگی سے یہ کہہ دیتا ہوں کہ

اس چیز کا نالج میرے پاس ابھی نہیں ہے اس لئے میں اس ٹاپک پر فلحال رائے نہیں دے سکتا لیکن جلد میں اس پر ریسرچ کر کے آپ سے اس بارے میں بات کروں گا۔۔۔اسنے سادگی سے کندھے اچکائے تو وہ اسکی شخصیت سے مزید متاثر ہوتی سٹڈی سے باہر نکل گئی۔۔۔سوچ کے نئے در اس پر وا ہوئے تھے تو اسے بھرپور پلیننگ سے ان پر کام کرنا تھا۔۔۔

*****

صلہ کے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک وہ عفرا کی بے چینی نوٹ کرتا رہا تھا۔۔۔لیکن خاموش تھا۔۔۔

بلآخر عفرا نے ایک گہری سانس خارج کرتے لیپ ٹاپ کی سکرین بند کی اور کاوچ کی ہشت سے ٹیک لگاتی آنکھیں موند گی۔۔۔

آپ اس سے مجھے ملوا کب رہے ہیں۔۔۔بلآخر امان کو اسکی تھکی تھکی سی آواز سنائی دی۔۔۔امان نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔

کسے۔۔۔کس کی بات کر رہی ہو۔۔۔

آپکی دوسری بیوی کی۔۔۔مجھے کب اس سے ملوا رہے ہیں۔۔۔عفرا نے آنکھیں کھول کر اسکی جانب دیکھتے مسکرا کر دوستانہ انداز میں کہا۔۔۔جبکہ اسکی بات پر امان کا دماغ بھک سے اڑا۔۔۔۔

وہ کئی لمحوں تک ہل نہیں سکا تھا بس ششدر سا اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔جسے اسے اس بات کا یقین نا آرہا ہو کہ یہ بات اس سے عفر نے پوچھی ہے۔۔۔

تمہیں کس نے کہا۔۔۔وہ کمزور سے لہجے میں اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

کیا یہ بات اہمیت رکھتی ہے۔۔۔اس کے برعکس اہمیت یہ رکھتا ہے کہ آپ نے مجھے نہیں بتایا۔۔۔وہ اسے شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھتی گویا ہوئی۔۔۔

نہیں اسکے باوجود مجھے تمہارا سورس آف انفارمیشن جاننا ہے۔۔۔باقی سب تو بعد میں۔۔۔۔

وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھتا ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

عفر نے بہت ضبط سے موبائل پر آئی ویڈیو پلے کر کے امان کو تھمائی جس میں وہ شیروانی پہنے ایک سرخ لباس میں گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی لڑکی کیساتھ بیٹھا نکاح نامے پر سائن کر رہا تھا۔۔۔خوشی اسکے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔کہیں سے ایسا نا لگ رہا تھا کے وہ لگے بندھے مجبوری میں یہ شادی کر رہا ہو۔۔۔ویڈیو دیکھتے امان نے زیر لب ویڈیو بھیجنے والے کو گالی سے نوازا۔۔اسکا دماغ پھٹنے کے قریب تھا جبکہ آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔یہ سب وہ شخص یوں اس انداز

میں کھولے گا اسنے توقع نہیں کی تھی۔۔۔وہ نہایت غصے سے اپنا موبائل نکالتا اس پر ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔

جبکہ عفرا حیران سی اسکا ردعمل سمجھنے کی کوشیش کر رہی تھی۔۔۔

******

تم الو کی دم کل صبح مجھے میری ورک پلیس پر دکھائی نا دو۔۔۔۔ مینیجر سے اپنا حساب کلئیر کرواو اور یہاں سے چلتے بنو۔۔۔میرے سامنے مت آنا اس سے پہلے کے میں تمہارا قتل کر ڈالوں۔۔۔امان ایک ہاتھ سے موبائل کان کو لگائے دوسرا ہاتھ بالوں میں پھیرتا غصے سے اس شخص پر برس رہا تھا۔۔۔عفرا الجھی نگاہوں سے اسے یہاں سے وہاں چکر کاٹتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔تمہاری جرات کیسے ہوئی یوں وہ ویڈیو اٹھا کر کسی کو بھی بھیجنے کی۔۔۔تمہاری تو۔۔۔ گھٹیا انسان۔۔۔۔مجھے تم کل سے ہی مشکوک لگ رہے تھے مگر تم اتنا گھٹیا کام کر و گئے مجھے اندازہ نا تھا۔۔۔۔

عفرا نے آج تک امان کو اتنا غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا جتنا وہ آج برہم ہو رہا تھا۔۔۔

شاید وہ یہ راز راز ہی رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

امان نے فون بند کرتے ہی دوسرا نمبر ملا کر کان سے لگایا۔۔اسکا غصہ کسی طور کم نا ہو رہا تھا۔۔۔

عفرا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔جو اسے نظر انداز کئے یوں اپنی بھراس نکال رہا تھا جیسے اسے کسی نے جلتے توے پر بیٹھا دیا ہو۔۔۔اسکے نزدیک ان لوگوں پر غصہ نکالنا زیادہ ضروری تھا جنہوں نے اسکا راز لیک کیا تھا۔۔۔عفرا کا دل مکدر ہونے لگا۔۔۔

علی کا حساب چکتا کرو کل صبح وہ مجھے وہاں دکھائی نہیں دینا چاہیے۔۔۔رابطہ استوار ہوتے ہی وہ گویا ہوا۔۔۔۔

وہ جو بھی بکواس کر رہا ہے سننے کی ضرورت نہیں۔۔۔ناہی اسکے کسی ڈرامے میں آنے کی ضرورت ہے۔۔۔کل صبح اگر وہ مجھے وہاں نظر آیا تو تم سب کی خیر نہیں۔۔آگے سے نا جانے کیا کہا گیا تھا جب وہ بھڑک اٹھا۔۔۔۔

اپنا پیغام فون پر سنا کر وہ ایک گہری سانس خارج کر کے وہیں عفرا سے کچھ فاصلے پر موجود اونچی کرسی پر بیٹھا۔۔۔غصہ ابھی بھی اسکے چہرے پر موجود تھا۔۔۔مگر وہ گہرے گہرے سانس بھرتا خود کو کمپوز کر رہا تھا۔۔۔

امان۔۔جب کافی دیر تک وہ کچھ نا بولا تو عفرا نے آہستگی سے اسے مخاطب کیا۔۔۔۔

تو یہ وجہ تھی تمہارے بیمار ہونے کے پیچھے۔۔۔عفرا کی جانب دیکھتا وہ گویا ہوا مگر اب لہجے میں غصہ نا تھا اسکا لہجہ نرم تھا۔۔۔وہ خود کو کافی حد تک کمپوز کر چکا تھا۔۔۔۔اور تب سے کھوئے کھوئے رہنے کی بھی۔۔۔اسی لئے تم اسقدر غائب دماغ تھی۔۔۔۔

اسکے لہجے میں ایک عجیب سی تپش تھی جسے عفرا کوئی نام نادے پا رہی تھی۔۔۔

کیا یہ وجہ کم ہے امان۔۔۔کیا آپ نے یہ بات مجھ سے چھپا کر ٹھیک کیا۔۔۔

کاوچ پر بیٹھی وہ امان کی جانب دیکھتی شکوہ کناں ہوئی۔۔۔آنچل سر سے کھسک چکا تھا اور ہاف کیچر میں مقید بالوں کی آبشار دائیں کندھے پر پھسلی پڑی تھی۔۔۔

شفاف چہرے پر غزال سی آنکھوں میں ڈھیروں شکوے سموئے ڈھیلے سے انداز میں بیٹھی وہ اسے خود سے بہت بے پرواہ لگی۔۔۔۔کسی اور ہی جہاں میں پہنچی ہوئی۔۔۔ٹوٹی بکھری سی۔۔۔امان کو اسکی حالت دیکھ کر افسوس ہوا۔۔۔۔

یہ ایک سرپرائز تھا۔۔۔میری زندگی کی سب سے بڑی اچیومنٹ تمہارے لئے اور امی کے لئے ایک سرپرائز تھی۔۔۔وہ گھٹنوں پر کہنیاں رکھے ہاتھ باہم آپس میں پھنسائے زرا آگے کو جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھتا سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

ایک تلخ مسکراہٹ عفرا کے ہونٹوں پر ابھری۔۔۔اسے سرپرائز دینا نہیں۔۔بلکہ شاک دینا کہتے ہیں امان صاحب۔۔۔۔وہ بھی اسی کے انداز میں اسے دیکھتی تلخی سے گویا ہوئی۔۔۔

اسکا انداز انی کی مانند امان کے دل پر لگا۔۔۔۔

وہ بھی نم آنکھوں سے تلخی سے مسکرادیا۔۔اس سے یوں بدگمان ہوتی یہ اسکی عفرا تو نالگ رہی تھی۔۔۔یہ انکی ازواجی زندگی کی پہلی باقاعدہ تلخ کلامی تھی ورنہ وہ دونوں ہی معاملات کو اچھے سے سلجھالیا کرتے تھے۔۔۔اور اس میں بھی زیادہ ہاتھ امان کا ہی ہوتا۔۔۔لیکن آج وہ خود ہی یہ معاملہ سلجھانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اور پھر میں نے تو خود آپکو دوسری شادی کرنے کا بول دیا تھا امان۔۔۔ظرف بڑا کرکے اجازت دے دی تھی۔۔۔پھر کم از کم بتا تو دیتے۔۔۔اسکی آواز میں دکھ ہلکوڑے لے رہا تھا۔۔۔جیسے چوٹ بہت گہری ہو۔۔۔ہاں اسکی جگہ اگر امان اسے اعتماد میں لے کر یہ کام کرتا تو شاید حالات اور ہوتے۔۔۔

جب شادی کی اجازت دے ہی دی تھی تو پھر مسلہ کیا ہے۔۔۔وہ بھی تلخ ہو اٹھا۔۔۔عفرا نے شکایتی انداز میں اسے دیکھا بولی کچھ نا۔۔۔۔

یہ ہی تو بات ہے محترمہ عفرا صاحبہ وہ مسکراتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔دکھ بھری مسکراہٹ۔۔۔

کہ آپ ذہین بہت ہیں۔۔۔ عقل کل ہیں۔۔۔

آپ نے اپنا ظرف بہت بڑا کر لیا۔۔۔ وہ قدم قدم چلتا اسکی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔ مگر اسکی آواز میں عجیب سی سختی تھی طنز تھا۔۔

مجھے دوسری شادی کی اجازت بھی دے دی۔۔۔ سیلف امپرومنٹ پر کام بھی کر لیا۔۔۔ وہ براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھتا بول رہا تھا۔۔۔۔ کیریئر بھی چن لیا۔۔۔ عفرا اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ امان کے انداز اسے ٹھٹھکا رہے تھے۔۔۔

کیریئر پر کام کر کے کامیابی کی منازل طے کرنا بھی شروع کر دی۔۔۔۔۔۔ وہ مزید گویا ہوا۔۔

بس نہیں کیا تو ایک کام ہی نہیں کیا۔۔۔۔ وہ اسکے قریب رک کر دکھ سے اسکی آنکھوں میں دیکھتا زرا توقف کو رکا۔۔۔۔ وہ کیا بول رہا تھا عفرا کو سمجھ نا آیا۔۔۔ اسنے تھوک نگلتے استعجاب سے امان کو دیکھا جو اس سے چند انچ کے فاصلے پر کھڑا تھا۔۔۔ لیکن اسکے انداز عجیب ٹھٹھکانے والے تھے۔۔۔

بس نہیں کیا تو اپنے شوہر پر اعتبار ہی نہیں کیا۔۔۔ وہ اسکے بالکل قریب اسکی آنکھوں میں دیکھتا تلخی سے مسکرایا۔۔۔۔

عفرا دھک سے رہ گئی۔۔۔یہ کیا بول گیا تھا وہ۔۔۔۔۔۔کیا کہیں کچھ غلط تھا۔۔۔

دل زور سے ڈھرکا

اور اعتبار کا کیا ہے یہ کوئی اتنی خاص چیز ہے بھی نہیں۔۔۔ہے نا۔۔۔

اس دفعہ عفرا کو اسکی آنکھوں میں کئی ان دیکھے شکوے نظر آئے۔۔۔۔عفرا نے بے ساختہ تھوک نگلا۔۔۔کہیں کچھ مسنگ تھا۔۔۔لیکن کیا۔۔۔۔وہ یوں کیس بول رہا تھا۔۔۔

بس اسے اتنا پتہ تھا کے چوری چھپے کچھ کرنے والوں کے لہجے اتنے مضبوط اور کھڑے نہیں ہوتے۔۔۔انکی آنکھوں میں یوں ہزاروں شکوے نہیں ہوتے۔۔۔۔

آج تم نے مجھے ہرٹ کیا ہے عفرا۔۔۔وہ ہاتھ پشت پر باندھتا دو قدم پیچھے ہٹا۔۔۔

عفرا کو گمان گزرا جیسے اسکی آنکھیں نم ہوا ٹھی ہوں جنہیں چھپانے کو وہ رخ بدل گیا۔۔۔

اتنا ہرٹ کیا ہے اتنا ہرٹ کیا اتنا ہرٹ کیا ہے کہ مجھے حقیقتاً اپنے دل کے مقام پر تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔اسکی آواز بھاری ہونے لگی تھی۔۔۔عفرا تڑپ اٹھی۔۔۔

اسے سمجھ نا آیا کہ کیا بولے۔۔۔وہ تو ابھی حقیقی کہانی سے بھی ناآشنا تھی۔۔۔یہ اسکے ساتھ ہو کیا رہا تھا۔۔۔کیا کوئی پرینک۔۔۔اسکا سر چکرانے لگا۔۔۔

میں خود کو دنیا کا ناکام ترین انسان محسوس کر رہا ہوں عفرا۔۔۔وہ پلٹا۔۔۔اسکی آواز زرا اونچی ہوئی۔۔۔فائدہ۔۔۔فائدہ اس کامیابی کا جب گھر میں موجود آپکی بیوی ہی آپ پر اعتبار نا کرتی ہو۔۔۔لہجہ پر شکوہ اور سوالیہ تھا

وہ ضبط کرتا دقت سے بول رہا تھا جبکہ عفرا وہ تو حق دق سی صورتحال کو ہی سمجھنے کی کوشیش کر رہی تھی۔۔۔یہ کہانی بدل کیسے رہی تھی۔۔

کہیں تو کچھ مسنگ تھا۔۔۔کیسے پتہ کرتی۔۔۔

اماا۔۔۔اس سے پہلے کے وہ کچھ بولنے کو منہ کھولتی امان سختی سے ہاتھ اٹھاتا اسے خاموش کروا گیا۔۔۔اسکے بعد وہ بنا اس سے بات کئے سٹڈی سے تو کیا گھر سے ہی نکل گیا۔۔۔

گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز پر عفرا کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔اور کچھ نا سہی بات تو کلیئر کر جاتا۔۔۔اسنے بے چینی سے سوچا

دفعتاً عفرا کو پھر سے ایک میسج موصول ہوا۔۔۔اسنے لپک کر موبائل اٹھایا۔۔۔

میسج اسی نمبر سے آیا تھا جس سے اسے کل وہ ویڈیو موصول ہوئی تھی۔۔۔

اسلام علیکم میم۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں نے امان بھائی کا سرہرائز خراب کر دیا۔۔۔پلیز آپ ان سے کہیں کے غصہ تھوک دیں اور مجھے کام سے نا نکالیں۔۔۔پلیز میم۔۔۔وہ آپکی بات نہیں ٹالتے۔۔۔دراصل میں نے تو فن کے

لئے یہ سب کیا تھا مجھے نہیں پتہ تھا کے وہ میرے اس مذاق کو اتنا سیریس لے جائیں گے۔۔۔۔

میسج پڑھتے ہی غصے سے عفرا کی کنپٹی کی رگ پھڑکنے لگی۔۔۔دل چاہا کے کاش یہ گھٹیا شخص اسکے سامنے ہوتا تو وہ اسکا سر پھاڑ دیتی۔۔۔

ایک دفعہ دل چاہا کے وہ اس سے ساری بات تو کنفرم کر لے لیکن پھر غصے سے اسے میسج ٹائپ کرنے لگی۔۔۔

جہنم میں جاو تم۔۔۔تمہارے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ کم ہے۔۔۔تم اس سے زیادہ ڈیزرو کرتے ہو۔۔۔۔تمہیں تو بیچ چوڑاہے پر الٹا لٹکا دینا چاہیے گھٹیا انسان

میسج ٹائپ کر کے وہ وہیں سر تھامتی کاوچ پر بیٹھ گئی۔۔۔

بات کیا تھی۔۔۔کیسا سرپرائز۔۔۔اس ویڈیو کا مقصد۔۔۔امان کی دوسری شادی۔۔۔سب گڈمڈ ہو رہا تھا اور ان الجھی ڈوروں کا کوئی سرا بھی نا مل رہا تھا۔۔۔

*****

ساری رات اسے ایک پل کا سکون نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔امان زندگی میں پہلی مرتبہ اس سے ناراض ہوا تھا۔۔۔شادی کے بعد اسے کوئی ایک واقعہ بھی ایسا یاد نا آیا جب امان اس سے ناراض ہوتا۔۔اور اب اتنا شدید ناراض ہوا تھا کے اس کی کال تک ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔

ناجانے کل رات سے وہ خود کہاں تھا۔۔۔عفرا کے دل میں ہول اٹھ رہے تھے۔۔۔اسکی ناراضگی بے چین کر رہی تھی۔۔۔ حقیقی بات سے وہ ابھی بھی آشنا نہیں تھی۔۔۔شاید امان نے شادی نہیں کی تھی مگر پھر وہ ویڈیو۔۔۔اور کیسا سرپرائز۔۔۔وہ الجھ کر رہ جاتی۔۔۔

آج اسے کام بھی بہت تھے صلہ رات میں ہی اسے بتا چکی تھی مگر پھر بھی اسکا کچھ کرنے کو دل ناچاہ رہا تھا۔۔۔دل اندر سے اداس ہو تو باہر پھر کچھ اچھا نہیں لگتا۔۔۔ لیکن اسکے باوجود وہ صلہ کے لئے نو بجے ہی تیار سی اس کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ سب سے پہلے صلہ نے عفرا کیساتھ جا کر گھر کے قریبی سکول میں بچیوں کا ایڈمیشن کروایا اور پھر وہیں سے اسکے نئے گھر چلی گئ۔۔۔

صلہ آج اپنے گھر شفٹ ہو رہی تھی۔۔۔یہ گھر عفرا کے گھر کے پاس ہی تھا۔۔۔دو بیڈ روم ایک چھوٹے سے لاونج اور اوپن کچن پر مشتمل یہ چھوٹا سا گھر صلہ کی اب کل جنت تھا۔۔۔

گھر کی سیٹینگ کے بعد عفرا بچیاں لے کر اپنے گھر واپس آ گئ جبکہ صلہ وہیں سے امان کے بتائے آفس انٹرویو کے لئے چلی گئ۔۔۔

******

بچیاں اس چھوٹے سے لاونج میں صوفوں پر بیٹھی ایل سی ڈی پر کارٹوں دیکھ رہی تھیں جب صلہ نے کچن سے لا کر رات کا کھانا انکے سامنے رکھا اور خود کافی کا کپ اٹھاتی سنگل صوفے پر بیٹھ گئ۔۔۔آج اسکی اس گھر میں پہلی رات تھی اور آج کی رات اس پر خاصی بھاری تھی۔۔۔دل عجیب سا ہو رہا تھا۔۔۔ابھی تو آبلہ پائی کا یہ سفر بہت لمبا تھا اور آنکھ ابھی سے نم ہونے لگی تھی۔۔۔۔

شاید خالہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھیں کے زیست کا یہ سفر تنہا کاٹنا بہت مشکل تھا۔۔۔ اسکے ساتھ ہی سوچوں کی پرواز کا رخ اس ستم گر کی جانب چلا گیا جسے اسنے کبھی نا سوچنے کا عہد کیا تھا۔۔۔

لیکن اکثر کچھ سوچتے سوچتے اسکی سوچ اسی ستم گر کی جانب محو پرواز ہو جاتی۔۔۔ ہمیشہ مجھ سے اتنی محبت ہی کرو گئے نا۔۔۔ہوا کے دوش پر ایک کھلکھلاتی آواز سنائی دی۔۔۔ہمیشہ۔۔۔جب ہم دادی دادا اور نانی نانا بھی بن گئے ناتب بھی۔۔۔ساتھ ہی ایک قہقہ ابھرا تھا۔۔۔وہ بدقت خود کو سمبھالتی ماضی سے پیچھا چھڑا پائی .

اسنے گھر کے سبھی دروازوں اور کھڑکیوں کے لاک اچھے سے چیک کئے مگر اسے باوجود دل اکیلے رہنے سے ڈر رہا تھا۔۔۔امان کے گھر تو ابھی تک یہ تنہائی محسوس نہیں ہوئی تھی مگر اب یہاں بہت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اتنی کم مدت تھی انکے رشتے کی۔۔۔

کافی پیتے اسے پتہ ہی نا چلا کہ کب اسکی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔ہوش تو تب آیا جب دو ننھے ہاتھوں نے اسکے آنسو صاف کئے۔۔۔

وہ چونک کر انکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

ماما آپ رو کیوں رہی ہو۔۔۔وہ دونوں پریشانی سے اسے دیکھتیں مستفسر تھیں۔۔۔

اسکے آنسو مزید بہہ نکلے۔۔۔

ماما آپ مت رو ورنہ ہمیں بھی رونا آرہا ہے۔۔۔نینا نے منہ بسورتے کہا تو صلہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے انہیں خود میں بھینچ لیا۔۔۔

نہیں میں نہیں رو رہی۔۔۔اسنے چٹاچٹ انکے معصوم چہروں کے بوسے لیتے اپنا چہرا رگڑ کر صاف کیا۔۔۔

چلو آپ لوگ کھانا کھالیا ہے تو سب بند کرو۔۔۔اب سونے کا ٹائم ہے صبح پھر آپ نے سکول بھی جانا ہے وہ انکا سب کچھ سمیٹی انہیں ساتھ لے کر کمرے میں چل دی۔۔۔

ان دونوں کے درمیان میں لیٹ کر اس نے ان دونوں کو سلایا اور کافی دیر کسی غیر مری نقطے کو دیکھتی اپنے مستقبل کے بارے میں ہی سوچتی رہی۔۔۔جب کافی وقت گزرنے کا احساس ہوا تو اللہ توکل سب چھوڑتی سر جھٹک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

بس نیا نیا ہی یہ سب ہو رہا ہے۔۔۔ایک دو روز تک وہ اس ماحول سے رفتہ رفتہ ایڈجسٹ کرنے لگتی۔۔۔اسنے خود کو سمجھاتے تسلی دی۔۔

صبح بچوں کا پہلا دن تھا سکول میں اور اسکا آفس میں بھی۔۔۔

آج وہ جا کر مرزا صاحب سے مل کر اپنا اپائمنٹ لیٹر لے آئی تھی۔۔۔مرزا صاحب پچاس پچپن سال کے کافی سوبر شخصیت کے حامل شخص تھے۔۔۔ان سے مل کر اسکی جاب کے حوالے سے خدشات بھی جاتے رہے تھے۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھ کر صبح کے لئے اپنے اور بچوں کے کپڑے استری کرنے لگی۔۔۔

****

سارا دن عفرا کا صلہ کے ساتھ مصروف ترین گزرا تھا۔۔۔دوپہر کو وہ بچیوں کو اپنے ساتھ لے آئی تھی۔۔۔بچیوں کے ساتھ وقت کیسے گزرا اسے پتہ ہی نہیں چلا ۔۔۔آفس سے واپسی پر صلہ ان دونوں کو ساتھ لے گئی جبکہ اسکے بعد عفرا کچھ دیر خالہ کے پاس بیٹھ کر واپس کمرے میں آ گئی۔۔۔

سارا دن تو مصروفیت میں گزر گیا لیکن اب زرا فرصت میسر آتے ہی دل امان کے لئے ہمکنے لگا تھا۔۔۔۔

ناجانے کیوں وہ اتنا خفا ہو گیا تھا۔۔۔وہ پہلے بھی دو دو دن گھر سے باہر رہتا تھا لیکن وہ بارہا اس سے فون پر رابطہ استوار رکھتا تھا لیکن اب وہ ناراض تھا تو کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

دفعتاً اسے لاونج سے خالہ کی آواز سنائی دی۔۔۔وہ اسے ہی اپنے پاس بلا رہی تھیں۔۔۔

جی خالہ۔۔۔وہ سرعت سے کمرے سے نکلی۔۔۔

ارے یہاں آو بچے دیکھو امان کی ڈاکومینٹری چل رہی ہے۔۔۔خالہ اسے لاونج میں آتا دیکھ پرجوش سی گویا ہوئی۔۔۔

وہ خالہ کی بات سن کر حیرت زدہ سی انکے پاس آکر بیٹھتی سامنے دیوار گیر ایل ای ڈی کو دیکھنے لگی۔۔۔

آپکو کس نے بتایا اسکا۔۔۔۔۔سکرین کو دیکھتی وہ ہنوز متحیر تھی۔۔۔

اماں کا فون آیا تھا اسنے بتایا کے ٹی وی پر اسکی ڈاکومینٹری چل رہی ہے۔۔۔خالہ کے بتانے پر عفرا کی آنکھوں میں پانی سمٹنے لگا۔۔۔

وہ امان کی موٹیویشنل سکسیس سٹوری پر ڈاکومینٹری تھی جس میں امان نے ہی پرفارم کیا تھا۔۔۔سکرین پر مختلف مناظر چل رہے تھے چائے کے ٹھیلے سے پاکستان کے موسٹ اویٹڈ چائے والا بننے تک کا سفر۔۔۔

وہیں پر امان کی شادی کا سین بھی شارٹ میں آیا تھا۔۔۔چند منٹوں پر محیط۔۔۔اتنا سا ہی جتنا اسکے پاس ویڈیو آئی تھی۔۔۔

ڈاکومینٹری دیکھتے اس پر گھروں پانی پڑنے لگا۔۔۔

تو یہ سرپرائز تھا۔۔۔امان کی ایک نئی اچیومنٹ۔۔۔یقیناوہ اس اچیومنٹ کو ماں اور بیوی کے ساتھ سیلبریٹ کرنا چاہتا تھا۔وہ سر تھام کر رہ گئی۔۔ سمجھ نہیں آرہا کہ وہ کیا محسوس کر رہی ہے۔۔۔امان کی شادی نا کرنے کی خوشی یا اسکے اسقدر ناراض ہو جانے کا دکھ۔۔۔۔بس وہ بے چین تھی اور بے چینی حد سے سوا تھی۔۔۔

وہ واپس گھر بھی تو نہیں آرہا تھا اور نا ہی فون اٹھا رہا تھا ورنہ وہ ابھی تک جیسے بھی کر کے اسے منا لیتی۔۔۔۔

ڈاکومینٹری ختم ہوتے ہی وہ بھاری دل کیساتھ اٹھ کر کمرے میں آگئی۔۔۔پچھلی پوری رات کا رتجگا اور مصروفیت بھرے دن کے بعد اب جس پشیمانی کا سامنا کرنا پڑا تھا اسنے اعصاب پر بھاری بوجھ ڈالا تھا۔۔۔اسکا انگ انگ درد کرنے لگا۔۔۔

اس لئے سر شام ہی جب وہ بستر پر لیٹی تو لیٹتے ہی نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو گئی۔۔۔

*****

سوتے سوتے وہ یکدم ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔۔ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے اسنے متوحش نگاہوں سے ارد گرد دیکھا۔۔وہ شاید خواب میں ڈر گئی تھی۔۔۔ لیکن یکدم وہ چونکی۔۔۔وہ بستر پر لیٹتے ہی سو گئی تھی لیکن اب اس پر لحاف دیا گیا تھا جبکہ وہ لائٹ جلتی چل کر سوئی تھی اسکے برعکس اب زیرو پاور کی لائٹ چل رہی تھی۔۔۔

اسکا دل زور سے ڈھرکا۔۔۔۔ کیا امان واپس آ گئے۔۔۔وہ سرعت سے بستر سے اترتی ننگے پاوں کھڑکی تک گئی۔۔۔

اچک کر باہر کار پورچ میں دیکھا۔۔۔وہاں امان کی گاڑی کھڑی دیکھ اسکے شک پر یقین کی مہر ثبت ہو گئی۔۔۔ایک مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر ابھری۔۔۔

وہ کمرے میں نہیں تھا تو یقیناً سٹڈی روم میں ہی ہوتا۔۔۔اسنے بعجلت جوتا ارسا اور ہاتھوں سے کپڑوں کی نادیدہ شکنیں درست کر کے ہاتھوں سے ہی بال سنوارے اور شال اوڑھ کر کمرے سے نکلی۔۔۔

سٹڈی روم کے بند دروازے کے نیچے سے وہ اندر جلتی لائٹ دیکھ سکتی تھی۔۔۔ مطلب وہ وہیں تھا۔۔۔

اسنے وہیں رک کر ایک گہری سانس بھر کر خارج کی اور دل کڑا کرتے اپنے من من بھاری ہوتے قدم اٹھاتی کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔

آج پہلی مرتبہ وہ اسکے روبرو جاتی پریشان تھی۔۔۔وہ اسکی ناراضگی کا اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔

اسنے ڈھرکتے دل سے آہستگی سے دروازے کا ہینڈل گھماتے دروازہ کھولا اور پشیمان سی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اندر بڑھی۔۔۔۔

وہ کاوچ پر بیٹھا سامنے موجود چھوٹی گول میز پر لیپ ٹاپ رکھے اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر بھی وہ اسکی جانب متوجہ نا ہوا۔۔۔شاید وہ آنے والے سے آشنا تھا۔۔۔

عفرا ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتی اسکے پاس گئ۔۔۔اس سے چند قدم کی دوری پر وہ رک گی۔۔۔وہ اسکی توجہ چاہتی تھی۔۔۔کسی طرح تو وہ اسکی جانب متوجہ ہوتا۔۔۔

کچھ دیر وہ وہیں کھڑی رہی جبکہ وہ شاید جان کر بھی انجان بنا بیٹھا تھا۔۔۔

جب وہ بالکل اسکی جانب متوجہ نا ہوا تو وہ آرام سے اسکے ساتھ کاوچ پر بیٹھتی دونوں ہاتھوں سے اسکی بازو تھام کر اسکے کندھے پر سر رکھ گئ۔۔۔

عفرا کی اس حرکت پر پل بھر کو امان کے لیپ ٹاپ کی کیز پر چلتے ہاتھ ٹھٹھکے مگر وہ بنا کوئی توجہ دیئے پھر سے اپنا کام کرنے لگا۔۔۔

عفرا نے منہ بسورتے لیپ ٹاپ کی سکرین کے آگے اپنا ہاتھ کیا۔۔۔ سکرین اور امان کے درمیان اسکا ہاتھ آنے سے امان کے کام میں خلل پڑا۔۔۔۔ لیکن امان اسکا ہاتھ ہٹاتا پھر سے اپنا کام کرنے لگا۔۔۔

کچھ دیر بعد عفرا نے سکرین کے آگے ہاتھ کرنے کی بجائے لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کرنی چاہی جبکہ امان نے سرعت سے سکرین کو بند ہونے سے روکا۔۔۔

تنگ مت کرو عفرا۔۔۔ بہت مصروف ہوں میں۔۔۔ جاو یہاں سے۔۔۔۔۔ وہ سختی سے کہتا لیپ ٹاپ پھر سے کھول چکا تھا۔۔۔ جب کچھ دیر بعد عفر نے وہی حرکت دہرائی۔۔۔

جاو یہاں سے عفرا اس سے پہلے کے میں تمہیں کچھ سخت سست سنا ڈالوں۔۔۔ وہ واپس لیپ ٹاپ کی سکرین تھامتا بنا اسکی جانب دیکھے سنجیدگی سے چبا چبا کر بولا۔۔۔۔

آپ مجھے سخت سست سنا ہی ڈالیں امان۔۔۔ کم از کم یوں اسی بہانے آپ بات تو کریں گئے۔۔۔ وہ مزید اسکے کندھے میں چہرا گھسا گئ۔۔۔

ٹھیک ہے پھر تم مت جاو۔۔۔ میں چلے جاتا ہوں۔۔۔

وہ اپنا بازو عفرا کے ہاتھ سے چھڑواتا اٹھ کھڑا ہوا جب عفرا تڑپ کر اسکے ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

امان میں اپنے رویے پر پشیمان ہوں۔۔۔شرمندہ ہوں۔۔۔آپ سے معافی چاہتی ہوں۔۔۔آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا میرے ساتھ۔۔۔میں آپکی یوں نظر اندازی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔وہ منمنا کر کہتی آبدیدہ ہو گئ۔۔۔

امان نے اسکی جانب پلٹے سختی سے انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنا چاہا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا۔۔۔اسکا یہ جارحانہ انداز دیکھتے آنسو ٹپ ٹپ عفرا کی آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔۔

بس اسی کی کسر رہ گئ تھی۔۔ایموشنل ڈرامے۔۔۔وہ اسے روتا دیکھ غصہ ضبط کرتا ہاتھ نیچے کر کے جھنجھلایا سا رخ بدل گیا۔۔۔

آپ مجھے ڈانٹ لیں امان۔سخت سست سنا لیں۔۔۔سزا بھی دے لیں لیکن پلیز۔۔۔وہ سسکی۔۔۔ناراض مت ہوں۔۔۔آپکی ناراضگی جان لیوا ہے۔۔۔وہ پشیمان سی سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

ہاں جی یہ اچھا ہے۔۔۔بلکہ بہت اچھا ہے۔۔۔

آپ شک کر لیں۔۔۔بے اعتبار ٹھہرا دیں۔۔۔دوسری شادی کا الزام لگا دیں۔۔۔بے وفا بھی قرار دے دیں لیکن ہم ناراض بھی نا ہوں۔۔۔ہے نا۔۔۔وہ پلٹا اور طنزیہ گویا ہوا۔۔۔

عورتوں کے پاس نا ایموشنل بلیک میل کرنے کو یہ آنسو ایک اچھا ہتھیار ہوتے ہیں۔جن کا تم خوب خوب استعمال کر رہی ہو۔۔۔

غلطی بھی خود کرو۔۔۔دوسرے کو ہرٹ بھی کرو۔۔۔اسے بے اعتبار کر کے اسی کی نظروں میں گرا بھی دو اور بعد میں مظلوم بھی خود ہی بن جاو۔۔۔۔اسکے لہجے میں آج عفرا کے لئے کوئی رعایت نہیں تھی۔۔۔اور اسکا یہ رویہ عفرا کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔اسنے امان کا آج تک محبت کرنے والا روپ ہی دیکھا تھا۔۔۔

امان کا یہ رویہ اسکی برداشت سے باہر تھا۔۔۔

معافی بھی تو مانگ رہی ہوں نا۔۔۔اسنے بھیگی قاتل نگاہیں اٹھاتے پھر سے کوشیش کی۔۔۔۔

اور اس سے کیا ہو گا۔۔۔کیا تمہیں لگتا ہے محترمہ عفرا صاحبہ کہ یہ ایک لفظ معافی آپ کے دیئے گئے زخموں کو بھر سکے گا۔۔۔۔یا یہ لفظ آپ کی جانب سے ملی اذیت کا مداوا کر سکے گا۔۔۔

وہ سراپا سوال بنا کھڑا تھا اور عفرا کے پاس اسکے کسی سوال کا کوئی جواب نا تھا۔۔۔۔۔

ہمارے اتنے سالوں کے رشتے میں بلکہ ہمارا رشتہ تو ہمارے اس ازواجی رشتے سے بھی بہت پہلے کا ہے نا۔۔۔بچپن کا ناطہ ہے ہمارا تو۔۔۔

تو تم اتنے سالوں کے رشتے میں ابھی تک اپنے شوہر پر اعتبار ہی نہیں کر سکی۔۔۔ سمجھ ہی نہیں سکی کے تمہارا شوہر کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں۔۔۔اسکے لہجے میں دکھ تھا۔۔۔ٹوٹے مان کی کرچیاں تھی۔۔۔ جسکی چبھن تک عفرا اپنے دل پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

تمہیں مجھ پر اعتبار ہی نہیں تو پھر لعنت ہے ایسے رشتے پر جہاں اتنے سالوں کی رفاقت کے بعد بھی بے اعتباری ہو۔۔۔

جہاں پر کسی بھی انجان نمبر سے موصول ہونے والی کوئی بھی ویڈیو رشتے کی بنیادیں ہلا دے۔۔۔شک پیدا کر دے۔۔۔

بد گمان کر دے۔۔۔اسکے لہجے میں تلخی کا عنصر نمایاں ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

تم جو خود دو دنوں تک اندر ہی اندر گھٹتی رہی۔۔۔کیا تمہارا فرض نہیں بنتا تھا۔۔ ویڈیو موصول ہوتے ہی تم اسکی تصدیق کرتی۔۔۔کم سے کم مجھ سے تو شیئر کر کے اس معاملے کا پوچھتی۔۔

لیکن نہیں۔۔۔تم نے بے چاری بننا تھا۔۔۔دکھیاری عظیم ترین لڑکی۔۔۔جس پر ظلم کے پہاڑ ٹوٹے جا رہے ہیں۔۔۔جسکا شوہر ظالم ہے

آج سامنے وہ امان نہیں تھا جسے وہ جانتی تھی۔۔۔آج تو سامنے کوئی اور ہی امان تھا۔۔تلخ۔۔عضیلہ۔۔جسکا لہجہ آگ اگل رہا تھا۔۔۔الفاظ پشیمانی کے گڑھے میں دھکیل رہے تھے۔۔۔

دراصل بات پتہ ہے کیا ہے عفرا۔۔۔تمہاری نظر میں تمہارے شوہر کی کوئی کریڈیبیلٹی نہیں ہے۔۔۔

وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔تم اسکی زندگی میں اہمیت رکھتی ہو۔۔۔تم دونوں دوست ہو تم دونوں کے درمیان کوئی مضبوط رشتہ ہے۔۔۔یہ سب گیا جہنم میں۔۔۔ان سب کی تمہاری نظروں میں کوئی اہمیت نہیں۔۔

تم اپنے شوہر کو صرف ایک شوہر سمجھتی ہو۔۔اور تمہاری نظر میں شوہر بے وفا ہوتا ہے۔۔۔اور تم نے اپنے شوہر کی کریڈیبیلٹی کو ایک بے وفا شوہر کی کریڈیبلیٹی کے ساتھ مشروط کر کے اسی کے تناظر میں رکھ کر دیکھا۔۔۔اسکی سبھی اچھائیاں۔۔۔اسکی محبت اسکی وفا اسکے جذبات ہر چیز کو سائیڈ پر رکھ کر۔۔۔۔

کیونکہ تم نے اپنے بہنوئی کی بے وفائی دیکھی ہے۔۔۔بات کرتے وہ اسکے گرد چکر لگا رہا تھا۔۔۔

عفرا کی ڈھرکنیں سست پڑنے لگی۔۔۔وہ بات کی تہہ تک جا رہا تھا۔۔۔وہ اسکے دل میں پلتے چور کو پکڑنے والا تھا۔۔۔۔

وہ امان تھا۔۔جو بات کی کھال نکال لیتا تھا۔۔۔مسلے کی جڑ تک جاتا تھا۔۔۔وہ یہ بھول گئی تھی۔۔۔

تمہارے بہنوئی نے تمہاری بہن کو محبت کے جھانسے میں رکھ کر اسے آخری وقت تک دھوکہ دیا۔۔۔

اور یہ ہی چیز سب سے زیادہ خطرناک ہے کہ تم اپنے شوہر کی شخصیت کو اپنے بہنوئی کی شخصیت کے تناظر میں دیکھتی ہو۔۔۔وہ ٹھہرا

اور یہ ہی چیز مجھے اندر سے کسی برچھی کی مانند کاٹ رہی ہے۔۔۔وہ اسکے بالکل سامنے آرکا۔۔۔آنکھوں میں ہزاروں شکوے تھے۔۔۔

زندگی کے کس مقام پر تم نے مجھے خود سے مخلص نہیں پایا۔۔۔کہاں میرے رویے میں تبدیلی محسوس کی۔۔۔کہاں لگا کے میں دکھاوا کر رہا ہوں۔۔۔اپنے کس فرض سے مجھے روح گردانی کرتے دیکھا تم نے۔۔۔کب مجھے دیکھا تم نے رشتوں کو فراموش کرتے۔۔۔۔

موازنہ ہی کرنا تھا تو دھنگ سے تو کرتی۔۔۔اسنے ناچاہتے ہوئے بھی عفرا کو بازووں سے پکڑتے جھنجھوڑا۔۔۔

وہ جھکے سر سمیت مزید شدت سے رو دی۔۔۔

تم اس بے وفا شخص سے میرا موازنہ کرتی ہو۔۔۔وہ اسکی بازو چھوڑتا تھکے تھکے قدموں سمیٹ پیچھے ہٹنے لگا۔۔۔کیونکہ ہماری اولاد نہیں۔۔۔تمہیں اولاد کے حوالے سے انسیکیورٹیز ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے کہ اولاد کی خواہش ہر شخص کو ہوتی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔۔۔یہ بھی ٹھیک ہے کہ عورتیں اس معاملے میں زیادہ حساس ہوتی ہیں۔۔۔

لیکن اسی حساسیت کے ہاتھوں کسی دوسرے کی ذات کو کٹہرے میں کھڑے رکھنا بھی کہاں کا انصاف ہے۔۔۔

جہاں تم یہ سب باتیں مانتی ہو تو وہاں اس بات سے کیوں انکاری ہو کہ دنیا میں بہت سے جوڑوں کو اللہ اولاد کی نعمت عطا نہیں بھی کرتا۔۔۔لیکن پھر بھی وہ لوگ اچھی زندگی گزارتے ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے کہ اولاد آپکی زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہے لیکن اسکے باوجود وہ سب کچھ نہیں ہوتی۔۔۔

میں اس معاملے میں سٹک ہو گیا ہوں عفرا۔۔۔میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔میں تمہیں یہ سب بھی نہیں کہنا چاہتا تھا۔۔۔کہا تھا میں نے کہ چلی جاو یہاں سے مگر تم نہیں گی۔۔۔

رخ موڑے اب اسکے لہجے میں پہلے سی سختی نہیں تھی بلکہ ایک بے بسی تھی۔۔۔۔

میں اس وقت صرف تنہائی کا خواہشند ہوں۔۔۔اسی لئے میں کل رات گھر نہیں آیا ورنہ پتہ نہیں کیا کر گزرتا۔۔جاو چلی جاو عفرا میں فلحال کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔

وہ شکستہ خیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

عفرا ہارے ہوئے انداز میں دروازے کی جانب پلٹی۔۔۔۔دروازے کی جانب اٹھتے ہر قدم کیساتھ اسکا دل کرلا رہا تھا۔۔۔امان تنہائی کا خواہشمند تھا لیکن وہ اس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔امان کی سبھی باتیں درست لیکن ایسا نہیں تھا کہ وہ امان پر اعتبار نہیں کرتی۔۔۔ہاں اس معاملے میں وہ بے وقوف بن گئی تھی۔۔۔ لیکن وہ یوں واپس نہیں جاسکتی تھی۔۔۔وہ تو پہلے ہی کل سے بے سکون تھی۔۔۔ لیکن امان بھی کہاں اسکی بات سن رہا تھا۔۔۔اسکے تو انداز میں رتی برابر لچک نا تھی۔۔۔حوصلہ پیدا ہونے سے پہلے ہی اپنی موت آپ مر جاتا۔۔۔

دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھ اسے کھولتے کھولتے وہ رکی۔۔۔پھر دل کی آواز پر لبیک کہتی بنا سوچے سمجھے واپس پلٹی اور بھاگ کر امان کے پاس پہنچتی اسکی پشت سے سر ٹکائے اسکی شرٹ کو کپکپاتے ہاتھوں کی مٹھیوں میں دبوچے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

سوری۔۔۔۔

پلیز معاف کر دیں۔۔۔

پلیز۔۔۔۔ہو گئی نا غلطی مجھ سے۔۔۔۔

لیکن اب کیا کروں۔۔۔۔میرا تو سب سے عزیز دوست۔۔۔میری زندگی کا سب سے اہم انسان ہی روٹھ گیا مجھ سے۔۔۔کیسے مناوں۔۔۔

مانتی ہوں نا کہ اپنی بے وقوفی کے ہاتھوں میں نے اسے ہرٹ کیا۔۔۔مگر اب کروں کیا۔۔۔

واپس نہیں جا سکتی۔۔۔نا آپکی بات مان سکتی ہوں۔۔۔ورنہ تو مر جاوں گی۔۔۔

اب معاف کر بھی دیں نا۔۔۔نہیں دیکھ سکتی آپ کو خود سے ناراض۔۔۔

پلیز۔۔۔۔

بے وقوف سمجھ کر ہی معاف کر دیں۔۔۔اسکا انداز ضدی تھا۔۔۔بچوں جیسا۔۔۔جیسے ضد پوری نا ہوئی تو وہیں بیٹھتی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر رو دے گی۔۔۔مگر تب تک واپس نا جائے گی جب تک اسکی بات نا مانی جاتی۔۔۔

امان جہاں کا تہاں رہ گیا۔۔۔

یہ لڑکی اسے بے بس کر رہی تھی۔۔۔

****

تانیہ یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔تائی کمرے میں آئی تو تانیہ کو اپنا سامان پیک کرتے دیکھ حیرت سے مستفسر ہوئیں۔۔۔وہ بہت چپ چپ رہنے لگی تھی۔۔۔کوئی بلاتا تو بات کر لیتی ورنہ وہ کسی چیز میں دلچسپی نا لیتی۔۔۔ابتدائی دنوں میں تو تائی سے بیٹی کو سمبھالنا محال ہو گیا تھا کیونکہ اسنے شوہر کی دوسری شادی کا خاصا صدمے لیا تھا جس سے وہ کافی بیمار ہو گئی تھی۔۔۔کئی کئی دن وہ ہوسپیٹلائزڈ رہی۔۔۔شروع میں تو وہ پہروں کسی غیر مری نقطے کو دیکھتی کھوئی کھوئی رہتی اور پھر بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو جاتی۔۔۔

کہیں دو ماہ کے مسلسل علاج کے بعد اب جا کر اسکی طبیعت سمبھلی تھی تو وہ پیکنگ کرنے لگی۔۔۔

پیکنگ کر رہی ہوں ماں۔۔۔وہ مصروف سی سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔

کیونکہ میں اپنے گھر جا رہی ہوں۔۔۔وہ ہنوز مصروف تھی۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔۔ان بے قدرے لوگوں میں۔۔۔جنہوں نے تمہاری قدر نا کی۔۔۔تائی بھڑک اٹھی تھی۔۔۔ازلی غصہ عود آیا تھا۔۔۔اب وہ انہیں برا بھلا کہہ رہی تھیں۔۔۔

بس کر دیں ماں۔۔۔پلیز بس کر دیں۔۔وہاں نا جاوں تو کیا کروں کہاں جاوں۔۔۔ بھرائی آنکھوں سے ماں کو دیکھتی وہ بے بسی سے گویا ہوئی۔۔۔تائی سے بیٹی کی یہ حالت دیکھی نا جا رہی تھی۔۔۔دل کٹ رہا تھا

یہیں ڈیرہ جما لوں۔۔۔یہاں بھی کون ہے پوچھنے والا۔۔۔اور بھائی کے گھر کب تک بیٹھ سکتی ہوں۔۔۔ابھی تو مشل ڈھکے چھپے انداز میں باتیں سناتی ہے۔۔۔کل کو اولاد کے بعد بس ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے نکالنے کی کسر رہ جائے گی۔۔۔پھر کہاں جاوں گی۔۔۔ماں مجھے حقیقت پسند رہنے دیں۔۔۔مجھے مفروضوں پر نہیں جینا۔۔۔اور حقیقت بہت تلخ ہے۔۔۔اسکی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔اپنا ہی کیا آگے آ رہا ہے۔۔۔وہ آنسو صاف کرتی واپس بیگ میں چیزیں رکھنے لگی۔۔

کیوں فضول بولتی ہو تانیہ وہ لوگ ہیں ہی بے قدرے۔۔۔تائی نے جھنجھلا جر اسکی نفی کی۔۔۔ایک تو وہ بات بات ہر کچوکے لگانے لگی تھی جس سے تائی جھنجھلا جاتی۔۔۔

بلکل ہماری طرح۔۔۔سیر کو سوا سیر۔۔۔وہ تلخی سے مسکرا دی

یہاں رہ کر بھی کیا مستقبل ہے میرا اماں۔۔بھابھی کے ہاتھوں ذلیل ہونا۔۔۔یہاں بھی تو خاموشی سے سہنا ہے نا۔۔۔

تو کیا اس سے بہتر نہیں کے اپنے گھر میں عزت سے خاموش رہ لوں۔۔۔دل پر تھر رکھ کر یہ شراکت قبول کر لوں۔۔۔سوتن برداشت کر لوں۔۔۔۔آخر شوہر ہے وہ میرا۔۔۔اتنے سالوں ساتھ رہے ہیں۔۔۔وہ سسکی۔۔۔میں اگر یہ سب برداشت کر لوں گی تو وہ بھی میرا احساس کرے گا ناماں۔۔۔۔۔ابھی تو اتنا شکر ہے کے اسنے بالاج کی طرح کھڑے کھڑے مجھے طلاق نہیں دے دی۔۔۔

نہیں ماں مجھ میں صلہ جتنا حوصلہ نہیں ہے۔۔۔ ظلم کیا ہم نے اس پر۔۔۔بہت برا کیا اسکے ساتھ۔۔۔

اسکی سسکیاں اسکی آہیں مجھے سونے نہیں دیتی ماں۔۔۔اسکی بد عائیں لگ گئ مجھے۔۔۔اسنے رگڑ کر اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔۔

لیکن مجھے اپنا گھر نہیں توڑنا۔۔۔اور یہاں میں آپکی کوئی بات نہیں سنوں گی مجھے مت روکنا۔۔۔

وہ اکتائی سی ماں کو کہتی موبائل اٹھا کر شوہر کا نمبر ملانے لگی۔۔۔جبکہ تائی بیٹی کو دیکھتی ہی رہ گئ۔۔۔وہ نہیں سوچنا چاہتی تھیں ان باتوں پر جسے تانیہ انہیں سوچنے پر بارہا مجبور کرتی۔۔۔وہ لڑکی انہیں وارث نہیں دے سکتی تھی اور انہیں وارث چاہیے تھا بس یہ ایک بات انکے پاس دلیل کے لئے کافی تھی۔۔۔

******

اسنے آہستگی سے عفرا کی بازو تھام کر اسے اپنے سامنے کیا۔۔۔

غصہ کہیں بہہ گیا تھا۔۔۔اب اسے خود اپنے رویے پر افسوس ہو رہا تھا لیکن وہ حقیقتاً عفرا کے رویے سے ہرٹ ہوا تھا۔۔۔

آنسو صاف کرو اپنے۔۔۔اب کی بار وہ نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ بنا اسکی جانب دیکھے سر نفی میں ہلا گئ۔۔۔

آپ صاف کرو۔۔۔اسکی اس بے تکی خواہش پر وہ اداسی سے مسکراتا اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اسکے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔

سوری۔۔۔وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی پشیمانی سے گویا ہوئی۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔اسنے جھکے کر عفرا کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑتے اسے خود میں بھینچا۔۔۔

جو روپ میں نے آج آپکا دیکھا وہ دوبارہ زندگی میں کبھی نہیں دیکھنا چاہوں گی۔۔۔

وہ شکوہ کناں ہوئی۔۔۔

دوبارہ کبھی زندگی میں مجھ پر شک مت کرنا پھر۔۔۔

شک میں نے اب بھی نہیں کیا تھا۔۔۔بس آپ سے کنفرم کرنا چاہا تھا۔۔۔وہ اس سے پیچھے ہٹتی نڑوتھے پن سے گویا ہوئی۔۔۔

تم نے کنفرم کرنا ہوتا تو اسی وقت کرتی جب تمہیں وہ ویڈیو موصول ہوئی تھی۔۔۔

تم پر یقین تھی۔۔۔وہ دوبدو گویا ہوا۔۔۔

چلو چھوڑو اس فضول ٹاپک کو جاو جا کر آرام کرو مجھے کچھ کام ہے۔۔۔اسنے عفرا کو پھر سے پشیمان ہوتا دیکھ اسکی گال تھپتھپا کر کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔مجھے آئسکریم کھانے جانا ہے۔۔۔وہ نا میں سر ہلاتی اسکی بازو تھامتی گویا ہوئی۔۔۔

امان نے اسے گھورا۔۔۔

مجھے کام ہے۔۔۔بالخصوص کام پر زور دیا۔۔۔

وہ کب نہیں ہوتا آپکو۔۔۔۔اور پھر مجھے تو آپ اتنے دنوں بعد میسر ہوئے ہیں۔۔۔آپکے فضول کے کاموں سے مجھے کیا سروکار۔۔۔

وہ منہ بناتی سر جھٹک گئی۔۔۔

چلو۔۔۔وہ اس کے فرمودات سنتا کچھ دیر اسے گھور کر آخر کار ہار مانتا کار کی چابی اٹھاتا لیپ ٹاپ بند کر کے سٹڈی سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

آپکو پتہ ہے امان وہ ویڈیو دیکھ کر میں کتنا ڈر گئی تھی۔۔۔بے شک میں نے خود آپکو دوسری شادی کی اجازت دے دی تھی لیکن مجھے لگا میری سانسیں رک رہی ہیں۔۔۔کہ میں مر جاوں گی۔۔۔

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے تب مجھے صلہ ہی یاد آئی تھی۔۔۔اور میری بے چینی حد سے سوا ہو گئ۔۔۔اگر واقعی ایسا ہو جاتا تو۔۔۔

لیکن اب محسوس ہو رہا ہے کے صلہ نے نا جانے کیسے یہ سب سہا ہو گا۔۔اور پھر بالاج بھائی نے کی بھی تو حد نا۔۔۔اور آپ بالکل غلط ہیں یہاں۔۔۔میں کبھی آپکا اور بالاج بھائی کا موازنہ نہیں کر سکتی۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔آپ کبھی انکے جیسے ہو ہی نہیں سکتے۔۔۔

بس ایک انسیکیوریٹی آ گئ تھی دماغ میں۔۔

اور رہی بات اعتماد کی تو مجھے آپ پر خود سے زیادہ یقین ہے۔۔اعتماد ہے۔۔۔پوری دنیا سے زیادہ ہے۔۔۔یہاں آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مجھے آپ پر یقین نہیں۔۔۔آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں کم عقل اور بے وقوف ہونے کے ساتھ ساتھ تھوڑی سی جذباتی بھی ہوں لیکن آپکی ہمراہی میں میری ذات کی یہ کمیاں کہیں چھپ جاتی ہیں کیونکہ آپ مجھے اچھے سے ہینڈل کر لیتے ہیں۔۔۔آئی لو یو امان۔۔۔رئیلی رئیلی لو یو۔۔۔آپ کے بنا زندگی کا میں تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔۔بس کبھی زندگی میں مجھ سے ناراض مت ہونا۔۔۔اور اگر میں کوئی بے وقوفی بھی کروں تو سمبھال لینا لیکن ناراض مت ہونا کیونکہ میں آپکی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔آپکو اندازہ بھی نہیں کہ میں کتنا ڈر گئ تھی۔۔۔بہت بہت ڈر گئ تھی میں۔۔۔

وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اسکی بازو تھامے اسکے شانے سے سر ٹکائے کسی سہمے ہوئے بچے کی مانند اس سے اپنی ایک ایک فیلنگ شیئر کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

امان پورے دل سے مسکرا دیا۔۔۔

I also sorry iffra...

تھوڑا زیادہ ہی غصہ کر گیا میں بھی۔۔۔

لیکن یارا اگر یقین کر سکتی ہو تو کر لو کہ میری وجہ سے تمہیں یہ دکھ کبھی نہیں ملے گا ۔۔۔۔کیونکہ میری زندگی میں میری عفی پر نسس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔ کوئی بھی نہیں۔۔باوجود اسکی بے وقوفیوں اور جذباتی پن کے بھی۔۔

امان کے کہنے پر عفرا کھلکھلا دی

****

ہسپتال کے باہر خاصی چہل پہل تھی۔۔خوشیاں تھے قہقے تھے۔۔۔تائی کے تو پاوں ہی زمین پر ناٹک رہے تھے۔۔۔پورے ہسپتال میں میٹھائیاں بانٹی جا رہی تھی۔۔۔ اندر کمرے میں مشل ندھال سی ہسپتال گاون میں ملبوس بیڈ پر لیٹی تھی جبکہ اس سے کچھ فاصلے پر کاٹ میں ایک ننھا سا وجود محو استراحت تھا۔۔۔

اسنے اب سے کچھ دیر پہلے ایک بیٹے کو جنم دیا تھا جسنے انکے گھر میں خوشی کی لہر پیدا کر دی تھی۔۔۔تائی بھی سب کچھ بھلائے پوتے کے آگے پیچھے پھر رہی تھی۔۔۔

انکی دیرینہ خواہش پوری ہوئی تھی۔۔۔انکے خاندان کا وارث آگیا تھا جسکے خواب انہوں نے برسوں سے سجائے تھے تو انکی خوشی تو بنتی تھی نا۔۔۔۔

اندر مشل فون کان سے لگائے بات کر رہی تھی۔۔۔وہ خوش تھی بے تحاشہ خوش۔۔۔

یقیناً بیٹے کو پا کر بلاج بھی خوش ہوتا اور ماضی میں ہوا سب کچھ بھلا دیتا۔۔۔آخر اسنے بالاج کو بیٹے کی نعمت سے نوازا تھا۔۔۔اسے تو اب اڑ کر آجانا چاہیے تھا اپنا بیٹا دیکھنے۔۔۔

بالاج اب آپ پاکستان کب آرہے ہیں۔۔۔ہمارا بیٹا اپنے پاپا کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہے۔۔

وہ نقاہت زدہ سی مسکرا کر گویا ہوئی۔۔۔

میں جلدی آنے کی کوشیش کروں گا مشل۔۔۔مگر میرا فوری آنا ممکن نہیں۔۔۔ابھی یہاں بہت کام ہے جسے میں یونہی چھوڑ کر نہیں آسکتا۔۔۔

ایئر پیس سے بالاج کی آواز ابھری تو مشل کے مسکراتے لب سکڑنے لگے۔۔۔۔

بالاج کیا آپکو آپکے بیٹے کی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔وہ دکھ سے گویا ہوئی۔۔۔

ہوئی ہے خوشی مشل۔۔۔بیٹا پا کر کسے خوشی نہیں ہوتی۔۔۔بالاج کی آواز ابھری لیکن وہ اسکی آواز میں وہ خوشی وہ ایکسائٹمنٹ تلاشنے میں ناکام تھی۔۔۔

پھر آپ خوش لگ کیوں نہیں رہے۔۔۔

کام بہت ہے یار۔۔۔ لیکن تم فکر مت کرو۔۔۔ میں جلد آنے کی کوشیش کروں گا۔۔۔ تم اپنا خیال رکھنا اور ہمارے بیٹے کا بھی۔ مشل کی اداسی محسوس کرتا وہ نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

*****

صلہ کی صبح فجر کی اذانوں کیساتھ ہی ہو جاتی تھی۔۔۔ اسکی زندگی میں بہت بدلاو آگیا تھا۔۔۔ کبھی ماں کے بارہا اٹھانے پر بھی کسلمندی سے اٹھنے والی آج الارم کی پہلی بیل پر اٹھ جاتی۔۔۔

اٹھتے ہی نماز اور قرآن سے فارغ ہو کر وہ کچن کا رخ کرتی ناشتہ بنانے کے بعد وہ بچوں کے لنچ باکسز تیار کر کے انہیں اٹھاتی۔۔۔ ان دونوں کو ایک ساتھ تیار کرنا اسکے لئے جان جوکھم کا کھیل بن جاتا۔۔۔ دونوں کی پہلے میں پہلے میں کی گردان سے وہ تنگ آجاتی۔۔۔ ایک کے پہلے بال بناتی تو دوسری رونے بیٹھ جاتی۔۔۔ صبح کا یہ وقت اسکے لئے بہت ہربونگ والا ہوتا۔۔

جلدی جلدی انہیں تیار کرتی وہ خود تیار ہو کر انکے ساتھ ہی آفس کے لئے نکل جاتی۔۔۔

انہیں سکول چھوڑ کر خود آفس چلی جاتی۔۔۔بچوں کی واپسی صلہ سے پہلے ہو جاتی تو انہیں وہاں سے عفرا ساتھ گھر لے جاتی۔۔۔

شروع میں یہ روٹین اسے مشکل لگتی مگر اب تو وقت گزرنے کیساتھ ساتھ یہ روٹین بھی پختہ ہو گئی تھی۔۔۔

آفس میں بھی مرزا صاحب کی رہنمائی میں وہ سب کام بہت اچھے سے سیکھ گئی تھی۔۔۔

اب بھی وہ اپنے کیبن میں بیٹھی اپنا کام کر رہی تھی جب اسکے موبائل کی بپ بجی۔۔۔

میسج اسکی ایک دور کی کزن کا تھا۔۔۔میسج دیکھتے ہی وہ کئی لمحوں کے لئے فریز ہو گئی تھی۔۔۔بالکل ساکت و جامد۔۔۔

بالاج کے ہاں بیٹا ہوا تھا۔۔۔سامنے بچے کی تصویر کیساتھ لکھا تھا۔۔۔خاندانی کزنز کے اور پرانے محلے والوں کے ذریعے اسے ان لوگوں کی خبریں ملتی ہی رہتی تھیں۔۔۔

مگر اس خبر نے اسے بالکل گم صم کر دیا تھا۔۔۔

ایک لمحے میں جیسے وہ ماضی کے کسی حصے میں پٹخ دی گئی تھی۔۔۔اس چیز کے خواب تو اسنے بھی دیکھے تھے۔۔۔

لیکن جلد ہی وہ گہری سانس خارج کرتی سر جھٹک گئ۔وہ ابتدائی فیز سے نکل آئی تھی۔۔۔لیکن اسکی سوچیں منتشر ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

باقی کا سارا وقت وہ گم صم ہی رہی۔۔۔اسی خاموشی سے باقی کے سارے کام نبٹا کر واپس بچیوں کو ساتھ لئے گھر آئی۔۔۔کیسے وہ زندگی میں آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔کیا اسکے لئے آگے بڑھ جانا اتنا ہی آسان تھا۔۔۔کیا اسے وہ اور اسکی بیٹیاں کبھی یاد نا آئی ہونگی۔۔۔۔دل سے ایک ہوک سی اٹھی تھی۔۔۔

گھر آکر بھی اپنے روزمرہ کے کام کرتی وہ کھوئی کھوئی سی تھی۔۔۔حتی کے اسکی اونلائن کلاس کا وقت ہو گیا اور وہ خود کو سرزنش کرتی اپنی کلاس اٹینڈ کرنے کو لیپ ٹاپ اٹھانے لگی۔۔۔

وہ سائیکولوجی پڑھ رہی تھی۔۔۔انسان کی سائیکی سمجھ رہی تھی۔۔۔اس نے مختلف سورسز سے نالج حاصل کرنے کیساتھ ساتھ وہ باقاعدہ ایک انسٹیٹیوٹ سے اونلائن ڈپلومہ کر رہی تھی کیونکہ وہ فزیکلی کہیں جا کر کلاسز اٹینڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اس سے اسکا شیڈیول ڈسٹرب ہوتا۔۔۔۔

بچوں کو سٹڈی کروانے کے بعد انہیں کھیلنے اور کارٹوں دیکھنے کی طرف متوجہ کر کے رات کا کھانا تیار کرتی اور اسکے بعد اسکی ایک گھنٹے کی اونلائن کلاس ہوتی جسکے بعد وہ بچوں کو سلا کر اپنا باقی کا ریسرچ ورک اور گھر کے سینکڑوں کام نبٹا کر سوتی۔۔۔۔

کام ختم کرتے کرتے اسے رات دیر ہو جاتی اور جب وہ بستر پر جاتی تو اسکی آنکھ اگلی صبح ہی کھلتی۔۔۔اب تو وہ اپنی اس روٹین سے خوش تھی جس کی مصروفیات میں اسے ماضی کی تلخیاں غلطی سے بھی یاد نا آتی دماغ میں بس حال اور بچیوں کا مستقبل ہی چلتا۔۔۔لیکن آج ایک کنکر نے آکر اسکی سوچوں کو منتشر کر ڈالا تھا۔۔۔

*****

پیچھے والے کیبنز کی رینویشن کا کیا بنا۔۔۔جینز اور ڈریس شرٹ میں ملبوس اس پر ویسکوٹ پہنے امان تیزی سے چلتا ماربل لگی شفاف راہداری عبور کرتا جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے پیچھے پیچھے آتا علی اسے تندی سے بریفنگ دے رہا تھا۔۔۔

آج وہ کافی دنوں بعد اپنی ڈریم پلیس سی اے چائے والا کے مین آوٹلیٹ پر آیا تھا۔۔۔اور آتے ہی ہر چیز کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔اسکے پیچھے سے اس مین برانچ کا سارا چارج علی ہی سمبھالتا تھا۔۔۔

وہ ایک شوخ اور چلبلا سا مگر محنتی شخص تھا۔۔۔وہ اپنے کام کو لے کر مخلص تھا اس لئے امان کو وہ بہت عزیز تھا۔۔۔

جی امان بھائی شام تک انکا کام بھی شروع ہو جائے گا۔۔۔۔امان اپنے آفس کا دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔۔۔اندر ہر چیز نفاست سے اپنی اپنی جگہ پر موجود مسکرا کر

اسکااستقبال کررہی تھی۔۔۔دونوں گلاس والز کے بلائنڈز ہٹے تھے جس سے باہر کا سارا منظر دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

قدرتی روشنی سے سارا آفس منور تھا۔۔۔۔

امان آکر اپنی سیٹ پر بیٹھا اور سامنے موجود لیپ ٹاپ پر کچھ چیک کرنے لگا دفعتاً آفس کا دروازہ بنا ناک کئے کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر علی اور امان دونوں ہی چونک کر دروازے کی جانب متوجہ ہوئے کہ کون ہے جو بنا اجازت کے اندر گھس آیا۔۔۔جبکہ سامنے سیاہ عبایہ اور گولڈن سکارف میں موجود لڑکی کو دیکھ کر علی نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا جبکہ امان کی آنکھوں میں خوشگوار حیرت ابھری۔۔۔

وہ بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ایکسکیوزمی میم آپ یہاں کہاں آرہی ہیں یہ سر کا آفس ہے پرائیویٹ کیبنز دوسری۔۔۔۔

واٹ آپریزنٹ سرپرائزیار۔۔۔

علی ابھی حیرت سے بول رہا تھا جب امان خوشگوار حیرت سے کہتا اپنی جگہ سے اٹھا اور اسنے جاکر گلاس والز کے آگے بلائنڈز کھینچے۔۔یکدم آفس نیم تاریک ہو گیا۔۔۔

امان نے ایک ساتھ ہی سوئچ بورڈ پر ہاتھ مار کر سارے بٹن دباڈالے۔۔۔

یکدم ہی آفس روشنیوں میں نہا گیا۔۔۔

علی حیران سا کبھی امان تو کبھی اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

تم جاو علی۔۔۔امان کے کہنے پر اس سے پہلے کے علی نا سمجھی سے باہر نکلتا ایک سیکنڈ کی دیر کئے بنا عفرا واپس پلٹی۔۔۔

ویٹ۔۔۔ویٹ۔۔۔ویٹ۔۔۔

یہ وہی علی ہے نا جس نے مجھے ویڈیو بھیجی تھی۔۔۔رائٹ۔۔۔وہ خشمگین نگاہوں سے علی کو دیکھتی امان سے مستفسر ہوئی۔۔جبکہ امان زیر لب مسکرا دیا۔۔۔

یہ ابھی تک یہاں کیا کر رہا ہے امان۔۔۔آپ نے اسے فائر کیوں نہیں کیا۔۔۔یہ تو۔۔۔

علی کو ایک پل لگا تھا سمجھنے میں کہ اتنے استحقاق سے اس آفس میں داخل ہونے والی لڑکی کون ہے۔۔۔

جاو علی تم۔۔۔وہ زیر لب مسکراتا علی سے کہہ کر عفرا کا ہاتھ تھام کر اپنی سربراہی کرسی تک لایا۔۔۔

کرسی کا رخ اسکی جانب کرتے اسے وہاں بیٹھایا۔۔۔۔

علی سرپٹ وہاں سے نکلا۔۔۔۔

آپ نے اسے نکالا کیوں نہیں۔۔۔وہ غصے سے گویا ہوئی۔۔

میں نے اسے معاف کر دیا۔۔۔کیونکہ اسکی نیت وہ نہیں تھی۔۔وہ صرف مذاق کر رہا تھا اور اپنے حصے کی سزا وہ کاٹ چکا ہے۔۔۔امان اسکے پاس ہی دوزانو بیٹھتا اسکے دونوں ہاتھ تھام کر اسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

چھوڑو اس بات کو۔۔۔کیا لے کر بیٹھ گئے ہم بھی۔۔۔جو گزر گیا اس پر مٹی ڈالو۔۔۔

یہ بتاو کہ آج اچانک یہاں آنے کا پروگرام کیسے بن گیا یہاں آکر مجھے سرپرائز دینے کا۔۔۔اسنے ہاتھ بڑھا کر عفرا کا نقاب اتارا اور مسکرا کر اسے دیکھتے سامنے سے اٹھ کر دوسری کرسی گھسیٹتا اسکے قریب ہی بیٹھتا گویا ہوا۔۔۔

کیوں۔۔۔میرا اپنا آوٹلیٹ ہے جب چاہے یہاں آوں۔۔۔وہ اٹھلا کر کہتی کہنی میز پر رکھ کر اس پر چہرا ٹکا گئی۔۔۔

ارے یس یس۔۔۔آپ بالکل آسکتی ہیں بالکل زہے نصیب کہ آپ نے ہمیں یہ شرف بخشا۔۔۔وہ حقیقتاً اسکے یوں اچانک وہاں آنے سے خوش ہوا تھا۔۔۔

دو دن ہو گئے آپ گھر نہیں آئے اب آپ سے بات کر کے پتہ چلا کے آپ یہاں وزٹ کرنے آئے ہیں تو یہیں چلی آئی۔۔۔اسنے کرسی سے ٹیک لگاتے کندھے اچکائے۔۔۔

بہت اچھا کیا۔۔۔اب بتاو کیا کھاو گئ۔۔۔امان نے انٹر کام اپنی جانب کھسکایا۔۔۔

افکورس پڑا۔۔وہ بلا تردد گویا ہوئی۔۔۔

امان نے انٹر کام پر آرڈر دے کر ریسیور واپس رکھا تو عفرا کچھ جھجھکتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

دراصل مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی امان۔۔۔اسکے یوں جھجھکنے پر امان ٹھٹھکا۔۔۔

ایسی کونسی بات ہے عفرا جسے کرنے کے لئے تمہیں اتنا سوچنا پڑ رہا ہے۔۔۔

امان نے اسکا مومی ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اسے تحفظ کا احساس دلانا چاہا۔

وہ میں۔۔۔وہ میں سوچ رہی تھی امان۔۔۔

پلیز ڈونٹ مائنڈ۔۔۔ہونٹ چباتی وہ خاصی نروس تھی۔۔۔

نہیں میں مائنڈ نہیں کروں گا تم بولو۔۔۔امان نے اسکا حوصلہ بڑھایا اب تو اسے بھی تجسس ہونے لگا تھا کہ وہ ایسا کیا کہنا چاہتی تھی۔۔۔

دیکھیں امان مجھے غلط مت سمجھیے گا پر۔۔۔وہ پھر ہچکچائی۔۔۔

نہیں میں اپنی عفی پر نسس کو کبھی غلط نہیں سمجھ سکتا تم بولو۔۔۔وہ سنجیدہ ہوا۔۔۔۔

امان میں سوچ رہی تھی کہ اگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر کو لمبا کھینچا

اگر ہم بے بی اڈاپٹ۔۔۔۔۔رکی پھر آہستگی سے بولی

کر لیں تو۔۔۔

مطلب۔۔۔لبوں پر زبان پھیرتے آہستگی سے اسے دیکھا۔۔۔یونو۔۔۔اسنے خود کو کمپوز کرنے کو ایک گہرا سانس بھر کر خارج کیا۔۔۔جیسے یہ بات کرنے کو اسے بہت ہمت درکار ہو۔۔۔جیسے ناجانے امان کا اس بات پر کیا ری ایکشن ہو۔۔۔۔

ضبط کے باوجود ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کر پھسلا۔۔۔۔

امان نے سیدھا ہوتے کھینچ کر اسے خود میں بھینچا۔۔۔

خود پر قابو پاتی پاتی بھی رو دی۔۔۔

امان مجھے یہ کمی محسوس ہوتی ہے۔۔۔بعض اوقات بہت زیادہ۔۔۔شاید یوں اللہ ہمیں بھی اپنی رحمت سے نواز دے۔۔۔اس کے ساتھ لگی وہ سرگوشانہ بول رہی تھی۔۔۔

اماں لب بھینچے اسکا سر سہلاتا رہا۔۔۔۔

امان شاید یوں ہمارے توسط کسی بچے کی بھی ایسی کمی دور ہو جائے۔۔۔اسے بھی ماں باپ کا پیار مل جائے۔۔۔

ہوے ہیں نا ایسے ضرورت مند بچے بھی۔۔۔وہ اس سے الگ ہوتی انگلی کی پوروں سے آنکھ کے کونے صاف کرتی وضاحت دیتی گویا ہوئی۔۔۔اب وہ خود کو کافی حد تک سمبھال چکی تھی۔۔۔۔

وہ اداسی سے مسکرا دیا۔۔۔

اللہ نوازے گا ہمیں بھی عفرا۔۔انشااللہ۔۔۔

جلد وہ وقت بھی آئے گا جب ہم بھی صاحب اولاد ہونگے تم کیوں دل چھوٹا کرتی ہو۔۔۔وہ متانت سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے گویا ہوا۔۔

میں اسکی رحمت سے مایوس نہیں ہوں امان۔۔۔لیکن جب تک وہ نہیں نوازتا تب تک۔۔۔۔

اپنے ارد گرد دیکھ لو عفرا نظر دوڑالو۔۔۔شاید تمہیں تمہارے مطلوبہ کردار مل جائیں۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی بول رہی تھی جب امان اسکی بات کاٹتا گویا ہوا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔عفرا نے الجھ کر اسے دیکھا۔۔۔

مطلب یہ کے وہ کچھ آگے کو جھکا۔۔۔

عینا اور نینا ہیں نا۔۔۔ماں انکی تو سروائیول کے لئے ایک جنگ لڑ رہی ہیں۔۔۔اپنی بچیوں کو ایک بہترین مستقبل دینے کے لئے۔۔۔تو اپنی یہ ممتا تم ان سے مشروط کر دو۔۔۔

وہ بھی تو ہیں نا محبت کے لئے رشتوں کے لئے ترسی ہوئیں۔۔۔ان کے پاس کونسے رشتے ہیں سوائے ماں اور ماسی کے۔۔۔اور ماسی بھی تو ماں سی ہی ہوتی ہے نا۔۔۔

تواپنی ممتا کوانکی زندگیوں کے خلا کو پر کرنے ہر لگادو۔۔۔ان بچیوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارو۔۔۔۔میں جانتاہوں کے تم ابھی بھی ان کے ساتھ وقت گزارتی ہواس وقت میں مزید اضافہ کردو۔۔۔یوں صلہ کو بھی سہولت ہو جائے گی اور بچیاں بھی اچھا محسوس کریں گی۔۔۔تمہاری کمی بھی دور ہو جائے گی۔۔ یوں اگر تمہاری بات ماں کر ہم بے بی اڈاپٹ کر بھی لیں تو کیا ہو گا۔۔۔تم اس بے بی کے ساتھ مصروف ہو جاو گی۔۔۔اس بیچ نظر انداز تو وہ دو معصوم ننھی جانیں ہی ہو نگیں نا۔۔۔تواپنا سو فیصد وہاں دو جو زیادہ مستحق ہو۔۔۔اس محبت پر اس ممتا بھرے لمس پر ان کا زیادہ حق ہے۔۔۔ابھی تک بھانجیاں سمجھ کر ان سے محبت کرتی تھی اب ماں سمجھ کر کرنے لگو۔۔۔امان کے سمجھانے پر وہ گم صم سی اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔اسکی باتوں میں صداقت تو تھی۔۔۔ان بچیوں میں تو پہلے ہی اسکا بہت پیار تھا۔۔۔سکول سے آنے کے بعد وہ اسکے پاس ہی ہوتیں تھیں۔۔۔

ہمم شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔وہ گہری سانس بھرتی پیچھے کو ٹیک لگا گئی۔۔۔دفعتاً دروازہ ناک کر کے علی انکا آرڈر لے کر اندر داخل ہوا۔۔۔عفرا نے اپنا نقاب درست کرتے اسے ٹیبل پر چیزیں سرو کرتے گھور کر دیکھا۔۔۔

سوری بھابھی۔۔۔سیدھا ہوتا وہ کان پکڑ کر گویا ہوا۔۔۔لیکن پہلے ہی امان بھائی سے بہت زبردست قسم کی کلاسز لگ چکی ہیں تب کہیں جا کر انہیں مجھ پر رحم آیا اور

انہوں نے مجھے فائر نہیں کیا۔۔۔اب پلیز آپ بھی غصہ تھوک دیں اور مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔وہ شرمندہ سا سر جھکاتا گویا ہوا۔۔۔

جاو کیا یاد کرو گئے کیا معاف وہ سر جھٹکی مسکرا کر گویا ہوئی تو علی بھی مسکراتا ہوا سر خم کرتا کیبن سے نکل گیا۔۔۔

ویسے میرے پاس تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے۔۔۔وہ پزے پر جھکی پزا اٹھا رہی تھی جب امان گویا ہوا اور جھک کر دراز کھول کر کچھ نکالنے لگا۔۔۔

وہ پر تجسس نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

Oh my God Aman...

عمرا ٹکٹس۔۔۔وہ عمرے کی ٹکس دیکھ کر بچوں کی طرح خوش ہوا ٹھی۔۔۔

ہمم۔۔۔میں تمہیں اور امی کو حج کروانا چاہتا تھا۔۔۔مگر چونکہ حج ابھی دور ہے تو سوچا کہ ابھی ہم کیوں نا عمرہ ادا کر لیں۔۔۔اگلے ہفتے ہماری فلائٹ ہے۔۔۔ہم تینوں جا رہے ہیں۔۔۔

امان اسکا خوشی سے ٹمٹماتا چہرا دیکھتا اسے بتا رہا تھا جبکہ اسے یہ ٹکٹس دیکھ پزا بھول گیا تھا۔۔۔

ٹھینک یو امان آپکو پتہ ہے اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کوئی سرپرائز ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

I am very excited....

وہ پرجوش سی گویا ہوئی۔۔۔

*****

آج اس گھر میں انواع واقسام کے پکوان پک رہے تھے۔۔۔تائی نے کچن خود سمبھال رکھا تھا۔۔۔انکی تینوں بیٹیاں بھی آج تو وہاں موجود تھیں۔۔۔

مشل خوبصورت سے لباس میں ملبوس نک سک سی تیار اپنے بیٹے کو تیار کرنے کے بعد پرام میں لٹا رہی تھی۔۔وہاں سب خوش تھے کیونکہ بیٹے کی پیدائش کے ٹھیک پانچ ماہ بعد بالاج ماں کی منتیں ترلوں اور مشل کے واویلوں کے بعد بلآخر آج پاکستان آرہا تھا۔۔۔

اسکا بیٹا رات سے ہی کچھ بیمار تھا جسکے باعث وہ کچھ سست سست سا تھا۔۔۔

دفعتاً باہر سے گاڑیوں کے رکنے کی آواز آئی تو وہ سب دروازے کی جانب لپکے۔۔۔۔۔

بالاج اندر آکر باری باری سب سے مل رہا تھا۔۔۔سامنے سے نک سک سے تیار مشل اسکی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔بے ساختہ اسے اپنا پہلی دفعہ پاکستان واپس آنا یاد آیا تب صلہ حیرت کی مورت بنی سامنے کھڑی تھی۔۔۔

وہ بدقت سر جھٹک کر آگئے بڑھا۔۔۔ لیکن کہاں کہاں وہ اسے فراموش کرتا۔۔۔

ناجانے انسانوں کی قدر انکے کھو جانے کے بعد ہی کیوں ہوتی ہے۔۔۔

سب سے باری باری مل کر وہ پرام میں لیٹے اپنے بیٹے پر جھکا۔۔۔۔وہ ننھا سا وجود بخار کی حدت سے تپتا ہوا خاموشی سے آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بالاج کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔۔۔اس بیٹے کے لئے اسنے بہت بھاری قیمت چکائی تھی۔

اسنے آہستگی سے بچے کو گود میں تھام کر اپنے سینے میں بھینچا۔۔۔۔

وہاں ہر جانب قہقہے تھے خوشیاں تھی لیکن بالاج کو اپنا آپ خالی خالی سا لگ رہا تھا۔۔۔

تھوڑا سا مشکل وقت ہے بالاج۔۔۔انشااللہ کٹ جائے گا۔۔۔اچھا وقت بھی جلد آئے گا۔۔۔بہت جلد۔۔۔ تم بس دیکھتے رہنا۔۔۔۔ہوا کے دوش پر ایک آواز ابھرتی اسے اندر تک جھنجھوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اسکے برے دنوں کی ساتھی تھی۔۔ جس نے تنکا تنکا اسکے ساتھ مل کر یہ آشیانہ بنایا تھا جسکی حکمرانی آج کسی اور کے ہاتھ میں تھی۔۔۔ ضمیر کچوکے لگاتا تھا کبھی اسے یہ خوشی دنیا کی سب سے بڑی خوشی لگتی تھی لیکن آج یہ خوشی پاکر بھی اندر کہیں کوئی خلش تھی۔۔۔

کچھ مشل کا مزاج صلہ سے بالکل متضاد تھا تو بات بات پر دل اسکا موازنہ کرنے لگتا۔۔۔وہ بات بات پر یاد آتی جبکہ وہ ہمیشہ ہی سر جھٹک کر اسکی یادوں سے فرار حاصل کرنے کی کوشیش کرتا۔۔۔

یہ کب سے یوں بیمار ہے۔۔۔بچے کو روتا دیکھ بالاج بے چینی سے مستفسر ہوا۔۔۔ کل رات سے ہی اسے ہلکا ہلکا سا بخار تھا ڈاکٹر کو دکھایا بھی لیکن اب زیادہ ہونے لگا ہے۔۔۔تائی بچے کو نیم غنودگی میں جاتا دیکھ پریشانی سے گویا ہوئی۔۔۔

چلیں آجائیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتے ہیں اسے۔۔نہیں تو یہ رات میں زیادہ بیمار بھی ہو سکتا ہے۔۔۔وہ پریشانی سے اٹھتا ماں سے گویا ہوا۔۔۔۔

چائلڈ سپیشلسٹ سے چیک آپ کے بعد وہ تجویز کردہ دوائیاں لے کر گھر واپس آئے۔۔۔

دن پے دن گزر رہے تھے لیکن اسکا بیٹا شفایاب نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ بہت سست رہنے لگا۔۔۔۔

وہ اسے ایک سے بڑھ کر ایک ڈاکٹر کو دکھا رہا تھا لیکن بچے کی طبیعت سمبھلنے کی بجائے مزید بگڑ رہی تھی۔۔۔اس دوران بالاج پر عجیب سا انکشاف ہوا کے پانچ ماہ کا ہونے کے باوجود اسکا بیٹا سر نہیں سمبھالتا تھا۔۔۔فورا اسے ایک مرتبہ پھر سے ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا۔۔۔اور اسکے چیک آپ کے بعد ڈاکٹر نے بتایا کے بچہ فزیکلی

ویک ہے۔۔۔اسکے مسلز بہت ویک ہے جسکی باعث وہ ابھی تک سر سمبھال پانے کی صلاحیت سے محروم ہے۔۔۔

اسکے بیٹے کا پر اپر علاج شروع ہو گیا تھا۔۔۔وہ پیسہ پانی کی طرح بہا رہا تھا۔۔ایک ماہ کی چھٹی پر وہ آیا تھا لیکن بیٹے کی طبیعت دیکھتے اسے اپنی چھٹی مزید بڑھوانی پڑی۔۔۔

بار بار اسکے علاج کی غرض سے دوسرے شہر چکر لگ رہے تھے مگر بچے کی امپرومنٹ صفر تھی۔۔۔آہستہ آہستہ وہ بچہ بالکل ہی حرکت کرنا چھوڑتا جا رہا تھا۔۔۔اور یہ ایک بہت تشویشناک صورتحال تھی۔۔۔

بلآخر دو ماہ یے علاج کے بعد ان پر ایک لرزہ خیز انکشاف ہوا جسنے اس گھر کے در و دیوار ہلا کر رکھ دیئے کے بچے کی پیدائش کے دوران آکسیجن کی کمی کے باعث اسکے مسلز کمزور تھے جسکے باعث اسکا دماغ عام بچوں کی نسبت بہت پیچھے تھا اس لحاظ سے اسکی گروتھ بہت سلو تھی۔۔۔آسان لفظوں میں وہ ایک سپیشل چائلڈ تھا۔۔۔

انکشاف اسقدر لرزا خیز تھا کے بالاج کو اپنے قدموں تلے سے زمین کھسکتی محسوس ہوئی۔۔۔

*****

لاونج میں اتنے لوگوں کی موجودگی کے باوجود بھی خاموشی کا راج تھا۔۔۔بچے کے بارے میں انکشاف اسقدر لرزاخیر تھا کے اسنے سب کی بولنے کی صلاحیت ہی مفلوج کر دی تھی۔۔۔

سب خاموش بیٹھے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔۔۔بیٹے کے وجود کو دیکھتے بالاج کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں تھیں۔۔۔۔یہ کیسی آزمائش آن پڑی تھی۔۔۔۔

مشل کا الگ رو رو کر برا حال تھا۔۔۔تائی اپنی جگہ گم صم تھی۔۔۔

ماں میری پرسوں واپسی کی فلائٹ ہے۔۔۔اس خاموشی کو بالاج کی سنجیدہ آواز نے توڑا تھا۔۔۔

تائی کیساتھ ساتھ مشل نے بھی حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔

یہ تم کیا بول رہے ہو بالاج۔۔۔تم واپس جا رہے ہو۔۔۔ایسا کیسے کر سکتے ہو تم۔۔۔ ہمارا بیٹا بیمار ہے۔۔۔اسے ہم دونوں کی ضرورت ہے۔۔۔تم ایسے کیسے جا سکتے ہو۔۔۔

مشل بہتی آنکھوں سمیٹ چیختی ہوئی گویا ہوئی۔۔۔

جانتا ہوں کہ ہمارا بیٹا بیمار ہے۔۔۔اسکا اعلاج چل رہا ہے اور ڈاکٹرز نے بھی امید دلائی ہے کہ یہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔لیکن میں جانتا ہوں ایسے نوے فیصد کیسز میں

بھرپور علاج کے باوجود بھی بچے ٹھیک نہیں ہوتے۔۔۔وہ متانت سے بول رہا تھا جب بولتے بولتے اسی آواز بھاری ہونے لگی۔۔۔

لیکن میں ایسا کچھ سوچنا نہیں چاہتا۔۔۔میں اپنے بیٹے کے لئے پرامید ہوں انشااللہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ اگر تم لوگ یہاں عیش کی زندگی گزار رہے ہو یا یہاں آپ سب کے اللے تللے پورے ہو رہے ہیں تو وجہ یہاں پر باہر سے آتے ڈالرز ہی ہیں۔۔۔

جس قدر مہنگا ہمارے بیٹے کا علاج ہے نا وہ بھی اسی صورت ممکن ہو پائے گا اگر میں واپس جا کر اپنا چارج سمبھالتا ہوں۔۔۔اس لئے مضروضوں کی دنیا سے نکل کر حقیقت شناس بن کر سوچو اور مجھے واپس جانے دو۔۔۔کیونکہ میں پہلے ہی بہت زیادہ چھٹی منظور کروا چکا ہوں اس سے زیادہ نہیں رک سکتا۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا ٹھہرے ہوئے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔بیٹے کی حقیقت نے اسے بری طرح توڑا تھا۔۔۔

وہاں جا کر تم ہم سب کو پھر سے فراموش کر ڈالو گے۔۔۔مشل اسکی باتیں سن کر سسکی۔۔۔اتنی مشکل سے تو لگا تھا جیسے زندگی میں سب ٹھیک ہو رہا ہو۔۔۔پھر سے ایک نئی آزمائش۔۔۔۔۔

پہلے بتاو پھر واپس کب آو گئے۔۔۔وہ بے بسی کی حدودوں کو چھو رہی تھی۔۔۔

کچھ سوجھ نہیں رہا تھا کہ کیا کرے کیا نا کرے۔۔۔۔

میں ہر سال چکر لگاوں گا مشل لیکن میرا جانا ضروری ہے۔۔اس لئے اسے سلا کر میری پیکنگ کر دینا۔۔۔وہ خاموشی سے لیٹے بیٹے کی جانب اشارہ کرتا گویا ہوا۔۔۔

اور اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا۔۔۔

****

عفرا عمرے پر جانے کے لئے بہت پر جوش تھی۔۔۔وہ بہت دل سے اپنی تیاریاں کر رہی تھی۔۔۔بارہا انٹرنیٹ سے وہ وہاں کے متعلق ایک ایک چیز کی سرچ کر چکی تھی۔۔۔آج شام کی انکی فلائیٹ تھی۔۔۔صلہ اور بچیوں سے مل کر وہ تینوں ایئر پورٹ کے لئے نکلے۔۔۔عفرا اور ماں کا یہ پہلا انٹرنیشنل سفر تھا اس لئے وہ ہر چیز کو انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

وہاں پر جہاز کے لینڈ کرتے ہی وہ لوگ ٹیکسی کروا کر اپنے مطلوبہ ہوٹل پہنچے۔۔۔ ہوٹل پہلے سے ہی منتخب تھا۔۔۔وہاں پہنچ کر فریش ہوتے ہی انہوں نے کھانا کھایا اور طواف کرنے کے لئے نکل پڑے۔۔۔

عفرا کا دل زور زور سے ڈھرک رہا تھا۔۔۔اس نے سن رکھا تھا کے خانہ کعبہ کو دیکھتے ہی جو دعا مانگو وہ قبول ہوتی ہے۔۔۔اور اسکا ماننا تھا کہ ممکن ہی نہیں اس پاک زمیں پر اپنے رب سے کچھ مانگا جائے اور وہ قبول نا ہو۔۔۔

اٹھتے ہر قدم کیساتھ ہی وہ مزید بے قرار ہو رہی تھی کے اس حدود میں داخل ہوتے ہی تا حد نگاہ پہلی نظر پڑتے ہی وہ اپنے رب کے حضور دعا گو ہو۔۔۔وہ ابھی تک بے یقین تھی کے وہ اس مقدس جگہ پر پہنچ چکی ہے۔۔۔

بلآخر اسکا انتظار ختم ہوا اور دور سے ہی اپنی نگاہوں کے سامنے وہ خوبصورت منظر دیکھتے اسکی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں۔۔۔دل میں جذبوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر ابھرا تھا۔۔۔جسکے باعث آنکھوں سے جھڑنا بہہ نکلا تھا۔۔

اے میرے اللہ اس پاک زمین پر مانگی گئی میری ہر دعا میری ہر التجا کو اپنی بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا شرف عطا فرمانا۔۔۔وہ فوری طور پر دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوئی۔۔۔

بہتی آنکھوں سمیت ہی اسنے وہاں اپنے طواف مکمل کئے۔۔۔وہاں ایک ایک چیز کو دبدبائی نگاہوں سے دیکھتی وہ یوں ٹوٹ ٹوٹ کر بکھری تھی کے اپنے رب سے سبھی دعائیں قبول کروا کر ہی جائے گی۔۔۔

دل دکھی ہو تو فریادیں خود بخود نکلتی ہیں۔۔۔وہ یہاں دل کا سکون حاصل کرنے آئی تھی۔۔۔امان نے اسکی دعاوں کی شدت دیکھتے اسے چھیڑنا مناسب ہی نا سمجھا ۔۔۔یہ اسکا اور اسکے رب کا معاملہ تھا۔۔۔

وہاں حرم شریف میں بیٹھ کر اور مسجد نبوی میں نمازیں ادا کرتے وہ گھنٹوں اپنے رب کے حضور سر بسجود رہتی اس سے راز و نیاز میں مشغول رہتی۔۔۔۔یہاں آکر جیسے وہ دنیا بھول گئی تھی۔۔۔

****

عفرا کے عمرہ کے لئے چلے جانے کے باعث صلہ کی ذمہ داریاں خاصی بڑھ گئی تھیں۔۔۔پہلے تو وہ بے فکر ہو کر جاب کرتی تھی۔۔۔بچیوں کو سکول سے عفرا لے جاتی اور اسکے آفس سے آنے تک وہ دونوں عفرا کے ساتھ ہی رہتیں۔۔۔لیکن اب یکدم ہی یہ ذمہ داری بھی اسی پر آن پڑی تھی۔۔۔

اور آفس کے بریک ٹائم میں بچیوں کو رسیو کرنا اور واپس آفس پہنچنا اسکے لئے خاصا مشکل ہو جاتا

۔۔۔ابھی یہ شکر تھا کہ عفرا اپنی ایک ملازمہ کی ڈیوٹی لگا کر گئی تھی کے بچوں کے سکول ٹائم کے بعد سے صلہ کے واپس گھر آنے تک وہ بچیوں کے پاس رہتی۔۔۔۔

لیکن اس بیچ بچیوں کو واپس گھر لا کر انہیں لنچ کرواتے کرواتے واپس وقت پر آفس پہنچنے کی ہر بونگ میں بعض اوقات وہ خود بھوکی رہ جاتی۔۔۔

اب بھی آفس سے واپسی پر وہ اچھا خاصا تھک گئی تھی۔۔۔کچھ موسم کی تبدیلی کے باعث اسے اپنی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔سر بھاری بھاری سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کھینچ تان کر اپنے روزمرہ کے کام نبٹا کر وہ دوائی کھا کر سونے کے لئے بستر پر لیٹی تو صبح دیر سے اسکی آنکھ کھلی۔۔۔آنکھ کھلتے ہی وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔

اتنی دیر سے اسکی آنکھ کھلی تھی جلدی جلدی کرتے بھی اسکے کئی کام رہ جاتے۔۔۔ جلدی جلدی وہ ناشتہ بنا کر بچیوں کو اٹھاتی انہیں تیار کرنے لگی۔۔۔آفس کا وقت ہونے میں بھی کچھ ہی ٹائم تھا۔۔۔

ایک تو ستم کے بچیوں کو چھٹی بھی نہیں کروا سکتی تھی کہ پیچھے انہیں چھوڑتی کس کے پاس۔۔۔عفرا ہوتی تو اتنی مشکل نا ہوتی۔۔۔اور انہیں تیار کر کے ناشتہ کرواتے کرواتے یقیناً وہ خود لیٹ ہو جاتی۔۔۔

اور اصل پریشانی کی وجہ بھی تو یہ ہی تھی کہ آج اسکی کمپنی کا اصل باس واپس آنے والا تھا۔۔۔

جسکے بارے میں پہلے ہی وہ بہت سی افواہیں سن چکی تھی کے ایک نمبر کا کھڑوس اور سڑیل قسم کا باس ہے وہ۔۔۔جو کام کے معاملے میں زرا سی کوتاہی برداشت نہیں کرتا۔۔۔

جسکی زبان شعلے اگلتی ہے۔۔۔غلطی کی نشاندہی کرواتے وقت وہ یہ تک نہیں دیکھتا کے سامنے صنف نازک ہے۔۔۔

اور کل ہی مرزا صاحب نے اسے بالخصوص بریفنگ دی تھی کے وہ کوشیش کرے کے کام کے حوالے سے باس کو کسی قسم کی کوئی شکایت نا ہو۔۔۔ورنہ اسکا باس کے ساتھ کام کرپانا مشکل ہو جائے گا۔۔۔

اور اب بچوں کو تیار کروانے کے بعد خود تیار ہوتے مسلسل اسکا دل گھبرا رہا تھا کے کسی طرح وہ وقت پر آفس پہنچ جائے۔۔۔۔

بچیوں کو بعجلت انکے سکول چھوڑ کر جلدی جلدی میں آفس آتے آتے بھی وہ پورے پندرہ منٹ لیٹ تھی۔۔۔

*****

وہ ایک گہری سانس بھرتی خود کو کمپوز کئے آفس میں داخل ہوئی۔۔۔

آفس میں ہر جانب ہو کا عالم تھا۔۔ سبھی ورکرز ہر چیز نظرانداز کئے خاموشی سے اپنے کاموں پر سر جھکائے مصروف تھے یا خود کو مصروف ظاہر کر رہے تھے۔۔۔۔ اتنا ڈسپلن اسنے اس جگہ پر آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ معتجب ہوئی۔

فنزاتم۔۔۔۔

شششش۔۔۔۔وہ اپنی ایک کولیگ کے کیبن میں جھکی اس سے مخاطب ہوئی جب وہ لیپ ٹاپ پر سر جھکائے ہی سرگوشی میں اسے چپ کرواتی گویا ہوئی۔۔۔

باس آفس آچکے ہیں اور اپنے لیپ ٹاپ کی سکرین پہ ہم سب کو مانیٹر کر رہے ہیں۔۔۔خاموشی سے اپنی سیٹ پر جاو۔۔۔تم پہلے ہی لیٹ ہو۔۔۔۔

فنزا نے لیپ ٹاپ سے سر تک نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

صلہ لب چباتی تھکے تھکے قدم اٹھاتی اپنے کیبن کی جانب بڑھی۔۔۔یہ باس ابھی تک اسکے متعلق پھیلی افواہوں سے زیادہ سخت مزاج لگ رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ اپنی کرسی پر بیٹھی ہی تھی کے اسکا انٹر کام بج اٹھا۔۔۔

مس صلہ آپکو سر اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔۔۔

فون اٹھاتے ہی گویا اسکے کانوں میں صور پھونک دیا گیا ہو۔۔۔

باس کے آفس آنے کے پہلے ہی دن صلہ کے آفس آتے ہی بلخصوص لیٹ آتے ہی۔۔۔اسکا بلاوا آجانا یقیناً کوئی خوش آئندہ بات نا تھی۔۔۔

وہ خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتی کسلمندی سے کرسی سے اٹھی۔۔۔طبیعت پھر سے بوجھل بوجھل سی ہونے لگی تھی۔۔۔

خود کو گھسیٹتی وہ سر کے آفس تک گئی۔۔دروازہ ناک کرتے ہی وہ اجازت ملنے پر دروازہ دھکیلتی اندر داخل ہوئی۔۔۔

لیکن اندر جاتے ہی اسے ٹھٹک کر رکنا پڑا۔۔۔سامنے سر براہی کرسی پر پینٹ کوٹ میں ملبوس نک سک سے تیار کوئی اور نہیں منیبہ کا شوہر نعمان تھا۔۔۔۔

وہ اسے ایک لمحے میں پہچان گئی تھی یقیناً وہ بھی اسے پہچان چکا تھا لیکن اسکی آنکھوں میں شناسائی کی رمق تک موجود نا تھی۔۔۔

اسکے سامنے صرف اسکی ایک ایمپلائی کھڑی تھی۔۔۔اسی لئے شاید امان نے اس کمپنی میں صلہ کو جاب دلوائی تھی۔۔۔

اسلام علیکم سر۔۔۔گلہ کھنگار کر وہ اسکی جانب دیکھتی گویا ہوئی۔۔۔جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے۔۔۔دونوں کہنیاں کرسی کی بازوں پر ٹکائے ہاتھوں کی انگلیاں باہم پیوست کئے سنجیدگی و تسلی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

سر کے خم سے سلام کا جواب دیتا وہ سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔البتہ صلہ کو بیٹھنے کی اجازت اسنے ابھی بھی نا دی تھی۔۔۔وہ ہنوز منتظر نگاہوں سے اسے دیکھتی وہیں کھڑی تھی۔۔۔

مس صلہ آپ آج پورے پندرہ منٹ لیٹ ہیں۔۔۔اس سے پہلے نا جانے آپ کی آفس آنے جانے کی کیا ٹائمینگ رہی ہو گی لیکن ایک بات میں واضح کر دوں کے ایسے ورکرز جو وقت کی قدر نہیں کرتے اور جو اپنے کام سے مخلص نہیں انکی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔۔۔وہ صلہ کو دیکھتا سنجیدگی سے اپنے لفظوں پر زور دیتا گویا ہوا۔۔۔اور ناہی۔۔وہ رکا۔۔۔اس آفس میں انکی کوئی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

اسکا چہرا ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔۔۔

اس لئے آپ اسے میری جانب سے پہلی اور آخری وارننگ سمجھیں۔۔۔کام پر مجھے کسی قسم کا کوئی سمجھوتہ قبول نہیں۔۔۔اور اگلی دفعہ میں وارننگ نہیں دوں گا۔۔۔اسکا لہجہ کاٹ دار تھا۔۔۔صلہ کو اسکا انداز صاف اپنا مذاق اڑاتا محسوس ہوا۔۔۔

جی سر۔۔۔۔آئندہ آپکو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔۔غلطی اسکی اپنی تھی اس لئے ضبط کرتی لہیمی سے گویا ہوئی۔۔۔

ہمم۔۔اب آپ جا سکتی ہیں۔۔۔اسے کہہ کر وہ واپس اپنے سامنے کھلی فائل پر جھک گیا۔۔۔

ہنہہ۔۔۔ایڈیٹ۔۔۔صلہ اسے گھور کر دیکھتی کیبن سے باہر نکلی۔۔۔۔

*****

نعمان سے ملاقات کے بعد سے ہی صلہ کا موڈ سخت آف تھا۔۔۔اتنا عرصہ ہو گیا مرزا صاحب کے ساتھ کام کرتے مگر انہیں اس سے کوئی شکایت نہیں ہوئی تھی۔۔وہ بہت کا آپریٹو انسان تھے۔۔۔جہاں صلہ کو کچھ سمجھ نا آتا وہ بلا جھجھک اسے سمجھا دیتے۔۔۔مزید وہ ہر لحاظ سے اسکے ساتھ تعاون کرتے اور اس شخص نے آتے ہی اسکی کلاس لگالی تھی۔۔۔وہ یہیں سے اندازہ لگا سکتی تھی کے یہ انسان آگے اسے بہت ٹف ٹائم دینے والا تھا۔۔۔

وہ اپنے سبھی کام بہت تندہی سے کر رہی تھی کے اسکے کھروس باس کو کوئی شکایت کا موقع نا ملے۔۔۔بریک ٹائم ہوتے ہی وہ اپنا کام سمیٹ کر آفس سے نکل گئی۔۔۔اسے بریک ٹائم کے اندر اندر ہی بچیوں کو گھر چھوڑ کر انہیں لنچ کروا کر ملازمہ کے حوالے کر کے واپس آنا تھا۔۔۔

اسکی ٹانگوں میں بجلیاں بھری ہوئی تھیں۔۔۔وہ اس مرتبہ لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔بھاگم بھاگ بچیوں کو گھر چھوڑ کر انکا لنچ اور بچیاں ملازمہ کے حوالے کر کے وہ واپس آفس کے لئے نکلی۔۔۔لیکن آفس اور اسکے گھر کے درمیان فاصلے کے باعث وہ بھاگم بھاگ جاتے جاتے بھی پھر سے لیٹ تھی۔۔۔اس دوران لنچ گول ہوا سو الگ۔۔۔

طبیعت پہلے ہی ٹھیک نا تھی۔۔۔اوپر سے نعمان نامی تلوار الگ سر پر منڈلا رہی تھی ۔۔۔وہ ماتھا پیٹتی اپنے کیبن میں گئی۔۔۔

ابھی وہ کیبن میں بیٹھی ہی تھی جب انٹر کام بج اٹھا۔۔۔ایک ہی دن میں یہ اسکا دوسرا بلاوا آ پہنچا تھا۔۔۔باس نے اسے پھر سے بلایا تھا۔۔۔اور یقیناً یہ بھی اسکے پھر سے لیٹ ہونے کی وجہ سے تھا۔۔۔اسنے کوفت سے فون بند کیا۔۔۔اسکا دل چاہا کے اپنا سر دیوار میں مار کر پھوڑ ڈالے۔۔۔۔

مطلب حد ہی ہو گئی۔۔۔ صبح ابھی کیا اسنے کم سنائی تھیں جو پھر سے بلا لیا۔۔۔۔

وہ لب چباتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

پتہ نہیں منیبہ اس سڑیل انسان کیساتھ کیسے گزارا کرتی ہو گی۔۔۔

اسنے سر جھٹکا۔۔۔وہ توقع کر سکتی تھی کے اب کی بار صبح سے کچھ زیادہ میٹھی میٹھی ہونے والی تھی۔۔۔

****

آفس کا ماحول خاصا گرم تھا۔۔۔۔نعمان اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا غضبناک نگاہوں سے صلہ کو دیکھ رہا تھا جبکہ صلہ خاموشی سے لب چباتی نگاہیں جھکائے اپنی ہونے والی متوقع حوصلہ افزائی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

مس صلہ آپ یہاں پر امان کے ریفرینس سے ہیں۔۔۔اور اسکی میں بہت عزت کرتا ہوں یہ ہی وجہ ہے کے میں ابھی تک آپکو برداشت کر رہا ہوں۔۔۔۔وہ سخت لہجے میں کہتا اپنی جگہ سے اٹھتا قدم باقدم اسکی جانب بڑھا۔۔۔

البتہ صلہ کو بیٹھنے کی اجازت اسنے اب بھی نا دی تھی۔۔۔۔

ورنہ آپ جیسے غیر ذمہ دار اور اصول وضوابط کو ٹورنے والے ورکز کو میں دوسری مرتبہ دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا۔۔۔

وہ اسکے مقابل کھڑا پھنکارا تھا۔۔۔

صلہ نے ضبط سے مٹھیاں میچتے خود کو اسکے اتنے سخت الفاظ پر کوئی رد عمل دینے سے روکا۔۔۔۔

مسٹر نعمان۔۔۔میری کچھ مجبوریاں ہیں۔۔۔میں ایک سنگل مدر ہوں۔۔۔ بریک ٹائم میں اپنی بچیوں کو سکول سے گھر ڈراپ کر کے واپس آتے آتے درمیانی فاصلہ زیادہ ہونے کے باعث میں تھوڑی سے لیٹ۔۔۔مٹھیاں بھینچے وہ خود پر ضبط کرتی تحمل سے گویا ہوئی جب وہ درشتی سے اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

میں آپکی مجبوریاں سننے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں مس صلہ۔۔۔

یہاں ہر انسان کی بہت سی مجبوریاں ہوتی ہیں۔۔۔اس لئے براہ کرم اپنے مسائل اپنے تک محدود رکھیں۔۔۔مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔مجھے صرف اپنے کام سے غرض ہے۔۔۔وہ ناک سے مکھی اڑاتے بیزاریت سے گویا یوا۔۔۔یو ایڈیٹ۔۔۔وہ دل ہی دل تلملائی۔۔۔دل چاہا کونے میں پڑا واس اٹھا کر اس کھڑوس انسان کے سر پر دے مارے۔۔۔۔

گڈ۔۔۔کام سے غرض ہے نا آپکو سر۔۔۔تو کائنڈلی میرا کام دیکھیں۔۔۔اس میں اگر کوئی کمی بیشی ہے تو بتایئے۔۔۔وہ پھر سے غصہ پیتی لہیمی سے گویا ہوئی۔۔۔

اور اگر آپ میرے ساتھ تھوڑا سا تعاون کر سکتے ہیں تو کائنڈلی چار دن۔۔۔وہ رکی۔۔۔اور گہرا سانس خارج کرتی پھر سے گویا ہوئی۔۔۔

صرف چار دنوں کے لئے مجھے تھوڑی سی رعایت دے دیں۔۔۔چار دن بعد امان بھائی اور عفرا عمرے سے واپس آجائیں گے۔۔۔۔پھر میری بیٹیوں کی سکول سے پک کرنے کی ذمہ داری عفرا کی ہوتی ہے۔۔۔صرف اسکی غیر موجودگی میں اتنی سی ڈسٹربنگ ہو رہی ہے کے میں باوجود بھرپور کوشیش کے بھی وقت پر آفس نہیں پہنچ پا رہی۔۔۔

چار دنوں کے بعد آپکو اس حوالے سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔۔۔اس دوران بھی آپ مجھے میرے کام سے سو فیصد مخلص پائیں گئے۔۔۔صرف چار دن۔۔۔

پلیز۔۔۔

پلکیں جھپکتی وہ ملتجانہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔

جبکہ نعمان میز کے کنارے سے ٹیک لگائے پاوں قینچی کی مانند بنائے سینے پر ہاتھ باندھے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اپنی بات مکمل کر کے زمین کو گھورتی اسکے جواب کی منتظر تھی۔۔۔

یاد رکھیے گا کے میں کام کے معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔

وہ سیدھا ہوتا واپس اپنی سیٹ کی جانب بڑھا۔۔۔

You may go now...

اپنی نشست سمبھالتا وہ مغرورانہ انداز میں گویا ہوا توصلہ ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالتی آفس سے نکل گئ۔۔۔۔

******

امان کے گھر پر خاصی رونق لگی تھی۔۔۔۔کل رات ہی وہ عمرہ کر کے واپس پاکستان پہنچے تھے اور شام میں سب وہاں ڈنر کے لئے اکھٹے تھے۔۔۔

لاونج میں نینا اور عینا امان کے دائیں بائیں بیٹھیں خوشی سے ٹمٹماتے چہروں کیساتھ امان کی جانب سے موصول ہونے والے گفٹ دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

انکے بالکل سامنے ماں نم آنکھوں سے نواسے کو گلے سے لگائے اس میں بیٹی کی خوشبو تلاش کر رہی تھیں جبکہ نعمان پاس ہی سنگل صوفے پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ صلہ عفرا کے ساتھ ہی کچن میں موجود تھی۔۔۔

شکر ہے تم دونوں نے شکل تو دکھائی ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ تم دونوں باپ بیٹے کا تعلق صرف منیبہ سے ہی تھا اور اب میں تم دونوں کی صورت تک دیکھنے سے محروم رہوں گی۔۔۔ ترس جاوں گی تم دونوں کو دیکھنے کے لئے۔۔۔۔

ماں گلوگیر سی بار بار مغیث کا چہرا چومتی کبھی اسے سینے سے لگاتیں نعمان کو خفا خفا سی نظروں سے دیکھتیں گویا ہوئیں۔۔۔

جبکہ امان زیر لب مسکراتا اسکی ماں کے ہاتھوں درگت بنتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ایسی بات ہر گز نہیں ہے ممانی۔۔۔ منیبہ سے پہلے میرا آپ سے رشتہ ہے۔۔۔ آپ ماں ہیں میری۔۔۔

بس کچھ کام تھا وہاں جسکی بدولت میں پہلے واپس نہیں آسکا۔۔۔ مگر جیسے ہی سب سیٹ ہوا میں فوراً چلا آیا آپکے پاس۔۔۔

آپکے سوااور ہے ہی کون ہمارا۔۔۔پلیز آپ یوں کہہ کر شرمندہ نا کریں۔۔۔وہ انہیں دیکھتا لجاہت سے گویا ہوا۔۔۔

چھوڑیں ناماں۔۔۔دیر آئے درست آئے۔۔۔آتو گیا ناواپس۔۔۔اب ہم اسے جانے نہیں دیں گئے۔۔۔بلا خر امان اسکا احساس کرتا گویا ہوا۔۔۔

عفرا کے ڈنر کے لئے بلانے پر سب ڈائیننگ ٹیبل کی جانب بڑھے۔۔۔

کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا۔۔۔کھانا کھانے کے بعد وہ وہیں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔امان اور نعمان کسی بزنس سٹریٹیجی پر محو گفتگو تھے۔۔۔

جبکہ صلہ خالہ اور عفرا سے وہاں کے سفر کے بارے میں ہو چھ رہی تھی۔۔۔

وہ سب آپس میں اتنے محو تھے کہ اچانک مغیث کے چلانے پر سب اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

انکی طرف دیکھتے ہی ایک لمحے میں صلہ کو سارا معاملہ سمجھ آگیا تھا۔۔۔

تینوں بچے لاونج میں کھیل رہے تھے جبکہ اب مغیث چلاتے ہوئے خونخوار نگاہوں سے عینا اور نینا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔نینا تو گم صم سی سہمی کھڑی تھی جبکہ عینا ویسے ہی غصے سے مغیث کو دیکھ رہی تھی۔۔۔نینا جتنی بھولی اور خاموش طبیعت تھی عینا اتنی ہی شرارتی تھی۔۔۔

ایک لمحہ لگا تھا صلہ کو یہ جاننے میں کے عینا نے کھلیتے کھیلتے کسی بات پر بگڑ کر مغیث کو دھکا دیا ہے۔۔۔

نعمان بہت غصے سے وہاں سے اٹھ کر بچوں کی طرف بڑھا۔۔۔جب صلہ چیل کی تیزی سے وہاں جاتی بچیوں کو اپنے پیچھے چھپا چکی تھی۔۔۔۔

وہ نعماں کی اپنے بیٹے کے لئے حساس طبیعت سے باخوبی واقف تھی۔۔۔آفس میں بھی ایسے واقعات ہو چکے تھے جسکے بعد سب ورکز بلخصوص مغیث کے معاملے میں محتاط ہو گئے تھے۔۔۔

ارے کیا ہو گیا بیٹا۔۔۔معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے امان عفرا اور خالہ بھی وہیں آ گئے جب امان مغیث کو اپنی جانب متوجہ کرتا گویا ہوا۔۔۔

ماموں اس بد تمیز نے مجھے دھکا دیا ہے۔۔۔مغیث غصے سے عینا کی جانب اشارہ کرتے چلایا۔۔۔

بد تمیز ہو گئے تم خود۔۔۔صلہ کے پکڑے پکڑے ہی عینا زور سے چیخی۔۔۔جب صلہ نے اسکے منہ پر سختی سے ہاتھ جماتے کن اکھیوں سے نعمان کے لال بھبھوکا ہوتے چہرے کو دیکھا۔۔۔جو نا جانے کس طرح ضبط کئے کھڑا تھا۔۔۔

بری بات بیٹا۔۔۔یوں نہیں بولتے۔۔۔صلہ نے عینا کو سختی سے ٹوکا۔۔۔

ارے کوئی بات نہیں شیر۔۔۔

یہ میرا شیر بہادر بیٹا ہے۔۔۔اور شیروں کو ایسے دھکوں سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔
امان نے مغیث کی پیٹھ تھپتھپاتے اسے اپنے ساتھ لگا کر معاملے کی سنگینی ختم کرنی چاہیے۔۔۔

میرے خیال سے ہمیں چلنا چاہیے۔۔نعمان ضبط کئے گویا ہوا۔۔۔

ارے ایسے کیسے۔۔۔آج رات تم یہیں رکنے والے ہو۔۔۔امان فوراً گویا ہوا۔۔۔
کافی دیر ہو گئی ہے امان بھائی۔۔میں چلتی ہوں۔۔۔نہیں تو پھر یہ دونوں صبح سکول کے لئے نہیں اٹھیں گی۔۔۔صلہ بعجلت گویا ہوئی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ نعمان اسکی اور بچیوں کی موجودگی کے باعث وہاں سے جا رہا ہے۔۔۔۔

اسی لئے وہ وہاں سے چلی جانا چاہتی تھی کہ بات مزید نا بڑھے۔۔۔ویسے بھی ابھی گھر میں اسکے بہت سے کام پینڈنگ پڑے تھے۔۔۔

چلو پھر تمہیں میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔امان کچھ دیر اسے دیکھتے رہنے کے بعد گویا ہوا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا جبکہ صلہ نے بھی اسکی پیروی کی۔۔۔۔

****

ڈنر کے بعد وہاں چائے کا دور چل رہا تھا۔۔۔امان صلہ کو اسکے گھر ڈراپ کر کے واپس آ گیا تھا۔۔۔جبکہ سب ماں کے کمرے میں بیٹھے تھے۔۔۔

بیٹا تم نے اب آگے اپنے متعلق کیا سوچا ہے۔۔۔ٹھیک ہے کہ منیبہ میری بیٹی تھی۔۔۔لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ وہ اب اس دنیا میں نہیں۔۔۔اور مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا۔۔۔

اس لئے میں چاہتی ہوں کے تم شادی کر لو۔۔۔مغیث کو بھی ماں کی ضرورت ہے۔۔۔

ماں نعمان کو دیکھتی دلگرفتی سے گویا ہوئیں جب وہ بے ساختہ بول اٹھا۔۔۔

ممانی میرا بیٹا بڑا ہو چکا ہے اسے ماں کی ضرورت نہیں اور نا ہی مجھے بیوی کی ضرورت ہے۔۔۔

ہم دونوں ہی ایک دوسرے کا کل سرمایہ ہیں۔مغیث میری کل کائنات ہے اور میں اسکی۔۔۔ہمیں کسی تیسرے کی ضرورت نہیں۔۔۔

وہ دوٹوک انداز میں گویا ہوا۔۔۔

لیکن بیٹا یوں زندگی نہیں گزرتی۔۔۔

پلیز ممانی۔۔میں اس ٹاپک پر مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔یہ ٹاپک مجھے پیچھے کہیں ماضی میں لا پٹختا ہے تو پلیز۔۔نعمان کے بے زار محر ملتجی انداز میں کہنے پر بے ساختہ امان بول اٹھا۔۔۔

ماں چھوڑے نا۔۔۔یہ سب باتیں تو چلتی ہی رہیں گی۔۔۔

اسکے بات بدلنے پر ماں انہیں دیکھتی ہی رہ گئ۔۔۔

******

اس دن کے بعد سے صلہ نے نعمان کو کام کے سلسلے میں شکایت کا کوئی موقع نا دیا تھا۔۔۔وہ مکمل یکسوئی سے اپنا کام کرتی۔۔۔ابتدائی وقت میں دیر ہونے کے بعد عفرا کے واپس آجانے کے بعد سے نعمان کو اس سے یہ شکایت بھی نا رہی تھی۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ کی سکرین پر ہمہ وقت اپنے آفس کو مانیٹر کرتا خواہ وہ آفس میں ہوتا یا نا۔۔۔اور یہ بات اسنے شدت سے نوٹ کی تھی کہ جہاں اسکے باقی کا سٹاف اسکے آفس سے نکلتے ہی ریلیکس ہو کر گپے ہانکتے اور وقت ضائع کرتے کام کرتا وہیں صلہ کو اسکے آفس میں ہونے یا نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔وہ ہمہ وقت اپنا کام مکمل یکسوئی سے کرتی۔۔۔

وہ کئی پراجکٹس پر نعمان کے ساتھ کام کر چکی تھی اور اسنے کسی جگہ پر بھی اسے مایوس نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ کئی کئی گھنٹے نعمان کے آفس میں بیٹھی اسکی بریفنگ سن کر نوٹس تیار کرتی لیکن اس دوران بھی اسکا سارا فوکس اپنے کام پر ہوتا۔۔۔

ہاں وہ ہر کچھ دیر بعد گھر فون کر کے بچوں کے بارے میں پتہ ضرور کرتی۔۔۔

آفس ٹائم ختم ہوتے ہی اسے گھر جانے کی جلدی ہوتی۔۔۔۔باقی جتنا بھی کام بچتا وہ آفس ٹائم ختم ہونے کے بعد ایک پل کے لئے بھی آفس میں نا ٹکتی۔۔۔لیکن گھر جا کر وہ کام مکمل کر کے اسے میل کر دیتی۔۔۔۔

اسے اپنے کام کے ساتھ مخلص دیکھ کر نعمان بھی اسکے ساتھ تعاون کرنے لگا تھا۔۔ وہ نا خود کسی سے فری ہوتی اور نا کسی کو خود سے بلاوجہ فری ہونے کی اجازت دیتی۔۔۔

نعمان کے ساتھ بھی وہ صرف ضرورت کے وقت ہی مخاطب ہوتی۔۔۔

نعمان کے سامنے پہلی ملاقات میں بنا اسکے لاپرواہ ہونے کا امیج ختم ہو گیا تھا۔۔۔اور یہ ہی کچھ حالات صلہ کے بھی تھے۔۔۔اسکے سامنے جو نعمان کا ایک سخت گیر اور کھڑوس باس کا امیج بنا تھا اسکا اثر بھی کہیں زائل ہو گیا تھا۔۔۔اسے نعمان کیساتھ کام کرتے چھ ماہ سے زائد کا عرصہ ہو گیا تھا اور اسنے جانا تھا کے وہ کھڑوس اور سخت مزاج باس تھا مگر صرف ان ورکز کے لئے جو اپنے کام کے دوران ڈنڈی مارتے تھے۔۔۔۔

ڈیڑھ سال تک صلہ نے سائیکولوجی کو پڑھتے اس پر ریسرچ کرتے اور مختلف ڈپلومے حاصل کر کے اپنا یوٹیوب چینل بنایا تھا اور اسکے ساتھ ہی شام میں اسنے اپنے ہی گھر کے ڈرائینگ روم میں اپنا چھوٹا سا پرائیویٹ کلینک کھول لیا تھا۔۔۔

چونکہ یہ اسکے کیریئر کی شروات تھی اور اسکا ابھی کوئی اتنا نام بھی نا تھا تو اسنے اپنی کنسلٹنٹ فیس بہت کم رکھی تھی۔۔۔ تقریباً نا ہونے کے برابر۔۔۔

چند ایک پیشنٹ اسکے پاس آنے لگے تھے جن کی کہانیاں سن کر اور انہیں گائیڈ کر کے وہ کچھ اور کمار ہی تھی یا نہیں لیکن اسکا ایکسپیرینس بہت بڑھ رہا تھا۔۔۔ یوٹیوب پر بھی اتنی محنت کے بعد اسکے محض چند سو ویوز ہوتے۔۔۔ لیکن جو اسکی ویڈیوز دیکھتے وہ اسے پسند بہت کرتے۔۔۔ اور انکے فیڈبیک کے صلہ کی کاوشوں سے انہیں اپنے ٹراماز سے نکلنے میں بہت مدد ملتی ہے۔۔۔ یہ فیڈبیک ہی اسکا کل اثاثہ تھے۔۔۔ صرف یہ فیڈبیک ہی اسکی موٹیویشن تھے کہ اسکے باعث کسی کی زندگی میں کوئی آسانی پیدا ہو رہی ہے انکی زندگیوں میں کوئی ویلیو ایڈ ہو رہی ہے۔۔۔ صرف یہ فیڈبیک ہی تھے جو اسے بنا کسی مفاد کے مسلسل کام کرنے پر اکساتے تھے۔۔۔۔۔

زندگی کا ایک مقصد مل گیا تھا اسے۔۔۔ اسنے اس مختصر سے عرصہ میں لوگوں کی حقیقی اتنی کہانیاں سن لی تھیں۔۔ یہ دنیا اسقدر بے رحم تھی کے اسے اپنے ساتھ ہوئی زیادتیاں چھوٹی لگنے لگتی۔۔۔

بالاج اور اسکے گھر والوں کی تلخ یادوں اور اس ستم گر کی بے وفائی کے جوگ سے وہ کب کی نکل چکی تھی۔۔۔ وہ زندگی میں اپنے مقصد حیات کے ساتھ اسقدر آگے آ

چکی تھی کہ بالاج اور اس سے وابسطہ رشتے کہیں پیچھے رہ گئے تھے کہیں بہت پیچھے۔۔۔حالات وواقعات کے گرد تلے دبے ہوئے۔۔۔

اب تو اسے اسکی یاد بھی نا آتی۔۔۔اب تو وہ اس سے متعلق کوئی خبر سن کر بھی اپنے اندر کوئی ارتعاش پیدا ہوتا محسوس نا کرتی۔۔۔

وہ اس شخص کو ماضی کا حصہ سمجھ کر کہیں دفن کر چکی تھی۔۔۔

ہاں کبھی کبھار وہ دن رات محنت کرتے کرتے تھک جاتی۔۔۔اور کبھی بے طرح تھک جاتی۔۔۔اسکا شیڈیول بھی تو بہت ٹف تھا۔۔۔صبح سے شام بس محنت ہی محنت۔۔۔

سنگل مدر۔۔ہاوس وائف۔۔۔گھر اور بچیاں۔۔۔آفس۔۔۔۔بچیوں کو پڑھانا۔۔۔کلینک کو وقت دینا۔۔۔اپنا ریسرچ ورک۔۔۔یوٹیوب کے لئے ویڈیوز بنانا۔۔۔۔اور اگلے دن اپنی آفس کی اور بچیوں کی سکول کی تیاری کر کے سونا۔۔۔۔ان سب میں سے سب سے زیادہ مشکل ترین کام اسے ویڈیو بنانا لگتا۔۔۔۔جس کام کو وہ آج تک آسان ترین کام مانتی آئی تھی وہی کام سب سے مشکل تھا۔۔۔

سب سے پہلے ایک ٹاپک تیار کر کے اس پر سکرپٹ لکھنا۔۔۔پھر اس سکرپٹ کو کاٹ کاٹ کر مختصر کرنا کے لوگ اس چیز کو سنتے بور نا ہوں۔۔۔

پھر اس کی ویڈیو ریکارڈ کرنی۔۔۔اسے ایڈیٹ کرنا اور اسکے لئے سب سے مشکل ترین کام ڈسکرپشن لکھنا اور ٹیگز لگانا تھا جو اسکا سب سے زیادہ ٹائم لیتے۔۔۔

جب وہ اپنی روٹین سے فیڈ آپ ہونے لگتی تو پھر سے بیٹیوں کے معصوم چہرے دیکھتی ہمت پکڑتی۔۔۔۔

اسکی ماں اسکے لئے ایک گھنا سایہ دار شجر ثابت ہوئی تھی۔۔۔جسنے اسے رلنے نہیں دیا تھا۔۔۔وہ اسکی ڈھال بنی تھیں۔۔۔۔۔ایسا ہی سایہ دار شجر اسے بھی اپنی بیٹیوں کے لئے بننا تھا۔۔۔ایسی ہی ڈھال وہ بھی بننا چاہتی تھی۔۔۔۔

باپ تو انکا بے حس تھا پر ماں تو تھی نا۔۔۔۔ تبھی اسکے موبائل کی ٹیون بجی۔۔۔۔ میسج پڑھتے ہی وہ بیزاری سے اسے ڈیلیٹ کر گئی۔۔۔یہ تماشائی رشتے دار بھی کسی کو خوش نہیں رہنے دیتے۔۔۔۔

بالاج پھر سے پاکستان آیا تھا جسکی انفارمیشن اسے دی جا رہی تھی۔۔۔پتہ نہیں کیسے لوگ تھے وہ۔۔۔اسے زندگی میں آگے بڑھتا دیکھتے تو ہمدری کی چادر میں لپیٹ کر ترس کھاتے کے بہت برا ہوا تمہاری طاق ہو گئی۔۔بھری جوانی اور یہ روگ وغیرہ وغیرہ۔۔۔

بالخصوص بالاج اور اس سے وابسطہ چیزوں کو بڑھا چڑھا کر اسکے سامنے پیش کرتے۔۔۔

اگر وہ کبھی کہہ دیتی کے اسے فرق نہیں پڑتا۔۔تو دل کو بہلانے کو یہ خیال اچھا ہے غالب کے مصداق اس سے ہمدردیاں دکھائی جاتی کے وہ اسکا درد سمجھ سکتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔

اور صلہ وہ ایسے ٹاکسک رشتے داروں سے کوسوں دور رہتی۔۔۔اب تو وہ انسانی نفسیات بہت اچھے سے سمجھنے لگی تھی اور انکا یہ نٹیلیٹی لیول سمجھتی وہ سر جھٹک جاتی۔۔۔جیسے ابھی جھٹک چکی تھی۔۔۔

*****

تائی کے گھر میں اس وقت صف ماتم بچھی تھی۔۔۔تائی گم صم سی کونے میں بیٹھی تھی جبکہ مشل کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔

حسب وعدہ بالاج ہر سال پاکستان آرہا تھا۔۔۔ہر ماہ باقاعدگی سے وہ پیسے بھی بھیجوا رہا تھا۔۔ابھی چھ ماہ پہلے ہی تو وہ آیا تھا۔۔۔اسکے بیٹے کا باقاعدگی سے علاج چل رہا تھا لیکن باوجود بھرپور علاج کے بھی کوئی خاطر خواہ نتائج ظاہر نا ہو رہے تھے۔۔۔

وہ کچھ کھاتا نا تھا صرف اسے بامشکل کچھ نا کچھ پلایا جاتا تھا۔۔۔۔

مشل دوبارہ امید سے تھی۔۔۔لیکن وہ اپنی فکر بھلائے ہمہ وقت بیٹے کی طرف متوجہ رہتی۔۔۔گزشتہ رات یکدم ہی بچے کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔۔۔

ہنگامی صورتحال میں اسے ہسپتال لے کر جایا گیا۔۔۔۔

مشل سے اسکی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی۔۔۔ساری رات ہسپتال میں اسکا علاج چلتا رہا تھا۔۔۔اسے آکسیجن لگادی گئی تھی کیونکہ اسکا سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔۔

ساری رات ہسپتال میں اسکا علاج چلتے رہنے کے باوجود اڑھائی سال تک زندگی کی جنگ لڑتا لڑتا وہ ننھا وجود بلآخر صبح اذانوں کیساتھ ہی زندگی کی جنگ ہار گیا تھا۔۔۔۔

مشل کی چیخوں سے ہسپتال کی درودیوار لرز گئے تھے۔۔۔۔بچے کے بے جان وجود کو گھر لے آیا گیا تھا۔۔۔

باوجود کوشیش کے بھی بالاج اس نازک وقت پر وہاں پہنچ نا پایا تھا۔۔۔۔مزید اسکا انتظار کئے بنا ہی بچے کی تدفین کردی گئی تھی۔۔۔

تائی اور انکی بیٹیاں گم صم سی تھیں۔۔۔محض ایک مشل ہی تھی جو سمبھالے نا سمبھالے جارہی تھی۔۔۔۔

بہت سی عورتیں تو اسے یہی کہہ کر حوصلہ دے رہی تھیں کہ اسے تو شکر گزار ہونا چاہیے کے اللہ نے اس بچے کو اپنے پاس بلالیا ورنہ ویسے بھی اس بچے کا کوئی مستقبل نا تھا۔۔۔

اسکا دل چاہا کے وہ ان عورتوں کا منہ بند کروادے وہ کیسے ان باتوں پر صبر کرتی۔۔۔ وہ تو ماں تھی۔۔۔اسکے لئے تو وہ اسکی پہلی اولاد تھی۔۔۔

*****

بیٹے کی موت کے بعد مشل کی طبیعت اکثر خراب رہنے لگی تھی اور بلآخر اسنے بیٹے کی وفات کے تین ماہ بعد پھر سے ایک خوبصورت سے بیٹے کو جنم دیا تھا۔۔۔

دوسرے بچے نے کافی حد تک اسکا دل بہلا لیا تھا۔۔۔

گھر بھر میں پھر سے خوشی کی لہر دور گئی تھی۔۔۔ہر طرف میٹھائیاں بانٹی جارہی تھی۔۔۔تائی توپوتے کی بلائیں لیتیں نا تھکتی تھیں۔۔۔۔اس بار شروع سے ہی اس بچے کے لئے دم درودوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔۔۔

پچھلے بچے کی حالت کے پیش نظر اس بچے کو ہر دوسرے دن نئے نئے پیر بابوں کے پاس دم درود کے لئے لے کر جایا جاتا۔۔۔۔۔

انکے مطابق بچے کی صحت و تندرستی کے لئے بڑے بڑے ہدیے دے جاتے۔۔۔۔

آئے دن اسکی نظر اتاری جاتی۔۔۔بچے کی پیدائش کے تین ماہ بعد ایک سال مکمل ہونے پر بالاج پاکستان آیا تھا۔۔۔

اولاد کھو کر اس بار اس بیٹے کے لئے وہ بھی بہت پوزیسو ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ زیادہ سے زیادہ وقت بیٹے کے ساتھ گزارتا۔۔۔ مشل اسے گھر اور بچے میں دلچسپی لیتا دیکھ خوش تھی۔۔۔

لیکن اصل قیامت تو تب ٹوٹی جب پانچ ماہ کا ہونے پر اس بچے نے بھی سر سمبھالنا شروع نا کیا۔۔۔

فوری سے ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔۔۔

اس بار تو سبھی کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔ پچھلے بچے کی کنڈیشن کی بیس پر اس بچے کیساتھ ساتھ بالاج اور مشل کے بھی کئی ایک ٹیسٹ کئے گئے۔۔۔

جسکے بعد بہت سے انکشاف انکے سامنے آئے۔ جو انہیں پوری طرح سے ٹور گئے تھے۔۔۔

یہ بچہ بھی پہلے بچے کی طرح ایک سپیشل چائلڈ تھا۔۔۔۔ نیز ان دونوں کے ٹیسٹوں سے یہ بات سامنے آئی تھی کے انکی کزن میرج ایک کامیاب شادی نہیں تھی۔۔۔ انکے مزید جتنے بھی بچے ہوتے وہ ایسے ہی سپیشل چائلد ہونے تھے۔۔۔اس لئے ان کے لئے ڈاکٹرز کا مخلصانہ مشورہ یہ ہی تھا کے وہ لوگ مزید اولاد پیدا نا کریں۔۔۔۔

یہ حقیقت تماچوں کی مانند انکے چہروں پر لگی تھی۔۔۔ جسنے تقریباً سبھی کو منہ کے بل زمین بوس کر دیا تھا۔۔۔

اس حقیقت کے کھلتے ہی ہر کوئی خاموش تھا۔۔۔ مہیب سناٹوں میں گرا ہوا۔۔۔

ہر کوئی ایک دوسرے سے نظریں چرا رہا تھا۔۔۔۔

وقت نے کس بری طرح اپنا پہیہ گھمایا تھا۔۔۔اوپر والی سطح نیچے آئی تھیں تو چیخیں نکل گئی تھیں۔۔۔

گھر آنے کے بعد بھی بالاج خاموش تھا۔۔۔ مشل اپنی جگہ گم صم تھی۔۔۔اس خبر کے بعد سے یکدم ہی ہر کسی کی اس ننھے وجود سے دلچسپی جیسے ختم ہو گئی تھی۔۔۔

اس بچے کا وجہ ہونا یا نا ہونا ان سب کے لئے ایک برابر ہو گیا تھا۔۔۔

اس انکشاف کے بعد اتنے عرصے میں پہلی بار بالاج کو اپنی بیٹیوں کی یاد آئی تھی اور بے طرح آئی تھی کہ وہ کرلا اٹھا تھا۔۔۔

بیٹا نا سہی بیٹیاں تو تھی نا۔۔۔ کم از کم وہ صاحب اولاد تو تھا۔۔۔یہاں تو ایسی بھی کوئی صورت نا تھی۔۔۔

بالاج کے ساتھ ساتھ سبھی گھر والوں کا بھی مشل سے رویہ خاصا کھینچا کھینچا سا رہنے لگا تھا۔۔۔ جیسے اسکی ذات سے بھی ان سب کی دلچسپی ختم ہو گئی ہو۔۔۔۔وہ ان سب کے رویے بہت شدت سے نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ بالاج۔۔۔وہ تو کچھ اور ہی سوچ رہا تھا۔۔۔ کہیں بہت گہرائی میں جا کر۔۔۔۔

******

بالاج میں تمہارا اور تمہارے سبھی گھر والوں کا رویہ بہت اچھے سے نوٹ کر رہی ہوں۔۔۔کئی دنوں تک سب کا رویہ برداشت کرنے کے بعد بلآخر مشل بالاج کے سامنے پھٹ پڑی تھی۔۔۔۔

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا جب وہ غصے سے بھری کمرے میں آئی۔۔

اچھا تو پھر کیا کروں میں۔۔۔وہ ماتھے پر تیوریاں سجائے اکھڑے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

مشل کا صدمے سے برا حال تھا۔۔۔بس دکھادی اوقات تم سب گھٹیا لوگوں نے۔۔۔وہ صدمے کے زیر اثر روہانسی ہوتی گویا ہوئی۔۔۔

گھٹیا میں نہیں تم ہو محترمہ۔۔۔کسی کا گھر اجاڑ کر یہاں تک پہنچی ہو۔۔۔اسکے تو آج رنگ ڈھنگ ہی نرالے تھے۔۔۔وہ کوفت سے اٹھتا اسکے مقابل آیا

تمہاری ذات میں مجھے کبھی بھی کوئی دلچسپی نہیں رہی مشل۔۔۔تم سے شادی کے بعد سے میں ہمہ وقت پشیمان ہی رہا کہ میں نے ہیرے کو چھوڑ کر کوئلے کو اپنا لیا۔۔۔

بالاج کا لہجہ اسقدر تحقیرانہ تھا کہ مشل کو اپنا آپ سلگتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

غلطی تمہاری نہیں ہے بالاج۔۔۔اس صلہ کی قسمت اچھی تھی جو وقت رہتے اسکی تم جیسے خود غرض اور مفاد پرست انسان سے جان چھوٹ گئی۔۔در حقیقت تم جیسا خود غرض انسان کسی سے وفا نبھا ہی نہیں سکتا۔۔۔۔

صدمے سے اسک جسم کپکپانے لگا تھا۔۔۔آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔۔۔

غلطی میری بھی ہے جو میں دنیا بھلائے ایک بھگورے خود غرض اور مفاد پرست گھٹیا انسان کے پیچھے خوار ہوتی رہی۔۔۔خود پر ضبط کھوتی اور چیخ اٹھی تھی۔۔۔

چلو شکر تمہیں احساس تو ہوا۔۔۔اب بھی دیر نہیں ہوئی ہم بہت اچھے طریقے سے اپنی راہیں جدا کر سکتے ہیں۔۔۔اس پر تو کسی چیز کا اثر ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔الٹا وہ بہت پر سکون انداز میں سینے پر ہاتھ باندھے گویا ہوا۔۔۔جیسے وہ یہ سب بالا ہی بالا پہلے ہی طے کئے بیٹھا تھا۔۔۔

مشل نے ضبط سے مٹھیاں بھینچتے سرخ پڑتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

میں رہوں گی بھی نہیں تمہارے ساتھ۔۔۔ضبط سے وہ گویا ہوئی جبکہ جسم سوکھے پتے کی مانند کپکپانے لگا تھا۔۔۔ملا بھی کیا تھا اس شخص کے ساتھ چار سالہ رفاقت میں۔۔۔ان میں تو ایک دوستانہ تعلق تک نا قائم ہو سکا تھا۔۔۔اسی لئے تو اسے چھوڑ دینا اس شخص کے لئے اتنا آسان تھا۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔اپنے بیٹے کو بھی ساتھ لے جانا۔۔۔ٹھنڈے انداز میں کہتا وہ پلٹا۔۔۔

کیوں۔۔۔میں کیوں لے کر جاوں۔۔۔اسکی بے حسی دیکھ وہ چیخ اٹھی۔۔۔قائر انسان کسی اولاد کو تو اپنا نام دے دو۔۔۔تمہیں پرواہ نہیں تو کیا مجھے زیادہ ہے ۔۔۔بھاڑ میں جاو تم۔۔۔تمہاری اولاد ہے وہ تمہاری ذمہ داری۔۔۔میں اسے ہر گز ہر گز نہیں لیکر جاوں گی۔۔۔۔چیخ کر گویا ہوتے اسکی گردن کی رگیں پھولنے لگی تھیں۔۔۔جبکہ بالاج نے پہلی مرتبہ اسے غصے سے گھورا۔۔۔

جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے دفعہ ہو جاو۔۔۔کل تک طلاق نامہ پہنچ جائے گا تمہیں۔۔۔۔

پھنکار کر کہتا وہ کمرے سے تو کیا گھر سے ہی نکل گیا جبکہ مشل وہیں زمین پر بیٹھتی اپنی حرماں نصیبی پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

*****

بالاج بلا مقصد ہی گاڑی لئے سڑکیں ناپ رہا تھا۔۔۔دماغ میں طرح طرح کی سوچیں چل رہی تھیں۔۔۔مشل کو اپنا فیصلہ سنا کر وہ ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔۔۔۔ہاں یقیناً اب اسکی زندگی میں سب کچھ ٹھیک ہونے والا تھا۔۔۔وہ صلہ کو واپس اپنی زندگی میں شامل کرنے کا پختہ ارادہ کر چکا تھا۔۔۔

صرف وہی لڑکی اسکی سول میٹ تھی۔۔۔اسکا سکون صرف صلہ کی ذات سے ہی وابسطہ تھا۔۔۔ہاں اب سب ٹھیک ہو جاتا۔۔۔

مشال نامی کانٹا انکی زندگی سے نکل چکا تھا۔۔۔یقیناً اب صلہ کو بھی کوئی اعتراض نا ہوتا۔۔۔وہ فنانشلی بہت سٹرونگ ہو گیا تھا۔۔۔وہ صلہ اور اپنی بیٹیوں کو ایک اچھی پر آسائش زندگی دے سکتا تھا۔۔۔اسے بچیوں کو واپس اپنا نام دینا تھا۔۔۔

آج کل وہ اسی معاملے کو فکس کرنے پر لگا ہوا تھا۔۔وہ مفتی صاحب سے مل کر ساری انفارمیشن بھی لے چکا تھا۔۔۔اسکا اور صلہ کا دوبارہ ملن کوئی مشکل کام نا تھا۔۔۔

بقول مفتی صاحب کے اگر مرد عورت کو ایک طلاق دیتا ہے تو اگر عدت کے دوران انکی صلح ہو جائے تو رجوع ہو جاتا ہے لیکن اگر عدت کی مدت مکمل ہو جائے اور رجوع نا ہو اور آئندہ زندگی کے کسی مقام پر میاں بیوی کو احساس ہو جائے اور وہ پھر سے ایک ہونا چاہیں تو ایسی صورت میں نئے سرے سے نئے حق مہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کیا جا سکتا ہے حلالہ کی شرط اس صورت میں نہیں ہے۔۔۔البتہ آئندہ کے لئے شوہر کے پاس صرف دو طلاقوں کا حق رہ جاتا ہے۔۔۔

اور مفتی صاحب کی یہ باتیں سن کر وہ بہت پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔اب بس صلہ سے ایک ملاقات ناگزیر تھی۔۔۔اسے صلہ کی رہائش کے بارے میں پتہ کرنا تھا۔۔۔۔ اور یقیناً یہ اس کے لئے کوئی مشکل کام نا تھا۔۔۔۔

*****

آپ ٹھیک ہیں مس صلہ۔۔۔مطلب ریلیکس ہیں نا۔۔۔نعمان ہوٹل کی پارکنگ میں گاڑی کھڑی کرتا اپنے ساتھ فرنٹ سیٹ پر براجماں صلہ سے مستفسر ہوا۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔وہ اسے دیکھتی سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔اور نعمان کے گاڑی سے نکلتے ہی اسکی تقلید میں باہر نکلی۔۔۔باہر سب کچھ روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔۔۔وہ اسکی ساتھ ساتھ روش پر چلتی انٹرس کی جانب بڑھی۔۔۔۔وہ نعمان کے ساتھ پہلی مرتبہ یوں باہر کوئی میٹنگ اٹینڈ کرنے آئی تھی۔۔۔اس سے پہلے ایسا کوئی اتفاق نا ہوا تھا۔۔۔

یہ اسکا پہلا ایکسپیرینس تھا اور اسکی نیچر کو سمجھتے ہی نعمان اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔ انٹرس سے اندر آتے ہی نعمان چکنی ٹائلز لگے فرش پر تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا صلہ بھی اسکے پیچھے ہی تھی جب وہاں سے باہر آتے بالاج کی اس پر نظر پڑی۔۔۔۔ وہ اسے عبایہ اور حجاب میں بھی دور سے ہی پہچان گیا تھا۔۔۔

اسکے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری۔۔۔وہ بھاگ کر اس تک پہنچا۔۔۔

صلہ۔۔۔اسکے بالکل قریب پہنچ کر وہ صلہ کی بازو تھامتا گویا ہوا۔۔۔

آہہہ۔۔۔صورتحال غیر متوقع تھی اس لئے صلہ چیخ مارتی بدک کر پیچھے ہٹی۔۔۔

آگے بڑھتا نعمان بھی ٹھٹھک کر پلٹا۔۔۔

سامنے غیر متوقع طور پر بالاج کو دیکھ کر وہ مزید پریشان ہو گئی تھی۔۔۔دل زور زور سے ڈھرکنے لگا تھا۔۔۔یہ یوں اچانک سر راہ کہاں سے آ گیا تھا بھلا۔۔۔

ایک پل لگا تھا نعمان کو ساری بات سمجھنے میں۔۔۔یہ صلہ کا سابقہ شوہر تھا وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔۔۔

صلہ میری بات سنو۔۔۔اسنے صلہ کا ہاتھ تھاما جب وہ بے طرح اسکا ہاتھ جھٹکتی پیچھے ہٹی۔۔۔وہ اچھا خاصا پریشان ہو گئی تھی۔۔۔اسنے خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتے ارد گرد لوگوں کو دیکھا پھر نعمان کو۔۔۔

اسے اپنی ریپوٹیشن بہت عزیز تھی اور اب عزت کے سوا اسکے پاس تھا ہی کیا۔۔۔یوں اسے بھلا سر راہ روکنے کا مقصد۔۔۔

صلہ بات تو سنو۔۔۔وہ دو قدم مزید اسکی جانب بڑھا۔۔۔

دور ہٹو۔۔۔دور رہ کر بات کرو۔۔۔اور مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔اسکے ہاتھ کپکپانے لگے تھے۔۔وہ بس یہاں سے آگے چلے جانا چاہتی تھی۔۔۔

صلہ پلیززز میری۔۔۔اسکی بات ابھی مکمل بھی نا ہوئی تھی جب اسے یوں خوفزدہ دیکھ نعمان آگے بڑھا۔۔۔

پیچھے ہٹو اور اسے تنگ مت کرو۔۔۔وہ بالاج کے سینے پر ہاتھ رکھتا اسے مزید آگے بڑھنے سے روکتا غصے سے گویا ہوا۔۔۔۔

تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔بیوی ہے وہ میری۔۔۔۔

بالاج کو کہاں پسند آئی تھی اسکی بے وقتی مداخلت۔۔۔اسنے پوری شدت سے اسکے سینے پر دونوں ہاتھ جماتے اسے زوردار دھکا دیا۔۔۔۔

آہ۔۔صلہ چیخ کر منہ پر دونوں ہاتھ سختی سے پیوست کرتی دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔خوف سے اسکا جسم کپکپانے لگا تھا۔۔۔

ارد گرد لوگ متوجہ ہونے لگے تھے۔۔۔۔اسنے خوفزدہ نگاہوں سے ارد گرد دیکھا۔۔۔آنکھیں نم ہوا ٹھی تھی۔۔۔وہ کوئی تماشہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔جب اسنے نعمان کو چیل کی طرح اس پر جھپٹے دیکھا۔۔۔اسے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

بیوی نہیں ہے وہ تمہاری گھٹیا انسان۔۔۔وہ بالاج کو اسکے گریبان سے جھکڑے پھنکارا۔۔۔

تیری کیا لگتی ہے سالے۔۔۔وہ اسکی مضبوط گرفت میں جھٹپٹایا۔۔۔

مس صلہ اندر جائیں۔۔۔لوگوں اور انتظامیہ کے وہاں اکھٹے ہونے پر وہ زرا کی زرا گردن ترچھی کرتا آہستہ آواز میں صلہ سے گویا ہوا۔۔۔

جبکہ صلہ وہ تو یہ بات سنتے ہی اپنی کپکپاتی ٹانگوں پر وزن ڈالتی اپنے مطلوبہ میٹنگ ہال کی جانب بھاگی۔۔۔۔

******

کپکپاتے ہاتھوں سے گلاس ڈور کو کھولتی صلہ میٹنگ ہال میں داخل ہوئی۔۔۔ میٹنگ شروع ہونے میں ابھی وقت تھا اس لئے فلحال سارا ہال خالی تھا۔۔۔ایک طرف لمبی میز کے گرد کرسیاں لگی تھیں جبکہ دوسری طرف ایل شیپ کا صوفہ تھا۔۔۔ہال کی ایک دیوار گلاس کی تھی جس سے باہر کا کچھ منظر دکھائی دیتا تھا اس پر سے بلائنڈز ہٹے تھے۔۔۔۔

وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ صوفے پر ڈھے گئی۔۔۔دل ابھی تک دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھیں جبکہ اسکے ہاتھوں میں ابھی تک لغزش تھی۔۔۔وہ گہرے گہرے سانس بھرتی بامشکل خود کو کمپوز کئے ہوئے تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں باہر کیا ہو رہا ہو گا۔۔۔ نعمان اسکے بارے میں کیا سوچے گا دل میں نئے وسوسے سر ابھارنے لگے تھے۔۔۔ یہ لمحوں میں کیا ہو گیا تھا۔۔۔ وہ شخص کیوں آیا تھا دوبارہ اسکی زندگی میں۔۔۔ کیا ابھی بھی کوئی کسر باقی تھی۔۔۔

وہ دکھتے سر کو ہاتھوں میں تھام گئی۔۔۔ دفعتاً اسے اپنے قریب قدموں کی چاپ سنائی دی تو اسنے ضبط سے سرخ پڑتی جلملاتی نگاہیں اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔ وہ نعمان تھا جو سنجیدہ صورت لئے اسکے قریب آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

پتہ نہیں باہر کیا بنا تھا۔۔۔ اسکا دماغ ہنوز سائیں سائیں کر رہا تھا۔۔۔

مس صلہ آپ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔ میرا نہیں خیال کے آپ یہ میٹنگ اٹینڈ کر پائیں گی۔۔۔ آئیں میں آپکو گھر ڈراپ کر دوں۔۔۔ وہ سنجیدگی سے مگر نرم لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

ایک آنسو صلہ کی آنکھ سے ٹوٹا۔۔۔ وہ لب بھینچتی فوراً سر جھکا گئی۔۔۔

مس صلہ حوصلہ پکڑیں۔۔۔ آپ بہت بہادر خاتون ہیں۔۔۔ آئیں میں آپکو آپکے گھر ڈراپ کر دوں۔۔۔ آپکو ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔ وہ لب بھینچتے گویا ہوا۔۔۔ صلہ کی ایسی حالت اسے بالاج پر مزید غصہ دلا رہی تھی۔۔۔

جی۔۔۔ وہ پژمردہ آواز میں کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ ایک بھی قدم اٹھاتی اسے زوردار چکر آیا۔۔۔ وہ سر تھامتی لہرائی۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ

چکرا کر گرتی نعمان نے سرعت سے اسے بازوں سے جھکڑے صوفے پر بیٹھایا۔۔۔

مس صلہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ نہیں تو ڈاکٹر کو بلاوں۔۔وہ فکر مند ہوا۔۔۔

آہ۔۔۔میری آنکھ میں شاید کچھ چلا گیا ہے۔۔۔وہ چکراتا سر تھامے آنکھ میں ہوتی چبھن کے باعث کرلائی۔۔۔

ایک۔۔ایک منٹ۔۔۔مجھے دکھائیں۔۔۔وہ صلہ کی آنکھ سے پانی نکلتا دیکھ جھکا اور اسکی آنکھ میں دیکھنے لگا۔۔۔آپ آنکھ میں پانی کے چھینٹے مار لیں مس صلہ آپ بہتر محسوس کریں گی کیونکہ مجھے آپکی آنکھ میں کچھ نہیں لگ رہا۔۔شاید سکارف کا کونہ نالگ گیا ہو۔۔۔وہ سیدھا ہوتا میز سے پانی کی بوتل اٹھا کر اسکی جانب بڑھاتا گویا ہوا۔۔۔

نہیں اب کچھ بہتر ہے۔۔۔وہ انگلی کی پور سے آنکھ کا کونا دابتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

چلیں۔۔۔میٹنگ شروع ہونے میں ابھی کچھ دیر ہے میں تب تک آپکو ڈراپ کر کے واپس آجاوں گا۔۔۔وہ کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتا دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔

اٹس اوکے سر میں چلی جاوں گی۔۔۔وہ خود کو کمپوز کرتی اسکے پیچھے بڑھی۔۔۔

نہیں آپ ٹھیک نہیں ہیں مس صلہ۔۔۔آپ آئیں میں آپکو ڈارپ کر کے وقت پر پہنچ جاوں گا۔۔۔نعمان کے دوٹوک انداز میں کہنے پر وہ خاموشی سے اسکے پیچھے ہولی۔۔

شاید وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا وہ اس وقت مینٹلی اسقدر ڈسٹرب ہو چکی تھی کے کچھ سوجھ ہی نا رہا تھا۔۔۔قدم رکھ کہیں رہی تھی اور پر کہیں رہا تھا۔۔ایسے میں اگر اکیلی جاتی تو پتہ نہیں گھر کیسے جاتی۔۔۔

گلاس وال سے یہ سارا منظر دو شعلے اگلتی نگاہوں نے پوری جزئیات سے دیکھا تھا۔۔۔بالاج مٹھیاں بھینچے یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکا بس نا چل رہا تھا کہ صلہ کو کیسے بھی کر کے اپنے ساتھ اڑا لے جائے۔۔۔

****"

کمرا مضنوعی روشنی سے روشن تھا۔۔۔باہر بھرپور دن کے باوجود اسکی کوئی رمق اندر محسوس نا ہو رہی تھی۔۔۔کھڑکیوں پر بلائنڈز گرے تھے جسکے باعث سورج کی روشنی اندر آنے سے کاصر تھی۔۔

ایسے میں عفرا گھٹنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔آنکھوں سے آنسوں ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔۔۔دفعتاً اسنے ہچکی لی اور ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتی موبائل

اٹھا کر امان کا نمبر ملانے لگی۔۔۔دوسری جانب بیل جا رہی تھی۔۔۔تقریباً پانچویں بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔۔۔

امان آپ کہاں ہیں۔۔۔۔وہ سسکی۔۔۔

امان جو کے اپنے آفس میں بیٹھا سٹیٹس کی کوئی فائل دیکھ رہا تھا سرعت سے فائل بند کرتا مکمل طور پر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

تم رو رہی ہو عفرا۔۔۔سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔تم ٹھیک ہو نا۔۔۔وہ لمحوں میں پریشان ہوا اٹھا تھا۔۔۔

جبکہ عفرا اسکے التفات دیکھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔عفرا ہوا کیا ہے یار کچھ بتاو تو سہی۔۔۔وہ فائل پیچھے دھکیلتا پریشانی سے بعجلت اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔گاڑی کی چابی اٹھائی اور اب اسکا رخ باہر کی جانب تھا۔۔۔

آپ فوری گھر آجائیں امان مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔وہ زار و قطار رو رہی تھی جبکہ امان کے تو ہاتھ پاوں ہی پھولنے لگے تھے۔۔۔

میں آرہا ہوں عفرا۔۔۔بس کچھ دیر میں تمہارے پاس پہنچ جاوں گا۔۔۔وہ ایک ایک جست میں کئی کئی سیڑھیاں پھیلانگتا نیچے کی جانب بڑھا۔۔۔

لیکن کچھ تو بتاو کہ۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہا تھا فون بند ہو گیا۔۔۔

شٹ۔۔۔اسنے جھنجھلا کر فون جیب میں رکھا اور بھاگ کر گاڑی کے پاس پہنچا۔۔۔

******

گاڑی کو ہواوں میں اڑاتاامان بیس منٹ کاراستہ دس منٹ میں طے کر کے گھر پہنچا تھا۔۔گھر میں داخل ہوتے ہی خاموشی نے اسکااستقبال کیا۔۔۔۔

عفرا۔۔۔لاونج میں داخل ہوتے وہ پکارا۔۔۔ماں غالباًاپنے کمرے میں تھی تبھی اسے باہر دکھائی نادیں۔۔۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتااپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔دروازہ واکرنے پر وہ اسے سامنے بیڈ پر بیٹھی ملی۔۔۔متورم سرخ آنکھوں سے اشک ہنوز جاری تھے۔۔۔

کیاہوا عفی پرنسس۔۔۔وہ تھکے تھکے انداز میں کہتااسکی جانب بڑھا۔۔۔

آپ جیت گئے امان۔۔۔وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی گویاہوئی۔۔

مطلب۔۔۔وہ الجھا۔۔۔

آپکایقین جیت گیا۔۔۔وہ سسکی اور سائیڈ پر پڑی فائل اٹھاکر امان کی جانب بڑھائی۔۔۔

امان نے پریشانی سے فائل پکڑے اسے کھولا۔۔۔فائل میں موجود رپورٹ پڑھ کر اسکے چہرے پر حیران کن تاثرات ابھرے۔۔۔

My Godddd...

وہ پورے دل سے مسکرایا۔۔۔۔

Ohh My God...

رپورٹ پھر سے پڑھتے اسنے خود کو یقین دہانی کروانی چاہیے۔۔۔جبکہ آنکھیں جھلملا اٹھیں تھیں۔۔۔

اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میرے مالک۔۔۔اسنے آگے بڑھ کر آنسو بہاتی عفرا کو خود میں بھینچا۔۔۔۔

یہ تو خوشی کی خبر ہے ناپاگل۔۔۔تو پھر رو کیوں رہی ہو۔۔۔

تو یہ بھی خوشی کے ہی آنسو ہیں امان۔۔۔وہ روتے روتے ہس کر گویا ہوئی۔۔۔

امان اللہ نے ہماری سن لی۔۔۔۔آٹھ سالوں بعد اسنے ہمیں پھر سے نواز دیا امان ۔۔۔۔اسنے میری ساری دعائیں قبول کر لی امان۔۔۔۔اللہ کتنا پیارا ہے نا امان۔۔۔ وہ سن لیتا ہے۔۔۔وہ نواز دیتا ہے۔۔۔بس ہم ہی جلد باز ہو جاتے ہیں نا۔۔۔وہ پھر سے رو دی۔۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی میں اسکا شکر کیسے ادا کروں امان۔۔۔میرا اللہ بہت پیارا ہے۔۔۔وہ معجزے کرنا جانتا ہے۔۔۔اسکے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔۔۔۔وہ بہتی آنکھوں سمیت بول رہی تھی۔۔۔اور امان اسکی تو اپنی آنکھیں جلملا اٹھی تھیں۔۔۔

چلو آنسو صاف کرو اور آوامی کو یہ خوشی کی خبر سنائیں۔۔۔وہ بھی تو اس خبر کو سننے کے لئے کب سے آس کا دیا جلائے بیٹھی ہیں۔۔۔۔اسنے محبت سے عفرا کے آنسو صاف کئے اور اسے لئے کمرے سے نکلا۔۔۔۔

ماں تو یہ خبر سنتے ہی نحال ہو گئی تھیں۔۔۔وہ تو عفرا کی بلائیں لیتیں نا تھک رہی تھی۔۔۔فوری طور پر عفرا کا صدقہ دیتے انہوں نے غریبوں کو کھانا کھلانے کا حکم جاری کیا تھا۔جس پر سر خم کرتا امان فورا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

******

سارا دن صلہ دماغی طور پر غیر حاضر رہی تھی۔۔۔جب سے نعمان اسے گھر چھوڑ کر گیا تھا وہ کھوئی کھوئی سی تھی۔۔۔کسی کام کی طرف توجہ مبذول ہی نا ہو پا رہی تھی۔۔۔بامشکل اسنے بچوں کو کھانا بنا کر دیا۔۔۔آج تو اسنے اپنا کلینک بھی نا کھولا تھا بلکہ باہر کلوزنگ کا بورڈ لگا دیا تھا۔۔۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب ڈور بیل بجی۔۔۔وہ کوفت سے دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔اس وقت وہ کسی سے ملنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔جھنجھلاتے ہوئے اسنے جا کر دروازہ کھولا۔۔۔لیکن سامنے بالاج کو کھڑا دیکھ یکدم ہی اسکا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔۔

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔

وہ ماتھے پر تیوریاں ڈالے پھاڑ کھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

ارے ے ے۔۔۔اتنا غصہ۔۔۔۔

یار بات تو سن لو۔۔۔وہ اپنے ازلی انداز میں دلکشی سے مسکرایا۔۔۔وہی انداز جسکی وہ کبھی دیوانی تھی۔۔۔اسنے بدقت آنکھوں کا زاویہ بدلا۔۔۔۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔۔اب کی بار اسکا لہجہ کچھ دھیما تھا۔۔۔

یار اندر تو آنے دو۔۔۔وہ ملتجی ہوا۔۔۔۔

میں نامحرموں کو گھر میں نہیں بلاتی۔۔۔وہ کاٹ دار انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

کیا محرم بننے سے پہلے تم نے مجھ سے کبھی بات نہیں کی تھی یا کبھی مجھ سے نہیں ملی تھی۔۔۔۔۔وہ بھی سمجیدہ ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔دوٹوک جواب آیا تھا۔۔۔میری ماں کی موجودگی میں آتے تھے تم میرے گھر آئی سمجھ۔۔۔اسے نئے سرے سے غصہ آنے لگا۔۔۔ماضی کے حوالے

جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے تھے۔۔۔

اوکے پلیز۔۔۔پلیز ایک دفعہ بات کرنے کا موقع دے دو اسکے بعد میں کبھی تنگ نہیں کروں گا۔۔۔اسکے ایک دفعہ پھر سے ملتجی ہونے پر وہ ماتھے پر بل لئے راستے

سے ہٹی۔۔۔

وہ اسے ساتھ لئے لاونج میں آگی۔۔

صلہ میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔پلیز میں اپنے کئے پر بہت بہت شرمندہ ہوں۔۔۔میں نے زمانے کی خاک چھان لی۔۔۔سب کچھ کر لیا۔۔۔لیکن میں نے یہ ہی جانا ہے کے میرا سکون تم میں ہے۔۔۔پلیز تم بھی غصہ تھوک دو۔۔آو صلح کر لیتے ہیں۔۔۔تمہیں مشل سے پرابلم ہیں نا تو میں اسے چھوڑ رہا ہوں۔۔۔اب ہمارے درمیاں کوئی تیسرا کبھی نہیں آئے گا۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔تم میں اور ہماری بیٹیاں۔۔۔ہم اپنا الگ ایک جہاں بسائیں گے جہاں کی ملکہ تم ہو گیٔ۔۔۔میں دنیا جہاں کی خوشیاں تمہارے قدموں میں لا کر رکھ دوں گا صلہ۔۔۔پلیز ایک موقع دے دو۔۔۔تمہارے ساتھ غلط کر کے میں بہت پچھتایا ہوں۔۔۔

پل پل میرے ضمیر نے مجھے کچوکے لگائیں ہیں۔۔۔پچھلے چار سالوں میں میں تمہیں ایک پل کو بھول نہیں پایا۔۔۔تمہاری یادوں نے ہمہ وقت مجھے اپنے حصار میں مقید رکھا ہے۔۔پلیز صلہ۔۔۔پلیز۔۔۔آج کوئی پچھلا حوالہ نہیں۔۔۔آو نئے سرے سے زندگی کی شروعات کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ گلوگیر لہجے میں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا اس کے گرد ایک حصار بنا رہا تھا۔۔۔کتنا خوشنما تصور تھا جو وہ کروا رہا تھا۔۔۔

اسکے سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھی صلہ قہقہ لگا کر ہسی۔۔اور اسقدر ہسی کے ہستے ہستے اسکی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔۔۔

اوہ مائے گاڈ۔۔۔ بالاج تم یہ کہنے کے لئے یہاں آئے ہو۔۔۔ نہیں مطلب سیریسلی۔۔۔۔

ہس کیوں رہی ہو صلہ۔۔۔ میں مذاق نہس کر رہا میں سنجیدہ ہوں۔۔۔۔ بالاج اسکے ہسنے پر جز بز ہوا۔۔۔

وہی تو بالاج۔۔۔ تم سنجیدہ ہی تو نہیں ہوتے۔۔۔ ہسی کہیں غائب ہو گئی تھی۔۔۔ اسکی جگہ دکھ نے لے لی تھی۔۔

صلہ کبھی تمہارا انتخاب نہیں تھی۔۔۔ صلہ تمہارے لئے ایک آپشن ہے۔۔۔ بیٹے کی جانب سے مایوس ہو کر تم اپنی بیوی کو چھوڑ رہے ہو۔۔۔ اس بیوی کو جس کے لئے تم نے اپنی بیٹیوں کی ماں کو چھوڑا تھا۔۔۔ وہ تمہیں صحتمند اولاد نہیں دے سکتی تو اس سے بہتر آپشن تمہارے لئے صلہ ہے۔۔۔ چلو اور کچھ نہیں تو بیٹیاں تو ہیں۔۔۔۔ بولتے بولتے وہ دکھ سے مسکرائی۔۔۔

اس تک اسکے سابقہ سسرال کی خبریں پہنچتی ہی رہتی تھیں۔۔۔ وہ ناچاہنے کے باوجود بھی ہر چیز سے باخبر تھی۔۔۔۔

مطلب بالاج کیا بولوں میں تمہیں۔۔۔ چلو چھوڑو ساری باتوں کو بات بڑھانے یا لمبی کرنے کی بجائے یہیں پر ختم کرتے ہیں۔۔۔ چوائس تو دو ر بالاج مجھے تم آپشن

کے طور پر بھی قبول نہیں۔۔۔سوری۔۔۔لیکن تمہارے نکاح میں آنے سے میں سنگل مدر ہی اچھی۔۔۔

مسکرا کر کہتی وہ بہت بڑا وار کر گئی تھی جو سہنا بالاج کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔

حد کر رہی ہو تم اب صلہ۔۔۔غصہ ضبط کرتا وہ نرمی سے گویا ہوا۔۔۔مانتا ہوں تمہیں غصہ ہے مجھ پر۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔ہر گز ہر گز نہیں۔۔مجھ تم پر غصہ کیوں ہو گا بھلا۔۔۔وہ کندھے اچکاتی لاپرواہی سے گویا ہوئی۔۔۔

میں ماضی کی خاک نہیں چھانتی بالاج۔۔۔بہت کھٹن راستہ طے کیا ہے میں نے زندگی کا۔۔۔بہت خاردار۔۔۔بارہا لہولہان ہوئی ہوں اس راستے پر چلتے چلتے۔۔۔پر شکر ہے اس پاک ذات کا کے میں۔۔۔وہ رکی پھر گویا ہوئی۔۔۔زندگی میں آگے بڑھ گئی ہوں۔۔۔اب ماضی کی جانب مڑ کر دیکھنا۔۔۔نہیں۔۔۔میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔تو پیچھے کوئی بات بچتی ہی نہیں ہے۔۔۔تم جا سکتے ہو۔۔۔

وہ بے مروتی سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔بالاج نے اسے تعجب سے دیکھا۔۔۔وہ کہیں سے بھی چار سال پہلے والی صلہ نا لگ رہی تھی۔۔۔اسکی ہمراہی کو پاگل ہوتی۔۔۔اسکے ایک ایک التفات کی منتظر۔۔۔اسکی راہ تکتی۔۔۔اسکی نارضگی پر

بچھ بچھ جاتی۔۔۔ہر مقام پر جھک جانے والی۔۔۔ جھگڑوں سے ڈر جانے والی۔۔۔

سامنے تو کوئی اور ہی صلہ تھی۔۔۔نڈر۔۔۔پر اعتماد۔۔۔اپنی بات پر اٹل۔۔۔

صلہ تمہیں واپس میرے پاس ہی آنا ہے۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

خام خیالی ہے یہ تمہاری۔۔۔کہا نا تم انتخاب تو دور مجھے آپشن کے طور پر بھی قبول نہیں۔۔۔

بالاج کی ہٹ ڈھرمی دیکھتے اسکے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

میں تم سے اپنی بیٹیاں واپس لے لوں گا۔۔۔وہ دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اوہ۔۔۔وہ ہونٹوں کو گول کرتی محظوظ ہوتی گویا ہوئی۔۔۔پتہ ہے کیا بالاج۔۔۔

تمہاری اس احمقانہ بات پر مجھ سے ہسا بھی نہیں جا رہا۔۔۔

جہاں کہیں بھی جا کر بیٹیوں کو لینے کی بات کرو گئے نا تو لوگ جوتے اٹھا کر ماریں گے کہ یہ وہیں بیٹیاں ہیں جنہیں چار سال پہلے تم نے ناجائز قرار دے کر اپنی وراثت سے بے دخل کر دیا تھا۔۔۔

چچ۔۔۔چچ۔۔۔چچ۔۔تمہارے پاس تو یہ حق بھی نہیں کہ تم اپنی بیٹیوں کے لئے عدالت کا دروازہ ہی کھٹکھٹا سکو۔۔۔

لیکن خیر تمہیں میری بیٹیوں میں دلچسپی ہے بھی نہیں۔۔۔یہ تو تم صرف مجھے بلیک میل کرنے کے لئے کہہ رہے ہو۔۔۔وہ کندھے اچکا گئی۔۔۔

وہ میری بیٹیاں ہیں صلہ چار سال پہلے جو ہوا وہ غلط فہمی کی بنا پر ہوا تھا اب میں اپنی غلطی۔۔۔

غلط فہمی۔۔۔ سہی۔۔ سہی۔۔ وہ اسکی بات کاٹتی طنزیہ گویا ہوئی۔۔

اگر تب غلط فہمی ہوئی تھی تو وہ کلیئر بھی ہو گئی تھی۔۔۔ پر اسکے بعد تم نے باپ ہونے کا کونسا حق ادا کیا۔۔۔ پچھلے چار سالوں میں کتنی دفعہ بیٹیوں سے ملنے آئے۔۔۔ غلط فہمی تھی نا وہ۔۔۔ تو دور ہونے پر کہاں سرپرست بنے تم میری بیٹیوں کے۔۔۔ بولتے بولتے اس کی آواز بلند ہونے لگی تھی۔۔ وہ غلط فہمی تھی تو کیوں تمہاری بیٹیاں پھر یتیموں سی زندگی بسر کرتی رہیں۔۔ کہاں کفالت کی تم نے انکی۔۔۔ بات کرتے ہو تم غلط فہمی کی۔۔ بات کرتے اسکی آواز بھرانے لگی تھی

جبکہ بالاج خاموشی سے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

میں سب ٹھیک کر دوں گا صلہ۔۔۔ وہ آخری کوشیش کے طور پر منمنایا۔۔۔ جب صلہ نے زوردار انداز میں اسکے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔۔

چلے جاو یہاں سے۔۔۔ میرا ضبط مزید مت آزماو۔۔۔

اس جمعے کو ہمارا نکاح ہے صلہ۔۔۔ بالاج کے چہرے پر چٹانوں سی سختی ابھر آئی تھی۔۔۔

بالکل۔۔۔ تمہیں پاگل خانے جانے کی ضرورت ہے بس۔۔۔صلہ پھنکاری۔۔۔۔

آج رات تک مجھے تمہارا جواب ہاں میں چاہیے۔۔۔ورنہ یاد رکھنا محبت اور جنگ میں سب جائز ہے۔۔۔اگر تم سیدھے طریقے سے میرا ساتھ قبول نہیں کرتی تو اسکے بعد میں جو کروں گا تم اسکا شکوہ نہیں کر سکتی مجھ سے۔۔۔وہ سب میں تمہاری محبت میں مجبور ہو کر کروں گا۔۔۔

حالانکہ میں ایسا کچھ نہیں چاہتا۔۔۔تمہاری رضامندی سے یا زبردستی مگر۔۔۔ تمہیں آنا میرے پاس ہی ہے۔۔۔کیونکہ تمہاری نا کی صورت میں جو کروں گا وہ سہنا تم سے مشکل ہو جائے گا۔۔۔اس لئے آخری بار بول رہا ہوں مجھے مجبور مت کرو۔۔۔تم صرف میری ہو۔۔۔

وہ پراسرار لہجے میں سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔جبکہ صلہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔اسے بالاج میں سے کسی خطرے کی بو آ رہی تھی۔۔۔۔

ناجانے وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔اسکے عزائم جان کر ایک گلٹی صلہ کی گردن میں ابھر کر معدوم ہوئی۔۔جبکہ اپنی بات کہہ کر وہ خاموشی سے جا چکا تھا۔۔۔۔

****

ساری رات صلہ کی بے چینی میں گزری تھی۔۔۔ساری رات ہی بالاج وقفے وقفے سے اسے میسجز کرتا رہا تھا۔۔۔صلہ نے بھی اسے ریپلائے نا کرنے کی قسم کھا رکی تھی شاید۔۔۔۔

جو کمال مہارت سے اسے نظر انداز کر رہی تھی۔۔ تھک ہار کر اسنے بالاج کا نمبر ہی بلاک کر دیا۔۔۔لیکن بے سود اگلے ہی منٹ اسے دوسرے نمبر سے میسجز موصول ہونے لگے تھے۔۔۔لیکن اب کی بار میسجز دھمکی آمیز تھے۔۔۔اب چونکہ وہ نفسیات کو جاننے لگی تھی تو باخوبی آگاہ تھی کے وہ اسے پریشرائز کرنے کی کوشیش کر رہا ہے۔۔۔

صلہ کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔وہ موبائل سوئچ آف کرتی پین کلر لے کر سو گئی۔۔۔

اسے اب کہیں نا کہیں بالاج سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔جو کچھ ماضی میں وہ اسکے ساتھ کر چکا تھا اسکے بعد اسے بالاج سے کسی اچھائی کی امید تو رہی نا تھی۔۔۔

صبح وہ حسب معمول اٹھ گئی تھی۔۔۔لیکن بے سکونی اور پریشانی کے باعث اسے اپنا سر بھاری بھاری سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اپنی روزمرہ کی سرگرمیاں سرانجام دے کر وہ آفس پہنچی تو اسے کچھ عجیب سا لگا۔۔۔کچھ تو مختلف تھا مگر کیا اسے کچھ سمجھ نا آئی۔۔۔

سب لوگ اس سے کھنچے کھنچے سے تھے جیسے اسکے بارے میں چہ مگوئیاں کر رہے ہوں یا اسے ہی ایسا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔جیسے آپس میں کوئی بات کر رہے ہوتے اور صلہ کے وہاں جاتے ہی وہاں سناٹا چھا جاتا سب خاموش ہو جاتے۔۔۔وہ ان سب کے رویے دیکھتی الجھ گئی تھی۔۔۔

دیکھنے میں تو کتنی سیدھی سادھی لگتی ہے لیکن کرتوت دیکھو۔۔۔وہ کسی کام سے اپنی کولیگ کے کیبن میں گی لیکن اسے وہاں دیکھتے ہی وہ دونوں کولیگز یکدم خاموش ہو گئیں۔۔۔

صلہ اپنا مطلوبہ کام اس سے پوچھ کر پریشان حال سی وہاں سے نکل آئی۔۔ناجانے وہ کس کے متعلق بات کر رہی تھیں۔۔۔۔۔اپنا کام مکمل کر کے وہ فائل لئے نعمان کے آفس میں آئی۔۔۔

نعمان سر براہی کرسی پر بیٹھا فائل چیک کر رہا تھا۔۔۔جبکہ صلہ اسکے سامنے کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔دفعتاً صلہ کے موبائل کی بیل بجی۔۔۔۔

رات سے بالاج نے ہی ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔۔اسنے کوفت سے میسج کھولا۔۔۔ اندر ایک ویڈیو کے ساتھ کیپشن لکھا تھا۔۔۔

اس سب کے لئے اب تم مجھے ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتی۔۔۔اس سب کے لئے تم نے مجھے مجبور کیا ہے۔۔۔

کیپشن پڑھتے صلہ نے ماتھے پر بل لئے ویڈیو پلے کی۔۔۔۔نا جانے اب وہ کیا کارنامہ سرانجام دینے والا تھا۔۔۔۔

اور ویڈیو پلے کرتے ہی اسکی نگاہوں کے سامنے زمین و آسمان گھوم گئے۔۔۔۔اسکی رنگت خطرناک حد تک سفید پڑنے لگی تھی۔۔۔اسے لگا جیسے اسکا سانس سینے میں ہی کہیں اٹکنے لگا ہو۔۔۔

دیکھنے میں تو کتنی سیدھی سادھی لگتی ہے لیکن کرتوت دیکھو۔۔۔اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔۔۔تو گویا وہ فقرات اسکے لئے تھے۔۔۔

اسے اپنے جسم سے روح نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔تو گویا یہ وجہ تھی پورے سٹاف کی اس سے متنفر ہونے کی۔۔۔

کیا وہ کسی سے نظریں تک ملا سکتی تھی اب۔۔۔۔۔کیا وہ کسی کے سامنے اپنا سر تک اٹھا پائے گی۔۔۔۔اسکا کردار پوری دنیا کے لئے سوالیہ نشان بن گیا تھا۔۔۔

مس صلہ یہ پوائنٹ۔۔۔نعمان فائل کو دیکھتے اچانک اسکی جانب دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

جب اسکی سپید پڑتی رنگت دیکھ ٹھٹھکا۔۔۔

مس صلہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔وہ پریشانی سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

صلہ نے خالی خالی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔کیا وہ کبھی دوبارہ اس شخص کا سامنا کر پائے گی۔۔۔۔

وہ وہیں ہر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔اسکا جسم کپکپانے لگا تھا۔۔۔

Miss Sila is everything All right.....

نعمان نے فائل پیچھے ہٹاتے سرعت سے پانی کی بوتل کھولتے اسکی جانب بڑھائی۔۔۔

جبکہ وہ اپنی سسکیوں پر قابو پاتی۔۔۔آنسو رگڑ کر صاف کرتی اسے خوفزدہ نگاہوں سے دیکھتی اپنی جگہ سے اٹھی اور اندھا دھند باہر کو بھاگی۔۔۔

وہ بنا کسی کی جانب دیکھے بھاگ رہی تھی۔۔۔آفس کے سبھی ورکرز نے اسے یوں بھاگتے دیکھ سر جھٹکا۔۔۔ایسی لڑکیوں کیساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔کسی کا زہریلا جملہ اسکے کانوں میں پڑا تھا۔۔۔

وہ سڑک پر اندھا دھند بھاگ رہی تھی۔۔۔ٹریفک کا ہجوم گاڑیوں کا شور۔۔۔لوگوں کا شور۔۔۔اسے کچھ سجائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔وہ بس اپنے بہتے آنسو صاف کرتی بھاگ رہی تھی۔۔۔

دو دفعہ وہ گاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔۔ناجانے وہ کیسے گھر پہنچی تھی۔۔۔بس اسے اتنا یاد تھا کے گھر آتے ہی وہ ڈھے گئی تھی۔۔۔

****

صلہ کے رد عمل سے نعمان الجھ گیا تھا۔۔۔ایسا اسنے کبھی نا کیا تھا کہ درمیان میں کام چھوڑ کر چلی جاتی۔۔۔اور یوں اس انداز میں۔۔۔وہ اچھا خاصا پریشان ہوا اٹھا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ مزید اس بات پر غور کرتا اسے بھی ایک ویڈیو موصول ہوئی۔۔۔

اسنے ویڈیو پلے کی۔۔۔اور ویڈیو دیکھتے ہی اسکے کانوں سے بھی دھواں نکلنے لگا۔۔۔ وہ غصے سے پاگل ہونے کے درپر تھا۔۔ایک لمحہ لگا تھا اسے صلہ کی حالت کی وجہ سمجھنے میں۔۔۔وہ مرد ہو کر یہ برداشت نا کر پا رہا تھا تو وہ عورت ہو کر کیسے کرتی۔۔۔

یہ ویڈیو کل کی ہوٹل میں میٹنگ ہال کی تھی۔۔۔جب وہاں صلہ کو چکر آنے پر نعمان نے دونوں ہاتھوں سے تھام کر صوفے پر بیٹھایا تھا۔۔۔اور پھر صلہ کی آنکھ میں دیکھنے کے لئے نعمان کا اس پر جھکنا۔۔۔اف خدایا۔۔۔ویڈیو کو اتنا غلط رخ دیا گیا تھا کہ دیکھنا والا اگر انکے بارے میں کچھ غلط سمجھتا تو وہ بے جانا ہوتا۔۔لیکن غور طلب بات تو یہ ہی تھی کے یہ ویڈیو وہاں بنائی کس نے تھی۔۔۔

کیا بالاج نے۔۔۔نعمان کا دماغ فوراً اس جانب ہی گیا تھا۔۔کیونکہ اس وقت وہاں سوائے بالاج کے کوئی نا تھا۔۔۔

غصے سے اسکی رگیں پھولنے لگی تھیں۔۔۔۔یہ صرف اسنے صلہ کے کردار کو مشکوک نہیں بنایا تھا بلکہ اسکی ذات کو بھی دنیا والوں کے لئے ایک سوالیہ نشان بنا دیا تھا۔۔۔

اسنے موبائل پر تیزی سے نمبر ڈائل کرتے اسے کان سے لگایا۔۔۔

ایک ویڈیو بھیج رہا ہوں۔۔۔اگلے آدھے گھنٹے میں مجھے اسکی ڈیٹیلز چاہیے کے یہ کسی نے پھیلائی ہے۔۔۔فون پر حکم جاری کرتے ہی وہ سر تھام کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اگر واقع اسکا شک صحیح نکلتا تو نا جانے وہ کیا کر گزرتا۔۔۔

*****

رو رو کر صلہ کی آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔۔۔اب تو آنکھوں کے سوتے بھی خشک ہونے لگے تھے۔۔۔اسقدر رسوائی۔۔۔وہ کس کس کو اپنے کردار کی گواہی دیتی۔۔۔دل سے بالاج کے لئے بددعائیں نکل رہی تھیں۔۔۔

ہاں اسنے آج تک اسے بددعائیں نہیں دی تھیں اسکے اتنا غلط کرنے کے باوجود بھی۔۔۔۔لیکن آج خود بخود دل سے نکل رہیں تھیں۔۔۔

دفعتا اسکے موبائل کی بیل بجی۔۔۔اسنے سوجھی آنکھوں سے موبائل کی طرف دیکھا لیکن سامنے بالاج کالنگ کے الفاظ جگمگاتے دیکھ اسکے سینے میں بھانبھر سے جلنے لگے تھے۔۔

اسنے بنا دیر کئے فون اٹھایا۔۔۔ گھٹیا ذلیل انسان۔۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔ کیا ملا تمہیں میری پوری ذات مسخ کر کے۔۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی گویا ہوئی۔۔۔۔

صلہ پلیز رومت۔۔۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ لیکن اب بھی دیر نہیں ہوئی۔۔ آو آج ہی نکاح کر لیتے ہیں۔۔۔ مجھ پر یقین کرو صلہ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔ صلہ کے آپے سے باہر ہونے کے باوجود وہ لہیمی سے گویا ہوا۔۔۔

مر جاو تم بالاج۔۔۔ تم جیسے گھٹیا شخص کو جینے کا کوئی حق نہیں۔۔۔ سن لو تم بھی۔۔۔ مجھے خودکشی کرنا منظور ہے مگر تم جیسے گھٹیا شخص کے نکاح میں آنا قبول نہیں۔۔۔ وہ حلق کے بل چیختی گویا ہوئی۔۔۔ اور فون بند کر کے صوفے کی پشت سے سر ٹکاتی آگے کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔

*****

یہ بات جنگل میں آگ کی طرح پھیلی تھی۔۔۔۔ ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ہی نعمان کے پاس ساری ڈیٹیلز موجود تھیں۔۔۔ اسکا شک ٹھیک تھا۔۔۔ یہ گھٹیا حرکت صلہ کے سابقہ شوہر کی ہی تھی۔۔۔۔

اسنے بنا دیر کئے امان سے رابطہ استوار کیا اور کل کے واقعے سمیت آج کا واقعہ اسکے گوش گزارنے کے بعد وہ ویڈیو بھی اسے سینڈ کی۔۔۔ امان اس وقت اپنے اگلے

آوٹلٹ کے لئے جگہ دیکھنے گیا تھا جب اسے نعمان کا فون آیا۔۔تمام حقائق جان کر اسکی آنکھوں میں بھی خون اتر آیا تھا۔۔۔

وہ گھٹیا انسان اس لڑکی کو جینے کیوں نہیں دیتا تھا۔۔جو نا جانے کیسے اپنی زندگی کی ان تاریکیوں سے نکل کر یہاں تک پہنچی تھی۔۔۔وہ سب کام وہیں چھوڑ واپس گھر گیا اور ماں اور عفرا کے گوش ساری حقیقت گزارتے انہیں لئے صلہ کے گھر کے لئے نکلا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ صلہ کے گھر موجود تھے۔۔۔بچیوں کو وہ وہاں ہی زبیدہ آپا کے پاس چھوڑ آئے تھے۔۔۔

وہاں صلہ کی حالت حسب توقع ہی تھی۔۔۔وہ خالہ اور عفرا کو دیکھتی لپک کر انکی جانب بڑھی اور خالہ کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

خالہ اس گھٹیا شخص نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔خالہ اسے اپنی آغوش میں ہی لئے صوفے پر بیٹھیں۔۔۔وہ تو خود اس صورتحال سے حق دق رہ گئی تھیں۔۔آخر بیٹی کی عزت کا معاملہ تھا۔۔۔

یہاں میری طرف دیکھو صلہ۔۔۔امان اسکے سامنے ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھتا اسے اپنی جانب متوجہ کر کے سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔

مجھے ساری بات بتاو۔۔۔شروع سے لے کر آخر تک۔۔۔

امان کے کہنے پر وہ نظریں جھکائے آہستگی سے اسے سب بتاتی چلی گئ۔۔۔

اب تم کیا چاہتی ہو۔۔۔وہ ساری بات مکمل کر چکی تو امان گہری سانس خارج کرتا گویا ہوا۔۔۔

وہ تم سے نکاح کا خواہشمند ہے تو اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔۔۔وہ پھر سنجیدگی سے اس سے اسکی رائے جاننا چاہتا تھا۔۔۔

کبھی نہیں بھائی۔۔میں اس گھٹیا انسان سے دوبارہ کبھی نکاح نہیں کروں گی۔۔۔

جو شخص ایک مرتبہ آپکو ذلیل کر کے اپنی زندگی سے نکال سکتا ہے وہ قابل اعتبار نہیں۔۔مجھ سے بہتر آپشن ملنے پر وہ پھر سے ایسا ہی کرے گا۔۔۔اور میں بار بار ٹوٹنے کی اذیت سے نہیں گزر سکتی۔۔۔وہ اپنا دکھتا سر تھامتی صوفے کی ہشت سے ٹیک لگا دی۔۔۔

ٹھیک ہے صلہ۔۔۔جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہو گا۔۔۔اطمینان رکھنا مجھ پر۔۔۔

بھائی کہا ہے نا مجھے تم نے۔۔۔تو تم ہر آنچ نہیں آنے دوں گا۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوتا اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوا تو آنسو ایک مرتبہ پھر سے اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔۔۔

امان اپنے موبائل پر نمبر ڈائل کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

*****

عفرااور خالہ نے اسکی بہت ہمت بندھائی تھی۔۔۔وہ سسکتی سسکتی وہیں خالہ کی گود میں سر رکھے سو گئی تھی۔۔۔کچھ دیر کے لئے اس سارے ہنگامے سے فرار حاصل کر گئی تھی۔۔۔

دوبارہ اسکی آنکھ باتوں کی آوازوں سے کھلی تھی۔۔۔وہ مندی مندی آنکھیں کھولتی سیدھی ہو بیٹھی۔۔۔ناجانے اسے سوئے کتنا وقت گزر گیا تھا۔۔۔لیکن اٹھنے پر اسے عینا اور نینا سامنے کمرے میں کھیلتی نظر آئیں۔۔۔جبکہ امان بھی وہیں موجود تھا۔۔۔

صلہ کیا تمہیں مجھ پر یقین ہے۔۔۔امان

اسکے سامنے بیٹھا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

خود سے بھی زیادہ امان بھائی۔۔۔وہ بنا توقف کے گویا ہوئی۔۔۔تو کیا تمہارا بھائی ہونے کے ناطے مجھے حق حاصل ہے کہ میں تمہارے لئے کوئی فیصلہ لے سکوں۔۔۔وہ ہنوز سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

صلہ کا دل دھک دھک کرنے لگا۔۔۔ناجانے وہ کیا فیصلہ لینے والا تھا۔۔

یہ کیسا یقین ہے صلہ۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔وہ اسکی شش و پنج اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے امان بھائی۔۔۔میں جانتی ہوں کے آپ میرے بارے میں کبھی کوئی غلط فیصلہ نہیں لے سکتے۔۔۔وہ ہلکا سا مسکراتی گویا ہوا۔۔۔

بہت شکریہ اس مان کا صلہ۔۔۔یقین رکھنا میں یہ مان کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گا۔۔۔ وہ شخص تمہیں جس مشکل میں ڈال چکا ہے مجھے تمہیں وہاں سے نکالنا ہے۔۔میں اپنی بہن کی طرف اٹھتی انگلیاں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔مجھے لوگوں کے منہ بند کرنے ہیں۔۔۔اس لئے ابھی کچھ دیر میں تمہارا نکاح ہے۔۔۔

ہو سکتا ہے ابھی تمہیں میرا یہ فیصلہ غلط لگ رہا ہو۔۔۔مگر اعتماد رکھنا مجھ پر یہ فیصلہ تمہارے حق میں بہت بہترین ثابت ہو گا۔۔۔اپنی بہن کے لئے میں کبھی کم معیاری چیز کا انتخاب کر ہی نہیں سکتا۔۔۔اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا گویا وہ صلہ کے سر پر بم پھوڑ چکا تھا۔۔۔

صلہ حق دق سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جیسے اسکی کہی باتوں کو سمجھنے کی کوشیش کر رہی ہو۔۔۔

*****

امان بھائی کیا اسکا حل صرف نکاح ہی ہے۔۔۔کیا کوئی عورت نکاح کے بنا سروائیو نہیں کر سکتی۔۔۔میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔سنگل مدر ہونا گناہ ہے کیا۔۔۔

وہ بدک سسکتی ہوئی گویا ہوئی۔۔کمرے کے دروازے کی جانب جاتے امان کے قدم رکے۔۔۔وہ پلٹا اور قدم قدم اسکے پاس آیا۔۔۔

اس نکاح کا مطلب یہ ہر گز مت سمجھنا صلہ کہ تم اس مسلے میں گھری ہو تو میں تمہارا نکاح کروا رہا ہوں۔۔۔بلکہ در حقیقت میں تم سے غافل کبھی نہیں رہا۔۔۔میں بہت دیر سے تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا لیکن اتنی دیر سے خاموش اس لئے تھا کہ میں چاہتا تھا تم ماضی کے ٹراما سے نکل کر آگے بڑھ جاو۔۔۔

جلد یا بدیر میں اس بارے میں تم سے بات کرنے والا تھا۔۔۔

اور ایسا ہر گز نہیں ہے کے عورت نکاح کے بنا سروائیو نہیں کر سکتی۔۔۔یا اسے اس بے رحم معاشرے میں جینے کے لئے نکاح کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔بلکہ ایک مرد بھی نکاح کے بنا ادھورا ہے۔۔۔

جب ایک مرد اور عورت کے درمیان ایک پاکیزہ رشتہ اللہ نے ہی بنا دیا ہے تو دونوں ہی اس رشتے میں بندھے بنا اپنے آپ میں ادھورے ہیں۔۔وہ مکمل تب ہی ہوتے ہیں جب اللہ کے بنائے اس مقدس رشتے میں بندھتے ہیں۔۔۔اس دنیا میں اللہ نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے۔۔حتی کہ حضرت آدم علیہ اسلام بھی اس دنیا میں اکیلے نہیں بھیجے گئے تھے۔۔۔انکے ساتھ اماں حوا کو بھی بھیجا گیا۔۔۔

تو یہ بات دماغ سے نکال دو کہ ایک عورت نکاح کے بنا ادھوری ہے۔۔کیونکہ ایک مرد بھی نکاح کے بنا ادھورا ہے۔۔۔نکاح صرف عورت ہی نہیں بلکہ مرد کی بھی ضرورت ہے۔۔۔یہ دونوں کے لئے ہی لازم وملزم ہے۔۔۔

باقی اب سب سوچیں دماغ سے نکال دو۔۔۔خدا پر یقین رکھو وہ بہت مہربان ہے۔۔۔اور اسکے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔۔۔وہ اسکے سامنے دوزانو بیٹھا اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔۔

صلہ خاموشی سے نم آنکھوں سمیت اسے دیکھ رہی تھی جب وہ اٹھا۔۔۔

ابھی کچھ دیر تک مولوی صاحب آرہے ہیں اسے کوئی بڑی چادر اوڑھا دو۔۔۔وہ صلہ کا سر تھپتھپا کر پاس ہی بیٹھی عفرا سے کہتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ صلہ اس سے یہ تک نا پوچھ سکی کے اسکا نکاح ہو کس سے رہا ہے۔۔۔

******

پتہ نہیں اسنے کیسے سب کیا تھا۔۔۔صلہ تو بس خاموش ساکت وجامد سی بیٹھی تھی۔۔۔جب خالہ کے کہنے پر عفرا اسے لئے کمرے میں آگئی۔۔۔انہیں کمرے سے باہر لاؤنج میں مردوں کے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔غالباً نکاح خواہ اور گواہاں آگئے تھے۔۔۔

عفرا نے الماری سے ایک بڑی چادر نکال کر صلہ کا گھونگھٹ نکال دیا۔۔۔جب امان دروازہ کھٹکھٹا کر نکاح خواں اور گواہاں کی معیت میں اندر داخل ہوا۔۔۔

نکاح خواں اسکے بالکل سامنے بیٹھا نکاح کے مندرجات پڑھ رہا تھا جبکہ صلہ کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔پوری زندگی اسکے سامنے کسی فلم کی مانند چل رہی تھی۔۔۔

دفعتاً نکاح کے مندرجات سن کر اسکا دماغ بھک سے اڑا۔۔۔جسم پر کپکپی طاری ہونے لگی تھی۔۔۔

اسکا نکاح نعمان سے ہو رہا تھا۔۔۔

نعمان سر سے۔۔۔اسے اپنے سامنے زمین گھومتی محسوس ہوئی۔۔۔اسے اپنے سر پر امان کا ہاتھ محسوس ہوا تو سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔۔۔

نکاح خواں اسکے اقرار کا منتظر بیٹھا تھا۔۔۔اسنے لرزرتی آواز میں قبول ہے کہتے کپکپاتے ہاتھوں سے نکاح نامے پر دستخط کئے۔۔۔۔

نکاح خوان اور گواہاں کے کمرے سے جاتے ہی وہ گھونگھٹ ہٹاتی اسقدر پھوٹ پھوٹ کر روئی کے خالہ اور عفرا سے سمبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔

اسکا دل کپکپا رہا تھا۔۔۔

نعمان سے شادی۔۔۔یہ زندگی اسے کس نہج پر لے آئی تھی۔۔

وہ تو پہلے ہی اپنے بیٹے کے بارے میں بہت پوزیسو تھا۔۔۔کیا وہ اسکی بیٹیوں کو قبول بھی کرتا۔۔۔۔

کئی وسوسے اسکے اندر سر ابھارنے لگے تھے۔۔۔کیا ابھی زندگی میں اور بھی آزمائشیں تھیں۔۔۔

وہ جتنا آنسو صاف کرتی اتنے ہی مزید بہہ نکلتے۔۔۔

******

کچھ دیر بعد امان واپس کمرے میں آیا۔۔۔صلہ ندھال سی بیڈ کراون کیساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔آنکھوں کے پپوٹے سوجھ چکے تھے جبکہ چہرا بخار کی حدت سے ٹمٹمانے لگا تھا۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی عفرا نے اسے زبردستی کھانا کھلا کر دوائی کھلائی تھی۔۔۔۔

خالہ اور عفرا اسکے پاس ہی بیٹھیں تھیں۔۔۔

امان قدم قدم چلتا صلہ کے پاس آیا اور اسکے پاس ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔۔۔

وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔۔۔

امان کو اسکی نگاہوں میں کئی شکوے ہلکورے لیتے دکھائی دیئے۔۔۔۔۔وہ اداسی سے مسکرا دیا۔۔۔

میں جانتا ہوں صلہ کے ابھی اس رشتے کو لے کر تم بہت سے تحفظات کا شکار ہو لیکن یقین مانو نعمان جسقدر سخت دکھائی دیتا ہے نا۔۔۔اندر سے وہ اتنی ہی سافٹ نیچر کا ہے۔۔۔۔

مجھے تمہارے لئے ایسے ہی شخص کی تلاش تھی۔۔۔جو تمہارا ماضی جانتا ہو۔۔۔جو بالاج کی گھٹیا حرکتوں سے واقف ہو۔۔۔وہ اسکے پاس ہی پڑے موبائل کی روشن سکرین دیکھتا سنجیدگی سے گویا ہوا جو سائیلنٹ پر لگا تھا۔۔۔لیکن اس پر بالاج کی مسلسل کالز آرہی تھیں۔۔۔اسنے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اور فون سوئچ آف کر دیا۔۔۔

یہ شخص اتنی آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑے گا۔۔۔اسکا بندوبست کرنا پڑے گا۔۔۔لیکن اب تمہارے حوالے سے میں بے فکر ہوں کیونکہ نعمان ہر چیز سے باخبر ہے۔۔۔جبکہ اتنا اطمینان میں کسی اور کے حوالے سے نہیں دکھا سکتا تھا۔۔۔۔۔اور ویسے بھی اسنے میری ایک بہن کو اسقدر خوش رکھا تھا کے میں خوشی خوشی اپنی دوسری بہن کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھمانے کے لئے تیار ہو گیا۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔جبکہ صلہ بھی اداسی سے مسکرادی۔۔بالاج سے تو اسے بھی کسی اچھے کی توقع نا تھی۔۔۔

ابھی کچھ دیر میں تمہاری رخصتی ہے۔۔۔بچیاں ہمارے ساتھ چلی جائیں گی۔۔۔

صبح ہم دونوں انہیں وہاں چھوڑ جائیں گے۔۔۔

ایک بم تھا جو امان نے اسکے سر پر پھوڑا تھا۔۔۔وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔ابھی تو وہ نکاح کے جھٹکے سے سمبھلی نا تھی۔۔۔کجا کے رخصتی۔۔۔۔

وہ صدمے سے پھٹ پڑتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

امان بھائی اتنی جلدی رخصتی۔۔۔میں ذہنی طور پر تیار نہیں ہوں ان سب چیزوں کے لئے۔۔۔نکاح ہو گیا ہے نا۔۔۔رخصتی تو بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔۔۔

بے بسی سے آں سو ایک مرتبہ پھر سے بہہ نکلے تھے۔۔۔آواز کپکپا گئی تھی۔۔۔۔

یہ ایک نئی ٹینشن سر پر آ کھڑی تھی۔۔۔

رخصتی تو ہونی ہی ناصلہ۔۔۔آج نہیں تو کل۔۔۔پھر آج ہی کیوں نہیں۔۔۔۔

ویسے بھی میں ان حالات میں تمہیں یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔کیونکہ بالاج سے مجھے کسی اچھائی کی امید نہیں۔۔۔اور ہمارے گھر آنے سے بہتر ہے کے تم اپنے گھر ہی جاو۔۔۔اس سے تم جلدی اس حقیقت کو قبول کر لو گی۔۔۔باقی کوئی بھی کسی قسم کی پریشانی ہو تو بلا جھجک مجھے فون کر لینا۔۔۔وہ مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

عفرا اسکی ضروری چیزوں کی پیکنگ کر دو۔۔۔میں نعمان کو بلاتا ہوں۔۔۔امان عفرا سے مخاطب ہوتا کمرے سے نکل گیا جبکہ صلہ کے ہاتھ پاوں پھولنے لگے تھے۔۔۔۔

******

کچھ دیر بعد دروازے پر دستک دے کر امان سنجیدہ صورت لئے نعماں اور مغیث کے ساتھ اندر داخل ہوا۔۔۔ایک غیر دانستہ نگاہ کے بعد صلہ نے اسکی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔۔۔۔

وہ صبح آفس والے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔۔۔البتہ چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔۔ وہ جھک کر خالہ سے پیار لے رہا تھا۔۔۔عفرا مغیث کو پاس بلائے اسے پیار کر رہی تھی۔۔۔اسے عینا اور نینا کہیں دکھائی نا دیں۔۔۔اسکی متلاشی نگاہ ہر جانب انہیں ہی تلاش کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ دونوں سو گئیں ہیں صلہ۔۔۔عفرا اسکی بے چینی نوٹ کرتی اسکے پاس آکر گویا ہوئی ۔۔۔وہ اس ماحول میں خود کو مس فٹ محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کافی دیر تک وہ سب آپس میں باتیں کرتے رہے۔۔۔جبکہ صلہ ان سب سے لاتعلق خاموش سی تھی۔۔۔۔

ایک نازک پھول تمہارے حوالے کر رہے ہیں نعمان۔۔۔میری بیٹی کو بہت خوش رکھنا۔۔۔۔

خالہ نے صلہ کا ہاتھ نعمان کے ہاتھ میں تھمایا تو وہ اندر تک کپکپا اٹھی۔۔۔

وہ تو اسقدر غائب دماغ تھی کے ماحول سے کٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔اس لئے پتہ ہی نا چلا کے بات کہاں تک جا پہنچی۔۔۔

رخصتی کی بات سنتے ہی اسکا دماغ بھک سے اڑا۔۔وہ انکار کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ اتنی جلدی رخصتی کے حق میں نا تھی۔۔۔۔لیکن خالہ اسے اپنے حلقے میں لیے چلنے لگیں اور اپنے سر پر امان کا ہاتھ محسوس کر کے وہ کچھ بولنے کی چاہ میں بھی کچھ بول نا سکی۔۔۔

وہ ذہنی طور پر پے در پے لگنے والے دھچکوں سے اسقدر ڈسٹرب تھی کے کچھ سوجھ ہی نا رہا تھا۔۔۔

یہ سب اسکے اپنے تھے اسکا برا کیسے چاہ سکتے تھے بھلا۔۔۔

خالہ نے اسے گاڑی میں بیٹھانا چاہا تو وہ انکے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

صلہ نعمان کے ساتھ آگے بیٹھی تھی جبکہ مغیث پیچھے بیٹھا تھا۔۔۔

امان نے تو بہت کہا تھا کہ مغیث بھی عینا اور نینا کے ساتھ انکے ساتھ ہی رک جائے پر نعمان نا مانا تو مجبوراً اسے بھی ضد چھوڑنی پڑی۔۔۔

سارے راستے صلہ شیشے سے پار دیکھتی بے آواز آنسو بہاتی رہی تھی۔۔۔جبکہ نعمان خاموشی سے بنا اسکی جانب دیکھے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

گھر کے کار پورچ میں گاڑی آکر رکی تو صلہ ناچاہتے ہوئے بھی گاڑی سے باہر نکلی۔۔۔

نعمان کی کال آئی تھی وہ وہیں کھڑا ہوتا فون سننے لگا۔۔۔

جبکہ مغیث سرعت سے گاڑی سے نکلتا صلہ کے پاس آیا۔۔۔

آئیں میں آپکو اندر لے کر چلتا ہوں۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ تھامے اندر بڑھا۔۔۔جبکہ اسے دیکھ کر صلہ کو شدت سے عینا اور نینا کی یاد آئی۔۔

ناجانے وہ کیا کر رہی ہونگی۔۔۔سارا دن وہ جہاں بھی ہوتیں رات وہ اسی کے ساتھ سوتی تھیں۔۔۔اسکا دل کرلا اٹھا۔۔۔

کیا ئی زندگی کی شروعات میں اتنی آزمائشیں تھیں۔۔۔

مغیث لاونج سے گزرتا اسے نعمان کے کمرے میں لے آیا۔۔۔

آپ میری نئی مما ہیں نا۔۔۔تو کیا میں آپکو ماما بلا سکتا ہوں۔۔۔

صلہ کمرے میں آکر دھندلائی نگاہوں سے چاروں طرف دیکھتی تھکی تھکی سی بیڈ پر بیٹھی جب مغیث اسکے پاس آکر حسرت سے گویا ہوا۔۔۔

صلہ چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔اسے جی بھر کر اس پر ترس آیا۔۔۔

بنا ایک بھی لمحے کی دیر کئے اسنے مغیث کو شدت سے خود میں بھینچا۔۔۔اور اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے چٹاچٹ کئی بوسے اسکے لے ڈالے۔۔۔۔

وہ ممتا کا ترسا بچہ تھا۔۔اتنے میں ہی نحال ہو گیا۔۔۔آپ بہت اچھی ہو ماما۔۔۔وہ صلہ کے گال پر اپنے لب رکھتا محبت سے مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔

جبکہ کمرے میں داخل ہوتے نعمان نے حیرت سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

پاپا۔۔۔مجھے اتنی پیاری مما دلانے کے لئے تھنک یو۔۔۔اب میں سونے جا رہا ہوں صبح مجھے جلدی اٹھنا ہے ورنہ سکول سے لیٹ ہو جاوں گا۔۔۔وہ باپ کو فلائے کس دیتا چھپاک سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

صلہ کمرے میں نعمان کی موجودگی محسوس کر کے اپنے آپ میں سمٹتی نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کی لکیروں میں کچھ تلاشنے لگی۔۔۔

دفعتا اسے نعمان اپنے پاس ہی بیٹھتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ مزید خود میں سمٹی۔۔۔جھکا سر مزید جھک گیا۔۔۔

میں جانتا ہوں صلہ کہ یہ رشتہ تمہارے لئے بھی اتنا ہی غیر متوقع ہے جتنا کے میرے لئے۔۔۔اور میری طرح تم بھی اس رشتے کو قبول کر پانے سے قاصر ہو۔۔۔۔

وہ اسکے پاس ہی کہنیوں کے بل نیم دراز ہوا۔۔۔

صلہ نے بھیگی پلکیں اٹھا کر نعمان کو دیکھا۔۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ سرعت سے واپس نگاہیں جھکا گئ۔۔۔

میں زیادہ رشتے بنانے کا قائل نہیں ہوں۔۔۔وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

اسکی بات سن کر صلہ کا سانس حلق میں ہی اٹکنے لگا۔۔لیکن اگر رشتے بناوں۔۔۔۔

وہ رکا اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔تو اسے آخری سانس تک نبھانے کا قائل ہوں۔۔۔

صلہ نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

میں کوشیش کروں گا کہ تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نا ہو۔۔۔۔مجھے امید ہے کے آگے چل کر ہم ایک اچھی زندگی گزاریں گے۔۔۔وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

جب صلہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔وہ فوراً نگاہیں جھکا گئ۔۔۔

اسکے بعد تو جیسے آنکھوں میں ساون بھادوں کی جھڑی ہی لگ گئ تھی۔۔۔

یہ ہی آنسو میں نے صبح بھی تمہاری آنکھوں میں دیکھے تھے۔۔۔مگر تب حق نہیں رکھتا تھا۔۔۔اب رکھتا ہوں۔۔۔تو کیا تم انکی وجہ مجھ سے شیئر کرنا چاہو گئ۔۔۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھتا سامنے دیکھ کر گویا ہوا۔۔۔۔

صلہ نے چہرا اسکی جانب موڑا تو وہ بھی اسے دیکھنے لگا۔۔۔

میری بیٹیاں۔۔۔الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر اسکے منہ سے ادا ہوئے تھے۔۔۔

لیکن نعمان اسکی اتنی سی بات سے پورا مطلب اخذ کر چکا تھا۔۔۔

تم آرام کرو۔۔۔وہ ایک گہری سانس خارج کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

اسکے کمرے سے نکلنے پر صلہ پھر سے سسک اٹھی۔۔۔یہ رات اس پر بھاری تھی۔۔

یہ پہلی رات تھی جو وہ بیٹیوں کے بنا گزار رہی تھی۔۔اور وہ بیٹیوں کے لئے تڑپ رہی تھی۔۔۔

*****

افف بیٹا ابھی سو جاو نا صبح پکا میں تم دونوں کو ڈھیر سارے کھلونے لے کر دوں گی۔۔۔دونوں بچیوں نے وہاں ادھم مچا رکھا تھا۔۔۔سونے کے لئے انہیں ماں ہی چاہیے تھی۔۔۔

نہیں ہمیں ماما کے پاس ہی جانا ہے۔۔۔نینا روتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔جبکہ عفرا اب اس صورتحال سے پریشان ہوا اٹھی تھی۔۔۔وہ پچھلے ایک گھنٹے سے انہیں بہلاتی بہلاتی تھک گئی تھی مگر وہ بہل کر نا دے رہی تھیں۔۔۔

امان اپنی سٹڈی میں تھا۔۔۔اب وہ تھک کر امان سے مدد طلب کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

امان اپنی سٹڈی میں تھا جب انٹر کام پر اسے نعمان کے آنے کی اطلاع ملی۔۔۔وہ سرعت سے سٹڈی سے نکلا۔۔۔

کیا ہو گیا یار۔۔۔سب خیریت ہے نا۔۔۔ابھی تو گئے تھے۔۔۔امان لاونج میں آتا ہی اندر داخل ہوتے نعمان کو دیکھ کر پریشانی سے گویا ہوا۔۔۔

ریلیکس ہو جاو امان۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔وہ اسکی پریشانی دیکھتا مسکرا دیا۔۔۔

دراصل ہماری بچیاں یہاں ہیں تو انہیں لینے آیا ہوں۔۔۔نعمان کے کہنے پر امان ہلکا پھلکا ہوتا مسکرا کر سر نفی میں ہلا گیا۔۔۔

کوئی حال نہیں تمہارا۔۔۔صبح بھی ہو ہی جانی تھی۔۔۔

میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ بچیوں کو ہمارے ساتھ ہی جانے دو پر تم نہیں مانے۔۔اب ہماری بچیاں دے دو ہم انہیں مس کر رہے ہیں۔۔۔۔وہ بہت خوبصورتی سے اپنا مدعا سامنے رکھتا کچھ دیر پہلے کا حوالہ بھی دے گیا۔۔۔جب اسنے مغیث کے ساتھ ساتھ بچیوں کو بھی اپنے ساتھ ہی لیجانے کا بولا تھا۔۔۔لیکن تب امان نا مانا تھا۔۔۔۔

******"

دفعتاً امان کو دیکھ کر بچیاں دوڑتیں ہوئیں اسکے پاس آئیں۔۔۔

امان انکل۔۔۔نینا کے پکارنے پر وہ اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

ارے کیاہوامیری پرنسس کو۔۔۔روکیوں رہی ہیں آپ۔۔۔امان نے پریشانی سے اسکے آنسو صوف کئے۔۔۔

انکل ہمیں ماماپاس جاناہے۔۔۔انکے بغیر نیند نہیں آتی ہمیں۔۔۔عینا بھی رودی تھی۔۔

اوہ۔۔۔اسی لئے تودیکھو آپکو لینے کے لئے آ بھی گئے امان نے مسکراتے ہوئے عینا کے آنسو صاف کرتے نعمان کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

یہ۔۔یہ کون ہیں۔۔۔وہ دونوں معتجب ہوئیں۔۔۔

یہ باباہیں آپکے۔۔۔امان کے مسکراکر کہنے پر حیرت زدہ سی عینا آگے بڑھی۔۔۔

نعمان اسکے حیرت زدہ تاثرات دیکھ کر مسکردیا۔۔۔

اسنے نعمان کے پاس جاکر حیرانی سے اپنا چھوٹاساہاتھ ہلاتے اسے نیچے جھکنے کو کہاتو نعمان مسکراکر اسکے سامنے دوزانو بیٹھا۔۔۔

عینا حیرت واستعجاب سے اسکے چہرے کاایک ایک نقش چھورہی تھی۔۔۔

آپ آگئے پاپا۔۔۔آپ کہاں تھے اتنی دیر سے۔۔۔میں نے آپکو بہتتتتت مس کیا۔۔۔وہ اسکے چہرے کے نقوش کو چھوکر حسرت سے کہتی اسکے گال پر لب رکھ گئی تو نعمان جہاں کاتہاں رہ گیا۔۔۔

اس جذباتی منظر نے سب کی نگاہیں نم کر دیں تھیں۔۔۔اور ایک لمحہ لگا تھا نعمان کو سمجھنے میں کے ان بچیوں کے دماغ میں انکے باپ کی کوئی شبیہہ تک نا تھی۔۔۔۔ کجا کے وہ اس حقیقت سے واقف ہوتیں۔۔۔

ہم نے جب بھی ماما سے آپکے بارے میں پوچھا تو وہ اداس ہو جاتی تھیں۔۔۔وہ بتاتی نہیں تھیں۔۔۔اب آپ ہمیں چھوڑ کر نہیں جائیں گے نا پاپا۔۔۔نینا بھی اسکے پاس آتی حسرت زدہ آواز میں مسمرائز سی گویا ہوئی۔۔ہماری سبھی دوستوں کے پاپا انکے پاس رہتے ہیں انکے ساتھ کھیلتے ہیں۔۔۔شاپنگ کروانے لے کر جاتے ہیں آپ بھی ہمیں کرواو گے نا۔۔۔

انکی معصوم معصوم سی حسرتیں سن کر نعمان کو لگا گویا اسکا دل پھٹ جائے گا۔۔۔ اسنے شدت سے انہیں خود میں بھینچا۔۔۔

نہیں میں اب اپنی ننھی پریوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاوں گا۔۔۔ہم ساتھ کھیلیں گے۔۔۔مستی کریں گے اور ڈھیر ساری شاپنگ بھی کریں گے۔۔۔اسنے ان دونوں کو پیار کرتے محبت سے کہا۔۔۔

وہ دونوں بہت خوش تھیں۔۔۔خوشی خوشی نعمان کے ساتھ اسکی گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔راستے میں بھی وہ دونوں اس سے ڈھیروں باتیں کرتی آئیں تھیں۔۔۔

اجنبیت جیسے انکے درمیاں حائل ہوئی ہی نا تھی۔۔ گویا واقعی وہ انکا سگا باپ تھا جو سالوں بعد انہیں ملا تھا۔۔۔

یہ ہم کہاں آئیں ہیں پاپا۔۔۔ گاڑی کے کار پورچ میں رکتے ہی وہ دونوں حیرت سے اس سے مستفسر ہوئیں۔۔۔

یہ آپکا نیا گھر ہے بیٹا۔۔۔ وہ مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔

ہم یہاں رہیں گی اب۔۔۔۔ انکے معصومیت سے پوچھنے پر وہ سر ہاں میں ہلاتا انہیں لئے اندر آیا۔۔۔

****

صلہ کروٹ پر کروٹ بدل رہی تھی۔۔۔ مگر ایک پل کو سکون نا مل رہا تھا۔۔۔۔ اجنبی جگہ اور اوپر سے بچیاں بھی پاس نا تھیں۔۔۔ اگر بچیوں کو اسکے بنا نیند نا آتی تھی تو وہ خود بھی تو انکے بنا سو نا پا رہی تھی۔۔۔

دفعتاً اسے باہر سے بچیوں کی کھلکھلانے کی آواز آئی تو وہ چونک اٹھی۔۔۔ پھر اسے اپنا وہم گردانا کہ بھلا وہ دونوں یہاں کیسے۔۔۔

دفعتاً وہ دونوں خوشی سے چہچہاتے چہرے لئے مسکراتی ہوئیں دھرام سے کمرے کا دروازہ کھولتیں اندر داخل ہوئیں۔۔۔

ماما۔۔۔ماما۔۔۔وہ باہیں پھیلائے اسکی جانب بڑھی۔۔۔جبکہ صلہ حیرت زدہ سی اٹھ بیٹھی۔۔۔چہرے پر یکدم ہی رونق چھا گئی تھی۔۔۔اسنے سرعت سے بچیوں کو اپنی آغوش میں چھپایا۔۔۔اور بہتی آنکھوں سمیت انہیں پیار کرنے لگی۔۔۔کیسا سکون ملا تھا دل کو انہیں آغوش میں سمیٹ کر۔۔۔

کس کے ساتھ آئی ہو آپ دونوں۔۔۔بدقت اپنے آنسو صاف کرتی وہ مستفسر ہوئی۔۔۔

اس بیچ وہ نعمان کی اس کمرے میں موجودگی یکسر فراموش کر گئی تھی جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اسکے شیشے سے یہ التفات دیکھتا اپنی گھڑی اتار رہا تھا۔۔ پاپا کے ساتھ۔۔وہ دونوں چہکتی ہوئیں نعمان کی جانب دیکھتی گویا ہوئیں۔۔۔

صلہ نے حیرت واستعجاب سے اسکی جانب دیکھا جو اب اپنا والٹ اور گاڑی کی چابی وہاں رکھ کر الماری سے اپنے کپڑے نکالتا واش روم میں چلا گیا۔۔۔

جبکہ صلہ ہنوز حیران تھی۔۔۔یہ اس شخص کا کونسا روپ تھا بھلا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ آرام دہ سوٹ میں ملبوس واش روم سے باہر نکلا تو دونوں بچیاں بھاگ کر اس تک پہنچیں۔۔۔

پاپا ہم شاپنگ کرنے کب جائیں گے۔۔۔عینا چہکتی ہوئی گویا ہوئی۔۔۔اور پارک میں بھی۔۔۔نینا بھی چہکی۔۔۔

صبح چلیں گے بیٹا۔۔۔۔ابھی ٹائم بہت ہو گیا ہے نا۔۔۔ابھی آپ اپنی ماما کے پاس جا کر سو جاو۔۔۔ نہیں تو صبح آنکھ نہیں کھلے گی۔وہ انکے پاس ہی دوزانو بیٹھتا انکے گال تھپتھپا کر گویا ہوا تو دونوں چہکتی ہوئی ماں کے پاس آ گئیں۔۔۔جبکہ نعمان اپنا لیپ ٹاپ اٹھاتا سٹڈی روم میں چلا گیا۔۔۔

*****

بچیاں صلہ کے دائیں بائیں لیٹیں تھیں جبکہ وہ انکے درمیان میں انہیں سلاتے ہوئے مسلسل کچھ دیر پہلے وقوع پزیر ہوئے واقعہ کو سوچ رہی تھی۔۔۔۔نعمان پہل ءہی دن اسکے دل میں ایک نرم گوشہ پیدا کرنے میں کامیاب رہا تھا۔۔۔وہ اتنا برا بھی نا تھا جتنا وہ سمجھی تھی۔۔۔۔

بچیوں کو سلا کر وہ آہستہ سے درمیان سے اٹھی اور جوتا اڑس کر کمرے سے نکل آئی۔۔۔یہ جگہ اس کے لئے نئی تھی۔۔۔منیبہ کی زندگی میں وہ اسکی شادی کے ابتدائی دنوں میں یہاں ایک دو دفعہ آئی تھی۔۔۔۔سبھی کمروں کی لائٹیں بند تھی۔۔۔صرف ایک کمرے کی لائٹ جل رہی تھی۔۔۔وہ جگہ غالباً سٹڈی تھی۔۔۔۔وہ کچن میں گئی اور کافی بنا کر اسی کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

ہلکاسادروازہ دھکیل کراندرداخل ہوئی۔۔۔وہ واقعی سٹڈی روم تھا جسکی سامنے کی دیوار میں بنے ریک پر جابجا کتابیں ترتیب سے پڑی تھیں۔۔۔ایک جانب ایک کاوئچ پڑا تھا جبکہ کاوئچ کے قریب ہی سٹڈی ٹیبل اور کرسی تھی۔۔۔

صلہ نے آگے بڑھتے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا تو نعمان نے چونک کر پہلے مگ کو اور پھر پاس کھڑی صلہ کو دیکھا جو ہاتھ مسلتی خاصی شش وپنج میں مبتلا تھی۔۔۔ہلکی سی مسکراہٹ نعمان کے ہونٹوں کو چھو گئی۔۔۔

تمہارا کپ کہاں ہے۔۔۔۔اسنے کافی کا مگ اٹھاتے گھونٹ بھرا اور پھر سے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

میں کافی نہیں پیتی۔۔۔وہ جھجھک کر پاس ہی موجود کاوئچ پر بیٹھی۔۔۔

بچیاں سو گئی۔۔۔وہ ٹائپ کرتا بنا اسکی جانب دیکھے گویا ہوا۔۔۔

جی۔۔۔صلہ نے ہاتھ مسلے۔۔۔تھینک یو۔۔۔پھر ہونٹ چباتی ہلکی سی آواز میں گویا ہوئی۔۔۔

اور وہ کس لئے۔۔۔وہ لیپ ٹاپ کی کیز سے ہاتھ اٹھاتا کرسی کی پشت سے سر ٹکائے رخ اسکی جانب موڑ گیا ایسے کہ اب وہ بالکل اسکی نگاہوں کے حصار میں تھی۔۔۔

انہیں یہاں لے کر آنے کے لئے۔۔۔وہ لبوں پر زبان پھیرتی اسکی جانب دیکھ کر گویا ہوئی۔۔۔

ان فار میلٹیز میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے صلہ تم سمیت اب یہ گھرانکا بھی ہے۔۔۔اس لئے فضول کی سوچوں کو جھٹک دو۔۔۔میں جانتا ہوں ابھی تم یہاں کمفرٹیبل نہیں ہو۔۔۔لیکن پر سکون ہونے کی کوشیش کرو رفتار فتاسب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اس سے مخاطب ہوتا یہ وہ نعمان تو نہیں تھا جسے وہ جانتی تھی۔۔۔یہ تو کوئی اور ہی شخص تھا۔۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھے گئ۔۔۔

اسکی محویت نوٹ کرتا وہ مسکرایا۔۔۔رات بہت ہو گئ ہے صلہ جاو جا کر آرام کرو۔۔۔تمہاری طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔وہ واپس کرسی لیپ ٹاپ کر جانب موڑتا گویا ہوا تو صلہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔وہ واقعی ٹھیک کہہ رہا تھا اب تو اسے بھی مسلسل ذہنی دباو کے باعث اپنے پٹھوں میں کھنچاو ہونے لگا تھا۔۔۔

ویسے ایک بات بولوں نعمان۔۔۔وہ جاتے جاتے رک کر پلٹی۔۔۔

ہمم وہ مصروف سا گویا ہوا۔۔۔

آپ اتنے بھی سڑیل اور کھڑوس نہیں جتنا میں نے آپکو سمجھا تھا۔۔۔وہ اپنی ہسی روکتی زبان دانتوں تلے دبا گئ۔۔۔

کیاااا۔۔۔جبکہ وہ ٹھٹھک کر بے یقین سا گویا ہوا۔۔۔اسکے رد عمل سے صلہ کا قہقہ چھوٹا اور وہ چھپاک سے سٹڈی روم سے نکل گئ۔۔۔

پاگل۔۔۔کتنی ہی دیر تک ہسنے کے بعد وہ سر پر ہاتھ پھیرتا سر جھٹک کر پھر سے اپنے کام کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

****

صبح حسب معمول صلہ کی آنکھ کھل گئ۔۔۔بچیاں ہنوز سو رہی تھیں۔۔۔۔کمرے میں نعمان کہیں نہیں تھا۔۔پتہ نہیں وہ رات کمرے میں آیا ہی نہیں یا اسکے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ گیا تھا۔۔۔وہ بیڈ کراوں سے ٹیک لگائے بیٹھ گئ۔۔اسکی زندگی اتنی مصروفیت بھری تھی کے ایک پل کو وہ فارغ نا رہتی۔۔۔لیکن اب یکدم ہی جیسے فراغت ہی فراغت ہو گئ تھی۔۔۔

آج سنڈے تھا تو اسنے بچیوں کو اٹھایا نہیں خود نماز پڑھ کر باہر لاونج میں آ گئ۔۔۔ہر جانب خاموشی تھی۔۔۔ابھی اس گھر سے اس گھر کے مکینوں سے اسے کچھ جھجھک محسوس ہوتی تھی۔۔۔۔وہ وہیں لاونج میں بیٹھی تھی جب لاونج کا داخلی دروازہ کھول کر مغیث اندر داخل ہوا۔۔۔

ارے ماما آپ اٹھ گئیں۔۔۔وہ اسے دیکھ خوشگوار حیرت سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

جی بیٹا پر آپ کیاں سے آرہے ہو۔۔۔وہ اٹھ کر اسکے پاس آتی اسکے بال بگھاڑ کر گویا ہوئی۔۔۔

میں پاپا کے ساتھ نماز پڑھنے گیا تھا۔۔پھر واک کرنے چلے گئے۔۔۔ویسے تو روز میں بھی انکے ساتھ جاتا ہوں واک کرنے۔۔۔۔مگر آج چونکہ سنڈے ہے تو میں واپس آ گیا کیونکہ ابھی میں دوبارہ سووں گا۔۔۔

آپ بھی آرام کریں ماما۔۔۔پاپا ابھی لیٹ آئیں گے۔۔۔وہ مسکرا کر کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ صلہ کچن میں جا کر اپنے لئے چائے بنانے لگی۔۔۔

مغیث کے کہنے کے مطابق وہ کہیں گھنٹہ بھر بعد میں آیا تھا۔۔آتے ہی فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

بچیاں بھی اٹھ چکیں تھیں۔۔۔دفعتاً عفرا اور امان انکا ناشتہ لئے آئے۔۔۔

صلہ انہیں دیکھتے ہی کھل اٹھی۔۔۔امید ہے کہ ہم لیٹ نہیں ہوئے۔۔۔مجھے پتہ تھا کہ دونوں ہی سحر خیز ہیں تو ہمیں بروقت پہنچا چاہیے۔۔۔یہ نا ہو کہ ہمارے جانے تک وہ ناشتہ کر چکے ہوں۔۔۔امان مسکرا کر کہتا نعمان سے بغلگیر ہوا۔۔۔

میں ایسی رسموں کو نہیں مانتا۔۔۔نعمان ان سب کو لئے ڈائینگ ٹیبل تک آیا۔۔۔

جبکہ عفرا صلہ کے ساتھ مل کر ٹیبل سیٹ کرنے لگی۔۔۔

رسم نہیں ہے یار۔۔۔بس گیٹ ٹو گیدر کا بہانا ہے۔۔۔امان مسکرایا۔۔۔

کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔۔۔بچیاں بھی بہت خوش تھیں۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد عفرا اس سے مل کر امان کے ساتھ ہی واپس چلی گئ۔۔۔ایک تو آج کل ویسے ہی اسکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں رہتی مزید کچھ وہ بھی اپنے معاملے میں خود بھی کچھ حساس تھی۔۔۔

اتنی دیر بعد اللہ نے انہیں نوازا تھا وہ خود بھی زرا سی بھی بے احتیاطی کرنے کے حق میں نا تھی۔۔۔پہلی دفعہ اپنی لا ابالی اور بے احتیاطی کے ہاتھوں ہی وہ اتنے نقصان کو پہنچی تھی۔۔۔اسی لئے صلہ نے بھی اسے اپنے پاس رکنے کے لئے اصرار نا کیا۔۔۔ انکے جاتے ہی نعمان کسی کام کے سلسلے میں گھر سے نکل گیا۔۔۔بچے کھیلنے لگے تو وہ کمرے میں آ گی۔۔۔

آ کر اسنے اپنا موبائل آن کیا جو کل امان نے سوئچ آف کر دیا تھا۔۔۔

موبائل آن کرتے ہی پے در پے بالاج کے کئ میسج موصول ہونے لگے۔۔۔۔

کل صلہ کے فون نا اٹھانے پر وہ واپس صلہ کے گھر گیا تھا اور وہاں سے اسے جو خبر سننے کو ملی تھی وہ اسے پاگل کرنے کو کافی تھی۔۔۔

وہ اب اسے خطرناک عزائم سے روشناس کروا رہا تھا۔۔۔اسکے عزائم جان کر صلہ لرز کر رہ گئ۔۔۔۔

کل سے اب جا کر وہ کو کہیں زرا پر سکون ہوئی تھی اس شخص نے ایک ہی لمحے میں اسے بے سکونی کی کھائی میں پھینک دیا تھا۔۔۔

دفعتا اسے باہر سے مغیث کے چلا کر اسے پکارنے کی آواز آئی تو وہ موبائل وہیں پھینکتی باہر کو بھاگی۔۔۔

تینوں بچے لان میں کھیل رہے تھے عینا اور نینا دونوں سامنے کھڑی تھیں جبکہ مغیث کی کہنی چھل چکی تھی جس سے اب خون رس رہا تھا۔۔۔وہ تکلیف سے چلاتا اسے پکار رہا تھا۔۔۔

صلہ تڑپ کر اسکی جانب بڑھی۔۔۔

کیا ہوا بیٹا یہ خون کیسے۔۔۔وہ حواس باختہ ہوئی۔۔

ماما مجھے اسنے دھکا دیا۔۔۔اسنے روتے ہوئے عینا کی جانب اشارہ کیا۔۔۔جبکہ عینا اسے اپنی جانب اشارہ کرتا دیکھ جھٹ سے صلہ کے پیچھے ہوئی اب سامنے نینا تھی۔۔۔صلہ کا دماغ اسقدر ماؤوف ہو رہا تھا بالاج کی دھمکیاں مغیث کا نکلتا خون ۔۔۔اسنے بنا سوچے سمجھے رکھ کر نینا کے تھپڑ لگایا۔۔۔

انسان نہیں بنتی تم۔۔۔جنگلیوں کی طرح کھیلتی ہو۔۔۔صلہ کے تھپڑ نے جہاں عینا اور نینا کو ساکت کیا وہیں مغیث بھی ساکت رہ گیا تھا۔۔۔

اور وہ دونوں بہنیں۔۔۔آج تک صلہ نے انہیں یوں سینے سے لگا کر رکھا تھا کہ پھول سے چھوا تک نا تھا اور اب یوں تھپڑ۔۔۔انکی آنکھوں میں اسقدر بے یقینی تھی کہ صلہ کو فوراً اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔۔۔

لیکن اس سے پہلے وہ انہیں کچھ کہتی وہ دونوں جھٹ سے وہاں سے بھاگ گئیں۔۔

صلہ بے بسی سے آنکھیں مونڈتی واپس مغیث کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔اسے لے کر اندر آئی اور اسکا زخم صاف کر کے فریج سے پلاسٹ نکال کر اسے لگایا۔۔۔

ماما مجھے نینا نے نہیں بلکہ عینا نے دھکا دیا تھا آپ نے نینا کو مارا۔۔۔وہ پشیمان سا گویا ہوا۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا میں انہیں منالوں گی۔۔۔وہ اداسی سے گویا ہوئی۔۔۔۔آپ ٹھیک ہو نا زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔اسکے دل کو تو بس ایک ہی ڈھر کا تھا کے نعمان جو مغیث کو لے کر اسقدر حساس تھا نا جانے اسکی چوٹ دیکھ کر اسکا کیا رد عمل ہوتا۔۔۔اسی لئے تو بنا سوچے سمجھے وہ نینا پر ہاتھ اٹھا چکی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد نعمان واپس گھر آیا تو وہ ڈھر کتے دل کیساتھ اسکے لئے چائے بنانے چلی گئی۔۔۔کاش مغیث اسے کچھ نا بتائے۔۔۔وہ مسلسل دل ہی دل کی ورد کر رہی تھی۔۔۔

چائے بنائے وہ واپس آئی تو تینوں بچے نعمان کے پاس بیٹھے تھے جبکہ وہ خود بھی بہت سنجیدہ تھا۔۔۔اسکا دل زور سے ڈھر کا۔۔۔کیا نعمان کو سب پتہ چل گیا۔۔۔

مغیث اسکے سامنے سنگل صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ عینا اور نینا اسکے دائیں بائیں بیٹھی تھیں۔۔۔

اسنے اپنی کیفیت پر قابو پاتے چائے نعمان کے سامنے رکھی۔۔۔

اگر نعمان نے اسکی بیٹیوں کے بارے میں کچھ بھی کہا تو وہ برداشت نہیں کرے گی۔۔۔کیا مصیبت ہے۔۔۔یہ امان بھائی نے کس مشکل میں ڈال دیا۔۔۔

وہ دل ہی دل بڑبڑائی۔۔۔

یہ میں کیا سن رہا ہوں صلہ۔۔۔آپ نے نینا گڑیا کو مارا۔۔۔وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا گویا ہوا۔۔۔صلہ نے حیرت سے سر اٹھاتے اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھا۔۔۔

جی پاپا اور وہ بھی اسکے کہنے پر۔۔۔نینا کی بجائے عینا اسکی بازو تھامتی غصے سے مغیث کی جانب اشارہ کرتی گویا ہوئی۔۔

اسے دھکا نینا نے نہیں بلکہ میں نے دیا تھا کیونکہ یہ مجھے نوڈل گرل کہہ رہا تھا۔۔۔وہ غصے سے نتھنے پھلائے گویا ہوئی۔

اسکے بال کرلی تھے جسکے باعث مغیث اسکی یہ چڑ بنا چکا تھا۔۔۔

مغیث کیا یہ سچ ہے۔۔۔نعمان سنجیدگی سے اسے دیکھتا مستفسر ہوا۔۔۔

پاپا اب نوڈلز کو نوڈلز نا کہوں تو کیا کہوں۔۔وہ اپنے بال کھجاتا بامشکل اپنی ہسی روکے گویا ہوا۔۔

مغیث۔۔۔نعمان کے تنبیہی کہنے ہر وہ فوراً سیدھا ہوا۔۔۔

دونوں بہنوں سے سوری کہو۔۔۔اسنے روئی روئی سی نینا کے بال سہلائے۔۔۔

یہ میری بہنیں نہیں ہیں۔۔۔وہ اکڑا۔۔۔

سوری۔۔۔جب نعمان کے گھورنے پر شرافت سے گویا ہوا۔۔۔

اب تمہاری پنش یہ ہے کے تم اپنی پاکٹ منی سے دونوں بہنوں کو آسکریم کھلاو گئے۔۔۔نعمان کے کہنے پر وہ بدک کر باپ کو دیکھتا احتجاجاً گویا ہوا۔۔۔

پاپا۔۔۔اسنے مجھے بھی دھکا دیا اور چوٹ میرے لگی ہے۔۔۔آپ یہ ناانصافی نہیں کر سکتے۔۔۔

دوبارہ بہنوں کو تنگ مت کرنا اور اگر کیا تو اگلی دفعہ تمہیں ان دونوں کیساتھ ساتھ اپنی ماما اور مجھے بھی آئسکریم کھلانی پڑے گی۔۔۔نعمان کے کہنے پر وہ پاوں پٹختا اندر کی جانب بڑھا۔۔۔

جاو آپ دونوں بھی فریش ہو کر آو پھر ہم آئسکریمّ کھانے چلیں گئے۔۔۔نعمان نے انکے چہرے تھپتھپا کر محبت سے کہا تو وہ خوشی سے چہچہاتیں اندر کو بھاگیں۔۔۔۔

انکے جانے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور مضبوط قدم اٹھاتا صلہ کے سامنے گیا۔۔۔صلہ جوان سب کو نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اسکے یوں اپنے پاس آکر کھڑے ہونے پر ٹھٹھکی۔۔۔وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسکے مقابل کھڑا سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

******

تم نے نینا کو کیوں مارا صلہ۔۔۔بچے کھیلتے بھی ہیں ان میں جھگڑے بھی ہوتے ہیں اور صلح بھی ہو جاتی ہے۔۔۔ان کے جھگڑے بڑوں کے جھگڑوں جیسے نہیں ہوتے۔۔۔انکے جھگڑوں میں یہاں جھگڑا ہوتا ہے تو وہاں صلح ہو جاتی ہے۔۔۔ ایسے میں بچوں کے معاملات میں پڑ کر ان ہر ہاتھ اٹھانا۔۔۔ تمہیں نہیں لگتا کے سوائے بے وقوفی کے کچھ نہیں۔۔۔

وہ اسکے سامنے کھڑا سنجیدگی و تاسف سے اسے دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

صلہ کی آنکھوں میں نمی سمٹنے لگی تھی۔۔۔میں انہیں کبھی نہیں مارتی۔۔۔ لیکن میں گھبرا گئی تھی۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔وہ ہاتھوں کی لکیروں کی جانب دیکھتی دوسرے ہاتھ کی انگلی ان لکیروں پر پھیر رہی تھی۔۔۔

کیونکہ آپ۔۔وہ رکی۔۔۔آپ مغیث کے لئے بہت پوزیسو ہیں۔۔۔وہ ہونٹ چباتی آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

نعمان نے گہری سانس خارج کی اور دور کہیں خلاوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

وہ بن ماں کا بچہ تھا صلہ۔۔۔اسکی ماں وہ عورت تھی جسنے اسے ہتھیلی کا چھالہ بنا رکھا تھا۔۔۔چوٹ مغیث کے لگتی اور جان پر اسکی ماں کے بن آتی۔۔۔

مغیث شروع سے ہی میری نسبت منیبہ کے زیادہ قریب تھا۔۔۔اور اسنے ایسی ماں کھوئی تھی جسکے بنا بچے خود کو اندھا تصور کرتے ہیں۔۔۔

میں شعوری طور پر اسکے قریب سے قریب تر ہوتا گیا۔۔۔ظاہر سی بات ہے میں مغیث کی زندگی میں منیبہ کی کمی تو پوری نہیں کر سکتا تھا لیکن میں نے کوشیش کی کہ میں اسکے زیادہ سے زیادہ قریب ہو سکوں تاکے وہ اپنی ماں کو کم سے کم مس کرے

۔۔بس اسی چکر میں میں مغیث کے لئے بہت پوزیسو ہو گیا۔۔۔لیکن اب مجھے اسکی فکر نہیں۔۔۔کیونکہ اسے اسکی ماں مل گئی ہے۔۔۔نعمان نے نظریں گھما کر صلہ کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

مگر۔۔وہ کچھ توقف کو رکا۔۔۔میں نے اپنی بیٹیوں کی آنکھوں میں بہت حسرتیں دیکھیں ہیں۔۔۔

صلہ کی رنگت کچھ پھیکی پڑی۔۔۔

جنہیں میں ایک ایک کر کے ختم کر ڈالنا چاہتا ہوں۔۔۔اس انداز میں کے انکی آنکھوں میں کوئی حسرت باقی نا رہے۔۔۔

اس لئے۔۔اسنے پھر سے توقف لیا۔۔۔میری بیٹیوں کے معاملے میں آئندہ سوچ سمجھ کر کام لینا۔۔۔سنجیدگی سے کہتا وہ آگے بڑھا جب اسے صلہ کی سسکی سنائی دی۔۔۔

وہ وہیں رکا لیکن پلٹا نہیں۔۔۔

ان بچیوں کو اپنانے سے انکے سگے باپ نے انکار کر دیا تھا نعمان۔۔۔مجھے یقین کرنے میں تامل ہے کے کوئی مرد کسی دوسری مرد کی اولاد کو اپنا سکتا ہے۔۔۔۔

آنسو ٹپ ٹپ اسکی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔۔۔

آج تک اس ظالم دنیا اور ایک مرد کا جو خاکہ میرے دماغ میں بنا ہے نا آپ اس میں ڈراریں ڈال رہے ہیں۔۔۔۔

کوئی کیسے کسی اور کی اولاد کو اپنا سکتا ہے۔۔۔اور وہ بھی بیٹیوں کو۔۔۔۔۔

اسنے کرب سے آنسو صاف کئے۔۔۔بلآخر وہ دل میں بنتے خدشات زبان پر لے ہی آئی۔۔۔۔

اپنے اپنے ظرف کی بات ہے صلہ۔۔۔کسی کے لئے بیٹی رحمت ہے تو کسی کے لئے زحمت۔۔۔۔وہ پلٹا۔۔۔صلہ نے بھی رخ پلٹ کر نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

اور میرا ذاتی ایکسپیرینس ہے کہ گھر میں رونق بیٹی کے دم سے ہوتی ہے۔۔۔اگر آپ اپنے گھر میں ایک جانور بھی پالو نا تو اس سے لگاو اور محبت کس قسم کی ہوتی ہے یہ تم کسی پیٹ لور سے جا کر پوچھو۔۔۔

محبت بیٹی یا بیٹے سے مشروط نہیں ہوتی۔۔۔اور رہ گئی بات کسی اور کی اولاد کو اپنانے کی۔۔۔تو زرا ان بچیوں کی آنکھوں میں تو دیکھو۔۔۔کیا وہاں تمہیں نظر آئے گا کے انکا باپ کوئی اور ہے۔۔۔

انکی آنکھوں میں بسنے والا باپ کا پہلا خاکہ میرا ہے صلہ۔۔۔اسنے اپنی جانب انگلی کرتے میرے پر زور دیا۔۔۔

انکا باپ نعمان ہے انہوں نے اس حقیقت کو قبول کر لیا ہے۔۔۔تم بھی کر لو۔۔۔ تمہیں آگے بڑھنے میں آسانی رہے گی۔۔۔کیونکہ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔۔۔وہ نرمی سے کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ وہ ہنوز حق دق اور بے یقین سی کھڑی تھی۔۔۔

کیا واقعی ایسا ہو سکتا تھا۔۔۔کیا واقعی نعمان جیسے لوگ بھی اس دنیا میں ہوتے ہیں۔۔۔

دل اعتبار کرنے سے انکاری تھا۔۔۔

دفعتاً بچے شور مچاتے کمروں سے نکل کر باہر امان کے پاس بھاگے تو وہ چونک کر ہوش میں آئی۔۔۔

******

سورج سر پر پہنچ چکا تھا۔۔۔سورج کی کرنیں لاونج کی بند کھڑکیوں کے شیشوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

ایسے میں صلہ لاونج کے بیچ وبیچ اضطراب و بے چینی سے ہاتھ مسلتی لب چباتی چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔۔

بچے اور نعمان باہر آئسکریم کھانے گئے تھے۔۔۔سب نے اسے ساتھ چلنے کو بھی بہت اصرار کیا تھا لیکن وہ سر درد کا بہانہ کر کے رک گی تھی کے وہ آرام کرنا چاہتی ہے۔۔۔اس بات میں حقیقت بھی تھی لیکن اسکے نا جانے کی اصل وجہ کچھ اور تھی۔۔۔۔

اور وجہ وہی تھی جو آج کل اسکے لئے جان کا عذاب بن گئی تھی۔۔۔

بار بار بالاج کے میسجز اور کالز آ رہی تھیں۔۔۔

اصولی طور پر تو بالاج کو اسکی جانب بڑھتے اپنے قدم روک لینے چاہیے تھے کیونکہ وہ اب کسی اور کے نکاح میں تھی۔۔۔۔

مگر وہ ایسا نہیں کر رہا تھا۔۔۔بلکہ وہ بارہا اسے پریشرائز کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ صورتحال اسے بوکھلا رہی تھی۔۔اسنے ایک صاف ستھری زندگی گزاری تھی۔۔۔ایسے میں اب بالاج جو کچھ کر کے اسے اپنے ساتھ گھسیٹ کر جس انداز میں بدنام کر رہا تھا۔۔۔ان حالات کو ڈیل کرنا اسکے لئے خاصا دشوار تھا۔۔۔

بالخصوص تب جب وہ ایک نئے رشتے میں بندھ چکی تھی۔۔۔

سوچ سوچ کر اسکا دماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔

دفعتاً اسے لاونج کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ لپک کر اسکی جانب بڑھی۔۔۔شاید نعمان اور بچے واپس آ گئے تھے۔۔۔لیکن لاونج کا دروازہ کھول کر بالاج کو اندر داخل ہوتا دیکھ اسے اپنے قدموں تلے سے زمین کھسکتی محسوس ہوئی۔۔۔ایک ہی پل میں جیسے کسی نے روح جسم سے کھینچ لی ہو۔۔۔۔

وہ فق ہوتی رنگت کیساتھ پھٹی پھٹی نگاہوں کیساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ یہاں کیوں آیا تھا۔۔۔کیا کرنے آیا تھا۔۔۔

اسے اپنی ڈھرکنیں مزید سست پڑتیں محسوس ہوئی۔۔۔

نعمان کسی بھی وقت گھر آ سکتا تھا۔۔۔اور شادی کے دوسرے ہی دن اپنے گھر میں اپنی بیوی کے سابقہ شوہر کو دیکھ کر وہ اسکے بارے میں کیا سوچتا۔۔۔۔وہ حالات کی سنگینی کا اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔اور جب وہ حالات کی سنگینی کا اندازہ لگا سکتی تھی تو بالاج کیوں اتنا بے خبر بنا بیٹھا تھا۔۔

کیا کر رہے ہو تم یہاں۔۔۔کیا اتنا سب کچھ کرنے کے بعد۔۔۔مجھے اسقدر ذلیل و رسو کرنے کے بعد بھی تم میں اتنی ہمت ہے کے تم یہاں میرے گھر میں کھڑے ہو۔۔۔وہ خوفزدہ سی اسکی پاس آتی درشتی سے گویا ہوئی۔۔۔

تمہارا غصہ بجا ہے صلہ۔۔۔مانتا ہوں غلط کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ۔۔۔لیکن میں اپنی غلطی سدھارنا چاہتا ہوں۔۔۔خدارا مجھے معاف کر دو۔۔۔

نہیں رہ سکتا میں تمہارے بنا۔۔۔ڈیم۔۔۔۔تمہیں یہ بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی۔۔۔وہ بے بسی سے کہتا جھنجھلایا۔۔۔جیسے صلہ کی شادی کی خبر نے اسے توڑ دیا ہو۔۔۔

اسنے صلہ سے اس چیز کی توقع نہیں کی تھی۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کے صلہ نے جب چار سالوں سے شادی نہیں کی تو اب اسکی آفر کے بعد راتورات نکاح کر لے گی۔۔۔

یہ صدمہ اس کے لئے بڑا تھا۔۔۔بہت بڑا تھا۔۔۔

اور میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔اتنی چھوٹی سی بات تمہارے دماغ میں نہیں بیٹھ رہی۔۔۔یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ چلے جاو یہاں سے اس سے پہلے کے نعمان آجائیں اور بات زیادہ بڑھ جائے۔۔۔

وہ حقیقتاً اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی گھبرائی سی گویا ہوئی۔۔ بار بار اسکا دروازے کی جانب دیکھنا اور اسے جلد از جلد وہاں سے نکالنا اسکے اضطراب کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔

میں اب شادی شدہ ہوں بالاج تمہیں یہاں آنے سے پہلے سو دفعہ سوچنا چاہیے تھا۔۔ کہ کسی کی عزت پر نقب لگانے جا رہے ہو۔۔۔ اور جب بات غیرت پر آجائے تو اکثر ختم قتلوں پر ہوتی ہے۔۔۔

تمہیں خدا کا واسطہ ہے چلے جاو یہاں سے۔۔۔ کیونکہ میرا شوہر ایک غیرت مند شخص ہے۔۔۔ اور میں نہیں چاہتی یہاں پر کچھ بھی غلط ہو۔۔۔ وہ کپکپاتے لہجے میں اسے دھکے چھپے انداز میں حالات کی سنگینی سمجھا رہی تھی۔۔۔ مگر شاید وہ تو سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

صلہ پلیز سٹاپ اٹ۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے مجھے نہیں پتہ۔۔۔ مجھے بس اتنا پتہ ہے کے میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا اور تم۔۔۔ تم بھی تو محبت کرتی ہو نا مجھ سے۔۔۔۔ پھر تم کیسے ایسے کسی اور سے نکاح کر سکتی ہو۔۔۔ دیکھو واپس آجاو۔۔۔ تم جو کہو گی میں وہی کروں گا۔۔۔ تم جیسے چاہو گی ہم ویسے رہیں گئے پر پلیز۔۔ وہ اسکی باتوں کا اثر لئے بنا اسے بازوؤں سے تھامتا التجائیہ گویا ہوا۔۔۔

اسکے صلہ کے بازو تھامنے پر وہ مچل مچل گئ۔۔۔

چھوڑو مجھے گھٹیا انسان۔۔۔تم پاگل ہو چکے ہو۔۔۔۔نہیں کرتی میں تم سے محبت۔۔۔۔اسنے جھٹکے سے اپنے بازو بالاج کی گرفت سے آزاد کروائے۔۔۔اسے اپنے بازو جلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

میں جسکے نکاح میں ہوں اس کے ساتھ مخلص ہوں۔۔۔پوری دلی آمادگی سے میں نے یہ رشتہ قبول کیا ہے۔۔۔اسکے سوا کوئی نہیں ہے میرے دل میں۔۔۔اور میں صرف اسی سے وفا نبھاوں گی۔۔۔صلہ کا جسم سوکھے پتے کی مانند کپکپانے لگا تھا۔۔

بخش دو مجھے۔۔۔بخش دو بالاج۔۔۔جی لینے دو مجھے بھی۔۔۔وہ زوردار نہ انداز میں بالاج کے آگے ہاتھ جوڑتی سسک اٹھی۔۔۔

جبکہ بالاج سرخ پڑتی نگاہوں سمیٹ بے بسی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسنے کبھی سوچا نا تھا کے صلہ کو پانے کے لئے وہ کبھی اسقدر خوار بھی ہو گا۔۔۔اس صلہ کو پانء کے لئے جسے اسنے ہمیشہ فار گرانٹڈ لیا تھا

وہ پھر صلہ کی جانب بڑھا۔۔۔

******

لاونج کے دروازے کے پار ایک قدم پہلی سیڑھی پر رکھے دوسرا قدم فرش پر جمائے ایک ہاتھ سے نیم وا دروازے کے ہینڈل کو تھامے سرخ آنکھوں اور ماتھے

پر جابجا شکنوں کا جال لئے نعمان نے اندر ہوتی گفتگو کا لفظ بالفظ اپنے کانوں سے سنا تھا۔۔۔غصے سے اسکی رگیں تک پھولنے لگی تھیں۔۔۔ناجانے کس ضبط سے وہ کھڑا تھا

وہ کچھ دیر پہلے ہی واپس آیا تھا۔۔۔بچے وہاں پلے ایریا میں کھیل رہے تھے جبکہ وہ لنچ باہر ہی کرنے کا ارادہ کئے صلہ کو گھر سے لینے آیا تھا کہ اگر طبیعت ابھی بھی بہتر نہیں ہوئی تو ڈاکٹر سے چیک آپ کروا لیتے ہیں۔۔۔لیکن یہاں آکر اسے ٹھٹھک کر رکنا پڑا۔۔

لیکن بالاج کے دوبارہ سے صلہ کی بازو تھامنے پر وہ آپے سے باہر ہوتا ایک جھٹکے سے لاونج کا دروازہ وا کرتا اندر بڑھا اور اندر جاتے ہی لمبے لمبے ڈگ بڑھتا وہ بالاج کے سر پر پہنچا۔۔۔اسکے کالر سے پکڑ کر گھماتے نعمان نے بنا اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے پوری قوت سے مکہ اسکے منہ پر جڑا۔۔۔حملہ غیر متوقع تھا وہ تلملا کر پیچھے جاتا دیوار سے لگا۔۔۔ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا تھا جس سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔

صلہ منہ پر ہاتھ رکھتی چیخ کر پیچھے ہٹی۔۔۔اسکی آنکھیں ابل کر باہر آرہی تھیں۔۔۔

نعمان کو اسقدر غصے میں اسنے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔۔۔

تیری جرات کیسے ہوئی میرے ہی گھر میں آکر میری بیوی کو چھونے کی۔۔۔وہ پھر سے مکہ تانے اسکی جانب بڑھا تھا جب سرعت سے صلہ درمیان میں آئی۔۔۔

پلیز۔۔۔پلیز نعمان نہیں۔۔۔وہ خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھتی حواس باختہ سی گویاہوئی۔۔۔جبکہ سرزوردار انداز میں دیوار سے ٹکرانے سے بالاج کا سر چکرارہا تھا۔۔۔

اندر جاوصلہ۔۔۔وہ آنکھیں بند کرتاخود کو کمپوز کرتا گویاہوا۔۔

نع۔۔۔نعمان۔۔۔

اندر جاوصلہ۔۔۔وہ چباچبا کر گویاہواتوصلہ بھاگ کر اندر جاچھپی۔۔۔

وہ بالاج کو کالر سے جھپٹے باہر لیجارہا تھا۔۔۔جبکہ وہ بھی اب ہوش پکڑتاہاتھا پائی پر اتر رہا تھا۔۔۔صلہ بے دم ہوتی وہیں صوفے پر بیٹھی۔۔۔پتہ نہیں یہ آزمائشیں اسکا پیچھا کب چھوڑنے والی تھیں۔۔۔۔

****

لان تک پہنچتے بالاج نے برح طرح جھٹپٹاتے اس سے اپنا آپ چھڑوایا۔۔۔ان دونوں کو دیکھ واچ مین بھی اپنی بندوق اٹھائے وہاں بھاگا چلا آیا تھا۔۔۔

بہت نرمی سے میں تمہیں آخری بار وارن کررہاہوں بالاج۔۔۔میرے گھر اور میری بیوی کی جانب ٹیرھی آنکھ کرکے دیکھنے کی جرات مت کرنا ورنہ اگلی بار میں

وارننگ نہیں دوں گا۔۔۔پھر جو ہو گا اسکے ذمہ دار تم خود ہو گئے۔۔۔نعمان کی آواز میں ازدھوں سی پھنکار تھی۔۔۔

یہ اگلی بار میرے گھر کے آس پاس بھی دکھائی دیا نا تو سیدھا اسکے سینے میں گولی مار نا۔۔وہ واچ مین کی جانب متوجہ ہوتا سختی سے گویا ہوا۔۔۔

اور فکر مت کرنا تمہارے پیچھے میں کھڑا ہوں تو کوئی مسلہ بھی نہیں ہو گا۔۔۔یہاں کا قانون ویسے ہی بہت اندھا ہے۔۔۔وہ شعلہ بار نگاہوں سے ایک نظر دھواں دھواں ہوتے بالاج کے چہرے کو دیکھ کر اندر بڑھا۔۔۔

لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ لان عبور کر کے لاونج میں آیا۔۔۔غصے سے دماغ کھول رہا تھا۔۔۔ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر کے اسنے ٹائی لاونج کے صوفے پر پھینکی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

کمرے میں آتا ہی وہ ٹھٹھکا۔۔۔

خوفزدہ سی صلہ ستا ہوا چہرا لئے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔اسے کمرے میں آتا دیکھ وہ سرعت سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔اسکے ہاتھوں میں موجود لغزش وہ دور سے بھی دیکھ سکتا تھا۔۔۔وہ آج کے واقعہ سے خوفزدہ تھی یہ اسکے ایک ایک انداز سے چھلک رہا تھا۔۔۔

نعمان نے ایک گہری سانس خارج کی۔۔۔

غصہ اور جنون جیسے کہیں بہنے لگا تھا۔۔۔وہ قدم قدم آگے بڑھا۔۔۔

اسے۔۔۔مم۔۔۔۔میں نے یہاں نہیں بلایا تھا۔۔مم مجھے نہیں پتہ۔۔۔

خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتے وہ کپکپاتے لہجے میں صفائی پیش کر رہی تھی۔۔۔

جب نعمان نے آگے بڑھتے اسے شدت سے خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔

صلہ کے لئے یہ غیر متوقع تھا۔۔۔وہ سانس تک روک گئی۔۔۔۔

میں نے تم سے صفائی نہیں مانگی صلہ۔۔۔کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو۔۔۔ایک دنیا دیکھی ہے میں نے بھی۔۔۔گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے۔۔۔

تمہارے کردار کی گواہی میں خود دے سکتا ہوں۔۔۔اس لفاظی کے ذریعے خود کو بے مول مت کرو۔۔۔

اسے خود میں سموئے نرمی سے اسکے بال سہلاتے اسنے جو پھا ہے صلہ کی زخمی زخمی ہوتے وجود پر رکھے تھے اسے لگا جیسے اتنی کھٹن ریاضت کا صلہ مل گیا ہو۔۔۔وہ ان الفاظ کے ذریعے اسے معتبر کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی ایک ایک محرومی پر اسقدر پھوٹ پھوٹ کر روئی کہ جیسے سارے آنسو آج ہی بہا دینے کا ارادہ ہو۔۔۔

نعمان نے بھی اسے خاموش نہیں کروایا وہ بھی بس خاموشی سے اسکے بال سہلا رہا تھا جیسے خود بھی چاہتا ہو کہ وہ اندر پلٹا سارا لاوا بہا دے۔۔۔۔

جب وہ رو رو کر نڈھال ہو گی تو اسنے نرمی سے اسے خود سے الگ کرتے کرتے بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

میں سونا چاہتی ہوں۔۔۔اسکے نرم رویے سے اور اسی کے کندھے پر سر رکھ کر آنسو بہا کر ایک بوجھ تھا جو صلہ کے سر سے سرکا تھا۔۔۔وہ ہلکی پھلکی ہوئی تو نیند کا غلبا اس پر طاری ہونے لگا تھا۔۔۔

نہیں ایسے نہیں سونا۔۔۔تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔منہ دھو کر فریش ہو اور چلو پہلے ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں پھر وہاں سے لنچ کر کے واپس آئیں گے۔۔۔

اور پھر اپنی بات کہہ کر اسکے نا نا کہنے کے باوجود بھی نعمان نے اسے اٹھا کر ہی دم لیا۔۔۔

لڑکی میک آپ کے نام پر ایک لپ اسٹک تک نہیں ہے تمہارے بیگ میں۔۔۔کہ کہیں سے ہی بندی نو بیاہتا لگے۔۔۔

وہ فریش ہو کر تولیے سے چہرا خشک کرتی واش روم سے نکلی تو وہ بیڈ پر بیٹھا بڑے مصروف سے انداز میں اسکے ہینڈ بیگ کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

صلہ اداسی سے مسکراتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنے بال سلجھانے لگی۔۔۔

کہ کیا بتاتی عرصہ ہوا وہ یہ چونچلے چھوڑ چکی تھی۔۔۔

لیکن خیر میری طرف سے بھی کوئی میک آپ نہیں گیا تھا تمہارے لئے۔۔اور میک آپ تو کیا بری کے نام پر کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔آخر شادی جو اتنی ہنگامی صورت میں ہوئی تھی۔۔۔

لیکن کوئی بات نہیں۔۔۔لنچ کے بعد شاپنگ پر چلیں گے۔۔پھر وہاں سے سب کچھ خرید لیں گے۔۔۔انشااللہ ہم تمہاری بری تو مکمل کر ہی لیں گے۔۔

صلہ بال سلجھا کر انہیں فولڈ کر کے کیچر میں مقید کرتی آنچل اوڑھ کر اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ بھی بیگ کی زپ بند کرتا اٹھ گیا۔۔۔۔

صلہ اسکی باتیں سن کر مسلسل مسکرا رہی تھی۔۔۔

آفس میں کونسا نعمان ہوتا ہے۔۔۔کہیں آپکا جڑواں تو نہیں۔۔۔

وہ اسکے آفس والے روڈ رویے اور سخت لہجے کی جانب اشارہ کرتی گویا ہوئی۔۔۔

بات کرتے وہ کمرے سے نکل گئے تھے۔۔۔

خیر اب میں سب سے فرینک نہیں ہوتا۔۔۔اور اپنے قریبی لوگوں سے روڈ نہیں ہوتا اسنے شان بے نیازی سے کہتے کندھے اچکائے۔۔۔

*****

نعمان صلہ کو لئے سیدھا ڈاکٹر کے کلینک آیا تھا۔۔۔پھر وہاں سے چیک آپ کے بعد اسکی دوائی لے کر وہ وہاں سے سیدھا مال گئے تھے۔۔۔جہاں پر بچوں کو پلے

ایریا سے لے کر انہوں نے لنچ کیا اور پھر نعمان نے بچوں اور صلہ کو ڈھیر ساری شاپنگ کروائی۔۔۔۔یہ سب صلہ کے لئے انوکھا تھا۔۔۔۔اتنی ٹف زندگی میں اسنے کہاں بادصبا کے ان جھونکوں کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔۔

وہ کہے کے مطابق حقیقتاً صلہ کی بری ہی مکمل کر رہا تھا۔۔۔کپڑے جوتے ہینڈ بیگز پرفیوم میک آپ۔۔۔جیولری کیا وہ چیز تھی جو وہ نہیں خرید رہا تھا۔۔۔جبکہ صلہ تو بس حق دق سی اسے ڈھیروڈھیر شاپنگ کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔اور اسنے بس اسی پر اکتفا نہیں کیا تھا۔۔۔بچوں کے کپڑوں اور جوتوں کے بعد اسنے تینوں بچوں کو انکی پسند کے کھلونے اور سٹیشنری دلوائی تھی۔۔۔

بچیاں بہت خوش تھیں۔۔۔صلہ تو بس گم صم سی بچیوں کے چہروں پر کھلتی مسکراہٹ اور خوشی کے رنگ ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

شاپنگ میں کافی وقت لگا تھا اس لئے اب وہ ڈنر کرنے نزدیکی ریسٹورنٹ میں آ گئے تھے۔۔۔۔

نعمان نے فیملی کیبن ریزرو کروایا تھا۔۔۔تینوں بچوں میں دوستی ہو گئی تھی بچے کانٹے چھڑیاں پلیٹ پر بجاتے اپنے آرڈر کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

صلہ خاموشی سے بیٹھی اپنی زندگی کا محاسبہ کر رہی تھی۔۔۔جتنا ریلیکس دن اسنے آج کا گزارا تھا پچھلے چار سالوں میں اتنا ٹینشن فری کوئی دن نا گیا تھا۔۔۔

اسکی روٹین خاصی لگی بندھی تھی۔۔۔ایک کے بعد دوسرا کام۔۔۔اور دوسرے کے بعد تیسرا۔۔۔اور یونہی سائیکل چلتا رہتا تھا۔۔۔اور اب فراغت ہی فراغت تھی۔۔۔ نعمان مسکراتا ہوا بچوں کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔۔۔

دفعتاً آرڈر آیا تو وہ سب سیدھے ہوئے۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد انہیں گھر پہنچتے پہنچتے خاصی دیر ہو گئی تھی۔۔۔

بچے تو اسقدر تھک گئے تھے کے آتے ہی سو گئے۔۔۔ جبکہ صلہ بچوں کے سونے کے بعد ان پر لحاف دے کر سیدھا کچن میں آئی۔۔۔ کچن سارا بکھرا پڑا تھا۔۔۔ صبح کے ناشتے کے برتن بھی یونہی اپنی حرماں نصیبی پر بیٹھے رو رہے تھے۔۔۔ تھک تو وہ خود بھی بہت گئی تھی لیکن گہرا سانس خارج کرتی بازو چڑھا کر سرعت سے شلف سے برتن سمیٹ کر سنک میں رکھنے لگی۔۔۔اسے ویسے بھی عادت تھی تھکاوٹ کے باوجود کام کرنے کی۔۔۔ برتن سنک میں رکھتے ہی اسنے چولہے پر دو کپ چائے بننے کے لئے رکھی اور آنچ ہلکی کرتی برتنوں کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ برتن دھونے کے لئے نل کھولتی کچن میں آہٹ محسوس کر کے وہ بے ساختہ پلٹی۔۔۔

پیچھے کچن کے دروازے میں ماتھے پر شکنوں کا جال لئے نعمان کھڑا تھا۔۔۔وہ تو آتے ہی اپنی میلز چیک کرنے لگا تھا اور صلہ اسے مصروف دیکھ کر ہی کچن میں

چائے بنانے کی نیت سے آئی تھی اور یہاں برتن یوں بکھرے دیکھ وہ انکی جانب متوجہ ہو گئی۔۔۔لیکن وہ شاید کمرے میں اسکی غیر موجودگی محسوس کر کے ہی وہاں آیا تھا۔۔۔

یہ تم کیا کر رہی ہو صلہ۔۔۔طبیعت کچھ بہتر ہو گئی ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کے تم اب رات کے اس پہر ان برتنوں کے ساتھ طبع آزمائی شروع کر دو۔۔۔اسنے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے برتن تھام کر واپس سنک میں رکھے اور اسے بازو سے تھامے باہر لانے لگا۔۔۔

میری بات تو سنیں نعماں۔۔وہ جاتی جاتی احتجاجاً گویا ہوئی۔۔۔رات میں برتن یوں دھونے والے نہیں چھوڑتے۔۔۔میں بس دو منٹوں میں دھولوں گی۔۔۔

صبح میڈ آجائے گی تو آکر سب دیکھ لے گی۔۔۔ابھی تک ایک جز وقتی ملازمہ آتی ہے جو میرے آفس اور مغیث کے سکول جانے کے بعد آکر گھر کے سبھی کام کر جاتی تھی۔۔۔آج سنڈے تھا اور سنڈے ہم باپ بیٹا اکھٹے گھر میں گزارتے ہیں تو اس لئے سنڈے کو اسے بھی چھٹی ہوتی ہے۔۔۔صبح وہ آئے گی تو اس سے اپنے زیر نگرانی سب کروالینا۔۔۔مزید اب ایک کل وقتی ملازمہ کا بھی بندوبست کرواتا ہوں۔۔۔وہ اسکی ایک بھی سنے بنا اسے باہر لاتا بتا رہا تھا۔۔۔

اچھا وہ چائے رکھی ہے چولہے پر وہ تو کپوں میں ڈال لینے دیں۔۔۔

وہ کچن کے دروازے میں زبردستی رکتی ملتجی ہوئی۔۔۔

نعمان نے آنکھیں چندھی کرتے ایک نظر چولہے کی جانب دیکھا پھر واپس صلہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔تم کمرے میں چلو میں لاتا ہوں۔۔۔

آپ۔۔۔آپ لائیں گئے۔۔۔صلہ حیرت سے پوری آنکھیں وا کرتی گویا ہوئی۔۔۔

جبکہ اسکے اس انداز پر وہ کھل کر مسکرا دیا۔۔۔ٹروازر شرٹ میں ملبوس بال ماتھے پر آگے کو گرے پوئے تھے۔۔۔اوپر سے یوں مسکراتا ہوا وہ صلہ کو مسمرائز کر گیا۔۔۔صلہ نے اسے بہت کم مسکراتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے مجھے چائے ڈالنی نہیں آتی۔۔وہ تاسف سے سر نفی میں ہلاتا چائے کپ میں انڈیلنے لگا۔۔۔

چائے کپوں میں انڈیل کر اسنے کپ ٹرے میں رکھے اور ٹرے اٹھائے اسکی جانب بڑھا۔۔۔وہ صلہ کا یوں یک ٹک اپنی جانب دیکھنا نوٹ کر چکا تھا مگر اسے جتلا کر وہ واپس اسے اسکے خول میں سمٹنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا اس لئے بہت نارمل انداز میں اسکے پاس آیا۔۔۔

آپ میری عادتیں بگاڑ رہیں ہیں نعمان۔۔۔مجھے اتنی آسائشوں کی عادت نہیں ہے۔۔بہت ٹف وقت کاٹا ہے میں نے۔۔۔۔وہ اسکے ساتھ کمرے میں آکر بستر پر بیٹھتی بیڈ کراوں سے ٹیک لگا کر لب چباتی افسردہ سی گویا ہوئی۔۔۔

پاس ہی تکیے پر نعمان کا لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا۔۔۔وہ کام کرتا کرتا اسے دھونڈتا شاید ویسے ہی اٹھ کر چلا گیا تھا۔۔۔

اب میں نے شادی تم سے کام کروانے کو تو نہیں کی ناصلہ۔۔۔کمال کرتی ہو تم بھی۔۔۔وہ دوسری طرف سے آکر بیڈ پر بیٹھا تو صلہ نے چائے کی ٹرے اسکی جانب بڑھائی۔۔۔

اب تم چائے پی کر آرام کرو۔۔۔۔۔صبح تم میرے ساتھ آفس جا رہی ہو جہاں میں تمہیں سٹاف سے مسز نعمان کی حیثیت سے متعارف کرواوں گا پھر بے شک واپس آجانا۔۔

چائے کا کپ اپنی طرف کی سائیڈ ٹیبل پر رکھتا وہ واپس لیپ ٹاپ اپنی گود میں رکھ چکا تھا۔۔۔

صلہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔تو کیا میں اب آفس نہیں جاوں گی۔۔۔

آفس ہی تمہارا ہے صلہ۔۔۔جب مرضی سپروزن کرنے چلی آنا۔۔۔اسکی نگاہیں ہنوز لیپ ٹاپ کی سکرین پر تھی۔۔۔

نعمان میں کام کرنا نہیں چھوڑنا چاہتی۔۔۔مجھے اپنا کیریئر بنانا ہے۔۔۔بہت مشکل سے میں یہاں تک پہنچی ہوں۔۔۔مجھے واپس اپنے کمفرٹ زون میں نہیں جانا۔۔۔

پلیز۔۔۔وہ دونوں ہاتھوں میں چائے کا کپ تھامے آنکھیں اس پر مرکوز کئے تھی۔۔۔

نعمان چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

تو تمہیں کس نے کہا کہ اپنا کیریئر مت بناو۔۔۔

اپنا کلینک دوبارہ سے شروع کرو۔۔اپنے گھر اور بچوں کے ساتھ اپنے کلینک کو اپنا سو فیصد دو۔۔۔نو سے پانچ آفس جاب کر کے کیا کرنا ہے تم نے۔۔۔وہ چائے کی چسکیاں لیتا فراغت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

صلہ کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔وہ اسکی بازو تھام کر اسکے کندھے پر سر ٹکاتی طمانیت سے آنکھیں موند گئی۔۔۔

******

گاڑی آفس کی پر شکوہ عمارت کے سامنے آکر رکی تو ڈرائیونگ ڈور کھول کر گرے پینٹ سفید شرٹ اور گرے ہی کوٹ میں ملبوس بال جیل سے سیٹ کئے نعمان باہر نکلا۔۔جبکہ دوسرا دروازہ کھول کر میروں ٹخنوں کو چھوتی دیدہ زیب فراک زیب تن کئے جس پر سلور نقشی کا کام تھا۔۔۔ہلکے پھلکے سے میک آپ اور نفیس سی جیولری پہنے میرون ہی سکارف سے حجاب کئے صلہ باہر نکلی۔۔۔

یہ ساری شاپنگ کل نعمان کی ہی کروائی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں اکھٹے ہی آفس کا دروازہ دھکیلتے اندر داخل ہوئے تو کئی نگاہوں نے حیرت و استعجاب سے انکی جانب دیکھا۔۔۔

نعمان نے ریسپشنسٹ سے کہتے سب کو مرکزی ہال میں اکھٹے ہونے کا کہا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں پورا اسٹاف وہاں اکھٹا تھا۔۔۔

نعمان کے وہاں صلہ کو اپنی بیوی کی حیثیت سے متعارف کروانے پر ہر کوئی حیرت کے سمندر میں دبکیاں کھا رہا تھا۔۔۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے صلہ نے لوگوں کو گرگٹ کی مانند رنگ بدلتے دیکھا۔۔۔کل تک اسکی ذات پر انگلیاں اٹھانے والے لوگ آج آکر اس سے تعظیماً مل رہے تھے۔۔۔اسے عاجزی سے مبارکباد دے رہے تھے۔۔۔۔۔

یہ سب ایک مضبوط سہارے اور محرم کے رشتے کے حوالے سے تھا ورنہ بدنام بھی تو اسی کے ساتھ کی گئی تھی۔۔۔کیسے لوگوں نے آنکھیں پھیریں تھیں۔۔۔اب وہی لوگ خوش آمدوں پر اتر آئے تھے۔۔۔

صلہ کا دل مکدر ہونے لگا تو وہ بڑے حق سے آکر نعمان کے آفس میں بیٹھ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بھی آفس میں چلا آیا تھا۔۔۔

کیاہواطبیعت ٹھیک ہے۔۔۔صلہ دیوار کے ساتھ لگے مخملی صوفے پر سر صوفے کی پشت سے ٹکائے ڈھیلے سے انداز میں بیٹھی تھی جب نعمان ایک نظر اسکی جانب دیکھتااپنی کرسی کی جانب بڑھا۔۔۔

یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ نے پہلی دفعہ مجھے ڈانٹا تھااور اچھی خاصی سنائی تھیں۔۔۔

وہ مسکراہٹ لبوں میں دابے سیدھاہو کر بیٹھتی شرارتی انداز میں گویاہوئی۔۔۔

جی بالکل۔۔۔میں نالائق۔۔کام چوراور غیر ذمہ دارورکرز کوایسے ہی دانٹتا ہوں۔۔وہ اسکی شرارت سمجھتااسی کے انداز میں گویاہواتو حیرت کی شدت سے صلہ کامنہ کھل گیا۔۔۔جبکہ اسکے تاثرات انجوائے کرتاوہ قہقہ لگاتا محظوظ ہوا۔۔۔

میں جارہی ہوں گھر۔۔۔وہ نڑوتھے پن سے گویاہوئی۔۔۔

دومنٹ انتظار کرویار۔۔۔یہ ایک میل کرلوں پھر میں بھی ساتھ چلتاہوں تمہارے مجھے بھی کام ہے۔۔۔وہ تیزی سے لیپ ٹاپ کی کیز پر انگلیاں چلاتاٹائپ کرنے لگا۔۔۔

*****

گاڑی ایک عالی شان عمارت کے سامنے آکر رکی توصلہ بھی نعمان کیساتھ باہر آ نکلی۔۔۔وہ لاپرواہ سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔نعمان وہاں کسی کام سے آیا تھا ایسے میں وہ بلڈنگز اور آفس کے آرکیٹکچر کو بہت غور سے آبزرو کرتی تھی۔۔۔

انشااللہ مستقبل میں وہ بھی اپنا ایک ایسا ہی آفس بنائے گی۔یہ خواہش تب سے اسکے دل میں تھی جب سے اسنے اپنے ڈرائنگ روم کو کلینک بنایا تھا۔۔۔

وہ خاصی پیاری جگہ تھی۔۔۔جسکے دیو ہیکل گلاس ڈور کے بعد سب سے پہلے ریسپشن ڈیسک آتا تھا اس سے تھوڑا سا آگے ویٹنگ ایریا تھا۔۔۔وہاں کا انٹریئر لاجواب تھا۔۔۔ایک طرف روشن کے بعد نا جانے کیا تھا وہ تاحد نگاہ دیکھتے اندازہ نا لگا سکی۔۔۔لیکن دوسری جانب گلاس ڈور کے پار غالباً آنر کا آفس تھا۔۔۔

ساری بلڈنگ اس وقت خالی تھی۔۔۔وہ نعمان کے پیچھے اس آفس میں داخل ہوئی جسکے اندر کا انٹریئر دیکھنے کو وہ کب سے بے تاب تھی۔۔۔

کمرے کا انٹریئر باہر سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔اندر سب کچھ سفید تھا۔۔۔ سفید بے داغ۔۔کمرے کو دیکھتے ہی تازگی کا احساس ہوتا تھا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی جب اچانک اسکی نظر ٹیبل پر پڑی کرسٹل کی نیم پلیٹ پر پڑی۔۔۔

سائیکولوجسٹ صلہ نعمان۔۔۔اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹ پڑیں۔۔۔

نعمان ی۔۔یہ کیا۔۔۔وہ تھوک نگلتی نعمان کو اپنی جانب متوجہ کرتے گویا ہوئی۔۔۔

یہ تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ ہے صلہ۔۔۔مانا کے تھوڑا سا لیٹ ہو گیا ہوں۔۔۔

لیکن میں پوری زندگی اپنی بیوی کے طعنے نہیں سن سکتا تھا کہ میرے شوہر نے مجھے منہ دکھائی کا تحفہ تک نا دیا۔۔۔

وہ کندھے اچکا کر اسکی سربراہی ریوالونگ چیئر کھینچ کر اس پر بیٹھا۔۔۔

جبکہ صلہ پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے چاروں جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا یہ واقعی سچ تھا۔۔۔حسرتیں یوں بھی پوری ہو جایا کرتی تھیں بھلا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا تھا۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے جھرنا بہنے لگا۔۔۔

لڑکی۔۔۔تمہاری آنکھوں میں سمندر رفٹ ہے کیا جو یہ ہر وقت بہتی ہی رہتی ہیں۔۔۔غم ہوں تو بہتی ہیں۔۔۔خوشی ہو تو بہتی ہیں۔۔۔وہ مضنوعی تاسف سے سر نفی میں ہلاتا کہہ رہا تھا۔۔۔مقصد اسے ہلکا پھلکا کرنا تھا۔۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔وہ اس وقت اپنے ہی احساسات سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

ہوا کیا ہے۔۔۔وہ عاجزانہ گویا ہوا۔۔۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝

وہ بہتی آنکھوں سمیت مسکراتی ہوئی آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

مائے گاڈ۔۔۔یہ ایمو شنل لڑکی اسے بھی ایمو شنل کر گئی تھی۔۔۔

وہ سر نفی میں ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

تھینک یو نعمان۔۔تھینک یو ویری مچ۔۔۔آپ میرے لئے میرے اللہ کا انعام ہیں۔۔وہ اسکے قریب آتی بہتی آنکھوں سے اسکے چہرے کا ایک ایک نقش چھوتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

آج تم مجھے بھی رلا کر ہی چھوڑو گئ۔۔۔وہ اپنی نم آنکھیں جھپکتا اسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔

*****

بڑھی شیو اور سرخ پڑتی نگاہوں کیساتھ وہ یک ٹک اپنے سامنے جھولے میں لیٹے اس چھوٹے سے بچے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آنکھوں کے سامنے اسکی پوری زندگی کی فلم چل رہی تھی۔۔۔کیسے صلہ اسکے آگے پیچھے پھرتی تھی۔۔۔اسکے دم سے جیتی تھی۔۔۔اسکی ناراضگی پر پہروں اسکے پیچھے پیچھے پھرتی۔۔۔اسکی سانسیں رکنے لگتی تھیں۔۔جب تک وہ مان نا جاتا تب تک وہ سکون کا سانس نا لیتی۔۔۔

پھر منظر بدلا تھا۔۔۔ جیسے وہ آنے والے وقت کو محسوس کرتی اسکی منتیں کرتی کے وہ اسے چھوڑ نا دے۔۔۔ ورنہ وہ مر جائے گی۔۔۔ وہ سسکتی ہوئی اس سے وعدے لیتی تھی۔۔۔

پھر منظر بدلا۔۔۔ کیسے ٹوٹی تھی وہ اسکی دوسری شادی کا سن کر۔۔۔ اسکا صلہ کو دھتکارنا۔۔۔ طلاق دینا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دم توڑتی زندگی کو دیکھنا یہ سب اسکی روح پر تازیانے لگا رہا تھا۔۔۔

اپنی کی زیادتیاں اب شدت سے یاد آرہی تھیں۔۔۔

اور وقت نے کیسی کروٹ لی تھی وہی صلہ جو کبھی اسکے نام کی مالا جپتی نا تھکتی تھی۔۔۔ وہ اب اسکا نام لے کر راضی نا تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں بالاج کے لئے محبت کے دیپ نہیں بلکہ دھتکار تھی۔۔۔

کیا پایا اسنے زیست کے اس سفر میں۔۔۔ وہ کل بھی تنہا تھا وہ آج بھی تنہا ہی تھا۔۔۔ جس بیٹے کی خواہش نے اسے انسانیت کے درجے سے ہی گرا دیا وہی بیٹا آج قدرت کی جانب سے اسکے چہرے پر تماچا بن کر لگا تھا۔۔۔

وہ سرخ پڑتی آنکھوں کو شدت سے مسلتا بیٹا اٹھا کر ماں کے کمرے میں گیا۔۔۔

تائی بیڈ کراوں سے ٹیک لگائے نڈھال سی بیٹھی تھی۔۔۔جبکہ ثانیہ بھی انکے پاس ہی بستر پر آلتی پالتی مارے بیٹھی تھی دونوں کے درمیان چائے کی ٹرے پڑی تھی۔۔۔

وہ ماں کی جانب بڑھا۔۔۔

یہ لیں ماں۔۔۔آپکو پوتے کی ہی خواہش تھی نا۔۔۔اللہ نے آپکی خواہش پوری کر دی۔۔۔اسنے بیٹا ماں کی گود میں ڈاالا تو ایک آنسو تائی کی آنکھ سے ٹوٹ کر بچے کے چہرے پر گرا۔۔۔۔

میں کل واپس جارہا ہوں ماں۔۔۔اب یہاں میرا کچھ نہیں بچا۔۔۔

وہ سامنے صوفے پر بیٹھا دلبرداشتہ سا گویا ہوا۔۔۔

اور ثانیہ تم۔۔۔تم یہیں رہ لو ماں کے پاس۔۔۔اس بچے کی پرورش کی بھی ذمہ داری اٹھالو۔۔۔میں اسکی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ تمہاری اور تمہارے بچوں کی ذمہ داری بھی اٹھاتا ہوں۔۔۔تم انہیں پڑھاو کسی مقام پر پہنچاو۔۔۔ویسے بھی وسیم بھائی کی موت کے بعد تمہارا تمہارے سسرال میں جو مقام ہے وہ کسی سے دھکا چھپا تو نہیں۔۔میرے خیال سے یہ ڈیل ہم دونوں کے حق میں بہتر ہے۔۔۔بالاج جیسے سب کچھ طے کئے بیٹھا تھا۔۔۔

ماں بس ویران نگاہوں سے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔انہیں تو بیٹیوں کے غم نے ہی مار ڈالا تھا۔۔۔تانیہ تو سمجھوتے کی زندگی جی ہی رہی تھی۔۔۔سوتن اور اسکے بچے سمبھالتی ہوئی لیکن وہ شوہر کا گھر چھوڑنے کو تیار نا تھی۔۔۔کرن کے سسرال والوں نے الگ اسکے ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔۔رہتی کمر چھ ماہ پہلے ثانیہ کے شوہر کے انتقال نے توڑ دی تھی۔۔۔سانیہ کی اپنے سسرال میں کبھی بنی نا تھی اس لئے اب کوئی اسے قبول کر کے راضی نا تھا۔۔۔

بیٹا تم صلہ کے پاس گئے تھے کیا بنا۔۔تائی گہرا سانس بھرتی گویا ہوئیں۔۔۔

میں نے سب کچھ ٹھیک کرنا چاہا تھا ماں۔۔۔اپنے کئے کا مداوا کرنا چاہا تھا۔۔۔مگر میں نے شاید کبھی کچھ ٹھیک کرنا سیکھا ہی نہیں۔۔۔اس لئے ٹھیک کرنے کے چکروں میں مزید خراب کرتا چلا گیا۔۔۔۔

وہ آپکے بیٹے کو دھتکار کر اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہے۔۔وہ بھرائی آواز میں زمین کو گھورتا گویا ہوا۔۔۔

وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے۔۔۔ثانیہ تنفر سے گویا ہوئی۔۔۔مجال ہے جو شوہر کی موت نے بھی اسکی طبیعت پر کوئی اثر ڈالا ہو۔۔۔

وہ ایسا کر چکی ہے۔۔۔بالاج ٹوٹے لہجے میں کہتا اٹھ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ ثانیہ تلملا کر رہ گئی۔۔۔دیکھا تو نے ماں۔۔۔عزت اس لڑکی کو راس ہی نہیں۔۔۔میرا بھائی پاگل بنا پھر رہا ہے اسکے پیچھے اور اسے قدر ہی نہیں۔۔۔ لیکن نہیں۔۔ایسے تو میں بھی نہیں بخشوں گی اسے۔۔۔خون جوش مارتا ہے۔۔۔ ایسی جگہ وار کروں گی نا کہ پوری زندگی بلبلاتی رہے گی۔۔۔یہ لڑکی شاید پچھلی ذلالت بھول گئی ہے۔۔۔وہ خطرناک عزائم لئے تنفر سے گویا ہوئی۔۔۔

جبکہ ماں اسکی باتیں سنی ان سنی کرتی بچے کو بستر پر لٹانے لگیں۔۔۔وہ اس عمر میں خود ہی ثانیہ کی جھگڑالو طبیعت سے عاجز آچکی تھیں۔۔۔

اپنے ہاتھوں ہی لگائے گئے کانٹے اب چبھ رہے تھے تو درد سہتے ہاتھ ہی ساتھ چھوڑنے لگے تھے۔۔۔۔

******

اسنے آہستگی سے اپنی آنکھیں وا کیں تو نظریں سیدھی سیلنگ فین سے ٹکرائیں۔۔۔چھت سفید تھی۔۔۔اسے ارد گرد سے شور اپنے کانوں میں سنائی دیا تو اس نے نظریں گھمائی۔۔۔

پورا کمرا سفید تھا جسے لائٹ پنک اور سفید غباروں اور پھولوں کے بکے سے سجایا گیا تھا۔۔۔

تازے گلابوں کی مہک اسکے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔اسنے بائیں جانب دیکھا جہاں خالہ صوفے پر بیٹھیں تھیں پاس ہی صلہ بھی موجود تھیں۔۔۔خالہ کی گود میں ایک ننھا سا وجود تھا جس پر خالہ اور صلہ جھکیں مسکرا کر تبادلہ خیال کر رہی تھیں۔۔۔۔ بچے بھی پر جوش سے ننھے مہمان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔اس ننھے سے وجود کو دیکھتے بے ساختہ عفرا کی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔۔

وہ غالباً ہسپتال کا وی آئی پی پرائیویٹ روم تھا۔۔۔دفعتاً دوسری طرف نعمان سے بات کرتے امان کی نظر عفرا پر پڑی تو وہ سرعت سے اٹھ کر اسکی جانب بڑھا۔۔۔ بے ساختہ اسے کچھ وقت پہلے کے لمحات یاد آئے جب وہ لوگ عفرا کی طبیعت خراب ہونے پر اسے ہسپتال لائے تھے اور تب سے ہی وہ ماں کے ساتھ آپریشن تھیٹر سے باہر بے چین سا بیٹھا تھا۔۔۔کچھ ہی دیر بعد ڈاکٹر نے باہر نکل کر انہیں خوشخبری سنائی۔۔۔

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔۔۔۔ماں اور بیٹا دونوں ٹھیک ہیں۔۔۔کچھ دیر تک ماں کو بھی کمرے میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔

یہ خبر سنتے ہی خالہ کے تو آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔جبکہ امان۔۔۔اسکی کیفیت بھی ماں سے کچھ مختلف نا تھی۔۔۔وہ تو الٹے قدموں وہیں سے ہسپتال سے ملحقہ چھوٹی سی مسجد میں گیا تھا اور وہیں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوا۔۔۔۔

وہاں شکرانے کے نوافل ادا کر کے گڑگڑا کر اپنے رب کے حضور بچے اور ماں کی صحت و تندرستی اور ایمان والی لمبی حیاتی کی دعا کر کے وہ واپس ماں کے پاس آیا۔۔۔ ماں بچے کو سینے سے لگائے خود کو سکون فراہم کر رہی تھی۔۔۔۔اسنے مسکرا کر ماں کی گود سے بچہ لیا۔۔۔

یہ احساس ہی بہت خوبصورت تھا۔۔۔بے ساختہ اسنے روئی کے ننھے گالے کی مانند اس ننھے وجود کے ماتھے پر بوسہ لیا اور وہیں ہسپتال کے کمرے میں بیٹھے ہی اسکے کان میں اذان دی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں صلہ نعمان اور بچے بھی مٹھائی اور پھولوں سے لڈے پھندے وہاں موجود تھے۔۔۔

عفرا کے کمرے میں آنے سے پہلے پہلے کمرے میں یہ ساری ارینجمنٹس صلہ نے نعمان اور امان کی مدد سے کی تھیں۔۔۔

بچوں نے بھی ان سب میں انکا خوب خوب ساتھ دیا تھا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو عفرا۔۔۔کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔۔وہ نقاہت زدہ سی لیٹی عفرا پر جھکا محبت سے اسکے بال سنوارتا گویا ہوا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔

ہمارا بے بی۔۔۔مجھے دیکھنا ہے۔۔۔وہ آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔صلہ بھی اسے ہوش میں آتا دیکھ اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

امان نے اسکے بیڈ کا ہینڈل گھماتے بیڈ سر کی سائیڈ سے اونچا کیا۔۔۔خالہ بھی مسکراتے ہوئے بچہ لے کر اسکے پاس آئیں۔۔۔

خالہ نے محبت سے بچہ اسکی گود میں لٹاتے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔آپ سب ایک ساتھ ہوں میں نے فوٹوز بنانی ہیں۔۔۔

صلہ نے موبائل اٹھاتے امان اور خالہ کو عفرا کے ساتھ کیا اور ان چاروں کی کئی ایک تصویریں موبائل کے کیمرہ میں نظر بند کیں۔۔۔

*****

عفرا کو اگلے دن ہسپتال سے ڈسچارج ملنا تھا۔۔۔پے در پے لگتی ڈرپس اور دوائیوں کے زیر اثر وہ نیم غنودگی میں تھی۔۔۔سب ہنوز اسی کمرے میں موجود تھے۔۔۔

اس ننھے شہزادے کو چھوڑ کر جانے کا کسی کا بھی دل نا تھا۔۔۔خوش گپیوں کا دور چلا نکلا تھا۔۔۔عفرا سوئی جاگی کیفیت میں تھی۔۔۔کبھی انکے قہقہوں کی آواز پر آنکھیں کھولتی مسکرا کر انکی جانب متوجہ ہو جاتی تو کبھی پھر سے غنودگی میں چلی جاتی۔۔۔۔

بچے اشتیاق سے اس ننھے شہزادے کے جھولے کے گرد بیٹھے تھے۔۔۔

دفعتاً نینا مغیث کو دیکھتی گویا ہوئی۔۔۔

مغیث بھائی کینٹین چلیں۔۔۔

بھائی نہیں ہوں میں تمہارا۔۔۔وہ ماتھے پر بل لئے اسکی جانب دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

جبکہ نینا اسکا یہ دھوپ چھاوں سا روپ دیکھتی منہ بسور کر بیٹھ گئ۔۔۔

کبھی وہ اتنا اچھا بن جاتا کے عینا سے زیادہ اسکی پرواہ کرتا تو کبھی لمحوں میں اتنا روڈ ہو جاتا۔۔۔

او میگ برو کو برا لگا۔۔۔عینا نینا کو دیکھتی منہ ٹیڑھا کر کے گویا ہوئی۔۔۔عینا اسکے ٹاکرے کی تھی اس لئے وہ اس سے زیادہ بحث نا کرتا تھا۔۔۔جبکہ وہ کئ بار نینا سے کہہ بھی چکی تھی کہ وہ مغیث کی باتوں پر چڑ کر چپ کر جاتی ہے اسی لئے وہ اسے چڑاتا ہے۔۔۔

مغیث ایک نظر اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

چلو نینو کینٹین چلتے ہیں اسے نہیں لے کر جائیں گے۔۔۔وہ مسکراتا ہوا نینا کا ناک دبا کر اسکا ہاتھ کھینچ کر دروازے کی جانب بھاگا۔۔۔

اوے مجھے بھی لے کر جاو۔۔۔عینا بھی دہائی دیتی انکے پیچھے بھاگی۔۔۔

صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھی صلہ بچوں کو یوں آپس میں ہستا مسکراتا دیکھ خوش تھی۔۔۔

مغیث ایک بہت ہی سمجھدار بچہ تھا جو صلہ اور بچیوں کے ساتھ بہت جلد ایڈجسٹ کر گیا تھا۔۔۔بس نینا کو کبھی کبھار چڑانا اپنا فرض سمجھتا تھا۔۔۔

*****

بارہ سال بعد۔۔۔۔

صلح حسب معمول صبح صبح ہی اٹھ چکی تھی۔۔۔۔

آج سنڈے تھا تو سب لیٹ ہی اٹھنے والے تھے۔۔۔۔کل شام ہی مغیث نے اپنا پہلا پڑاجیکٹ کامیابی کے ساتھ مکمل کیا تھا۔۔۔پورے چھے ماہ بعد کہیں جا کر اسنے مغیث کو رات پر سکون ہو کر سوتے دیکھا تھا۔۔۔ورنہ وہ اس پڑاجیکٹ کے پیچھے دن رات۔۔۔کھانا پینا۔۔۔سونا جاگنا۔۔۔حتی کہ خود تک کو بھی فراموش کر چکا تھا۔۔۔

چھ ماہ پہلے نعمان نے اسے خود کو ثابت کرنے کے لئے ایک چیلنج دیا تھا جسے وہ کچھ زیادہ ہی سیریس لے گیا تھا۔۔۔اور لیتا بھی کیوں نا۔۔۔آخر اسکی زندگی کا فیصلہ ہی اس پڑاجیکٹ سے مشروط کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

صلہ صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں مونڈے لیٹی تھی جب وہ اپنی گود میں ایک لمس محسوس کرتی مسکراتی ہوئی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

ناجانے وہ کس وقت اسکے پاس آ کر بیٹھا تھا۔۔۔نیچے زمین پر بچھے مخملی کارپٹ پر بیٹھا مغیث سر اسکی گود میں رکھے آنکھیں مونڈے ہوئے تھا۔۔۔

ٹریک سوٹ میں ملبوس بال ماتھے پر بکھرے تھے ہلکی بڑھی شیو میں وہ اسے بہت پیارا لگا۔۔۔دل نے بے ساختہ ماشااللہ کہا۔۔۔غالبا وہ ابھی واک سے ہی واپس آیا تھا۔۔۔

ارے بیٹا اتنی جلدی اٹھ گئے مجھے لگا آج دیر سے اٹھو گئے۔۔۔وہ مسکرا کر کہتی اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگیں۔۔۔

ارے مام ابھی آپکے ظالم شوہر نے میری قسمت کا فیصلہ نہیں کیا۔۔۔ویسے راز کی بات ہے مام۔۔۔آپکے شوہر نامدار اتنے کھڑوس کیوں ہیں۔۔۔وہ اسکی گود سے سر اٹھاتا اسے دیکھتا رازدرانہ گویا ہوا۔۔۔

شیطان۔۔۔صلہ اسکے کندھے پر چپت رسید کرتی کھلکھلا کر ہس دی۔۔۔

یہاں کس کی غیبتیں ہو رہی ہیں۔۔۔دفعتاً نعمان ٹریک سوٹ میں ملبوس نیوز پیپر تھامے آکر صوفے پر بیٹھا۔۔۔

آپکے ہوتے ہم ماں بیٹا بھلا کس کی غیبتیں کر سکتے ہیں۔۔۔ظاہر ہے آپکی ہی۔۔۔

وہ صوفے کی سیٹ پر کہنی ٹکائے رخ باپ کی جانب کرتا گویا ہوا۔۔۔

نعمان نے نیوز پیپر کھولتے اسے گھورا۔۔۔۔

بس کریں نعماں۔۔۔خبردار جو میرے بیٹے کو یوں گھورا تو۔۔۔صلہ ان دونوں کو دیکھتی مسلسل مسکرا رہی تھی۔۔۔

لو یو مام۔۔۔بس ایک آپ ہی تو میری ہیں۔۔۔ورنہ لوگوں کو کہاں میری پرواہ۔۔۔وہ چہرا صلہ کی جانب موڑتا فلائنگ کس کرتا گویا ہوا۔۔۔

جبکہ نعمان سر نفی میں ہلاتا واپس اخبار کھولنے لگا۔۔۔

بابا کیا آپ آج فری ہیں مجھے آپکی ہیلپ چاہیے ایک اسائمنٹ بنانے میں۔۔۔دفعتا شارٹ شرٹ اور کیپری میں ملبوس آنچل سینے پر پھیلائے اونچی پونی کئے نینا باپ کے پاس آکر بیٹھتی۔۔۔

ارے اپنی پرنسس کے لئے تو میرے پاس وقت ہی وقت ہے آپ کسی بھی وقت اسائمنٹ لے آئیں۔۔۔وہ نینا کو دیکھتا نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

تھینک یو پاپا پھر۔۔۔

اوووو۔۔۔نینو بے بی کو ہیلپ چاہیے۔۔۔حسب عادت مغیث اسکی بات میں ٹانگ اڑا چکا تھا۔۔۔

مغیث بھائی۔۔۔اسنے غصے سے انگلی اٹھاتے اسکی جانب دیکھا جب وہ بھی انگلی اٹھاتا سرعت سے اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

بھائی نہیں ہوں تمہارا اوکے۔۔۔۔۔

آپ ہو ہی نہیں عزت کے لائق۔۔۔۔۔وہ پاوں پٹختی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔بابا آپکا اور اپنا ناشتہ میں خود بنانے جا رہی ہوں۔۔۔آپ چیک کر کے بتانا کیسا بنا

ہے۔۔۔ فضول لوگ اپنا بندوبست خود کریں۔۔۔وہ باپ سے کہتی اسے ایک گھوری سے نوازتی کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

مغیث خود کو فضول لوگ بلائے جانے پر کھلکھلا کر مسکرادیا۔۔۔وہ صرف اپنے باپ کے اپرووال کا منتظر تھا۔۔۔پھر بات کھلنے پر وہ نینو کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا جسکے نین حیرت کے وقت مزید بڑے ہو جاتے تھے۔۔۔جبکہ صلہ بھی انکی نوک جھونک انجوائے کرتی مسکراہٹ چھپانے کو چہرا چھپا گئ۔۔۔

نینا میرے لئے بھی بنالینا پلیز۔۔۔دفعتا کھلی سی شرٹ اور ٹراوز میں آنچل کندھے پر ٹکائے لیئر زمیں کٹے بال ایک کندھے پر ڈالے عینا دھپ سے آکر باپ کے پاس بیٹھی۔۔۔

کیوں تمہارے ہاتھوں کو مہندی لگی ہے کیا۔۔۔ کبھی تم بھی کچھ کرلیا کرو۔۔۔جاو جاکر بہن کی مدد کرو ناشتہ بنانے میں۔۔۔صلہ نے اسے غصے سے دیکھتے آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔

بابا۔۔۔جبکہ وہ ماں کے ہاتھوں ہوئی حوصلہ افزائی پر منہ بناتی باپ سے شکوہ کناں ہوئی۔۔۔

صلہ۔۔۔خبردار جو میری شہزادی کو ڈانتا تو۔۔۔

ہاں جی بس آپ ہی کی شہہ کا نتیجہ ہے۔۔۔۔

اور چڑھائیں سر پر۔۔۔صلہ چڑ کر کہتی عینا کو خونخوار نگاہوں سے دیکھتی اٹھ کر عینا کے پیچھے کچن میں گئ۔۔۔

لڑکی زرا ہاتھ پاوں چلا لیا کرو تم بھی ورنہ زنگ لگ جائے گا۔۔۔اور اگلے گھر جا کر ناک کٹواو گی ہماری کے ہمیں زنگ آلود لڑکی دی ہے۔۔۔مغیث مسکراہٹ ہونٹوں میں دابتا سنجیدہ صورت بنائے روبدار آواز میں گویا ہوا۔۔۔

عینا نے اسے دیکھ دانت پیستے پاس پڑا کشن رکھ کر اسے دے مارا۔۔جسے وہ کمال مہارت سے کیچ کرتا اپنے پیچھے صوفے پر پھینک چکا تھا

اس سے پہلے کے وہ جنگلی بلی بنی اس پر جھپٹتی مغیث اسکے ارادے سمجھتا قہقہ لگاتا سرپٹ وہاں سے بھاگا۔۔۔

******

باباااا۔۔۔بابا میرا رزلٹ آگیا۔۔۔یہ دیکھیں۔۔۔۔۔۔نو سالہ میرب بھاگتی ہوئی لاونج کا دروازہ وا کرتی اندر داخل ہوئی اور سامنے صوفے پر بیٹھے کسی سے فون ہر بات کرتے باپ کے پاس آئی۔۔۔

امان نے فون پر الوداعی کلمات کہتے فون میز پر رکھا اور چمکتی نگاہوں سے سامنے کھڑی بیٹی کا دمکتا چہرا دیکھا جسکے چہرے کی خوشی سے ہی اسکے رزلٹ کا پتہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔

اس میں دکھانے والی کونسی بات ہے ہمیں پتہ ہے تمہارے رزلٹ کا۔۔۔ہر بار ایک ہی رزلٹ۔۔۔بابا میں نے ٹاپ کیا۔۔۔کبھی فیل ہو کر دکھاو تو مانے۔۔۔

آواز پر میرب اچھنبے سے پیچھے پلٹی۔۔۔ایکسائٹمنٹ میں وہ آگے پیچھے دیکھنا ہی بھول گئی تھی۔۔۔

اس سے کچھ فاصلے پر بارہ سالہ مائیز جینز اور چیک شرٹ میں ملبوس کارپٹ پر بیٹھا سامنے موجود گلاس ٹیبل پر جھکا جرنل پر کچھ لکھ رہا تھا جبکہ پاس ہی لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا جس سے دیکھ دیکھ کر وہ کچھ نوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ سے یہ ہی امید تھی بھیا۔۔۔۔اسنے منہ بسورا۔۔۔

مائیززززز۔۔۔امان نے بیٹی کا اترا چہرا دیکھ اسے تنبیہ کی۔۔۔جبکہ وہ ان دونوں کو دیکھتا باری باری ہاتھ دونوں کانوں کو لگا کر واپس اپنے کام پر جھک گیا۔۔

لاو دکھاو اپنا رزلٹ پرنسس۔۔۔وہ محبت پاش نگاہوں سے اسے دیکھتا اسکے پھولے پھولے گال سہلاتا گویا ہوا۔۔۔۔

میرب نے چہک کر رزلٹ اسکی جانب بڑھایا۔۔۔

ماشااللہ۔۔۔۔بابا کی جان بابا کو آپ سے یہ ہی امید تھی۔۔۔بابا کا مان ہو آپ۔۔۔

امان اسکا کندھا تھپتھپاتا اسکے ماتھے کا بوسہ لے کر پرجوش آواز میں گویا ہوتا اسکا سیروں خون بڑھا گیا۔۔۔

لویو بابا۔۔۔باپ کے التفات پر وہ باپ کے گلے میں بازو حائل کرتی اٹھلا کر بولی۔۔۔

اب میرا گفٹ۔۔۔۔۔اسنے آنکھیں پٹپٹائی۔۔۔

اللہ معاف کرے۔۔۔دھکو سلے دیکھیں اسکے۔۔۔مائیز نے ایک نظر جرنل سے اٹھا کر توبہ توبہ کرنے کے انداز میں سر نفی میں ہلایا۔۔۔

میرب نے اسکے گھورا پھر سرعت سے باپ کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

جی میری شہزادی بتائیں آپکو کیا چاہیے۔۔

اس دفعہ ویکیشن پر مجھے سویزلینڈ جانا ہے بابا۔۔۔میری دوست بتا رہی تھی وہاں بہت خوبصور۔۔۔

سویزلینڈ کپلز ہنی مون کے لئے جاتے ہیں تم جا کر کیا کرو گی۔۔۔

مائیز اسکی بات کاٹتا مصروف سے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

اوہ خدا نام ہے مائیز کچھ سوچ سمجھ کر بولا کرو۔۔۔امان اسکی بات پر عاجز آتا اسکے سامنے ہاتھ جوڑ کر گویا ہوا۔۔۔

کیا ہوا بابا میں نے سرچ کی تھی اس پر تبھی مجھے پتہ چلا کے ایک سروے کے مطابق۔۔

اچھا بس بس ابھی کے لئے جو کر رہے ہو وہ کرو۔۔۔امان سرعت سے گویا ہوا۔۔۔

مائیزایک کوئیک لرنر بچہ تھا۔۔۔مزیدماں باپ کی توجہ اور بروقت گائیڈ نیس نے اسکی اس صلاحیت کو بہت پالش کیا تھا یہ ہی وجہ تھی کے وہ ہر بات میں اپنی رائے دیناضروری سمجھتا۔۔۔ بعض دفعہ تو امان تک اسکی باتوں پر سر تھام کر رہ جاتا۔۔۔

کچن سے نکلتی عفرا باپ بیٹے کو یوں دیکھ اپنا قہقہ ناضبط کر پائی۔۔۔

بلاشبہ امان ایک بہت بہترین باپ ثابت ہوا تھا۔۔۔مائیز اس گھر میں آنے والا پہلا بچہ تھا اس لئے اسنے سب کی خوب خوب توجہ سمیٹی تھی۔۔۔ عفرا تو دن رات اس پر جان چھڑکتی ہی تھی۔۔۔پر رات میں اگر وہ اٹھ جاتا تو امان اسے ساری ساری رات سٹڈی میں اپنے پاس رکھتا کہ عفرا کی نیند میں خلل نا پڑے۔۔۔پہلے دن سے لے کر اب تک بچوں کی تربیت میں اسکا رول عفرا سے بھی زیادہ رہا تھا۔۔۔

وہ انکا باپ کم دوست زیادہ تھا۔۔۔انکے ساتھ بھرپور وقت گزارتا۔۔۔انکی سٹڈی میں مدد کرتا۔۔۔اور ویک اینڈ تو تھا ہی اسکا بچوں کے لئے۔۔۔۔

دونوں بچے ہی اسے بہت عزیز تھے۔ لیکن میرب میں تو اسکی جان تھی۔۔۔

بابا میں یہ داد و کود کھا کر آتی ہوں۔۔۔میرب رزلٹ کارڈ لے کر دادی کے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔

دادو کو بھی باہر لے آو میرب میں چائے لا رہی ہوں۔۔۔وہ فرنچ فرائز کی پلیٹ میز پر رکھتی میرب کو اونچی آواز میں کہنے لگی جو بھاگ کر دادی کے کمرے کی جانب جا رہی تھی۔۔۔

بابا علی بھائی سے کہہ کر میرا بھی کوڈنگ کا یوٹیوب چینل بنوا دیں۔۔۔مائیز نے پنسل بند کر کے جرنل میں رکھی اور خود سیدھا ہو کر گردن دائیں بائیں گھمائی۔۔۔ آپکا کوڈنگ کا کورس مکمل ہو گیا بیٹا۔۔۔عفرا نے اسکے پاس ہی صوفے پر بیٹھتے محبت سے اسکے بال سنوارے۔۔۔۔

جی ماما تقریباً باقی ساتھ کے ساتھ سیکھتا جاوں گا۔۔۔وہ ماں کو دیکھتا مسکرایا۔۔۔ لاو مجھے دکھاو کہاں تک پہنچے۔۔۔امان کے کہنے پر اسنے اپنا جرنل اٹھا کر اسکی جانب بڑھایا۔۔۔

چلو اللہ کامیاب کرے میرے بیٹے کو۔۔۔عفرا نے اسے دعائیں دیتے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

******

رات کی رانی چہار سو اپنے پنکھ پھیلائے تھی۔۔۔کمرے کی کھڑکی کھلی تھی جہاں سے چاند کی روشنی چھن چھن کر اندر آ رہی تھی۔۔۔۔ایسے میں عینا گم صم سی نائٹ ڈریس میں ملبوس شال کندھون کے گرد لپیٹے گم صم سی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی

۔۔۔کھلے بال باہر سے آتی ٹھنڈی ہواوں کے سنگ اڑ رہے تھے۔۔۔اور سوچوں کا مرکز کہیں دور ہی بھٹک رہا تھا۔۔۔

یکدم ہی اسکے گرد دھند کے مرغولے چھانے لگے اور وہ کہیں بہت پیچھے جانے لگی

کچھ مہینہ ڈیڑھ مہینہ پیچھے یونیورسٹی کے گراونڈ میں۔۔۔

وہ عبایہ میں ملبوس سر پر حجاب کئے یونیورسٹی کے گراونڈ میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔اسے یونیورسٹی میں آئے ہفتہ بھر ہو گیا تھا۔۔۔اور یہ بھی صلہ کی ہی تربیت تھی کے گھر میں چاہیے جیسے بھی رہو باہر عبایہ میں ہی جانا ہے۔۔۔۔آج موسم کافی خوبصورت تھا اس لئے زیادہ تر سٹوڈینٹس گراونڈ میں ہی تھے۔۔۔نینا کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے وہ بھی آج یونیورسٹی نہیں ائی تھی۔۔۔

دفعتا اسے اپنے پیچھے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔

وہ چونک کر پلٹی۔۔۔وہ صاف رنگت اور کھڑے نقوش والا ایک جازب نظر شخص تھا جو جینز پر لیڈر کی جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔عینا معتجب ہوئی۔۔۔۔

آپ عینا بالاج ہیں نا۔۔۔وہ شخص شاید کنفرم کر رہا تھا۔۔۔

عینا الجھی۔۔۔نہیں میں عینا نعمان ہوں۔۔۔

نہیں آپ عینا بالاج میں۔۔۔ بالاج ماموں کی بیٹی۔۔۔اور میں آپکا کزن ہوں حارث آپکی ثانیہ پھوپھو کا بیٹا۔۔۔اور

ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔آپ کیا اول فول بولے جا رہے ہیں۔۔۔ کہا نا میں عینا نعمان ہوں اور میری کوئی پھوپھو نہیں۔۔۔عینا مسلسل اسے بولتا دیکھ غصے سے گویا ہوئی۔۔

اسے غصے میں دیکھ حارث ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

آپ ایسے نہیں مانیں گی۔۔۔میں کل اپنی امی کو لاوں گا۔۔۔وہ آپکو ثبوت دکھائیں گی تو شاید آپکو یقین آجائے کے آپ عینا نعمان نہیں بلکہ عینا بالاج ہیں۔۔۔آپ کل اسی وقت پچھلے گراونڈ میں مجھے ملنا۔۔۔وہ لڑکا اداسی سے کہتا وہاں سے غائب ہو گیا۔۔۔۔۔جبکہ عینا اچھا خاصا الجھ کر رہ گئی تھی۔۔

لیکن چاہ کر بھی وہ یہ بات کسی سے شیئر نا کر پائی تھی۔۔ حتی کے نینا سے بھی نہیں۔۔۔کیونکہ وہ جس قدر کمزور دل تھی یقیناً اسے کبھی اس عورت سے ملنے نا دیتی۔۔کیونکہ بقول عینا وہ بہت وہم پال لیتی تھی۔۔۔۔اور ماں سے بات کر کے وہ انہیں پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

لیکن اگلے دن وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر مطلوبہ گراونڈ میں موجود تھی۔۔۔

جہاں آج کل والے لڑکے کے ساتھ ایک فربہہ مائل خاتوں بھی تھی جو شاید بقول اس لڑکے کے اسکی پھوپھو تھی۔۔۔

وہ عورت بہت چاہت سے والہانہ انداز میں اس سے ملی۔۔۔اسے دیکھتے ہوئے وہ عورت مسلسل رو رہی تھی۔۔۔پھر اس عورت نے اسے جو کہانی سنائی وہ اسے زلزلوں کی زد میں دے گئی تھی۔۔بقول اس عورت کے اسکے باپ اور ماں کی لو میرج تھی۔۔۔ایک زمانے سے ٹکر لے کر دونوں نے شادی کی تھی۔۔۔۔دونوں بہت خوش رہتے تھے لیکن پھر کسی گھریلو مسلے کو لے کر اسکے ماں اور باپ میں جھگڑا ہوا تو اسکی ماں نے غصے میں اسکے باپ سے علیحدگی اختیار کر لی۔۔۔

اسکا باپ بہت رویا تڑپا گڑگڑایا لیکن اسکی ماں نے اسکی ایک نا سنی اور بیٹیاں لے کر نعمان کے ساتھ شادی کر کے اپنا گھر بسا گئی۔۔۔جبکہ اسکا باپ دلبرداشتہ ہو کر یہ ملک ہی چھوڑ گیا کیونکہ وہ بیٹیوں سے بہت محبت کرتا تھا اور صلہ نے اسے بچیوں سے ملنے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔

عینا کو ان میں سے کسی بات پر بھی یقین نا تھا۔۔مگر پھر اس عورت نے اسے صلہ اور بالاج کی شادی کی اور ان دونوں بہنوں کی بچپن کی اپنے ماں اور باپ کے ساتھ تصویریں دکھائیں تو وہ جیسے برف کے مجسمے کی مانند ساکت و جامد رہ گئی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔ایک دفعہ دل چاہتا کے ماں کو کٹہرے میں کھڑے کر کے پوچھے تو ضرور کے کیوں اسے اسکے باپ سے جدا کیا۔۔۔لیکن پھر دل کا ایک کونہ ماں کے حق میں گواہی دیتا تو وہ خاموش ہو جاتی۔۔۔لیکن اس بیچ ہوا یہ تھا کہ وہ حارث سے بہت فرینک ہو گئی تھی۔۔۔دن رات اس سے باتیں کرتی اس سے اپنے باپ کے متعلق پوچھتی۔۔۔

اور اب اسنے ہی کل اسے یونیورسٹی میں بتایا تھا کہ صبح اسکے بابا پاکستان آنے والے ہیں۔۔۔وہ اسے گھر پر ان سے ملنے کے لئے بلانے پر بضد تھا۔۔۔اور وہ ہنوز شش و پنج میں مبتلا تھی کے کیا اسے وہاں جانا چاہیے یا نہیں۔۔۔لیکن باپ سے ملنے کا ایک فطری تجسس اس میں سر ابھار رہا تھا۔۔۔

دفعتا اسکے موبائل کی بیل بجی تو وہ اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔میسج حارث کا ہی تھا۔۔۔وہ موبائل لئے لحاف میں گھس گئی۔۔۔اسے کسی بھی طرح صبح اسکے ساتھ اپنے باپ سے ملنے جانا تھا۔۔۔۔

******

مام آپ فری ہیں کیا۔۔۔

مغیث دروازہ ناک کر کے اسے آہستگی سے کھولتا سر اندر کر کے گویا ہوا۔۔۔

صلہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ہاتھوں پر مساج کر رہی تھی۔۔۔اسنے مسکرا کر آئینے میں سے اسکا عکس دیکھا۔۔۔۔

ارے آو میرے شیر۔۔۔آپکو اجازت طلب کرنے کی ضرورت کب سے پیش آنے لگی بھلا۔۔۔۔

صلہ کے مسکرا کر کہنے پر اسنے تادیبی نگاہوں سے کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔نعمان کمرے میں نہیں تھا۔۔۔وہ شکر کا سانس خارج کرتا ماں کے سامنے آ کر ڈریسنگ ٹیبل کے کنارے ٹک گیا۔۔۔ایسے کے ہاتھ دائیں بائیں ٹکے تھے جبکہ پاوں قینچی کی صورت بنائے وہ ملتجی صورت بنائے ہوئے تھا۔۔۔

اب کیا ہوا میرے شیر کو۔۔۔صلہ کو اسے دیکھتے ہسی آئی جو نیلی جینز پر براون جیکٹ پہنے تھا۔۔۔بال حسب عادت ماتھے پر بکھرے تھے۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے مام کہ مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔آپ بابا سے میری شفارش کیوں نہیں کرتیں۔۔۔کیا آپکو میں ابھی بھی اسکے قابل نہیں لگتا۔۔۔۔وہ نڑوٹھے پن سے گویا ہوا۔۔۔

مجھے میرے بیٹے کی قابلیت پر کل بھی بھروسہ تھا اور آج اس سے بھی زیادہ ہے۔۔۔آنے دو تمہارے بابا کو آج میں خود بات کروں گی ان سے۔۔۔وہ مغیث

کے روشن چہرے کو دیکھتی مسکرائی۔۔۔اسے ہوری جزئیات سے چھ ماہ پہلے کا دن یاد آیا جب وہ تینوں یہیں اسی کمرے میں موجود تھے۔۔۔

نعمان بیڈ پر بیٹھا کوئی فائل دیکھتا چائے پی رہا تھا۔۔۔جبکہ صلہ اور مغیث صوفے پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔۔۔شام کا وقت تھا۔۔عینا اور نینا اپنی کسی دوست کی سالگرہ میں گئی تھیں۔۔۔انہیں مغیث ہی ڈراپ کر کے آیا تھا اور اب کچھ دیر بعد اسے ہی انہیں لینے جانا تھا۔۔۔

صلہ عاصف نے اپنے بیٹے احمر کے لئے عینا کے بارے میں اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے۔۔۔تم کیا کہتی ہو اس بارے میں۔۔۔اچانک یاد آنے پر نعمان فائل بند کرتا صلہ سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

عاصف نعمان کا فیملی فرینڈ تھا۔۔۔دونوں فیملیز کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا بھی تھا اور آپس میں کافی گہری علیک سلیک بھی تھی۔۔۔احمر سے صلہ بھی واقف تھی وہ پڑھا لکھا خاصا مہذب لڑکا تھا اور اب باپ کا بزنس سمبھال رہا تھا۔۔۔

احمر لڑکا تو اچھا ہے۔۔۔فیملی بھی ٹھیک ہے پھر آپ نے کیا کہا ان سے۔۔۔صلہ پر سوچ سی گویا ہوئی۔۔۔

کچھ نہیں انتظار میں ہیں وہ لوگ ہماری طرف سے گرین سگنل ملے تو وہ لوگ باقاعدہ رشتہ لے کر آئیں۔۔۔

وہ اب دوبارہ فائل کھول چکا تھا۔۔۔

پھر آپ۔۔۔

ایک منٹ۔۔ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔یہ یہاں چھوٹوں کے رشتے فائنل ہونے لگ گئے بھئ۔۔۔ بڑا میں ہوں۔۔۔پہلے میری بات فائنل ہو گی پھر عینا کی باری آئے گی۔۔۔۔آپ لوگ میرے ساتھ یوں ناانصافی نہیں کر سکتے

مغیث اپنا کپ میز پر رکھتا حیرت سے باری باری ماں اور باپ کا چہرا دیکھتا دہائی دیتا گویا ہوا۔۔۔ جبکہ صلہ اور نعمان دونوں نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

مغیث۔۔۔بیٹا کیا آپ کسی میں انٹرسٹڈ ہو۔۔۔صلہ معتجب سی گویا ہوئی۔۔۔

جی مام۔۔۔پلیز میری بھی بات فائنل کروادیں نا پلیز مام۔۔۔پلیز۔۔۔وہ جھٹ صوفے سے اترتا ماں کے پاس دوزانو بیٹھتا اسکے دونوں ہاتھ تھام کر ملتجی ہوا۔۔۔

کون ہے وہ بیٹا۔۔۔بتاو مجھے۔۔۔میں صبح ہی اپنے بیٹے کا رشتہ کے کر جاوں گی۔۔۔

آخر کو میرا شیر میرا شہزادہ کسی سے کم تھوڑی ہے۔۔۔لاکھوں میں ایک ہے۔۔۔

صلہ نے خوبصورت مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اسکے بال سنوارے۔۔۔۔

ماما جانا نہیں ہے کہیں۔۔۔وہ ہونٹ چباتا شش و پنج میں مبتلا تھا کہ کیسے بات کرے۔۔۔

پھر۔۔۔صلہ کی حیرت بڑھی۔۔۔

مام۔۔۔آپکا بیٹا ہوں نا۔۔۔

کوئی شک۔۔۔وہ مسکائی۔۔

تو پھر اب داماد بھی بنالیں۔۔۔وہ بے بسی سے گویا ہوا۔۔۔۔

کیاااا۔۔۔صلہ کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔یہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ایسا ہی ایک جھٹکا نعمان کو بھی لگا تھا۔۔۔

مطلب۔۔۔میرا مطلب ہے کون۔۔۔آپ کس کی بات کر رہے ہو۔۔۔وہ خود تو کنفوز تھا ہی اسنے صلہ کو بھی کنفوز کر دیا تھا۔۔۔

مطلب مام۔۔۔نینو بہن نہیں ہے میری تووووو۔۔۔۔وہ بے چینی بھری بے بسی سے کہتا بات ادھوری چھوڑ کر ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

مطلب اپنی۔۔۔نینا۔۔۔۔صلہ کو خوشگوار حیرت نے آگھیرا۔۔۔جیسے ابھی بھی اسکی بات سمجھ نا پا رہی ہو۔۔۔ایسا تو اسنے سوچا بھی نا تھا۔۔۔اور اگر ایسا ہو جاتا تو اس سے بہتریں بات بھی کوئی نا تھی۔۔۔ز۔۔

مغیث اسکا اپنا بیٹا تھا جسکے شب و روز سے وہ باخوبی واقف تھی اور پھر بیٹی بھی آنکھوں کے سامنے ہی رہ جاتی۔۔۔۔

بیٹا مجھے تو۔۔۔

اوہیلو۔۔۔نینا کا باپ ادھر بیٹھا ہے مجھ سے مخاطب ہو۔۔۔یہ کیا تم ماں کو چونچلے دکھا رہے ہو۔۔۔اس سے پہلے کے صلہ فرط جذبات میں بہہ کر کچھ کہتی نعمان سیدھا ہوتا سرعت سے گویا ہوا۔۔۔

مغیث بھی نا سمجھی سے باپ کو دیکھتا انکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

جی تو آپ بتا دیجئے۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔

وہی بتانے لگا ہوں کہ تمہارے پاس ایسا ہے کیا جسکی بنا پر میں اپنی نازوں پلی بیٹی کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں تھما دوں۔۔۔وہ واقعی شاید اس وقت بیٹی کا باپ تھا۔۔۔

مطلب کیا ہے آپکی بات کا بابا۔۔۔یہ سب کچھ میرا ہی ہے۔۔۔وہ تنک کر گویا ہوا۔۔۔

یہ سب کچھ تمہارے باپ کا ہے۔۔۔اپنی بات کرو۔۔۔اپنی قابلیت کی۔۔۔کیا ہے تمہارے پاس جو ایک باپ تمہیں اپنی بیٹی دے دے۔۔۔

اس وقت تو تم اس پوزیشن میں بھی نہیں ہو کہ میری بیٹی کو دو وقت کی روٹی ہی کھلا سکو۔۔۔کیونکہ فلحال تو تم خود باپ کے پیسوں پر عیش کر رہے ہو۔۔۔

نعمان میرا بیٹا بہت سمجھدار ہے وہ سب کر لے گا۔۔۔ابھی تو اسنے اپنی ڈگری مکمل کی ہے پھر۔۔۔

کرلے گااور کیا کرتا ہے میں بہت فرق ہوتا ہے صلہ۔۔۔اور میں مفروضوں کی بنیاد پر اپنی بیٹی کی زندگی کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔۔۔

وہ سنجیدہ تھااور سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

توآپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔مغیث بھی سنجیدہ ہوا۔۔۔

خود کو ثابت کرو۔۔۔صبح سے آفس جوائن کرواور مسٹر مہتاب والا نیا پراجیکٹ جو ہماری کمپنی کو ملا ہے اسے تم لیڈ کروگئے۔۔۔اس پراجیکٹ میں اپنی کارکردگی دکھاواسکے بعد ہم کوئی اور بات کریں گے۔۔۔اور ہاں اس دوران آج جو بات ہمارے درمیان ہوئی تم اسکا ذکر نینا سے نہیں کروگئے۔۔۔اور نا ہی اس حوالے سے اس سے کوئی ذکر کرکے اسے ڈسٹرب کروگئے۔۔۔اسے اپنی سٹڈی پر فوکس کرنے دو۔۔۔باقی سب باتیں اس پراجیکٹ کے مکمل ہونے کے بعد ہونگی۔۔۔

سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کرتا نعمان اٹھ کھڑا ہوا تھا جبکہ مغیث اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔اپنے لئے اپنے باپ کا اتنا سخت روپ اسنے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھ تھا۔۔۔لیکن شاید اس وقت وہ اسکا باپ تھا ہی نہیں وہ تو اس وقت نینا کا باپ تھا۔۔۔

دھندکے مرغولوں میں وہ منظر کہیں غائب ہو گیا تھااور وقت انہیں واپس اسی کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔

*****

نعمان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو ڈریسنگ ٹیبل کے پاس ماں بیٹے کو کھڑا دیکھ ٹھٹھکا پھر سر جھٹک کر آگے بڑھا۔۔۔

یہ تم آج کل میری بیوی کے آس پاس ہی کیوں منڈلاتے رہتے ہو۔۔۔وہ رسٹ واچ اتار تا بیڈ کے کنارے پر بیٹھا۔۔۔

آپکی غیبتیں کرنے اور شکایتیں لگانے کے لئے۔۔۔مغیث سینے پر ہاتھ باندھتا مسکرا کر باپ کو دیکھتا گویا ہوا۔۔۔۔

سیریسلی۔۔۔نعمان نے ایک بھنورا چکائی۔۔۔

جی نعمان بالکل۔۔۔میرے بیٹے نے اپنی قابلیت ثابت کر دی ہے اب آپ اسکا معاملہ بھی حل کریں۔۔۔۔صلہ اسکے پاس ہی جا کر بیٹھی جبکہ مغیث بھی باپ کے تاثرات ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اسنے اپنی قابلیت ظاہر کی ہے اس پراجیکٹ میں اچھی کارکردگی دکھائی ہے مگر اسے جلدی کیا ہے۔۔۔یہ کہیں بھاگا جا رہا ہے یا نینا۔۔۔۔

نعمان سنجیدہ ہوا۔۔۔

بابا مجھے جلدی ہے۔۔۔آپ نے شادی نہیں کروانی مت کروائیں کم از کم انگیجمنٹ تو کروادیں اور اگر وہ بھی نہیں کروانی تو کم از کم ایک آفیشل آناونسمنٹ تو کرواہی دیں۔۔۔

ورنہ آپکی بیٹی نے مجھے بھائی بھائی کہتے مجھے پاگل کر دینا ہے۔۔۔کم از کم اسکی زبان سے یہ ایک لفظ ختم کروادیں۔۔۔وہ روہانسا ہوتا جھنجھلا کر گویا ہوا۔۔۔

جبکہ صلہ کا ہس ہس کر برا حال ہو رہا تھا۔۔۔نعمان بھی اسکی جھنجھلاہٹ پر مسکرا دیا۔۔۔

ٹھیک ہے عینا کے ساتھ کرتے ہیں تمہارا بھی کچھ۔۔۔نعمان نے بیٹے کو تسلی دی تو وہ ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔

تم نینا سے ایک دفعہ پوچھ لینا صلہ۔۔۔۔نعمان کے کہنے پر وہ سر ہاں میں ہلا گئ۔۔۔

عینا سے بات کرنے کیساتھ ساتھ نینا سے بھی کرتی ہوں۔۔۔

مام آپ عینا سے بات بعد میں کر لینا پہلے نینا سے کر لیں۔۔۔

وہ کمرے سے نکلتا نکلتا بھی گویا ہوا۔۔۔جبکہ صلہ اسے دیکھتی مسکرا دی۔۔۔

*****

کیاااا۔۔۔ماں یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔۔مغیث بھائی۔۔۔

ایسے کیسے بھلاماں۔۔۔وہ بھائی ہیں میرے۔۔۔جب سے صلہ نے نینا سے بات کی تھی وہ روہانسی ہوتی سر تھامے بیٹھی تھی۔۔۔

بیٹا مغیث بہت اچھا اور فرمابردار بچہ ہے وہ آپکو ہمیشہ خوش رکھے گا۔۔۔اور سب سے بڑھ کر آپ میرے پاس ہی رہو گی بیٹا۔۔۔اور بھلا کیا چاہیے تمہیں۔۔۔اتنی چاہت سے اسنے تمہیں ہم سے مانگا ہے۔۔۔اتنا عرصہ ساتھ رہنے کے باوجود اسنے رشتوں کے تقدس کا خیال رکھا کبھی کوئی چھچھوڑی حرکت نا کی۔۔۔اور تو اور کبھی تمہارے ساتھ کوئی فضول گوئی تک نہیں کی۔۔۔

بلکہ سیدھے سادھے طریقے سے بڑوں کے اپروول کا منتظر رہا۔۔۔کہاں ملتے ہیں ایسے نیک صفت لڑکے آج کل۔۔۔صلہ بیٹی کو قائل کرنے کی غرض سے گویا ہوئی۔۔۔بیٹے کا ذکر کرتے اسکی لہجے میں محبت ہی محبت تھی۔۔۔۔

ماں مت کریں نا انکے حوالے سے ایسے بات۔۔وہ بھائی ہے میرا۔۔۔وہ جھنجھلائی۔۔۔

بیٹا اسنے تمہارے لئے خود کو ثابت کیا ہے۔۔۔پچھلے چھ ماہ وہ کس قدر اپنے پڑاجیکٹ میں ڈوبا رہا ہے اسکی روٹین تم سے ڈھکی چھپی نہیں۔۔۔

اور میں تمہارے اس بے بنیاد اعتراض کی بنا پر اسے انکار نہیں کروں گی۔۔۔ابھی تمہیں یہ سب عجیب لگ رہا ہو گا کیونکہ تم نے اس بارے میں اس لحاظ سے کبھی سوچا ہی نہیں ہے۔۔۔اب اگر سوچو گی تو سب خود بخود ٹھیک لگنے لگے گا۔۔۔

صلہ نے اسے رسانیت سے سمجھانا چاہا۔۔۔جبکہ وہ ماں کو اپنی کوئی بات مانتے نا دیکھ پاؤں پٹختی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

*****

مغیث بھائی میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔وہ مسلسل ناخن چباتی کمرے میں دائیں سے بائیں پیدل مارچ کر رہی تھی۔۔۔

ارادہ مغیث کے کمرے میں جا کر اس سے جرح کرنے کا تھا کیونکہ وہ کچھ دیر پہلے ہی گھر آ گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہناتی مغیث ایک جھٹکے سے اسکے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔۔۔

عینو ایک کپ چائے تو بنا دو پلیز۔۔۔اسکی نگاہیں موبائل کی سکرین پر مرکوز تھیں۔۔۔وہ مصروف سا گویا ہوا۔۔۔

مغیث بھائی آپ۔۔۔۔

بھائی نہیں ہوں تمہارا اوکے۔۔۔اس سے پہلے کے وہ غصے میں پھٹتی وہ موبائل کی سکرین سے نگاہیں اٹھاتا اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔

یہ بات تو آپ بچپن سے کہتے آرہے ہیں تو کب سے نظر رکھ کر بیٹھے تھے مجھ پر۔۔۔اچانک وہ پھٹ پڑی تھی۔۔۔نین کٹورے پانی سے لبالب بھر گئے تھے۔۔۔

اووو۔۔۔ہووووو۔۔۔بدلے بدلے سے میرے سرکار نظر آتے ہیں۔۔۔اسکے چہرے پر ایک دلنشین مسکراہٹ ابھری۔۔۔ایک منٹ لگا تھا اسے سمجھنے میں کے مام اس سے رشتے کے حوالے سے بات کر چکی ہیں اور اب اسی کا نزلہ اس بیچارے پر گر رہا تھا۔۔۔

مجھ سے اتنی فضول گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وہ چیخی۔۔۔کیونکہ اس انکشاف کیساتھ ہی مغیث کی تو نگاہیں ہی بدل چکی تھیں۔۔جبکہ اسکی یہ نگاہیں اسے کنفوز کر رہی تھیں۔۔۔کہاں دیکھا تھا اسنے مغیث کا ایسا روپ پہلے۔۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔آپ بھائی ہیں میرے۔۔۔وہ بے بسی سے گویا ہوئی۔۔۔

بھائی نہیں ہوں تمہارا سویٹ ہارٹ۔۔۔یہ بات تمہیں بچپن سے سمجھا رہا ہوں۔۔۔اسکے باوجود یہ بات تمہارے چھوٹے سے دماغ میں نہیں بیٹھی تو اس میں

میرا کیا قصور ہے۔۔۔وہ شریر سے انداز میں کہتا اسکا ناک دبا گیا۔۔۔جبکہ نینا نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی۔۔۔وہ جھنجھلائی۔۔۔اسکا بس نا چل رہا تھا کہ دیوار میں اپنا سر مار ڈالتی۔۔۔کوئی بھی تو نہیں سمجھ رہا تھا اسے۔۔۔ناماں اور نا اب مغیث۔۔۔۔

ارے ایسے کیسے نہیں کرنی شادی ظالم لڑکی۔۔۔کوئی ایک وجہ تو بتاو شادی نا کرنے کی۔۔۔اور اب تو میں نے تمہارے کھڑوس باپ کی شرط بھی پوری کر دی ہے پھر کیا مسلہ ہے۔۔۔وہ اسکے کان کے قریب جھکتا رازدرانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

نہایت برے انسان ہیں آپ۔۔۔وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھلیکتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن چائے تو بنا دو یار۔۔۔وہ پیچھے سے ہانک لگاتا گویا ہوا۔۔۔

خود بنائیں۔۔۔اسی تیزی سے جواب موصول ہوا تھا۔۔۔

******

موسم خاصا ٹھنڈا تھا۔۔۔دسمبر میں چلتی ٹھنڈی ہواوں اور ہوتی ہلکی ہلکی بوندا باندی کے زیر اثر ٹھنڈ کافی بڑھ گئی تھی۔۔۔ساری رات عینا اسی بارے میں سوچتی رہی

تھی۔۔۔اپنی ماں اور بالاج کی شادی کی جو تصویریں اسنے دیکھی تھیں انہیں دیکھ کر وہ الجھ چکی تھی۔۔۔

جبکہ اسنے نعمان کے رویے کا بھی بریک بینی سے مشاہدہ کیا۔۔۔۔وہ ہر لحاظ سے ایک پرفیکٹ باپ تھا۔۔۔بیٹیوں پر جان چھڑکنے والا۔۔۔

ساری رات وہ شش وپنج میں مبتلا رہی تھی۔۔۔لیکن تجسس ایسا تھا کہ وہ اس شخص سے بھی ایک بار ملنا چاہتی ہے جو بقول اسکی پھوپھو کے اسکا سگا باپ تھا۔۔۔۔

یہ ہی وجہ تھی کے اب یونیورسٹی آنے کے بجائے وہ حارث کے ساتھ اسکے گھر کے باہر کھڑی تھی۔۔۔

اسنے ہاتھ مسلتے اس گھر کو دیکھا۔۔۔

ارے ریلیکس ہو جاو عینا۔۔۔تمہارا اپنا ہی گھر ہے۔۔۔حارث اسے کنفوز دیکھ کر مسکرا کر کہتا۔۔۔اسکا ہاتھ تھام کر اندر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

ثانیہ اسے وہاں دیکھ کر واری صدقے جاتی نا تھک رہی تھی۔۔۔وہ اس سے بہت خوشدلی سے ملی۔۔۔حارث کی بہن حفصہ بھی خوشدلی سے اس سے ملی۔۔۔وہیں وہ اپنے اس سپیشل بھائی سے بھی ملی جو بستر پر لیٹا خاموش نگاہوں سے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر عینا کے دل پر بوجھ بڑھنے لگا۔۔۔

آواب تمہیں کسی سپیشل سے ملواوں۔۔۔حارث مسکرا کر پراسرار انداز میں کہتا اوپر سیڑھیاں چڑھا۔۔۔

عینا الجھی سی اس گھر کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔

وہ اسے کمرے سے باہر ہی رکنے کا کہہ کر اندر گیا۔۔۔

اندر بالاج ماں کے ساتھ محو گفتگو تھا۔۔۔آنکھوں پر گلاسز لگے تھے جبکہ کنپٹیوں سے بال سفید تھے۔۔۔۔

ماموں آپ کے لئے ایک سرپرائز ہے۔۔۔آپکو کسی سے ملوانا ہے۔۔۔وہ مسکرا کر پرجوش سا گویا ہوا۔۔۔

آجاو۔۔۔اسکے کہنے پر عینا حیران سی اندر داخل ہوئی۔۔۔جبکہ بالاج اسے دیکھ کر بے طرح چونکا۔۔۔اس میں صلہ کی بہت مشابہت تھی۔۔۔یہ۔۔۔اسکا دل بے طرح ڈھڑکا وہ معتجب سا حارث کی جانب پلٹا۔۔۔

آپ کی بیٹی عینا۔۔۔حارث کے کہنے پر بے ساختہ بالاج کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی۔۔۔۔

وہ دھندلائی نگاہوں سے اسے دیکھتا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکی جانب بڑھا۔۔۔

عینا میری جان۔۔۔میری بچی۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم میرے سامنے ہو۔۔۔وہ اسکی گال پر اپنا کپکپاتا ہاتھ رکھتا کپکپاتے لہجے میں گویا ہوا جبکہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

عینا کا حال بھی اس سے متضاد نا تھا۔۔وہ خود ہی اپنے احساسات سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

مجھے لگا تھا کے میں کبھی زندگی میں تم دونوں کو نہیں دیکھ پاوں گا۔۔۔

میری جان مجھے معاف کر دو۔۔۔معاف کر دو اپنے گنہگار باپ کو۔۔۔وہ اسے خود سے لگائے شدت سے رو دیا۔۔۔جبکہ عینا وہ خود پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

کافی دیر بعد بالاج سمبھلتا سیدھا ہوا اور اس سے اسکا حال احوال دریافت کرنے لگا۔۔۔

اسکے بعد وہ اپنی دادی سے بھی ملی وہ فالج کے اٹیک کے باعث چلنے پھرنے سے قاصر تھی۔۔۔اس سے ملتی وہ بھی رو دیں تھیں۔۔۔۔

وہ کافی وقت ان سب کے ساتھ گزار کر بھاری دل کیساتھ واپس گھر آئی۔۔۔۔

اپنے باپ کا اپنی بیٹیوں کے لئے رونا تڑپنا اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

*****

جب سے نینا کو اپنے رشتے کی بابت پتہ چلا تھا وہ منہ پھلائے کمرا نشیں ہو گئ تھی۔۔۔رات اپنے کمرے سے نکلنے کے بعد وہ سیدھا باپ کے پاس سٹڈی روم میں گئ تھی جہاں اسنے رو رو کر اپنی فریاد انکے گوش گزاری تھی کے وہ مغیث بھائی سے شادی نہیں سکتی۔۔۔اور بابا نے بھی اسے یقین دہانی کروائی تھی کے بالکل ویسا ہی ہو گا جیسا وہ چاہے گی اسکی رضامندی کے خلاف کچھ نہیں ہو گا۔۔۔لیکن وہ ایک دفعہ ٹھنڈے دماغ سے مغیث کے بارے میں سوچ لے کیونکہ وہ اس کے لئے مخلص ہے۔۔بقول بابا کے اسے شادی تو کہیں نا کہیں کرنی ہی ہے نا تو مغیث ہی کیوں نہیں. جو محبت اور چاہت سے اسکا طلبگار ہے۔۔۔اور اگر اسکے باوجود وہ خود کو مغیث کے لئے آمادہ نہیں پاتی تو وہ اسکے ساتھ ہیں۔۔۔

ماں نے الگ اسے بہت کچھ سمجھایا تھا کہ لیکن ان سب چیزوں کے باوجود وہ الجھ گئ تھی۔۔۔کچھ سمجھ نا آرہا تھا۔۔۔مغیث کے بارے میں ایسا کچھ سوچنا بھی سوہان روح تھا۔۔۔اوپر سے اسکا بدلتا لہجہ اور بولتی نگاہیں اسے کنفوز کر دیتی تھیں۔۔۔رہتی کسر اسکی صبح نینا کے کمرے میں آمد نے پوری کر دی تھی۔۔۔جب وہ باپ سے ملنے کے بعد سنجیدہ سا اسکے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

کیا تم کسی اور میں انٹرسٹڈ ہو۔۔۔وہ اسکے سامنے کھڑا بے تاثر چہرا لئے سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

وہ اسکے اس سوال پر حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

مغیث بھائی آپ۔۔۔۔۔

بھائی نہیں ہوں تمہارا ڈیم۔۔۔۔جان چھوڑ دو اس لاحقے کی۔۔۔وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا تیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔کچھ تو تھا غیر معمولی سا اسکے لہجے میں کہ وہ سہم گئی۔۔۔۔

وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔۔۔بابا نے اسے واضح وارننگ دی تھی کے اگر نینا اس شادی کے لئے راضی نا ہوئی تو وہ اسکے ساتھ زبردستی نہیں کریں گے۔۔۔

بول دو ایک دفعہ نینا۔۔۔اگر کوئی اور ہے تمہاری زندگی میں تو میں دوسری دفعہ دیکھوں گا نہیں تمہاری طرف۔۔۔چپ چاپ خاموشی سے تمہاری زندگی سے نکل جاوں گا۔۔۔اگر ایسی کوئی وجہ ہے تو مجھے بتا و نینا۔۔۔۔وہ ٹوٹے لہجے میں ضبط سے گویا ہوا۔۔۔آنکھوں کی سرخی اسکے ضبط کی گواہ تھی۔۔۔اسنے آج تک مغیث کو اسقدر سنجیدہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ بہت جولی قسم کا انسان تھا۔۔۔روتو کو ہنسا دینے والا۔۔۔

وہ گم صم سی اسے دیکھتی رہی۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔میری زندگی میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔وہ نظریں جھکاتی آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

ایک بوجھ سا مغیث کے سر سے کھسکا تھا۔۔۔اسنے طمانیت سے گہری سانس خارج کی

پھر مسلہ کیا ہے یار۔۔۔کیوں انکاری ہو اس رشتے سے۔۔۔اسنے نینا کو آس سے دیکھا۔۔۔۔

میں اس تبدیلی کو قبول نہیں کر پا رہی۔۔۔میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا۔۔۔اسنے زرا کی زرا مغیث کی جانب دیکھا۔۔۔

یہ اتنا مشکل تو نہیں ہے نینو۔۔۔تم کوشیش تو کرو۔۔۔۔

ویسے بھی رشتہ بدلنے سے جذبات بدل جاتے ہیں۔۔۔۔وہ اسکا چہرا تھامے ملتجی ہوا۔۔

چلو نکاح کر لیتے ہیں۔۔۔اور میں نے سنا ہے کہ نکاح کے بعد اللہ ایک دوسرے کے لئے دل میں محبت ڈال دیتا ہے۔۔۔نینا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔اور سرعت سے اسکے ہاتھ ہٹاتی رخ بدل گئی۔۔

لیکن اسکے چہرے پر ابھرتی سرخی مغیث کی نگاہوں سے پوشیدہ نا رہ سکی۔۔۔وہ طمانیت سے مسکرا دیا۔۔۔

آپ جائیں یہاں سے مغیث۔۔۔وہ کپکپاتی آواز میں گویا ہوئی۔۔۔

یااللہ تیرا شکر ہے میرے مالک۔۔اس لڑکی نے ایک فضول سالا حقہ تو اتارا۔۔۔

اب تو سجدہ شکر واجب ہے۔۔۔وہ لمحوں میں اپنے پرانے انداز میں لوٹا اور اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ملتوی کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔جبکہ نینا بھی چہرا ہاتھوں میں چھپاتی مسکرادی۔۔۔

*****

اف آج تو گھر میں بہت کام ہیں۔۔۔اور تم آج یونیورسٹی سے اتنا لیٹ کیوں آئی ہو۔۔۔عینا گم صم سی بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔کندھوں کے گرد شال لپیٹ رکھی تھی ایسے کے کھلے بال اسکی لپیٹ میں تھے جبکہ نینا الماری سے کپڑے نکال نکال کر چیک کرتی اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی۔۔۔

تمہیں پتہ ہے شام میں تمہیں لڑکے والے دیکھنے آرہے ہیں۔۔۔عاصف انکل نے احمر بھائی کے لئے تمہارا ہاتھ مانگا ہے اور اسی سلسلے میں وہ آج شام یہاں آرہے ہیں۔۔۔وہ ایک فراک کے ہینگر کو آئینے کے سامنے کھڑی ہوتی خود سے لگا کر چیک کرتی چہکی۔۔۔جبکہ عینا پر حیرت کا پہار ٹوٹا تھا۔۔۔وہ بدقت اپنی سوچوں سے نکلتی اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو نینا۔۔۔تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔۔وہ غصے سے غرائی۔۔۔

میرا دماغ تو ٹھیک ہے پر تمہارا ٹھکانے پر نہیں لگتا۔۔۔لڑکیاں ایسی باتیں سن کر شرماتی ہیں مگر تمہاری تو کھوپری ہی الٹی ہے۔۔۔اسنے ہاتھ جھلاتے اس پر دو حرف بھیجے اور منہ بنا کر دوسرا ڈریس چیک کرنے لگی۔۔۔

عینا نے غصے سے کھولتے پاوں میں جوتا اڑسا اور کمرے سے نکلی۔۔۔جبکہ عینا بھی اسکا یہ روپ دیکھ کپڑے وہیں بیڈ پر پھینکتی حیرت سے اسکے پیچھے کمرے سے نکلی۔۔۔

وہ ایک جھٹکے میں ماں کے کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔۔۔ماں یہ نینا کیا کہہ رہی ہے کہ شام میں مجھے دیکھنے لڑکے والے آرہے ہیں۔۔۔وہ غصہ ضبط کرتی زرا تحمل سے مگر تیز لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

صلہ بیڈ پر بیٹھی کسی پیشنٹ کی فائل چیک کر رہی تھی۔۔۔پچھلے چند سالوں میں اسنے نعمان کی بھرپور سپورٹ کے باعث بہت کامیابیاں سمیٹی تھیں۔۔۔اسکا شمار پاکستان کے بہترین سائیکالوجسٹ میں ہونے لگا تھا۔۔۔وہ کئی سیمینار میں شرکت کر چکی تھی۔۔۔اور سیمینار کے سلسلے میں دوسرے ممالک تک جا چکی تھی۔۔۔وہ اپنی کامیابیوں کے لئے جتنا اپنے رب کا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا۔۔۔

ہاں بیٹا عاصف صاحب کی فیملی آرہی ہے احمر کے لئے تمہارا ہاتھ مانگنے۔۔۔صلہ نے مسکرا کر فائل بند کی۔۔۔

لیکن مجھے وہاں شادی نہیں کرنی ماں اس لئے آپ انہیں منع کر دیں۔۔۔وہ بنا لگی لپٹی رکھے دوٹوک انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

بیٹا احمر اچھا لڑکا ہے اور پھر۔۔۔

مجھے اسکی اچھائی سے کوئی غرض نہیں ہے۔۔وہ اچھا ہو یا نا ہو میری بلا سے۔۔۔

جب مجھے اس سے شادی کرنی ہی نہیں۔۔۔وہ تنک کر گویا ہوئی۔۔۔

صلہ کئی لمحوں تک خاموشی سے بیٹی کا یہ باغی روپ دیکھتی رہی۔۔۔نوٹ تو وہ اسے کافی دنوں سے کر رہی تھی کہ وہ کافی الجھی الجھی اور غیر دماغ سی تھی لیکن آج تو اسنے حد ہی کر دی تھی۔۔۔

کیا جان سکتی ہوں کہ اتنی بغاوت کی وجہ کیا ہے۔۔۔احمر سے شادی نہیں کرنی تو کس سے کرنی ہے۔۔۔۔وہ بھی ایک سائیکالوجسٹ تھی۔۔۔انسانی رویوں کو بخوبی سمجھتی تھی۔۔۔پھر سامنے تو اپنی ہی اولاد تھی۔۔۔

ثانیہ پھوپھو کے بیٹے حارث سے۔۔۔وہ صلہ کی آنکھوں میں دیکھتی بنا جھجھکے گویا ہوئی۔۔۔

جبکہ ایک پہاڑ تھا جو صلہ پر ٹوٹا تھا۔۔وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔۔۔۔اسے اپنے قدموں تلے سے زمین کھسکتی محسوس ہوئی۔۔۔

کیا بولا تھا اسنے ثانیہ پھوپھو۔۔۔اسے سمجھنے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔وہ کیسے جانتی تھی اسے۔۔۔اور اسکا بیٹا حارث۔۔۔

یہ اسکے ناک کے نیچے کیا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔۔۔اسے اپنے کان سائیں سائیں کرتے سنائی دیئے۔۔۔۔

جانتی بھی ہو کہ کیا بول رہی ہو۔۔۔۔وہ کسی امید کے تحت خود پر قابو ہوتی گویا ہوئی۔۔۔

اب ہی تو جانا ہے ماں۔۔۔ورنہ آپ نے تو کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔آپکے اور میرے بابا کے درمیان کیا ہوا۔۔۔کیوں آپ نے ان سے ہمیں جدا کیا میں ان سب کی تفصیل میں نہیں جاوں گی نا ہی آپکو جج کروں گی۔۔۔وہ آپکی زندگی تھی آپکو جو بہتر لگا آپ نے کیا۔۔۔لیکن میں شادی صرف حارث سے کروں گی۔۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی۔۔۔اسکا باغیانہ انداز دیکھتی صلہ چیخی۔۔۔ان لوگوں نے اس پر بڑا قاری وار کیا تھا۔۔۔وہ اسی کی اولاد کا استعمال کر رہے تھے۔۔۔

آپ مجھے نہیں روک سکتی ماں۔۔۔محبت کی شادی گناہ نہیں ہے۔۔۔اور اسکی اجازت مجھے میرا اسلام دیتا ہے۔۔۔۔مضبوط لہجے میں کہتی وہ پلٹی۔۔۔

جانتی کیا ہوا اسکے بارے میں تم عینا۔۔۔وہ عورت تمہیں نوچ کھائے گی۔۔۔۔

اسے اپنی شکست خوردہ سی آواز سنائی دی۔۔۔

وقت کے ہندسے پیچھے کو گھومتے اسے اپنے سنگ گھسیٹتے کہیں پیچھے لے کر جا رہے تھے۔۔۔کہیں بہت پیچھے۔۔۔۔۔

جہاں پلنگ پر بیٹھی سفید آنچل سر پر جمائے تسبیح ہاتھ میں تھامے بے بس ماں بیٹھی تھی اور سامنے پنک لباس میں ملبوس کھلی آبشار کے ساتھ آنکھوں میں بغاوت لئے ایک باغی لڑکی۔۔۔

وقت کے تھپیڑے نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ ڈالا تھا۔۔۔

کوئی کسی کو نہیں نوچ کھاتا ماں۔۔۔جو جیسے کرتا ہے ویسا بھر بھی لیتا ہے۔۔۔وقت نے جیسے ایک کڑارا تھپڑ مارا تھا۔۔۔

خون جیسے اسکی رگوں میں منجمند ہونے لگا تھا۔۔چہرے کی رنگت نچڑ گئی تھی۔۔۔

وقت خود کو دہرا رہا تھا۔۔۔آج ایک اور صلہ اسکے سامنے تن کر کھڑی تھی۔۔۔

آج وہ یقین کرنے پر قادر تھی کے زندگی میں جو بو وہ کاٹنا پڑتا ہے۔۔۔سب بھول جاتے ہیں مگر نظام قدرت کچھ نہیں بھولتا۔۔۔

اسے لگا تھا کہ اسکے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا اسنے اتنا سب سہہ لیا اور اب کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ لیکن شاید کہ مقافات عمل اٹل ہے۔۔۔اسکی جلتی آنکھوں سے جھڑنا بہنے لگا

ماں۔۔۔ماں آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔تب سے حق دق کھڑی نینا ماں کی حالت دیکھتی بھاگ کر ماں کے پاس آئی۔۔۔عینا اپنی بات کہہ کر کب کی جا چکی تھی۔۔۔

ماں آپ فکر مت کریں۔۔وہ پاگل ہے۔۔میں سمجھاوں گی اسے۔۔۔عینا فکر مندی سے اسکی کمر سہلاتی گویا ہوئی۔۔۔

وہ نہیں سمجھے گی عینا۔۔۔وہ نہیں سمجھے گی۔۔۔کیونکہ تمہاری ماں نہیں سمجھی تھی۔۔۔وہ کرب سے آنکھیں میچتی اسکے ہاتھوں سے پھسل پھسل گئی۔۔۔۔

آج میں اپنی ماں کی بے بسی محسوس کر سکتی ہوں۔۔۔میں اب سمجھ سکتی ہوں کہ تب میری ماں میری خود سری دیکھتی کیسا محسوس کر رہی ہو گی۔۔۔

نینو میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔پھٹ جائے گا میرا دل۔۔۔میں وہ دیکھ سکتی ہوں جو یہ نادان نہیں دیکھ سکتی۔۔۔بلکل ویسے ہی جیسے تب میری ماں اگے کے سارے حالات دیکھ سکتی تھی۔۔۔

بچے لیکن میں نہیں سمجھی۔۔۔اب یہ بھی نہیں سمجھے گی۔۔۔وہ زار و قطار رو رہی تھی۔۔جیسے اب اسے سب صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

میں نے اسکی آنکھوں میں بغاوت دیکھی ہے نینو۔۔میں اسے روکوں گی تو وہ مجھے اپنا دشمن سمجھے گی۔۔۔بالکل ایسے جیسے کبھی میں اپنی ماں کو سمجھتی تھی۔۔۔

لیکن آج۔۔۔آج سمجھ سکتی ہوں کے ماں باپ دشمن نہیں ہوتے۔۔۔بچے وہ دشمن نہیں ہوتے۔۔۔وہ اپنے تجربے کی آنکھ سے وہ دیکھ لیتے ہیں جو بچے محبت نامی پٹی کو آنکھوں پر باندھے نہیں دیکھ سکتے۔۔۔

نہیں ہوتے ماں باپ دشمن۔۔۔میرا دل پھٹ رہا ہے نینو۔۔۔

میری ماں نے کیسے برداشت کیا ہوگا یہ سب بچے۔۔۔کاش میں پہلے سمجھ جاتی۔۔۔پر نہیں سمجھی میں۔۔۔نینو یہ صلہ کی کہانی دہرانہ چاہتی ہے۔۔۔یہ پاگل ہو گئی ہے نینو۔۔۔اسے نہیں پتہ وہ کیسی زندگی تھی۔۔۔

میری بچی نازو پلی ہے نہیں سہہ پائے گی نینو اسے بتاو اسکی ماں دشمن نہیں ہے اسکی۔۔۔وہ سسک رہی تھی۔۔۔ماضی کے پچھتاوے پھر سے ڈسنے لگے تھے۔۔۔بیٹی کی خودسری دل چیر رہی تھی۔۔اسکے مستقبل کی فکر اسے اندر سے کھا رہی تھی۔۔۔

اسے کہو اپنے لئے اتنی کھٹن زندگی کا انتخاب نا کرے نینو۔۔۔اپنی ماں والی غلطی نا دہرائے۔۔۔اسے سمجھاو نینا۔۔۔اسے سمجھا۔۔۔

بات کرتے اسکی آواز موٹی ہونے لگی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ وہیں نینا کی بازووں میں جھول گئ۔۔۔

ماں ں ں ں۔۔۔۔۔۔وہ ماں کے بے جان ہوتے وجود کو دیکھ پوری شدت سے چلائی۔۔۔اسکے اپنے ہاتھ پاوں ساتھ چھوڑتے جا رہے تھے۔۔۔

باباااا۔۔۔مغیث بھائی۔۔۔۔وہ حواس باختگی سے چلاتی باہر بھاگی۔۔۔دفعتاً اسے یاد آیا کہ گھر پر تو دونوں میں سے کوئی نا تھا۔۔۔نینا بھی اسکی آوازیں سن کر اپنے کمرے دروازے میں ہی ٹھٹھک کر رکی۔۔۔دل نے شدت سے کچھ غلط ہونے کی گواہی دی۔۔۔

وہ اندھا دھند باہر واچ مین کو بلانے بھاگی۔۔۔اس سے پہلے کے لاونج کا دروازہ کھول کر باہر نکلتی وہ کسی کے چوڑے سینے سے بے طرح ٹکرائی۔۔۔

آرام سے لڑکی پیچھے چور لگے ہیں کیا۔۔۔۔دروازے میں استادہ مغیث نے اسے گھورا۔۔۔وہ ابھی ابھی باہر سے آیا تھا۔۔۔

مغیث بھائی۔۔۔۔نینا نے اپنا آنسوؤں سے تر چہرا اوپر اٹھایا تو وہ ٹھٹھکا۔۔۔کیا ہوا نینو۔۔۔

مغیث بھائی ماما۔۔۔ماما وہ اندر۔۔۔ماما۔۔۔وہ حواس باختگی سے روتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں گویا ہوئی۔۔۔اسکا بدن کپکپا رہا تھا۔۔۔ماں کی ایسی حالت اسنے پہلے کبھی نا دیکھی تھی۔۔۔

اسکی بات سمجھتا مغیث پریشانی سے اندر بھاگا۔۔۔

مام۔۔۔ماں کے بے جان ہوتے وجود کو دیکھ وہ بھاگ کر ان تک پہنچا۔۔۔

مام آنکھیں کھولیں۔۔۔آنکھیں کھولیں مام۔۔وہ دیوانہ وار اسکا چہرا تھپتھپا رہا تھا۔۔۔

ایک دفعہ پھر سے نہیں۔۔۔میں اپنی ماں کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔اسنے شدت سے ماں کو خود میں بھینچا۔۔۔

نینو گاڑی کھولو۔۔اسنے گاڑی کی چابی نینا کی جانب پھینکی اور ماں کو اٹھاتا باہر کو لپکا۔۔۔۔

وہ دونوں ہی عجلت میں ماں کو لئے باہر نکل گئے تھے۔۔۔جبکہ وہیں حق دق کھڑی عینا کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔ماں کو کیا ہوا تھا بھلا۔۔۔اور کیا اسکی وجہ سے؟؟؟؟؟؟؟؟

****

مغیث نے گاڑی کا رخ ہسپتال کی جانب موڑتے راستے میں ہی باپ کو فون کر دیا تھا۔۔۔وہ سب چھوڑ چھاڑ انکے پیچھے ہی ہسپتال پہنچا تھا۔۔۔صلہ کی حالت کافی سیریس تھی نینا تو یہ سب دیکھ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں عفرا اور امان بھی پتہ چلنے پر پہلی فرصت میں وہیں تھے۔۔۔

صلہ کو انجائنا کا اٹیک ہوا تھا۔۔۔بقول ڈاکٹر اسنے کسی چیز کی بہت ٹینشن لی تھی۔اور اسکا سقدر ٹینشن لینا اسکی طبیعت کے حوالے سے ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

عفرا نے روتی بلکتی نینا کو ساتھ لگائے اس سے معاملہ جاننا چاہا اور اسکے انکشاف پر ہر شخص جہاں کا تہاں رہ گیا تھا۔۔۔

ماضی ایک مرتبہ پھر سے انکا تعاقب کار تھا۔۔۔

*****

کچھ دیر بعد صلہ کو ہوش آیا تو سب باری باری اس سے ملنے گئے۔۔۔امان بچوں کو سکول سے پک کرنے واپس جا چکا تھا جبکہ عفرا ہنوز وہیں تھی۔۔۔

نعمان کو دیکھتے ہی صلہ سسک اٹھی تھی۔۔۔

نعمان۔۔۔میرا ماضی میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتا۔۔۔وہ لوگ میری بیٹی کو استعمال کر رہے ہیں نعمان۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔وہ ٹوٹ کر بکھر رہی تھی۔۔۔

خاموش ہو جاو صلہ۔۔۔ تم ایک بہت باہمت اور بہادر عورت ہو تم یوں ٹوٹ نہیں سکتی۔۔۔ سمبھالو خود کو۔۔۔اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔۔وہ تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے گا۔۔۔ نعمان نے اسکے پاس بیٹھتے محبت سے اسکے آنسو صاف کئے۔۔۔

عفرا خاموش سی ضبط کئے کچھ فاصلے پر موجود صوفے پر بیٹھی تھی ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر رکھے کہنی صوفے کی ہتھی پر جمائے ہوئے تھی جبکہ نگاہیں کھڑکی سے باہر درختوں پر پھدکتی چڑیا پر تھی۔۔۔اسکے برعکس سماعت اندر ان دونوں کی جانب ہی مبذول تھی۔۔۔ جبکہ نینا اور مغیث افسردہ سے پاس ہی کھڑے تھے۔۔۔

اپنی تربیت پر بھروسہ رکھو صلہ۔۔۔وہ تمہاری بات سمجھے گی۔۔۔

مجھے اپنی تربیت پر بھروسہ ہے نعمان۔۔۔ لیکن میری بیٹی نادان ہے۔۔۔ کم عمر ہے۔۔۔میں نہیں کہتی کے وہ غلط ہے۔۔۔وہ لوگ اسکے دماغ کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔۔۔اسے مس گائیڈ کر رہے ہیں۔۔۔اور مجھ سے بہتر اور کوئی نہیں جان سکتا کے اس عمر میں اپنی جذباتیت کے ہاتھوں انسان کتنے خسارے اکھٹے کر لیتا ہے۔۔۔ نعمان میں اپنی بچی کی زندگی خساروں کی نظر نہیں کر سکتی۔۔۔

صلہ تمہیں بہت پہلے اپنی بچیوں کو اعتماد میں لے کر انہیں سب بتا دینا چاہیے تھا۔۔۔سب کچھ انکے علم میں ہوتا تو آج کوئی انہیں مس گائیڈ نا کر سکتا۔۔۔

عفرا نے نظریں کھڑی سے ہٹاتے صلہ کی جناب موڑیں جبکہ صلہ نے اسکی بات سن کر نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

سب کچھ اتنا مکمل اور ٹھیک چل رہا تھا کے میں نے اسکی کبھی ضرورت ہی محسوس نا کی۔۔۔وہ تھکان زدہ سی واپس لیٹ گی۔۔۔

کوئی بات نہیں صلہ۔۔اگر وہ لوگ عینا کو مس گائیڈ کر رہے ہیں تو تم اسکی گائیڈ لائن سیدھی کر دو۔۔۔اور مجھے اپنی بیٹیوں پر پورا یقین ہے اتنی آسانی سے کوئی انکے دماغ کیساتھ نہیں کھیل سکتا۔۔۔کیونکہ ابھی انکا باپ زندہ ہے۔۔۔

نعمان مضبوط لہجے میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔جبکہ صلہ اسے دیکھتی ہی رہ گئ۔۔۔

****

عینا جلے پیر کی بلی کی مانند کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔ماں ہسپتال میں تھی تو اسے بھلا سکون کہاں آنا تھا۔۔۔سب اپنی جگہ مگر وہ ماں کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔دل کر لا رہا تھا۔۔۔اندر سے پشیمانی بھی ہو رہی تھی۔۔۔وہ خود میں اتنی ہمت مفقود پاتی تھی کے ہسپتال ماں کے پاس ہی چلی یا کسی سے انکے بارے میں پوچھ ہی سکتی۔۔۔

دوپہر سے شام ہو گئی تھی لیکن کوئی بھی گھر نہیں لوٹا تھا۔۔اسکی بے چینی بڑھنے لگی۔۔

اسنے ایک دو دفعہ نینا کو فون کر کے دریافت کرنا بھی چاہا مگر وہ بھی اس سے بات کر کے راضی نا تھی۔۔۔

اس نے خود صبح سے کچھ نا کھایا تھا۔۔۔ ٹینشن اور بھوک سے اسکا سر چکرانے لگا تھا مگر کچھ کھانے کا بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔

دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک کر پلٹی۔۔۔سامنے سنجیدہ سا نعمان کھڑا تھا۔۔۔

عینا اپنے آپ میں شرمندہ ہوتی سر جھکا گئی۔۔۔ کل تک وہ باپ کی لاڈلی تھی۔۔۔ حق سمجھ کر فرمائشیں کرتی اور لاڈ اٹھواتی تھی۔۔۔ لیکن اس ایک انکشاف نے ان دونوں کے درمیان اجنبیت کی ایک دیوار حائل کر دی تھی۔۔۔وہ باپ کے سامنے سر تک نہیں اٹھا پا رہی تھی۔۔۔اسے اپنا آپ سامنے کھڑے شخص کے احسانوں تلے دبا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔۔

کیا میں اپنی بیٹی سے کچھ دیر بات کر سکتا ہوں۔۔

وہ مسکرا کر نرم لہجے میں کہتا اسکی جانب بڑھا۔۔۔جبکہ عینا نے نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔وہی شفیق لہجہ وہی نرم نگاہیں۔۔کچھ بھی تو نا بدلا تھا۔۔۔عینا کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔۔۔۔

کیا ہوا عینو۔۔۔اپنے بابا سے شیئر نہیں کرو گی۔۔۔۔وہ سامنے کھڑی اس لڑکی کے احساسات بخوبی سمجھ رہا تھا تبھی محبت سے اسکے سر پر دست شفقت دراز کیا تو وہ ضبط کھوتی باپ کے سینے سے لگی رو دی۔۔۔

ماں کی بیماری کا خوف اور باپ کا اپنائیت بھرا لہجہ۔۔اسے واقعی اس وقت ایک جذباتی سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔

بابا وہ کہتیں ہیں کے آپ میرے بابا نہیں۔۔۔وہ ثانیہ کا حوالہ دیتی گویا ہوئی۔۔۔

اور آپ کیا کہتی ہو۔۔۔آپکو کیا لگتا ہے۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

آپ میرے بابا ہو۔۔۔وہ اپنے لفظوں پر زور دیتی اسکا کوٹ مٹھی میں میچتے مزید شدت سے رو دی۔۔۔

تو پھر مسلہ کیا ہے پرنسس۔۔اسنے عینا کا سر تھپتھپایا۔۔

ماں ناراض ہے۔۔۔

کیوں۔۔۔

کیونکہ وہ میری حارث سے شادی نہیں کروانا چاہتیں۔۔اور مجھے حارث سے ہی شادی کرنی ہے۔۔۔۔

بیٹا آپکو لگتا ہے آپکا باپ آپکے ساتھ کوئی ناانصافی ہونے دے گا۔۔۔

کیا آج تک آپکا کوئی کام آپکی خلاف رائے ہوا۔۔۔وہ سنجیدہ ہوا تو عینا کے آنسو بھی ٹھٹھرنے لگے۔۔۔

وہ یک ٹک باپ کا چہرا دیکھنے لگی۔۔۔۔

جب آج تک ایسا نہیں ہوا بیٹا تو یقین رکھو آگے بھی ایسا نہیں ہو گا۔۔۔

آپ کی شادی وہیں ہو گی جہاں آپ چاہتی ہو۔۔۔آپکے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرے گا۔۔۔نعمان گہرا سانس خرج کرتا پیچھے صوفے پر بیٹھا۔۔۔

اور ماما۔۔۔وہ ہنوز معتجب تھی۔۔۔

وہ آپ مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔اسے سمجھانا میرا کام ہے۔۔۔وہ دروازے کی جانب دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

جہاں سے باہر کچن دکھائی دے رہا تھا۔۔۔جہاں عفرا کھڑی صلہ کے لئے سوپ بنا رہی تھی۔۔۔۔

وہ نعمان کے ساتھ ہی گھر آئی تھی صلہ کے لئے کھانا بنانے جبکہ نینا اور مغیث وہیں تھے ماں کے پاس۔۔۔

لیکن۔۔۔دفعتاً اسنے نگاہیں ہٹا کر عینا پر مزکور کیں۔۔۔

لیکن۔۔۔عینا کے لب سرگوشی کی مانند پھڑ پھڑائے۔۔۔

آپکو ایک مرتبہ تسلی سے اپنی ماں کی بات سننی ہو گی۔۔۔اسکے بعد آپکا جو بھی فیصلہ ہو گا اس میں میں آپکے ساتھ ہوں۔۔۔وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور کوٹ کا بٹن بند کرتا دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔

بابا۔۔۔دفعتاً عینا کی آواز پر وہ رکا مگر پلٹا نہیں۔۔۔

مجھے بھی ماں کے پاس جانا ہے۔۔۔

وہ منمنائی۔۔۔نعمان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔

آجاو۔۔۔

*****

عینا آہستگی سے کمرے کا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔۔۔سامنے بیڈ پر صلہ لحاف کندھوں تک اوڑھے سو رہی تھی۔۔۔جبکہ دائیں جانب صوفے پر نینا بیٹھی تھی۔۔۔

مغیث وہاں نہیں تھا۔۔البتہ عفرا اور نعمان صلہ کی ڈاکٹر سے بات کرنے گئے تھے۔۔۔۔

وہ خاموشی سے آکر نینا کے پاس بیٹھی تو اسے دیکھتے ہی نینا نے منہ پھیر لیا۔۔۔

عینا تڑپ کر رہ گئی۔۔۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی نینو۔۔۔

اور تم جو مرضی کرتی پھرو۔۔۔نینا تڑخ کر کہتی اسکی جانب پلٹی۔۔۔

کس نے حق دیا تمہیں ماما کے ساتھ اتنی بدتمیزی کرنے کا۔۔۔

کیا بدتمیزی کی میں نے۔۔۔میں نے تو انکا ماضی جاننے کے بعد ایک سوال تک نا کیا ان سے۔۔۔حالانکہ انہوں نے یہ سچائی ہم سے چھپائی۔۔میں نے تو محض اپنے۔۔۔

کونسی سچائی چھپائی ماں نے ہاں۔۔وہ جرح پر اتری۔۔۔

سب کچھ تو روز روشن کی طرح واضح ہے۔۔کہاں تمہیں لگا کے ماں نے کچھ چھپایا ہم سے۔۔۔

نینا کے بپھرنے پر عینا ٹھٹھکی۔۔۔یہ کیا کہہ رہی تھی وہ۔۔۔اسنے تھوک نگلا سات سال کے تھے ہم جب نعمان بابا ہمیں ملے۔۔۔مغیث ہمارا سگا بھائی نہیں ہے۔۔بابا ہمارے بائیولوجیکل فادر نہیں۔۔۔یہ بات اس عمر میں تو نہیں پتہ تھی مگر وقت گزرنے کیساتھ ساتھ سمجھ آ ہی گئی نا۔۔۔

تو اسکا سیدھا سا مطلب ایک ہی ہے کہ ماں کا ماضی کچھ تو رہا ہو گا نا۔۔۔جو اگر قابل فخر ہوتا تو یقیناً وہ ہم سے شیئر کرتیں۔۔۔۔اس میں کچھ شیئر کرنے لائق نہیں ہو گا

توانہوں نے نہیں کیاناہم سے شیئر۔۔۔وہ برہمی سے بول رہی تھی۔۔۔جبکہ نینا نے حیرت سے اسے دیکھتے کچھ کہنے کو منہ کھولناچاہا۔۔۔

اس کے باوجود اگر کوئی مجھے یہ کہے کے نعمان بابامیرے بابا نہیں تو میں اسکا سر کھول دوں گی۔۔۔کیونکہ صرف وہی میرے باباہیں اورانکے سوامیں کسی کو نہیں جانتی۔۔۔اپنی بات مکمل کرکے اسنے پھر سے غصے سے اپنامنہ پھیرا جبکہ عینا ششدر سی بیٹھی رہ گئی۔۔۔

****

یہاں آومیرے پاس دونوں۔۔۔۔صلہ تکیوں کے سہارے نیم دراز تھی۔۔۔کمرے میں صرف وہ دونوں بہنیں ہی تھیں باقی سب اس سے مل کر جاچکے تھے۔۔۔حتی کہ نعمان ان تینوں کو سپیس دینے کی خاطر مغیث کو بھی ساتھ لے گیا تھا۔۔۔

ماں مجھے معاف کردیں۔۔میں آپکو ہرٹ نہیں کرناچاہتی تھی۔۔۔عیناماں کے پاس آکر بیٹھتی شرمندگی سے گویاہوئی۔۔۔

جبکہ صلہ کہیں دور خلاوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

آج میں تم دونوں کوایک کہانی سناوں گی۔۔۔غور سے سننا۔۔۔اسنے جیسے عینا کی بات سنی ہی نا تھی۔۔۔

بہت سال پہلے ایک باغی لڑکی ہوا کرتی تھی۔۔۔

دور خلاوں میں دیکھتے اسکی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا۔۔۔

ماضی کی خاردار جھاڑیوں کا سفر آسان نا تھا۔۔۔

اور پھر وہ ان نوکیلے کانٹوں اور پتھروں پر برہنہ پاوں چلتے سب بتاتی چلی گئ۔۔۔

ایک دنیا سے لڑ کر انکا شادی کرنا۔۔۔شادی کے بعد سسرال والوں کا رویہ۔۔۔

اسکا امید سے ہونا۔۔۔بالاج کے فنانشلی حالات۔۔۔

اسکے گھر دو ننھی پریوں کی پیدائش۔۔۔بیٹیوں کی پیدائش پر سسرال والوں کا

رد عمل۔۔۔صلہ کا اندھا ہونا۔۔اسکی ماں کی قربانیاں۔۔۔مشل اور اسکی نندوں کی

سازشیں۔۔۔صلہ کا بالاج کو دکان بیچ کر باہر بھیجنا۔۔۔ماں کی موت۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بالاج کا واپس آنا۔۔۔اسکی دوسری شادی اور صلہ کو طلاق دینا۔۔۔

اور یہاں آکر اسکی ہچکی بندھ گئ تھی۔۔۔آنکھ آنسو نہیں خون بہا رہی تھی۔۔۔

اور یہاں پر بھی بس نہیں ہوئی۔۔۔اس شخص نے طلاق نامے پر میری بیٹیوں کو

اپنانے سے انکار کر دیا۔۔۔طلاق کی وجوہات میں ان شہزادیوں کو ناجائز قرار

دیا۔۔۔۔

صلہ نے دائیں جانب پڑا طلاق نامہ اٹھا کر انکے سامنے رکھا۔۔۔اور سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا۔۔۔

طلاق کے بعد کی اسکی سٹرگل۔۔۔اپنی بچیوں کو تحفظ اور معیاری زندگی فراہم کرنے کی جدوجہد۔۔۔پھر نعمان کا اسکی زندگی میں آنا اور بالاج کا واپس ہنگامی صورت میں اسکی زندگی میں آکر وہاں ہلچل مچانا اور اسکا نعمان سے نکاح۔۔۔ایک ایک بات پوری جزئیات سے انکے گوش گزارنے کے بعد وہ نڈھال سی تکیے پر سر رکھ گئی۔۔۔جبکہ دونوں بچیاں جیسے کسی صدمے کے تحت ساکت وجامد تھیں۔۔۔کیا کچھ ناسہا تھا انکی ماں نے۔۔۔آنسو تینوں کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

آئی ایم سوری ماں۔۔۔مجھے معاف کردیں۔۔۔عینا نے کپکپاتے ہاتھوں سے ماں کے پاوں تھامے۔۔۔

نہیں بچے۔۔۔بس تم میرے جڑے ہوئے ہاتوں کی لاج رکھ لو۔۔۔اپنی ماں کی کہانی مت دہرانا۔۔۔مانتی ہوں یہ میرا مقافات عمل ہے لیکن خدارا تم اس مقافات عمل کے چکر کو توڑ دو۔۔ان بے قدرے لوگوں میں مت جانا وہ میری پھول سی بیٹی کی قدر نہیں کر سکتے۔۔۔

میں۔۔میں محبت کی شادی کے خلاف نہیں ہوں بچے۔۔تمہیں احمر سے شادی نہیں کرنی مت کرو۔۔۔تمہیں اپنی پسند سے شادی کرنی ہے۔۔۔کرو۔۔۔

مگر محبت بھی ایسے انسان سے کرو جو تمہارا قدر دان ہو۔۔۔جو محبت سے زیادہ تمہیں عزت دے اور معاشرے سے دلوا سکے۔۔۔جو ہر لحظ سے تمہارے لئے موافق ہو۔۔۔صرف محبت کی پٹی آنکھوں پر باندھے باقی سبھی حقائق کو نظر انداز مت کرو میری جان۔۔۔ صحیح انسان سے محبت کرو تمہاری ماں وہاں خود تمہاری شادی کروائے گی۔۔۔

صلہ نے اسکے ہاتھ اپنے پاوں سے اٹھاتے اپنے ہاتھوں میں تھامے۔۔۔

وہ سسک کر ماں کے سینے سے جا لگی۔۔۔ نہیں ماں۔۔۔آپ جہاں کہیں گی میں شادی کرنے کو راضی ہوں۔۔۔جس سے جب کہیں گی میں تیار ہوں۔۔۔۔ بس آپ مجھے معاف کر دیں مجھے سے غلطی ہو گئی۔۔۔وہ کسی معصوم بچے کی مانند اسکے سینے سے لگی کہہ رہی تھی۔۔صلہ نے دوسری بازو وا کی تو نینا بھی اس میں آ سمائی۔۔۔

اسنے شدت سے اپنی متاع جان کو خود میں بھینچا۔۔۔۔

*****

ماں آپ نے ابھی تک دوائی نہیں لی۔۔۔عینا قمیض شلوار پر جیکٹ پہنے شال کندھوں کے گرد لپیٹے کہیں جانے کو تیار سی کھڑی ماں کو کھانا کھلانے کے بعد دوائی

کھلا رہی تھی۔۔ تین دن پہلے ہی اسے ہسپتال سے ڈسچارج مل گیا تھا اور تب سے اب تک ان دونوں بہنوں نے ماں کو ہتھیلی کا چھالہ بنالیا تھا۔۔۔

پرسوں شام ہی ایک گھریلو تقریب میں صلہ کی خواہش پر احمر کے نام کی انگوٹھی اسکی انگلی میں پہنادی گئی تھی اور ایسی ہی ایک انگوٹھی نینا کی انگلی میں مغیث کے نام کی بھی جگمگا رہی تھی۔۔۔

بیٹا کہیں جا رہی ہو۔۔۔ دوائی کھا کر پانی کا گلاس واپس اسے پکڑاتے صلہ گویا ہوئی۔۔۔

جی ماں ایک ضروری کام سے جا رہی ہوں۔۔۔ ابھی مت پوچھنا واپس آکر بتاوں گی۔۔۔

وہ ماں کو واپس لٹا کر ان پر لحاف اوڑھا کر وہاں سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

****

وہ واپس اسی گھر کے باہر کھڑی تھی جہاں چند روز پہلے حارث کے ساتھ آئی تھی۔۔۔

مگر آج ان آنکھوں میں کوئی تجسس نا تھا۔۔۔ بلکہ آج وہاں صرف نفرت تھی صرف اور صرف نفرت۔۔۔

اسنے دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ کھلتا ہی چلا گیا۔۔۔

وہ خاموشی سے اندر داخل ہوئی۔۔۔ صحن میں کوئی نا تھا۔۔۔ ہر جانب گندگی ہی گندگی تھی۔۔۔ جیسے نا جانے کتنے دنوں سے وہاں صفائی نا کی گئی ہو۔۔۔ یہیں پر اسکی طبیعت مکدر ہونے لگی۔۔۔

اندر سے اسے پاٹ دار آواز سنائی دی۔۔۔

اب کیا سارا دن یہیں لیٹے لیٹے پلنگ توڑنے کا ارداہ ہے کیا۔۔ کہیں کسی کام پر لگ جا۔۔۔ کب تک ماموں کے پیسوں کے سہارے جینے کے ارادے ہیں۔۔۔ یہ آواز غالباً اس کی پھوپھو کی تھی۔۔۔ انکا طرز تخاطب سن کر بے ساختہ عینا نے حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

چپ کر جا ماں۔۔۔ میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے۔۔۔ تیری انہی حرکتوں کی وجہ سے تیرا بڑا بیٹا تجھے چھوڑ گیا۔۔۔ سکون تیری جان کو اب بھی نہیں۔۔۔ یہ بدتمیزانہ لہجہ حارث کا تھا اسے پہچاننے میں کوئی تامل نا ہوا۔۔۔ آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔۔ اس شخص کے لئے وہ اپنی ماں کے روبرو ہوئی تھی۔۔۔

ارے وہ تھا ہی پکا رن مرید۔۔۔ بیوی نے یوں انگلیوں پر لگایا اور وہ منہ اٹھا کر چل دیا ماں کو چھوڑ کر اسکے ساتھ نا ہجارنہ ہو تو۔۔۔ وہ غصے سے اسکے قریب ہی صوفے پر بیٹھی۔۔۔

ویسے میں نے سنا ہے ماں کسی زمانے میں آپ بھی بابا کو ایسے ہی گھر سے لے کر نکلی تھیں۔۔۔موبائل پر مسلسل کچھ ٹائپ کرتی حفصہ کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی۔۔۔

بکواس بند کر اپنی۔۔۔ثانیہ نے وہیں سے جوتا اٹھایا۔۔۔اس سے پہلے کے وہ مارتی حفصہ اسکی پہنچ سے دور تھی۔۔۔

تین دن ہو گئے ہیں عینا نا میرا فون اٹھا رہی ہے اور نا یونیورسٹی آ رہی ہے۔۔۔اسکے چہرے سے پریشانی ہویدا تھی۔۔۔

ارے اس کو اپنے جال میں پھانس کر رکھ۔۔۔سونے کے انڈے دینے والی مرغی ہے وہ۔۔۔کب تک بالاج کے پیسے پر کھاتے رہیں گے۔۔۔

ارے آج بالاج بھی جو کچھ ہے اسکی ماں کی کرم نوازی کی وجہ سے ہے۔۔۔وہ اگر اسے اپنی دکان بیچ کر باہر نا بھیجتی تو آج یہ بھی یہاں دھکے کھا رہا ہوتا۔۔۔

اور سچی بات ہے اب نہیں سمبھلتی مجھ سے اسکی یہ معذور اولاد۔۔۔

اور ویسے بھی سنا ہے عینا کا دوسرا باپ ٹھیک ٹھاک پیسے والا ہے۔۔۔تجھے کاروبار تو سیٹ کروا ہی دے گا۔۔۔۔

وہ رازدرانہ انداز میں اور بھی نا جانے کیا کیا کہہ رہی تھیں لیکن عینا کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ لوگ اسکی ماں کے کہے سے زیادہ بے حس تھے۔۔۔

وہ بنا آہٹ کئے الٹے قدموں باہر نکلی۔۔۔اسکا یہاں دم گھٹنے لگا تھا۔۔۔دل گھبرا رہا تھا کہ اگر انہیں انکی اصلیت عینا پر کھلنے کا پتہ لگ گیا تو وہ لوگ کیا کریں گے۔۔۔ ابھی تک تو وہ اپنا اچھا تاثر عینا پر چھوڑنے کی غرض سے بر خلافِ فطرت چل رہے تھے۔۔۔

وہ جلد سے جلد کسی کے بھی نوٹس میں آئے بنا وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔ اسنے ابھی خارجی دروازہ عبور کیا ہی تھا جب کسی سے بے طرح ٹکرائی۔۔۔اسنے حواس بختگی میں اوپر دیکھا۔۔۔

ارے عینا بیٹی آپ کب آئی اور جا بھی رہی ہو۔۔۔وہ بالاج تھا جو اسے دیکھتے ہی کھل اٹھا تھا۔۔۔

نہیں ہوں میں آپکی بیٹی۔۔۔اسے دیکھتے عینا کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگیں۔۔

ایک پل میں بالاج کے چہرے کا رنگ نچھڑا تھا۔۔۔

میں صرف نعمان بابا کی بیٹی ہوں۔۔۔

ہم دونوں بہنوں سے رشتہ آپ نے بہت سال پہلے ہی توڑ لیا تھا۔۔۔اور پتہ ہے کیا۔۔۔

وہ تھوڑا سا آگے کو جھکتی رازدرانہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

اب بھی جب کبھی رات میں تنہا بیٹھی سوچتی ہوں نا تو تھرا کر رہ جاتی ہوں کہ اگر نعمان بابا اتنی چاہت اور محبت سے ہمیں اپنا نام نا دیتے تو کیا مقام ہوتا ہمارا معاشرے میں۔۔۔لفظ چبا چبا کر ادا کرتی وہ ضبط سے گویا ہوئی۔۔۔

بالاج کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی تھی۔۔۔

میرے بابا میرے سپر ہیرو ہیں۔۔۔وہ کہتے ہیں کے انکی بیٹیاں انکا مان ہیں لیکن پتہ ہے کیا۔۔۔دراصل وہ خود ہم دونوں کا مان ہیں۔۔۔جنکے دم پر جنکے بل پر ہم نے دنیا کو دیکھا اسے تسخیر کیا اور جنکی بنا پر دنیا نے ہماری عزت کی۔۔

وہ ہمارے بابا ہیں کیونکہ انہوں نے باپ ہونے کا حق ادا کیا۔۔۔سگے بیٹے سے بڑھ کر بیٹیوں کو رحمت مانا۔۔۔

اور انکے نام کے ساتھ بھی مجھے شراکت گوارا نہیں۔۔۔میرے صرف ایک بابا ہیں جنکی برابری دنیا کا کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا۔۔۔

اپنی بات کہتی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سامنے سے آتی ٹیکسی کو روک کر اس میں سوار ہو گئی۔۔۔۔

جبکہ اسے حسرت سے جاتا دیکھ ایک آنسو بالاج کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا۔۔۔۔

******

بس کرو میرا بیٹا اب خاموش ہو جاو۔۔۔ تمہیں کہا کس نے تھا کے تم واپس وہاں پر جاو۔۔۔عینا جب سے گھر واپس آئی تھی ماں کے گلے لگی مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

وہ اسے چپ کرواتی کرواتی ہلکان ہو گئی تھی۔۔۔

ماں میں وہاں جاتی ناتوانکے اتنے گھٹیا منصوبے سے کیسے واقف ہوتی۔۔۔۔

نینا سامنے صوفے پر بیٹھی تاسف سے بہن کو دیکھ رہی تھی۔۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی سو کر اٹھی تھی اور شاور لے کر ماں کے پاس آ گئی تھی۔۔۔کھلے نم بال پشت پر پھیلے تھے جبکہ آنچل سینے پر پھیلا رکھا تھا۔۔۔

اچھا چلو اب بس بھی کرو۔۔۔اٹھو ناشتہ بناو کبھی مجھے بھی اپنے ہاتھ کا کچھ کھلا دیا کرو۔۔۔اب تو تم چند دنوں کی مہمان ہو۔۔۔نینا نے ہلکے پھلکے انداز میں ماحول کی کثافت دور کرنی چاہی۔۔۔

میں شکر ادا کرتی ہوں ماں کے ان گھٹیا لوگوں کے بچھائے جال میں پھنس کر میں نے کہیں کوئی غلط قدم نہیں اٹھا لیا۔۔۔بس اب تو اس محبت نامی لفظ سے بھی نفرت ہو گئی ہے۔۔۔اعتبار ہی اٹھ گیا ہے۔۔۔

وہ رگڑ کر آنسو صاف کرتی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

اوہ ہیلو محترمہ۔۔۔

اعتبار تمہارا اٹھا ہے نا محبت سے دوسروں کا بھی کیوں اٹھانے پر تلی ہو۔۔۔ہماری تو ابھی شروعات ہے۔۔اچھا اچھا بولو نا۔۔۔

ہے نا نینا۔۔۔

دفعتاوہ ہوا کے جھونکے کی مانند اندر داخل ہوا تھا اور دھپ سے صوفے پر نینا کے ساتھ بیٹھا اور اسکا ہاتھ تھام کر مخمور مگر شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتا گویا ہوا۔۔۔

جبکہ نینا۔۔۔وہ تو اس اچانک افتاد پر سٹپٹا کر ہی رہ گئی تھی۔۔۔اسنے بوکھلاہٹ میں سامنے موجود ماں اور عینا کو دیکھا۔۔۔اور سرعت سے نگاہیں جھکا گئی۔۔۔

صلہ ہسی ضبط کرتی چہرا جھکا گئی تھی جبکہ عینا روتے روتے ہی ہس دی تھی۔۔۔

نینا نے مغیث کو آنکھیں دکھا کر اس سے ہاتھ چھڑوایا اور عینا کو گھورا۔۔۔۔

ارے احمر یار آو آو۔۔۔۔ابھی عینا تمہارا ہی ذکر کر رہی تھی۔۔۔

مغیث یکدم دروازے کی جانب دیکھتا خوشدلی سے گویا ہوا۔۔۔

عینا کرنٹ کھا کر پلٹی اور حواس باختہ سی اپنا آنچل درست کرنے لگی جب دروازے کی جانب دیکھتے اسکے ہاتھ سست پڑے۔۔۔

جبکہ اب کی بار اسکا ریکارڈ لگانے کی باری نینا کی تھی۔۔۔جو پیٹ پکڑے ہس ہس کر دہری ہو رہی تھی کیونکہ مغیث نے مذاق کیا تھا۔۔۔

عینا نے دانت پیستے کشن اٹھا کر اسے دے مارا۔۔۔۔

*****

ہال کچا کچ لوگوں سے بھرا پڑا تھا۔۔۔سامنے سٹیج پر ڈائس کے پاس صلہ کھڑی تھی ۔۔سیاہ عبایہ اور سکن کلر کے سکارف میں ملبوس۔۔۔۔آج اسکا ایک بہت بڑا سیمینار تھا۔۔۔وہ نعمان کے ساتھ ہی وہاں آئی تھی۔۔۔لوگ طرح طرح کے سوالات اس سے پوچھ رہے تھے۔۔۔

میم بیٹیوں کی تربیت کے حوالے سے کچھ ٹپس اگر آپ دے سکیں کے کن پیمانوں پر ہم انکی تربیت کر سکتے ہیں۔۔۔ایک خاتوں نے کھڑے ہوتے مائیک میں اس سے یہ سوال پوچھا تھا۔۔۔

سوال سن کر صلہ مسکرا دی۔۔۔

ساری بات ہی تو یہ ہے۔۔۔کہ ہم بیٹیوں کی تربیت کے بارے میں بہت فکر مند ہوتے ہیں۔۔۔اپنا سو فیصد انکی تربیت پر لگا دیتے ہیں۔۔کیوں۔۔۔

کیونکہ انہوں نے گھر بسانا ہوتا ہے۔۔۔سسرال میں وقت کاٹنا ہوتا ہے۔۔۔ایک نسل کو پروان چڑھانا ہوتا ہے۔۔رائٹ۔۔۔

وہ متوازن آواز میں بول رہی تھی۔۔۔سارے ہال میں سناٹا چھایا تھا۔۔۔

لیکن اس سب میں ہم اپنا سو فیصد بیٹیوں کی تربیت میں تو لگا دیتے ہیں لیکن بیٹوں کی تربیت کرنا بھول جاتے ہیں۔۔۔

اور میرے خیال سے ہمیں زیادہ ضرورت بیٹوں کی تربیت کرنے کی ہوتی ہے۔۔۔ ہم انہیں یہ سیکھاتے ہی نہیں ہیں کے انہیں آگے چل کر گھر کا سرپرست بننا ہے۔۔۔ایک خاندان کا کفیل بننا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے کہ اسلام نے مرد کو ایک درجہ عورت سے اوپر رکھا ہے۔۔۔۔ لیکن کس بنیاد پر یہ چیزیں ہم اپنے بیٹوں کو نہیں سکھاتے۔۔۔یہ ہی وجہ ہے کے آگے چل کر ایک بیٹی تو اپنا گھر بسانے میں سو فیصد دے دیتی ہے لیکن بیٹا اتنی ساری ذمہ داریوں کو ایک ساتھ دیکھ کر اپنے رشتوں میں توازن ہی قائم نہیں کر پاتا۔۔۔اور اصل بگاڑ بھی وہیں سے شروع ہوتا ہے۔۔

اس لئے چاہے بیٹی ہو یا بیٹا دونوں کی تربیت کے پیمانے ایک سے رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔کیونکہ عورت اگر نسلوں کی امین ہے تو رشتوں میں توازن مرد نے قائم کرنا ہے۔۔۔

میرے پاس بہت سے کیس آتے ہیں اس حوالے سے۔۔۔ابھی پچھلے دنوں ایک کیس آیا۔۔۔ایک بوڑھی عورت جسکا کہنا تھا کہ اسکے شوہر کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا اسنے محنت کر کے اپنے بچے پالے اور آج شادی کے بعد بیٹا اسے پوچھتا تک نہیں۔۔۔۔

ایسے کیسز سن کر دکھ ہوتا ہے۔۔لیکن ہم اس چیز کی روٹ میں جا کر اسکی وجہ نہیں تلاش کرتے۔۔۔ہمارے پاس ایک آسان سا جواب ہوتا ہے۔۔۔بیوی آئی اور اسنے اسے سب سے بدزن کر دیا۔۔۔

اب میں آپکو اسکا ریسرچز کے مطابق جواب دیتی ہوں۔۔۔زرا غور سے سنیئے گا۔۔۔ ایک بچے پر جب بے جا روک ٹوک ہوتی ہے۔۔۔اسکی غلطیوں پر اسے ان خطاوں سے روکنے کے لئے تربیت کے نام پر اس پر ہاتھ اٹھایا جاتا ہے۔۔۔اسکی رائے کو اہمیت نہیں دی جاتی تو شروع سے ہی اسکی ذات میں جھول رہنے لگتے ہیں۔۔۔ ہمیں لگتا ہے کہ ہم ان پر روک ٹوک انکی تربیت کے لئے کر رہے ہیں انہیں صحیح غلط کی پہچان کروانے کے لئے۔۔۔غلط کاموں سے روکنے کے لئے۔۔۔جیسے اگر کوئی بچہ پہلی دفعہ سگریٹ پیتا ہے تو ہمارے پاس اسے روکنے کا طریقہ ہاتھ اٹھانا ہی ہوتا ہے۔۔۔

کہ دوبارہ پیو گے سگریٹ۔۔۔

اس سے کیا ہوتا ہے۔۔۔اس سے ہوتا یہ ہے کہ بچہ آپکے سامنے سگریٹ نہیں پیئے گا آپکی بات مانے گا۔۔۔آپکا تابعدار بن جائے گا۔۔۔لیکن آپ سے چھپ کر سگریٹ ضرور پیئے گا۔۔۔وہ رکے گا نہیں۔۔۔صرف طرز تبدیل کر لے گا۔۔۔

ابھی وہ چھوٹا ہے۔۔۔خود مختار نہیں۔۔۔آپ پر انحصار کرتا ہے۔۔۔اسے آپکی ضرورت ہے۔۔۔اس لئے آپکے ڈر کے باعث وہ آپکی باتیں مانے گا۔۔۔

لیکن یہ ہی بچہ جب خود مختار ہو جائے گا تو وہ آزاد فضاوں میں سفر کرے گا۔۔۔ وہ ان رشتوں سے دامن چھڑوائے گا۔۔۔اس میں فیکٹر اس نئی آنے والی لڑکی کا نہیں ہوتا۔۔۔یہ صرف ملبہ کسی کے سر ڈال کر بات ختم کرنے والی بات ہوتی ہے۔۔۔یہ ابتدا میں ماں باپ اور بچے کے رشتے کے جھول ہوتے ہیں۔۔۔

اس لئے آپکا اور آپکے بچے کا رشتہ ڈر کا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔وہ دوستی کا ہونا چاہیے۔۔۔

اب وہ کیسے۔۔۔

وہ ایسے کے چاہے بیٹا ہو یا بیٹی۔۔۔پیرنٹنگ کے تین سٹیپ ہیں۔۔۔

پہلے سٹیپ میں بچے کی پیدائش سے سات سال تک کا عرصہ ہوتا ہے جس میں بچہ سب ابزرو کرتا ہے۔۔۔

وہ وہی سب کرے گا جو سب وہ اپنی ماں یا باپ کو کرتے دیکھے گا۔۔۔ماں باپ کے لہجوں میں نرمی ہو گی تو بچے کے لہجے میں خود باخود نرمی آئے گی وہ لہجوں کے تیز ہونگے تو بچہ بھی لہجے کا تیز ہی ہو گا۔۔۔

اس عمر میں بچے پر ہاتھ اٹھانا اسکی شخصیت کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔۔۔اکثر مائیں بچوں کی ضد کے ہاتھوں پریشان ہو کر یا اپنی پریشانیوں کے باعث اپنی فریسٹریشن اپنے بچوں پر نکال دیتی ہیں۔۔۔میں نے بھی ابتدائی مراحل میں یہ ہی کیا۔۔۔وہ بات کرتی ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

لیکن یہ ایک غلط طریقہ ہے۔۔۔بہت ہی غلط طریقہ۔۔۔جو بچوں کی شخصیت تباہ کر دیتا ہے۔۔۔

سب سے بہتریں طریقہ یہ ہے کہ اپنے بچوں سے انٹریکٹ کریں۔

۔ان سے بات کریں۔۔انہیں پیار سے سمجھائیں۔۔۔وہ ضد پر اتریں تو بجائے انہیں ڈانٹنے کے انہیں پیار سے سمجھائیں۔۔۔ان سے التجا کر کے اپنی بات سمجھائیں۔۔۔پھر چاہے اس میں جتنا بھی وقت آپکو لگے۔۔۔وہ بچے ہیں اور وہ التجا اور ریکویسٹ کو بہت جلد مان جاتے ہیں۔۔ہاں غصہ اور ڈانٹ ڈپٹ وہ جلد ہضم نہیں کرتے۔۔۔

یہ وقت ایسا ہے جس میں آپکا بچہ وقت کا بادشاہ ہے اور آپ اسکی رعایا۔۔۔ بچے کی پسند ناپسند کو اہمیت دیں۔۔۔اپنے چھوٹے چھوٹے فیصلے اسے خود کرنے دیں۔۔آج اسنے کونسے کپڑے پہننے ہیں۔۔۔یا اس فنکشن پر اسنے کس قسم کے

کپڑے خریدنے ہیں۔۔۔ہر چیز میں اسکی رائے لیں۔۔۔اسکی رائے کو اہم جانے۔۔

پھر دوسرا مرحلہ آتا ہے آٹھ سے تیرا سال کی عمر کا۔۔۔

اب بچے کی اس عمر میں آپ بادشاہ ہیں اور آپکا بچہ آپکی راعایا۔۔۔

اب یہاں آپ اسے صحیح غلط کا بتائیں گے۔۔گھر میں کچھ قانوں بنائیں گے جسے فالو کرنا سب پر لاگو ہو گا۔۔۔یہاں آپ اسے ڈسپلن سیکھائیں گے۔۔۔کھانا کھانے کے بعد برتن کہاں رکھنے ہیں۔۔۔کھیلنے کے بعد کمرے کا میس کیسے سمیٹنا ہے۔۔۔

بچے کی چھوٹی بڑی چیزیں کہاں ہے یہ اسے خود پتہ ہونا چاہیے۔۔۔

آپ کی نظر اسکی ہر سرگرمی پر ہونی چاہیے

لیکن آپ نے اس پر بے جا روک ٹوک نہیں کرنی۔۔۔۔کیونکہ بے جا روک ٹوک بغاوت کو جنم دیتی ہے۔۔۔

تیسرا مرحلہ آتا ہے تیرہ سال سے بعد کی عمر کا۔۔۔اور یقین جانے اگر پہلے دو مرحلے آپ نے اچھے سے گزار لیے ہیں تو اب آپکا بچہ خواہ وہ بیٹا ہے یا بیٹی۔۔۔وہ آپکا دوست ہے۔۔۔

وہ اپنی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات بھی آپ سے شیئر کرے گا۔۔۔وہ زندگی کے کسی بھی حصے میں دنیا کی کسی بھی جگہ پر ہو گا وہ آپ سے تہی دامن نہیں

رہ سکتا۔۔۔وہ لوٹ کر آپکے پاس آئے گا۔۔۔وہ رشتوں میں توازن قائم رکھے گا۔۔۔وہ پوری زندگی آپکا قدردان رہے گا۔۔۔۔۔

اسکی بات مکمل ہوتے ہی ہال تالیوں سے گھونج اٹھا تھا۔۔۔سیمینار ختم ہو گیا تھا۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی سٹیج کے بیک ڈور کی جانب بڑھی جب اسے ایک لڑکی کی آواز سنائی دی۔۔۔

میم پلیز لاسٹ سوال۔۔۔پلیز۔۔۔

وہ رک کر واپس پلٹی اور پھر سے ڈائس تک آئی۔۔۔

میری زندگی میں اس وقت اتنا کچھ برا چل رہا ہے۔۔۔اتنی مشکلات ایک ساتھ آگی ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کے میں خودکشی کر لوں۔۔۔بات کرتے اس لڑکی کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ کیا کروں۔۔میں اس چیز کو اوور کم کیسے کروں۔۔۔کیا آپ مجھے اس حوالے سے گائیڈ کر سکتی ہیں۔۔۔

صلہ نے ایک گہری سانس خارج کی اور واپس ڈائس پر کہنی ٹکائی۔۔

ہماری زندگی میں بہت سے مقامات ایسے آتے ہیں جب ہمیں لگتا ہیں کے ہم مر جائیں۔۔۔اس سے زیادہ ہم نہیں سہہ سکتے۔۔۔لیکن اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا کہ اللہ کبھی بھی انسان کو اسکی سکت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔ہماری زندگی میں رونما

ہونے والا ہر واقعہ اسکے حکم سے ہوتا ہے اور اس میں اس رب کی کوئی نا کوئی حکمت ہوتی ہے۔۔۔اس لئے اس وقت کو اپنے رب پر کامل یقین توکل اور صبر سے کاٹنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔کیونکہ اگر آپکا یقین اپنے رب پر پختہ ہو تو آپ دیکھیں گے کے کچھ وقت گزرنے کے بعد وہ رب آپکو اس مسلے سے اتنے خوبصورت انداز سے نکال دے گا کے عقل دھنگ رہ جائے گی۔۔۔جسے کبھی اس مسلے کا وجود ہو ہی نا۔۔۔

جیسے اگر میں اپنی مثال دوں تو میری زندگی میں ایسے مقامات بھی آئے جب مجھے لگا کے شاید اب میری زندگی میں سب ختم ہو گیا۔۔بات کرتے اسکی اپنی آواز بھاری ہونے لگی تھی۔۔۔اسنے بدقت خود کو سمبھالا۔۔۔

لیکن آج اگر میں اس مقام پر کھڑے ہو کر اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں سوچوں تو اب۔۔اسنے اب پر زور دیا۔۔مجھے اس رب کی حکمتیں سمجھ میں آتی ہیں۔۔۔وہ سب کڑیاں تھیں۔۔وہ مسائل وہ مشکلیں وہ اذیتیں وہ سب کڑیاں تھیں جو مل کر ایک چین بنی وہی چین جو آج مجھے یہاں تک لانے کا باعث بنی۔۔۔

اب میں سوچتی ہوں کہ اگر تب وہ سب نا ہوا ہوتا تو آج یہ سب نا ہوتا۔۔۔آج میں یہاں اس مقام پر آپ سب کے سامنے یوں اتنے اعتماد سے کھڑی نا ہوتی۔۔۔

یہ باتیں یہ حکمتیں ہمیں تب سمجھ میں نہیں آتی جب ہمیں کوئی تکلیف یا مسائل درپیش ہوں۔۔۔یہ ہمیں کچھ وقت کے بعد سمجھ میں آتی ہیں۔۔۔اس وقت تو صرف اپنے رب پر اندھا یقین اور کامل بھروسہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ چاہے کچھ ہو جائے وہ ہمیں تنہا نہیں چھوڑے گا اور اس وقت کو بھی گزار ہی دے گا۔۔۔

صرف حوصلے ہمت اور اللہ پر توکل کیساتھ اس سے مدد طلب کریں اور اگر آپ ان چیزوں پر ثابت قدم رہی تو کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ دیکھیں گی آج جو پریشانیاں آپکو لاحق ہیں انکا کوئی وجود بھی نا ہو گا۔۔۔

صرف ان تین چیزوں کو پلو سے باندھ لیں۔۔۔زندگی بہت سہل ہو جائے گی اللہ اپنے بندوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے کوئی ہو یا نا ہو پر وہ ہے۔۔۔وہ ہمارے حال سے واقف ہے اور ہماری ہر فریاد سن رہا ہے اور وہ انسان کو اسکی سکت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔۔۔

اللہ پر کامل یقین اور توکل سے مانگی دعا قسمتیں بدل دیتی ہیں۔۔

اور آخری چیز کے ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔۔۔اللہ کبھی انسان پر سارے راستے بند نہیں کرتا کچھ راستے وہ ہمیشہ کھلے رکھتا ہے صرف انہیں تلاشنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔

ہال ایک مرتبہ پھر سے تالیوں کی گھونج سے گھونج اٹھا تھا۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے ایک نظر لوگوں سے بھرے ہال کو دیکھتی پلٹی اور سر اٹھا کر مضبوط قدم اٹھاتی بیک ڈور سے باہر نکل گئی۔۔۔

*****

واہ محترمہ آپ تو چھا گئی۔۔۔جہاں جاتی ہیں الگ ہی سماں باندھ دیتی ہیں۔۔۔وہ گیسٹ کے لئے مختص ویٹنگ روم میں آکر اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی پلٹی۔۔نعمان گرے کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس بازو سینے پر بازو باندھے دیوار سے ٹیک لگائے ایک ٹانگ موڑ کر دیوار پر رکھے کھڑ تھا۔۔۔

بس اللہ کے بعد آپ ہی کی کرم نوازیوں کا نتیجہ ہے۔۔۔۔یہ اعتماد آپ ہی کا بخشا ہے۔۔۔۔صلہ اسے دیکھ کر مسکرائی اور ہینڈ بیگ کی زپ بند کر کے کندھے پر لٹکائے اسکی جانب بڑھی۔۔۔

نہیں یہ میری بیوی کی قابلیت کا نتیجہ ہے۔۔۔اسنے گلاسز کھول کر آنکھوں پر لگائے اور اسکے ساتھ ہی وہاں سے باہر نکل آیا۔۔۔

مغیث عینا اور نینا کو یونیورسٹی سے لے آیا ہے۔۔۔

ابھی امان کا فون آیا تھا وہ لوگ بھی گھر سے نکل چکے ہیں۔۔۔بس تمہارا ہی انتظار تھا۔۔۔

وہ اسکے ساتھ چلتا بتا رہا تھا۔۔۔

آج وہ سب اکھٹے نکاح کے لئے کپڑوں کی خریداری کرنے جا رہے تھے۔۔۔اگلے ہفتے بچوں کا نکاح تھا۔۔۔وہ اب جلد سے جلد اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونا چاہتی تھی۔۔۔

پارکنگ میں اسے دور سے ہی تینوں آپس میں نوک جھونک کرتے دکھائی دیئے۔۔۔عینا اور مغیث میں حسب سابق کوئی بحث چل رہی تھی۔۔۔جبکہ نینا اپنی ہنسی دابے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

مام میں نے احمر کو ٹیکسٹ کر دیا ہے وہ ہمیں وہیں پر جوائن کر لے گا۔۔۔گاڑی میں بیٹھ کر مغیث نے عینا کو کن اکھیوں سے دیکھتے ماں کو بتایا۔۔۔

نعمان نے گاڑی سٹارٹ کر کے سڑک پر دوڑائی۔۔وہ باپ بیٹا آگے بیٹھے تھے جبکہ وہ تینوں پیچھے تھیں۔۔۔

چلو اچھی بات ہے وہ بھی اپنی پسند سے خریداری کر لے گا۔۔۔۔

آہمم۔۔۔صلہ کے کہنے پر مغیث نے گلہ کنگھارا۔۔۔

مام آپکی بہو کی شاہنگ میں اپنی پسند سے کروں گا۔۔۔اسکے یوں کہنے ہر جہاں صلہ اسکی جانب متوجہ ہوئی وہیں نینا بھی تڑپ کر سیدھی ہوئی۔۔

خبر دار۔۔خبر دار جو آپ نے مجھے ماں یا بابا کی بہو کہا تو۔۔۔

لو اس میں برا ماننے والی کونسی بات ہے بھلا۔۔۔مجھے لگا شاید میری پسند سے شاہنگ کرنے میں مسلہ ہے۔۔۔وہ گہری سانس خارج کرتا سیدھا ہوا۔۔

بابا دیکھ رہیں ہیں آپ۔۔۔وہ فوراً شکایتی دفتر کھولے باپ سے شکوہ کناں ہوئی۔۔۔

مغیث انسان بن جاو۔۔وہ ہماری گڑیا ہے۔۔۔ہاں آپ داماد ضرور بن سکتے ہو۔۔۔نعمان نے حسب سابق اسی کی سائیڈ لی۔۔۔نینا اتنے میں ہی کھل اٹھی تھی۔۔۔

مغیث نے منہ بسورا۔۔۔دفعتاً اسکی آنکھیں چمکیں۔۔۔۔صلہ مسکرا کر ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔

باباااا۔۔۔ویسے میں سوچ رہا تھا۔۔۔وہ تجسس پھیلائے باپ سے مخاطب ہوا۔۔۔

وہ تینوں بھی اسکے پراسرار انداز میں اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔

کے میرے بچے آپکو کیا پکاریں گے نانا جان۔۔۔یا دادا جان۔۔۔

اسکے یوں کہنے پر گاڑی میں ایک جانبدار قہقہ پھوٹا تھا۔۔عینا نے مغیث کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے اسے داد دی جبکہ نینا دانت پیس کر سر تھام کر بیٹھ گی۔۔اس شخص سے جیتنا اسکے بس کی بات نا تھی۔۔۔

صلہ نے نم آنکھوں سے ان سب کو دیکھتے اپنے رب کے حضور انکی دائمی خوشیوں کی دعا کی

****

ختم شد

خوابِ جنون ناول کے متعلق چند اہم سوالات کے جوابات

کچھ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ ناول خوابِ جنون لو میرج اور ارینج میرج کی تھیم پر لکھا گیا ہے۔۔۔اور اس جیسے اور بھی بہت سے چھوٹے بڑے سوالات جسے میں اکثر فیڈ بیک میں اور ڈی ایم میں پڑھتی تھی لیکن تفصیل سے جواب دینے کے لئے وقت مینج نہیں ہو پاتا تھا۔۔۔لیکن اب ناول کی پچھلی دو اقساط کے اپلوڈ ہونے کے بعد